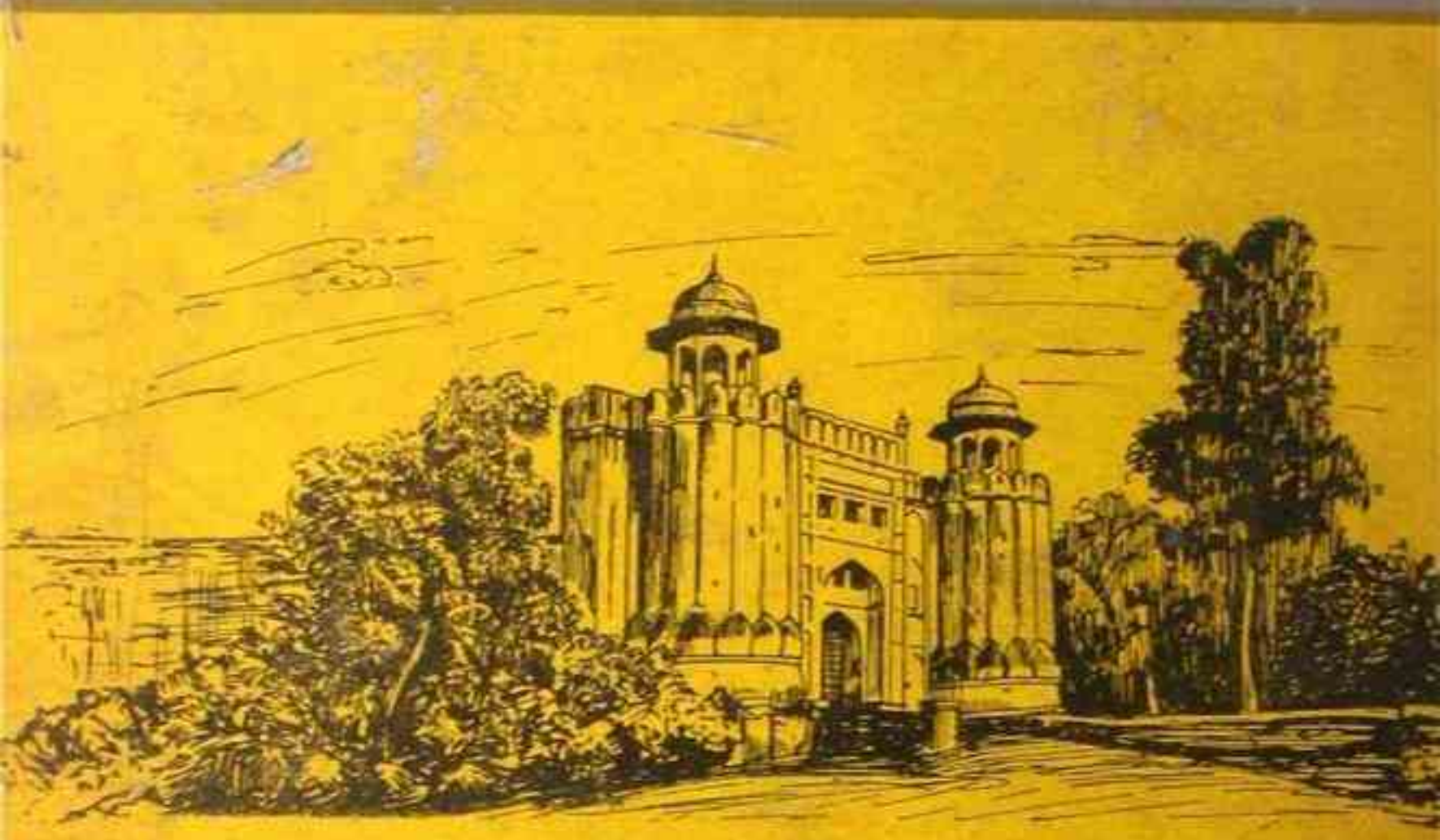
click to join eBooks telegram channel

تاریخِ پنجاب



کنہیّا لعل

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

HaSnain Sialvi

تاریخِ پنجاب

کنہیالال ہندی

ازمنۂ قدیم سے جنوبی ایشیا کی سیاست اور تہذیب و ثقافت پر پنجاب کے حالات کا گہرا اثر رہا ہے۔ برصغیر پر شمال کی جانب سے آنے والی یلغاروں کے خلاف پنجاب نے ہمیشہ ڈھال کا کام کیا ہے۔ لیکن اب تک پنجاب کی کوئی ایسی مربوط اور مستند تاریخ نہیں لکھی جا سکی جو زمانۂ ماقبل تاریخ سے شروع ہو کر عہدِ حاضر تک کے سیاسی سماجی اور تہذیبی ارتقاء کا بیان پیش کرتی ہو۔ البتہ اس قسم کا بے شمار قیمتی مواد موجود ہے جو تاریخ کے مختلف ادوار میں سے کسی ایک دور کا مربوط نقشہ پیش کرتا ہو۔

زیرِ نظر کتاب بھی ایسے ہی بنیادی مواد کی حیثیت رکھتی ہے۔ رائے بہادر کنہیا لال المتخلص بہ ہندی نے کہ بطور ایگزیکٹو انجینئر لاہور ڈویژن سرکار برطانیہ کے ملازم تھے۔ اپنے قیامِ لاہور کے دوران یہ کتاب لکھی۔ بنیادی طور پر یہ کتاب سکھی عہد کی تاریخ ہے۔ سکھوں کے لاہور اور اُن کے سیاسی عروج و زوال کا یہ ایک ایسا بیان ہے جو بابا گورو نانک کی پیدائش سے شروع ہو کر تصنیفِ کتاب (۱۸۷۴ء) تک کے زمانے پر محیط ہے۔

کتاب کے کُل سات حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ بابا گورو نانک اور اُن کے بعد آنے والے دس گوروؤں کے حالات پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصّے میں سکھوں کی بارہ مثلوں کا ذکر ہے۔ تیسرا حصّہ مہاراجہ رنجیت کے احوال سے عبارت ہے۔ چوتھے حصّے میں مہاراجہ کھڑک سنگھ، کنور نونہال سنگھ اور مہاراجہ شیر سنگھ کا تذکرہ ہے۔ پانچواں حصّہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے عہد سے لیکر انگریزوں کے ساتھ جنگ تک کے حالات پر مشتمل ہے چھٹے حصّے میں ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران پنجاب کی صورتِ حال کا بیان ہے اور ساتواں اور آخری حصّہ سلطنتِ جموں و کشمیر کے بارے میں ہے۔

تاریخ پنجاب کا موجودہ ایڈیشن اصل کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی فوٹو آفسٹ طباعت ہے جو ۱۸۸۱ء میں چھپا تھا۔ نیاز احمد صاحب نے یہ کتاب چھاپ کر تاریخ کے ایک انمول خزانے کو ضائع ہونے سے بچا لیا ہے۔

یحییٰ امجد

HaSnain Sialvi

تاریخِ پنجاب

کنہیا لعل

HaSnain Sialvi

تاریخِ پنجاب

کنہیّا لعل

سنگِ میل پبلی کیشنز ○ اردو بازار لاہور

قیمت ——— ۶۰/- روپے

پبلشر ——— نیاز احمد
سنگ میل پبلی کیشنز لاہور

پرنٹر ——— منظور احمد
منظور پرنٹنگ پریس لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب کا حاکم جناب باری ہے
حکم جسکا ہمیشہ جاری ہے

جتنے انسان ہین یا کہ حیوان ہین
ساری اُسکے مطیع و فرمان ہین

ملک اُسکا ہے اور مکان اُسکا
زمین اُسکی ہے آسمان اُسکا

اُسکا ہرگز کوئی نہین ثانی
ہے وہ دانائے راز پنہانی

وہی پروردگار عالم ہے
حکم سے اُسکے بیش و کم ہے

جن و انسان مین ہی ظہور اُسکا
مہر و مہ سے عیان ہی نور اُسکا

عرش سے فرش تک تمام جہان
ہے ثنا گوئے خالقِ دوران

کوئی گردن ہلا نہین سکتا
حکم سے سر اُٹھا نہین سکتا

وہی بندہ کو تاج دیتا ہے
شاہ کرتا ہے راج دیتا ہے

کُن سے پیدا کیا جہان اُسنے
کیا کون و مکان عیان اُسنے

قطرہ کو وہ گہر بناتا ہے
خاک کو مثل زر بناتا ہے

جو خدا چاہتا ہے کرتا ہے
قہر سے اُسکے بندہ ڈرتا ہے

سب کا مالک ہے خالقِ دوران
اُسکو شایان ہی فخر و عزت شان

یا الٰہی میری خبر لیجے
ہندئ زار پر نظر کیجے

تمہید باعث تصنیف کتاب

خدا کی حمد و سپاس کے بعد خوشہ چین خرمن اہل کمال رای بہادر کنہیا لال تخلص ہندی خلف جنت مکان لالہ ہرسہائ مرحوم کایستہ ناتہر جلیسری حال وارد شہر لاہور صاحبان علم و ہنر کیخدمت مین بہہ التماس کرتا ہے کہ اگرچہ خاکسار کو خدمات متفوضہ سرکار ابد پایندار و انجام مہام متعلقہ کہ بارشاد فیض بنیاد غریب پرور انصاف گستر صاحب والاشان فیاض دوران ابر رحمت دریای سخاوت جناب معلی القاب صاحب عالی مناقب انریبل سر ہنری ڈیونیر صاحب بہادر کی سی ایس آئی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خطہ پنجاب دام اقبالہ بندہ کے ساتہہ علاقہ رکہتے ہین اتنی فرصت حاصل نہ تہی کہ انکو انجام دیکر کسی اور کام کی طرف میرا رجوع خاطر ہوتا ہم اپنی دلی شوق و جوش درونی سے اکثر اوقات طبیعت نظم کیطرف مائل رہتی تہی رفتہ رفتہ شوق نے اسقدر ترقی پائی کہ بعد شام جب امور پرضرور متفوضہ سرکار دولتمدار سے فراغت پاتا وقت غنیمت کو ہاتہہ سے نہ گنواتا آدہی رات تک سوای کاغذ و قلم و چراغ کے کوئی چیز یا شخص پیش نظر نہوتا تہا اس محنت شاقہ سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ آج تک چہہ کتابین نظم مین منظوم ہوئین سب سے اول ایک فارسی نسخہ گلزار ہند نام پند و نصایح کے مضمون مین لکہا گیا پہر بندگی نامہ دیا و کار ہندی فارسی و دیوان مناجات ہندی و اخلاق ہندی اردو نوبت بنوبت تحریر ہوتی رہین جو بار بار طبع ہوکر ہدیہ نظر صاحبان دانش و بینش ہوچکی ہین من بعد بسبب اسکے کہ دل نیا منزل اس بات کیطرف مائل تہا کہ کوئی تاریخ اور سچا سچا حال فارسی نظم مین انیسا منظوم کیا جاوی جس سے شایقین اہل شوق رنگینی داستان کا حظ بہی اٹہاوین اور نظم کے لطف سے بہی ذوق پاوین آخر بہت سی تلاش کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سرکار خالصہ والی پنجاب کا حال جسنے اپنی شصت سالہ عالمگر

کے زور سے تھوڑے سے زمانہ مین تمام خطہ پنجاب کا فتح کیا بلکہ پنجاب سے بھی
آگے بڑہکر کشمیر و پشاور و ڈیرہ جات کو بھی لیا تہا۔ تتبع مولانا نظامی گنجوی بحر تقارب
مین منظوم ہوا چنانچہ مین برس برابر یہہ کار خیر پیش نہاد خاطر رہا اور سنہ ایکہزار آٹہہ سو
پچہتر عیسوی مین باختتام پہنچا تمام احوال آغاز و انجام خاندان سکہون کا اسمین لکہا گیا اب
سات سو جلدین اُسکی چہپ کر شایع ہو چکین ہین اُس کے اختتام کے بعد بعض دوستان
محبت کیش و محسان صداقت اندیش مکلف حال نیاز مآل ہوئے کہ بھی دوستان یعنے
حال صداقت مآل مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سرگہاشی جو پیرایہ نظم مین آچکا ہی عبارت
اُردو نثر سے بھی زینت تازہ پائے جس سے مبتدی و منتہی دونو بہرہ کامل حاصل
کرین اور تمام اہل ہند اپنی زبان مین بآسانی اُسکو پڑہ لین تا یقین نظم تو نسخہ منظوم
کی سیر کرین اور نثر کے خواہشمند اسکو دیکہین اور محظوظ ہو کر میرے حق مین
دعاے خیر کرین اسواسطے یہہ نسخہ نثر مین لکہا گیا اور اسکا نام تاریخ پنجاب کہا
گیا اور کتاب سات حصون مین تقسیم ہوئی۔ **پہلا حصہ** بابا نانک کے وقت سے
گورو گوبند سنگہ کے عہد تک و سون گورونکا حال اور ذکر اُن کے فضائل و حمائد و
عبادت و ریاضت کا اور نیز بیان اُن واقعات کا جو بعد وفات گورو گوبند سنگہ
بندابراگی کے وقت وقوع مین آئے **دوسرا حصہ** سکہون کی بارہ مثلون کا
حال اور تشریح اُن کی حکومت و غارت و تاراج کی مع حالات جنگ و جدل جو سکہون
نے سکہون کے ساتہہ کئے **تیسرا حصہ** مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے ابتدار
عمر سے انتہا تک کل فتوحات و واقعات مشرح **چوتہا حصہ** مہاراجہ کہڑک سنگہ
و کنور نونہال سنگہ و مہاراجہ شیر سنگہ کے وقت کے واقعات مین **پانچوان حصہ**
مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کی مسند نشینی سے تا انقراض سلطنت تمام احوال و ذکر
قتل راجہ ہیرا سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ و جواہر سنگہ و جنگ و جدل باصاحبان

عالیشان انگریز بہادر چھٹا حصّہ عہد سرکار انگریزی کے حالات مین جو ۱۸۵۷ء
مین بوقت مفسدہ پردازی فوج انگریزی کے وقوع مین آئے ساتوان حصّہ سلطنت
جمون و کشمیر کے ذکر مین واضح رہے کہ پہلے منظوم نسخہ رنجیت نامہ مین مختصر حال دسون
گورون اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کا ہے مگر اسمین دسون گورون کا مفصل
حال اور سکھون کی بارہ مثلون کی مفصل کیفیت اور اسکی ریاستون موجودہ کا ضروری
احوال تحریر کیا گیا ہے بلکہ ریاست جمون و کشمیر کا ضروری حال بہی اسمین زیب
اندراج پایا ہے کیونکہ یہہ ریاست بہی سکھی ریاست کی ایک شاخ تصور کیجاتی
ہے۔ اب منشیان بلاغت نشان و ناظران نادر بیان کی خدمت مین یہہ
التجا ہے کہ جب وہ اس کتاب کے کسی عبارت یا مضمون مین نقص پائین اصلاح
فرمائین اگر اصلاح پر قادر نہون خاموش رہین اور انگشت نمائی سے باز آئین ع

قطعہ تاریخ آغاز کتاب

یہہ کیا پنجاب کی نادر ہی تاریخ	ہی باب فیض حق جسکا ہر اک باب
خوش و خرم ہین اسکی دیکہنے سے	محبت کیش سب ہندی کے احباب
یہہ نسخہ گوہر دریای جان ہے	کہ جسکی روز بڑہتی جائیگی آب
نہین ہی کوئی نسخہ اسکے ثانی	اگر ہوگا تو ہوگا کوئی نایاب
لکہا ہندی نے اسکا سال تاریخ	ہوئی اب بے مثل تاریخ پنجاب

پہلا حصّہ بابا نانک کے وقت سے گورو گوبند سنگہ کے عہد تک
دسون گورون کا حال اور ذکر اُن کے فضائل و عبادت
و ریاضت کا اور نیز بیان اُن واقعات کا جو

HaSnain Sialvi

بعد گورو گوبند سنگہ کے بندا بر اگی کے وقت مین وقوع مین آئے

شایقین علم تواریخ پر واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین پنجاب کا ملک راجگان دہلی کے تحت تہا اور اُنہین کا صوبہ دار یعنی حاکم باختیار اس خطہ مین اُن کے حکم سے حکمرانی کرتا تہا مگر جب سلطان محمود غزنوی مسلمان بادشاہ پنجاب کے رستہ سے ہند پر حملہ آور ہوا تو اُس وقت پنجاب کی سلطنت کسی راجہ کے تحت نہ تہی راجہ جیپال لاہور کا راجہ اس سرزمین مین باختیار فرمان روا تہا ملک کشمیر و کوہستان شمالی و غربی جو پنجاب کے ساتہہ ملحق ہے تمام اُسکی قلمرو مین داخل تہا دو لڑائیان وہ محمود غزنوی کے باپ سبکتگین اور محمود کے ساتہہ لڑا راجگان ہند نے بھی اُسکی امداد لشکر و خزانہ سے بہت کی مگر فتح خداداد ہے وہ مغلوب رہا ناچار اطاعت مان لی جب وہ مرگیا تو انگپال اُسکا بیٹا راجہ ہوا اُسنے بہی زیادہ عمر نہ پائی پانچ سال کے عرصہ مین مرگیا پہر راجہ جیپال ثانی تخت نشین ہوا اُسکے وقت مین سلطان محمود نے اپنا تسلط پنجاب پر کر لیا اور وہ خاندان نیست و نابود ہوگیا اُس روز سے اخیر سلطنت چغتائی تک آٹہہ سو برس برابر اسلامیہ حکومت پنجاب مین رہی شاہان دہلی کا تسلط پنجاب پر بہی رہا جب بقضائے ربانی چغتائی سلطنت بالکل کمزور ہوگئی اور لاہور کا صوبہ مراحمت بار بار شاہ کابل سے خستہ حال ہوگیا تو اُسوقت قوم سکہہ نے سر اُٹہایا چونکہ اُس وقت اس قوم کی کثرت پنجاب مین بہت تہی سب قومین انکے مقابلہ مین مغلوب ہوگئین اور یہہ جا بجا مالک اور حاکم و فرمان روا ہوگئے احمد شاہ بادشاہ کابل نے سات مرتبہ ان پر حملے کئے اور بار بار لشکر جرار آیا مگر انتظام

نہوا احمد شاہ کی وفات کے بعد اس قوم کی مثلین بارہ قرار پائین جسمین بارہ
حاکم تہے اور ہر ایک حاکم کا علیحدہ علیحدہ علاقہ محدود تہا اخر سکر چکیون کی
مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سرگہاشی ایسا صاحب اقبال و
صاحب نصیب پیدا ہوا کہ تمام پنجاب مین اُسنے اپنی حکومت قائم کرلی اور
سب مثلین مغلوب ہوگئین چونکہ اس کتاب مین صرف قوم سکہہ کے اخار حکومت
و انجام سلطنت کا حال لکہنا منظور ہے اسلئے لکہا جاتا ہے کہ ابتدا مذہب
سکہی کی بابا نانک سے ہوئی ہے جسکا حال ذیل مین درج ہے ؎

بابا نانک

یہہ شخص ایک فقیر موحد صلح کل خدا دوست صاحب کشف و کرامت ولی طبع
صاحب عبادت و ریاضت تہا ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم کے ساتہہ اسکی
دلی محبت تہی مزاج اسکا تعصب مذہبی سے خالی تہا اخلاق اسکے بہت اچہے تہے
غضب و قہر و بد مزاجی تو خالق حقیقی نے اسکے جسم مین پیدا ہی نہین کی تہی محبت
و رحم و لطف و سخاوت کی اسکو عادت تہی طالب دنیا یا طالب خدا جو کوئی اُسکے
روبرو جاتا خالی نہ آتا سمت ۱۵۲۶ بکرمی مطابق سنہ ۸۶۰ ھ و سنہ ۱۴۴۹ عیسوی بعہد
سلطنت سلطان بہلول لودی موضع تلونڈی رای بہوئی واقع دوآبہ رچناب مین
جواب ضلع لاہور تحصیل شہر قصور کے متعلق ہے کالو کہتری بیدی کے گہر مین نانک
پیدا ہوا اس کے ایک بڑی بہن تہی جسکا نام نانکی رکہا گیا تہا اور وہ مسمی جیرام
کہتری ساکن سلطان پور کے ساتہہ منسوب ہوئی اور گورو نانک کی شادی مولا
کہتری بٹالہ کے رہنے والے کی لڑکی سے ہوئی خورد سالی کی عمر مین جب گورو
نانک ابہی چہہ سات برس کی عمر کا تہا کبہی گہر سے باہر نہ جاتا اور لڑکون کے ساتہہ
نہ کہیلتا ہر ایک کام سے خدا کی یاد کو بہتر جانتا اکثر اوقات خاموش رہتا جب

ماباپ بلانے تب بولتا ورنہ چپکے بیٹھہ رہتا نانک کے اقربا اور عزیزون نے
جب اُسکا یہہ حال دیکھا تو سب کو فکر ہوئی اور سب نے ملکر نانک کے باپ کو
کہا کہ تیرے بیٹے کی صحت مین خلل ہے طبیبون سے اسکا علاج کرانا چاہیئے کالو
اُنکے کہنے سے ایک طبیب کے پاس گیا اور اُسکو گہر بلایا طبیب نے جب نبض
نانک کی دیکھی نانک ہنسا اور کلمات عارفانہ و نکات فقیرانہ زبان گوہر افشان
سے کہنے شروع کیے اور فرمایا کہ میری جسم مین کوئی عارضی مرض و بیماری نہین
ہی جسکا تم علاج کروگے اور جو عارضہ عشق حقیقی میری روح کے لاحق حال ہے
اسکا علاج تم نہین جانتے پس کیا ضرور ہے کہ تم تکلیف اُٹھاؤ اور میرے علاج کو
میرے گہر آؤ **بیت** چارہ گر چارہ نہین اس عشق کے بیمار کا ۔ طالب دیدار کو
شربت ندو دینار کا ۔ یہہ عارفانہ کلام جب طبیب نے سنا متحیر ہوا اور یقین کرلیا
کہ یہہ لڑکا ولی مادرزاد ہے من بعد نانک کے باپ کالو سے مخاطب ہوکر کہا کہ تیری
لخت جگر کو خدا کے عشق کی بیماری ہے جسکا علاج حکیم مطلق کرسکتا ہے طب کے
علم مین اسکے علاج کے لئے کوئی نسخہ نہین لکھا جب کالو کو بھی اپنے بیٹے کے
حال سے بخوبی واقفیت ہوگئی تو اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ دیا چند سال اسی حال پر
گذرے کہ نانک دو دو چار چار روز جنگل مین جاتا تو وہین رہتا گہر کو نہ آتا جب
ماباپ وہان سے پکڑ کر لاتے تو گہر کے ایک گوشہ مین ہو بیٹھتا خورد و خواب سے
کچھہ غرض نہ رکھتا والدین کہانا کہانے کے لئے جب اُسکو سخت تقاضا کرتے
تو ایک دو لقمہ سے زیادہ نہ کہاتا جب عمر نانک کی سولہ برس تک پہنچی تو والدین
نے شادی کی اور چاہا کہ یہہ کسی امر دنیاوی کیطرف متوجہ ہو اور روپیہ پیسہ
کمانے کی اسکو عادت ہو تو بہتر ہے یہہ سوچکر اُنہون نے جیرام نانک کے
بہنوئی کو جو دولت خان جاگیردار سلطان پور کے گہر مین مدار المہام تہا

اس بات کی اطلاع دی اُسنے نانک کو اپنے پاس طلب کرلیا جب نانک سلطانپور
پہنچا تو جے رام بہنوئی نے اُسکی بہت خاطر کی اچھے سے اچھا کہانا اور پوشاک
اُسکی خاطر مہیا کیا مگر یہہ ہرگز نہ تو عمدہ کہانا کہاتا اور نہ پوشاک پہنتا وہی فقیرانہ لباس
پہنتا اور غریبانہ کہانا کہاتا جب چھہ ماہ اسی حالت پر گذر گئے تو ایک روز نانکی
نانک کی ہمشیرہ اور جیرام اُسکے شوہر نے نانک کے باب مین آپسمین تجویز کی اور چاہا
کہ اسکو کسی شغل سے مشغول کرین تاکہ یہہ آوارہ نہ پھرتا رہے بلکہ صبح سے شام
تک اُسی کام کے انجام دینے مین ساعی وسرگرم رہے یہہ تجویز کرکے خدمت مودیخانہ
سرکار دولتخان جاگیردار سلطان پور کے نواب کے حکم سے نانک کے سپرد کرادی
اور نانک اُس کام مین مصروف ہوا لیکن وہان بہی ہمکا یہی حال تہا کہ ہر روز زیادہ
سنت فقیر مفلس ورویش سینکڑون مودیخانہ مین آتے اور آٹا دال وغیرہ خیرات لیجاتے
جب لوگون نے ایسا حال دیکہا تو نواب دولتخان کے حضور مین جاکر مخبری کی اور
کہا کہ اس مودی نے اجناس سرکاری جو مودیخانہ مین تہی سب فقیرون کو کہلادی ہین
اب عنقریب بہا گنے والا ہے جب یہہ بہاگ جائیگا تو سرکار اپنا مال کس سے وصول
کریگی اب مناسب ہے کہ اس سے حساب لیا جائے تاکہ معلوم ہوجائے کہ اصل سرمایہ
مین سے جو مودیخانہ مین تہا کسقدر نقصان ہوا ہے یہہ بات سنکر دولتخان
غضب مین آیا اور فوراً جے رام اپنے اہلکار کو جسکی ضمانت سے
مودی خانہ نانک کو دیا تہا قید کرلیا اور نانک کو طلب کرکے اپنے
روبرو مودی خانہ کا حساب کرایا جب حساب ہوچکا تو معلوم ہوا کہ
جسقدر نقد وجنس مودی کو سرکار سے ملا ہوا تہا دوچند ان اُس سے
دوکان مین موجود ہے اس بات کے ظاہر ہونے سے حاسد بہت پشیمان
ہوئے اور دولتخان نے رضامند ہوکر خلعت فاخرہ نانک کو

اور جیرام نانک کے بہنوئی کو قید سے نکالکر بدستور مدار المہام بنایا دو سال کے بعد پھر جب حاسدون نے دیکھا کہ نانک ہر روز سرکاری سودی خانہ سے دو دستہ خیرات فقیرون اور محتاجون کو کرتا ہے اب ضرور نقصان مین ہوگا تو دوبارہ اسکی مخبری کی اور دولت خان نے ایک اہلکار امین کی معرفت حساب لیا تو پھر بھی سرکاری سرمایہ سے سہ چند نقد وجنس دوکان سے پایا اُس روز سے دولتخان نے نانک کو اجازت عام دیدی کہ وہ جسقدر چاہے اپنے اختیار سے نقرا کو دیا کرے آیندہ کبھی حساب اُس سے نہ لیا جائیگا مگر نانک اُس دوبارہ حساب کے لینے سے سودیخانہ کے کام سے دل برداشتہ ہوگیا اور برضامندی نوکری چھوڑدی دولتخان نے بہت سا اصرار کیا کہ کسیطرح نانک اُسکے یہان سے علاقہ نچھوڑے مگر نانک نے ایک نمانی اور کاربار دنیاوی سے دل برداشتہ ہوکر چاہا کہ روی زمین کی سیر کرے اور مردان خدا پرست کی زیارت سے مستفید ہو چنانچہ باتفاق مسمی مردانہ مطرب اور مسمی بالا کے فقیرانہ لباس مین جیرام و نانکی سے پوشیدہ سلطان پور سے نکلا اور ہندوستان کے دور و نزدیک ملکون اور تیرتھون کی سیر کرکے پھر کوہ ہمالہ کے تمام ملکون کو دیکھا پھر عرب وعجم و دور دور کے ملکون مین جاکر چوبیس سال اپنی عمر عزیز کے اس کام مین صرف کئے بعض مورخ لکھتے ہین کہ گورو نانک مکہ مین گیا اور کعبہ کی طرف پانو کرکے لیٹا ہوا تھا قاضی آیا اور غضبناک ہوکر کہا کہ تونے خانہ خدا کیطرف پانو کس واسطے کئے ہین نانک نے جواب دیا کہ جسطرف خدا کا گھر نہین ہے اُسطرف تو ہی اُٹھاکر میرے پانو کردے چونکہ خداوند تعالی ہر جگہہ و ہر طرف موجود ہے قاضی کو یہہ جواب پسند آیا اور خاموش ہوکر چلا گیا اس سیر کے بعد نانک پنجاب مین آیا اور دریای راوی کے کنارے جہان ڈیرہ نانک آباد ہے سکونت اختیار کی اس غرت کے ساتھہ کہ ہزارہا ون

مردان خدا پرست کا ہجوم روزانہ اُسکے دروازہ پر رہتا صد ہا روپیہ روز مرہ نانک
کے لنگر پر خرچ ہوجاتے غربا و فقرا و مساکین جسقدر آتے برابر انکو کھانا اور پوشاک
نانک کے خزانہ سے جو ایک غیب کا خزانہ تہا ملتے سوای دولت باطنی کے ظاہری ثروت
بہی اسقدر ہوئی کہ اُسوقت کے کسی امیر کو یا نواب کو نصیب نہ تہی قصبہ ڈیرہ نانک نانک نے
خود آباد کرایا اور بڑی بڑی مکانات بنواکر اپنے سکہون کو حکم دیا کہ اُسمین سکونت پذیر ہون
اپنے گہر کے لوگ بہی نانک نے وہان ہی طلب کر لئے چنانچہ دو صاحبزادی پیدا ہوئے
ایک کا نام سری چند اور دوسری کا نام لکہمی داس رکہا لکہمی چند تو دنیا دار ہوا اور
سری چند نے دنیا سے آزاد ہوکر فقیری اختیار کی اُسنے نیا طریقہ فقیری کا اختیار
کیا اور اوداسی طریق اُسکا نام رکہا اُس طریق کے فقرا سر پر لمبے بال رکہتے ہین اور
اُنہین بڑہے ہوئے بالون کو پگڑی کی جگہہ سر پر باندہ لیتے ہین پاجامہ نہین پہنتے
صرف چہوٹا سا لنگوٹ بالشت بہر چوڑا اور ایک گز لنبا باندہتے ہین بدن پر راکہہ
ملا کرتے ہین حجامت نہین کراتے بدن کو اُسترہ نہین لگاتے یہہ طریق اب بہی
پنجاب مین بہت رائج ہے من بعد بابا نانک نے قصبہ کرتار پور کی بنیاد رکہی اور اُسکو
آباد کیا وہان بہی اکثر اوقات اُنکی سکونت رہتی تہی غرض جب زمانہ عمر عزیز گورو نانک
کا گذر چکا تو چند ماہ وفات سے پہلے لہنا کہتری ساکن کہنڈور کو جو اُنکا خادم جان نثار
خدمتگذار لیل و نہار تہا اپنی جگہہ مسند نشین کیا گورو انگد اُسکو خطاب دیا اور دونو صاحبزادے
اُسوقت موجود نہے جب وہ آئے تو اپنا حق مسند نشینی ظاہر کیا نانک نے جواب دیا کہ یہہ
نتیجہ خدمت و فرمانبرداری کا ہے جو اُسکو ملا یہہ کہکر صندل گہسانے کی کٹوری گندگی
کے سنا ک مین پھینکدی اور بیٹون کو کہا کہ اسے نکال لاؤ وہ نہ گئے اور لہنا نے دوڑ کر
گندگی مین ہاتہہ ڈالدیا اور کٹوری نکال لایا پہر نانک نے ایک مردار کیطرف اشارہ کرکے
بیٹون کو کہا کہ اُسکو کہاؤ وہ نہ گئے اور لہنا کہانے کو دوڑا اُسکے جاتے ہی وہ مردار

HaSnain Sialvi

طرح طرح کی نعمت کا خوان بن گیا جب یہہ جواب پایا تو لڑکے خاموش ہو گئے آخر
گورو نانک بروز دسمی اسوج سمت ۵۹۹ بکرمی و ۹۳۳ ہجری اور
۱۵۳۹ع کو اس جہان فانی سے سفر کر گیا چونکہ گورو نانک ایک آدمی صلح کل ہندو
مسلمان کے ساتھہ برابر اتحاد رکھتا تھا بعد وفات اُسکے ہندوؤن اور مسلمانون
مین درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اُسکے سخت نزاع برپا ہوا کیونکہ مسلمان
اُسکو جانتے تھے کہ یہہ فقیر خدا پرست ہے اقوال اسکے مطابق آیت قرآن و
حدیث پیغمبر کے ہین اسکو دفن کرنا چاہئے جلا دینا ایسے مقبول شخص کا سزا یا
بے ادبی ہے اور ہندو بسبب اسکے کہ وہ ہندوؤن کے گھر پیدا ہوا اور ہندو تھا
اپنے عقائد کے بموجب اُسکی نعش کو جلا دینا صواب تصور کرتے تھے اسبات پر
فریقین کے درمیان سخت نزاع برپا ہوئی اور تلوارین کھچین ایسی حالت کے بعد
بعض مردمان انصاف پرست درمیان آئے اور فیصلہ اسبات پر ٹھہرا کہ گورو
نانک کی نعش نہ تو دفنائی جائے اور نہ داغ دیا جائے بلکہ دریای راوی مین بہانے
کفن اور خوشبو لگانے کے بہا دیجائے مسلمان اسبات پر راضی ہوئے اور غلبہ کر کے اُس
مقام پر جا گھسے جہان بابا نانک کی نعش رکھی تھی وہان پہنچکر چاہتے تھے کہ نعش کو اٹھا مین
مگر جب چادر نعش سے اُٹھائی تو نعش کو وہان موجود نہ پایا صرف چند پھول خوشبودار
چادر کے نیچے پڑے ہوئے نظر آئے ایسے حال کے وقوع مین آنے سے مسلمان نہایت
شرمندہ ہوئے اور چاہا کہ اُسی چادر اور پھولون کو لیجا کر دفن کردین اتنے مین ہندو
اجتماع کر کے آپہنچے اور آدہی چادر اُنہون نے مسلمانون سے چھین لی غرض وہی آدہی
آدہی چادر مسلمانون نے تو دفن کی اور ہندوؤن نے جلادی اور گورو نانک مع جسم و
جان دیدہ ظاہر بین سے پوشیدہ ہو کر بہشت مین منزل گزین ہوا

احوال گورو لہنا المشہور گورو انگد دوسرے گورو کا

گورو انگد یعنی دوسری گورو کا حال جو بعد سرگباش ہونے بابا نانک کے اپنے گورو
کی جگہہ پر جانشین ہوا اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ اس شخص کا نام پہلے لہناذات کا
کھتری تہا اور موضع کھنڈور مین جو دریای بیاس کے کنارے پر واقع ہے رہتا تہا
سری دیوی کا نگڑہ والی کی خدمت مین اسکو ایسا اعتقاد تہا کہ ہر سال دیوی جی کے
درشن کیواسطے پا پیادہ کانگڑہ کو جاتا ایک مرتبہ جو وہ موضع کھنڈور مسکن اپنے سے کانگڑہ کو
چلا جاتا تہا رستہ مین گذر اُسکا قصبہ کرتارپور مین ہوا وہان گورو نانک موجود تہا لوگون
سے اُسنے گورو کا حال دریافت کیا اُنہون نے بڑی مبالغہ کے ساتہہ تعریف کی تو اُسکو
بہی شوق ہوا کہ گورو جی کے درشن کرے چنانچہ خدمت مین حاضر ہوا گورو نانک اُس سے بکمال
خلق و محبت پیش آیا اور اپنی دل کی کشش سے اُسکو ایسا اپنی طرف کہینچا کہ وہ کئی روز
گورو کی خدمت مین حاضر رہا آخر جب دیوی کے درشن کے دن قریب آئے تو اُسنے گورو
نانک سے رخصت طلب کی چونکہ اُسکو بہی اُسکا حسن عقیدت درست شعاری پسند آگئی تہی اُسکے
جانے کا روادار نہوا اور کمال مہربانی کے ساتہہ فرمایا کہ دیوی کے درشنون کیواسطے اتنی
دور جانا کیا ضرور ہے اور جسکو گہر بیٹہے خداوولت دیوی وہ ڈہونڈنے کیون جاوے
پس اگر تم چاہتے ہو کہ دیوی درشن دیوی تو دیوی کرپا کرکے یہان ہی آجائینگی اور اگر کسی
کار دنیاوی کے لئے کانگڑہ کو جانا ہی تو اختیار ہے **بیت** اہل قسمت اپنی گہر بیٹہے ہی دولت
پائینگے ۔ یار گہر آجائیگا تو ڈہونڈنے کیون جائینگے ۔ یہہ مژدہ سنکر لہنا بہت خوش ہوا
اور کہا کہ مین اس مہربانی کے قابل نہین ہون اگر آپ کرپا کرین تو لایق ہین نانک نے یہہ سنکر
اُسکو کہا کہ آنکہین بند کر اور دل کی آنکہون سے دیکہہ کیا دیکہتا ہے لہنا نے فی الفور آنکہین
بند کرلین دیکہا کہ دیوی جی خود تشریف لائی ہین اور کمال مہربان ہوکر فرماتی ہین کہ ہمارے
اور نانک کے ایک درشن ہین تم انہین کے درشن کرلیا کرو تمکو کانگڑی آنیکی کچہہ ضرورت نہین
اس لذت دیدار سے لہنا مست و بیخود ہوکر زمین پر گر پڑا گورو جی نے فوراً اُسپر اپنی چادر

ڈالدی اور وہ ہوشمین آیا اور جھپٹ کر پانو پکڑلئے اور اُسی وقت سکھہ بن گیا اور اپنا
گھربار زن وفرزند کو ترک کرکے گرو کے پاس رہنا شروع کیا اسطرح کہ کبھی دن یا رات صبح
یا شام کو خدمت سے جدا نہوتا اور اپنی راستی و نیک شعاری و خوش وضعی سے گورو کو ایسا
خوش کیا کہ نانک اُسکو فرزندون سے زیادہ عزیز سمجھتا تہا نانک کے بعد بہی اُسنے مسند کو کمال
زینت دی اور ہزارون لوگون کو اس مذہب مین داخل کیا اور ڈیرہ نانک سے اُٹھکر اپنے
اصلی وطن موضع کہنڈور مین سکونت پذیر ہوا آخر بڑی نیکنامی و نیک انجامی کے ساتھہ اس
جہان ناپائدار سے رحلت کی شعر جو کوئی آیا ہی بیشک جائیگا ٭ خاکمین آخر ٹہکانا پائیگا ٭
ولادت گرو انگد کی سمت ۱۵۶۱ اور وفات سمت ۱۶۰۹ بکرمی مین واقع ہوئی اور تیرہ سال
تک بعد بابا نانک کے مسند نشین رہا ٭

گورو امرداس تیسرے گورو کا حال

یہ شخص قوم کا کہتری نہایت مفلس وضع موضع بہر کے مین جو امرتسر سے تین کوس ہے رہتا تہا کرایہ گاڑی
تہا کہ ایک بابو اسنے اپنے پاس کہا ہوا تہا اور اُسپر لوگونکا بوجہہ لاد کر جہان وہ کہتے
پہنچا دیتا اور کرایہ لیتا ایک مرتبہ یہہ کسیکا بوجہہ کہین پہنچا کر گہر کو آتا تہا راہ مین ایک درخت
کے سایہ مین سو گیا اسکے سوجانیکے بعد ایک فقیرون کا گروہ بہی اُسی درخت کے سایہ مین آبیٹہا
جو فقیر اسکے پانو کے نزدیک بیٹہا ہوا تہا اُسنے اسکے پانو دیکہے اور علم سامدریکہہ کے بتلات
سے دریافت کیا کہ یہہ شخص بادشاہ دنیا یا بادشاہ دین ہونیوالا ہے اور اب اس حالت مین
پاپوسہ زمین پر سوتا ہی یہہ تقریر اُسنے اور فقیرون اپنے ہمراہیون سے بہی کی اُن سب نے
کہا کہ اس شخص کو بیدار کرکے اس حال سے مطلع کرونا چاہیے چنانچہ سب نے ملکر اسکو جگا دیا اور
کہا کہ موجب علم سامدریکہہ کے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تو رتبہ بلند پر پہنچیگا اور ہزارون لوگ
تیری متابعت مین ہونگے یہہ کہکر گروہ فقیر تو چلے گئے اور اسکے دلمین اُسی وقت شوق الہی
پیدا ہوا اور چاہا کہ کسی مرد خدا پرست کا دامن پکڑکے قرب الہی حاصل کرون اس ارادہ پر اُسنے

اپنا کام ترک کردیا اور بہت سے فقرا کی صحبت مین گیا کہین اُسکے دل نے اطمینان نپایا
آخر گورو انگد صاحب کی خدمت مین آیا اور اُنکی اخلاق و بے ریائی و عبادت و ریاضت دیکھکر
تسلی پائی اور سچے اعتقاد سے سکھہ بنا گورو انگد نے بھی اُسکی غریبی و کم گوئی و علم و اعتقاد
پر کمال مہربانی کی اور اُسکے خدمات شبانہ و روزانہ پر نہایت رضامند ہوکر ارشاد کیا کہ
امرداس رات دن کی خاص خدمات پر مامور رہی رفتہ رفتہ امرداس اس رتبہ پر پہنچا کہ اس سے
زیادہ اور کوئی مقرب گورو انگد کا نتھا ہر ایک امر اور ہر ایک کام مین اسکو فوقیت حاصل تھی ایک
مرتبہ کا ذکر ہے کہ اندھیری رات تھی اور بارش زور و شور سے ہو رہی تھی آدھی رات کے وقت جب
گورو انگد نیند سے بیدار ہوا تو امرداس کو حکم دیا کہ تازہ پانی کنوئین سے بھر لائے اور اشنان
یعنی غسل کرائے امرداس گاگر گندھی پر اُٹھاکر باہر نکلا جب پانی بھر کر واپس آیا تو گذر اُس کا
جولاہون کے کوچہ سے ہوا اور وان جولاہون کی کارگاہین برسر راہ بنی ہوئی تھین ایک
مغاک مین کہ بارش کے پانی سے بھرا تھا اُسکا پانو جا پڑا اس صدمہ سے وہ خود بھی گرا اور گاگر
بھی سر سے گر کر ٹوٹ گئی ایک جولاہی کی عورت نے جو اس جگہہ کے بہت نزدیک رہتی تھی
اپنے خاوند سے مخاطب ہوکر کہا کہ ایسے وقت مین کہ اندھیری رات ہی اور مینہہ برس رہا ہے
کون شخص پانی بھرنے کو نکلا ہے جسکا گھڑا ٹوٹ گیا ہی کوئی نتھا وان یعنی بے گھر و بے جانمان
گھر سے نکلا ہوا ہوگا جو ایسے وقت مین بھی اسکو اپنی گھر مین آرام نہین ہی یہہ تقریر جولاہے
اور جولاہی کی امرداس نے اپنے کان سے سنی اور خاموش ہوکر پھر گورو کے گھر آیا اور
دوسرا گھڑا لاکر بھرلایا جب پانی بھر چکا تو گورو کی خدمت مین نہانے کیواسطے عرض کی جب
گورو انگد نہا چکا تو اپنے کشف سے جولاہی و جولاہی کی تقریر سے آگاہ ہوکر امرداس سے
پوچھا کہ جسوقت تیرا پانو پھسل کر گھڑا ٹوٹ گیا تو جولاہی اور جولاہے کی آپسمین کیا
تقریر ہوئی تھی امرداس نے کچھہ جواب نہ دیا اور خاموش رہا اسواسطے کہ مبادا گورو صاحب
کوئی سراپ یعنی بددعا اُنکے حق مین دینگے تو جولاہی کا بُرا ہو جائیگا ہر چند گورو نے

دوبارہ سہ بارہ پوچھا مگر سوای خاموشی کے اس نے بات ہی نہ کی آخر اتنا کہا کہ مینے اُنکی
تقریر نہین سنی یہہ بات سنکر گورو بہت خوش ہوا اور تمام تقریر جو لاہی وجولا ہے کی اپنی
زبان گوہر فشان سے نقل کی اور کہا کہ امرداس تو تہا وان یعنی بے مکان نہین تیرا
مکان بے مکانون کا مکان ہے اور تیرا گہر بے گہرون کا گہر ہی اور ہم تجھکو اپنا
جانشین کرینگے جسسے تمام پنجاب مین گورو کہلائیگا جو تیری سیوا کریگا جہان اُسکی سیوا
کریگا غرض گورو انگد اُسوقت اُسپر بہت مہربان ہوا جب صبح ہوئی تو اپنی ہاتہہ سی اُسکو
مسند پر بٹہلایا اور کُل سکہون سی نذرین دلوائین بعد وفات گورو انگد کے امرداس مسند نشین
ہوا چونکہ آدمی خلیق ولئیق ومتواضع تہا سب سے باخلاق پیش آیا اور اپنی لیاقت اور
ہوشیاری سی چند روز مین شہرۂ آفاق ہوگیا اور موضع گوئندوال مین جو اُسکا اصلی مسکن
تہا سکونت اختیار کی مدت العمر وہان ہی رہا آخر سمت ۱۶۳۱ بکرمی مطابق سنہ ۹۸۱ ہجری
وسنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین دنیای فانی سے سفر کیا ڈیرہ اُسکا موضع گوئندوال مین زیارتگاہ
خلق ہے یہہ گورو نرم مزاجی حلم ومہمان پرستی مین مشہور تہا ہزارون آدمی اسکے لنگر پر
دو وقتہ کہانا کہاتے تہے اور غریب مفلس محتاج لوگ جسقدر حاضر ہوتے اُنکو حتی المقدور
زر ونقد ولباس سے بہی خبر گیری ہوتی تہی

ذکر گورو رامداس چوتھے گورو کا

یہہ گورو رامداس تہوم کا کہتری سوڈہی لاہور کا رہنی والا تہا اس گورو کے والدین نے
بسبب کسی حادثہ کے لاہور کا رہنا ترک کیا اور بیٹے کو لیکر موضع گوئندوال مین جاکر
قیام پذیر ہوئے چونکہ وہ ضعیف تہے رامداس کو گہنگنیان یعنی ابالے ہوئے چنے
دیکر بیچنے کو بہیجدیتے کہ فروخت کرلاوی اس کام سی جو رامداس پیدا کرتا اُسی مین اُنکا گزارہ
ہوتا گورو امرداس کے گہر دو پسر اور دو دختر سماتہ بہانی وغیرہ تہی پہلی دونو لڑکیون کی شادی ہوچکی تو
بہانی کی شادی کے لئے گورو امرداس نے اپنے گہر کے حجام کو حکم دیا کہ لاہور جاکر کوئی اچہا لڑکا اور اچہا کہتہ یون کا

خاندان تلاش کرہی جہان بہانی کو منسوب کیا جائی حجام لاہور آیا اور بہت سے
تلاش کے بعد ایک کہتریون کا گہر تلاش کیا اور اُنکے پاس جاکر اپنے مطلب کا اظہار
کیا اور چاہا کہ کسیطرح اس خاندان کے لڑکے کے ساتھہ گورو امرداس کی دختر کو منسوب
کرون اور یہہ شادی حسب المدعا گورو امرداس کے ہوجائے مگر گفتگو کے
وقت نسبت ملتوی رہی اور حجام نے اور گوندوال مین جاکر گورو امرداس
کیخدمت مین سب حال ظاہر کیا گورو نے پوچھا کہ اُنکے گہر لڑکا کتنی عمر کا تہا اتفاق سی
رامداس اُسوقت چنی بیچتا بیچتا گورو کے دروازہ کے آگے آپہنچا حجام رامداس کو دیکھکر
بولا کہ اس لڑکی کی عمر کا وہ لڑکا تہا اور اسی سی ملتی ہوئی اُسکی شکل تہی یہہ بات سنکر
امرداس نے رامداس کو اپنی پاس بلایا اور حسب و نسب پوچھا اُسنے بیان کیا کہ مین کہتری
سوڈہی لاہور کا رہنی والا ہون اور چند ماہ سی اپنے والدین کے ساتھہ یہان آیا ہوا
ہون چنے بیچکر گزارہ کرتا ہون یہہ بات سنکر گورو امرداس خوش ہوا اور رامداس کے والدین
کو بلاکر اُسی وقت ٹیکا کردیا یعنی نسبت مسماۃ بہانی اپنی لڑکی کی رامداس کے ساتھہ کردی کچھہ
مدت کے بعد رسم شادی کی ادا کرکے رامداس کو خانہ داماد رکہا اور ایک اُستاد ادیب مقرر
کرکے لکہنا پڑہنا سکہلایا چونکہ مسماۃ بہانی لڑکی گورو امرداس اپنے باپ کی بہت خدمت
کرتی تہی اور باپ اُسکے حال پر نہایت مہربان تہا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ گورو امرداس
چوکی پر بیٹہکر نہارہا تہا اور لڑکی گاگر سے پانی دی رہی تہی اُسوقت کسی سبب سے بہانی کا
ہاتہہ چوکی کے پایہ کے تلے آگیا اور خون جاری ہوگیا ہرچند تکلیف ہوئی مگر بہانی نے
بلحاظ ادب اُف بہی نہ کی اور دم نہ مارا اُسی طرح ایک ہاتہہ سی پانی دیتی رہی جب
گورو نہاچکا تو بہانی کا خون آلودہ ہاتہہ دیکہا متحیر ہوکر حال پوچھا بہانی خاموش رہی
مگر اور لوگون نے سب حال عرض کردیا ایسے پاکیزہ اعتقاد و اخلاص باطن مسمات
بہانی سے گورو بہت خوش ہوا اور نہایت مہربان ہوکر فرمایا کہ ہمنے مسند گورپائی

کی تمکو بخشی اور اپنی جگہہ جانشین کیا بہانی نے قدم پکڑ لئے اور عرض کی کہ اگر آپ نے
مہربان ہوکر یہہ تاج بخشی مجکو کی ہے تو دو امر کا حکم ہو جائے ایک تو یہہ کہ مسند نشین
میرا خاوند رامداس ہو کہ مین عورت ہون اور عورتونکا یہہ کام نہین کہ مردون کی
طرح مجمع عام مین بیٹھکر لوگون کو خدا پرستی کی ہدایت کرین دوسری آیندہ کے
لئے یہی حکم ہو جائی کہ یہہ مسند میری اولاد مین ہی کسی غیر کو نملے یہہ دونو التماسین
بہانی کی گورو نے منظور کین اور حکم دیا کہ آیندہ یہہ مسند تمہاری اولاد کو ملا کریگی غیر
کے نصیب نہوگی اور اب یہی مسند نشین تمہارا شوہر ہوگا اسی عہد کے بموجب گورو
امرداس نے اپنی دو بیٹون کو مسند سے محروم رکہا اور رامداس داماد بہانی کے شوہر کو اپنی
حین حیات گدی پر بٹہلا دیا جب امرداس سرگباش ہوا تو گورو رامداس جانشین ہوا چونکہ یہ
آدمی لایق وفایق وخلیق وخوشخو وشیرین زبان وصاحب عبادت وریاضت تہا تمام زمانہ
مین اسکی خوبی کا شہرہ ہوگیا اکبر بادشاہ جسکا اعتقاد فقرا کی نسبت بہت تہا اسکا معتقد
ہوا وہ بہی فقرا کے خرچ کیواسطے بہت سا روپیہ سالانہ دیتا تہا ایکروز بسبیل تذکرہ کسی
شخص نے گورو رامداس کے روبرو ذکر کیا کہ متصل موضع سلطان ونڈا اور موضع بیک کے
ایک چہوٹی سی چہیڑی پانی کی ہی ایک روز مین وہان نہانے لگا تو میری روبرو دو زاغ
سیاہ آئے اور پانی کے کنارہی نہانے لگے جب نہاکر باہر پانی کے آئے تو دونو سپید ہوگئے
یہہ بات سنکر گورو رامداس کو اس چہیڑی کے دیکہنی کا شوق دامنگیر ہوا اور مع چند خدام
وہان گیا اور وہ سرزمین ایسی پسند آئی کہ وہان ہی سکونت اختیار کی اور حکم دیا کہ اس چہیڑ
کی جگہہ تالاب پختہ بناؤ چنانچہ خدام خدمتگذار تعمیر تالاب مین مصروف ہوئے جب تالاب
بن چکا تو نام اُسکا امرتسر رکہا گیا اور اُسی مقام پر ایک گانو کی آبادی کی بنا رکہہ کے گورو
کے چک کے نام سے موسوم کیا بہت سے سکہہ لوگ اپنے مکانات چہوڑ کر وہان آرہے اور گانو
مین بخوبی رونق ہوگئی اکبر بادشاہ نے یہہ بات سنکر پانسو بیگہہ زمین واسطے اخراجات

فقرا و اجرای لنگر اس مکان کے نذر کی جسسے دو چندان سہ چندان ترقی اس مکان
کی ہوگئی یہہ وہی متبرک مکان ہی جہان تہہرا مرتسر ایک عالیشان شہر گویا پنجاب کی سرزمین
کا چشم چراغ آباد ہی اور تالاب بہی تالاب ہی جہان دربار دربار گورو رامداس کا بنا ہوا ہے
اور لاکہون روپیہ کی سنگین و طلائی عمارت طراوت بخش دیدۂ اہل بصیرت ہی یہہ تالاب نہایت
وسیع میدان مین واقع ہی جسمین بانی بذریعہ نہر کے پڑتا ہے چارون طرف تالاب کے نہایت شفاف
سنگ مرمر کا فرش ایسا پختہ بنا ہوا ہے کہ دیکہنے سے دل خوش ہوجاتا ہی اور کناری کنارے
فرش کے چارون طرف عالیشان حویلیان سکہہ سردارون کی بنی ہین جسکو بنگہہ بولتے ہین
ہر ایک بنگہہ اپنے بانی کے نام سے موسوم ہے وسط مین تالاب کے مکان دربار نہایت خوشنما
سنگ مرمر کی عمارت کا بنا ہی جسمین بیل بوٹے سنگ عقیق و مینی و موسی وغیرہ کے رنگ
برنگ ہین اوپر کی عمارت اس مندر کی طلائی ہی اور مندر کے اندر گرنتہہ رکہا رہتا ہے اور مغنی
ہر وقت موحدانہ کا فیان گاتے رہتے ہین غرب کیطرف اس مندر کے آمد رفت کیواسطے
سنگ مرمر کا پل بنا ہی جسکے اوپر سے ہوکر زائرین مندر مین جاتے ہین اس تالاب مین نہانے
کے لئے ہنود خصوصًا قوم سکہہ دور دور سے آتے ہین اور حتی المقدور نذرانہ دیتے ہین سرکار
سے بہی اس مندر کی جاگیر مقرر ہے اور انتظام کے لئے ایک کمیٹی علیحدہ ہی جنکی معرفت
ہر طرح کے آمد و خرچ کا انتظام ہوتا ہی یہہ سب عالیشان عمارت مہاراجہ رنجیت سنگہہ کی بنوائی
ہوئی ہی اور اسی کی یادگار یہہ عالیشان عمارت ہی پنجاب کے راجہ مہاراجہ ادنی اعلی رئیس
سب کے سب اس مقدس مندر کی خدمت کرتے ہین اور ہزارہا روپیہ کا چڑہاوا جمع ہوتا ہے
غرض استحکام و سنگینی عمارت و عزت و احترام فخر و شان مین اسکا ثانی کوئی مندر خطۂ
پنجاب مین نہین ہے - گورو رامداس سات برس تک اس مسند اعزاز و تکریم پر سرافراز و
ممتاز رہا آخر جب زمانہ عمر عزیز کا ختم ہوگیا تو آخر ماہ بہادون سمت ۱۶۳۸ بکرمی و سنہ ۹۹۱ ہجری
و سنہ ۱۵۸۱ عیسوی مین دنیای فانی سے سفر کیا یعنی بیکنٹہہ باش ہوا ۔

ذکر گورو ارجن پانچوین گورو کا

یہہ گورو بہ نسبت اپنے باپ گورو رامداس کے عبادت و ریاضت و مروت و سخاوت و کمالات ظاہری و باطنی مین زیادہ شہرۂ آفاق ہوا علم فارسی کا اسکو بہت اچھا تہا جب بعد وفات گورو رامداس کے یہہ جانشین ہوا تو سکونت اسکی امرتسر مین قرار پائی ہزارہا مردان خدا اس سلسلہ مین داخل ہوکر سکہہ بنے اس گورو نے بابا نانک اور انگد و امرو اور رامداس چارون گورون کے کلام کو جمع کرکے ایک گرنتہہ بنایا اور اُسکا نام آدگرنتہہ رکہا اور امرتسر کے تالاب کی پختہ سیڑہیان چارون طرف بنائین جو گورو رامداس کے وقت سے ناتمام تہین سوای تالاب امرتسر کے ایک اور تالاب بہی شہر مین بنایا جسکو سنتوکسر کہتے ہین تالاب ترن تارن جو مشہور و معروف تالاب ضلع امرتسر مین ہے وہ بہی گورو ارجن کی تعمیر ہے اُسکی تعمیر کا حال اسطرح پر کتاب جنم ساکہی مین تحریر ہے کہ ایک روز گورو ارجن اپنے دیوان خانہ مین بیٹہا تہا ہزارون سکہہ خدمت مین شرف یاب تہے کہ ایک عورت سکہنی روبرو آئی اور اُسنے قدم چوم کر عرض کی کہ خاوند میرا جزام کی بیماری مین کئی سال سے ماخوذ تہا ناتہہ پانو اُسکے جہڑ گئے تہے گانووالون نے بہی ہمکو گانو سے نکالدیا تہا مین اپنے شوہر کو کندہی پر اُٹہائے ہوئے پہرتی تہی کہ کہین کوئی کامل طبیب ملجائے تو اُسکے معالجہ سے میرا خاوند اچہا ہوجائے تین روز ہوئے ہین کہ مین اپنے خاوند کو لیکر ترن تارن کے مقام پر پہنچی اور جہیل کے کنارے جو وہان واقع ہے اپنے خاوند کو چہوڑکر خود گانو مین بہیکہہ مانگنے گئی جب گدائی کرکے واپس آئی تو خاوند کو وہان موجود نہ پایا صرف ایک شخص صحیح البدن تندرست جوان کو وہان بیٹہا ہوا دیکہا مین بہت گہبرائی ادہر اُدہر خاوند کو دہونڈنے لگی جب کچہہ سراغ نہ ملا تو اُسی جوان آدمی سے پوچہا کہ تمنے کوئی کوڑہی بیمار یہان دیکہا تہا وہ جوان ہنس پڑا اور کہا کہ وہ بیمار جو تیرا شوہر تہا مین ہون خداوند تعالی نے اس سرزمین کی برکت اور اس پانی کی تاثیر سے مجکو شفا بخشی کہ ایک دم بہر مین کئی سال کی بیماری جاتی رہی مفصل حال اسکا یہہ ہے کہ جب تو مجہکو یہان

پہینک کر گانو مین بہیکہہ مانگنے گئی تو مینے اپنے دل مین خیال کیا کہ ایسی زندگی سے مرجانا
اچہا ہی اور مصمم ارادہ کیا کہ اُسی جہیل کے پانی مین ڈوب جاؤن تو بہتر ہے بقول شخصے
شعر زندگی جو رنج و غم مین ابتلک کٹتی رہی ۔ درست گر پوچہو تو بیشک اُس سے بہتر مرگ ہی ۔
اس ارادہ پر مین لہڑکتا لہڑکتا تالاب کے نزدیک گیا اور جست مار کے پانی مین جا پڑا پہلے
غوطہ مین پانی کی تہ مین گیا پہر اوپر آیا پہر نیچے کو گیا تو پانی نے مجہکو اُٹہا کر کنارہ پر ڈالدیا
اُسوقت مینے دیکہا کہ تمام زخم میری جسم کے اچہے ہوگئے ہین اور گری ہوئی انگلیان اور ہاتھ
تمام درست ہین یہہ حال اپنا دیکہکر شکرانہ بجالایا اور تیری آنے کے انتظار مین یہان بیٹہہ رہا
اسطرح سی میری خسوہر نے بیماری سے شفا پائی اور اب مین اُسکو ساتہہ لیکر اس حال کے اظہار
کے لئے آپکی خدمت مین آئی ہون گوروارجن نے یہہ تقریر سنکر کمال تعجب کیا اور عورت
کے خاوند کو روبرو بلاکر اُسکے بدن کو دیکہا تقریر اُسکی درست پائی پہر اُسکو ساتہہ لیکر گورو
ارجن اُس موقع پر گیا جہان اُس عورت کا خاوند اچہا ہوا تہا اور اُس جگہہ کو متبرک جگہہ جانکر حکم
دیا کہ وہان نخچہ تالاب بنایا جاے چنانچہ تعمیر شروع ہوگئی ابہی وہ عمارت بن ہی رہی تہی کہ ایک
نام کہتری قوم ساہی ساکن لاہور نے جو بحکم جہانگیر بادشاہ صوبہ لاہور کا دیوان تہا اور
بادشاہ کے یہان سی اُسکو دیوان چندو خطاب مل چکا تہا اپنا برہمن گوروارجن کے پاس بہیجا
اور درخواست کی کہ گورو اپنی فرزند ہرگوبند کی نسبت اُسکی لڑکی سے کرلے گوروارجن نے
یہہ بات منظور نہ کی اور کہا کہ ہم فقیرون کا یہہ حوصلہ نہین ہی کہ اپنی اولاد کو دیوانون اور دولتمندون
کی لڑکیون کے ساتہہ منسوب کرین جب یہہ جواب صاف پایا دیوان چندو گورو کا جانی دشمن
ہوگیا اور چاہا کہ کسیطرح اس انکار کا عوض گوروارجن سے لون اتنے مین شاہ جہانگیر اکبرآباد
سے کشمیر کو روانہ ہوا جب لاہور پہنچا تو اُسنے بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر یہہ غمازی کی
کہ ارجن نام ایک شخص رامداس فقیر کا بیٹا اب بادشاہی کا دعوی کرتا ہی اور اونچی کرسی پر بیٹہکر
اپنی آپ کو سچا بادشاہ کہتا ہی اور اپنے معتقدون سے سجدہ کراتا ہی اور اپنی توحید آمیز

مسائل بیان کرکے چاہتا ہی کہ ہندو مسلمان اُسکے مطیع فرمان ہوجائین ہزارون جاٹ
اور دیہقان لوگ اُسکے حکم پر جانفشان ہین دولت بہی بے انتہا جمع کی ہے اس صورت
مین سخت اندیشہ ہی کہ وہ اپنے سکہون کو جمع کرکے بادشاہ پر خروج کری اور ایسی حالت
مین کہ بادشاہ کشمیر مین ہوگا تو اُسکی فتنہ پردازی سے کمال مشکل ہوگی یہہ بات سنتے
ہی بادشاہ کا مزاج گورو ارجن کیطرف سے برگشتہ ہوگیا اور کمال غضب مین آکر فرمان طلبی کا
جاری کیا اور چند سوار دیوان چندو کے گورو کے طلبی کیواسطے روانہ کئے چونکہ گورو ارجن
بظاہر و باطن صاف تہا فرمان کے جاتے ہی چند سکہون کو ساتہہ لیکر امرتسر سے روانہ ہوا
مگر اسکے لاہور مین داخل ہوتے تک بادشاہ لاہور سے کشمیر کو چلدیا اور چندو دیوان نے
موقع غنیمت جانکر گورو ارجن کو اپنے مانحت قید کردیا ایسی قید شدید مین رکہا کہ گورو تنہا
ایک تاریک مکان مین دن رات بسر کرتا اس قید کی حالت مین ہر روز وکیل دیوان چندو کا گورو
کے پاس جاتا اور پیغام پہنچاتا کہ اگر اب بہی ناطہ لینا قبول کرو تو رہائی ہوسکتی ہے گورو
ہر تقریر سنکر وہی جواب دیتا جو پہلے روز دیا تہا اُس انکار پر دیوان چندو اور بہی غضبناک ہوکر
قید مین سخت سخت تکلیفین پہنچاتا اور گورو کمال صبر و تسلیم و رضا سے اُن تکالیف کی برداشت
کرتا اور دن رات بیاد الٰہی بسر کرتا غرض جسطرح پر گورو کے انکار کی ترقی ہوتی گئی اُسیطرح قید
کی تکالیف بڑہتی گئی چند ماہ کے بعد جب بادشاہ کشمیر سے واپس آیا تو دیوان چندو نے
اور پیرایہ مین آکر عرض کی کہ وہ فتنہ و فساد جو بسبب گورو ارجن کے پنجاب مین ہونیوالا تہا
بسبب اسکے کہ ارجن مقید رہا موقوف رہا اب اگر اُسکو رہا کردیا جاویگا تو وہ ضرور غبار دل کا نکالیگا
اور ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ انسداد اُسکا سوائے لشکر جرار نہو سکیگا پس مناسب یہہ ہی کہ اسکا کام تمام
کیا جائے یا اُس سے کوئی عہدنامہ جو وہ گرنتہہ پر رکہکر لکہدے لکہا لیا جائے کہ آیندہ بادشاہ
کے برخلاف کوئی کام نکرے بادشاہ کو بہی یہہ تجویز پسند آئی اور اجازت دی کہ اگر ارجن بخلاف
اقرارنامہ نہ لکہدے تو اُسکو قتل کردیا جائے یہہ اجازت پاکر چندو بہت خوش ہوا اور خود

گورو کے پاس جاکر کہنے لگا کہ اب بہی وقت ہے ناطہ قبول کرو ورنہ ماری جاوگے گورو
ارجن یہہ بات سنکر ہنسا اور کہا کہ موت انسان کے لئے مقدر ہے آخر ایک روز آنیوالی
ہی اگر اب ہی آجائی تو بہتر ہے کہ خدا پرستون کے لئے دنیا قیدخانہ ہی اور موت آزادی تھول مولف
بیت آیا جو دنیا مین وہ دام بلا مین پہنس گیا ۔ جو گیا اچہا ہوا چہوٹا وہ اس نجیر سے ۔ یہہ
ظلم اگر تو مجہہ پر کریگا اور بیگنہ کے قتل پر آمادہ ہوگا تو مین اس دنیا کی قید سے آزادی پاؤنگا
مگر تیرا نام قیامت تک اس ظلم کے سبب سے بدنام رہیگا **بیت** نماند ستمگار بد روزگار ۔ بماند برو
لعنت پائدار ۔ جب چندو نے یہہ تقریر سنی غصہ کی آگ سے لال ہوگیا اور جلاد کو حکم دیا کہ
اسی وقت اسکی گردن کاٹ ڈالو۔ گورو ارجن نے جب ایسا حکم سنا چندو سے مخاطب ہوکر کہا کہ مین
کئی مہینے سے نہایا نہین آج جو آخری روز میری عمر کا ہی اگر تم مہربانی کرو تو اجازت دو کہ دریاے
راوی پر جاکر نہالون جب نہاکر آؤنگا تمہارا اختیار ہے کہ قتل کرڈالو یہہ بات چندو نے منظور
کی اور چند سپاہی اور ایک معتمد اپنا ساتہہ دیکر اجازت دی کہ گورو دریا پر جاکر نہالے اور اپنے
معتمد کو یہہ بہی فہمایش کردی کہ راستے مین نے جاتے گورو کو سمجہاے کہ اپنی جان کیون مفت
مین گنواتا ہی اس اصرار اور ضد سے کیا حاصل ہے ناطہ بہی لے اور ہزار ہا روپیہ نقد اور جاگیر جو
مین اپنی لڑکی کو دونگا وہ بہی اسکی ملکیت ہوگی پہر کیا باعث ہی کہ وہ ناطہ نہین لیتا اور جان
دیتا ہی غرض گورو ارجن اس حراست کے ساتہہ چندو کے مکان سے دریاے راوی کو روانہ ہوا
راستہہ مین چندو کے معتمد نے ہر چند سمجہایا گورو نے کوئی جواب نہ دیا آخر گورو دریا پر پہنچا اور کپڑے
اتار کر صافہ باندہا اور دریا مین کود پڑا پہلے ہی غوطہ مین ایسا گم ہوا کہ پہر اسکا نشان کسی نے نہ دیکہا
ساعت بہر محافظ منتظر رہے مگر جب پہر گورو پانی سے نہ نکلا تو سب کے سب پانی مین کودے اور پانی مین
بہت تلاش کی کہین سراغ نہ ملا ناچار غواص بلاے اور دور دور تک دریا مین جستجو کی آخر نا امید ہوکر
دیوان چندو کو خبر کی وہ نا امید ہوکر رہگیا۔ گورو ارجن نے جو بیس سال مسند نشینی کی آخر سمت ۱۶۶۳
بکرمی مطابق سنہ ۱۶۰۶ عیسوی و سنہ ۱۰۱۵ ہجری مین اس جہان فانی سے رحلت کر کے سرگباش ہوے

حال گورو ہرگوبند چھٹے گورو کا

جب گورو ارجن پانچوان گورو دیوان چندو کے ظلم و تعدی سے ہلائی باکر سرگباش ہوا تو اُسکے بعد اُسکا بیٹا گورو ہرگوبند مسند ہدایت پر بیٹہا اور بارادہ انتقام خون اپنے باپ کے سلاح بندی اختیار کی ہرچند اُسکا ارادہ تہا کہ اپنے سکہون کو جمع کرکے ظالمون سے حملہ لے اور دیوان چندو کو قتل کرکے اپنے باپ کے خون کی عوض مین اُسکو جہنم مین پہنچائے مگر بخوف صولت سلطانی و انتظام بادشاہی کے کچہہ نہین کرسکتا تہا آخر جب شاہ جہانگیر ۱۰۳۷ ہجری مین مرگیا اور شاہجہان بادشاہ جو مرد نیک مزاج اور صلح کل تہا تخت نشین ہوا تو گورو ہرگوبند نے چاہا کہ اپنے اظہار حال کے لئے بادشاہ کے پاس جائے بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد جب چند ماہ گذرے اور بادشاہ لاہور مین آیا تو اور روسا کیطرح گورو ہرگوبند بہی حضور مین گیا اور ایک تسبیح کہرباٹی نہایت نفیس تحفہ پیش کی بادشاہ اُس تسبیح کو دیکہکر بہت خوش ہوا اور دریافت کیا کہ ایسی عمدہ تسبیح کس ملک مین بنتی ہے اور کیا اسکی قیمت ہے گورو نے جواب دیا کہ ایک خادم ہماری باپ کا کسی دور ملک سے وہ تسبیحین لایا تہا ایک تو میرے باپ نے مجکو عنایت کی اور دوسری اپنے پاس رکہی وہ اُنکے پاس رہی جب دیوان چندو نے میرے باپ کو قید کیا اور کل اسباب لوٹ لیا وہ تسبیح اب اُسکے پاس ہوگی چونکہ بادشاہ وہ تسبیح دیکہکر مشتاق ہوچکا تہا فی الفور دیوان چندو کو بلایا اور تسبیح طلب کی اُسنے صاف انکار کیا بادشاہ نے غضبناک ہوکر اُسکی خانہ تلاشی کا حکم دیا جب تلاشی ہوئی وہ تسبیح بجنس برآمد ہوئی یہہ حال دیکہکر بادشاہ کو یقین ہوگیا کہ بیشک گورو ارجن کو چندو نے قتل کیا اور اسباب اُسکا لوٹ لیا ہوگا اس خون کا عوض اُس سے ولانا واجب ہی یہہ سوچکر بادشاہ نے باز دیوان چندو کا گورو ہرگوبند کے حوالے کردیا اور فرمایا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اس سے انتقام لے جب ہرگوبند نے دشمن کو اپنے زیردست پایا فی الحال اُسکو قتل کیا بعد قتل کمال خورسندی و خوشدلی کے ساتہہ امرتسر مین آکر قیام پذیر ہوا اُسوقت شغل اُسکا سوائے تیراندازی و تفنگ اندازی کے اور کچہہ نہ تہا ہر وقت اسی کام مین مصروف رہتا سپاہ

جنگلی بہی بہت سی نوکر رکہی چونکہ اُسوقت پنجاب کے ملک کا شہزادہ دارا شکوہ جاگیردار تہا
اور محبت اُسکی ہر ایک فرقہ کے فقرا سے تہی گورو ہرگوبند کے ساتہہ بہی اُسکی کمال محبت
ہوگئی اور گورو کو امرتسر سے طلب کرکے وہ مہینون انہی پاس رکہا ایک مرتبہ گورو کو اپنے
ساتہہ وہ کشمیر کی سیر کو بہی لے گیا جب کشمیر سے گورو واپس آیا اور ایک با اعتقاد سکہہ گورو
کا گورو کے لئے ایک قیمتی گہوڑا لئے آتا تہا راستہ مین ملازمان شاہی نے اُس سے چہین
لیا اور بادشاہ کے حضور مین حاضر کیا بادشاہ نے اُسکو پسند فرماکر اصطبل خاص مین بہیجدیا
اور قیمت گہوڑی کے مالک کو دیدی یہہ بات سنکر گورو کمال غضبناک ہوا اور شکایت اسبات
کی دارا شکوہ سے کی چونکہ وہ گہوڑا بادشاہ نے پسند کرلیا تہا کچہہ نہو سکا چند ماہ کے بعد اُس گہوڑی
کے پانو مین لنگ آگیا اور بادشاہ نے اُس سے بیزار ہوکر گہوڑا قاضی شہر کو بخشدیا قاضی نے
اُسکا معالجہ کرکے اُسکو اچہا کیا چونکہ گورو کے دل مین گہوڑی کے چہن جانے سے کمال غصہ
تہا چاہا کہ کسیطرح قاضی سے گہوڑا لے لیا جائی اس ارادہ پر قاضی کے ساتہہ رابطہ بڑہایا جب
کمال دوستی ہوگئی تو گہوڑا قاضی سے مول لے لیا بلکہ قاضی کی ایک کنیز کولان نام نہایت شکیلہ
تہی وہ بہی قاضی سے ناراض ہوکر گورو کے پاس چلی آئی قاضی نے بہت تقاضا کیا کہ اُسکی کنیز
کولان کو گورو اُسکے پاس بہیجدی اور گہوڑی کی قیمت ادا کرے مگر گورو نے نہ تو کنیز کو واپس
کیا اور نہ گہوڑی کی قیمت ادا کی اور قاضی سے پوشیدہ لاہور سے امرتسر چلا گیا گورو کے جانے
کے بعد قاضی نے یہہ سب حال بادشاہ کے حضور مین بیان کیا بادشاہ نے دارا شکوہ کو تاکید
کی کہ قاضی کی حق رسی از روی انصاف کری ابہی یہہ معاملہ فیصل نہین ہوا تہا کہ ایک اور
مقدمہ درپیش آیا کہ بادشاہ کا خاص شکاری باز شکارگاہ سے ایک سکہہ بکڑ کر گورو کے
پاس لے آیا گورو نے اُسکو چہپا رکہا چونکہ بادشاہ اُس باز کو بہت چاہتا تہا تمام پنجاب مین
منادی ہوئی کہ جسکے پاس وہ باز ہو فی الفور حاضر کری۔ اتفاقاً قاضی کو کسی تقریب سے
خبر پہنچگئی کہ وہ باز گورو ہرگوبند کے پاس ہی اُسنے مخبر کو ساتہہ لیجاکر اطلاع اسبات کی

بادشاہ کی خدمت مین کردی یہہ بات سنکر بادشاہ کمال غضبناک ہوا اور مخلص خان نام
ایک امیر کو سات ہزار سوار جرار کے ساتھہ مامور کرکے حکم دیا کہ گورو ہرگوبند کو مع باز
اور کنیز اور گہوڑی کے گرفتار کرکے حضور مین حاضر کری اور اگر گورو اپنی فوج لیکر مقابلہ
پیش آئے تو بزور شمشیر حکم کی تعمیل کرے۔ غرض مخلص خان اپنی فوج کے ساتھہ جب
امرتسر کے قریب پہنچا تو گورو ہرگوبند اپنی سکھون کے اجتماع کے ساتھہ جو قریب بیس ہزار
کے تھے بادشاہی فوج پر آپڑا اور دو گھنٹہ تک فریقین مین سخت لڑائی ہوئی تو گورو کے
سکھہ جنگ کے میدان مین ایسے جان توڑ کر لڑے کہ مسلمانی فوج کے صدہا آدمی قتل کرڈالے
اخیر معرکہ مین مخلص خان بادشاہی سپہ سالار مارا گیا اُسکے ماری جانے کے بعد مسلمانی فوج
بھاگ گئی مگر گورو ہرگوبند یہی اس خیال سے کہ اب بادشاہ اس مقابلہ سے بیحد غضبناک ہوکر
اور فوج کشی کریگا اُسوقت امرتسر کو چھوڑ کر بہنڈہ کو چلا گیا ادہر دارا شکوہ نے جو خیر خواہ
فقیر کا تہا بادشاہ کو ماموری فوج سے باز رکہا بعد چند سال کے جب ہالہ غضب سلطانی
فرو ہوا گورو کرتارپور مین آیا اور سکونت اختیار کی چونکہ اسجگہہ بہی سکہون کا ہجوم بہت رہنے
لگا صوبہ دوابہ جالندہر نے اس بات کی اطلاع بادشاہ کے حضور مین کی اور لکہا کہ ہرگوبند
اب پہر فوج جمع کرتا ہے اور اُسکا ارادہ ہی کہ مملکت سلطانی مین فساد برپا کری بادشاہ نے
اس فساد کے فرو کرنے کے لئے دارا شکوہ ناظم پنجاب کے نام فرمان لکہا دارا شکوہ نے ماموری
فوج سے پہلے گورو کو اطلاع دیدی کہ کرتارپور سے دوسری جگہہ چلا جائے چنانچہ گورو مع اپنے
سکہون کے وہان سے ہاڑ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان ہی بمقتضای الہی فوت ہوا۔ یہہ گورو
بتیس برس مسند نشین ہدایت وارشاد رہا آخر سنہ ۱۶۹۵ بکرمی مطابق سنہ ۱۶۳۹ عیسوی اور
سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین جہان فانی سے سفر کیا ؛

ذکر گورو ہرراے ساتوین گورو سکہون کا

یہہ گورو گورو ہرگوبند کا پوتا تہا تشریح مسند نشینی اسکی کی یہہ ہی کہ گورو ہرگوبند کی مین عمر زمین

تہین تینون کے بطن سے پانچ بیٹے ہوئے چنانچہ بطن مسماۃ دمودری سے گورو تا اور
مسماۃ نانکی کے بطن سے تیغ بہادر اور مسماۃ مردانی کے پیٹ سے الی رام وائل رائم صورت سنگھ
پیدا ہوئے سوڈیان آنند پور جو مشہور خاندان ہی انہین تینون کی اولاد کہلاتے ہین بعد
وفات گورو ہرگوبند کے گورو تا بڑا بیٹا اُسکا جو بڑی عورت کے شکم سی تہا وارث مسند نشین
قرار پایا اور سب کہہ اُسکی طرف رجوع لائے مگر چونکہ گورو تا مرد خدا پرست و تارک الدنیا اور
آزاد طبع تہا یہہ مسند نشینی اُسنے منظور نکی اور اپنی بڑی بیٹے ہرراے کو اپنی گدی دیدی اسکے
وقت مین اس گدی کو بڑی رونق ہوئی کیونکہ یہہ شخص لئیق و ہوشیار و ہردل عزیز آدمی تہا
دارا شکوہ ناظم و جاگیردار پنجاب سی اسکی بکمال دوستی ہوگئی واسطے شکوہ نے اپنی سرکار سے
بہی اسکو جاگیر دی اور بادشہ کے روبرو اسکی طرف سی ہر وقت صدق و اخلاص ظاہر کرتا رہا
آخر جب شاہجہان بادشاہ کو اورنگ زیب عالمگیر اُسکے بیٹے نے قید کر لیا اور شہزادہ دارا شکوہ
کا کارخانہ برہم و درہم ہوگیا اور عالمگیر دارا شکوہ کی گرفتاری کے لئے لاہور آیا تو اُس نے
گورو ہرراے کو بہی مع فوج اپنی پاس طلب کیا یہہ خود تو بسبب دوستی دارا شکوہ کے نہ آیا اور
بہانہ علالت طبیعت کا کرکے امرتسر سے نکلا مگر بخیال قہر سلطانی اپنی بڑی بیٹے رامراے کو
خدمت مین عالمگیر کے بہیجدیا چونکہ رامراے خواندہ و صاحب لیاقت و ذی ہوش تہا
اُسنے عالمگیر کے روبرو بہت رسوخ حاصل کیا اور اپنی فوج کے ساتہہ بادشاہ کی ہمرکاب
شاہجہان آباد کو چلا گیا اور خدمات شاہی مین مصروف و سرگرم رہا ابہی وہ وہان ہی
تہا کہ پیچہے اُسکے گورو ہرراے سمت ۱۷۱۶ بکرمی و ۱۶۵۶ء و ۱۰۶۶ ہجری مین رہگراے عالم
بقا ہوا اسنے تیئیس سال مسند نشینی کی و

ذکر گورو ہرکشن آہوین گورو کا

بعد وفات گورو ہرراے کے اگرچہ فرزند کلان اُسکا رامراے مسند نشینی کا مستحق تہا مگر بسبب
اسکے کہ وہ زر خرید کنیز کے پیٹ سے تہا سکہون نے اُسکو مسند نشین نہ مانا اور بحالت

غیر حاضری اُسکی کے کہ وہ دہلی مین بحضور اورنگ زیب عالمگیر حاضر تہا سب نے ملکر ہرکشن
خورد سال لڑکے ہرای کو مسند نشین کیا جب یہہ خبر رامرای کو پہنچی حسد کی آگ اُسکے سینہ
مین مشتعل ہوئی اور اُسنے بادشاہ کیخدمت مین جاکر اپنی حق تلفی کا استغاثہ کیا اور عرض
کی کہ ہر ایک خاندان مین رسم قدیم ہی کہ مسند نشین ریاست خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہی اور اُسی کو
یہہ استحقاق پہنچتا ہی سوای ہمارے خاندان کے کہ باپ کے مرنے کے وقت مین حاضر تہا
پیچھے میرے میری سوتیلی والدہ نے یہہ غضب کیا ہی کہ لوگون کو ترغیب دیکر اپنی طرف
کر لیا اور اپنے بطنی بیٹے ہرکشن کو کہ چھہ برس کی عمر کا ہی مسند نشین کرکے سکھون سے نذرین
لیلین ہین اور مجھکو میری استحقاق سے صاف جواب دیدیا ہے اب مجھکو سوای دربار شاہی کے
کوئی استغاثہ کا مقام نہین ہے میری حق رسی از روی انصاف فرمائی جاوی بادشاہ نے یہہ
تقریر سنکر ہرکشن جانشین کی طلبی کا فرمان جاری کیا اور حکم دیا کہ جسقدر اور بوگ رامرای
کے برخلاف ہرکشن کی مسند نشینی پر راضی ہوئے ہین وہ بہی حاضر ہون جب یہہ فرمان کرنال پور
مین پہنچا ہرکشن مع اپنے متعلقین اور ایک گروہ سکھون کے دہلی کو روانہ ہوا ہرکشن کے
ساتہہ اگرچہ ہزارون سکھہ دہلی جانے پر تیار تہے مگر اُسکی والدہ نے سب کو منع کر دیا اور یہہ
خیال کیا کہ بسبب ہجوم اور کثرت سکھون کے بادشاہ کا مزاج برہم و درہم ہوگا اور متصور
ہوگا کہ شاید یہہ لوگ ارادۂ شور و فساد کا رکہتے ہین اسلئے اجتماع کرکے آئے ہین غرض
جب ہرکشن دہلی پہنچا ابہی نوبت حاضری دربار سلطانی کی نہین پہنچی تہی کہ چیچک کی
بیماری سے بیمار ہوگیا ہر چند اطبای زمانہ نے علاج کئے مگر شفا بدست شفای حقیقی ہی مرض
سے افاقہ نہوا اور پندرہ روز بیمار رہکر رہ گرای عالم جاودانی ہوگیا گورو ہرکشن نے دو سال
پنج ماہ اُنیس روز مسند نشینی کی اور آٹہہ سال کی عمر مین مرگیا سال وفات اُسکا سمت ۱۷۲۳
ایک ہزار سات سو تئیس ہے و

ذکر گورو تیغ بہادر نوین گورو کا

بعد وفات گورو ہرکشن کے رامرای منتظر تہا کہ بادشاہ عالمگیر اس مسند نشینی کا خلعت اُسکو
دربار شاہی سے جب دیکر رخصت کریگا تب کرتپور مین جاکر سکہون سے نذرین لیگا اور اپنی مسند
کو استحکام دیگا مگر جب کرتپور مین یہہ خبر آئی کہ اب رامرای حکومت کے زور سے گورو بننا چاہتا ہے
تو تمام سکہہ اُس سے بداعتقاد ہوگئے اور ہم جدی بہائی بہی سب کے سب اُسکے دشمن ہوگئے
چند ماہ بادشاہ کے مواخذہ کے خوف سے کوئی شخص مسند نشین قرار نہ پایا ہر ایک شخص جسکا
شجرۂ نسب گورو رامداس وغیرہ سے ملتا تہا اپنے آپکو گورو قرار دیکر سکہون سے نذرین
لیتا تہا اُسوقت کرتپور مین ہر گوبند کے پوتے دھرم چند کے بیٹے ہر رای نامی ایک شخص تہا
جو ہر گوبند کے بڑے بیٹے گورو گدی کے حقدار گورو گرنتہ صاحب کے مالک بابا گورداتا کے
خاندان مین واقع ہوئی تو ایک شخص چند ومل نامی ساہوکار جو اس خاندان کا سکہہ تہا
نذرانہ لیکر شاہجہان آباد سے کرتپور مین آیا اور حال تفرقہ خاندان دیکہکر حیران ہوا کہ
کیا کیا جائے آخر دل مین یہہ ٹہرایا کہ تمام صاحبزادون مین سے جو شخص پورا نذرانہ
جسقدر زمین گہر سے لایا ہون از راہ کشف معلوم کرکے مانگیگا اُسی کو گورو تصور کرونگا
یہہ خیال کرکے ہر ایک صاحبزادہ کی خدمت مین وہ گیا اور دو دو روپیہ نذرانہ پیش
کرتا گیا سب لیکر خوش ہوگئے آخر جب تیغ بہادر کے روبرو حاضر ہوکر دو روپیہ نذر
کے پیش کئے تو اُسنے نہ لئے اور کہا کہ یہہ دو روپیہ ہمارا حق نہین بلکہ ہمارے نذرانہ
کا پورا حق وہ تین سو روپیہ ہے جو گہر سے الگ تہیلی مین توڈالکر لایا ہی اور تہیلی
سرخ کپڑے کی اور ڈورا اُسکا سبز رنگ کا ہے وہ روپیہ ہمارے روبرو اگر لاکر
تو پیش کریگا تو نذرانہ قبول ہوگا یہہ بات سنکر چند ومل بہت خوش ہوا اُسی
وقت تین سو روپیہ کی تہیلی منگواکر نذر کی اور تمام سکہون کو بلاکر تیغ بہادر کے
اس کشف وکرامت سے آگاہ کیا اُسکی زبانی سبکو یقین آگیا اور سب نے متفق ہوکر تیغ بہادر
کو مسند نشین کیا یہہ خبر مشہور ہوتے ہی تمام سکہہ دور و نزدیک سے نذرانہ لیکر دوڑے
اور چند روز مین ایک خزانہ تیغ بہادر کے پاس جمع ہوگیا چونکہ تیغ بہادر آدمی زیادت

دوست تہا اسنے فقیری کا سامان ترک کرکے امیری کا سامان مہیا کیا ایک
عمدہ فوج ایکہزار سوار مسلح کے نوکر رکہے کرت پور کے مقام پر ایک مستحکم قلعہ کی بنا نے
کا حکم دیا غرض ہر ایک سامان ریاست و دولتمندی کا بخوبی درست کرکے امیر الامرا بن
بیٹہا یہہ خبر جب رامرای کو بمقام دہلی پہنچی حیران ہوگیا کہ یہہ آفت تازہ اُسکی
مسند نشینی پر کہان سے آپڑی جب کچہہ بن نہ آئی تو بادشاہ کے پاس گیا اور
کمال افسوس ناک شکل بناکر عرض کی کہ بعد وفات ہرکشن کے اب تیغ بہادر میرا چچہ
گدی نشین ہوگیا ہے سکہون نے بہی اُسکو گورو مان لیا ہے باوجود پشت پناہ بادشاہ
کے مجکو میرا حق نہین ملا مگر مجکو اپنے حق کا غم نہین ہے بڑا اندیشہ یہہ ہے کہ تیغ بہادر
درپے اسبات کے ہے کہ سلطانی علاقہ مین فساد برپا کرے اس ارادہ پر اُس نے
ایک فوج جرار نوکر رکہی ہے اور قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا ہے دن رات سامان جنگ
کا اُسکے گہر مین تیار ہوتا ہے اگر بادشاہ ابہی سے اُسکو روکے تو مناسب ہے بقول
سعدی شیرازی

درختی کہ اکنون گرفت است پای — بنیروی مردے برآید ز جای
وگر ہمچنان روزگارش ہلے — بگردونش از بیخ برکند گسلے

یہہ تقریر بادشاہ نے جب سنی خاموش رہا اور پوشیدہ ایک جاسوس تیغ بہادر کے
تلاش احوال کے لئے مامور کیا جاسوس نے بعد معائنہ حضور مین جاکر تصدیق کیا
کہ بیشک فوج بہی نوکر رکہی گئی ہے اور قلعہ بہی تعمیر ہو رہا ہے بعد تصدیق بادشاہ نے
فرمان طلبی تیغ بہادر کا جاری کیا جب فرمان پہنچا گورو نے جانا کہ رامرای نے بادشاہ
کو میری طرف سے برسر پرخاش کردیا ہے اب بادشاہ کے ہاتہہ سے زندگی محال
ہے اکثر خیر خواہون نے پہلے گورو کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وطن چہوڑکر کہین
چلا جانا چاہیے مگر گورو نے اپنے دوستون کو یہہ بات کہکر تسلی کی کہ موت سے

بہاگا نہین جاتا اگر مرتا ہے تو جہان جائینگے مرگ ساتھہ ہوگی مناسب بہی ہے
کہ بتعمیل فرمان شاہی دہلی کو جائین وہان جلکر جو مشیت ایزدی ہوگی دیکہا جائیگا
غرض گورو تیغ بہادر اپنے عیال و اطفال کو ساتھہ لیکر دہلی پہنچا اور متصل حویلی
راجہ جی سنگہ والی جیپور کے ایک مکان مین مقام کیا چونکہ راجہ جی سنگہ بہی آدمی
خدا پرست اور فقیر دوست و رحم دل تہا وہ از راہ اعتقاد گورو کی خدمت مین آیا اور باعث
تشریف آوری کا دہلی مین دریافت کیا گورو نے اپنا احوال تمام و کمال راجہ کے گوش گزار
کیا گورو کی تقریر سنکر راجہ کو کمال حیرت ہوئی اور بہت تسلی دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رکہو جس
طرح پر ہو سکیگا مین تمہاری کام مین کوشش کرکے تمکو بادشاہ کے پنجہ سی رہائی دلواؤنگا۔ مگر
بادشاہ کا ظن تمہاری طرف سی اُس حالت مین رفع ہوگا کہ تم چند سال پنجاب مین
نہ رہو اور ظاہر کرو کہ ہم تیرتہون کو جاتے ہین گرو نے یہہ سب بات قبول کی اور راجہ
جی سنگہ نے بادشاہ کے حضور مین جاکر تیغ بہادر کی بہت تعریف کی اور غبار غضب و
قہر کا جو بادشاہ کے دل پر چہایا ہوا تہا ملایمت و خوشامد کے پانی سے دہویا اور اپنی
ذمہ داری کی کہ تیغ بہادر کبہی مرتکب شور و فساد کا نہوگا بلکہ پنجاب مین نہ رہیگا
کیونکہ بالفعل وہ تیرتہون کو جاتا ہے اپنی فوج بہی وہ موقوف کردیگا قلعہ کی تعمیر بہی
آیندہ نہوگی ان شرایط پر بادشاہ نے منظور کیا کہ تیغ بہادر تیرتہون کو چلا جائے اور
آیندہ طریق اپنا فقرا کے طریق پر رکہے بعد حصول اجازت بادشاہی تیغ بہادر دہلی
سے پٹنہ کو گیا اور اُسی مقام پر گورو گوبند سنگہ پیدا ہوا چند سال گورو تیغ بہادر
سیر مین رہا جتنے تیرتہہ ہندوستان مین ہین سب دیکہے ہر ایک مقام پر پرستش کی
آخر وطن یاد آیا اور چاہا کہ اپنے گہر چلکر خویش و اقربا و غریبون کو ملے اور آرام سے
بیٹہے چنانچہ واپس آیا جب بمقام دہلی پہنچا سکہون نے سنا کہ گورو آپ دہلی مین آگئے
ہین ہزارون آدمی صاحب اعتقاد نذرین لیکر دوڑ پڑے گورو بہی ہر چند اُس مجمع

سے گہبرایا مگر اعتقاد مند لوگون کو منع نہین کرسکتا تہا اتفاقًا راجہ جی سنگہ بہی
اُسوقت دہلی مین نہ تہا جو مربی و مددگار گورو کا شاہی دربار مین تہا اس وقت
رامرای حاسد نے موقع وقت غنیمت جانا اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر
خبر دی کہ اب تیغ بہادر دہلی مین آگیا ہے ہزارون آدمی اُسکے سکہہ زر نقد لیکر
اُسکے پاس چلے آتے ہین روز بروز ہجوم کثیر ہوتا چلا جاتا ہے تمام شہر مین اُسکے
سکہہ پہیلے ہوئے ہین اندیشہ ہے کہ کوئی تازہ فساد برپا نہو چونکہ اُسوقت بادشاہی
فوجین دکن وغیرہ مہمون پر مامور تہین اور دہلی مین فوج کم تہی رامرای کی تقریر بادشاہ
کے دل مین کارگر ہوگئی اور دل سے ارادہ گورو تیغ بہادر کے قتل کا کرلیا دوسرے
روز علی الصباح دربار کے وقت طلبی گورو تیغ بہادر کی دربار بادشاہی مین ہوئی
اگرچہ تیغ بہادر جانتا تہا کہ آج بادشاہ کے پنجہ سے جان کا بچنا مشکل ہے مگر انکار کا بہی
موقع نہ تہا ناچار شاہی دربار مین گیا بعد چند گفتگو کے بادشہ نے کہا کہ گورو کہلانا کیسے
اور گورو پیر و مرشد ولی کو کہتے ہین اور ولی کا کام کرامت دکہلانا ہے تم بہی اگر
سچے گورو خدا رسیدہ ہو تو کوئی کرامت دکہلاؤ گورو نے خیال کیا کہ کرامت دکہلانا خدا
کا بہید ظاہر کرنا ہے پس سر الٰہی فاش کرنے سے سر دینا اچہا ہے یہہ سوچکر کہا کہ میرے
عمل مین ایک ایسا تعویذ ہے کہ جسکے پاس ہو اُسپر تلوار و بندوق وغیرہ ہتہیار کارگر
نہین ہوتے اگر امتحان منظور ہے تو کرلو بادشاہ نے کہا کہ ایسے تعویذ کا امتحان ہم
ضرور کرینگے پس گورو نے قلم و دوات و کاغذ منگواکر تعویذ لکہا اور اُسکو لپیٹ کر
اپنے بازو کے ساتہہ باندہ لیا اور بادشہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اب تمکو اختیار ہے
مجکو تلوار مارو بادشہ نے جلاد طلب کیا اور حکم دیا کہ تیغ بہادر پر تلوار کا وار کرے
جب جلاد آیا اُسنے سر دربار گورو تیغ بہادر پر تلوار چلائی تو ایک ہی ضرب سے سر گردن
سے الگ ہوگیا یہہ واقع قتل گورو تیغ بہادر کا سمت ۱۷۳۲ ایکہزار سات سو بتیس

بکرمی موافق ۱۷۲۷ عیسوی مین ہوا بعد قتل گورو کے بادشاہ نے حکم دیا کہ وہ تعویذ
گورو کے بازو سے کھولکر پڑھا جائے کہ اُسمین کیا لکھا ہے جب پڑہا تو اُسمین یہہ
لکھا پایا کہ ہمنے کرامت نہ دکھائی خدا کا بھید ظاہر نہ کیا یعنی سر الٰہی چھپایا اور سر دیدیا
جب گورو تیغ بہادر قتل ہوچکا ایک شخص سر اُسکا بمقام آنندپور لیگیا اور لاش قریب
پہاڑ گنج کے جلائی گئی بعض لوگ یون بیان کرتے ہین کہ نعش گورو تیغ بہادر کی بعد
قتل شہر دہلی مین کوتوالی چبوترہ کے پاس میدان مین پڑی رہی چند روز کے بعد کسی
رحم دل آدمی نے اُسکو چھپر سے ڈھک دیا اور کئی ماہ تک نعش اُسی چھپر کے نیچے چھپی
ہوئی پڑی رہی بو بھی ظاہر نہوئی آخر جب گورو گوبند سنگھ تیغ بہادر کا بیٹا گورو بنا
اُسنے اپنے دو سکھون خاکروب کو جنکو سکھی محاورہ مین مذہبی سکھہ کہتے ہین ارشاد
کیا کہ اگر تم ہماری خوشی چاہتے ہو تو لاش اپنے گورو کی دہلی سے جاکر لاؤ چنانچہ دونو
رنگریٹی یعنی مذہبی سکھہ اس خدمت کے انجام کے واسطے دہلی کو روانہ ہوئے اور
نعش گورو کی چاندنی چوک کے اندر معلوم کی اور اس تدبیر مین ہوئے کہ کسیطرح نعش
کو یہان سے نکالکر لیجائین اتفاقاً کسی امیر کا رتھہ بان رتھہ کے بیلون کو پھیرنے کے
واسطے دور لیجایا کرتا تھا اور اسقدر دوڑاتا کہ پچاس کوس تک جاکر اُلٹا چلا آتا ان
دونو سکھون نے اس رتھہ بان کے ساتھہ ملاقات پیدا کی اور اُسکی خدمت کرکے اُسکو
خوش کیا جب دوستی نے بخوبی استحکام پایا تو اپنا مطلب رتھہ بان سے بیان کیا
اُسنے سب حال سے واقف ہوکر اقرار کیا کہ مین نعش تمہارے گورو کی اپنے رتھہ
پر رکھہ کے پچاس کوس تک پہنچا دونگا آخر ایک روز وہ دونو مذہبی سکھہ نعش کے
پاس اندھیری رات مین پہنچے چونکہ دونو سکھہ باپ بیٹے تھے باپ نے بیٹے کو کہا کہ
کہ مین ضعیف ہوگیا اور اپنی عمر کھا چکا ہون آخر ایک روز مرنا ہے گورو کے
کام مین میری جان قربان ہوجائے تو اس سے کیا بہتر ہے اب مناسب یہہ ہے کہ

کہ تو مجکو قتل کرکے نعش میری اس نعش کی جگہہ رکہدے کہ پردہ فاش نہو اور گرو کی نعش اُٹہاکر لیجا بیٹے نے بخوشی خاطر باپ کا کہنا منظور کیا اور اُسی وقت باپ کو قتل کرکے نعش باپ کی گورو کی نعش کی جگہہ رکہدی اور نعش گورو کی وہان سے اُٹہالی اور رتہہ مین رکہکر ایک روز زمین بمقام انند پور ماکہوال جہان گورو گوبند سنگہ موجود تہا پہنچادی باپ کی نعش دیکہکر گورو گوبند سنگہ اس سکہہ پر کمال رضامند ہوا فی الفور اُسکو سکہونکا لباس پہنایا اور کہا کہ اسوقت جو تو مانگے وہی حاصل ہوگا بولا کیا مانگتا ہے وہ رنگریٹہ بولا کہ گورو کا دیا ہوا سب کچہہ ہے مگر ایک التجا باقی ہے کہ آجتک سکہہ لوگ ہمسے بسبب اسکے کہ ہم ہنکی ہین نفرت کرتے ہین اور امرتسر کے تالاب مین بہی ہمکو نہانے کی اجازت نہین ہے آیندہ حکم ہوجاوی کہ ہم امرتسر کے تالاب مین نہالیا کرین کوئی مانع نہو یہہ التماس سنکر گورو نے عام اجازت دیدی کہ ہندی سکہہ تالاب مین نہایا کرین بعد قتل گورو تیغ بہادر کے رامرای بہت شرمندہ ہوا اور بخوف اسبات کے کہ اگر مین اب وطن کو جاؤنگا تو ضرور رہا ملی مجہسے بدلا لین گے اور بقصاص گورو تیغ بہادر کے مجہکو مارڈالینگے وطن کا آنا جانا ترک کیا اور بادشاہ سے درخواست کی کہ میری گذارہ کے واسطے کچہہ روزینہ مقرر ہوجائے چنانچہ گذارہ اُسکا بحکم عالمگیر دہلی مین مقرر ہوگیا اور وہ تادم حیات وہان ہی رہا سکہہ لوگ رامرای کو بہت برا یاد کرتے ہین کیونکہ گورو تیغ بہادر اُسی کی سخن سازی سے قتل ہوا تہا۔

ذکر گورو گوبند سنگہ دسوین گورو کا

گورو تیغ بہادر کے قتل کے بعد سب سکہہ رامرای کے دشمن ہوگئے اور سب نے متفق ہوکر گورو گوبند سنگہ تیغ بہادر کے بیٹے کو اسکے باپ کی جگہہ مسند نشین کیا یہہ شخص بڑا عالی ہمت صاحب حوصلہ و بہادر و صاحب غیرت و شجاع تہا بعد مسند نشینی کے یہہ رات دن اسی فکر مین رہتا تہا کہ کسطرح اپنے باپ کے قتل کا عوض اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ سے

اسنے اپنی سکونت آنند پور ماکھووال مین اختیار کی اور ایک مستحکم قلعہ وہان بناکر بود و
باش اپنی اسمین رکھی اسکے مسند نشین ہوتے ہی اسکے حسن خلق و مہمان نوازی کا چرچا
دور دور تک پہیل گیا اور زمینداران جاٹ علاقہ مانجہ پنجاب کے بے تعداد و بشمار
گورو کے سکھہ ہوگئے اور رونق پر رونق بڑہ گئی مال و دولت بشمار نقد و جنس و اسباب
بے انتہا اتنا جمع ہوا کہ حاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے ہمیشہ ہجوم سکھونکا گورو کے دروازہ
پر رہتا اور گورو اسی فکر مین تہا کہ کسیطرح اپنے باپ کے خون کا بدلا بادشاہ سے لے گورو
نے ایک روز تمام سکھون کو جمع کرکے سر دربار یہہ ارشاد کیا کہ میری سکھون سے کوئی ایسا
شخص بہادر بہی ہے جو میری باپ کے قتل کا عوض اور رنگ زیب سے لے اور میرے دل کو
سرد کرے یہہ بات سنکر سب سکھہ چپ ہوگئے کسی نے جواب نہ دیا مگر خسر پورہ گورو کا بولا
کہ آپ آج کے زمانہ مین ایسے اوتار پیدا ہوئے ہین کہ دولت ظاہری و باطنی آپ کے
نصیب ہے ایکدم مین شاہ کو گدا اور گدا کو شاہ کرسکتے ہین جب آپکے دل کی منشا ہوگی
اس خاندان کے دشمن خود بخود نیست و نابود ہو جائینگے اور اگر چاہین گے کہ ظاہری طور
پر لشکر آرائی کرکے بادشاہ سے جنگ کرین تو بہی بڑی بات نہین ہے کہ شجاعت اور
بہادری مین آپکا ثانی کون ہی سوای آپکی مدد اور پشت کے اور کسیکو یہہ طاقت کب ہے
کہ اتنے بڑے بادشاہ وقت سے بمقابلہ پیش آئے یہہ تقریر سنکر گورو بہت خوش ہوا اور کہا کہ
تو سچ کہتا ہی مین ظاہری طور پر فوج کشی کرکے بادشاہ سے لڑونگا اور جسطرح کہ سنی میری باپ کا
خون کیا ہی اپنے ہاتہہ سے اسکو مارونگا غرض اس روز سے گورو کے دلمین ملک گیری و لشکر
کشی کا مصمم ارادہ ہوگیا اور دن رات فراہمی فوج و لشکر و خزانہ کے فکر مین مصروف رہتا
ایک روز چند برہمن نجومی گورو کی خدمتمین حاضر تہے گورو نے انسے پوچہا کہ کتابون مین
جو احوال جنگ کیروان و پانڈوان کا لکہا ہے وہ فی الحقیقت سچ ہی برہمنون نے عرض کی کہ
فی الحقیقت سچ ہی کیونکہ کتاب مہابہارتہہ ایسی سچی کتاب ہے جسکے مضامین کے رست ہونے

مین کسیکو کلام نہین گورو نے جواب دیا کہ اُس کتاب مین لکھا ہی کہ ایک تیر ارجن کا ہزار آدمی
کے بدن سے نکلجاتا تہا اور وہ ایک آدمی لاکہون آدمیون کو ایک دو دو گہڑی مین مار ڈالتا
تہا اس سبب سے فتح اُسکے نصیب ہوتی تہی اسکا جو اصل حال ہے بیان کرو کہ وہ ایک تیر کسطرح ہزار
آدمی کو قتل کرتا تہا اور یہہ بات ممکن کب ہے کہ ایک تیر ہزار آدمی کے جسم سے ایک دفعہ نکلجاے
برہمنون نے جواب دیا کہ راجہ ارجن منتر کے زور سے دشمنون پر فتحیاب ہوتا تہا اور موکل
یعنے دیوتے اُس منتر کے اُسوقت حاضر ہوکر اُسکی امداد کرتے اور اُسکے مخالفون کے ساتھہ
لڑتے ہے موکلون کو طاقت ہی کہ ایک تیر سے لاکہہ آدمی قتل کردالین ہزار کیا چیز ہے گورو
نے کہا کہ وہ موکل اب ہی کسیکے تابع ہو سکتے ہین برہمنون نے کہا کہ اگر کوئی منتر دان صاحب
کمال منتر پڑہنے اور ہوم کرنیکا طریق بتلا دیوے اور اسیطرح عمل کیا جاے تو بیشک دیوتے مسخر
ہو جائین اور ایسے برہمن منتر جاننے والے پنجاب مین نہین ہین شہر بنارس مین موجود ہین
اسی روز سے گورو گوبند سنگہ برہمنان منتر دان کی تلاش مین مصروف ہوا آخر بصد تلاش ایک
برہمن صاحب کمال جو منتر دانی مین یکتاے زمانہ تہا دستیاب ہوا گورو نے اُسکو اپنے پاس بلایا اور
بہت عزت کی اور اپنا دلی مطلب اُسکے آگے ظاہر کیا اُسنے جواب دیا کہ یہہ کام تسخیر دیوتون کا
مین تنہا نہین کرسکتا جبتک کوئی دوسرا آدمی صاحب کمال میری ساتہہ نہو اور ایسا آدمی سواے
شہر بنارس یہان ملنا مشکل ہے اگر مجہکو بہت سا روپیہ ملے تو مین کانشی مین جاکر ایسا آدمی
تلاش کرون اور اُسکو آپکے پاس روپیہ کا طمع دیکر لے آؤن اسوقت ممکن ہے کہ مین اور وُہ دونو
ملکر منتر پڑہین اور ہوم کرین اور دیوتے مسخر ہون گورو نے اسکی بات یقین کرکے بہت سا
روپیہ اُسکو دیا اور اجازت دی کہ وہ کانشی جاے اور ایسا دوسرا شخص صاحب علم و عمل تلاش
کرکے مع چند برہمنون کے جو اُسکے کام مین مددگار ہون لے آئے غرض وہ گورو سے رخصت
ہوکر کانشی کو روانہ ہوا اور بعد بہت سی تلاش کے ایک اور شخص صاحب کمال کو مع چند برہمنون
کے اپنی ہمراہ گورو کے پاس لے آیا گورو نے اُسے کہا کہ جب تک تم اپنی کمالیت کا امتحان

امتحان ندوگے ہمکو یقین کیونکر آئیگا اُسوقت گورو مع برہمنون کے ایک کنوے کے کنارے
پر بیٹھا تہا برہمن نے ایک منتر پڑہا اُسکی یہہ تاثیر ہوئی کہ کنوے کے نیچے سے پانی اُبل کر کنارون کے
برابر آگیا جب ایسی کرامت برہمن کی دیکہی گورو کو کمال اعتقاد آگیا اور جانا کہ یہہ شخص بیشک میرے
واسطے دیوتون کو مسخر کریگا جس سے مین بادشاہ اور بادشاہ کے لشکر کو ایک دم مین قتل کرونگا
اور اپنے باپ کے قتل کا بدلہ دل کہولکر اُس سے لونگا بعد حصول کمال اعتقاد کے گورو نے اپنی دل کا راز
برہمن کے آگے ظاہر کیا اُسنے جواب دیا کہ تیاری اسباب جگ اور ہوم مین بہت سا روپیہ صرف
ہوگا اگر جو مین مانگون آپ روپیہ دیتے جائینگے تو مین بہی اس کام مین کمال کوشش کرونگا اور اگر روپیہ
نکلا اور ہوم ناتمام رہا تو تمہارے اور میرے دونو کیواسطے بہتر نہوگا کہ اُسمین جان کا خوف ہے یہہ
تقریر برہمن کی سنکر گورو نے تمام سکہون کے نام پروانے جاری کئے اور لکہا کہ جسقدر کسی کے
پاس روپیہ ہو فی الفور حاضر لاوے اور اپنے گہر مین بہی گورو نے فراہمی روپیہ مین بہت کوشش
کی اور جسقدر ہوسکا زر نقد مہیا کیا سکہون نے جب حکم گورو کا سنا جسقدر کسیکے پاس روپیہ تہا
بلا تامل حاضر کردیا جب بہت سا خزانہ جمع ہوگیا تو برہمنون نے جگ کی تیاری کی اور کوہ تینا
دیوی آنند پور سے کسیقدر فاصلہ پر مقام جگ کا قرار پایا اور چارون طرف دیوار عظیم بناکر ہوم شروع
ہوا ایکسال کامل تک یہہ کام ہوتا رہا دنرات برہمن اور گورو گوبند سنگہ اسی کام مین مصروف رہتے
سوای ہوم کرنے اور منتر پڑہنے کے اور کچہہ کام نہ تہا لاکہون روپیہ اس کام پر صرف ہوگئی برہمون
گہی اور تیل اور ناریل ہزارون من جل گیا بعد اتمام مدت ہوم کے جب وہ وقت قریب آپہنچا
کہ اشٹ بہجی دیوی کے درشن ہون اور ہوم مقبول ہوکر دیوی کا برحاصل ہووے برہمنون
نے گورو گوبند سنگہ کو کہا کہ اب ہم تو باہر جاتے ہین تم اسجگہہ حاضر رہو جب دیوی جی کی
شکل ظاہر ہو ہرگز دل مین خوف نکرنا اور مستقل حالت پر رہکر اپنی تمام آرزو دیوی جی کیخدمت
مین عرض کرنا یہہ بات کہکر سب برہمن اُس مکان سے باہر چلے گئے اور گورو گوبند سنگہ تلوار
کمر مین حمائل کرکے وہان ہو بیٹہا اور جسطرح جسطرح برہمن سکہلا گئے تہے منتر پڑہنا شروع

کیا اتنے مین ایک صورت عجیب غریب و مہیب سخت ہیبتناک بروے تابان و مانند
مہر درخشان نمایان ہوئی چونکہ وہ صورت نہایت ڈرانی تہی اور گورو گوبند سنگہ نے
پہلے اُسے کبھی ایسی صورت نہین دیکھی تہی دل پر رعب چہا گیا لیکن اپنے دل کو خوب
جمع کرکے نہایت دلاوری و مردانگی سے اُسی طرح بیٹہا رہا مگر زبان سے کچھہ عرض نکر سکا
اور نہ اُسوقت زبان کی حرکت نے یاری دی صرف اتنا ہوسکا کہ اپنی تلوار کے قبضہ کو
اُٹہاکر دیوی جی کے آگے رکہدیا دیوی جی نے مہربان ہوکر تہوڑا سا رنگ اُن رنگون مین سے
جو پوجا کے واسطے وہان رکہے تہے لیکر قبضہ کو لگا دیا اور نظر سے غائب ہوگئی بعضی کہتے
ہین کہ دیوی کی صورت نظر نہین آئی مگر آواز سنی گئی کہ اُس سے سخت و ہیبتناک کوئی آواز
روئی زمین پر نہوگی اور ہوم کی آگ سے ایسا چمکارہ نکل کر چمکا کہ تمام جہان روشن ہوگیا اور
تین مرتبہ ایک تلوار ہوم کی آگ سے باہر نکلی اور آواز ہوئی کہ اے گوبند سنگہ اس تلوار کو
اپنے ہاتہہ مین پکڑلے مگر گورو کے ہوش و حواس تو اُس ہیبتناک آواز سے ہی جاتے رہے تہے
ہاتہہ نہ اُٹہا اور نہ اُس تلوار کو ہاتہہ مین لے سکا اور نہ اپنی جگہہ سے ہلا آخر جب گورو گوبند سنگہ
بعد رفع ہونے اُس حالت کے مکان سے باہر آیا اور صورتحال برہمنون کے آگے بیان کی تو
اُنہون نے جواب دیا کہ اگرچہ آپ نے زبانی اپنی عرض دیوی جی سے نہین کی اگر اظہار حال
کرتے تو دیوی جی بر دیجاتی اور تمام دیوتے روی زمین کے تمہارے تابع ہوجاتے مگر اب
بہی یہہ بات مبارک ہوئی کہ تمہاری تلوار کے قبضہ کو دیوی جی نے اپنے ہاتہہ سے
رنگین کیا آپ اب جہان جائین گے فتح نمودار ہوگی یہہ فقیری آپکی مبدل بسرداری و
ریاست و بادشاہی ہوجائیگی اور مذہب آپ کا ہندؤن کے مذہب مین رواج پائیگا تمام
جہان مین کوئی مقابلہ کرنیوالا آپ کا نہوگا مگر ہوم کا کام اُسوقت ختم ہوگا اور مراد دل
بانجام پہنچیگی کہ تم اپنا سر اگ مین رکہہ دو کہ وہ جل جائے گورو گوبند سنگہ نے جواب دیا کہ
اگر مین اپنا سر یہان دیدون تو اس ظہور ریاست اور مذہب سے مجہکو کیا ذوق حاصل ہوگا

مین تو اُسی وقت مرجاؤنگا پھر سرداری اور ریاست کون کریگا برہمنون نے کہا کہ بعد آپکی
آپکے بیٹون اور پوتون کے نصیب یہہ بادشاہی ہوگی اور اگر آپ اپنی ذات کے لئے یہہ
ریاست و بادشاہت چاہتے ہین تو اپنے بیٹون مین سے ایک بیٹے کا سر اس ہوم مین
ڈال دیجے تاکہ ہوم کا کام تمام ہوجائے گورو گوبند سنگہ کے چار بیٹے تہے اول اجیت سنگہ
دوسرا جوجہار سنگہ تیسرا اور اور سنگہ چوتہا فتح سنگہ اور چارون مسمات گوجری گورو گوبند سنگہ
کی والدہ کے پاس رہا کرتے تہے گورو نے ایک آدمی اپنی والدہ کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا
کہ چارون پوتون مین سے ایک پوتا اپنا جسکو وہ چاہے میری پاس بہیجدیوی کہ مین اُسکا سر
اس ہوم کی آگ مین ڈالون اور سری دیوی جی سے ہمیشہ کی سلطنت پاؤن جب یہہ پیغام مائی
گوجری کے پاس پہنچا بہت غضبناک ہوئی اور کہا کہ فرزند سے زیادہ عزیز کوئی چیز دنیا
مین نہین ہے فرزند کو قتل کرکے سلطنت حاصل کرنا عقل و اندیش کے برخلاف ہی
مین ہرگز کسی اپنے پوتے کو اُسکے پاس نہ بہیجونگی جب یہہ جواب صاف گورو کے پاس پہنچا
بہت ناراض ہوا اور فوج بہیجکر چاہا کہ ایک لڑکا بہی نہ بچے مگر جب فوج قصبہ مین گئی مائی
گوجری نے قلعہ بند کرلیا اور مستعد مقابلہ و مجادلہ کی ہوئی دو روز تک لڑائی رہی چونکہ
سکہہ مائی گوجری کے ساتہہ لڑنے سے ناراض تہے آخر سب نے انکار کیا اور کہا کہ ہم گورو کے
حکم کے بموجب کسی دشمن کے ساتہہ لڑنے کو تیار ہین مگر گورو کی والدہ کے ساتہہ کہ ہماری
بہی والدہ ہے نہین لڑنے یہہ بات سنکر گورو ناامید ہوا اور والدہ کے پاس جاکر بہت
منت و خوشامد کی اور کہا کہ تو میری کیسی والدہ ہے کہ مجہکو بادشاہ ہونے نہین دیتی
چار بیٹون سے ایک بیٹا مجہکو دیکر بہی تصور کرلے کہ میرے تین ہی بیٹے تہے مائی گوجری
نے گورو کی منت پر بہی کچہہ لحاظ نہ کیا اُسوقت گورو نے غضبناک ہوکر جواب دیا کہ تو
چارون مین سے ایک لڑکا بہی مجہکو نہین دیتی مگر عنقریب یہہ چارون ماری جائینگے
اور تو بے اولاد رہجائیگی یہہ بات کہکر گورو چلا آیا اور سب سکہون کو جو اُسوقت حاضر تہے

روبرو بلاکر کہا کہ مین اب اپنے صلبی فرزند کے سر ملنے سے بالکل نا امید ہوگیا ہون
کہ والدہ میری سبھات کو نہین مانتی چونکہ بلا جلانے سر میرے یا فرزند میرے کے
ہوم کا کام تمام نہین ہوتا میری اب یہہ تجویز ہے کہ تم مین سے کسیکا سر اُتار اس آگ
مین ڈالدون کیونکہ تم بہی میری فرزند اور چیلہ ہو بلکہ چیلے پر جتنی حکومت گورو کی
ہوتی ہے بیٹے پر نہین ہوتی یہہ بات سنکر تمام سکہون سے پچیس آدمی الگ ہوکر گورو
کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہم مین سے جسکا سر آپ چاہین اُتار لین ہمکو کچہہ عذر نہوگا
یہہ بات سنکر گورو بہت خوش ہوا اور اپنے ہاتہہ سے ایک سکہہ کا سر اُتار کر آگ مین
ڈالدیا اور کام ہوم کا تمام ہوا بعد اختتام اس کام کے گورو کو یقین آگیا کہ اب مین بموجب
کہنے برہمنون کے تمام بادشاہون پر فتحیاب رہونگا کوئی میرا مقابلہ نکر سکیگا اسواسطے
اس فکر مین ہوا کہ اب لشکر تیار کیا جائے اور بادشاہ وقت سے سلطنت چہین لیجائے
اس ارادہ پر ایک ایک سکہہ کے نام پروانے جاری کئے کہ جہان اس خاندان کے
سکہہ ہون فی الفور حاضر ہون کوئی غیر حاضر نرہے اگر چار سکہہ ایک گہر مین ہون تو
دو انمین سے گورو کی خدمت مین آئین اور دو گہر کی خبر گیری کیواسطے رہین اور جو
کوئی باوجود پہنچنے ارشاد کے حاضر نہوگا وہ نرگی یعنی دوزخی ہوگا جب یہہ پروانے
جا بجا پہنچے ہر ایک شہر و قصبہ اور گانو سے فوج فوج سکہہ گورو کی خدمتمین حاضر ہونے
لگے پندرہ روز کے عرصہ مین اسی ہزار سکہہ کا اجتماع ہوگیا جب سب سکہہ آچکے گورو
نے حکم دیا کہ جو گورو کا سکہہ ہے آج باہر میدان مین حاضر آئے چنانچہ سب سکہہ گورو
کلان آبادی سے باہر میدان مین جاکر جمع ہوگئے بعد ازان گورو وہان آیا اور سونے
کی کرسی پر اجلاس کیا اُسوقت سب لوگ منتظر تہے کہ آیا گورو کی زبان سے کیا ارشاد
صادر ہوتا ہے بعد ایک ساعت کے گورو نے سب کیطرف مخاطب ہوکر اول خداوند
جلشانہ کی تعریف کی پہر کہا کہ اے گورو کے سکہو میری بات دل کے کانون سے سنو اور

خوب غور کرکے سمجھو کہ مسلمانون نے ہم پر کیا کیا ظلم کئے اور ہمارے باپ دادا پر
کیسی کیسی سختیان نازل کین گورو تیغ بہادر میری باپ کو ناحق عالمگیر نے سر دربار
قتل کیا باوجودیکہ کوئی جرم اُسنے نہین کیا تہا گورو ہرراے و ہرگوبند پر بہی بہت
سی سختیان مسلمانون نے کین جس سے وہ وطن سے بیوطن ہوکر پہاڑون اور جنگلون
مین سالہا سال آوارہ پہرتے رہے اب مین بموجب وصیت اپنے باپ کے یہہ ارادہ
رکہتا ہون کہ جنہون نے میری باپ کو مارا ہے اُنسے بدلا لون اور شیوہ لشکرکشی و
سپہ گری کا کہون کیونکہ جدہر گورو کا لشکر جائیگا فتح ہمراہ ہوگی دیوی جی سے یہہ
ارشاد ہوچکا ہے کہ تمام سرزمین مین اب کوئی ہمارا مقابلہ نکرسکیگا جو کہ تم لوگ سکہہ
راسخ الاعتقاد و صاحب ہمت و زور آور و دلیر ہو تمکو چاہیے کہ اپنے گورو کی جان و
مال سے مدد کرو کسیطرح کی امداد سے دریغ نرکہو اور مسلمانون کی لڑائی کے واسطے مستعد
ہوجاؤ اور ایسی کوشش کرو کہ خطۂ پنجاب مین کہی مسلمان کا نام و نشان نرہے جب
یہہ کام ہولے تو تمام مجمع کے ساتہہ دہلی پر حملہ کرو اور تخت دہلی لے لو اُسوقت ہندوستان
کی تمام سلطنت تمہاری ہوگی کوئی دوسرا بادشاہ نہوگا مگر یہہ مقصود اُسوقت حاصل
ہوسکتا ہے کہ تم سب سکہہ ایک جان متفق ہوجاؤ ایک ہی سب کا طریق ہو اور ایک
ہی مذہب اور ایک ہی ذات اور ایک ہی مت اور جو ہندوؤن مین چار برن برہمن
کہتری بیس شودر مقرر ہین شاستروں مین اُنکا ذکر ہے اور یہہ ایسے برن ہین
کہ برہمن اپنے آپ کو سب سے اُتم یعنی شریف جانتا ہے اور چہتری اپنے آپ کو بیش و
شودر سے بہتر سمجہتا ہے اور بیش شودر سے اپنے آپ کو اعلی التصور کرتا ہے یہہ
بات موجب نااتفاقی و دوئی کی ہے آج مین تمکو یہہ حکم دیتا ہون کہ جو گورو کا سکہہ ہو
ان چارون برنون سے الگ ہوجائے گویا سمجہہ لے کہ سکہون کا برن ہی الگ ہے جب ایسا
ہوجائیگا تو دوئی بالکل نرہیگی سب کے سب آپسمین بہائی بہائی ہوجائینگے

برہمن سکھہ یہہ نہ سمجھی گا کہ مین شودر سکھہ سے اعلی درجہ کا آدمی ہون اور نہ شودر
سبب شودر ہونے کے دل شکستہ ہوگا دوسری شاستر کی کتابون مین جو نیر تہہ
کرماتہا کردارون مین جانا پرستش تہا کرون کی کرماتب کو پوجنا دیوی دوارون
مین جاکر سر جہکانا لکہا ہے یہہ حکم بہی مینے سب موقوف کئے میرے سکھہ یہہ باتین
سب موقوف کردین اُنکی پرستشگاہین گورو نانک صاحب کا ڈیرہ اور گورو انگدو
امرداس وغیرہ جانشینون کے سمادہین ہونگی تیرتہہ سکہون کا امرتسر کا تالاب ہوگا جو
ہر سال بساکہی کے روز وہان جاکر اشنان کریگا اُسکے گناہ نشٹ یعنی نیست نابود
ہوجائین گے تیسری برہما بشن مہیش اور بارہ اوتار ہندو مانتے ہین یہہ خیال بہی
میری سکہہ دل سے دور کردین کیونکہ یہہ خیالی باتین ہین بگڑے ہوئے قصے ہین
ہمارے وقت کے اوتار گورو نانک جی مہاراج ہین اور اُنہین کی پرستش ہم پر واجب ہے
جو تہے ہندو لوگ جو جنیو کا کچا تاگا گلے مین پہنتے ہین میری سکہہ سب اسی وقت توڑ دین
اور یقین کرلین کہ خالق حقیقی عبادت سے خوش ہوتا ہی ایک رشتہ کے پہننے سے خوش
نہین ہوتا آیندہ بہی میری سکہون مین سے کوئی زنار نہ پہنے پانچون میری سکہہ
ہر وقت سلاح ہتہیار بدن سے نہ اتارین اگر تمام ہتہیار میسر نہ آئین
تو ایک چہری ضرور اپنے پاس رکہے یا پگڑی مین چکر موجود رہے غرضکہ اسطرح کے
احکام جنکی تفصیل مفصل جنم ساکہی مین لکہی ہے گورو نے اُسوقت بہت سنائے
جب تقریر ختم ہوئی تو بہت سے لوگ اُن مین سے جو جو کم عقل تہے اُٹہہ کہڑے
ہوئے اور کہا کہ ہمکو یہہ بات ہرگز منظور نہین ہے کہ برہما بشن مہیش دیوی
دیوتا اوتارون کی پوجا جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہین چہوڑ دین اور
رشتہ زنار جسپر دہرم کا مدار ہے اپنے تنہ سے توڑ دین کیونکہ اگر یہہ بات درست
ہوتی تو گورو نانک اور اُنکے جانشین یہہ حکم صادر کرتے اب اس شخص کے کہنے

سے ہم اپنا قدیمی دین آئین ترک کرنا نہین چاہتے قدیم شاسترون کے احکام
کو چھوڑنا اور نیا طریقہ پکڑنا یہہ کونسی عقلمندی مین داخل ہے کیونکہ مدار
ہندو مذہب کا بید و شاستر پر ہے جب ہم نے اُسی کے خلاف کیا تو ہم ہندو
کہان رہے چنانچہ اسّی ہزار آدمی مین سے تیسرے حصّہ کے لوگ تو اُسی وقت
اپنے گھرون کو چلے گئے اور گورو نے اُنکے حق مین بد دعا کی باقیماندہ حاضر
رہے اور حکم گورو کا قبول کر لیا اُسوقت گورو نے قوم قوم کے لوگون کی
جماعت الگ الگ کر کے ٹہلائے یعنی جاٹ لوگ الگ اور نجار و لوہار و معمار و
جھینور و خاکروب وغیرہ سب گروہ گروہ الگ ہو گئے پھر گورو نے ایک برتن گلی
کورا یعنی آب نار سیدہ منگوا کر اُسمین پانی ڈلوایا اور پانی مین اپنی تلوار پھیری
اور شیرینی پانچ قسم کی یعنی شکر تری و قند سیاہ و شہد و مصری و شکر سرخ منگوا کر
اُس پانی مین ڈالدی جب گھلکر شربت ہو گیا تو دس قومون مین سے جو گروہ
گروہ الگ بیٹھی تھین دس آدمی بلا کر اپنے ہاتھہ سے اُنکو پاہل دی یعنی سکھہ
بنایا پاہل دینے کے وقت اُس شربت مین سے گورو نے تھوڑی شربت سے
اپنے داہنے پاؤن کا انگوٹھا دھو کر اُنکو پلایا چنانچہ اُنھون نے پی لیا پھر کچھہ
شبد و بانیان گورو نانک کی تصنیف کی ہوئی بہ آواز بلند پڑھین اور شربت
کا اُسی شربت مین سے چلّو بھر کر اُنکے ہاتھون اور سرون پر ڈالا اور مونہہ
پر چھینٹے ماری پھر بآواز بلند کہا واہ گورو جی کا خالصہ واہ گورو جی کی فتح پھر بآواز
بلند کہا جو لوگ ذات ناس یعنی مینی ہر ایک کسب پیشہ کا ناس کر دیا اس سے پہلے جو
مین کاروبار اپنا از قسم تجارت و زراعت وغیرہ کرتا تھا وہ مینے اب چھوڑ دیا
آیندہ صرف ہتھیار پہنونگا اور مسلمانون سے جنھون نے گورون کو قتل کیا ہے
لڑونگا پھر کہا کہ کل ناس یعنی سوائے گورو صاحب کے ماں باپ بہن بھائی خویش قبیلہ

کی محبت مین نے دل سے دور کی اور اُنکا کہنا اور فرمانبرداری کرنا ترک کیا
گورو کی فرمانبرداری اُنکی فرمان برداری پر مینے مقدم سمجھی پھر کہا کہ دھرم جس
مینے اس سے پہلے جو میرا دھرم تہا کہ مین شاستر کی لکھی ہوئی باتون پر عمل کرتا
تہا جنیو گرون مین ڈالتا تہا دیوی دیوتا برہما بشن مہیش کی پرستش کرتا تہا
آج سے مینے وہ بہی ترک کیا دھرم میرا یہہ ہے کہ مین گرنتہہ کے لکہے پر عمل
کرونگا اور پرستش کو گورون کے سمادہ ہو نہیں جاؤنگا سوای گورو کے اور کسیکو
نجات دینے والا اور پیشوا تصور نکرونگا پھر کہا کہ کرم ناس یعنی جو کچہہ مذہب
ہنود مین لکہا ہے کہ مرنے کے بعد جزاے وسزاے اعمال ہوگی اور انسان
کی روح بطور تناسخ اور حیوانون کے جسم مین جاکر اپنے اعمال کی سزا پائین گے
یہہ باتین مین نے تمام وکمال اپنے تصور وخیال سے دور کردی ہین آیندہ یہہ
اعتقاد نرکہونگا پھر کہا کہ ریت ناس یعنی جو لباس وطریق میرا باپ دادا کے
وقت سے چلا آتا ہے وہ بہی مین نے سب چہوڑ دیا آیندہ مین سر کی حجامت کا
بنوانا ترک کرونگا بال بڑہا کر سر پر جوڑا باندہونگا تمام بدن کے بالون کو کبہی استرا یا
یا قینچی نہ لگاؤنگا جسطرح پر کہ میرے باپ دادے سر اور بغل اور زیر ناف وغیرہ
بال اور سر پر چوٹی رکہتے تہے مین نہ کرونگا طریق میرا اس طریق کے برخلاف ہوگا
رات دن سلاح نبدر ہونگا کسیوقت ہتہیار سے خالی نہ ہونگا اگر کوئی ہتہیار موجود
نہ ہوگا تو چہری یا چکر ضرور رہی موجود رہیگا پھر کہا کہ ہت ناس یعنی میری محبت
جو کسی دوست آشنا سے پہلے تہی وہ اب مینے بالکل ترک کی محبت صرف گورو
سے رکہونگا اس سے پہلے جو ہماری باپ دادا کو شوق حقہ پینے اور تمباکو کہانے
کا تہا وہ بہی مینے ترک کیا کیونکہ جنگ کے موقع مین جب انسان کو حقہ پینے کی طلب
ہوتی ہے تو وہ اسکام کو مقدم سمجھکر ٹہہر جاتا ہے اور دشمن اُسکے سر پر آپہنچتا ہے

چونکہ اُسوقت بھاگنے کا بھی موقع نہین ملتا ناچار مارا جاتا ہے اُن دسون آدمیونکو
جب ایسی تعلیم و تلقین ہوچکی اور وہ پاہل لے چکے تو اُنکو حکم دیا کہ مینے تمکو پاہل
دی ہے تم باقی سب خالصہ کو اپنی اپنی قوم مین جاکر پاہل دو اور گورو کے احکام
سبکو سناؤ کہ وہ خود اُسپر عمل کرین اور اپنے خویشون اور اولاد کو سکھلاوین
اور یہہ سب احکام گورمکھی خط مین لکھکر اپنے پاس رکھین کہ آیندہ بھول نہ جائین
چنانچہ اُسی وقت حکم کی تعمیل ہوئی اور اُن دسون آدمیون کے گورو کے روبرو
اپنی اپنی قوم کو پاہل دی جب وہ بھی اُس کام سے فارغ ہوئے تو گورو نے اُنکو
گدی پر بٹھلایا اور خود اُنسے پاہل لی اور فرمایا کہ گورو خالصہ اور خالصہ گورو دونو
ایک ہوگئے اور ہمیشہ ایک رہینگے اُسی روز جنہون نے گورو کے ہاتھہ سے پاہل لی
اُنکے نام پر سنگھہ کا لفظ اور بڑھا گیا یعنی جسکا نام جودھا تہا جودھ سنگھہ اور جسکا نام
ارجن تہا وہ ارجن سنگھہ قرار پایا علی ہذا القیاس بعد اختتام اس کام کے ارشاد ہوا
کہ گورو کے سکھہ حتی الامکان سیاہ لباس رکھین تاکہ ہزار آدمی مین سے سکھہ
پہچانا جائے کہ اس مجمع مین فلان گورو کا سکھہ موجود ہے اور سرخ رنگ کا کپڑا جو
کسنب سے رنگا ہوا ہو اُسکے پہننے اور آنکھون مین سرمہ لگانے کی بالکل ممانعت
ہوئی اور یہہ بھی حکم دیا گیا کہ سکھہ ہر روز غسل کیا کرے مگر غسل کے وقت سر کے
بال نہ بھگوئے اور تمام جسم پر پانی ڈالے آٹھوین ساتوین روز جب کیسون کا
دھونا منظور ہو دھولے روزمرہ غسل کے وقت پگڑی بھی سر سے نہ اُوتارے
بلا اوتارنے پگڑی اور کھولنے بالون کے نہالے اسمین یہہ فائدہ سوچا گیا کہ اگر
نہاتے نہاتے دشمن آپہنچا تو فی الفور سکھہ اپنے کام مین ہشیار ہوجائے بال سکھانے
اور پگڑی باندھنے مین دیر نہ ہوجائے غرض اُس روز کے جلسہ مین بیس ہزار
آدمی سکھہ ہوا اور یہہ لوگ اصلی سکھہ ہوئے جنہون نے خاص گورو گوبند سنگھہ

کے ہاتھہ سے پاہل لی اُس روز سے آغاز مذہب سکھی کا بہ تجدید ترویج رسوم
جدید کے ہوا جب یہہ بات تمام پنجاب مین مشہور ہوئی دور دور کے لوگ گورو گوبند سنگھ
کی خدمت مین آتے اور زنار توڑ کر سکھہ بنتے گورو نے پاہل دینے کے وقت
یہہ مقرر کیا کہ جو شخص گورو کا سکھہ بنے وہ اپنی کل جائداد کا تخمینہ کر کے چہارم
اُسکا گورو کے خزانہ مین داخل کرے چنانچہ ہزار ہا روپیہ روزمرہ گورو کے
خزانہ مین داخل ہوتا اور گورو کھلے دل سے ہر ایک کام مین روپیہ خرچ کرتا دن
بدن سپاہ و لشکر و خزانہ زیادہ ہوتا جاتا تہا جب جمعیت فوج کی بخوبی ہو گئی خالصہ جی
جسطرف جاتے ہزارون روپیہ کا نقد و جنس غارت کر لاتے چونکہ چارون طرف
انندپور ماکہووال سکے پہاڑی راجون کا ملک تہا راجگان کوہی سکھون کے ہاتھہ
سے بجان تنگ آگئے اور سب نے ملکر خطوط پے در پے گورو کے نام لکھے کہ اپنے لشکر کو
ہماری ملک کی غارت سے باز رکھو ورنہ جنگ ہوگا گورو اُن کے خطوط پر کچھہ خیال
نہ کرتا اور کہتا کہ گورو کا لشکر کسی سے رک نہین سکتا اور نہ کوئی اسپر فتحیاب ہو سکتا
ہے کہ گورو کی تلوار کو دیوی جی نے آبداری چڑہا دی ہوئی ہے آخر کار جب
پہاڑی راجے بہت تنگ آئے تو سب فوجین لیکر گورو پر چڑہ آئے اور لڑائی
ہونے لگی عین موقع جنگ مین پانچ شخص افغانی فوج کے سردار سمیان کالی خان
بہیکن خان و نجابت خان و حیات خان و چوہڑ خان جو ملازم گورو کے تہے اور
پانچون کے ماتحت سو سو سوار جنگی تہا گورو سے برگشتہ ہو گئے اور دل مین سوچے
کہ اب فوج راجون کی بہت آگئی ہے اور گورو کی فوج تہوڑی ہے اب گورو ضرور شکست
کہائیگا ہم تو ملازم آدمی ہین کس واسطے اپنی جانین مفت گنوائین یہ پردہ اُنہون نے
راجون سے بہی سازش کر لی اور عین لڑائی کے وقت گورو کے پاس آکر نوکری سے
استعفا دیا اور رخصت طلب کی گورو نے جواب دیا کہ یہہ کیا بیوفائی ہے کہ ایسے

موقع مین کہ دشمن ہمارے لڑنے کے واسطے دروازے پر بیٹھے ہین تم نوکری چھوڑ دے
ہو یہہ کام نمک حرامون کا ہے کہ مالک کو وقت پر دغا دیتے ہین پٹھانون نے گورو
کے کہنے پر کچھہ لحاظ نکیا اور مع اپنے سوارون کے اُٹھکر چلے گئے راجون نے اُنکو
باضافہ تنخواہ اپنے پاس نوکر رکھہ لیا جب لڑائی کا موقع آیا تو سب سے اوّل وہی پٹھان
گورو کے مقابل ہوئے اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی چونکہ نمک حرام فوج جو کفران
نعمت پر کمر باندہ کر مالک کے مقابل ہو کبھی فتحیاب نہین ہوتی آخر کار راجون کو شکست
ہوئی تمام فوج راجون کی بھاگ نکلی سکھون نے انکا تعاقب کیا بیشمار قتل کر ڈالے
مال و نقد و جنس بہت سا لوٹ مین لائے اس فتح خداداد کے بعد گورو گوبند سنگھ
کا ستارہ بخت کا چمکا اور بہت سا علاقہ پہاڑی راجون کا اسکی حکومت مین
آگیا پھر تو گورو گوبند سنگھ بجای خود ایک مستقل حاکم و مسند نشین ہو گیا پہاڑی راجے
سب کے سب اس سے دب گئے خالصہ جی کا لشکر جدہر جاتا گانو اور علاقون کے علاقے
لوٹ کر لے آتا کوئی رعایا اور حکام مین سے مارے ڈر کے روبرو نہ آتا جب ایسی
حالت و وقوع مین آئی تو پہاڑی راجے اطاعت پر مستعد ہوئے اور چاہا کہ گورو گوبند سنگھ
سالانہ نذرانہ بطور گورون کے جسطرح کہ قرار راجون سے لیتے ہین لے لیا کریں
مگر ہمارے علاقے مین لوٹ مار نہ کرے یہہ بات گورو نے منظور نہ کی کیونکہ اُسکو
یہہ بات یقین ہو چکی تہی کہ عنقریب راج میرا تمام سرزمین پر ہو جائیگا جب آپسمین
راجون اور گورو کی کوئی بات قرار نہ پائی تو سب راجون نے تنگ آکر ایک عرضی
اپنے حال کی بحضور شاہ اورنگ زیب عالمگیر کے لکہی اور کیفیت جنگ و جدل
زیادتی کی جو سکھون کے انہ سے انپر عائد ہوئی تہی اسمین مفصل تحریر کی بادشاہ نے
جب ایسا حال سنا بہت غضبناک ہوا اور زبردست خان صوبہ دار لاہور و شمس الدین خان
صوبہ دار سرہند کے نام فرامین شاہی بھیجا کہ اکید جاری کیے کہ تم فی الفور اپنی فوج کو

ہمراہ لیکر پہاڑ کو جاؤ اور پہاڑی راجون کی امداد کرکر اُنکا علاقہ و مال جسقدر
گورو گوبند سنگھ نے دبا لیا ہے واپس کرادو اور گورو کو گرفتار کرکے حضور مین
پہنچاؤ اور اُسکا مال و نقد و جنس جسقدر ہو ضبطی مین لاکر مال سرکار سمجھو جب
فرامین شاہی اس مضمون کے صوبہ داران لاہور و سرہند کے نام پہنچے وہ دونو
بہت سی سپاہ جرار و لشکر بیشمار کے ساتھہ پہاڑ کیطرف روانہ ہوئے راجگان کوہی
بہی اپنے اپنے لشکر کو آراستہ کرکر شاہی لشکر کے شامل ہوئے غرض یہہ تمام لشکر
جو آنند پور پہنچا آتے ہی اُنہون نے اُس قلعہ کا محاصرہ جسمین گورو گوبند سنگھ تہا
کرلیا اور چارو نطرف مورچے باندہ دئے اگرچہ دوسرے تیسرے روز بہادران
سکہہ قلعہ سے باہر آکر جنگ کرتے مگر آخر تو اب شاہی اور گولہ افشانی سے تنگ
آکر پھر قلعہ مین گہس جاتے اسیطرح روز مرہ لڑائی مین بہت سے آدمی فریقین سے
کام آئے جب مدت محاصرہ کی سات ماہ تک پہنچ گئی اور باہر کی فوج نے ایک دانہ
غلہ کا قلعہ کے اندر جانے نہ دیا اور غلہ موجودہ قلعہ سکہون نے کہا لیا تو فوج سکہون
کی بہت تنگ ہوئی اور بہت سے سکہہ بلا اجازت گورو کے جسطرح بہاگ سکے بہاگ
گئے روز مرہ تعداد سکہون کی کم ہوتی گئی اُسوقت والدہ گورو گوبند سنگہ جی کہ وہ
بہی قلعہ کے اندر تہی بہت گہبرائی اور سمجہی کہ اب زندگی میری اور میری اولاد کی
مشکل ہے اُسنے بیٹے سے پوشیدہ راجگان کوہی کے پاس ہزار منت و سماجت
یہہ پیام بہیجا کہ میرا بیٹا میرا کہا نہین مانتا اگر میرے کہنے پر عمل کرتا تو تمہاری جیسے
ارادتمندون کے ساتہہ کیون خصومت برپا کرتا اور دوستون کو اپنا دشمن
بنا لیتا اب اگر تم مہربانی کرو تو اجازت دو کہ مین اپنے دو پوتون کو جنکو مین بہت
چاہتی ہون ساتہہ لیکر قلعہ سے نکل جاؤن راجون نے یہہ بات قبول کی اور
وہ مع دو پوتون صاحبان فتح سنگہ اور زور آور سنگہ کے پوشیدہ قلعہ سے نکل آئی

گورو گوبند سنگہ کو جب یہہ خبر ہوئی کہ اُسکی والدہ بہی پوتون کو لیکر قلعہ سے
نکل گئی اور سرہند کو روانہ ہوئی ہے یہہ خبر پاکر گورو گوبند سنگہ سخت غضبناک
ہوا اور والدہ کے حق مین بددعا کی اور کہا کہ موت کے ہاتہہ سے وہ بہاگی ہے
اور چاہتی ہے کہ مین اور میرے پوتے موت سے امان پاُمین وہ بیشک اب
ماری جائینگے غرض جب مائی گوجری گورو گوبند سنگہ کی والدہ رستہ سفر کا طے
کرکے مع پوتون کے سرہند مین پہنچے تو ایک شخص ہندو کے گھر مین جو اس خاندان
کا معتقد تہا مہمان ہوئی چونکہ اُسوقت سکہون کو بادشاہ وقت دشمن سلطنت کا
تصور کرتا تہا اور دشمنہار ہوچکا تہا کہ سرکاری رعایا مین سے جو شخص حمایت و رعایت
وامداد گورو گوبند سنگہ کے خاندان کی کریگا وہ فی الفور قتل کیا جائیگا اس بات سے
وہ میزبان ڈرا اور چاہا کہ ان کو گہر سے نکالدون مگر دو روز کے بعد اُسکو طمع دامنگیر
ہوئی اور چاہا کہ گورو گوبند سنگہ کی والدہ کو مع اُسکے پوتون کے گرفتار کراکے انعام
حاصل کرون چنانچہ وہ دیوان گلجس رائے کے پاس جو صوبہ سرہند کا دیوان تہا گیا
اور اطلاع موجودگی دونو فرزندون اور والدہ گورو گوبند سنگہ کی کی وہان سے
دیوان سجانند نائب دیوان اُنکی گرفتاری کے لئے مامور ہوا جب دونو بچے اور والدہ
گورو گوبند سنگہ کی گرفتار ہوکر روبرو وزیر خان صوبہ دار سرہند گئے وزیر خان نے
عورت اور بچون کے قتل کا حکم نہ دیا کیونکہ شرع محمدی مین دشمن کی عورت اور بچون کو
قتل کرنا کسیطرح جائز نہین ہے یہہ سوچکر وزیر خان نے سجانند کو حکم دیا کہ انکو اپنی حراست
وحوالات مین رکہے دوسری روز گلجس رائے دیوان وزیر خان کے پاس گیا اور بسبب
سابقہ عداوت کے جو اُسکو گورو گوبند سنگہ کے ساتہہ تہی کہا کہ یہہ لڑکے گوبند سنگہ مورد
کے ہین جو ہر روز دشمن رہزنی کرتا ہے اور بادشاہ سے باغی ہوکر ارادہ رکہتا ہے
کہ خود بادشاہ ہوانکو مار دینا بہتر ہے وزیر خان نے جواب دیا کہ مین ہرگز ہرگز خلاف شرع شریف

حکم نہ دونگا کیونکہ گنہگار گوبند سنگھ ہے اُسکی والدہ اور خورد سال بچے مجرم نہین ہین
بہتر یہہ ہے کہ مقید رہین جب تک کہ معاملہ گوبند سنگھ کا فیصلہ نہو یہہ کہکر وزیر خان
نے لڑکون کو روبرو بلایا چونکہ بچے حسین و خوبصورت تہے اُنپر رحم کرکے روبرو
بٹہلایا اور کہا کہ ای لڑکو اگر اب ہم تمکو چہوڑدین تو کہان جاؤگے اور کیا کروگے
وہ دونو بولے کہ تم ہمارے جانی دشمن ہو یہانسے چہوٹ کر اپنے سکہونکو جمع
کرینگے اور فوج درست کرکے تم سے لڑینگے حتی الامکان تمکو مارینگے یہہ بات سنکر
وزیر خان ماری غضب کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اگر تم اُسوقت فتحیاب ہوئے اور
بہاگ گئے تو پہر کیا کروگے اُنہون نے دوبارہ کہا کہ فوج جمع کرکے لڑینگے یا خود
ماری جائینگے یا تمکو مارلینگے وزیر خان نے لڑکون کی ایسی تقریر سے افروختہ ہوکر
حکم دیا کہ حقیقت مین یہہ لڑکے قتل کرنے کے لایق ہین اور کلجس رائے دیوان کو
حکم دیا کہ انکو میرے سامنے سے لیجاؤ اور اپنے گہر مین لیجاکر قتل کردی چنانچہ وہ
ہندو لڑکون کو اپنے ساتہہ لے آیا اور گہر مین لاکر قتل کرڈالا اِدہر تو یہہ حال گزرا
اور اُدہر یہہ حالت ہوئی کہ قلعہ انندپور کے اندر جسقدر فوج گورو گوبند سنگھ کے
پاس تہی وہ سب بہاگ گئی جسقدر سکہہ تہے وہ جان کے خوف کے مارے بے
اجازت گورو صاحب کے اپنے اپنے گہرون کو چلے گئے صرف پینتالیس سکہہ
گورو کے پاس رہ گئے وہ بہی بیدل اور بہاگنے کو تیار تہے اُسوقت گورو نے اپنے
دو فرزندون کو جنکا نام جوجہار سنگھ و جیت سنگھ تہا مع اپنی زوجہ مسمات سندہی کے
چند سکہونکی محافظت مین قلعہ سے پوشیدہ رخصت کردیا اور فرمایا کہ یہانسے
دور جاکر کسی گانو مین بغیر حیثیت و لباس چہپے رہین جب یہہ قافلہ قلعہ انندپور
سے چلکر قریب موضع چمکور کے پہنچا وزیر خان کی فوج اُنکی گرفتاری کو آپہنچی اور فوج
نے چاہا کہ انکو زندہ گرفتار کرکے وزیر خان کے روبرو لیجاوین مگر اُنہون نے نچا:

کہ گرفتار ہوکر جائین اور بے بسی کی حالت مین قتل ہون اسواسطے یہہ بمقابلہ پیش
آئے اور فوج کے چند آدمیون کو قتل کیا چونکہ یہہ تھوڑی آدمی تہے فوج کے روبرو
انکی کیا حیثیت تہی سبکے سب ماری گئے گورو گوبند سنگہ نے جب یہہ حال سنا چاہا کہ موجودہ
آدمیون کے ساتہہ قلعہ سے نکلکر دشمنون کے ساتہہ لڑے مگر سکہون نے سمجہایا کہ
ہزارون آدمیون کے ساتہہ مع چند آدمیون کے لڑنا اور اپنی جان کو مفت برباد دینا
عقلمندی کا کام نہین مناسب یہہ ہے کہ کسیطرح سے اس قلعہ کی بندی سے نکلین اور
باہر جاکر پہر سکہون کو جمع کرکر دشمنون سے میدان مین لڑین یہہ مشورہ گورو کے بہی پسند
آیا اور رات کیوقت قلعہ کے اندر سے پوشیدہ پانچ سکہون کے ساتہہ نکلا گہوڑی سامان
خزانہ جو کچہہ تہا سب قلعہ ہی مین چہوڑا اور پیادہ وان سے روانہ ہوا اور جب چند میل
رستہ طی کرلیا تو دو کس افغان جنکا نام غنی خان ونبی خان تہا گورو کو راہ مین مل گئے
اُنہون نے اسکو پہچان لیا اور چاہا کہ گرفتار کرلین اور وزیر خان صوبہ کے روبرو لیجاکر
انعام لین اُسوقت گورو کو یقین ہوگیا کہ اب زندگی مشکل ہے حسب موقع وقت دونو افغانون
کی منتین کین اور زر بہی دینا کیا چنانچہ وہ گورو کی خوشامد سے نرم دل ہوگئے اور محض
اس سبب سے کہ گورو کے وہ مدت سے دوست تہے اور گورو نے اُنپر بہت احسان کئے
ہوئے تہے وہ گورو کی گرفتاری سے باز آئے وہانسے گورو موضع بہلولپور علاقہ ضلع لدہیانہ
مین پہنچا چونکہ اس قصبہ مین قاضی پیر محمد گورو کا اوستاد رہتا تہا اور گورو نے فارسی علم
اُس سے حاصل کیا ہوا تہا اُسکے پاس گیا قاضی نے بسبب لحاظ شاگردی اور تعارف سابقہ
کے گورو کو امان دی اور اپنے مکان مین چہپا رکہا مگر دل مین نہایت خایف تہا کہ بعد مضرور
ہونے گورو کے وزیر خان صوبہ سرہند کی فوج جابجا گورو کی تلاش کرتی پہرتی تہی اور حکم
تہا کہ جو کوئی گورو کو سانہہ لائیگا انعام پائیگا قاضی نے گورو سے کہا کہ اگر تم اپنی صورت
ظاہری بدل ڈالو اور اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرو تو کوئی نمکونہ پہچانیگا ورنہ ضرور گرفتار

ہوجاؤنگے اور میری آبرو بھی برباد ہوگی گورو نے قاضی کے کہنے کے بموجب سر کے
بال جو اونچے کئے ہوئے تھے نیچے کرلئے اور سیاہ لباس پہنکر حاجیون کی سی صورت
بنالی اتنے مین گانو کے حاکم کو خبر ہوگئی کہ کوئی بیگانہ اجنبی لوگ قاضی کے گھر اترے
ہوئے ہین شاید وہ گورو گوبند سنگھ ہو حاکم نے قاضی کو روبرو بلایا اور حال پوچھا قاضی
نے جواب دیا کہ میری گھر مسلمان حاجی آئے ہوئے ہین حاکم نے بنظر مزید تحقیقات گورو
کو اپنے روبرو بلایا اور بظاہر مسلمان پایا مگر حکم دیا کہ آج یہہ لوگ کہانا ہماری ہان کہا مین
جب کہانا کہانے کیوقت طلبی گورو کی عمل مین آئی تو ظاہر کیا گیا کہ حاجی خود تو روزہ دار
ہین مگر گورو کے ہمراہی چار کس کہ دو تو اُنمین سے فی الحقیقت مسلمان ملازم تھے اور دو
سکھہ گورو کے ارشاد کے بموجب حاکم کے گھر کہانا کہانے کے لئے گئے جاتی دفعہ سکھون
نے ظاہر کیا کہ ہم مسلمانون کا کہانا خلاف طریق مذہب اپنے کیونکر کہائینگے گورو نے
حکم دیا کہ اپنی جان کی حفاظت ہر ایک چیز سے مقدم ہے تم بیشک ہان جاکر کہانا کہالو
مگر کہانا جب روبرو آئے تو لوہے کی چھری جو ہر ایک سکھہ اپنی پاس رکھتا ہے کہانے مین
پھیر لو کہ کہانا پاک ہوجائے اور تمہاری مذہب مین بھی کسیطرح کا فرق نہ آئے غرض وہ
چارون شخص حاکم کے گھر گئے اور کہانا جسطرح پر کہ گورو نے ہدایت کی تھی کہایا جب وہ
کہانا کہاکر آئے تو گورو قاضی کے گھر سے نکلا اور آگے کو روانہ ہوا بعض مخلص مورخون
کی زبانی ایسا ثابت ہوا ہے کہ جسوقت وہ گورو کے سکھہ حاکم کے گھر کہانا کہانے کو گئے
تھے تو جاتی دفعہ گورو نے اُنسے ارشاد کیا تھا کہ جو کہانا تم کہاؤگے آتی دفعہ اُسمین سے
تھوڑا سا جاری واسطے بھی لیتے آنا چنانچہ جب سکھہ کہانا کہا چکے تو اُنھون نے حاکم
سے کچھہ کہانا گورو کے واسطے بھی مانگا اُنھون نے دیدیا چنانچہ وہ پتلے مین باندھکر
لے آئے آخر جب گورو گانو سے باہر نکلا تو سکھون سے وہ کہانا طلب کیا اُنھون نے کھولا
تو دیکھا کہ اُس کہانے کی صورت ہی بدل گئی ہے یعنی وہ کہانا حلوای لذیذ بنا ہوا ہے

گورو نے وہ حلوا سکھون سے لے لیا اُسمین سے کچھہ توخود تناول کیا اور باقیماندہ
سکھون کو تقسیم کردیا وہان سے جب گورو واپس آیا تو پہر قاضی کے گہر شب باش ہونا
مناسب نجانا راتون رات وہان سے چلکر بمقام باچھی وارہ جو ایک مشہور قصبہ ہے
پہنچا اور ایک شخص کہتری کے گہر جسکا نام گلا باتہا اُترا چونکہ گلا با گورو کا معتقد تہا
اُسنے بہت خاطر کی اور ایک بکرا گورو جی کی نذر پکڑا گورو نے اپنے ہاتہہ سے بکرے کو
جہٹکا کیا اور گوشت پکوایا کہانیسے فراغت پاکر جسقدر اُس گوشت سے ہڈیان نکلین
وہ سب مسجد کے صحن مین جو گلا با کے گہر کے پاس تہی پہنکوادین صبحکو جب مسجد کا ملا
آیا اور دیکہا کہ مسجد کے صحن مین ہڈیان بکثرت پڑی ہوئی ہین گلا با کو بلاکر اُسنے
دہمکایا اور دریافت کیا کہ آج خلاف عادت جو گلا با کے گھر سے مسجد مین ہڈیان پہنکوائین
گئی ہین شاید کوئی غیر آدمی اسکے گہر آیا ہوگا جو مسجد کے آداب سے واقف نہین ہے
آخر معلوم ہوا کہ ایک شخص غیر ناواقف چند آدمیون کے ساتہہ رات کو اُسکے گہر آیا تہا ملا
نے جب صورت گورو کی دیکہی اُسکو شبہہ ہوا کہ شاید یہہ گورو گوبند سنگہہ ہوگا جسکی گرفتاری
کے لئے جابجا اشتہار جاری ہوئے ہین یہہ سوچکر ملا فی الفور حاکم کے پاس دوڑا گیا مگر
گورو ملا کے واپس آنے سے اوّل وہان سے چلدیا حاکم نے چند سپاہی ملا کے ساتہہ
کئے اور حکم دیا کہ فی الفور اُس شخص کو جو آج رات گلا با کے گھر مہمان تہا پکڑ کرلے آؤ جب
سپاہی آئے اور گورو کو نپایا تو اُسکے عوض مین گلا با کو پکڑ کرلے گئے روبرو حاکم کے
جاکر گلا با نے گورو کا راز فاش نکیا اگرچہ حاکم نے اُسپر تشدد کیا اور مار کوٹ سے پیش آیا
مگر گلا با نے اصلی راز ہرگز نہ بتلایا اور کہا کہ رات کو میری گہر ایک مسافر تہا جو رات رہکر
چلا گیا ہی گلا با کے گھر سے نکلکر گورو اُسی گانو کے متعلقہ جنگل مین تمام دن پوشیدہ
رہا وہان سی ایک سکہہ گورو کا کسی ضروری امر کے لئے اُسی گانو کی آبادی کے متصل
جانکلا اور اپنا کام کرنے لگا ناگاہ وہی ملا مسجد کا اتفاقاً وہان آنکلا چونکہ اُسکو

پہلے مُلّا نے اُسی روز گلاباکے گھر دیکھا ہوا تہا پہچان کر گرفتار کر لیا گورو کا سکہہ مقابلہ
پیش آیا اور مُلّا کو زدوکوب کرنا شروع کیا اتنے مین چند مسلمان اور آپہنچے اور مُلّا
کی حمایت کی سکہہ نے اُنپر بہی پتھر مارے یہہ حال دیکہکر حاکم کے آدمی آپہنچے اور سکہہ
کو قتل کر ڈالا القصہ گورو گوبند سنگہ اُس روز تمام دن باچہی واڑے کے جنگل
مین چہپا رہا جب رات ہوئی تو وہان سے کوٹ کپورا کیطرف جانے کا ارادہ کیا مگر
عین شام کیوقت باچہی واڑہ کے حاکم کو یہہ خبر پہنچگئی کہ گورو گوبند سنگہ مفرور وہی
شخص تہا جو رات کو گلاباکے گہر سب باش تہا اور آج دن بہر اُسی گانو کے جنگل مین پوشیدہ
رہا ہے حاکم نے فی الفور اپنی فوج روانہ کی اور حکم دیا کہ بعد تلاش جسجگہہ وہ ملجائے گرفتار
کر کے لے آئین اور اگر مقابلہ پیش آئے تو لڑین رات بہر تلاش ہوتی رہی دوسری روز
گورو کو اُس مقام پر جہان ضلع فیروزپور مین تالاب مکتسر بنا ہوا ہے آملی اور چارون
طرف سے گہیر لیا گورو کے ہمراہ اُسوقت صرف پچیس آدمی تہے فوج کے روبرو آنے
کے وقت یہہ سب کے سب لڑنے کے لئے مستعد ہو گئے اور لڑائی شروع ہوئی پہلے تو
خوب لڑے اور بہت سے فوج کے آدمی کہیت رکہے آخر بہاگ نکلے اور جنگل مین
گہسکر پوشیدہ ہو گئے حاکم کے آدمی دن بہر ڈہونڈتے رہی مگر یہہ دستیاب نہوئے
آخر وہ باچہے واڑہ کو واپس چلے گئے گورو اُسوقت اُس مقام پر آکر ٹہرا جو اب مدمہ
کر کے مشہور ہے چند روز گورو وہان ہی قیام پذیر رہا اور دشمنون کے خوف سے کسی آبادی
مین جانا مناسب نجانا آخر تنگ آکر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام ایک منظوم خط بزبان
فارسی لکہا اُسمین درج کیا کہ بادشاہون کی شان کے یہہ شایان نہین ہی کہ ایک فقیر کے
خون کے درپے ہون بادشاہ کا خوان نعمت فقیرون اور درویشون کے لئے عام ہوتا ہے
نہ کہ بادشاہ باوجود اس عالیجاہی وجہان پناہی کے فقیرون کے خون کا پیاسا ہو اب میرا
مال و دولت و حشمت کہی پشت کا اندوختہ مسلمانی فوج بادشاہی نے قلعہ آنندپور مین

لوٹ لیا ہے چارون بیٹے لخت جگر میرے قتل ہو چکے ہین کوئی جگہہ پناہ و امان
کی نہین جہان بیٹہکر مین اپنے معبود کی عبادت کرون بادشاہی فوج ابتک میری
گرفتاری اور قتل کے درپے ہے گا نوگا نو میری تلاش ہو رہی ہے آیندہ اگر کسیا بادشاہ
رعیت پروری پر خیال کرکے میری خون کے ارادی سے درگزرے تو میر یطرف سے
بہی کوئی حرکت خلاف اطاعت کے نہوگی اور اگر بادشاہ اسیطرح سے میری قتل کے
درپے رہیگا تو ایک فقیر کے قتل مین کونسا فخر اُسکو حاصل ہو جائیگا سوای اسکے
کہ ہمیشہ کی بدنامی بادشاہ کے ذمہ عائد رہیگی غرض ایسے ایسے مضامین نرم و گرم
اُسمین لکہکر ایک سکہہ کے ہاتہہ وہ عرضی بادشاہ کی خدمت مین روانہ کی اور سمجہا دیا
کہ جس روز بادشاہ دربار عام کرکے یہہ عرضی بادشاہ کے حضور مین گذارش کری
جب وہ عرضی بادشاہ کے گوش گذار ہوئی بادشاہ نے اُسپر حکم صادر کیا کہ اگر
گوبند سنگہہ فقیرون کیطرح رہے اور غارت گری و کشت و خون سے باز آئے تو
کوئی اُسکا مزاحم نہو جہان چاہے سکونت رکہے۔ اس مضمون کا فرمان جب صوبہ
سرہند کے نام جاری ہوا تو گورو گوبند سنگہہ مطلق العنان ہو گیا اور کوٹ کہورا
مین سکونت اختیار کی تہوڑی مدت کے بعد جب عالمگیر بادشاہ سخت بیمار ہو گیا
تو گورو کے سکہہ پہر جمع ہوئے اور چاہا کہ ہاتہہ پانو ہلائین اور ہنگامہ جنگ برپا
کرکے مسلمانون سے عوض لین مگر کوٹ کہورا کے حاکم نے گورو کو رو برو بلایا اور
کہا کہ تم اس ارادہ سے باز آؤ اور فقیر بنے رہو تو بہتر ہے نہین تو پچتاؤگے کیونکہ
تم بادشاہی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتے جب فوج جمع ہوگی تو وہی پہلا معاملہ وقوع مین
آویگا اُسوقت جو تمکو بہاگنا پڑی تو ابہی سمجہہ جاؤ ناحق اپنی آسایش و آرام مین رخنہ
نہ ڈالو گورو نے جب فہمایش حاکم کی سُنی اُس حرکت سے باز آیا اور دل مین سمجہا
کہ میری سکہہ اگرچہ پہلے جمع ہو جاتے ہین مگر وقت پر جب تلوار کا سامنا ہوتا ہے

تو بہاگ جاتے ہین ایسا ہو کہ پہر مجھہ تن تنہا پر آفت آپڑی اور سکھہ اپنی اپنی گہرون کو
چلدین جب کوٹ کپورا کا حاکم بہی گورو سے بدظن ہوگیا تو گورو نے بمقام دمدمہ
ایک سال تک سکونت رکہی بعد ازان طبیعت رغب ہوئی کہ دکن کے ملک کی سیر
کرین اور اگر کوئی مردار ارادتمند صاحب اعیہ ملجائے تو اسکو اپنا جانشین بنا کر
گدی فقر کی اُسکی تحویل مین دین چنانچہ دائرہ دولت کے سمیت گورو مقام دمدمہ سے
دکن کو روانہ ہوا جابجا سیر کرتے کرتے ایک روز گورو ایک گانو مین فروکش ہوا جہان گوبند نام
فقیر قوم بیراگی رہتا تہا سینکڑون آدمی اُسکے چیلے تہے اور مال و دولت کی اُسکو کچہہ پروا
نتہی کہلے ہاتہون روپیہ خرچ کرتا تہا اُس سے گورو کی ملاقات ہوگئی اور رابطۂ اتحاد بدرجۂ
کمال پہنچا گورو نے اُسکا اجتماع و مال و دولت دیکہکر دل مین تصور کیا کہ اگر یہہ شخص ہمارا
سکھہ ہوجائے تو اسکو اپنی جگہہ گدی نشین کرکے ہر ایک امر کا منتظم اسکو بنائین کیونکہ
یہہ مالدار بہی ہے معتقد بہی اسکے بکثرت ہین اور یقین ہے کہ بعد ہماری مسلمانون سے
یہہ اُس جور و ستم کا عوض لیگا جو ہم اور ہماری باپ دادا پر ہوتا رہا ہی یہہ سوچکر گورو نے
اسکے مکان پر سکونت اختیار کی اور اس داؤ مین رہا کہ کسیطرح یہہ شہباز اوج مراد ہمارے
دام مین پہنس جاوے ایک رات کہ گورو اور گوبند بیراگی دونو آپسمین بیٹہے ہوئے بے تکلف
باتین کر رہے تہے گورو نے موقع وقت دیکہا اور اُسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ جب ہری
دیوی جی کا ہم نے ہوم کیا اور بچشم ظاہر ہمنے اُنکی درشن کئے تو دیوی جی کا برہمکوپ گیا
تہا کہ سرزمین پر تمہاری سلطنت ہوجائیگی مگر ہوم کے اختتام پر فروگذاشت یہہ ہوئی
کہ ہم نے اپنے صلبی بیٹی کا سر ہوم مین نہ ڈالا اور ایک چیلہ کا سر ڈالا اگر ہم اپنی بیٹے
کا سر ہوم مین ڈالتے تو بیشک ہماری سلطنت روی زمین پر ہوجاتی اب وہ سلطنت ہمارے
کسی جانشین و چیلہ کے نصیب ہوگی جو ہمارا ہم نام و ہم ملت ہوگا اور وہ ہماری دشمنون سے
ہماری باپ کے قتل کا بدلہ لیگا سو اب ہمارا یہہ ارادہ ہی کہ ہم تمکو چیلہ یعنی سکھہ بناکر اپنی

گدی پر بٹھلائین کیونکہ تم آدمی صاحب حوصلہ و اہل داعیہ و جوانمرد نظر آتے ہو اور نام بہی
تمہارا اور ہمارا ایک ہی اور یقین ہی کہ تم اس کار خیر مین کمر ہمت کی چست باندہکر کمال سعی و
کوشش کے ساتہہ اس کام کو بسرانجام پہنچاؤ گے جب تم راجہ بنجاؤ تو حتی الامکان مسلمانون
کو قتل کرو میری باپ کا عوض اُنسے لو کہ تمام دنیا کے لوگ تمہاری کارگذاری سے خوش
ہون اور تمام سرزمین پر تمہارا راج ہو جائے گو بندا المشہور بندا بیراگی نے جب یہہ خوشخبری
سنی کمال خوش ہوا اور یقین کر لیا کہ بموجب فرمان سری دیوی جی کے مین روی زمین کا
راجہ ہو جاؤنگا شاہان سرزمین مین سے کوئی شخص میرا مقابلہ کرنیوالا نہ رہیگا پس باوجودیکہ
اوّل وہ خاندان بیراگ کا چیلہ تہا اس سلسلہ سے علیحدہ ہو کر گورو گوبند سنگہ کا چیلہ بنگیا
اور بابل لیکر گورو کا سکہہ ہوا گورو گوبند سنگہ نے چند ماہ وہان قیام رکہکر اُسکو مذہب سکہی کے
احکام سکہلائے جب وہ بخوبی پختہ ہو گیا تو خلعت جانشینی کا اُسکو دیا اور فرمان جاری کیا کہ
بعد ہمارے جو ہمارا سکہہ ہو وہ اسکو گورو تصور کری اور اسکی اطاعت واجب سمجہی جب ہر ایک امر بخوبی
مستحکم ہو گیا تو گورو اپنی نیابت کا کام اُسکے حوالے کر کے آگے کو روانہ ہوا اور اُسکو حکم دیا کہ
پنجاب کے ملک مین جائے اور ہماری ہر ایک سکہہ سے نذرانہ وصول کری چنانچہ وہ پنجاب کیطرف کو
آیا وہانسے گورو گوبند سنگہ دکن مین بمقام اچپلانگر گیا اور مقام کیا وہانکے لوگون نے گورو کو فقیر
جانکر بہت غربت کی گورو نے ہر چند چاہا کہ مذہب سکہی کو وہان بہی رواج دین مگر وہان کے
لوگون نے تماکو کا پینا چہوڑا اور زنار توڑنا منظور نکیا اور نہ اُنکو منظور ہوا کہ سر کے بال بڑہاکر
اوپر کو جوڑا باندہین اس سبب سے گورو کا مذہب وہان رواج نہ پایا اور گورو بسبب اسکے کہ خویش و
اقربا اور اولاد اُسکی سب قتل ہو گئے تہے اور دیس چہوڑکر پردیس مین جا پڑا تہا دنیا سے بالکل
سخت بیزار تہا بلکہ دل سے چاہتا تہا کہ اب اس جہان فانی مین رہنا لاحاصل ہے عالم بالا کے
اور خالق حقیقی کے قرب مین وصل ہونے سے اور کوئی امر اچہا نہین ہے چنانچہ دن بدن
محبت اُسکی دنیا کے دون سے چہوٹتی جاتی تہی اور قرب الہی کا شوق بڑہتا جاتا تہا آخر ایسا

ایسا اتفاق ہوا کہ کابل کی ولایت کا ایک پٹھان چند گھوڑے سوداگری کے لیکر دکن
مین آیا اور گورو نے چند گھوڑے کئی ہزار روپیہ کو اُس سے خرید کئے اور روپیہ کے
دینے مین بہت دیر کی وہ روپیہ کے لئے تقاضا کرتا کرتا تھک گیا جب ایک سال
کا عرصہ گذر گیا تو ایک روز اُسنے تنگ آکر گورو کے سامنے بہت بے ادبی
کی اُسکی زبان درازی سے گورو بہت غضبناک ہوا اور سخت گالیان اُسکو دین
آخر پٹھان نے غصہ مین آکر تلوار کھینچ لی اور چاہا کہ گورو کا کام تمام کرے گورو نے
جھپٹ کر تلوار اُسکے ہاتھہ سے چھین لی اور ایک ہاتھہ تلوار کا ایسا مارا کہ سر اُسکا تن سے
جدا ہوگیا اگرچہ یہہ کام گورو سے تقدیر اُسکو کیا مگر بعد اُسکے بہت پچھتایا اور اُسکے جنازے
کو بہت دھوم دھام سے اُٹھاکر دفن کیا اور پٹھان کی عورت اور بیٹون سے معافی جرمانہ
کی مانگ کر قیمت گھوڑون کی اُسی وقت ادا کی علاوہ قیمت واجبی کے انعام اسقدر
دیا کہ وہ راضی ہوگئے تنخواہین اور روزینے بھی اُن کے مقرر ہوگئے اور دونو بیٹے پٹھان
کے مصاحبت مین داخل ہوگئے گورو اُن پٹھانون کو سب روز اپنی مصاحبت مین رکھتا
اور اُنکی دلجوئی بہت کرتا مگر اکثر اوقات باتون باتون مین یہہ تقریر بھی زبان پر لے آتا تھا کہ
اگر کوئی پٹھان باپ کا نطفہ ہو کر باپ کے قتل کا بدلہ نہ لے وہ بھی حلال کا نطفہ نہین ہوتا
اس پٹھان کے لڑکے ہر روز یہہ تقریر گورو کی زبانی سنتے اور چپ ہو رہتے
اور دلمین کہتے کہ آیا یہہ بات ہمکو گورو کیون اور کسواسطے کہتے ہین اور یہہ بھی شرط
نمک کی نہین ہے کہ ہم گورو کا کہنا کرین اور اسپر ہاتھہ اُٹھائین آخر ایک روز ایسا اتفاق
ہوا کہ گورو اُنہین دو پٹھانون کے ساتھہ چوپڑ کھیل رہا تھا اتنے مین ڈل پھینکے اور زبان
سے کہا کہ اگر کسیکے باپ کو کوئی ناحق مار ڈالے اور اُس مقتول کا بیٹا باوجودیکہ قاتل اُسکے
سامنے بیٹھا ہو اور بدلہ نہ لے تو اُسپر حیف ہے اور معلوم ہوا کہ وہ اُس مقتول باپ
کے نطفہ سے نہین بلکہ حرام کا ہے یہہ بات سنکر ان دونو پٹھانونکی رگ وحشت حرکت مین

آئی اور ایک اُنمین سے بکمال غضب و غصہ اُٹھہ کھڑا ہوا اور ایک خنجر جانگداز ایسے زور
سے گورو کے پیٹ مین مارا کہ پیٹ چاک ہوگیا اور آنتین باہر نکل پڑین یہہ خبر پاکر موجود
سکھہ جمع ہوگئے اور چاہا کہ پٹھان کو قتل کرڈالین مگر گورو نے منع کیا اور فرمایا کہ اس حملہ
مین اس شخص کا ذمہ کچھہ نہین کہ اسنے میری حکم کی تعمیل کی ہے انکو چھوڑ دو چنانچہ چھوڑ دیا
اور گورو نے اُنکو حکم دیا کہ فی الفور یہان سے چلے جائین سکھون نے ایک اُستاد
جراح چابک دست حاضر کیا اُسنے آنتین گورو کے پیٹ مین کہین اور زخم کو ٹانکے لگادئے
اور چند روز مرہم پٹی کرکے گورو کو غسل صحت کرادیا بروز غسل صحت گورو نے عام دربار
کیا سب اعتقاد مند لوگ حاضر آئے اُسوقت ایک سکھہ کے پاس نہایت عمدہ کمان تھی
ایسی کہ اُسکا چلہ چڑہانا بڑے جوانمرد کا کام تھا گورو نے وہ کمان سکھہ سے طلب کی اور یہہ دیکھکر
کہا کہ فی الحقیقت یہہ کمان بہت عمدہ ہے اگر ہم اچھے ہوتے تو اسکو کھینچتے ایک سکھہ نے
اُنمین سے جواب دیا کہ مہاراج آپ کے آگے یہہ کیا کمان ہے آپ اس سے بھی سخت کمان کا
چلہ چڑہاتے رہے ہین یہہ تقریر سنکر گورو اپنی مسند سے اُٹھہ کھڑا ہوا اور بہت زور لگاکر چلہ چڑہایا
چونکہ ٹانکے زخم کے ہنوز تازہ تھے اور زخم بھی نرم تھا وہ سب ٹانکے بسبب لگانے زور کے
پھر کھل گئے اور زخم تازہ ہوکر آنتین پھر پیٹ سے باہر آگئین اور گورو اُس صدمہ سے زمین
پر گرا اور جان بحق تسلیم ہوا یہہ حیرت انگیز صدمہ تاریخ کاتک سدی پنچمی ۱۷۶۵ بکرمی وقوع
مین آیا سکھون نے گورو کی نعش کو اُسی مقام پر دفن دیا اور بڑا گنبد بنایا جو ابتک بمقام اچیلا نگر
موجود ہے بتیس سال گورو گوبند سنگھہ بعد قتل اپنے باپ کے مسند نشین رہا اور اسی کی ذات
با برکات پر مسند نشینی ختم ہوئی کیونکہ اسکے پیچھے کوئی اُس جیسا شخص صاحب کرامت و شجاعت
نہوا اور چاروان فرزند اسکے اسکے حین حیات مسلمانون کے ہاتھہ سے قتل ہوچکے تھے

از مولف

زندگی دنیا کی ہے دو چار دن　　جو کہ یہان آیا ہے آخر جائیگا

جو کوئی جیسا کرے گا اس جگہہ ویسا اسکا پہل وہانپر پائیگا

ذکر بندا بیراگی کا جو اپنا بیراگ چہوڑکر گورو گوبند سنگہہ کا سکہہ ہوا اور تشریح اُن واقعات کی جو اُسکی وقیمین وقوع مین آئے

جب بندا بیراگی نائب گورو گوبند سنگہہ کا گورو گوبند سنگہہ کے حکم سے دکن کے ملک سے روانہ ہوکر پنجاب مین آیا تمام سکہون مین اُسکی مشہوری ہوگئی ہر ایک سکہہ کو اُسنے پروانے بہیجکر اپنے پاس بُلایا اور ہر ایک شخص پر نائب کرایا کہ اُسکو گورو گوبند سنگہہ نے اپنا جانشین مقرر کردیا ہی اور وہ بارادہ انتقام لینے قتل گورو تیغ بہادر کے پنجاب مین آیا ہے چنانچہ تمام سکہون نے بموجب تحریر گورو گوبند سنگہہ کے اُسکو سچا جانشین مان لیا اور اُسنے تہوڑی عرصہ مین بڑی دولت بہم پہنچالی اور انبوہ کثیر سکہان ارادتمند کا اُسکے پاس جمع ہوگیا چونکہ اُسوقت شاہ عالمگیر اورنگ زیب مرگیا تہا اور اُسکے بیٹون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوکر بہادر شاہ بادشاہ بنا تہا وہ بہی بسبب دکن کے دکن کو چلا گیا ہوا تہا اور ملک مین ابتری پہیلی ہوئی تہی بندا نے ایسے وقت کو غنیمت جانا پہلے اُسنے قطاع الطریقی و رہزنی اختیار کی اور بڑی بڑی ڈاکے مار کر دولت جمع کی عایا ی شاہی وزیر خان صوبہ سرہند کے پاس داد خواہ ہوئی اور بندا کے ظلم و تعدی کا حال بیان کیا اُسنے ایک برجستہ فوج بندا کی سرکوبی کے لئے اُسکی مقابلہ کے وقت تمام سکہون نے بکدل وجان ہوکر اُسکا مقابلہ کیا اور بادشاہی فوج شکست کہاکر بہاگ گئی پہر وزیر خان خود بندا کے مقابلہ کے لئے سوار ہوا مگر عین مقابلہ کے وقت ایسی ایک گولی وزیر خان کی چہاتی مین لگی کہ مرغ روح اُسکا قفس تن سے پرواز کرگیا جب افسر ہی مارا گیا تو تمام مسلمانی فوج تتر بتر ہوگئی اور بڑا خزانہ اور ذخیرہ ہتہیارون کا سکہون کے ہاتہہ آیا سکہون نے وزیر خان کی نعش ایک درخت سے لٹکا دی کہ اُسکو چیلین اور کوے کہاگئے بعد ازان سکہون نے فتحیاب ہوکر چلے

قصبہ ساڈھورہ کو کہ اب ضلع انبالہ مین واقع ہے خوب لوٹا ہزارون مسلمان تہ تیغ کیے
مسجدین اور خانقاہین سب گرادین پھر سرہند شہر پر جا پڑے شہر کو غارت کیا مسلمانون کی
عورتین اور بچے قتل کرڈالے بڑی بڑی حویلیان آگ لگا کر جلادین مسجدون اور مزارون
مین سے کوئی مکان باقی بچھوڑا غرض کہ لوہیانہ سے لیکر کرنال تک کوئی بستی اور شہر
اور گانوان کے مارے سے نہ بچا بعد تاراج کے اس تمام علاقہ کا مالی انتظام بھی بندا نے
اپنے نام پر کرلیا اور بجای خود بادشاہ بن بیٹھا ان تمام بستیون مین سے قصبہ کہرام کو تو
ایسا لوٹا کہ نشان آبادی کا باقی نہ چھوڑا اور قصبہ سامانہ مین دس ہزار زن و مرد مسلمان
قتل کیے یہہ خبر جب مابجہ کے سکھون کو پہنچی انہون نے بھی بڑا اجتماع کیا اور قصبہ وٹالہ و
کلانور کو انہون نے دل کھولکر لوٹا صدہا مسلمان جان سے مارے بندا جب آنروی
دریای ستلج کا لک لوٹ چکا تو وہ آپ کے ملک مین آیا سرہند جسقدر گانو تھے سب غارت
کیے پھر جمنا سے اتر کر دوآبہ کی مین داخل ہوا یہان اُسکے شامل وہ اجتماع سکھون کا بھی
ہوگیا جنہون نے وٹالہ کلانور وغیرہ آبادیان لوٹ کر برباد کین تھین ان کے شمول سے
بڑا بھاری لشکر سکھون کا ہوگیا اور ارادہ انکا یہہ قائم ہوگیا کہ لاہور کو لوٹ لین اس زمانہ
مین سید اسلم لاہور کا صوبہ دار تھا اُسنے بڑی کوشش سے لاہور کی حفاظت کی لاہور
کی فصیل پر توپین چڑھادین اور تمام مسلمانون کو ترغیب دی کہ سکھون کے ساتھہ جنگ
کرین چنانچہ پنجاب کے مسلمان محمد تقی و موسی بیگ و حاجی سید اسمٰعیل و سید عنایت اللہ
و ملا پیر محمد واعظ کی افسری سے متصل عیدگاہ لاہور کے جمع ہوئے اور سید اسلم
صوبہ لاہور بھی اپنی فوج لیکر اُن کے شامل ہوا سکھون نے جب اجتماع کی خبر پائی بڑی
تیزی اور تندی کے ساتھہ مسلمانون کے مقابل ہوئے صبح سے شام تک لڑائی ہوئی
ہزارون آدمی کھیت رہے شام کیوقت صوبہ لاہور کی سپاہ اُسکی بلا اجازت میدان سے
اُٹھکر داخل شہر ہوگئی اُنکے جانے سے اوروں کا حوصلہ بھی ٹوٹ گیا سب کے سب متفرق

ہوگئے اُسوقت سکھہ اگرچہ خاص شہر پر تو حملہ آور نہوئے کہ شہر کی پختہ فصیل بنی ہوئی
تہی اور توپین فصیل پر چڑہی ہوئی موجود تہین مگر سوای شہر کے جسقدر باہر قصبے اور گانو
تہے سب کے سب اُنہون نے لوٹ لئے سینکڑون آدمیون کو تہ تیغ کیا جب یہہ حال
رعایا کا دیکہا تو دوبارہ سید عنایت اللہ و محمد تقی و محمد زمان نے کئی ہزار آدمیون کو جمع
کرکے ارادہ کیا کہ سکہون کو اس علاقہ سے نکالدین مگر بسبب اسکے کہ برسات شروع
ہوگئی اور پانی برات ہونے لگی یہہ ارادہ ملتوی رہا اس خرابی و غارتگری و ظلم و ستم
کی خبر جب بہادر شاہ بادشاہ کو دکن مین پہنچی تو بادشاہ نے وہان سے کوچ کیا اور اجمیر مین
آکر اُترا اُس مقام پر ہزارون لوگ برباد ہوئی ہوئے علاقہ سرہند کے بادشاہ کے روبرو ہوئے
اور سب نے سکہونکی زیادتیون سے فریاد کی تمام سرگذشت سنکر بادشاہ کمال متحیر ہوا اور حکم
دیا کہ شاہی فوج فی الفور پنجاب کو روانہ ہو اور خود بہی بادشاہ یلغار کرتا ہوا پنجاب کو آیا
جب قریب پہنچا میر و زخان میواتی و مہابتخان سپہ سالار مع فوج جرار سکہونکی سرکوبی کو آگے
کو روانہ کیا گیا یہہ لوگ تو پنجاب کو پڑہے اور بایزید خان افغان ساکن قصور فوجدار کوہ
جمون جو پانی پت مین مقیم تہا اور شمس الدینخان برادرزادہ اُسکا جو دوابہ جالندہر کا صوبہ تہا
دونو اپنی اپنی جمعیت کے ساتہہ سرہند مین داخل ہوئے اور برباد شدہ رعیت کو بار دیگر اُن کے
گہرون مین آباد کیا اور عیسی خان بہندار دوابہ جالندہر مین مامور ہوکر اس سرزمین کے انتظام
مین مصروف ہوا اس فوج کے آنیسے اجتماع سکہونکا ٹوٹ گیا بہت سے تو اپنی اپنی گہرونمین
جا گہسے اور بہت سی بندا کے ہمراہ قلعہ مخلص پور المعروف لوہگڈہ مین قلعہ بند ہوئی بادشاہی
فوج نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا تین ماہ تک لڑائیان ہوتی رہین جب قلعہ مین رسد نرہی اور
قلعہ کے لوگ خوراک سے سخت تنگ ہوئے تو بندا ناچار ہوکر قلعہ سے بہاگ نکلا اور کوہستان
و شوارگذار مین جا چہپا ہر چند کہ امین اللہ خان و رستم دل خان امرای بادشاہی نے
بڑی جستجو کے ساتہہ سکہونکا تعاقب کیا مگر بندا ہاتہہ نہ آیا قلعہ مخلص پور سے بڑا بہاری خزانہ

و اسباب بندا کا بادشاہی فوج کے ہاتھہ آیا جو رعایای غارت شدہ پر تقسیم کیا گیا اور
مقبرے اور مسجدین جو سکھون نے مسمار کردئے تہے دوبارہ تعمیر ہوئے اجمیر سے
بادشاہ بکوچ متواتر لاہور مین آپہنچا تین ماہ تک لاہور مین ہی قیام پذیر رہا لاہور مین
ہی وہ بیمار ہوکر مرگیا بادشاہ کے مرنے کے بعد شاہزادگان محمد عظیم و محمد معزالدین و
سلطان کریم کی آپسمین نزاع ہوگئی اور ایک بہاری جنگ ہوکر سب ماری گئے اور دہلی
کے تخت پر محمد فرخ سیر بادشاہ نے جلوس فرمایا اُن ایام مین کہ دہلی کی سلطنت مین تزلزل
تہا بندا نے پہر وقت کو غنیمت جانا اور جمون کے علاقہ سے داخل پنجاب ہوکر قتل و غارت
کا بازار گرم کیا بہت ہی گانو قصبے تہ و بالا کر ڈالے اور ایک بڑا شور برپا کردیا گورو کے
سکہہ جو اپنے گہرونمین بیٹہے ہوئے موقع دیکہہ رہے تہے فوج فوج جمع ہوکر بندا کے پاس
جا پہنچے انکا لشکر جدہر جاتا تہا شہرون کے شہر ویران و برباد کردیتا تہا ان کے خوف سے
تمام رعیت اپنے گہر چہوڑ کر بہاگ گئی جس گانو مین یہہ جاتے اور کسی آدمی کو موجود نپاتے
تو گانو کو آگ لگا دیتے جو مسلمان اُن کے . دبروآتا جانبر نہوتا کیونکہ بموجب فرمان گورو
گوبند سنگہہ کے مسلمان کے قتل کرنے کو یہہ صواب عظیم اور موجب اپنی نجات کا تصور کرتے
تہے جب یہہ خبر دہلی مین فرخ سیر بادشاہ کو پہنچی ایک بڑی بہاری فوج بسرکردگی محمد امین خان
بہادر و عبدالصمد خان دلیر جنگ بندا کے استیصال کے لئے مامور کی جب یہہ فوج
پنجاب مین آئی بندا بہر پہاڑون مین چلا گیا امرای متعینہ نے اگرچہ تعاقب بہت کیا مگر
بندا کسی ایسے غار مین جہپا کہ سراغ اُسکا نہ پایا گیا اس تعاقب کے وقت بندا کے ہمراہی
بہی سب منتشر ہوگئے کوئی سکہہ مقابلہ پر نظر نہ آیا ہر ایک کوچ و مقام مین بندا اپنا
اسباب و خزانہ جسکو وہ اُٹہا نہ سکتا تہا سر میدان چہوڑ جاتا تہا جب کل اسباب خزانہ
جمع ہوگیا تو غارت شدہ رعیت بلائی گئی اور حسب حیثیت سب پر تقسیم کردیا گیا اور غریب
آوارہ خلقت کو پھر اُن کے گہرونمین بسایا گیا جب تعاقب ہوچکا تو دونو افسرون مین

سے محمد امین خان تو حسب الحکم بادشاہ کے دہلی کو چلا گیا اور عبد الصمد خان ولیر جنگ
لاہور مین آکر قیام پذیر ہوا جب ایک سال کامل گزر گیا تو پھر نبدا پہاڑ سے اُترا اور شہر کلانور
وسنتو کہہ گڈہ کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور سکھون کے اجتماع کے لیے جا بجا تحریرین
بھیجدین دو ماہ کے عرصہ مین بڑا مجموعہ سکھونکا جو پچاس ہزار سے کم نہ تھا اُسکے پاس
جمع ہو گیا شیخ محمد دایم فوجدار انبالہ حتی المقدور اُن کے ساتھہ لڑتا رہا مگر آخر کار شکست
کھاکر بحال خراب دیدہ پر آب داخل لاہور ہوا اور تمام کیفیت عبد الصمد خان دلیر جنگ کے
گوش گزار کی عبد الصمد خان نے عرضی اس حال کی بادشاہ کے حضور مین بھیجی بادشاہ یہہ
حالت سنکر کمال غضبناک ہوا اور ایک فوج کثیر جمع کر کے پنجاب کو روانہ کی اور امرائے
نامدار میر احمد خان فوجدار اور رنگ آباد اس مہم پر مامور ہوئے اور نواب عبد الصمد خان
دلیر جنگ کے نام بھی فرمان شاہی اجرا پایا کہ فوراً لاہور سے کوچ کر کے شامل فوج عامور
کے ہو جائے جب یہہ اجتماع کثیر بادشاہی فوج کا مع امرائے ذوی الاقتدار نبدا پر اگی
کے مقابلے کے لئے مامور ہوا تو سکھون کی فوج بھی مقابلے کے لئے مستعد ہو گئی و مقام
گورداسپورہ اجتماع کیا اور بہت دلجمعی کے ساتھہ ایک میدان وسیع پسند کر کے ڈیرہ
کیا اور اپنی فرودگاہ کے چارون طرف گہری خندق کھود کر پانی نہر کا اُسمین چھوڑ دیا کہ
غنیم کیواسطے عبور و مرور کا رستہ بند ہو جائے صرف ایک طرف سے آمد و رفت کا راستہ
قائم رکھا جب بادشاہی فوج وہان پہنچی تو اُسنے چارون طرف سے سکھونکی فرودگاہ کو
محاصرہ کر لیا جس سے اُنکا اُس مقام سے باہر آنا جانا بند ہو گیا اور غلہ کا آنا بالکل مسدود
ہوا جب تک ذخیرہ غلہ کا سکھون کے پاس رہا وہ جوانمردی کے ساتھہ اپنی فرودگاہ سے
نکل نکلکر مسلمانون سے لڑتے رہے جب خلہ رسدی بالکل تمام ہو گیا اور سکھہ جانورونکو
مار مار کر کھانے لگے اور کمال تنگی عائد ہو گئی تو بندا سخت گھبرایا ہر چند تجویزین کین سوائے
اطاعت کے کوئی تدبیر بن نہ آئی آخر بحالت ناچاری بندا نے ایک ایلچی اپنا نواب عبد الصمد خان

سپہ سالار کیخدمت مین بہیجا اور درخواست کی کہ اگر میری جان بخشی ہو اور مع ہمراہیون میری کے میری عزت و حرمت مین فرق نہ آئے تو مین حاضر ہوتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ آیندہ کبھی سرکار شاہی کے ملک مین شور و فساد نکرونگا سوای علاقہ سرکار پٹیالہ کے اور ملکون مین میرا اختیار ہے نواب ولیر جنگ نے درخواست اُسکی قبول کی اور فرمایا کہ مین حتی الامکان بندا کیواسطے بحضور بادشاہی جان بخشی کی سفارش کرونگا اور یقین ہے کہ جو عرض مین کرونگا بادشاہ قبول فرمائینگے وہ حاضر ہو جائے کہ اب کوئی اور صورت بچاؤ کی اُسکے واسطے نظر نہین آتی جب یہہ پیام بندا کے پاس پہنچا تو سخت ناچاری کی حالت مین نواب عبد الصمد خان کی ڈیوڑہی پر حاضر ہوا اور بلا حصول ملاقات قید مین بہیجا گیا اور سکھون کو حکم دیدیا گیا کہ جو ہتہیار دیوے سلامت اپنی گہر کو چلا جائے اور جو انکار کرے قتل ہو چنانچہ سب سکھون نے ہتہیار دیدئے اور اپنے گہرون کو چلے گئے بعد اس انتظام کے بندا کو لوہے کے پنجری مین بند کر کے بحفاظت فوج لائق کے دہلی کو روانہ کیا دہلی پہنچکر بندا بادشاہ فرخ سیر کے حضور مین پیش ہوا اور بادشاہ کے حکم سے گردن ماری گیا سوای اُسکے اور چند سکھہ جو مصاحب و مشیر با تدبیر بندا کے تہے اور قید مین یہی ہوئے نے رفاقت کی تہی وہ دہلی کے باہر متصل مزار خواجہ قطب الدین بختیار پہانسی پر چڑہائے گئے اور اسباب و نقد و جنس بندا کا تمام و کمال بادشاہی خزانہ مین داخل کیا گیا بیت

گر فلک سا تک پر لگا کر آدمی چڑہ جائیگا ایکدن زیر زمین وہ بوالہوس گڑ جائیگا

بعد وفات فرخ سیر بادشاہ کے جب محمد شاہ بادشاہ بنا تو نواب عبد الصمد خان جنہون نے اپنی بہادرانہ لڑائیون سے سکہون کا زور واقعی انتظام کیا تہا لاہور کا صوبہ مقرر ہوا اوائل حکومت مین اُسنے پنجاب مین خوب انتظام رکہا قطاع الطریقی و غارتگری کا بازار بالکل سرد ہو گیا مگر چند سال کے بعد وہ عیش و عشرت مین پڑ گیا امورات مملکت کی خبر گیری اُسنے بالکل چہوڑ دی اس سبب سے سکہون نے پہر سر نکالا اور جابجا غارتگری

ہونے لگی اور بروز روشن ڈاکے پڑنے لگے بلکہ یہانتک نوبت پہنچی کہ بروز روشن سکھان غارت گر شہر لاہور کے دوکانداروں کو لوٹ کر بھاگ جاتے اور کوئی انکا تعاقب نکرتا دریای راوی پر جو دھوبی لوگ کپڑے دھونے کے لئے جاتے تھے اُن کی گٹھڑیان سکھہ چھین کر لیجاتے تھے جب ایسی ایسی بے انتظامیان پنجاب کے ملک مین ہونے لگین تو اکثر رعایای پنجاب نے اسحال کی عرضیان بادشاہ کی خدمت مین بسمت دہلی روانہ کین اور بادشاہ نواب عبد الصمد خان کی بدانتظامی سے کمال ناراض ہوگیا اور پے در پے فرامین عتاب آمیز عبد الصمد خان کے نام پر جاری کیے مگر نواب نے اُنکی کچھہ تعمیل نہ کی چونکہ نواب زکریا خان نواب عبد الصمد خان ناظم لاہور کا بیٹا باپ سے ناراض ہوکر انہین ایام مین دہلی گیا ہوا تھا اُس نے موقع پاکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ اگر حضور مجھکو پنجاب کی نظامت کا عہدہ بخشین تو وہ انتظام کرون کہ سکھان غارت گر کا کہین نام و نشان باقی نچھوڑون بلکہ اس ناخدا ترس قوم کا سراغ روی زمین سے دور کردون چونکہ زکریا خان بھی جوانمرد بہادر آدمی تہا بادشاہ نے اُسکی التجا قبول کی اور عہدہ نظامت لاہور کا اُسکو دیکر خلعت فاخرہ بخشا اور خان بہادر کا خطاب بخشکر پنجاب کیطرف اُسکو روانہ کیا اور نواب عبد الصمد خان کو لاہور کی نظامت سے معزول کرکے ملتان کا ناظم بنایا جب یہہ فرمان لاہور مین عبد الصمد خان کے پاس آیا بتعمیل فرمان بادشاہی کے وہ ملتان کو روانہ ہوا اور لاہور مین خان بہادر زکریا خان کی حکومت قائم ہوئی اسنے غارت شدہ رعایا کی تسلی کی اور سرکاری امداد دیکر اُنکو پھر آباد کیا زمینداروں کو ہزار ہا روپیہ تقاوی کا دیکر دوبارہ زراعت کو رونق دی اور دیوان لکھپت رای جو اسکے باپ کے وقت کا دیوان تہا لاہور مین مدار المہام مقرر کیا اور ایک گشتی فوج سکھون کے انتظام کے لئے مقرر کی اور حکم دیا کہ یہہ فوج پنجاب کے بڑی بڑی قصبون

اور بستیون اور رستھون کی حفاظت کری اور سکھان غارت گر کا جہان نشان پائی
گرفتار کر کے لاہور کو روانہ کری اس انتظام سے بڑی بڑی ڈاکو اور غارت کر سکھہ گرفتار
ہو کر گرون ماری گئے اور پنجاب کے نامی لٹیری قتل ہوئے ایسی ایسی سخت تدبیرون سے
پنجاب کا انتظام بہر نحوبی ہو گیا ہزارون سکھہ قتل و غارت ہو گئے باقیماندہ پہاڑون کو
بہاگ گئے اور ملک ماجہ کا جو سکھونکا اصلی وطن تہا اُجڑ گیا نواب زکریا خان نے مسمی
ادینہ بیگ خان ایک امیر کو دامن کوہ شمالی کے ملک مین ناظم مقرر کیا علاقہ دوآبہ جالندہر
کا بہی اُسی کے تسلط مین دیکر فوجدار بنایا اُس ہوشیار و لئیق امیر نے اس علاقہ کا نحوبی
انتظام کیا اور قصبہ ادینہ نگر اپنے نام پر آباد کر کے وہان سکونت اختیار کی غرض اُسوقت
پنجاب کا انتظام نحوبی ہو گیا ایسا کہ پہلے کبہی نہین ہوا تہا اُسوقت اچانک ایک خرابی نادرشاہ
بادشاہ ایرانی کی مہم کی آپڑی جس سے وہ انتظام ٹوٹ گیا مختصر واقعہ اُسکا اُسطرح پر
ہے کہ جب محمد شاہ بادشاہ دہلی اور نظام الملک وزیر کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی تو اُسنے
ایک ایلچی پوشیدہ ایران کو نادرشاہ کے پاس بہیجا اور ترغیب دی کہ وہ ہند پر حملہ آور
ہو اور سلطنت ہند کی بے جنگ و جدل لے لے یہہ پیام سنکر نادرشاہ ہند پر حملہ آور ہوا
اول اُسنے کابل فتح کیا اور تمام علاقہ خراسان کا فتح کرتا ہوا پشاور آپہنچا نواب ناصر خان
پشاوری تیس ہزار افغان جمع کر کر نادرشاہ کے ساتہہ لڑا آخر شکست کہائی اور پکڑا گیا اور
نادرشاہ بے روک ٹوک دریای چناب پر آموجود ہوا اُس مقام پر قلندر خان نائب نواب
زکریا خان کا نادرشاہ کے مقابل ہوا اُسنے بہی شکست کہائی اور نادرشاہ نے چناب سے
اُتر کر راوی کے اُسطرف بلا حصلہ چہہ میل مقام کیا اُسوقت فوج ایران نے پشاور سے
راوی تک تمام علاقہ پنجاب کا لوٹ لیا اور گانو کے گانو ویران کر دئے تہے یہہ خبر سنکر
نواب زکریا خان نے اپنی تمام فوج کو جمع کیا اور ایک جمعیت کثیر کے ساتہہ راوی سے
ماوتر کر نادرشاہ کی فوج پر حملہ کیا تین روز تک پے در پے لڑائیان ہوئین دونو طرف سے

بارہ ہزار سپاہی ماری گئے چونہی لڑائی مین زکریا خان نے شکست کہائی اور پس پا
ہوکر داخل لاہور ہوا اور دیوار فصیل شہر اور قلعہ کی مضبوطی کا بخوبی انتظام کیا نادر شاہ
نے راوی سے اُتر کر شالامار باغ مین مقام کیا اور آپسمین معرفت وکلای چند روز سوال و
جواب ہوتے رہے آخر بذریعہ کفایت خان امیر دربار نادر شاہی کے لاہور کو امان ملی
اور زکریا خان کی جان بخشی ہوئی اور قرار پایا کہ صوبہ لاہور بیس لاکھ روپیہ نقد اور دو
زنجیر فیل بطور پیشکش لیکر بادشاہ کے حضور مین حاضر ہو چنانچہ نواب زکریا خان پیشکش
معینہ لیکر نادر شاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اُسکو خلعت دیکر بدستور صوبہ پنجاب کا حاکم
بنایا اور فخر الدولہ امین الدین خان کو صوبہ کشمیر مقرر کر کر ایک شائستہ فوج کے ساتھہ اسطرف
کو روانہ کیا بعد اس انتظام کے جب نادر شاہ کو پنجاب کیطرف سے بخوبی اطمینان ہوگیا تو بارادہ
فتح دہلی کے دریای بیاس سے عبور کیا چونکہ منجملہ اُن لوگون کے جنہون نے پشاور سے لاہور
تک نادر شاہ کے ساتھہ جنگ کی تہی ایکہزار سات سو کس بڑی بڑی امیر مثل نواب ناصر خان
وغیرہ نادر شاہ کے لشکر مین قید تہے دریا سے اُتر کر سب کی نسبت قتل کا حکم نافذ ہوا
اور وہ تمام قیدی دریای بیاس کے کنارے بکمال بیرحمی قتل ہوئے اس کام سے فارغ
ہوکر نادر شاہ نے دہلی کو رخ کیا جب بمقام پانی پت پہنچا محمد شاہ بادشاہ دہلی کی فوج بڑی
چستی وچالاکی کے ساتھہ اُسکے مقابل ہوئی مگر بعض امرای نمکحرام جنہون نے خود نادر شاہ
کو ایران سے طلب کیا تہا عین معرکہ جنگ کیوقت بہاگ نکلے اُن کے بہاگنے سے تمام
فوج مین بہاگ پڑگئی اور محمد شاہ نے بذریعہ وکلا کے اطاعت قبول کی اور نادر شاہ
کو بطور مہمان ہمراہ لیکر دہلی گیا چند روز ہنگامہ مہمان نوازی گرم رہا ایک روز اتفاقاً
شہر مین یہہ مشہور ہوگیا کہ نادر شاہ بادشاہ قلعہ کے اندر قتل ہوگیا ہے اس افواہ کو
شہر کے بدمعاش سچ جانکر ایرانیون کے لوٹنے پر مستعد ہوگئے یہہ خبر جب نادر شاہ کو
پہنچی غصہ کی آگ سے لال ہوگیا اور قلعہ سے نکلکر مسجد روشن الدولہ مین آیا اور شہر کے

قتل و تاراج کا حکم دیا اسحکم کے جاری ہوتے ہی ہزارون لوگ گلی کوچون اور بازارون
مین قتل ہو گئے اور کڑورون روپیہ کا مال و نقد و جنس لٹ گیا یہہ قصور شہر والونکا محمد شاہ
نے بکمال عجز و نیاز معاف کرایا اور قتل و غارت مسدود ہوئی آخر نادر شاہ نے تخت دہلی
کا بدستور محمد شاہ کو دیدیا اور بعوض نقصان و خرچہ فوج و سفر خرچ و نذرانہ کے پنجاب کا
ملک و کشمیر و ملتان و افغانستان و ڈیرجات و سنگھڑ و باک پٹن و دیپالپور وغیرہ اور ایک
بدم کے قریب زر نقد و جواہرات مع تخت طاؤس شاہجہانی جسکی تیاری پر ایک کڑور روپیہ
خرچ ہوا تھا مع جواہر کوہ نور اور موتیون کی چلونون کے محمد شاہ سے لیکر ایران کو معاودت
کی اور ابتدای ۱۱۵۱ ہجری مین لاہور پہنچا نواب زکریا خان لاہور سے دریای چناب تک
ہمراہ گیا جب کابل پہنچا تو دوبارہ ملتان پر یورش کی حیات اللہ خان نواب زکریا خان کا
بیٹا جو اُسوقت ملتان کا حاکم تھا بمتابعت پیش آیا بادشاہ نے اُس سے پانچ لاکھہ روپیہ
نذرانہ لیا اور شہنواز خان خطاب دیا بعد اس انتظام کے جب نادر شاہ سیستان پہنچا
تو اپنی امراء کے ہاتھہ سے جو اُسکے ظلم و تعدی سے بجان آئے ہوئے تھے قتل ہوا
اُسکے ماری جانے کے بعد احمد شاہ ابدالی جو نادر شاہی فوج کا افسر تھا بڑا خزانہ اپنے
قابو مین کر کر قندھار آیا اور تخت سلطنت پر اجلاس کیا اُسنے فی الفور علاقہ پشاور و
ڈیرجات وغیرہ اپنے تصرف مین کر لئے اُنہین ایام مین نواب زکریا خان صوبہ لاہور
اپنی موت سے مر گیا اور یحییٰ خان بڑا بیٹا زکریا خان کا پنجاب کا حاکم بنا اُسکے وقت
مین سکھون نے بہر سر اُٹھایا اور اکثر بادشاہی علاقے اپنی تصرف مین کر لئے اور جابجا
غارت و تاراج کا بازار گرم ہوا اُنہین دنون مین ایک گروہ سکھونکا موضع گوجرانوالہ
سے کچھہ سوداگری مال لوٹ کر پہاڑی کیطرف چلا جب قریب قصبہ ایمن آباد کے پہنچا
تو فوجدار ایمن آباد دیوان جیپت رای سکھونکی سرکوبی کو سوار ہوا سکھہ اُسکے ساتھہ
بکمال جرأت و جوانمردی مقابل ہوئے اور لڑائی مین دیوان جیپت رای مارا گیا یہہ خبر جب

لاہور مین دیوان لکھپت رای اُسکے بہائی کو پہنچی کمال غضبناک ہوا اور یحییٰ خان
صوبہ لاہور کی فوج لیکر سکھون کے مقابلہ کو روانہ ہوا سکھہ اُسوقت کوہ جمون مین
جا چھپے مگر اس بہادر سردار نے پیچھا نہ چھوڑا اور کوہ جمون کے علاقہ مین جاکر بیشمار
سکھہ قتل کئے اور ایکہزار سکھہ پا بزنجیر لاہور لے آیا اور بازار نخاس بیرون دروازہ
دہلی لیجاکر سب کو قتل کیا اُسی مقام پر انکی نعشین دفنائی گئین جہان اب سکھون نے
شہید گنج بنایا ہوا ہی اور اب بہی مجمع سکھون کا وہان رہتا ہی اور تمام روز رہنگ گہٹنی
رہتی ہے اس واقع کے بعد صوبہ لاہور نے سکھون کے قتل کے لئے حکم عام جاری
کیا اور انعام قرار پایا اس حکم کے جاری ہونے سے بہت سکھہ روزمرہ قتل ہوتے
تہے اور اُن کے سر روبرو صوبہ لاہور کے لائے جاتے تہے اور صورت انتظام کی
نمودار ہوگئی تہی کہ اور ایک خانگی فساد برپا ہوا اور شہنواز خان حاکم ملتان بارادہ تقسیم
ورثہ پدری کے ملتان سے مع فوج موجودہ کے لاہور آگیا اور متصل باغ شالامار کے
جہان اُسکے باپ کی قبر تہی اُترا اور دیوان صوبت سنگہ کی معرفت یحییٰ خان اپنے بہائی
سے باپ کی دولت و مال کا حصہ طلب کیا ابہی دونومین سوال وجواب ہی پیش
تہے کہ عید کا روز آگیا اور عیدگاہ مین بمقام باغ شالامار کے یحییٰ خان گیا وہان شہنواز خان
بہی آپہنچا اور بعد نماز باہم نزاع لفظی ہوکر نوبت بجنگ و جدل پہنچگئی چونکہ اُسوقت
یحییٰ خان کے ساتہہ تہوڑی جمعیت تہی اور شہنواز خان کے ہمراہی قریب پانسو کے
تہے لڑائی مین شہنواز خان غالب آیا یحییٰ خان کے ہمراہی سب قتل ہوئے اور یحییٰ
خان مقید ہوا بہائی کو قید کرکے بلا اجازت بادشاہ کے لاہور کی حکومت پر قابض ہوا
لکھپت رای دیوان کو بہی شہنواز نے قید کرلیا اور دیوان کوڑومل کو جو ملتان کی نظامت
کا دیوان تہا لاہور کا دیوان مقرر کردیا چونکہ یحییٰ خان اُسوقت احمد یار خان وغیرہ
افغانان تعلقہ کی حفاظت مین تہا اُسنے اُنکے ساتہہ سازش کرلی اور افغانون

نے پوشیدہ اُسکو رہائی دیدی اور وہ بہاگکر دہلی چلا گیا چونکہ شہنواز خان نے بی اجازت
بادشاہ کے پنجاب کی حکومت اپنے قبضہ مین کر لی تہی اب اُسکو یقین ہوگیا کہ بادشاہ
یحییٰ خان کے کہنے سے میری تنبیہ کو فوج بہیجیگا اور بادشاہی فوج کے ساتہہ میرا مقابلہ
غیر ممکن ہے مناسب یہہ ہی کہ مین احمد شاہ بادشاہ درانی کو کابل سے طلب کرکے پنجاب
کا ملک اُسکی نذر کردون اور آیندہ اُسکا ملازم ہوکر پنجاب مین حکومت کرون یہہ سوچکر اُسنے
شتر سوار کابل کیطرف مع عریضہ روانہ کیا اور بادشاہ درانی کی خدمت مین لکہا کہ
اگر بادشاہ پنجاب کی حکومت اپنے قبضہ مین لینا چاہتا ہے تو فی الفور پنجاب مین رونق
افروز ہو چنانچہ اُسکی تحریر پر بادشاہ فی الفور اِدہر کو روانہ ہوا جب متصل خیبر کے پہنچا
اور محمد شاہ شاہ دہلی کو اس یورش کی خبر پہنچی تو نواب قمر الدینخان وزیر کو جو حقیقی چچہ
شہنواز خان کا تہا تاکید کی کہ وہ شہنواز خان کو ہدایت کرے کہ وہ دلی اخلاص ہمارے
ساتہہ رکہے اور احمد شاہ کے حملہ کو اپنی جوانمردی سے روکے حکومت پنجاب کی ہماری
طرف سے اُسکو بدستور بحال رہے گی چنانچہ قمر الدینخان وزیر نے اس باب مین اُسکو سخت
ملامت کی اور امیدوار الطاف بادشاہی کرکے اپنے ساتہہ ملا لیا جب یہہ انتظام اس
طرف وقوع مین آگیا تو شہنواز خان بیقلم احمد شاہ سے پہر گیا مگر حیران تہا کہ اب احمد شاہ
کیونکر واپس ہو یا روکا جائے مگر کوئی تدبیر بن نہین آتی تہی پشاور پہنچکر احمد شاہ نے
اپنا وکیل غرا خان نام افغان ایک امیر کو شہنواز خان کے پاس بہیجا اور چاہا کہ بادشاہ
کے پہنچنے سے اوّل ہی عہد نامجات معرفت وکیل کی درمیان بادشاہ اور شہنواز خان
کے تحریر ہو کر اُن کی تکمیل ہو جاے غرا خان جب لاہور آیا اور شہنواز خان کو ملا تو اُس نے
اپنی نسبت شہنواز خان کا رخ اچہا نہ دیکہا اور یہہ بہی خبر پہنچگئی کہ شہنواز خان نے اب
صفائی اپنی شاہ دہلی کے ساتہہ کر لی ہے اور احمد شاہ کے بلانے سے نادم ہی اسواسطے
اُسنے لاہور مین اپنا قیام مناسب نجانا اور بے تحریر و تقریر واپس چلا گیا اور احمد شاہ

کو تمام احوال سے خبر دی یہہ خبر پاکر بادشاہ اپنی ارادہ سے باز نہ آیا اور بمقام رہتاس پہنچکر
صابر شاہ اپنے مرشد کے بیٹے کو سفیر بناکر لاہور کو روانہ کیا اور تاکید کی کہ اپنی عمدہ و
شائستہ تقریر کے زور سے شہنواز خان کو ہمارا مطیع کرے بحالت اطاعت کے
امیدوار عواطف خسروانہ اور بحالت عداوت کے مستوجب سزای مجرمانہ کی تقریر و نسے
اُس کو سمجھائے اور صابر شاہ فقیر کے بھیجنے کی ایک یہہ بھی وجہ تہی کہ بادشاہ کو صابر
شاہ کی ولایت و کرامت پر اعتقاد تہا اور تصور یہہ تہا کہ یہہ عابد خدا پرست اپنی باطنی
کشش سے بھی شہنواز خان کو مطیع کرلیگا مگر یہہ امر بادشاہ کے خیال کے برخلاف
وقوع مین آیا اور صابر شاہ نے شہنواز خان کے دربار مین اگر نہایت سخت تقریر کی
اور کہا کہ تو عجب بدعہد زبان کا کچا آدمی ہے کہ خود عریضہ بھیجکر تو نے بادشاہ کو کابل
سے بلایا اور اسقدر فاصلہ دور دراز کے آنے کی تکلیف دی اور اب اُس سے برگشتہ
ہوکر چاہتا ہی کہ اُسکو نقصان پہنچائے پس اگر تو مطیع ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ اس نفاق
کے عوض مین سخت سزا پائیگا یہہ بموقع تقریر صابر شاہ کی جب شہنواز خان نے سنی مارے
غضب کے کانپنے لگا اور جلاد کو حکم دیا کہ صابر شاہ کی گردن فی الفور کاٹ دو ہی چنانچہ سر
دربار صابر شاہ قتل ہوا ہمراہی صابر شاہ کے سب بہاگ گئے اس قتل کے وقوع کے بعد
شہنواز خان جنگ کی تیاری مین مصروف ہوا تمام فوج دور و نزدیک سے بلاکر جمع کی بارود
و گولہ کا سامان درست کیا شہر اور قلعہ کی مورچہ بندی بخوبی کی اس عرصہ مین احمد شاہ بمقام
شاہدرہ آکر فروکش ہوا اور کمال غضب و غصہ کی حالت مین دریای راوی سے عبور کیا اور ہر
شہنواز بیشمار جرار فوج لیکر باتفاق میرزا عصمت بیگ خان بخشی کے بادشاہ کے مقابل ہوا
اور آپسمین لڑائی شروع ہوئی اسوقت احمد شاہ کے ہمراہ دس ہزار سے زیادہ فوج نہ تہی اور
شہنواز خان کی پچاس ہزار سے زیادہ مگر فتح خداداد ہے تہوڑی سی لڑائی کے بعد شہنواز خان
کی فوج کے پانو اکہڑ گئے اور تمام و کمال بہاگ نکلی چونکہ اُسوقت شہر کے حصار کے باہر محلہ

مغل پورہ نہایت آباد تہا اور اُسی مقام پر اکثر امرا کے گھر تہے بادشاہی فوج اُسکے
لوٹنے مین مشغول ہوگئی اور لاکہون روپیہ کا مال وہانسے اُنکو مل گیا اور ایسی مستغنی
ہوئے کہ شہر کی لوٹ کرنیکی اُن کو خواہش نرہی شہنواز خان لاہور کی حکومت
اور میر مومنخان وغیرہ افغانان قصور اور دیوان لکہپت رای بجیٰ خان کے مصاحب
جو اسکے بہاگ جانے کی علت مین قید تہے قید سے چہوٹے اور اُنہین کی خاطر بادشاہ
نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ شہر نہ لوٹا جائے فوج نے بخوشی منظور کرلیا احمد شاہ نے حکومت
لاہور کی دیوان لکہپت رای کے سپرد کی اور افغانان قصور کو اُسکا مشیر باتدبیر بنا یا اور
میر مومن خان کو دیوانی کام سپرد کیا اور چند روز لاہور مین بانتظار آنے فوج امدادی
کے ٹہرا رہا جب کابل سے فوج آکر شامل بادشاہ کے ہوگئی تو دہلی کو روانہ ہوا جب قریب
سرہند کے پہنچا شہزادہ احمد شاہ محمد شاہ بادشاہ کا بیٹا جو مع وزیر قمر الدینخان میر معین الملک
وزیر کے بیٹے کو ہمراہ لئے ہوئے واسطے تفویضگی خدمت حکومت صوبہ پنجاب کے
لاہور کو چلا آتا تہا عین راہ مین مل گیا شہزادہ کے ہمراہ یہی اُسوقت معقول فوج تہی
کیونکہ بادشاہ جانتا تہا کہ شہنواز خان لاہور کی حکومت بغیر لڑے نہین دیگا اسواسطے
شہزادہ کے ہمراہ فوج معقول کردی تہی جب وزیر نے دیکہا کہ احمد شاہ درانی پنجاب
فتح کرکے اب دہلی کا ارادہ رکہتا ہے تو اُسی مقام پر لڑائی شروع کردی فریقین نے
ایک دوسری کا مقابلہ کمال شجاعت کے ساتہہ کیا اُس لڑائی مین وزیر قمر الدینخان
بضرب گولہ توپ مارا گیا اور میدان احمد شاہ درانی کے ہاتہہ رہا دوسری روز نواب
معین الملک وزیر قمر الدینخان کے بیٹے نے جو شاہ دہلی کیطرف سے صوبہ پنجاب
بنکر آیا تہا نہایت چستی و تندی کے ساتہہ افغانی فوج کا مقابلہ کیا اور اس زور و شور
کے ساتہہ لڑائی کی کہ فوج درانی بہاگ نکلی اور احمد شاہ درانی نے بحالت ناچاری
پیچہے کو کوچ کیا میر معین الملک اُسکے تعاقب مین ستلج تک آکر ٹہیر گیا کہ اُسوقت دہلی سے

خبر بادشاہ کی بیماری کی اگئی تہی اور شہزادہ احمد شاہ کو دہلی کیطرف رخصت کرنا
اُسکو ضرور تہا احمد شاہ درانی ستلج سے اُترکر سیدہا کابل کو چلا گیا اور معین الملک
لاہور مین پہنچکر حکومت کرنے لگا مگر اُس شور و فساد کے وقت پہر سکہان غازیگر
کمربستہ ہوکر اپنے کام مین مصروف ہو گئے تہے اور بمقام امرتسر ایک گلی قلعہ بناکر
رام رتنی نام رکہہ لیا تہا اور اُسمین مجمع غارت گر بنکار رہتا تہا میر معین الملک نے پنجاب
کا حاکم ہوکر پہلے پہل سکہون کا انتظام شروع کیا اور ایک لڑائی مین قلعہ رام رتنی پر
دخیل ہوکر اُسکو گرادیا اور ایسی سختی سے حکم دیا کہ جو سکہہ ملجائے اُسکو گرفتار کرلیا جائے
اس سخت حکم سے سکہہ لوگ بہت گہبرائے اور ہزارون پنجاب سے نکلکر چلے گئے اُسوقت
کوہستانی ریاستون مین سکہون کے ہجوم نظر آتے تہے اور پنجاب کا میدان سکہون سے
خالی تہا یہہ خبر پاکر میر منو نے پہاڑی راجون کیطرف احکام جاری کئے کہ اپنے علاقون
سے سکہون کو گرفتار کرکے بہیجین اس حکم کے اجرا سے سینکڑون سکہہ گرفتار ہوکر وہان
آتے اور بمقام نخاس گردن ماری جاتے۔ اتنے مین یکایک احمد شاہ درانی کے آنے
کی خبر پنجاب مین منتشر ہوگئی اور خبر آئی کہ احمد شاہ نے ایک خونخوار لشکر کے ساتہہ دریاے
اٹک سے عبور کیا ہی چونکہ اُسوقت میر معین الملک کے پاس اسقدر فوج نہ تہی کہ ایسی بادشاہ
جبار کے ساتہہ مقابلہ کرے اسواسطے اُس نے تاکیدی عرضیان متواتر اطلب امداد کے شاہ
دہلی کیخدمت مین بہیجین مگر اُسطرف سے کوئی مدد نہ پہنچی ناچار ہوکر اُسنے احمد شاہ درانی کے
نام ایک عرضی لکہی اور اُسمین درج کیا کہ مین تمہارا مطیع ہون جسطرح چاہو شرائط اطاعت
کی مجہہ سے لکہا لو اور خود بہی ایک مختصر فوج کے ساتہہ لاہور سے چلکر دریاے چناب کے
کنارے جا اُترا جب وہ عرضی احمد شاہ کے پاس پہنچی اس صلح کو اُسنے غنیمت جانا اور لکہا
کہ اگر میر معین الملک آدہی ملک سیالکوٹ و گجرات و پسرور وغیرہ جس جس علاقہ کا زر مالیہ
احمد شاہ لیتا تہا اُسکو سال بسال ادا کرے تو صلح ممکن ہے یہہ حکم بادشاہ کا میر معین الملک

نے حسب موقع وقت منظور کیا اور آپسمین عہدنامجات تحریر ہوگئے بعد اس انتظام کے
احمد شاہ درانی کابل کو واپس چلا گیا جب اس انتظام و ہوشیاری وصائب تدبیری
کی خبر دہلی مین پہنچی شاہ دہلی نے پروانہ عتاب آمیز میر معین الملک کے نام جاری کیا
اور علاقہ ملتان میر معین الملک سے چھین کر شہنواز خان کو دیدیا جو پہلے لڑائی مین
احمد شاہ درانی کے مقابلہ سے بھاگ کر دہلی کو چلا گیا تہا اور ایک فوج جرار دہلی
سے براہ دیپال پور ملتان کو جاکر اور دخل شہنواز خان کا ملتان پر دلاکر واپس چلے
گئے جب میر معین الملک کا نائب یعنی دیوان کوڑامل ملتان سے بیدخل ہوکر لاہور
آیا تو میر معین الملک کو بادشاہ دہلی کی ناقدردانی پر کمال افسوس ہوا اور یک قلم اطاعت
سے پھر گیا اور دیوان کوڑامل کو ایک برجستہ فوج کے ساتھہ ملتان کو روانہ کیا اور
حکم دیا کہ شہنواز خان سے بزور شمشیر ملتان لے لے چنانچہ دیوان کوڑامل نے ملتان
جاکر شہر کا محاصرہ کرلیا اور چھہ ماہ تک آپسمین لڑائیان ہوتی رہین آخر کار شہنواز خان
لڑائی مین مارا گیا اور دیوان کوڑامل فتحیاب ہوا اور اُسنے ملتان پر دخل پایا میر معین الملک
نے اس خدمتگاری مین اُسکو خطاب راجگی کا دیا اور بدستور نظامت ملتان کی اُسکے حوالہ
کردی بعد ایک سال کے جب زر مشروطہ میر معین الملک نے احمد شاہ کے پاس بھیجوایا تو احمد شاہ
پھر کابل سے روانہ ہوکر دریای جناب پر آموجود ہوا اور وہان سے دیوان جیون مل کہتری اپنے
سفیر کو لاہور بھیجا اور زر خراج طلب کیا میر معین الملک نے صاف جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ کے
پنجاب مین آنے سے تمام پنجاب مین تفرقہ پڑ گیا ہے زر مالیہ وصول نہین ہوا اگر درانی فوج
پنجاب سی نکلجائے تو بعد وصول کرنے کے روپیہ دیسکتا ہون یہہ جواب لیکر جب جیون مل
روانہ ہوا تو میر معین الملک بہی اپنی فوج لیکر اُسکے پیچھے پیچھے جناب کو چلدیا اور راجہ
کوڑامل ناظم ملتان اور آدینہ بیگ خان ناظم دوآبہ جالندہر کو حکم بھیجدیا کہ فی الفور اپنی اپنی
فوجین لیکر جناب پر حاضر ہون چنانچہ وہ بہی شامل فوج لاہور کے ہوگئی یہہ مجموعہ فوج کا جو کہ

احمد شاہ درانی اپنی فرودگاہ سے اُٹھکر لاہور کو روانہ ہوا جب یہہ گوجرانوالہ کے
قریب پہنچا تو احمد شاہ چناب سے اُترکر معین الملک کے پیچھے پیچھے ہو لیا لاہور کے
قریب دونو فوجون کی آپسمین ایک خفیف لڑائی ہوئی اس لڑائی کے بعد معین الملک
اپنے مورچون مین جو پہلے سے بنا رکھے تہے گھس گیا احمد شاہ اُسکے روبرو چار ماہ تک
میدان مین اترا رہا مگر معین الملک مورچہ سے باہر نہ نکلا اور نہ آپسمین لڑائی ہوئی جب
سپہ معین الملک کو مورچہ مین بیٹھے بیٹھے سخت تکلیف ہوئی اور بسبب نہ ملنے رسد کے
ناچار ہوگیا تو آدینہ بیگ خان وکوڑامل وغیرہ سرداران کو جمع کرکر مشورہ کیا کہ اب
کیا کرنا چاہیئے سب کی یہہ تجویز ٹہیری کہ مورچہ سے نکلکر میدان مین لڑنا چاہیئے مگر دیوان
راجہ کوڑامل کی تجویز اُسکے برخلاف تہی اُسنے بیان کیا کہ عنقریب موسم گرمی کا آنیوالا
ہے یہہ دلاینی لوگ جو سرد موسم کے خوگر ہین خود بخود تنگ ہوکر چلے جائینگے اور ہمکو
اُن سے لڑنا نہ پڑیگا سوای اسکے اگر ہمکو مورچہ مین تکلیف ہی تو افغانون کو بہی تکلیف ہے
اگرچہ یہہ تجویز کوڑامل کی نہایت مناسب تہی مگر اسکی تجویز پر کسیکو خیال نہ ہوا اور مورچہ سے
نکلکر لڑنے کی تجویز قرار پاگئی اور فوج آراستہ ہوکر مورچہ سے باہر نکل آئی بادشاہ نے بہی اُنکی
تیاری دیکہکر فوج کو حکم دیا کہ فوراً تیار ہوجائے چنانچہ افغانی فوج بہی اُسی وقت تیار ہوگئی
اور ایک گروہ سواران چست وچالاک نے لاہور کی فوج پر پہلے حملہ کیا اور لڑائی
شروع ہوئی صبح سے دوپہر تک نہایت تیزی وتندی کے ساتہہ جنگ ہوتی رہی دوپہر
کے بعد افغانی فوج کا غلبہ نمودار ہوا اور معین الملک کا مورچہ اُنہون نے لے لیا جب
یہہ حالت ہوئی تو دیوان کوڑامل ایک خونخوار لشکر کے ساتہہ افغانون پر ایک طرف سے
حملہ آور ہوا مگر عین لڑائی کے وقت کوڑامل کے ہاتہی کا پانو ایک گڑہے مین جا پڑا جسکے
صدمہ سے ہاتہی اور سوار دونو گر گئے اُسکے گرتے ہی ایک افغان سوار بجلی کیطرح تلوار
لیکر کوڑامل کے سر پر آپہنچا اور سر کاٹ کے لیگیا ایسے نامی سردار اور امیر بانوقدر کے مارے

جانے سے معین الملک کی فوج کے پانو اکھڑ گئے اور بے اختیار ہوکر بھاگی ناچار معین الملک
بھی بھاگ کر شہر مین آیا اور قلعہ مین محصور ہوا چونکہ شہر کی فصیل نادرست اور کئی
جگہہ سے ٹوٹی ہوئی تہی اُسکے استحکام پر معین الملک کو ہرگز بھروسا نتہا بحالت
ناچاری صلح پر آمادہ ہوا بعد اس فتحیابی کے احمد شاہ نی الفور دریای راوی سے اُتر کر
بمقام شالامار باغ اُترا اُس مقام پر معین الملک نے بادشاہ کے پاس صلح کا پیام بھیجا اور
اپنے حاضر ہونیکی درخواست کی احمد شاہ نے سردار جہان خان کو اُسکے استقبال کے
لیئے بھیجا اور معین الملک جہان خان کے ہمراہ بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے
اُسکی بہت خاطرداری کی اور بلحاظ اُسکی شجاعت وجوانمردی کے کھڑے ہوکر تعظیم
دی اور بعد گفتگو پنجاہ لکھہ روپیہ نقد معین الملک سے لینا تجویز کیا اور گیارہ اسپ تیز رفتار
مع زین طلائی اور دو زنجیر فیل مع ہودج نقرہی اُسکے حوالہ دلائے اور سند حکومت تمام پنجاب
کی اپنی طرف سے معین الملک کے نام لکھہ دی دوآبہ جالندہر و کوہستانی علاقہ سوای خطہ کشمیر کے
اسی کی تحویل مین دیا اور ایک گران بہا خلعت قیمتی ایکلاکھہ پچیس ہزار روپیہ کا معین الملک
کو دیکر اُسکو خوش کیا بعد اس انتظام کے بادشاہ دریای راوی سے اُتر کر بمقام مقبرہ جہانگیر
فروکش ہوا اُس مقام سے امیر عبداللہ خان ورانی کو ایک عمدہ فوج کے ساتھہ کشمیر کو روانہ
کیا اور حکم دیا کہ کشمیر جاکر شاہ دہلی کے ناظم کو وہانسے نکالدیوی چنانچہ عبداللہ خان نے
فوج شاہی ساتھہ لیکر کشمیر کو کوچ کیا اور وہان پہنچکر بے جنگ و جدل صوبہ کشمیر پر دخل
کیا افسران شاہی دہلی جو وہان مامور تہے باطاعت پیش آئے اور تمام ملک و مال حوالہ
کردیا جب فتحیابی کشمیر کی خبر بمقام شاہدرہ لاہور بادشاہ کے پاس پہنچی لاہور سے
کابل کیطرف کوچ کیا چلتی دفعہ حسینعلی کہتری کو حکومت کشمیر کی عطا کی اور عبداللہ خانکو
قابل بلالیا بادشاہ کی واپسی کے بعد پنجاب کی حالت بہت خراب تہی کیونکہ پانچ ماہ
کابل کے بدانتظامی وعدم خبرگیری سے جابجا بازار غارت و تاراج کا گرم تہا سکہوں نے

علاقون کے علاقے لوٹ لئے تہے اُسوقت میر معین الملک کو سب سے مقدم یہہ انتظام
نظر آیا کہ سکہون کی سرکوبی کرے چونکہ اُسوقت موضع دلن مین بڑا اجتماع سکہون کا
تہا پہلے میر معین الملک نے ایک شائستہ فوج کے ساتہہ اُسطرف کوچ کیا اُسکے جانے
سے سکہہ بہاگ گئے اسنے وہان ایک کچا قلعہ بنوایا اور فوج وہان تعینات کی
وہانسے جب پیچہے کو پہرا تو سلیہ لاراجل نے اپنا لشکر لیکر اُسپر حملہ کیا اور وہ جوانمرد
بہادر میر لشکر شکار کہیلتے کہیلتے گہوڑی سے گر کر مرگیا یہہ واقعہ ۱۷۵۴ء مین وقوع
آیا اُسکے مرنے کے بعد امین الدینخان بیٹا اُس کا بعمر تین سال کے باقی رہا اور مراد
بیگم اپنی والدہ کی سرپرستی سے مسند نشین ہوا اس عورت نے پنجاب کی حکومت اپنے
قبضہ اقتدار مین لے لی اور امرای دربار سوہری برمدار رکہا مگر چہہ ماہ کے بعد وہ لڑکا
بہی چیچک کی بیماری سے مرگیا اور اُس عورت کی کمر ٹوٹ گئی چونکہ وہ عورت کمال دانا
اور معاملہ فہم و علامہ دہر تہی اپنے رعب و داب سے اُسنے حکومت کو ہاتہہ سے نہہ چہوڑا
امرای دربار بہی اُسکی تباہی مین راضی نہوئے اور چاہا کہ برای نام یہہ حاکمہ بنی رہے
جب اُسکی حکومت جم گئی تو اُسنے اپنے وکلا دربار کابل اور دہلی مین بہیجکر فرامین عطاے
حکومت صوبہ پنجاب کی اپنے نام پر منگوالی اور بالاستقلال حکومت کرنی لگی امرای دربار کا
دخل اُسنے ہر ایک امر سے دور کر دیا اور اگر کوئی امیر کوئی حکم اپنے سابقہ اختیار سے جاری
کر دیتا تو وہ فی الفور منسوخ کیا جاتا جب ایسی حالت واقع ہوئی تو امرای دربار اُسکے دشمن
ہو گئے اور اس تجویز مین ہوئے کہ کسطرح بیگم کو بالای طاق رکہکر اپنے گروہ مین سے کسیکو
حاکم بنالین یہہ تجویز ابہی ظہور مین نہ آئی تہی کہ بیگم کو خبر ہو گئی اور اُسنے عریضہ اپنا اپنے
خاص معتبر کے ہاتہہ کابل کو روانہ کر دیا اور اُسمین درج کیا کہ میرے شوہر کے وقت کے اراکین
میرے ساتہہ دلی عداوت رکہتے ہین اور جان لینے کے درپے ہین بادشاہ ایک لئیق اہلکار جو
میرے کہنے سے انتظام کرے اور میری جان و مال کا حافظ ہو میرے پاس بطور نائب کے

بہیجدیوی بادشاہ نے اُسکی التماس کو قبول کیا اور جہان خان نام اپنے ایک امیر کو لاہور
بہیجدیا کسیقدر فوج بہی اُسکے ساتہہ روانہ ہوئی اُس سردار نے لاہور آکر بیگم کیطرف سے
بطور نائب کام کرنا شروع کیا میر بہکہاری خان بانی مسجد طلائی اُسوقت امیر الاعظم بیگم
کے دربار کا تہا اُسکا اختیار بالکل اُٹہا دیا گیا بلکہ اُسکو مراد بیگم نے محل مین بلواکر روبرو
جہانخان کے قتل کردیا اسکے قتل کے بعد اور سب امیر ڈر گئے مگر ہر ایک نے سرکاری امور مین
دخل دینا چہوڑ دیا اور خانہ نشین ہوگئے اور انتظام ہر ایک امر کا برہم و درہم ہوگیا فوجی
وملکی کارخانے ابتر و خراب ہوگئے علاقون کے علاقے سکہون نے لوٹ لئے زمیندارون سے
معاملہ وصول ہونا موقوف ہوگیا جہان خان ہر چند کوشش کرتا رایگان جاتی نو ملازم نوکرون
سے کچہہ کام نہین نکلتا تہا اور کام کے لوگ مراد بیگم کی قہلون مزاجی سے بیزار تہے جب ایسی ابتری
مملکت مین چہائی تو امرای قدیمی دربار نے ایک عریضہ صوبہ لاہور کی حالت کا لکہکر شاہ دہلی
کیخدمت مین بہیجا اور غازی الدین خان وزیر شاہ دہلی کہ فی الحقیقت شاہ وہی تہا ایک کثیر
فوج لیکر لاہور کے انتظام کے لئے روانہ ہوا مگر اس عقیلہ عورت یعنی مراد بیگم نے اسکا کچہہ زور
اپنے اوپر چلنے نہ دیا اور پوشیدہ اپنا وکیل وزیر کی خدمت مین بہیجکر بوعدۂ نکاح اُسکو اپنا
رام بلکہ غلام بنا لیا وزیر نے بڑی التجا کے ساتہہ اُسکو لاہور سے بمقام باجہی واڑہ طلب کیا
اور وہ بڑی اعزاز کے ساتہہ مع لشکر و سامان لاہور سے روانہ ہوکر آئی اور بمقام باجہی
واڑہ بڑی دھوم دہام سے شادی ہوئی دو ماہ تک بیگم اور وزیر اُس مقام پر بعیش و عشرت
مصروف رہی آخر وزیر نے پنجاب کا علاقہ بیگم کے نام پر واگزار رکہا مگر ایک شخص سید جمیل
نام کو اُسکی نیابت مین اپنی طرف سے مقرر کردیا اس تجویز کے بعد وزیر دہلی کو چلا گیا اور بیگم
لاہور کو چلی آئی سردار جہان کا حاکم مامور کابل بیگم کے لاہور پہنچنے سے اوّل کابل پہنچ
چکا تہا سید جمیل نے لاہور آکر ہر ایک امر کے اختیار اپنے ہاتہہ مین لے لئے مراد بیگم کا
اختیار اُسنے بالکل اُٹہا دیا وہ اُسوقت اپنے آپ کو صوبہ لاہور تصور کرتا تہا اُس نے قدیمی

اہلکارون کو گہرون سے بلاکر پرانی خدمات پر مقرر کردیا مالی و ملکی کام سب جاری کردئے
اس بات سے مراد بیگم کمال ناراض ہوئی اور چاہا کہ کسیطرح سید جمیل اس شہر سے ذلیل ہوکر
نکلجائے جب کوئی تدبیر اُس سے بن نہ آئی تو چند خطوط سید جمیل کی شکایت کے غازی الدین
وزیر کے نام لکھے مگر وزیر نے کسی خط کا جواب نہ دیا بلکہ تاکیدی احکام انتظامی سید جمیل کے
نام جاری ہوتے رہے جب مراد بیگم دہلی کیطرف سے مایوس ہوگئی تو پوشیدہ بھاگ کر کابل
چلی گئی اور جہان خان کی معرفت احمد شاہ درانی کے حضور مین حاضر ہوکر بادشاہ کو اس
بات پر آمادہ کیا کہ دہلی پر حملہ آور ہو کہ دہلی مین بہت سی دولت ہے اور احمد شاہ ۱۷۵۶ء
مین جونہی مرتبہ پنجاب کی طرف روانہ ہوا یہہ مہم بادشاہ نے صرف تبرغیب مراد بیگم کے
شروع کی جب دریای چناب سے اُترا سید جمیل الدینخان حاکم لاہور جو غازی الدین وزیر
وزیر کیطرف سے تہا دہلی کو چلا گیا اور امینہ بیگمخان ناظم دوآبہ جالندہر بہاڑون مین
جاچھپا بادشاہ نے لاہور آکر شہر پر قبضہ کرلیا اور لاہور کی حکومت میر منو کے وقت کے
اہلکارون کے حوالے کرکے دہلی کو چلا گیا اور شاہ دہلی سے جو برای نام بادشاہ تہا صلح کرکے
بڑی دولت حاصل کی اور محمد شاہ بادشاہ مرحوم کی لڑکی اپنے نکاح مین اور احمد شاہ
محمد شاہ کے بیٹے کی لڑکی اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لیکر واپس آیا شہر سرہند کی حد تک
تمام علاقہ پنجاب کا اپنے قبضہ مین کرلیا پہر لاہور مین اگرچند روز قیام رکہا اور سکہون کے
انتظام مین مصروف رہا مگر کچہہ نہ ہوا آخر شہزادہ تیمور کو صوبہ پنجاب مقرر کیا اور جہانخان
کو اُسکا وزیر مدارالمہام قرار دیکر کابل کو روانہ ہوا ایک عمدہ برجستہ فوج لاہور مین قائم کی
شہزادہ تیمور نہایت خلیق و نیک طینت و کم آزار شخص تہا اسکی نیک نیتی کے سبب سے
اسکے وقت مین پنجاب کا انتظام بخوبی ہوگیا مفسد و شر انگیز لوگ اور سکہہ غارت گر سب
بارآم تمام اپنے اپنے گہرون مین منہہ گئے غارت گری بالکل موقوف ہوگئی بادشاہی انتظام
نے ظہور دکہلایا مگر دس ماہ کے بعد یہہ انتظام کیا کرایا آدینہ بیگ خان کی نافرمانی کے

سبب سے بگڑ گیا اُسکی تشریح اسطرح پر ہے کہ جب شاہزادہ تیمور نے دیکھا کہ پنجاب کے حکام مین
سے آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ ایک زور آور شخص ہے اور ہمسری کا دعویدار ہوکر پوری
پوری تعمیل احکام کی نہین کرتا تو اُسکو منظور ہوا کہ اُسکو اپنا مطیع کرے بدین خیال اُسنے
آدینہ بیگ خان کے نام حکم جاری کیا کہ تم ایکبار ضرور ہمارے پاس حاضر ہوجاؤ کہ
بعض ضروری باتین اس لایق ہین کہ زبانی تمکو سمجھائی جائین آدینہ بیگ خان نے
اُسکے جواب مین لکھا کہ دوابہ بست جالندہر مین جہان مین حکمران ہون سب لوگ
سکھہی رہتے ہین اور رات دن انہین منصوبون اور تجویزون مین ہین کہ کسیطرح پھر
شورش برپا کرین سو اگر مین خدمت مین حاضر ہون اور علاقہ خالی چھوڑ جاؤن تو مفسد
لوگ موقع وقت غنیمت سمجھینگے اور ایسا مفسدہ برپا کرینگے کہ پھر انتظام اُسکا ممکن نہو گا
شہزادہ مجھکو اُسوقت حضوری مین معذور تصور فرائین شہزادہ تیمور نے مکرر سہ کر احکامات
اُسکی حاضری کے لئے جاری کئے مگر وہ نہ آیا آخر فوج سلطانی اُسکی تنبیہ کے لئے مامور
ہوئی کہ طوعاً وکرہاً اُسکو پکڑ کر لے آئین جب یہہ فوج آدینہ نگر کے پاس پہنچی آدینہ بیگخان
نے خواجہ میرزا افسر فوج کی بہت خاطر کی اور اسقدر مال دیا کہ اُسکو اپنا غلام بنا لیا اُسکے
ہمراہی فوج بھی تمام وکمال ملازم آدینہ بیگخان کی ہوگئی جب یہہ انتظام کرچکا آدینہ بیگخان
نے ایک عریضہ مشتمل ہدیہ مرشہ کے نام لکھا کہ اسوقت پنجاب کا ملک آپ کو مفت ملتا ہی
اگر آپ کسی معتمد کو فوج دیکر اسطرف مامور کرین بوقت پہنچنے فوج کے مین بھی امداد
کیواسطے حاضر ہون بلکہ مرشہ فوج جب دریای ستلج سے اُترے گی فی مہام دو لاکھہ روپیہ
مین لاہور پہنچنے تک دونگا چونکہ قوم مرشہ کی حکومت ہندوستان مین بڑی اوج پر تھی
اور دہلی بھی اُنہین کے قبضہ اقتدار مین تھا فی الفور بمنظوری درخواست آدینہ بیگخان
کے ملہار راؤ وٹھلو راؤ امرای مرشہ مین لاکھہ سوار و توپخانہ آتش بار لیکر پنجاب کو متوجہ ہوئے
جب کنارہ دریای ستلج پر پہنچے آدینہ بیگخان اُن کے استقبال کو گیا اور فوج مرشہ کی

ہمراہ لیکر لاہور کو روانہ ہوا یہہ خبر جب شہزادہ تیمور کو پہنچی بسبب اسکے کہ اُس کے پاس
فوج بہت کم تہی لاہور کو خالی چہوڑکر مع سردار جہانخان کابل کو روانہ ہوا سرداران
مرہٹہ نے لاہور مین داخل ہوکر اپنا انتظام کر لیا اور کل سامان شہزادہ تیمور کا
جسکو وہ اُٹہا نہ سکا تہا اپنے قبضہ مین کیا اور حسب التماس آدینہ بیگخان کے حکومت
لاہور کی خواجہ میرزا ملازم نکھوام شہزادہ تیمور کو دی اور شام جی و رام جی سرداران
مرہٹہ ملتان کے حاکم قرار پائے اور صاحبرام مرہٹہ بجمعیت دس ہزار سپاہی کے قلعہ
اٹک مین مامور ہوا کہ سد راہ مخالفان بوقت ضرورت ہو اور آدینہ بیگ خان کے متعلق
بدستور نظامت دوآبہ بست جالندہر کی رہی تہوڑی روز کے بعد خواجہ میرزا حاکم لاہور بحکم
صاحبرام مرہٹہ قلعدار اٹک کہ اُسوقت سرپرست افسر تمام پنجاب کا وہی تہا اپنے عہدہ سے
بالزام گاؤکشی برخاست ہوا یہان سے برخاست ہوکر وہ آدینہ بیگخان کے پاس گیا وہان
بہی جگہہ نہ ملی اور نہایت خراب و ابتر حال ہوگیا یہہ عوض اُسکو نکھوامی کا ملا جو اُس نے
اپنے مالک شہزادہ تیمور کے ساتہہ کی تہی اُسکی معزولی کے بعد باسورا و دوادو راؤ مرہٹہ
حاکم لاہور قرار پائے یہہ عملداری مرہٹون کی اُسوقت پنجاب مین برائے نام تہی جابجا سکہون
کی غارتگری جاری تہی کوئی سکہہ زمیندار اپنی گانو کا مالیہ مرہٹون کو نہین دیتا تہا سوائے
مسلمان مظلوم رعایا کے کوئی حکم انکا نہین مانتا تہا سوای دوآبہ بست جالندہر کے کہین صورت
انتظام کی نمودار نہ تہی کیونکہ آدینہ بیگخان نے اپنی علاقہ کے سکہون کے ساتہہ بہی اتفاق
کر لیا ہوا تہا اور ہر چنراُن کے ساتہہ بانٹ کہاتا تہا سردار جسا سنگہ اہلووالیہ بہی اُس کے
ساتہہ شامل تہا ایکدفعہ سکہون نے جمع ہوکر چاہا کہ آدینہ بیگخان سے ملک چہین لین ناچار آدینہ بیگخان
کو اُنکے ساتہہ لڑنا پڑا اس لڑائی مین بہی وہ فتحیاب ہا اور بہ تجویز جسا سنگہ آخر صلح ہوگئی پہر جمال الدین
خان افغان نے بیس ہزار کو ملہ فوج لیکر آدینہ بیگخان پر چڑہہ آیا اور وہ دو ماہ تک آپسمین
لڑائی رہی آخر جمال الدینخان مارا گیا ۱۷۵۶ء مین پنجاب کے علاقہ مین سخت قحط

پڑگیا اور بیشمار رعایا اپنی اپنی مکانات چھوڑکر غیر ملکون مین بھاگ گئے ۱۷۵۸ء مین اودنیہ
بیگمخان بقضای الہی مرگیا ۱۷۵۹ء مین احمد شاہ درانی ایک خونخوار لشکر ہمراہ لیکر
بارادہ جنگ قوم مرہٹہ کابل سے پنجاب کو آیا جب بمقام اٹک پہنچا اُسکے خوف سے تمام
فوج وامرای مرہٹہ پنجاب چھوڑکر چلے گئے کوئی مرہٹہ نام کو بھی پنجاب مین نہ رہا احمد شاہ
منظفر ومنصور لاہور مین داخل ہوا کریم داد خان افغان کو لاہور کا حاکم بنایا گجرات
وغیرہ محالات کی فوجداری زینخان کے سپرد کی اور جابجا حکام مامور کرکے ہندوستان
کو چلا گیا جب پانی پت کے قریب پہنچا تو دتاسندھیہ مرہٹہ ڈیڑھ لاکھہ فوج سوار وپیادہ
وتین سو ضرب توپ لیکر بادشاہ کے مقابل ہوا فریقین بڑی سرگرمی کے ساتھہ لڑے
بعد ایک سخت لڑائی کے احمد شاہ فتحیاب ہوا اسی ہزار فوج مرہٹہ کی قتل ہوئی دتاسندھیہ
سپہ لارجین میدان مین مارا گیا لاکھون روپیہ نقد وتوپخانہ لاکھون روپیہ کا متفرق
اسباب مرہٹون کا احمد شاہ نے لوٹ لیا بعد اس فتح کے جب احمد شاہ آگے بڑہا تو ہولکر
مرہٹہ ایک لاکھہ اسی ہزار فوج لیکر مقابل ہوا یہہ لڑائی بھی ہندوستان کی لڑائیون سے
ایک مشہور اور بڑی لڑائی ہی جسمین احمد شاہ نے فتح پائی اور ہولکر تمام سامان غارت مین
دیکر بھاگ گیا تیسری مرتبہ شیو دیو راؤ مرہٹہ ایک لاکھہ چالیس ہزار فوج کے ساتھہ میدان
مین آیا احمد شاہ نے جمنا سے اُتر کر اُسپر حملہ کیا اور ایسی تیزی وتندی کے ساتھہ جنگ
کی کہ مرہٹہ فوج سے سوای بھاگنے کے کچھہ بن نہ آئی افغانون نے انکا تعاقب کرکے ہزارون
قتل کیے اور بائیس ہزار ہندوانمین سے قید کر لیے پچاس ہزار قیمتی گھوڑے پچاس لاکھہ
روپیہ نقد اور لاکھون روپیہ کا سامان جنگ وغیرہ کا حاصل کیا بشمار توپین جو دستیاب
ہوئین وہ بیکار کردی گئین فقط جب احمد شاہ بارادہ جنگ مرہٹہ کے پہلی بمقام سرہند پہنچا
تو سربلند خان نام ایک افغان کو جو دہلی سے کابل کو جاتا تہا نوکر رکھکر سند صوبہ داری
تمام پنجاب کی اُسکو عنایت کی مگر یہہ شخص محض بے سامان تہا اس نے بادشاہ سے

اپنے سامان کی تیاری کے لئے ایک ماہ کی رخصت حاصل کی اور آدینہ نگر مین آکر
امرای کچہری آدینہ بیگخان سے درخواست کی کہ مجھکو ایک ایسا شخص لایق مطلوب ہے
جو میرے لاہور پہنچنے تک حکومت پنجاب کی اپنے قبضہ مین رکہی سب نے صوبت سنگہ
کا نام لیا چنانچہ سربلند خان نے اپنی طرف سے صورت سنگہ کو ملازم رکہکر لاہور کو روانہ
کیا جب صورت سنگہ لاہور پہنچا کریم داد خان صوبہ لاہور اور فوجدار خان فوجدار پسرور وغیرہ
حسب الطلب بادشاہ کے پانی پت کو چلے گئے اسوقت صورت سنگہ کے متعلق تمام پنجاب کا
انتظام تہا اس سبب سے یہہ گہبرا گیا اور حکومت سے دست بردار ہوا اور سربلند خان کو لکہا
کہ لاہور مین کوئی اور حاکم مقرر کرکے بہیجو چنانچہ سربلند خان نے جو اسوقت دوابہ جالندہر
کے انتظام مین مصروف تہا مسمی امیر محمد خان کو بجمعیت پانسو سوار کے لاہور مین بہیجا
ایسے نازک وقت مین کہ تمام فوج اور سردار پنجاب کے بادشاہ کے رکاب مرہٹونکی لڑائی
مین مصروف تہی سکہون نے میدان خالی پاکر بڑی آفت برپا کی پہلے جسا سنگہ اہلووالیہ
وجیت سنگہ کہنہ وہری سنگہ بہنگی والہا سنگہ وغیرہ سکہہ سرداران امرتسر مین بتقریب
غسل بیساکہی کے جمع ہوئے اور لاہور کے غارت کرنیکی تجویز قائم کی اور بحالت اجتماع
لاہور آگئے شہر لاہور کے حصار کے باہر جسقدر شہر آباد تہا اور جسکے گرد فصیل نہ تہی
سب لوٹ لیا گہرون کو آگ لگا دی اس غارت مین شہر کی رعایا بیشمار قتل ہوئی اور لاکہون
روپیہ کا اسباب لوٹا گیا پہر وہ اندرونی شہر کی غارت کیطرف متوجہ ہوئے امیر محمد خان نائب صوبہ نے
دروازہ شہر کے بند کرلئے سکہون نے محاصرہ کرلیا اور آمد و رفت لوگونکی بند کردی اور نائب صوبہ
کو کہلا بہیجا کہ اگر تم گورو کے سکہون کیواسطے کڑاہ پرشاد نذر بہیجدو تو خالصہ جی یہانسے چلا جائیگا نائب
صوبہ بسبب عدم موجودگی فوج کے بہت گہبرایا اور بحالت ناچاری تیس ہزار روپیہ کڑاہ پرشاد کا
دیکر سکہونکا محاصرہ شہر سے اٹہایا جب سکہہ چلے گئے بادشاہ بہی بعد فتح مرہٹہ لاہور آیا اور امیر
محمد خان سے سخت مواخذہ کیا کہ تونے اسقدر روپیہ مفت سکہون کو کیون دیا یہانتک کہ اسکو

قید کردیا یہہ حال دیکھکر شہر کے رئیس و چودہری بادشاہ کیخدمتمین حاضر ہوئے اور عذرات ظلم و
تعدی سکھونکی بیان کرکر بادشاہ کیخدمتمین التجا کی کہ امیر محمد خان قید سی رہا ہو چنانچہ رہا ہوا لاہور
کے مقام پر بادشاہ نے خواجہ عبید خان کو حاکم لاہور و سربلند خان کو حاکم ملتان و زین خان کو حاکم سرہند
مقرر کیا اور چاہتا تہا کہ چندی پنجاب مین رہ کر سکھون کو نیست و نابود کردیوی مگر اتنی مین اُس کو کابل سے
ایک ایسی وحشتناک خبر خانگی فساد کی کوش رد ہوئی کہ فی الفور کابل کو روانہ ہوا ۱۷۹۸ مین بہ راہ
گستاخی سکھونکے بادشاہی لشکر پر بہی بہت اندازیان کین مگر بادشاہ ضرور تہا اُسی غضب کی حالت
مین کابل جا پہونچا وہان پہنچکر اُس نے نورالدینخان ایک سردار کو سات ہزارون کے ساتھہ پنجاب
پر امور کیا اور حکم دیا کہ پنجاب مین جاکر سکھونکی سرکوبی کری اور تمام علاقہ مین گشت کرکے جہان سکھہ
پاوی شمشیر آبدار سے اسکا کام تمام کرے یہہ سردار جب پنجاب مین داخل ہوا سردار چڑت سنگھ
سکرچکیہ وغیرہ سردارون نے بڑی اجتماع کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کیا اور بعد بہت سے کشت و خون
کے نورالدینخان کو شکست ہوئی اور میدان سی بہاگ کر قلعہ سیالکوٹ مین محصور ہوا سکھون نے
قلعہ کا محاصرہ کرلیا جب نورالدینخان کو قلعہ کے اندر رسد نہ پہنچی گھبراکر جمون کو بہاگ گیا راجہ
جمون نے اُسکو اپنی پاس پناہ دی جب وہ پہاڑ پر جا پہنچا سردار چڑت سنگھ نے اُسکے سپاہی افسر
جو قید تہے جمون مین اُسکے پاس پہنچا دئے اس فتحیابی سے سکھون کے حوصلہ بڑہ گئے اور ہمسری
کے دعویدار ہوگئے یہہ خبر پاکر خواجہ عبید خان اپنی فوج لیکر لاہور سے سکھون کے مقابلہ کے لئے
نکلا اور قریب گوجرانوالہ کے درمیان سکھون کے اور اُسکے سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بہی خواجہ
عبید خان کو شکست ہوئی باعث یہہ ہوا کہ خواجہ کی فوج مین بہی اکثر سکھہ نوکر تہے اُنہون نے
لڑائی کیوقت تندہی نہ کی اور کچھہ بپاس ہم مذہبی کے سکھون کے لشکر مین چلے گئے اسوقت خواجہ
سخت پریشانی و ابتری کی حالت مین واپس آکر داخل لاہور ہوا جب سکھون نے یہہ لڑائی بہی فتح
کرلی تو ایک ایک سکھہ اپنی آپ کو ستم میدان جنگ تصور کرنے لگا اور سبکی نیت اس بات پر
قرار پائی کہ عاقل و اس گدی نشین و مہنت چنڈیالہ کو جو بڑا مالدار ہے لوٹ لیا جائے اس سے سکھونکی

کمال دشمنی نہی کیونکہ اُسکی دوستی مسلمانون کے ساتھہ بہت تہی اور احمد شاہ بادشاہ کو اس
نے بوقت ہجوم دہلی کے بہت سا روپیہ بطور امداد قرض دیا تہا ۱۷۶۳ء کے آغاز مین سکھون
نے مجمع کرکے قصبہ جنڈیالہ پر جو امرتسر سے سات کوس جالندہر کیطرف واقع ہے یورش کرکے
قصبہ کا محاصرہ کرلیا اور آپسمین لڑائی شروع ہوئی مہنت عاقل داس نے ایک تیز سوار نیز رفتار
بہیجا عریضہ دیکر کابل کو روانہ کیا اور بادشاہ سے مدد چاہی اس عرضی کے پہنچنے ہی بادشاہ چالیس
ہزار سوار کے ساتھہ بعزم یلغار پنجاب کو روانہ ہوا بادشاہ کے پہنچنے سے اول سکھون نے محاصرہ
جنڈیالہ کا چہوڑکر ستلج پار علاقہ سرہند مین غارت شروع کردی تہی اور زینخان صوبہ
سرہند اپنی فوج لیکر اُنسے لڑرہا تہا کہ یکایک بادشاہ دریای جہلم سے اُترکر بوہر کے عرصہ
مین اس مقام پر آپہنچا جہان لڑائی ہورہی تہی سکہہ اس سے اول بادشاہ کے آنے سے بیخبر
تہے جب اُنہون نے درانی فوج کی توپہان دیکہین بے اختیار ہوکر بہاگے مگر دلیران درانی
اُنکو کب بہاگنے دیتے تہے چاروطرف سے سکہون کو گہیر لیا اور قتل شروع کیا چوبیس ہزار سکہہ
قتل ہوا اور بیشمار مجروح و نیم جان میدان مین پڑے رہے باقیماندہ بہاگ گئے یہہ لڑائی سکہون کی
لڑائیون مین یادہ تر مشہور ہے اور سکہون نے اس لڑائی کا نام بربان پنجابی گہلوگہارا یعنی قتل عام
رکہا ہوا ہے سردار آلہ سنگہ والی پٹیالہ بہی اس لڑائی مین گرفتار ہوکر آیا مگر بسفارش وزیر دہنی کے بادشاہ نے
اُسکا قصور معاف کیا اور سات لاکہہ روپیہ نقد لیکر راجگی کا خطاب اُسکو دیا اور علاقہ مقبوضہ اُسکا اُس کے
نام بحال رکہا اس مہم سے فارغ ہوکر احمد شاہ لاہور مین آیا اور خبر پائی کہ جیونمل کہتری صوبہ کشمیر باغی ہوگیا
ہی اُسنے جسقدر افغان اہلکار کشمیر مین تہے وہانسے نکال دیے ہین یہہ خبر سنکر بادشاہ کمال غضبناک
ہوا اور نورالدینخان نام ایک امیر کو بہت سی فوج دیکر کشمیر کو امور کیا وہ ولا اور امیر جمون کے
راستے کشمیر کو گیا پہلے اُسنے راجہ جمون کو مطیع کیا اور راجہ جمون کی مدد سے نورالدین پیر پنجال
کی گہاٹی اُتر گیا جیونمل بمحرام بمقابلہ پیش آیا اور تہوڑی سی لڑائی مین گرفتار ہوکر بابر بجبر لاہور
کو روانہ کیا گیا جیونمل جب بادشاہ کے روبرو آیا پہلے اندہا کیا گیا اور چند روز کے بعد بحالت

نابینائی مقتول ہوا بعد فتح کشمیر بادشاہ نے سر بلند خان کو کوہستان سے طلب کرکے صوبہ دار
کشمیر کا مقرر کیا اور نور الدین خان کو اپنے پاس بلا لیا انہین ایام مین دیوالی کا تہوار آ پہنچا
اور سکھہ لوگ امرتسر مین جمع ہوئے بادشاہ نے جب یہہ خبر پائی فی الفور فوج لیکر امرتسر جا پہنچا
سکھہ اسکے جانیکی خبر پاکر بہاگ گئے بادشاہ نے اپنا غضب مندر پر نکالا اور حکم دیا کہ مندر
گرایا جائے بنیاد مین اُسکی بارود رکہکر اُڑا دیجائین تالاب کی عمارت گرا کر مغاک اُسکا مٹی سے
بہر دیا جائے چنانچہ فی الفور حکم کی تعمیل ہوئی اور تمام عمارت مندر کی ایک دو روز مین
مفقود ہوگئی اسکام سے فارغ ہوکر بادشاہ کابل کو روانہ گیا جب لشکر بادشاہی چناب
تک گیا غارتگران سکھہ پہر جا بجا موجود ہوئے اور سب سکھون نے ملکر قصور کو فتح کیا اور
شہر کو لوٹ کر بے اندازہ دولت حاصل کی پہر تو سکھون کے خیالات بڑہ گئے اور ملک گیری
کی ہوا دماغ مین سما گئی اور تمام سکھہ پنجاب کے جمع ہوکر سرہند پر حملہ آور ہوئے زین خان صوبہ
سرہند نے بکمال مضبوطی سکھونکا مقابلہ کیا آخر عین لڑائی مین زین خان مارا گیا اور سکھون
نے سرہند کو ایسا لوٹا اور غارت کیا کہ تمام رعایا محتاج ہوگئی بڑی بڑی عالیشان مکان
اور عمارتین سکھون نے گرا کر خاکمین ملا دین چھوٹے مکانات آگ لگا کر جلا دئے غرض کہ
اُس آباد و بارونق شہر مین آبادی کا نشان باقی نہ رکہا کیونکہ سکھون کو اس شہر کے ساتھہ
دلی عداوت تہی کیونکہ چارون بیٹے گورو گوبند سنگہ کے اورنگ زیب یعنی عالمگیر کیوقت
اس شہر مین قتل ہوئے تہے بلکہ زمانہ حال تک سکھونکا یہہ دستور چلا آتا ہے کہ جس سکھہ کا
گذر اس شہر کے کہنڈرات کے پاس سے ہوتا ہے وہ دو اینٹین اُس عمارت برباد شدہ
سے اُٹہا کر دریا مین پہینک آتا ہے غرضکہ سکھون نے بڑی جوانمردی کے ساتھہ اُس
ملک کو فتح کیا اور آپسمین تقسیم کرکے تہانجات قائم کردئے آلا سنگہ والی پٹیالہ نے
پچیس ہزار روپیہ نقد خالصہ جی کو دیکر کہنڈرات شہر ویران شدہ کے خرید لئے خواجہ
عبید خان کے بعد دیوان کابلی مل بادشاہ کیطرف سے لاہور کا حاکم مقرر ہوا مگر اُسکی

حکومت شہر کی چار دیواری کے اندر تہی شہر کے باہر سکہونکا زور شور تہا اور یہانتک
نوبت پہنچی کہ سکہون نے کابلی مل کو اس بات پر مجبور کیا کہ اگر تم قصابان گاؤکش کو جو
لاہور مین بہتی ہین قتل کروالو تو بہتر ورنہ ہم تمہاری جان کے دشمن ہوجائینگے ایک دن
تمکو قتل کرینگے اس بات سے کابلی مل بہت ڈرا اور حسب موقع وقت چند قصابان گاؤکش
کے ناک کان کٹوا کر لاہور سے نکال دیا یہہ خبر جب اخبار نویس کے ذریعہ سے احمد شاہ
کو ملی تو ساتوین دفعہ کابل سے پنجاب کو رخ کیا جب تک وہ دریای چناب سے نہ اترا اسکو
اسکے آنیکی اطلاع نہوئی سکہہ لوگ اسکے آنے کی خبر سنکر سب اپنے اپنے مکانات خالی
چہوڑکر جنگلون مین بہاگ گئے پہلے چند روز بادشاہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور فوج جابجا
سکہون کی تلاش کے لئے بہیجی مگر کہین کسی سکہہ کا سراغ نہ ملا پہر لاہور سے چلکر ستلج
تک گیا اور اکثر دیہات مین سکہون کے مکانات گرادئے اور انکی زراعتین جو پختہ
ہوئی ہوئی تہین کٹوا کر جلوادین ایسے ایسے کام وہ دو ماہ تک پنجاب مین کرتا رہا
پہر کابل کو چلا گیا بادشاہ کو اسبات کی بہت خواہش تہی کہ کسیطرح پنجاب کا انتظام
ہوجائے مگر نہوا اور حالت فتنہ و فساد کی روز بروز ابتر ہوتی جاتی تہی دریای راوی سے
اتر کر بادشاہ نے جہان خان اپنے مصاحب کو دس ہزار سوار و لباش ہمراہ دیکر حکم دیا
کہ بعد ہمارے تم انتظام پنجاب کا کرو سکہان غارت گر کو جسطرح ممکن ہو بے نام و نشان کردو
فوجداری علاقہ گجرات و رہتاس وغیرہ بہی اسکو عطا کئے چنانچہ جہان خان کو بعد جانے
بادشاہ کے سکہون کے مارنے کی فکر ہوئی اور بارادہ گرفتاری سردار چڑت سنگھ کے
پیغمبر کو جو انوالہ گیا مگر اسکو ایک ساعت اول خانجہان کے ارادہ سے خبر ہوگئی اور وہ
بہاگ گیا چونکہ بسبب ناک کان کاٹنے قصابان کے بادشاہ کابلی مل سے سخت ناراض
تہا کابل پہنچکر بادشاہ نے مسمی واورخان کو لاہور کا صوبہ مقرر کرکے بہیجا اور کابلی مل
کو حکم دیا کہ وہ واورخان کا نائب ہوکر کام کرے بہہ امر کابلی مل کو نہایت گران گزرا

اور چند روز کے بعد بخلاف حکم بادشاہ کے داور خان کو قید کر لیا اور حکومت
بہ اختیار خود کرنے لگا اُس زمانہ مین سکھان شورانگیز نے بمقام قصور کوٹ محی الدینخان
کا محاصرہ کیا ہوا تہا کابلی مل نے براہ خیر خواہی سکھون کو کہلا بہیجا کہ تمہارا جانی دشمن
جہان خان رہتہاس مین موجود ہے اور وہ تمہاری سرکوبی اور بیخ کنی کے لئے
سخت سخت تدبیرین کر رہا ہے تمکو چاہیئے کہ اُسکے حملہ کرنے سے اوّل تم اُسکا انتظام کر لو
اور ایسی صورت مین کہ وہ تمہاری آنے سے خبردار نہو اُسکو جا کر مار لو جب وہ مارا جائیگا
تو پہر کوئی دشمن تمہارا پنجاب مین باقی نہ رہیگا اُسوقت جو تمہارا دل چاہیگا کام کرنا یہہ خیر
خواہانہ پیام جب سکھون کے پاس پہنچا سب کے سب اسبات پر مستعد ہو گئے کہ پہلے جہانخان
کے ساتہہ لڑنا چاہیئے اور سب کے سب کوٹ محی الدینخان کا محاصرہ چہوڑ کر رہتہاس کو
روانہ ہوئے جہانخان اُسوقت سیالکوٹ کے علاقہ مین تہا سکھہ بہی وہان جا پہنچے اور
آپسمین سخت لڑائی ہوئی فریقین سے تین سو کے قریب آدمی ماری گئے صبح سے شام
تک لڑائی ہوئی آخر کار جہانخان نے شکست کہائی اور بحال تباہ رہتہاس کے قلعہ مین
جا کر محصور ہوا اور عریضہ حال اپنے کا لکہکر کابل کو روانہ کیا یہہ خبر سنکر بادشاہ پہر پنجاب
کو روانہ ہوا جب لاہور پہنچا کابلی مل کو قید مین بہجوا دیا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا
چونکہ کابلی مل نے لاہور کی رعایا کو بہت خوش رکہا ہوا تہا اُسکے قید ہو جانے سے لوگ
بہت غمگین ہوئے اور چودہری و مقدم ہر ایک قوم کے جمع ہو کر بادشاہ کے حضور مین
گئے اور کمال عاجزی کے ساتہہ اُسکی رہائی کی درخواست کی بادشاہ نے رعایا کا کہنا
منظور کیا اور اُسکا گناہ معاف کر کے بدستور لاہور کا حاکم بنا دیا اسکی بار بہی بادشاہ نے
سکھون کی تلاش گانو گانو کرائی اور شہر شہر ڈہونڈا مگر وہ ساندل بار وغیرہ ایسے مشکل گزار
مقامات مین جا گہسے تہے کہ کوئی اُنکا نشان پا نہین سکتا تہا اس مقام سے ایک دستہ فوج
بادشاہی کا جن کی تعداد بارہ ہزار تہی باغوای شہزادہ تیمور کے بادشاہ سے منحرف ہو کر

بے اجازت کابل کو چلا گیا اس امر کے وقوع سے بادشاہ کمال متحیر و غضبناک تہا اور اُسی غضب و غصہ کی حالت مین لاہور سے ملتان کیطرف چلا گیا اور ملتان پہنچکر علی محمد خان ناظم ملتان کو جو شہزادہ تیمور کا دوست تہا اور شہزادہ اُسی کے کہنے کے بموجب باپ سے منحرف ہوکر نافرمانی پر آمادہ ہوا تہا گرفتار کیا اور چند روز مقید رکہکر اُسکا پیٹ چاک کرادیا اور شجاع خان ایک افغان کو جو اُسکے معدا جان خاص مین سے تہا ملتان کا حاکم نیا بعد اس انتظام کے پہر لاہور مین آیا اور براہ جموں کابل کو چلا گیا اُسوقت کابلی مل صوبہ لاہور جو بادشاہ کے رخصت کرنے کے لئے جموں تک گیا تہا واپس لاہور مین نہ آسکا کیونکہ بادشاہ کے رخصت ہوتے ہی ہزارون سکہہ اسطرح موجود ہوگئے ہے جسطرح زمین سے سبزہ نکلتا ہی کابلی مل کو اُن کے خوف سے لاہور تک واپس آنا مشکل ہوگیا اُسکے پیچہے سردار گوجر سنگہ ولہنا سنگہ وسوبہا سنگہ نے ملکر لاہور پر یورش کی اور قابض ہوبیٹہے پہلے اُنہون نے لاہور کو خوب لوٹا مگر آخر مین اُن تینون سردارون نے لاہور کے محلون کے حصے کرلئے اور باختیار خود حکومت کرنے لگے مال و دولت و اسباب کابلی مل کا جسقدر لاہور مین تہا اُنہین تینون نے ضبط کرکر آپسمین بانٹ لیا اور اُسکے قبائل کو قید کر رکہا کابلی مل کو جب یہہ خبر پہنچی نہایت گہبرایا اور اپنا وکیل تینون حاکمون کے پاس بہیجکر التجا کی کہ اُسکے قبائل قید سے رہا کردئے جائین چنانچہ بعد ادای پچیس ہزار روپیہ نذرانہ کے قبائل اُسکے رہا ہوکر جموں کو چلے گئے کابلی مل نے اپنی حالت کی عرضی کابل مین بخدمت بادشاہ بہیجی تو بادشاہ نے پہر پنجاب کے آنیکا ارادہ کیا جب بمقام رہتاس پہنچا سردار خان صوبہ کشمیر شرفیاب ملازمت ہوا بادشاہ نے اُسکو فوجدار رہتاس کا مقرر کیا اور وہان ہی سے بسبب وقوع مین آنے کسی خانگی فساد کے کابل کو چلا گیا چار ماہ کے بعد پہر اُلٹے پانون پنجاب مین آیا جب لاہور کے متصل پہنچا لاہور کے تینون حاکم حکومت چہوڑ کر بہاگ گئے بادشاہ کمال غضب کی حالت مین یہی چاہتا تہا کہ اگر سکہہ کہین ملجائین تو انکا نام و نشان صفحہ عالم پر نہچہوڑون

مگر سکھہ اسکو کب دستیاب ہوتے تھے بادشاہی لشکر نے تمام زمانہ جہان مارا مگر کسی سکھہ کی
صورت نظر نہ آئے آخر مولوی عبید اللہ کو حکومت لاہور کی عنایت کی اور خود سرہند تک گیا
شہر سرہند کو اُجڑا ہوا دیکھکر کمال غمناک ہوا اُسی مقام پر امرسنگھہ آلا سنگھہ والی پٹیالہ کا بیٹا خدمت مین
حاضر ہوا اور اپنے باپکے مرجانے کی اطلاع بادشاہ کو کی اور چاہا کہ بادشاہ براہ پرورش راجگی کا خطاب اُسکو
بعد لینے نذرانہ کے عنایت کری چنانچہ تین لاکھہ روپیہ نقد اُس سے وصول کر کے خطاب مہاراجہ
راجگان ہندر بہادر والی پٹیالہ اُسکو ملا اور گدی راج پٹیالہ کی بدستور اُسکو معاف و واگذار ہی
وہانسی واپس آکر چند روز لاہور مین قیام کیا پھر بکوچ بلخ کابل کو چلا گیا یہہ گویا آخری آنا اُسکا
پنجاب مین تھا اُسکے جانے کے بعد تینون سردار حاکم لاہور کے پھر آموجود ہوئے مولوی عبید اللہ
اور زکریا خان حکام لاہور نے اُنکو شہر مین داخل نہ دیا اور ایک ماہ تک دروازہ بند رہی اس سبب سے
رعیت کمال تنگ ہوئی اور شہر والونکا دم ناک مین آگیا ناچار ایک طرف سے شہر والون نے ملکر دروازہ
شہر کا کھولدیا اور تینون سردار شہر مین داخل ہوئے مولوی عبید اللہ جو خاص لاہور کا
رہنے والا اور بڑا عالم و فاضل تھا اُسکو سکھون نے بلحاظ ہموطنی اور اُسکی فضیلت کے کچھہ نکہا
کرداؤد خان کو قلعہ کے توشہ خانہ کے اندر قید کر دیا بعد دو ماہ کے بسفارش مولوی عبید اللہ وہ بھی
رہا ہو گیا اُس روز سے آمد و رفت فوج افغانی کی احمد شاہ بادشاہ کے حین حیات تک پنجاب
مین بند رہی اور سکھہ جہر شہر اور قصبہ قصبہ خود مختار حاکم ہو گئے اسواسطے مناسب معلوم ہوتا
ہے کہ سکھون کے ہر ایک خاندان کا حال جسکو وہ مثل کہتے ہین شرح و مفصل تحریر ہو

دوسرا حصہ سکھونکی بارہ مثلون کے بیانمین جو پنجاب مین بعد
ضعف سلطنت چغتائی جابجا حاکم و فرمان ہوئے ہین

اذبان صداقت نشان و مخبران راست گفتار اظہار اس داستان عجیب و سرگزشت غریب کا اسطرح
پر کرتے ہین کہ جب سلطنت چغتائی و حکومت شاہان مغول کی دہلی مین کمال ضعیف ہو گئی

نادرشاہ کی مہمون اور احمد شاہ درانی کے حملون نے اور بہی اس نخت کو زیر بار و برباد کر دیا
اُس وقت پنجاب کا علاقہ سرہند تک دہلی کی حکومت سے نکل گیا اور میر معین الملک المشہور
میر منو و نواب زکریا خان بہادر وغیرہ صوبہ لاہور کے کبہی زیر حکومت شاہ کابل اور کبہی خود
سر حکومت کرتے تہے اُنکا انتظام بہی برای نام تہا کیونکہ سکہون نے جابجا غارتگری کا بازار
گرم کیا ہوا تہا اور علاقون کے علاقے اُنکی غارت سے برباد و ویران ہو چکے تہے قصبون کے
قصبے اور شہرون کے شہر اُنہون نے لوٹ لئے تہے اگرچہ سکہون کے انتظام کے لئے احمد شاہ بادشاہ
درانی سات مرتبہ کابل سے پنجاب مین آیا اور بڑے میدان گرم کئے اور اُسکی وفات کے بعد شاہ
زمان بادشاہ نے بہی دو دفعہ پنجاب کے سفر کی تکلیف کی مگر انتظام نہو سکا ناچار شاہان کابل بہی
اسملک کی حکومت سے دست بردار ہوے اور یہہ ملک بیحاکم و بیمالک رہ گیا اُسوقت سکہون کی
بن آئی اور اُنہون نے یہہ تمام علاقہ آپسمین جسقدر سکہکو ملا و بالیا اور حکومت کرنے لگے اگرچہ
اُسوقت چہوٹے چہوٹے حاکم سکہہ تو گانو گانو تہے مگر بارہ گروہ بڑی بڑی تہے جو اُسوقت بارہ
شاہین کہلاتی تہین جن کی تفصیل اب مفصل و شرح اس تاریخ مین لکہی جاتی ہے

پہلی مثل بہنگی سکہونکی

یہہ مثل بارہ مثلون مین سے نامی و مشہور مثل سکہونکی ہے اس خاندان کے سکہہ شہر امرتسر و گجرات و
چنیوٹ اور ترسیری حصہ شہر لاہور پر قابض و حاکم بالاستقلال تہے اور سب سے پہلے یہی مثل تہی جنہون
نے عام سکہون سے غارتگری و باراج مین ناموری پیدا کی اور حکومت کا سلسلہ یہی سب سے اوّل
اسی خاندان نے پیدا کیا بارہ ہزار سوار جرار اسمین تہے ابتدا اس مثل کی اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ
مورث اعلی اس مثل کا چہجا سنگہ نام تہا جسکی سکونت موضع بیج وڑین امرتسر سے بہت قریب ہے
اسنے گورو گوبند سنگہ کے ہاتہہ سے پاہل لی اور سکہہ بنا چونکہ یہہ شخص سکہا یعنی بہنگ بہت
پیتا تہا اسواسطے بہنگی کے خطاب سے مخاطب ہوا اُس سے مسمیان بہاسنگہ و تہاسنگہ نے پاہل لی

اور سکھہ ہوئے تینون کا ایک جگلا یعنے مجمع بنا اور کمال دوستی پیدا ہوئی بعد ازان میمیان
مہیان سنگہ وجگت سنگہ وگلاب سنگہ ساکنان موضع وہوسہ جو لغر تسر کے شرق وشمال کے گوشہ
مین بفاصلہ چھہ میل کے واقع ہی اور کرڑ سنگہ ساکن موضع چوہال جو امرتسر کے قریب واقع ہی
اور گوربخش سنگہ ساکن اورانوالہ ذات کا جاٹ سندہو اگر سنگہ کنگوڑہ ساکن جی سنگہ والہ و
ساون سنگہ رندہاوا انکی شامل ہوئے اور سب نے چھجا سنگہ سے بابلین لین پہر تو یہہ ایک خاص گروہ
بنگیا اور چاہا کہ بموجب بشارت گورو گوبند سنگہ کے کہ وہ کہہ گیا تہا کہ ایک روز ایسا ہوگا جو ہمارا
خالصہ راج کریگا انہہ بانو مارین اور قوت حاصل کرکے سلطنت چغتائی کو جو بالکل نیست ونابود
ہوتے جاتے تہے اپنے قبضہ مین کرلین اور گورو کی منادی تمام ہندوستان مین کرائین اس
وہم وخیال پر انہون نے غارت ورہزنی شروع کی رات کے وقت مجمع کرکے دور دور کی آبادیون پر
جاپڑتے اور لوٹ کرلے آتے بہت سی گانو انہون نے لوٹ کر برباد کردیے رعایا کا کوئی فریادرس
نہ تہا چند سال کے بعد چھجا سنگہ بہنگی جو بڑا افسر اور سپہ سالار اس فرقہ کا تہا مرگیا اسکے مرنے کے بعد
بہاسنگہ مالک وسرپرست اس مثل کا بنا یہہ شخص اولاد نہین رکہتا تہا اسلئے اسنے ہری سنگہ ساکن تنجور کو
متبنے کیا اور یہہ ہری سنگہ بعمر خوردسالی اسی کے سانہہ سہی سکہہ بنا تہا اور بابل ہی تہی اور
اسکے خدمتگارون مین نوکر ہوا تہا چونکہ لڑکا خوبصورت اور جمیل تہا اسنے اسکی پرورش کی اور
فرزند بناکر اپنی جائداد کا مالک کردیا جب بہاسنگہ مرگیا تو ہری سنگہ اسکا متبنے اسکی جگہہ افسر تمام مثل کا
قرار پایا یہہ شخص نہایت چالاک اور زور آور اور اقبال مند تہا اس سے پہلے تو اس مثل کے راہزن
رات کو رہزنی کرتے تہے مگر اسنے بروز روشن غارت گری شروع کردی اور یہہ اپنی مجمع کے ساتہہ
سو سو کوس تک جاکر اور ملکون کو غارت کرلاتا تہا اچہے اچہے جوان سکہہ اسنے نوکر رکہے اور گہوڑے
بہت بہت عمدہ قیمتی بہم پہنچاکر سوارون کی سواری کے لئے تجویز کئے اور اپنی مثل کو وہ فروغ
دیا کہ تمام دوآبہ باری مین اسکی ثانی کوئی زور آور غارت گر نہ تہا اور نہ کوئی دولتمندی مین اسکا
ہمتا تہا یہہ شخص صاحب اولاد بہی ہوا چودہری ملا ساکن تنجور کی دختر کے پیٹ سے گنڈا سنگہ

وچند سنگہ دو بیٹے اسکے گہر ہوئے اور دوسری عورت کے بطن سے چترت سنگہ و
دیوان سنگہ و دلیپو سنگہ مین فرزند پیدا ہوئے پانچ فرزند اسکے بہی ہشیار و کارگزار تہے مگر
جب ہری سنگہ مرگیا تو پانچون مین سے کسیکو سرداری نہ ملی اور مہیان سنگہ افسر فرقہ کا بنا
ہری سنگہ کے پانچون بیٹے اُسکے ماتحت کہوڑچڑہے بنے جب مہیان سنگہ مرگیا تو گلاب سنگہ
نے چاہا کہ مین سردار بنون مگر چندا سنگہ و گنڈا سنگہ اپنی عقل و مردانگی اور اقبال مندی سے سردار
ہوئے اور قتل کیے تمام سکہہ اُن دونو کے تابعدار بن گئے چندا سنگہ نے بارہ ہزار سوارون کے
ساتہہ جمون پر حملہ کیا راجہ رنجیت دیو راجہ جمون اُسکے مقابل میدان مین آیا اور آپسمین سخت
لڑائی ہوئی چندا سنگہ اُسی لڑائی مین مارا گیا اُسکے کوئی اولاد نرہی و رگنڈا سنگہ پٹہان کوٹ
کی لڑائی مین حقیقت سنگہ کہنیہ کے ساتہہ سے قتل ہوا اگرچہ گنڈا سنگہ کے مارے جانے کے بعد گلاب سنگہ
اُسکا بیٹا وارث موجود تہا لیکن بسبب خورد سالی کے وہ سردار نہ بنا اور دلیپو سنگہ چہوٹا بہائی
گنڈا سنگہ کا مثل مین سردار ہوا جب دلیپو سنگہ مرگیا تو گلاب سنگہ گنڈا سنگہ کا بیٹا سردار بنا اُسکے
وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ لے لاہور لے لیا اور اُسکو کمال حسد ہوا اور چاہا کہ باتفاق
اور فسلون کے رنجیت سنگہ پر حملہ کرکے اُسکو لاہور سے نکالدین اور لاہور پر خود قابض ہوجائین اس ارادہ
پر اُسنے بہت سی جمعیت بہم پہنچائی اور لاہور کو روانہ ہوا موضع بہسین کے میدان مین
جب لشکر آکر اُترا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اپنی موجودہ جمعیت کے ساتہہ اُن کے مقابلے
کے لئے لاہور سے نکلا اور باہم خفیف سی لڑائی ہوئی ابہی بڑا مقابلہ ہونیوالا تہا کہ ایک رات
گلاب سنگہ نے بہت سی شراب پی لی اور ایسا مست ہوا کہ پہر آنکہہ نہ کہولی جب وہ مرگیا تو
جمعیت سکہون کی متفرق ہوگئی اسکے پیچہے اسکا بیٹا گورت سنگہ مسند نشین ہوا اُسنے چاہا
کہ پہر سکہون کو جمع کرکر رنجیت سنگہ پر چڑہائی کرے مگر رنجیت سنگہ کو خبر ہوگئی اور اُسنے اپنی فوج امرتسر
بہیجکر اسکو امرتسر سے نکالدیا اور شہر پر قابض ہوگیا چندگانو گزارہ کے لئے اُسکو دیدیے وہ
بہی چند ماہ کے بعد ضبط کرلئے جب گورت سنگہ مرگیا تو دو بیٹے اُسکے گنڈا سنگہ و سول سنگہ

باقی رہے وہ محض گمنام اور ابتر حال رہے بہر اس خاندان سے کوئی شخص لایق تذکرہ پیدا نہوا
خاندان نیست و نابود ہوگیا اور کرم سنگھ کا بیٹا جسا سنگھ بہنگی جو اسی خاندان کا سردار
چنیوٹ پر قابض تہا اُسکو بہی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وہان سے بیدخل کردیا اور صاحب
سنگھ بہنگی جو بڑا سردار گجرات کا مالک تہا اور بہت بڑا علاقہ اُسکی حکومت مین تہا اُسکو
بہی رنجیت سنگھ نے غالب ہوکر نیست و نابود کردیا **شعر لمولف** صاحب دولت بہت
دنیا مین آئے چلدئے ہو کتنے گل اس باغمین جلوہ دکہا ئی چلدئے ہو تاجداران
زمانہ سروران مملکت ہو آخر شن زیر زمین رخ کو چہپائے چلدئے ہو

دوسری فصل رام گڈہیون سکھونکی

اس مثل کے ماتحت تین ہزار سوار تہے جو جوانمردی و غارت گری و تاراج و قتل و کشت و خون
مین مشہور و معروف تہے بانی مبانی اس مثل کا سردار جسا سنگھ بہگوانا گیانی کا بیٹا
تہا جو بموضع ایچوگل علاقہ ضلع لاہور مین رہتا تہا جو لاہور کی مشرق کیطرف بفاصلہ
دس کوس کے واقع ہے ابتدای عمر مین جسا سنگھ بہی اپنے باپ کیطرح گیانیون کے زمرہ مین رہکر
اپنے باپ دادی کا کسب کرتا تہا جب اُس کام مین اسکا گزارہ نہوا تو اُسنے یہی چاہا کہ
سکھہ بنکر غارت گری پر کمر باندہے اور دولتمند بنجائے اس ارادہ پر اس شخص نے
گوردیال سنگھ پنج گہریہ سی پاہل لی بعض کہتے ہین کہ انند سنگھ روڑا نوالی سے پاہل
لیکر سکھہ بنا جب سکھہ بن چکا تو پیشہ قزاقی و رہزنی اختیار کیا چند مدت مین غرت
واناثہ پیدا کرلے معتبر بن گیا اور ڈاڑہی کے بال بہت بڑہالئے جب فیما بین سکھان
دوآبہ اور آدینہ بیگخان صوبہ دار دوآبہ جالندہر کے تنازع برپا ہوا تو سکھون نے
ایسے شخصکو معتبر تصور کرکے اپنا وکیل بنایا اور جواب و سوال کے لئے آدینہ بیگخان
کے پاس بہیجا اُسکی ہوشیاری اور خوش تقریری اور معتبر شکل دیکہکر آدینہ بیگخان بہت

خوش ہوا اور چاہا کہ یہہ شخص ہماری پاس ہی رہے چنانچہ بمشاہرۂ معقول اُسکو اپنے
پاس نوکر رکھہ لیا اور کام تحصیلداری ایک بڑی علاقہ کا اُسکے سپرد کردیا جب
آدینہ بیگخان بقضای الہی مرگیا تو جسقدر علاقہ مین آدینہ بیگخان کیطرف سے تحصیلدار
تہا اُسکا مالک و حاکم خود مختار بن بیٹہا چند سال کے بعد اُسکی عداوت سردار جی سنگہ کنہیہ کے
ساتہہ پیدا ہوئی اور جی سنگہ نے بعد بہت سی لڑائیون کے اسکو علاقہ مقبوضہ سے بیدخل
کرکے ستلج پار اُتار دیا چند سال اسنے ہندوستان کے ملک مین لوٹ مار کرکے گذارہ کیا
آخر جب نیما مین سردار جی سنگہ کنہیہ اور سردار مہان سنگہ پدر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عداوت
پیدا ہوئی اور نوبت بجنگ و فساد پہنچی تو مہان سنگہ کے جا سنگہ کو ہندوستان کے ملک سے
اپنی امداد کے لئے طلب کیا جب یہہ آیا تو دونو سردارون مین سخت لڑائی ہوئی آخر جی سنگہ
نے شکست فاحش کہائی اور گوربخش سنگہ جی سنگہ کا بیٹا عین لڑائی مین مارا گیا اس فتح
نمایان کے بعد جا سنگہ دوبارہ اپنے قدیمی علاقہ پر قابض و دخیل ہوگیا چند سال اُس نے
بااختیار حکومت کی اور مرگیا اُسکے مرنے کے بعد جودہ سنگہ اُسکا بیٹا مالک و قابض علاقہ
پدری کا ہوا جب ستارۂ اقبال مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا تو جودہ سنگہ نے اُسکی اطاعت
کرلی اگرچہ کوئی خصاد باج سالانہ کی نہ تہی مگر رنجیت سنگہ جب تنگ کرتا کچہہ دیدیتا آخر
جب جودہ سنگہ بہی جان بحق تسلیم ہوگیا مین بیٹے اُس کے دیوان سنگہ بہرا سنگہ میر سنگہ
باقی رہے اُنمین سے ہر ایک ریاست کی گدی اپنے واسطے چاہتا تہا آخر یہ بات ٹہہری کہ ملک
و مال تین حصونمین برابر تقسیم ہو اور حصص کی تقسیم کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ منصف
ثالث مقرر ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور اپنا لشکر لیکر اُن کے علاقہ مین داخل ہوا اور ایسے
منصفی کی کہ اُن کے تمام علاقہ مین اپنے کارگزار بہیجدئے اور خزانہ و دولت سب کچہہ ضبط
کرلیا وہ تینون اس ایک کا مُنہ دیکہتے رہ گئے آپس کی نااتفاقی کا اُنکو یہہ ثمرہ ملا کہ ملک و مال سے
جاتے رہے شعر اہل دولت گر نہ ہین رہینگے باہم اتفاق و ہی یقین فی الفور گم وہ

خاندان ہوجائیگا و چارون مین آبرو برباد کر بیٹھینگے وہ ۔ بے نشان ہر ایک کا
نام ونشان ہوجائیگا ۔

تیسری مثل سرداران کہنیا کی

اس مثل کا سرگروہ وبانی مبانی سردار جے سنگھ کنہیہ تہا چونکہ وہ متوطن موضع کانہا کا تہا جو
لاہور سے جنوب کیطرف بفاصلہ دس کوس کے آباد ہے اسواسطے اُسکو سردار جیسنگھ کنہیہ
کہتے تہے یعنی موضع کانہا کا رہنے والا اصل حال اس مثل کا اسطرح درج تواریخ سکہی ہے
کہ مسمی خوشحالی قوم سند ہوجاٹ کانہا کا رہنے والا ایک غریب ومفلس آدمی تہا اور اپنی ناداری اُسپر
طاری تہی کہ اکثر اوقات گزارہ اُسکا گدائی ودریوزہ گری کے ذریعہ سے ہوتا تہا اُس کے
دو بیٹے تہے ایک سنگھ دوسرا جیسنگھ انمین جے سنگھ جسکا نام اول جے چند تہا بڑا الوالعزم
وصاحب داعیہ نکلا اُسنے چاہا کہ کسطرح مفلسی وفاقہ کشی کے عذاب سے نکلکر باتہہ پانو ہلائے شاید
کہ خدا مہربان ہو مشکل آسان ہو اسی فکر مین تہا کہ بکا یک سکہونکی فتح اور فیروزی کا آوازہ
عالمگیر ہوا اُسنے بہی چاہا کہ مین سکہہ بنون اور حکومت پیدا کرون یہہ ارادہ اُس نے دل مین
مصمم کرلیا اور سردار کپور سنگھ فیض اللہ پوریہ کی خدمتمین جاکر اُسنے پاہل لی اور سکہہ بنگیا
اُس کی مثل کے ہمراہ ہوکر رہزنی وغارت گری کرنے مین سرگرم ہوا اور بسبب کمال جرأت
وبہادری اپنی کے اپنے ہمسرون اور ہمچشمون سے بڑہ گیا ہوتے ہوتے جب بہت سے
آدمی اپنی بستی کے بہی اُسنے سکہہ بناکر اپنے شامل کرلئے تو اپنی مثل اُسنے الگ بنالی
اور دور دور تک جاکر پے در پے دھاوے مارے بڑی بڑی قصبے اور گانو لوٹے اور خوب
جمعیت بہم پہنچائی جب سلطنت شاہان دہلی اور کابل کی پنجاب سے بالکل نیست ونابود ہوگئی
تو اُسنے بہی بہت سا ملک اور سکہون کیطرح دامن کوہ شمالی کا دبا لیا اور خیالات اسکے
بہت بلند ہوگئے چونکہ اُسوقت مہاراجہ سنسار چند والی کوہستان بہی اپنے علاقے
کی حدود بڑہانے مین مصروف تہا اور مہاراجہ مذکور قلعہ کانگڑہ پر مہم کرکے جاتا تہا

کہ کسیطرح کانگڑہ میرے تصرف مین آجائے مگر نواب سیف علیخان قلعدار کانگڑہ جو سلاطین
پٹھانیہ کے وقت سے قلعہ پر قابض تہا اُسکو قلعہ پر قابض ہونے نہین دیتا تہا اور مدت
محاصرہ کی آٹھہ ماہ تک طول کہینچ گئی تہی اسواسطے مہاراجہ سنسار چند نے سردار جے سنگہ
کہنیہ کو اپنی امداد پر بلایا یہہ فی الفور اپنی مثل کے سوار ہمراہ لیکر کانگڑہ جا پہنچا اسکے
وہان پہنچتے ہی خبر آئی کہ نواب سیف علیخان قلعدار بقضای الہی مرگیا ہے یہہ خبر سنکر
جے سنگہ نے قلعہ والون کو بہت ڈرایا اور دہمکایا اور سیف علیخان کے بیٹے جیونخان
کو طمع دیناکر کے قلعہ خالی کرالیا قلعہ کے خالی ہوتے ہی سردار جیسنگہ خود قلعہ پر قابض
ہو بیٹھا اور مہاراجہ سنسار چند کو صاف جواب دیدیا چونکہ جمعیت سردار جے سنگہ کی
مہاراجہ سنسار چند کی سپاہ سے اُسوقت زیادہ تہی علاوہ اسکے قلعہ مین اُسنے اپنا
قرار واقعی قبضہ کرلیا تہا سنسار چند بجالت ناچاری خاموش رہا بہ ترقی وجاہ وجلال
سردار جے سنگہ کا دیکہکر سردار جیا سنگہ رائگڈیہ کو کمال حسد ہوا اور اُسکے علاقے سے مزاحمت
کرنی شروع کی جیسنگہ نے اُسپر بہی فوج کشی کی اور لڑائی مین اُسکو شکست دیکر ستلج پار
اوتار دیا جب رائگڈیونکا علاقہ بہی تمام وکمال جیسنگہ کے قبضے مین آگیا تو جے سنگہ
کمال مغرور ہوگیا اور بابت حصہ مال واسباب غارت شہر جمون کے سردار مہان سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ کے ساتہہ خصومت شروع کی اگرچہ یہہ دعوی اُسکا سچا تہا کہ
اُسنے مہان سنگہ کی ہمراہی مین شہر جمون کو لوٹا تہا اور غارت کرکے پورا حصہ نپایا تہا
مگر مہان سنگہ کو اب وہ حصہ دینا مشکل ہوگیا پہلے تو مہان سنگہ نے جیسنگہ کی بہت
خوشامد کی اور چاہا کہ کسی طرح یہ اپنے دعوی سے باز آئے جب چاپلوسی زبانی سے کام نہ نکلا
تو جنگ کی تیاری کی اور سردار جیا سنگہ رائگڈیہ کو ستلج پار سے اپنی امداد کو طلب کیا اور
مہاراجہ سنسار چند سے بہی دوستی کرلی اب وہ دو دشمن قوی زور اور تیسرا مہان سنگہ
جے سنگہ کی سرکوبی پر مستعد ہوگئے یہہ خبر جب جے سنگہ نے سنی مہمی گورنجش دودیہ کو جو اُسکا مصاحب

تہا فوج دیکر بہیجا کہ جیسا سنگہ رامگڈیہ کا رستہ روک کر اُسکو اسطرف آنے نہ دیوی وہ ستلج
پار اُتر گیا اور قریب پٹیالہ کے دونو مین لڑائی ہوئی اور گورنبخش دو دیہ مارا گیا دوسری لڑائی
اُسکی جیسنگہ کے بیٹے گورنبخش سنگہ سے اسکے ملک کی سرحد پر ہوئی اس لڑائی مین دوسرا
گورنبخش سنگہ یعنی جیسنگہ کا بیٹا بہی قتل ہوا اودہر تو یہہ حال گزرا اُدہر مہاراجہ سنسار چند نے
پہاڑ سے اُتر کر جینگہ کے علاقے کی ضبطی شروع کی جب جیسنگہ پر چارونطرف سے دشمنونکا ہجوم
ہوگیا تو سخت گہبرایا اور کوئی چارہ بن نہ آیا سوای اسکے کہ قلعہ کانگڑہ مہاراجہ سنسار چند کو
دیکر راضی کرے چنانچہ فی الفور اُسنے قلعہ مہاراجہ سنسار چند کو دیدیا اور اُسکی مراحمت سے
رہائی پائی اور مہان سنگہ کے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہہ جو آخر مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب ہوا
اپنی پوتے گورنبخش سنگہ کی بیٹی مسمات مہتاب کنور کا جو سدا کنور کے پیٹ سے تہی ناطہ کر کے
اُس سے بہی صلح کر لی سردار مہان سنگہ نے اُنہین ایام مین اپنی فرزند رنجیت سنگہ کی شادی
مہتاب کنور سے کر دی اور باہم دو سردارون کے کمال اتحاد پیدا ہوگیا اسوقت مہان سنگہ
نے صلح اس شرط پر کر لی تہی اور ناطہ لیا تہا کہ سردار جیا سنگہ رامگڈیہ بہی بدستور اپنے علاقہ پر
قابض و متصرف ہو جائے چنانچہ ہو گیا اگرچہ سردار جیسنگہ نے ان تدابیر سے آتش فتنہ
و فساد کو سرد کر دیا اور دشمنون کے پنجہ سے رہائی پائی مگر شعلہ غم و الم اپنے بیٹے گورنبخش
مقتول کا جو بڑا جوانمرد دہادر و لایق کار تہا اُسکے سننے مین ایسا مشتعل تہا کہ فرو ہونا
اُسکا مشکل تہا اگرچہ دو بیٹے اُسکے اور بہی سمیان مدان سنگہ و بہاگ سنگہ تہے مگر وہ
بلحاظ سرداری و حکمرانی کی نہین کہتے تہے اس غم و الم مین اُسنے سمت ۱۸۱۹ مطابق
سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین رحلت کی اُس کے مرنے کے بعد رانی سدا کنور زوجہ گورنبخش سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ساس اُسکے مقبوضہ علاقہ پر قابض و متصرف رہی جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے لاہور پر یورش کی تو رانی سدا کنور مع اپنی فوج کے اُسکے ہمراہ تہی اور مدت دراز
اُسکی ممد و معاون رہی آخر باہم نا اتفاقی ہو گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اُس کا

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

علاقہ نکیر یان وغیرہ ضبط کرکے اُسکو قید مین رکھا اور وہ قید مین ہی مرگئی اور خاندان سردارا ن کہنیہ کا بالکل نیست و نابود ہو گیا و شعر خدا باقی ہی اور دنیا ہی فانی و نہین ہ ملک ملکِ جاودانی ہ زمانہ جب گزر جائیگا تیرا و فقط رہجائیگی باقی کہانی و

چوتھی مثل نکیون سکھونکی

اس مثل کا ابتدائی حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ہیر اسنگھ قوم جاٹ گوت سندھو ایک غریب مفلس آدمی کا بیٹا تہا اور محنت و مزدوری پر گزارہ معاش تہا جب مزدوری نہ ملتی تو گدائی سے کام چالیتا موضع بہڑوال سابق پرگنہ فریدآباد سال پرگنہ چونیان واقع ملک نکہ مین اسکی سکونت تہی جب وہ عیالدار ہوا اور گھر کے آدمی بڑہ گئے تو انکا پیٹ اُسکی محنت مزدوری و گدائی سے بھرتا نہ تہا ایکہفتہ مین چار دفعہ فاقہ ہوتا تہا جب اُس سے کوئی صورت نہ بن پڑی اور اُسنے دیکہا کہ سینکڑون آدمی سکھہ بنکر رہزنی کرتے ہین اور آسودہ حال ہو جاتے ہین مین بہی سکھہ بنجاؤن اور رہزنی پر کمر باندہون ہاری کہانا تو فراغت سے ملیگا اور پیٹ بہر کر خود بہی کہاؤنگا اور اپنے گہر کے لوگونکو کہلاؤنگا فاقہ کشی کے عذاب سے چھوٹونگا اس ارادہ پر اُسنے پاہل لی اور سکھہ بنگیا اپنی گانو کے ہم عمر آدمی بہت سے اپنے ہمراہ کرلئے اور ڈاکہ مارنا شروع کیا پہلے تو نزدیک نزدیک کے گانورات رات لوٹے پہر آگے قدم بڑہایا اور دور دور ملکون کو لوٹنے لگے دن بدن ستارہ بخت کا چمکتا گیا دولت نے اپنا چہرہ اُسکے گہر کیطرف کر لیا جب مال و دولت بہت سا چند سال مین جمع کر لیا تو گہر کے ملازم گہر چہوڑ کے نوکر رکہی اور سوار و پیادہ لشکر معقول بہم پہنچایا حکومت اپنی کل علاقہ پر کر لی پہر آگے قدم بڑہایا اور دریای ستلج کے کنارہ کنارہ دور دور تک ملک فتح کیا اور فرمان فرمای ملک نکہ ہو گیا اور بڑی استحکام کے ساتہہ ریاست قائم کی چونکہ اسی علاقہ مین ریاست و جاگیر شیخ سجان قریشی سجادہ نشین خانقاہ فرید گنج شکر چشتی کی واقع تہی اور اُنکی علاقہ مین گاؤکشی کا رواج تہا یہہ بات ہیر اسنگہ کو ناگوار گزری اور بڑی جمعیت کے ساتہہ پاک پٹن پر یورش کی جس معرکہ مین ایک ایسی گولی ہیر اسنگہ کے مغز مین لگی کہا

سرمایش پاش ہوگیا ہیرا سنگھ کے ماری جانیکے بعد لشکر اُسکا بہرہ وال کو واپس چلا گیا اگرچہ سنیخ
سجان نے چار ہزار سوار کے ساتھہ انکا تعاقب کیا مگر وہ دستیاب نہوئے ہیرا سنگھ مقتول کا
بیٹا دل سنگھ نام اسوقت خورد سال تہا اسواسطے ماہو سنگھ برادر زادہ اُسکا قائمقام اُسکا ہوا اُسکی
مسند نشینی کو نو مہینے ہی گذرنے پائے تہے کہ تپ دق کے آزار مین گرفتار ہوکر مرگیا اُسکے
پیچھے وزیر سنگھ نام ماہر سنگھ کا چھوٹا بہائی مالک ہوا اس مثل کے ذیلدار و نمبردار ہی ایک شخص سردار
جنر سنگھ نام تہا اس سردار کی دختر ول سنگھ خورد سال ہیرا سنگھ مقتول کے بیٹے سہی منسوب تہی اتفاقاً
وہ جنر سنگھ مرگیا دل سنگھ خورد سال داماد اُسکا اُسکی نصف ریاست کا حقدار تہا لیکن وزیر سنگھ نے
کل اُسکی ریاست پر بہی قبضہ کرلیا اور دل سنگھ کو جو بانی مثل کا بیٹا تہا بالکل محروم کردیا اور نصف
ریاست باقیماندہ کا حقدار اُسکا بڑا بیٹا بہگوان سنگھ تہا جب وہ جانشین ہوا تو وزیر سنگھ نے اُسپر
بہی فوج کشی کرکے اُسکو مطیع کیا اور کچہہ نہوٹرا مالک بہگوان سنگھ اور اُسکے دو نو چھوٹے بہائیون
گیان سنگھ و خزان سنگھ کو بطور مدد معاش دیدیا یہہ لوگ کچہہ بہت ہوشیار نہ تہے اُنکے علاقے کا
کاروبار اُنکے اہلکار انجام دیتے تہے بہگوان سنگھ نے اپنی بیٹی راجکوار ان کو جسکے پیٹ سے
مہاراجہ کہڑک سنگھ پیدا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ مہان سنگھ کے بیٹے کے ساتہہ منسوب کردیا اور
سردار مہان سنگھ کو اپنا مددگار بنایا چونکہ عداوت سخت درمیان وزیر سنگھ اور بہگوان سنگھ
کے برپا تہی آخر وزیر سنگھ کے ہاتہہ سے بہگوان سنگھ مارا گیا اور اُسکا چھوٹا بہائی گیان سنگھ
اُسکی جگہہ بیٹہا انہین ایام مین وزیر سنگھ کو دل سنگھ والی مثل کے بیٹے نے قتل کرادیا دل سنگھ
بہی قتل گاہ سے جانے نپایا اُسی دم اور اُسی مقام پر وزیر سنگھ کے نوکرون نے قتل کردیا غرض
وزیر سنگھ اور دل سنگھ دونو ایک ہی کہیت رہے مہر سنگھ و مہر سنگھ دو بیٹے وزیر سنگھ کے باقی رہے
اور بعد مرنے گیان سنگھ کے خزان سنگھ اُسکا چھوٹا بیٹا جانشین ہوا اور کاہنہ سنگھ گیان سنگھ کا
بیٹا کہ بہت ہی چھوٹا تہا اسکے زیر حکم رہا آخر الامر مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر نے نگہ پر فتحیاب
ہوکر سب سرداران کا ملک ضبط کرلیا اور منجملہ سب ملک کے بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر تو خزان سنگھ

دکانہہ سنگہ کو عطا کی اور کچھہ تھوڑا علاقہ مہر سنگہ وزیر سنگہ کے بیٹے کے لئے مقرر کیا
اب چند سال ہوئے ہین کہ کانہہ سنگہ سردار بہی بہت ضعیف ہوکر مرگیا ہی اُسکے بیٹون کے
لئے اب کچھہ گزارہ سرکار انگریزی سے مقرر ہے جس سے وہ پرورش پاتے ہین ۔

پانچوین مثل آلووالیون کی

مورخان صادق الاقوال اس مثل کی بنیاد کا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ موضع آلو
جو لاہور سے جانب شرق مائل بجنوب فاصلہ چھہ کوس پر واقع ہے اُسمین ایک شخص بہاگو نام
نہایت مفلس پریشان رہتا تہا پہلے وہ اپنی ہی گانو مین شراب فروشی کی دوکان کرتا رہا جب
وہان کام نہ چلا اور تنگدستی نے بہت ستایا تو اُسنے لاہور کے حصار کے باہر کی آبادی مین
بمحلہ نیل پورہ و گنج جہان اب بعد ویرانی شہر بیرونی کے موضع گنج آباد ہے دوکان شراب
فروشی کی جاری کی اور چند مدت یہہ کام کرتا رہا مگر اُسمین بہی اُسکا گزارہ نچلا اور سخت ناچار
ہوگیا اُسوقت اُسنے دیکہا کہ سکہون کا کام بہت ترقی پر ہے اور وہ جدہر جاتے ہین ملکو ان
کے ملک لوٹ کر لے آتے ہین کوئی اُنکو منع کرنیوالا نہین ہے مین بہی سکہہ بنجاؤن اور
قزاقی و رہزنی کرکر آسودہ حال ہون اس خیال پر اُسنے تمام دوکان کا اسباب فروخت کرکے
ایک گھوڑا مول لیا اور بمقام فیض اللہ پور سردار کپور سنگہ کے پاس جاکر پاہل لی اور سکہہ
بنا اور اُسکی مثل کے ہمراہ ہوکر رہزنی و غارت و تاراج مین مصروف ہوا چونکہ آدمی چست و
چالاک و ہوشیار تہا تہوڑی ہی عرصہ مین ایک چھوٹی سی جماعت کا سردار ہوگیا روز بروز
اُسکو یہہ خیال پیش رہا دخاطر تہا کہ کسیطرح بہت سی آدمی لایق اپنی ہمراہ لیکر ایک معقول
مثل کا سردار بنجاؤن دو سال کے عرصہ مین اُسنے بہت سے آدمی اپنے گانو اور گرد نواح
کے دیہات کے اپنی شامل کرکے جمعیت معقول جمع پہنچائی سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوری بہی
اُسپر کمال مہربان تہا کہ بہاگ سنگہ ہر ایک کام مین اُسکی رضامندی کو مقدم جانتا تہا ایک روز
کپور سنگہ بہاگ سنگہ کے گہر گیا وہان اُسنے بہاگ سنگہ کی بہن کو کہ بیوہ تہی دیکہا کہ بالہل

لیکر سکھنی ہوئی ہے اور رباب لیکر گورو کی بانیان باواز خوش گا رہی ہے کپور سنگھ کو
اُسکی آواز بہت خوش معلوم ہوئی اور یہہ عبادت وعمل اُسکا اُسنے بہت پسند کیا
اُسپر مہربان ہوکر پہلے تو اُسکو کچھہ نقد روپیہ انعام دیا اور پوچھا کہ تیری گہر مین کچھہ اولاد
بھی ہے یا نہین اُسنے جسا سنگھ اپنے بیٹے کو اُسکے روبرو کیا چونکہ وہ خوبصورت لڑکا
تہا اُسکو دیکھکر کپور سنگھ بہت خوش ہوا اور کہا کہ اس لڑکے کو ہماری ساتھہ کردے ہم اسکی
پرورش کرینگے چند روز مین یہہ بڑا جوانمرد سپاہی اور سردار بن جائیگا یہہ تقریر سنکر
اس عورت نے اپنے بیٹے جسا سنگھ کی باہہ کپور سنگھ کے ہاتھہ دیدی اور اُسکے ساتھہ
کردیا وہ اُسکو اپنی ہمراہ لے گیا اور بکمال پرورش کی نظر اُسپر رکھی اور تہوڑی عرصہ
مین اپنی ریاست مین اُسکو صاحب اعتبار کردیا یہانتک کہ بہاگ سنگھ اُسکے ماموں سے بہی
رتبہ اُسکا بڑہ گیا آخر جب بہاگ سنگھ مرگیا اور اُسکا کوئی صلبی بیٹا وارث نہ رہا تو جسا سنگھ
ہی اُسکا وارث قرار پایا اور کُل جائداد اندوختہ بہاگ سنگھ کی جسا سنگھ کو ہی ملگئی پہر تو یہہ ایک
سردار صاحب دولت بنگیا چونکہ جسا سنگھ نہایت دانا اور لئیق آدمی تہا اپنی کمال ہوشیاری
ولیاقت کے سبب سے نواب آدینہ بیگخان ناظم وحاکم دوابہ بست جالندہر کا مقرب ومصاحب
بنگیا اور جب تک آدینہ بیگخان زندہ رہا اُسکی مصاحبت مین رہکر بڑی عزت واقتدار بہم پہنچایا
جب آدینہ بیگخان مرگیا اور سکھون نے ملک گیری شروع کی تو جسا سنگھ نے اول سرہند کیطرف
کچھہ فتوحات حاصل کین اور شہر فتح آباد وغیرہ پر قبضہ کرلیا پہر ایک چھوٹی سی لڑائی مین کپور تہلہ
اور ملک متعلقہ کپور تہلہ کا ابراہیم بہٹی سے چھین کر اپنے تحت مین کرلیا اور بہت اعلی استعداد
بہم پہنچائی دولت لشکر فوج خزانہ ملک ہر ایک چیز اسکے پاس موجود ہوگئی ایک مرتبہ احمد شاہ
درانی جب ولایت کابل کو اُلٹا جاتا تہا اور دو ہزار دو سو عورت ہندو ہندوستان کے ملک سے
پکڑکر اپنی ہمراہ وہ قید کئے ہوئے لئے جاتا تہا یہہ بات سکھون پر ناگوار گزری مگر کسیکو یہہ حوصلہ نہوتا
تہا کہ بادشاہ کے پنجہ سے اُن قیدیون کو چھڑائے اُسوقت جسا سنگھ نے جوانمردی کی اور احمد شاہ

کی فوج پر اپنی جمعیت کے ساتھہ رات کو جا پڑا اور تمام عورات کو چھوڑا کر لے آیا اور ہر ایک
کو خرچ دیکر اُنکے گہرون مین پہنچا دیا یہہ عمل نہایت اچھا جسا سنگہ سے سرزد ہوا جس سے
اُسکی تمام پنجاب مین ناموری ہو گئی اور ہر ایک کے دل مین اُسکی جوانمردی و بہادری کا
رعب سما گیا جب سردار جسا سنگہ مر گیا تو اُسکا صلبی بیٹا وارث ریاست کا کوئی نہا صرف
موہر سنگہ و بہاگ سنگہ رشتہ دار رہ گئے اُنمین سے سردار جے سنگہ کنہیہ کی تجویز سے بہاگ سنگ
گدی نشین ہوا یہہ شخص بہی نہایت لئیق و دانا و جوانمرد آدمی تہا جب اُسنے بہی عالم فانی سے
ملک جاودانی کو سفر کیا تو اُسکی جگہہ سردار فتح سنگہ جانشین ہوا یہہ سردار نہایت دانا و صاحب عقل و
ہوش تہا اسنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ کمال دوستی پیدا کی اور ہر ایک مہم مین اُسکا حامی
و مددگار رہا کبہی نافرمانی نہ کی فتوحات ملک پنجاب جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نصیب ہوئین سردار
فتح سنگہ نے اُسمین کمال جانفشانیان کین اور اپنی فوج ہر ایک مہم کے مقابلے پر
رکہی جب دریای ستلج حد فاصل درمیان علاقہ پنجاب اور علاقہ سرکار انگریزی کے قائم
ہو گیا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی نیت اُسکی طرف سے بہی بدل گئی اور چاہا کہ اسکو بہی اس
علاقہ سے بیدخل کر دیا جائے مگر اسکو وقت پر خبر ہو گئی اور کپور تہلہ سے صاحبان انگریز
کے علاقہ مین چلا گیا چونکہ علاقہ متعلقہ اُس باست کا انگریزی عملداری مین بہی جمعی پانچ
لاکہہ کا موجود تہا صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل کے یہان سے ایک خط مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے نام جاری ہوا کہ چونکہ علاقہ سردار فتح سنگہ آلووالیہ کا سرکار انگریزی کے علاقہ مین بہی جمعی
پانچ لاکہہ روپیہ کا موجود ہے اجکی تاریخ سے وہ زیر حمایت سرکار انگریزی تصور کیا گیا ہے
مہاراجہ صاحب بہادر والی پنجاب کو اختیار نہوگا کہ وہ اُسکے علاقے واقع دوآبہ جالندہر
بہی دست اندازی کرے بلکہ رابطہ محبت و اتحاد جو فیما بین ہردو سرکار زوی الاقتدار کے
مقتضی اسبات کا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر بہی اُسکو بہر نوع من الانواع اپنے دربار
سے محفوظ و مامون تصور فرمائین اور کوئی امر ایسا وقوع مین نہ لائین جس سے دوستانہ

محبت کیش کی دل شکنی ہوجب یہہ تحریر سرکار انگریزی کی مشتہر ہوگئی تو مہاراجہ رنجیت سنگھ
اُسکے علاقے کی دست اندازی سے باز آیا یہہ واقعہ ۱۸۰۶ء مین گزرا بعد استحکام اس
امر کے سردار فتح سنگھ بہر اپنی ریاست گاہ کیورتہلہ مین آگیا سردار فتح سنگھ کی وفات کے
بعد اُسکا بیٹا سردار نہال سنگھ جانشین ہوا اس لئیق سردار نے اپنی ریاست کے کاروبار مین
نہایت مصروفیت ظاہر کی اور بڑی بڑی عمارتین کپورتہلہ مین بنوائین اُسکے وقتین فیجا سین
فوج سکھی اور صاحبان انگریز کے جنگ ہوئی اگرچہ اُسکا ارادہ مصمم تہا کہ کپورتہلہ کو چھوڑکر ستلج
پار کے ملک مین چلا جائے اور سکھون کے شامل ہوکر سرکار انگریزی کیطرف سے مطمئن نہ ہو
مگر اسکی فوج نے کہ تمام و کمال سکھہ تہی یہہ بات منظور نہ کی اور کہا کہ ہم ایسے وقت مین اپنی قوم کی
ہمراہی نہین چھوڑتے اور نوبت یہانتک پہنچی کہ فوج نے جلوخانہ سردار کا گہیر لیا اور توپین سر کھ
دین اور سوال کیا کہ سردار کو سکھون کی ہمراہی سے غلام محمد وزیر بازر کہتا ہے وزیر کو ہم
ضرور قتل کرڈالین گے اگر سردار اُسکی حمایت کریگا تو اُسکے بہی ہم دشمن ہین جب سردار نہال سنگھ
فوج کے ہاتہہ سے نہایت تنگ آیا اور جانا کہ اب فوج وزیر کی رفاقت مین مجہکو بہی قتل کردیگی
تو وزیر کو رخصت کیا وزیر غلام محمد المتخلص بغلامی نہایت لئیق و شاعر عالم و فاضل و صاحب
تدبیر متسہر تہا اگرچہ وہ ہمارا تہہ دل کا بیکار تہا مگر وہ باتین ہاتہہ سے ایسا خوشخط لکہتا تہا کہ اپنا ثانی
خوشخطی مین نہین رکہتا تہا جب وزیر کو سردار نے فوج کے بلوہ کے وقت نہایت افسوس اور
حسرت کے ساتہہ رخصت کیا تو وہ برہنہ تلوار ہاتہہ مین لیکر میدان مین تنہا آیا اور سکھونکو
آواز دی کہ مین ایک ہاتہہ کا مالک آدمی ہون ایک ایک شخص میرے ساتہہ لڑنے کیواسطے
آجائے یہہ بات سنکر ایک جوان سکھہ اکال اکال کرتا ہوا آسپر پڑا مگر وزیر نے ایک ہی وار
کے وار سے اُسکا کام تمام کیا اسی طرح چند سکھونکا کام وزیر نے جب تمام کیا تو سکھون نے
مکر بند وقین اُسپر چہوڑدین اور وہ نمکحلال وزیر برحق ہوجب شہید ہوگیا اُسکو قتل کرکے
فوج کا بلوا موقوف ہوا جب صاحبان انگریز بہادر فتحیاب ہوئے اور سکھان ناعاقبت اندیش

میدان سے بھاگ کر اپنے اپنے گھرون مین آگئے اور علاقہ انروی دریای ستلج و دوابہ بست
جالندہر سرکار لاہور کے تصرف سے نکل گیا تو انگریزون نے ستلج پار کا کل علاقہ جو اس پار کے
متعلق تہا ضبط کر لیا صرف وہ علاقہ جو دوابہ بست جالندہر مین واقع تہا باقی رہگیا اسوقت سردار
نہال سنگہ نے بہت سی عذرات کئی اور فوج کے بلوی اور وزیر کے قتل کا اظہار کیا مگر نواب
گورنر جنرل بہادر نے اُن عذرات کو فضول جانکر کچھہ سماعت نہ کی بروقت واگذاری علاقہ
کپورتہلہ کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے سردار نہال سنگہ کو راجگی کا خطاب
ملا اور جگراؤن کا ملک واقع شرقی دریای ستلج بالکل اُس مُلک کے تصرف سے نکل گیا اور
پانچ لاکہہ کا علاقہ جو دوابہ بست جالندہر مین باقی رہا اسمین سے ایک لاکہہ بتیس ہزار روپیہ نقد سالانہ
رئیس کیطرف سے سرکار انگریزی کو نقد دینا قرار پایا جب راجہ نہال سنگہ فوت ہوا تو اسکا بڑا بیٹا
مہاراجہ رندہیر سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص سرکار انگریز بہادر کا کمال خیرخواہ تہا ۱۸۵۷ء مین جب
فوج انگریزی بگڑ گئی اور تمام اقلیم ہندوستان مین سخت فساد برپا ہوا اور ہزارون انگریزون
کو مفسدون نے قتل کر ڈالا اُسوقت یہہ لئیق وفادار رئیس اپنی فوج کے سمیت خدمتگین حاضر ہوا
اور بڑی بڑی کام کئے بعد انتظام سرکار انگریزی نے اسکی کمال قدردانی کی اور لکہنؤ کے
علاقہ مین اُسکو ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کی زمینداری نصف جمع پر بصیغہ استمراری عطا فرمائی
اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ زرباج مقررہ سے کم کیا گیا اور ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ ایکسال
کا جو بذمہ ریاست واجب الادا تہا بالکل معاف ہوا اور دس ہزار روپیہ کا خلعت بر سرور بار
بکمال عزت و احترام نواب گورنر جنرل بہادر نے رئیس کو مرحمت کیا علاوہ اسکے جاگیر جمعی پچیس
ہزار روپیہ سالانہ اسمی راجہ نہال سنگہ جو علاقہ دوابہ باری مین اُسکی حین حیات تک واگذار رہی
اور بعد وفات اُسکے ۱۸۴۱ء سے ضبط ہو چکی تہی وہ بہی دوبارہ بنام راجہ رندہیر سنگہ واگذار
و معاف ہوئی اور مہاراجہ کا خطاب ۱۸۷۶ء مین مہاراجہ رندہیر سنگہ بعزم سیر ولایت
انگلنڈ جہاز مین بیٹہکر روانہ ہوا مگر جب جہاز شہر عدن تک پہنچا مہاراجہ بیمار ہو کر مر گیا اُسکی

مرنے کے بعد رانبہ کھڑک سنگہ اسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اور وہ ابتک گدی پر موجود ہے و

چھٹی مثل ڈلی والے سکھون کی

اس مثل کا سب سے اول مسمی گلابا کہتری تہا جو موضع ڈلی وال مین دوکان بقالی کی
کرتا تہا ایک رات اسکے دوکان چورون نے نقب لگاکر لوٹ لی اور تمام مال و اسباب و سامان نقد
وجنس اسکا چوراکرلے گئے جب یہہ مفلس محض رہگیا تو اسنے چاہا کہ دوبارہ کچھ روپیہ بہم پہنچاکر
دوکان جاری کرے مگر روپیہ اسکو کہین سے نملا بحالت ناچاری پاہل لیکر سکہہ بنگیا غارت و
تاراج پر کمر باندہ لی دس بیس آدمی خانہ بدوش اوہر اودہر کے اسکے شامل ہوگئے اور
نزدیک نزدیک کے گاؤن پر اسنے دست اندازی شروع کی چونکہ موضع مسکن اسکا ڈیرہ بابا نانک کے
قریب دریاے راوی کے کنارے پر واقع ہے اور موضع بوڑا ولا یہی اسکو کہتے ہین دیہات قرب وجوار کے
زمیندار اسکی دست اندازی سے تنگ آگئے اور سب نے ملکر بابا نانک کے ڈیرہ جاکر وہانکے مسند نشین کے پاس
اسکی فریاد کی اسنے اسکو روپیہ دیکر بلایا اور ممانعت کی کہ اگر تم سکہہ ہو تو اور غارت پر کمر باندہی ہے
تو اپنے ہمسایون کو مت لوٹو دور دور کے علاقون مین تمہارا اختیار ہے پہر تو گلاب سنگہ نے دور دور
کے ملکون مین کوشش و غارت شروع کی اور پانچ چار برس مین اچھی جمعیت بہم پہنچالی جب مرگیا تو کوئی اولاد
نرینہ اسکا موجود نہ تہا اسواسطے اسکے ملازمون مین سے ایک شخص تارا سنگہ نام جسکا خطاب غلبہ
ہے جانشین ہوا یہہ شخص اول موضع بوڑا ولی کا گدڑیہ یعنی مال مویشی چرانیوالا تہا گزارہ اسکا باپ
دادا سے اسی پر تہا کہ یہہ تمام گانو کے مویشی دن بہر جنگل مین چراتا اور زمیندارون سے اسکے عوض
مین غلہ لیکر گذارہ اوقات کرتا جب گلابا نے غارت گری شروع کی تو یہہ اپنا کام چہوڑکر اسکے شامل ہوگیا
اور خوب دست بہم پہنچاکر امیر ہوگیا گلاب سنگہ کے مرنیکے بعد یہہ اپنی ہوشیاری و جوانمردی کے
سبب سے مثل کا سردار بنگیا چونکہ غلبہ بزبان پنجابی ایسے آدمی کو کہتے ہین جو بے سمجھے بوجھے
باتین منہہ سے نکالے اور ہر وقت بک بک کرتا رہے اس سردار کو بہی اس صفت سے موصوف دیکھکر
اسکا خطاب غلبہ مقرر کردیا یہہ خطاب اسکا ایام مفلسی سے مقرر تہا پہلے اسکے گہر کی بکریون کا گلہ

بقدر ایک سو بکری کے تہا اور گانو کا مال علاوہ اسکی تحویل مین رہتا تہا گلاب سنگہ کے کہنے
سے اسنے بکریان فروخت کرڈالین اور ایک رہوار گہوڑا خریدا اور پاہل لیکر سکہہ بن گیا
جب سرداران سکہی نے قصور پر یورش کی اور حسین خان قصور کا حاکم مارا گیا اور قصور غارت
ہوا تو یہہ بہی مع گلاب سنگہ کے انکی ہمراہ تہا اسکو قصور کی غارت سی بڑا مال حاصل ہوا یہانتک کہ علاوہ
مال نقد کے چار لاکہہ روپیہ کا تو زیور اسکو ملا اسواسطے اسنے اپنی مثل علیحدہ قائم کرلی اور اپنے
خویش واقربا اسنے سب سکہہ بناکر اپنی شامل کرلئے بلکہ گوہرداس چوہدری موضع گنگ کو جو ایک
موضع غربی کنارہ دریای ستلج کے واقع ہی اپنی ساتہہ ملاکر سکہہ بنالیا جب گوہرداس سکہہ
بنگیا گوہر سنگہ ہوا تو اسکے ساتہہ اسکا نام گانو سکہہ ہوگیا اور سب نے مل سنگہ کی رفاقت پر کمر باندہی
اور مل سنگہ کی مثل مین بیس ہزار سوار جرار ہوگیا جب سکہون نے باہم اتفاق کرکے سرہند کو لوٹا اور ایسے
بڑی شہر کو جو بعد بربادی بندا بیراگی کے دوبارہ آباد ہوگیا تہا بیخ سے اکہاڑ دیا تو انہی بہی اسنے
بڑا خزانہ پایا جب وہانسی لوٹ کر آیا تو بہت علاقے فتح آباد وغیرہ پر قابض و متصرف ہوگیا پہر تو
حاکم بہ استقلال و فرمانفرمای خود مختار بنگیا مدت تک حکومت کرتا رہا سات ہزار سوار اسنے اور ملازم
رکہے آخر جب تیرا اقبال مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا اور ترقی پر ترقی نصیب ہوئی تو مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کے نام حکم جاری کیا کہ تا سردار سنگہ مذکور کو مغلوب کرکے اسکا ملک شامل
ممالک محروسہ کے کرلے چنانچہ سردار فتح سنگہ نے اپنی فوج اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج کے
ساتہہ یہ یورش کی اگرچہ اسوقت اسکے پاس بہی بہت فوج تہی مگر ڈر گیا اور مقابلہ سی بہاگ
نکلا کل علاقہ اسکا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی قلمرو مین داخل ہوا چند ماہ کے بعد وہ تواسی غم
و غصہ مین مرگیا اور اسکے بیٹے دو سندہا سنگہ و چند سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی خدمت
مین حاضر آئے مہاراجہ نے بنظر پرورش چند گانو انکی گزارہ کے لئے مقرر کرائے مگر چند ماہ
کے بعد بابا بکرم سنگہ بیدی نے دو گانو انکی جاگیر کے بہی ضبط کرلئے اور مہاراجہ نے بحالداری
بابا بکرم سنگہ کے خاموشی اختیار کی اور اس مثل کی وولتمندی باختتام پہنچی ۔

ساتوین مثل نشان والون سکھون کی

اس مثل کے بانی مہانی دو کس میان سنگت سنگھ و مہر سنگھ قوم جاٹ تہی جنہون نے آنروی دریای ستلج کے علاقہ مین قتل و غارت کا بازار گرم کرکے وسعت و دولت بہم پہنچائی دس ہزار سوار کا مجمع اس مثل مین تہا اور بہت دور دور تک وہ ڈاکہ زنی کرتے تہی ایک مرتبہ وہ شہر میرٹھہ پر جا پڑے بہت سی دولت لوٹ کر لائے شہر انبالہ اونکا دار الحکومت تہا چونکہ وہ اپنی مثل مین ایک اونچا نشان موجود رکہتی تہے اسواسطے تمام سکھہ انکو نشان والا کہتے تہی ان دونو مین سی پہلے سنگت سنگھ مرگیا اور کل ریاست مہر سنگھ کے قبضہ مین ہی پہر وہ بہی لاولد مرگیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دائرہ دولت بہی اسوقت دریای ستلج کے پار تہا اور مہاراجگان درمیان شمس ستلج سی نذرانے وصول ہو رہی تہے رئیس انبالہ کے وفات کی خبر سنکر مہاراجہ نے دیوان محکم چند کو امور کیا کہ فی الفور مع اپنی فوج کے انبالہ جاکر انپا قبضہ کرلے جب دیوان محکم چند کا لشکر انبالہ مین پہنچا خفیف مقابلہ کے بعد اس مثل کے سوار متفرق ہوگئے اور سرا بہاری خزانہ و اسباب برسون کا جمع کیا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضہ مین آیا بعد ازان جب فیما مین سرکار انگریزی و سرکار مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حدود کا فیصلہ ہوکر دریای ستلج حد قائم ہوگئی اور مہاراجہ کا اختیار ستلج پار کے کل علاقون سی جاتا رہا تو انبالہ وغیرہ علاقہ مقبوضہ اس مثل کا سرکار انگریزی نے لیا اور نشان والی مثل کا کچہہ نشان باقی نرہا

آٹہوین مثل فیض اللہ پوریون سکھون کی

فیض اللہ پور ایک قصبہ سرزمین دوابہ جالندہر مین واقع ہی بزبان حال اُسکو سنگہ پوری کہتے ہین اس گانو مین ایک شخص کپور چند نام سکونت پذیر تہا اُسنے پاہل لے اور سکھہ بنا غارت و رہزنی ہی بہت سی دولت و حشمت بہم پہنچائی اور اپنے آپ کو نواب کے خطاب سے مخاطب کیا اور تمام زمانہ مین نواب کپور سنگھ مشہور ہوگیا تمام سکھہ اُسکو اپنا پیشوا تصور کرتے اور جو شخص اُسکے ہاتھہ سی پاہل لیکر سکھہ بنتا وہ فخر کرتا کہ مین سکھہ ہون جسنے نواب کپور سنگھ سے

پاہل لی ہی ہزارون جاٹ تر کہان بہنگی کہنری اروڑی اسنے سکہہ کڑوالے اسکے سکہہ بڑی
بڑی دولتمند ہوکر والیان ملک صاحب دولت وحشمت ہوگئی اسکا قول تہا کہ مینے اپنی ہاتہہ سے
پانسو مسلمان کو قتل کیا ہی جو عمل میری نجات کا موجب ہوگا کہ مین نے گورو گوبند سنگہ کے
حکم کی پوری پوری تعمیل کی ہے اسکی مثل مین دو ہزار پانسو سوار جرار بہادر و جوانمرد
حاضر رہا کرتے تہی ہزارون گانو و قصبے و شہر اسنے لوٹ کر برباد کردئے دریای ستلج سے
اتر کر شہر دہلی تک یہہ ملک کو لوٹتے جاتا تہا کسیکو اسکے ساتہہ مقابلہ کی طاقت نہ تہی۔۔
اگرچہ اور مثلین تعداد و دولت مین اس سے بڑہکر تہین مگر سبب اسکے کہ وہ سبکے سرشاگرد
دوست برورده اسیکے تہی وقت پر سب اسکی خدمت مین حاضر ہوجاتے تہی اور سب کو اسکا
لحاظ بدل منظور تہا اسکے گانو کا نام فیض اللہ پور تہا مگر اللہ کا نام گانو کے نام مین جب یہہ سنتا
چین بجبین ہوجاتا آخر اسنے گانو کا نام بہی بدل ڈالا اور سنگہ پوری نام رکہا اور حکم دیا
کہ آیندہ اس گانو کو کوئی فیض اللہ پور نہ کہی ورنہ قتل ہوگا اسکی ریاست کا بہت سا ملک
ستلج کے دونوطرف تہا جسمین یہہ بہت برس تک حکومت کرتا رہا جب کپور سنگہ مرگیا خود سنگہ
قابض ریاست کا ہوا جب ستارہ بخت مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا تو اسنے اس مثل کا علاقہ بہی
ضبط کرلیا مگر بعد تقرر حد فاصل کے جو دریای ستلج درمیان علاقہ سرکار انگریزی و علاقہ
سرکار لاہور مقرر ہوا جسقدر شرقی کنارہ دریای ستلج کے اس مثل کی ریاست تہی وہ صاحبان
انگریز نے واگذار کردی اور جسقدر علاقہ اب بہی اس خاندان کی اولاد کو معاف و واگزار ہے

نوین مثل کڑوڑی سکہون کی

اس مثل کا بانی مبانی کروڑا سنگہ ہوا جسکا نام پہلے کروڑی مل تہا جب اسنے پاہل لی اور سکہہ بنا تو
نام اسکا کروڑا سنگہ مشہور ہوا سکہہ ہوکر غارت گری و رہزنی بہت کی اور ثروت و دولت بہم پہنچائی
ہزارون گورو کے سکہون کے ساتہہ شامل ہوکر رہزنی کرنے لگی جب وہ مرگیا تو بگہیل سنگہ اسکی جگہہ
اس مثل کا سردار بنا اسکے وقت مین تو بہت ہی عروج اس مثل کا ہوا یہانتک کہ بارہ ہزار سوار جرار

اسمین جمع ہوگئے اور بہت سا ملک ستلج دریا کے پار پار اُنکے تصرف مین آگیا تھوڑا علاقہ دوآبہ
بست جالندہر مین بھی اس مثل کے ماتحت تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پہلے اُنکا تمام علاقہ اپنے
تصرف مین کرلیا تہا پھر بعد حد و بندی دریای ستلج کے پار علاقہ واگزار ہوگیا اب بھی
اُسمین سہی کہیل سنگہ کی اولاد کسیقدر علاقہ پر قابض و متصرف ہے ۔

دسوین مثل شہید بنگیون کی

بانی مبانی اس مثل کے دو کس سکہہ مسمی گوربخش سنگہ و کرم سنگہ تہے اضلاع مشرقی دریای ستلج پر انکا بھی قبضہ
تہا دو ہزار سوار جرار انکے ماتحت تہا جو کہ بزرگ انکی بمقام دمدمہ جو جنوب کیطرف پٹیالہ کے واقع ہے
مسلمانونکی ہاتھہ سہی قتل ہوئی تہی اس عت سہی انکا نام شہید بنگیون کی مثل مین رکہا گیا ۔

گیارہوین مثل پھلکیون کی

بانی مبانی اس مثل کا مسمی پہول قوم جاٹ گوت برار سندہو تہا اسنے سلطنت چغتائی کے ضعف کے
وقت اپنی دولت و حشمت کی ترقی مین کوشش بہت کی اور زمینداری حاصل کرکے بڑا عزت
دار بنگیا اور موضع پہول جو اب سرکار پٹیالہ کی ریاست کے متعلق ہے اسنے آباد کرکے اپنے نام پر
اُسکا نام رکہا اسکی دولت و حشمت و آل و اولاد مین خدا نے کمال برکت دی اور وہ عزت
بڑہائی کہ اب پٹیالہ و جیند و نابہہ کے عالیقدر ریاستین اُسکی اولاد سہی قائم ہین پہلی ریاست پٹیالہ
کی جو اس پہول کی نسل سہی قائم ہوئی اُسکا یہہ حال ہے کہ پہول کے چہہ بیٹے تہے تلوکا راما کتہو
چندو جت و تخت مل پہر راما کی اولاد مین سہی پانچ بیٹے ہوئے آلا سنگہ دوا سنگہ نجت مل
سوبہا سنگہ لدا سنگہ اُنمین سہی آلا سنگہ نے سکہہ ہوکر بہت ترقی کی اور دولت بیشمار ہم پہنچائی
اس ریاست کی بنیاد بہی اُسی نے رکہی اور بہت سا ملک بزور شمشیر اپنی تحت و تصرف مین لے آیا
بہیکن خان رئیس مالیر کوٹلہ پر اسنے چڑہائی کی اور بڑی بڑی معرکون کے بعد اُسکو زیر کیا
اُسکے ملک مین سہی بہت سا حصہ چہین کر اپنی ملک کے ساتہہ ملالیا شہر پٹیالہ کو بہی اسی نے
آباد کیا ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ درانی نے ہند پر حملہ کیا تو اس علاقہ مین آکر اول

اُسنے قلعہ پرمالہ کو لوٹا پھر پٹیالہ کیطرف متوجہ ہوا الا سنگھ نے جانا کہ اب بادشاہ کا مقابلہ
مشکل ہے اطاعت کے ذریعہ سے وقت گذار لینا چاہیئے فی الفور بادشاہ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور لشکر سلطانی کو اپنے علاقہ سے رسد پہنچائی چار لاکھ روپیہ نقد بادشاہ کو دیکر اپنے
علاقہ کو افغانون کی غارت و قتل سے بچایا احمد شاہ اسپر کمال مہربان ہوا اور خلعت فاخرہ
دیکر راجگی کا خطاب بخشا اور شاہی سند لکھدی جب احمد شاہ چلا گیا تو آلا سنگھ نے باتفاق
اور سکھون کے سرہند پر حملہ کیا اور غالب ہوکر زینخان ناظم کو کہ بڑا دشمن اور بدخواہ سکھون کا
تہا قتل کیا شہر کو غارت و تاراج کرکے آبادی برائے نام چھوڑی اُس شہر کی غارت سے
اسکو بے انتہا دولت ملی اور خزانے اُسکے دولت و مال سے مالا مال ہوگئے علاقہ تمام سرہند کا
اُسکے قبضہ و تصرف مین آگیا جب آلا سنگھ مرگیا تو سردول سنگھ اور سردول سنگھ کے بعد
امر سنگھ جانشین ہوا امر سنگھ کیوقت اُسکا بھائی ہمت سنگھ دعویدار ریاست کا ہوا مگر اُسکی ریاست
نے قیام نہ پکڑا بلکہ اسکے مرنے کے بعد اسکا علاقہ مقبوضہ بھی ریاست کے شامل ہوگیا
امر سنگھ نے قلعہ بہنڈ افتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کیا جب وہ مرگیا تو اُسکے بیٹے صاحب سنگھ
نے ریاست پائی اسکے وقت مین پے در پے آمد و رفت و یورش مہاراجہ رنجیت سنگھ والی
لاہور کی ادہر کو ہوئی اور کل ریاستین پٹیالہ و نابہہ و جیند و مالیر کوٹلہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی مزاحمت و زبردستی سے تنگ آگئین اسواسطے اُن نے باتفاق سب رئیسون کے
انگریزی حمایت منظور کی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ ان سے دست بردار ہوگیا صاحب سنگھ کی
وفات کے بعد مہاراجہ کرم سنگھ گدی نشین ہوا اور سنہ ۱۹ مین مرگیا اُسکی جگہہ مہاراجہ نرندر
سنگھ نے راج پایا اُسکی وفات کے بعد مہاراجہ مہندر سنگھ مالک ریاست ہوا یہہ مہاراجہ باپ
کے مرنے کے بعد نابالغ رہ گیا تہا مگر ندبہ مدبر اہلکاران نمک حلال کے انتظام ریاست کا
بخوبی رہا جب وہ بالغ ہوا تو اُسنے بھی بوزارت خلیفہ سید محمد حسن کے خوب انتظام ریاست
کار کیا اب اس سال مین کہ سنہ ۱۳۷۰ ھ اور سمت ۱۹۳۰ بکرمی ہے وہ لایق مہاراجہ عین جوانی

کی عمر مین انتقال کر گیا ہی اور بڑا بیٹا خورد سال اُسکا مہاراجہ راجندر سنگھ گدی نشین ہوا ہے
انتظام ریاست کا اب بھی اہلکاران لیٹی کی تحویل مین ہی اس علاقہ کے ہر ایک رئیس
و فرمانے تہ دل سی سرکار انگریزی سی اتحاد رکھا ہے اور ہمیشہ وقت ضرورت سرکار
کا ممد و معاون رہا ہے چنانچہ اول جنبدنون مین کہ سرکار نے کورکھپور پر یورش کی
اور چاہا کہ اُن کے لشکر کو کوہستان مابین ہردو دریای ستلج و جمنا سے نکالدین اور وہان
کے قدیمی راجون اور مسند نشینون کو دوبارہ ریاستون کا مالک و فرمانروا بنائین تو اُسوقت
بھی پٹیالہ کے رئیس نے فوج و لشکر سے کامل امداد سرکار انگریزی کی کی اور تا اختتام مہم گورکھپور
سرگرم امداد رہا اور خرد علاقہ کیونتہل و بکھات جمعی پنتیس ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکھ
اسّی ہزار روپیہ کے اسنے انگریزون سی خرید لیا پھر ۱۸۱۳ء مین انگریزون نے بھاٹی علاقہ
شملہ کا اس رئیس سے لیکر پرگنہ تروڑی کا علاقہ اسکو دیا جب انگریزون کی سکھون کے ساتھہ
جنگ ہوئی تو باوجود ہم مذہبی و ہم قومی کے یہہ رئیس وفادار دوست سرکار انگریزی کا بنا رہا اور
سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و خرچہ فوج وغیرہ جو اس رئیس کو سالانہ روپیہ
دینا پڑتا تہا تمام و کمال معاف و واگذار کیا بلکہ ملک منضبطہ دس ہزار روپیہ سالانہ دوام
کیواسطی اس رئیس کو دیا جسکے عوض مین رئیس نے محصول پرمٹ کا جو وہ لیا کرتا تہا چھوڑ
دیا ۱۸۱۴ء مین جب فوج ہندوستانی تمام و کمال سرکار انگریزی کی دشمن ہوگئی اور
کمال خرابی برپا ہوئی تو یہہ رئیس ولی دوست سرکار رہا اسکی فوج دہلی گئی اور دہلی کے
راستے مین انتظام ڈاک کا قائم رکہا گوالیار اور دہولپور مین بھی اس رئیس کی فوج نے
خدمتین کین نذر نقد سی بھی یہہ رئیس مددگار گورنمنٹ ہند کا رہا جب بندوبست سرکار
انگریزی کا دوبارہ ہندوستان مین ہوگیا تو سوای اور انعامات کے پرگنہ نارنول علاقہ
جہجر جمعی دو لاکھہ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بہدوسکی اس مہاراجہ کو ملی بعد ازان
دو علاقے ایک خرد علاقہ پرگنہ کنود واقع علاقہ جہجر دوم تعلقہ کہاؤن اس مہاراجہ کے

ماتہہ بعوض اس زر نقد کے جو گورنمنٹ ہند نے فرضہ اصل و سود دینا تہا اس رئیس کے
ماتہہ فرخت کردالی غرض اب تک یہہ مغرز ریاست جو تمام پنجاب کی ریاستون سی افضل و اعلی
ہی قائم و موجود ہی دوسری لڑی اولاد پہول کی موجودہ ہ

ریاست نابہہ

کی ہی رئیس اس ریاست کا بہی ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہی اس رئیس کا مورث اعلی وہی پہول
زمیندار رہے جسکا ذکر پٹیالہ کی ریاست کے حال مین مندرج ہوچکا ہی مگر اسکی شاخ علیحدہ
ہی اسطرح پر کہ پہول کا بڑا بیٹا نلوکا تہا اسکا بڑا بیٹا گوردت سنگہ صاحب دولت و اقبال ہوا
اسنے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگہ برادر چچازاد کے ساتہہ ملکر ایک بڑا علاقہ اپنی
زیر حکومت کرلیا اور جمعیت معقول بہم پہنچائی اسکے مرنیکے بعد صوبت سنگہ اسکا بیٹا جانشین
ہوا صوبت سنگہ کے بعد ہمیر سنگہ مالک ریاست کا بنا ہمیر سنگہ نے نابہہ کی آبادی کی بنیاد ڈالی
قلعہ بہی بنجبہ بنوایا اسکے مرنیکے بعد جسونت سنگہ رئیس بنا اسکے وقت صاحب سنگہ والی پٹیالہ
اور اسکے درمیان ایک قطعہ زمین پر جو اسنے سمادہ نور النسا رای الیاس کی عورت سے
خریدکی تہی تنازع برپا ہوا اور نوبت بجنگ پہنچی چونکہ رنجیت سنگہ والی لاہور خاندان ریاست
جیند کا دہوتا تہا جسونت سنگہ نے اپنا حامی سمجہکر اسکو بلایا مہاراجہ پٹیالہ کا وکیل بہی رنجیت سنگہ
کے پاس پہنچا اسکی طلبی کے بموجب مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور وہان جا پہنچا اور زمین متنازعہ
پر خیمہ زن ہوکر تینون ریاستون نابہہ پٹیالہ و جیند سی مقدار مقبول وصول کئے اور زمین متنازعہ
والی جیند کو دیکر لاہور کو پلٹا آیا جسونت کے بعد راجہ دیوندر سنگہ نے راج پایا اسکے وقت معرکہ
فوج سکہی کا صاحبان انگریز کے ساتہہ وقوع مین آیا اس ریاست کے رئیس نے بجوش و گرمی
مذہب سکہی کے انگریزون کی اطاعت ترک کی اور اپنی فوج کے ساتہہ شامل لشکر سکہی کے ہوگیا
جب سکہون نے شکست فاحش کہائی اور انگریز فتحیاب ہوئے تو دیوندر سنگہ کو انگریزون
نے اس جرم مین ریاست سی معزول کرکے حکم دیا کہ ماحین حیات یہہ لاہور مین رہی اور اسکی جاگیر

اُسکا بیٹا جانشین ہوا چنانچہ وہ بحالت نظربندی لاہور آگیا اور حویلی مہاراجہ کہڑک سنگھ مین
قیام پذیر ہوا آخر لاہور مین ہی جان بحق تسلیم ہوا پچاس ہزار روپیہ سالانہ اُسکا ذاتی خرچ
ریاست کے خزانہ سے مقرر ہا علاوہ اُسکے جرمانہ اس نافرمانی کا ریاست پر یہہ قرار پایا کہ
چہارم حصہ ریاست کا سرکار انگریزی نے ضبط کرکے ایک جزو اُسکا فیصا مین سرکار پٹیالہ
اور سرکار جیند کے بحصص مساوی بعوض انکی خدمات شائستہ واطاعت وامداد کے تقسیم کردیا
۱۸۴۶ع مین جب مفسدہ فوج انگریزی کا برپا ہوا تو رئیس اس ریاست کا خدمات شائستہ
بجالایا اور سرکار انگریزی کو اپنی عقیدتمندی وجانفشانی سے کمال خوش کیا بعد فرو ہونے مفسدہ
کے سرکار نے علاقہ کانٹھی ملک منضبطہ نواب والی جھجر مین سے جمعی ایک لاکھ چھہ ہزار روپیہ
سالانہ اس رئیس کو مرحمت کیا اور بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ نے اس رئیس سے بضرورت مفسدہ
لیا تہا ایک جزو علاقہ تحصیل کند ومتعلقہ ضلع جھجر اُسکے پاس فروخت کردالا ۱۸۵۷ع
مین راجہ بہرپور سنگھ مرگیا اور بسبب لاولدی راجہ کی کوئی وارث تخت وتاج کا باقی نہا اسواسطے
گورنمنٹ نے مہاراجہ پٹیالہ اور جیند کو اختیار دیا کہ خاندان ہم جدی ریاست سے جسکو خدا انتصور کرین
مسند نشینی کیواسطے تجویز کرین چنانچہ ان دونوا کا برون نے راجہ بہرسنگھ جانشین حال کو کہ ہم جدی
رئیس متوفی کا تہا مسند نشین کرنا تجویز فرمایا اور گورنمنٹ کو اطلاع دی گورنمنٹ نے اُسکو گدی
نشین کیا جو ابتک زندہ وحیات موجود ہے رئیس حال کا نہایت منتظم ودانا ولیق ہے
اُسنے اپنی قلمرو مین بہت اچہا انتظام کر رکہا ہے ریاست جیند ریاست نامی وگرامی پنجاب کے ملک
کی ریاستون مین سے ہے ۔

ریاست جیند

کے بہوا مینڈار کی اولاد مین سے ابتک قائم وبرقرار ہے مورث اعلی اس رئیس کا یہی
وہی ہول ہے جسکا ذکر ریاست پٹیالہ وناہہ کے ذکر مین مذکور ہوچکا ہے ہول کے بعد اُسکا
بڑا بیٹا ملوکا ہوا اور ملوکا کا بیٹا نین سکہہ صاحب جاہ وحشم ودولت ومال ہوا اُسنے موضع

بالا والی آباد کیا اور ریاست کی بنیاد رکھی جب وہ مرگیا تو سردار بکھیت سنگھ اُسکا بیٹا صاحب
ریاست بنا اسنے بہت سا علاقہ بزور شمشیر فتح کرکے اپنی علاقے کے شامل کرلیا اور
قصبہ گوہانہ مین سکونت اختیار کی اُسکے تین بیٹے مہر سنگھ بھوپ سنگھ بھاگ سنگھ تھے
اور ایک دختر سمانہ راجکور تھی راجکور سردار مہان سنگھ رئیس گوجرانوالہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے باپ کے ساتھہ بیاہی گئی جسکے پیٹ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب پیدا ہوا بکھیت سنگھ
کے تینون بیٹون نے الگ الگ ریاست قائم کی مہر سنگھ تو مالک ریاست کہنہ کا ہوا اسکے
بعد ہری سنگھ اور ہری سنگھ کے بعد سمانہ دیا کنور جانشین ہوتی رہی جب دیا کور زوجہ ہری سنگھ
بھی لاولد مرگئی تو وہ ریاست تمام وکمال سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی بھوپ سنگھ نے
اپنا قبضہ بارندہ پور کی ریاست پر کیا اُسکے مرنیکے بعد اُسکے دو بیٹے بساوا سنگھ وکرم سنگھ
رہی سروپ سنگھ کرم سنگھ کے بیٹے نے آخر ریاست جیند کی بائی تیسرا بیٹا بکھیت سنگھ کا
بھاگ سنگھ باپ کے مرنے کے بعد رئیس ریاست جیند ولد بیاہنہ کا بنا اس راجہ نے سرکار انگریزی
کے ساتھہ رشتہ اتحاد کا قائم کیا اور شہر دہلی کی مہم مین حامی و مددگار سرکار کا رہا جب دہلی فتح
ہوئی اور مرہٹہ کی فوج شکست کھاکر بھاگ گئی تو اسوقت بھی یہہ رئیس لارڈ لیک صاحب بہادر
سپہ سالار ہند کی خدمت مین حاضر تھا اور جب لارڈ لیک صاحب مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر
کے تعاقب مین دریای ستلج تک آیا تب بھی رئیس صاحب بہادر کے ہمرکاب تھا پہلے ہی
اس رئیس نے کچھہ جاگیر شاہ دہلی اور سند بیاہ مرہٹہ سے حاصل کی تھی جو جمعی پچیس ہزار روپیہ کی
تھی لارڈ لیک صاحب نے بھی اسکی خدمات سے خوش ہوکر علاقہ فرید پور واقع ضلع بانی پت جمعی
ستر ہزار روپیہ کا بطور جاگیر حین حیات اسکو دیا جو اسکی وفات کے بعد سرکار مین ضبط ہوگیا
بھاگ سنگھ کے تین بیٹے برتاب سنگھ مہتاب سنگھ و فتح سنگھ تھے مہتاب سنگھ برتاب سنگھ لاولد مرگئے اور
فتح سنگھ گدی نشین ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے بلحاظ رشتہ داری کے کہ فتح سنگھ اُسکا
اسون زاد بھائی تھا بجھہ جاگیر حین حیات اُسکو دی جو اُسکی زندگی تک واگذار رہی فتح سنگھ

کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا سنگت سنگھ جانشین ہوا اُسکو راجگی کا خطاب ملا مگر وہ لاولد
مرگیا اسسو اسطے کل علاقہ اُسکا بموجب عہدنامہ کے گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کرلیا اُسوقت
راجہ سروپ سنگھ بن کرم سنگھ بن بھوپ سنگھ بن گجپت سنگھ نے دعوی حصول اس ریاست کا نواب
گورنر جنرل بہادر کے حضور مین کیا پہلے وہ دعوی نامسموع قرار پایا مگر بعد تکرار و مرافع
کے یہہ منظوری ہوئی کہ جسقدر علاقہ سابق مین راجہ گجپت سنگھ نے حاصل کیا تہا وہ اسکے
نام پر واگزار ہونا چاہیئے باقی ضبط رہی چنانچہ علاقہ سفیدون جیند و سنگرور و بالاوالی واگزار
ہوکر باقی علاقون کی ضبطی عمل مین آئی اُس روز سے ریاست جیند کی دوبارہ بحال ہوئی پھر
۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اس رئیس نے گورنمنٹ انگریزی کی امداد مین سخت جانفشانیان کین
اور راجہ جیند اول شخص تہا جو بمقابلہ مفسدان دہلی آگے بڑہا اور اسکی فوج بطور پیش گارد
یعنے فوج مقدم کے انگریزی لشکر کے آگے آگے کوچ کرتی ہوئی جاتی تہی اور انگریزی لشکر کے
ہمراہ عین معرکہ جنگ مین بہی اسکی فوج حاضر و شامل رہی بلکہ کسیقدر فوج اسکے شہر کے حملہ
کیوقت بہی ہمرکاب تہی ان خدمات کے عوض مین سرکار انگریزی اسپر کمال خوش ہوئی اور اُن کے
عوض مین علاقہ جمعی ایک لاکھہ سولہ ہزار آٹھہ سو تیرہ روپیہ کا سوای علاقہ سابق کے پرگنہ
وادری مین اسکو مرحمت کیا اور ایک جزو علاقہ تحصیل کنور ضلع جہجر کا بعوض اس زر قرضہ
کے جو سرکار انگریزی نے بوقت مفسدہ دہلی کے اس سے قرض لیا تہا اسکے پاس فرو خت کردالا اب
فی زمانہ راجہ رگھبیر سنگھ جانشین و مالک اس ریاست کا زندہ وحیات موجود ہے

بارہوین مثل سکرچکیون سکہونکی جنکی اولاد سے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب تھا

اس مثل کی بنیاد سب سے اول سردار چڑت سنگھ نے قائم کی اور وہی دولت و حشمت بہم پہنچاکر
سردار بنا اُسکے وقت دو ہزار پانسو سوار جرار اس مثل مین تہے دوابہ رچناب و جہج و سندساگر
مین اُنہون نے بڑی بڑی ڈاکے ماری اور شہرون و قصبون کو لوٹا چونکہ سردار چڑت سنگھ موضع
سکرچک مین رہتا تہا اسسو اسطے اس مثل کا نام سکرچکیہ مشہور تہا اسکے باپ کا نام نودہا قوم جاٹ

کوت سانسی نہا جب اُسنے سکھون کی ترقی کا حال اپنی انکھہی دیکھا تو اُسنے بہی چاہا کہ
سکھہ بنکر اسودہ حال ہوجاؤن مگر اُسکا باپ جسکا نام ویسو تہا اُسکو منظور نہ تہا کہ تودہا سکھہ
ہوکر زنار توڑی اُسنے تودہا کو سمجہایا کہ ایک چاہ اور اُسکے متعلقہ زمین کا تیسرا حصہ اور
دو بیل میری پاس ہین وہ تولے لے اور زمینداری کرکے اپنا گزارہ کر سکھہ ہوکر آخر تو اور
سکھون کیطرح غارت گری پر کمر باندہیگا اور زمانہ کو لوٹیگا یہہ کام اچہا نہین ہی غرض ویسو
نے تودہا کو بہت سمجہایا مگر یہ باز نہ آیا اور پاہل لیکر سکھہ بنا چند روز کے بعد ویسو مر گیا اور
اُسکی موجودہ جائداد پر تودہا قابض ہوا اور چاہا کہ اپنی شادی کرے غریب جاٹ اسکو کوئی
لڑکی نہین دیتا تہا آخر گلاب سنگہ زمیندار ساکن مجیٹہہ نے اپنی دختر کی شادی اسکے ساتہہ
کردی شادی ہونے کے بعد تودہ سنگہ نے زمینداری کا کام بالکل چہوڑ دیا اور بیل ہل
و زمین ورثہ پدری فروخت کرکے سامان سپاہگری گہوڑا و تلوار و ڈہال وغیرہ خرید کیا
نواب کپورسنگہ فیض اللہ پوریہ کی مثل مین جاکر شامل ہوا جسطرف اس مثل کے سوار غارت
گری کے لئے جاتے یہہ بہی ساتہہ ہوتا اور رسدی حصہ جو مال غارت سے حاصل ہوتا اُس سے
گزارہ کرتا ۱۷۵۸ء مین جب تودہ سنگہ روہی کے ملک کیطرف فیض اللہ پوریون کی مثل کے
ساتہہ گیا اور ایسی موقع مین کہ ایک گانو کے لوٹنے مین سواران مثل مصروف تہے گانو کے لوگ
بمقابلہ پیش آئے جسمین بہت سے سوار مثل کے ماری گئی تودہ سنگہ بہی اُسمین قتل ہوا اسکی ماری
جانیکے بعد چڑت سنگہ اُسکا بیٹا وارث ہوا اور بسبب عداوت پشتینہ کے ہم قوم کے موضع سکرچک
سے اُٹہکر قصبہ اجہ سانسی مین جو امرتسر سے پانچ کوس شمال کیطرف واقع ہی سکونت پذیر ہوا
جب احمد شاہ بادشاہ درانی کے حملے سکھون کے انتظام کے لئے پنجاب کے ملک پر ہونے لگے اور
سکھونکی تلاش جابجا ہونے لگی تو چڑت سنگہ بہی اور سکھون کے ساتہہ مدت مدید تک خانہ
بدوش پہرتا رہا پہر قصبہ مجیٹہہ مین سکونت پذیر ہوا اور اپنے دوستون اور رفیقون کو جمع کر
کر اُنکی اتفاق سے اپنی مثل علیحدہ قرار دی اور خود افسر بنکر باتفاق اُنکی غارت و رہزنی مین مصروف

ہوا بعد ازان جودہ سنگہ دول سنگہ اپنے خسر پورون کو ہمراہ لیکر گوجرانوالہ مین گیا اور اپنی
خسرال کے گہر مین کہ وہ گوجرانوالہ مین رہتے تہے رہنے لگا وہان اسنے ایک کچا قلعہ بنایا
اور لوٹ کے مال سے چندے گزارہ کرتا رہا چونکہ ان دنون مین خواجہ عبید اللہ خان احمد شاہ
بادشاہ کیطرف سے صوبہ دار لاہور کا برائے نام تہا اور سکہہ چاہتے تہے کہ اُسکو لاہور سے
نکالدین اسواسطے اسپر یورش کرنے کے لئے بڑا اجتماع کیا اُس گروہ مین سرگروہ و فساد
یہی شخص تہا جب وہ گروہ لاہور پر حملہ آور ہوا تو خواجہ عبید اللہ خان نے انکا مقابلہ
کیا اور اسمین سخت لڑائی ہوئی آخر خواجہ شکست کہاکر بہاگ گیا اور لاہور کو اسنے دل
کہولکر لوٹا اور بہت سی دولت حاصل کرکے گوجرانوالہ کو آیا فقط یہانتک پرنسب صاحب
بہادر مورخ کا قول ہے اور ہندوستانی مورخ اس مثل کا حال ایسا لکہتے ہین کہ خود نودہ سنگہ
سکرچکیہ سے اُٹہکر بموضع راجاسانسی سکونت پذیر ہوا اور بوقت فوج کشی احمد شاہ درانی
کے وان سے بہی اُٹہکر مدت تک باتفاق اور سکہون کے خانہ بدوش پہرتا رہا جب افغانون
کی آمد رفت پنجاب سے کم ہوئی تو اُسنے بمقام مجیٹہہ جہان اُسکی سسرال تہی سکونت
اختیار کی اور بسبب دوستی اپنی سالی مسماۃ لالان کے اپنے سالون کے ہاتہہ سے قتل ہوا
بعد اُسکے چڑت سنگہ اُسکا بیٹا اُسکی تہوڑی سی ترکہ کا مالک بنا اور مجیٹہہ سے بسبب عداوت
اپنے ماموں کے اُٹہکر چاہتا تہا کہ گوجرانوالہ کو آئے اتنے مین خبر پہنچی کہ احمد شاہ چوتہی مرتبہ پنجاب
کو آتا ہے اور تمام سکہہ جنگلون مین بہاگ گئے ہین پس چڑت سنگہ بہی باتفاق گوربخش سنگہ
کے جو اُسکے خسر کا برادر زادہ تہا جنگل کو نکل گیا اور چار ماہ تک آبادی کی شکل نہ دیکہی
جب احمد شاہ پنجاب سے چلا گیا تو یہہ گوجرانوالہ آیا جہان اسکے خسر کا گہر تہا وہان اسکے
ساتہہ مسمیان دل سنگہ و بدہ سنگہ جو سکہون مین بڑے بہاری جوانمرد مشہور تہے اور انکی
سواری کے گہوڑے ایک رات مین ساٹہہ کوس تک رستہ طے کر لیتے تہے اسکی شامل ہوئے
اسیطرح بڑہتے بڑہتے ایک سو سوار کے قریب اسکے ساتہہ جمع ہو گیا اور یہہ سب جمع

ہوکر امین آباد کو گئی وہانکا فوجدار بادشاہی جوان کے آنے سے بیخبر تہا چند آدمیون کے
ساتہہ شہر کے باہر انکو مل گیا انہون نے اسپر حملہ کرکے اُسکو قتل کرڈالا اور شہر مین گہسکر
جسقدر مال اُتہا سکے وہانسے لوٹا چونکہ ان دنون مین سکہون کا اسقدر خوف چہایا ہوا
تہا کہ ان کے سایہ سے لوگ بہاگتے تہے کوئی انکی مقابل نہوا جیہی جیہی گہوڑی اور متہیار حسب
پسند یہہ امین آباد مین سے لے آئے اور بادشاہی سلاح خانہ جو وہان تہا سب لوٹ لیا پہر تو
یہہ مثل بڑی مالدار دولاور مشہور ہوگئی ہر روز لوگ چرت سنگہ کے پاس آنے اور شمول کی
درخواست کرتے مگر یہہ کہتا کہ ہم سوای سکہہ کے کسی دوسرے کو اپنی شامل نہین کرینگے پہلے جو
کوئی سکہہ ہوجائیگا شمولیت کا رتبہ پائیگا اُس روز سے یہہ بات ظہور مین آنے لگی کہ جو کوئی
اسکے پاس آتا پہلے یہہ اپنی داہنہ بنہی اُسکو بایل دیکر سکہہ بناتا جب بال اُسکے بڑہ جاتے
اور سکہون کی سی شکل بنجاتی تو اسکو شامل کرتا چنانچہ ایک سال مین بارہ سو سوار جرار اسکے
پاس جمع ہوگیا جدہر یہہ مثل جاتی ملکون کے ملک اور شہرون کے شہر غارت کرلاتے
جب امارت وحکومت کا سامان سب بنگیا تو چرت سنگہ نے سسرال سے اجازت لیکر وہان
ایک قلعہ بنایا اور سکونت اختیار کی پہر لاہور آکر خواجہ عبداللہ صوبہ لاہور کے ساتہہ
جنگ کی اور لاہور سے مال لوٹ کرلے گیا جب لاہور سے معاودت کی تو باتفاق گوبخش سنگہ
کے شہر پور بیرآباد کو خوب لوٹا مار ان شاہی کو وہان سے نکالدیا بعد خالی ہونے شہر کے وہ شہر
گوبخش سنگہ اپنے خسر پورہ کے برادرزادہ کو بخشدیا پہر احمد آباد کو مراجعت کی وہانسے شاہی
ملازم بسبب اسکے کہ اُنکی جمعیت کم تہی بہاگ گئے اسنے شہر مین داخل ہوکر شہر کو لوٹا پہر وہ قصبہ بطور
جاگیر دل سنگہ کو بخشدیا اُسی مقام پر سنا کہ نورالدینخان بنجارا بنگ بادشاہ کیطرف سے قلعہ رہتاس
مین موجود ہے یہہ خبر سنکر فوراً چرت سنگہ اپنی مثل لیکر اُدہر کو روانہ ہوا جب قریب پہنچا
نورالدینخان بمقابلہ پیش آیا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی آخرکار نورالدینخان میدان
سے بہاگ گیا شہر کو لوٹ کر چرت سنگہ نے برباد کردیا کوئی خزانہ وان سے دستیاب نہوا وہان

سی چلکر اسنے دھنی کا ملک فتح کیا اور لاکھون روپیون کا مال و ہاتھی لیا پھر قصبجات
چکوال و جلالپور و رسولپور وغیرہ سی معقول نذرانے لیکر ان قصبون کو اپنی ریاست مین
داخل کیا پھر نندڑاد نخان کو گیا وہانکی حاکم صاحب خان کہوکھر نے اطاعت قبول کی
اور نذرانہ جسقدر اسنے مانگا ادا کیا نندڑاد نخان مین ایک قلعہ بنانے کے لئی اسنے
حکم دیا کہ بدھ سنگھ اور گورسنگھ اپنی مثل کے دو سردارون کو وہان رہنے کی اجازت دیکر تاکید
کی کہ جلد قلعہ بنوائین وہان سی آگے بڑہکر اسنے قصبہ کوٹ صاحب خان اور راجہ کا کوٹ دو
قصبے فتح کئی غرض یہہ سردار جدہر گیا دولت اسکے استقبال کو آئی جب اسکی ترقی و عالیجاہی
و دولت و حشمت کی حالت اور سکھون نے دیکھی سبکو حسد پیدا ہوا خصوصًا بہنگی مثل کے
سردار جو اپنی برابر کسیکو عالیجاہ تصور نہین کرتے تہے نہایت ہی اسکی ترقی دیکھکر جل گئے
اور درپے سبھات کے ہوئے کہ کسیطرح جڑت سنگھ کو لوٹ لین یہہ خبر جڑت سنگھ کو بہی
پہنچ گئی اور آپسمین بکمال عداوت و بغض و عناد پیدا ہوا پہلے سی بہی ان دونو مثلون کی آپسمین
عداوت تہی مگر جب کوئی دشمن سکھون کے برخلاف مقابلہ پر آتا تو سب ملکر اسکو دفع کر دیتے
ہی اب وہ بات آپسمین نہی جاتی رہی اتفاقًا اسوقت ایک اور جہگڑا ایسا برپا ہو گیا جس سے
فیمابین دونو مثلون کے سخت فساد برپا ہوا اور دونو کے افسر ہلاک ہوے اسکا بیان
اسطرح پر ہے کہ

اُن ایام مین راجہ رنجیت دیو ایک راجہ نہایت عادل و کریم الخلق و مہمان پرست جمون کا حاکم
تہا اُسکی رعیت اُسوقت کمال آرام مین تہی اور شہر جمون اُسوقت تمام پنجاب کے لئی جاے امن و
امان بنا ہوا تہا کیونکہ بخوف غارت سکھون کے بڑے بڑے اشراف و ساہوکار و دولتمند لوگ
پنجاب کے شہرون سی جلاوطن ہوکر وہان قیام پذیر تہی اُس شہر پر سکھون کی نظر تہی اور چاہتے
تہی کہ کسیطرح جمون کو لوٹین مگر پہر یہ خیال کہ راجہ رنجیت دیو پر رعیت بہی فدا ہی اور فوج بہی
معقول ہے وہان جانا اور مال لوٹ کر لانا مشکل ہے ادہر کو رخ نہ کرتے تہی اب خود راجہ کے

گہر مین فساد برپا ہوا کہ بڑا بیٹا راجہ کا برج راج دیو باپ کی اطاعت سی نکل گیا تہا کیونکہ اُسنے
چاہا تہا کہ باپ مجہکو حین حیات اپنی گدی دیدیوی اور باپ کی مرضی اُسکے برخلاف تہی وہ چاہتا
تہا کہ اپنی چہوٹے بیٹے دلیل سنگہ کو جسکو وہ بہت چاہتا تہا مسند نشین کری اس فساد مین بہت سے
امراؤ لوگ طرفدار برج راج دیو کے بنگئے اور باپ بیٹے مین سخت نزاع برپا ہوکر نوبت بہ کشت و خون
پہنچی اگرچہ اسوقت نصف فوج راجہ رنجیت دیو کی بہی اسکی دشمن و بدخواہ ہوکر بیٹے کے ساتہہ
مل گئی تہی مگر تو بہی وہ اپنی مالک سے لڑنے کو مکروہ جانتی تہی اسواسطی برج راج دیو نے سردار
چڑت سنگہ کی مثل کو بڑا بہاری نذرانہ دینا قبول کرکے اپنی مدد پر طلب کیا اور چڑت سنگہ نے
سردار حقیقت سنگہ و سردار جی سنگہ کہنیہ کو بہی اس مہم مین شامل کیا اور بڑا بہاری لشکر بنگر
بہہ دونو مثلین جمون کو روانہ ہوئین دل مین بہت خوش تہی کہ اب جمون کی دولت کا خزانہ
بہی خالصہ جی کو ملیگا جب یہہ خبر راجہ رنجیت دیو کو پہنچی تو بہت ڈرا اور جانا کہ اب تخت
اور حکومت دونو کی صفائی ہی اسلئی اُسنے مناسب جانا کہ بہنگیون کی مثل کو اپنی حمایت پر طلب
کری چنانچہ اسنے جہنڈا سنگہ و گنڈا سنگہ پسران سردار ہری سنگہ بہنگی کو اپنی مدد پر بلایا اور اس
مثل کے سردار بخلاف مثل کہنیہ اور سکرچکیون کے جمون کو روانہ ہوئی چونکہ لشکر آگے پیچہے
جمون کو چلے جاتے تہے متصل موضع واسوہار علاقہ ظفروال دریا کے نالے کے قریب دونو
لشکرون کا مقابلہ ہوگیا اور باہم بڑی لڑائی ہوئی چند روز ہنگامۂ فساد کی آگ مشتعل رہی
کوئی فریق مغلوب نہوا تہا کہ ایک روز چڑت سنگہ کی بندوق پہٹ گئی اور اسکی ضرب سے
خود ہی سردار چڑت سنگہ مرگیا اُسکے مرنیکی بعد اُسکی مثل کا کوئی افسر نرہا تو سردار جی سنگہ و
حقیقت سنگہ کہنیہ نے اُسکے ڈیرہ کا انتظام کیا چڑت سنگہ کے مرجانے سی پشت سردار جی سنگہ
و حقیقت سنگہ کی ٹوٹ گئی اور فتح سی ناامید ہوگئے مگر یہہ فریب کیا کہ ایک بہنگی یعنی مذہبی سکہہ
کو جو جہنڈا سنگہ بہنگی سرکردہ مثل بہنگی کا خدمتگار تہا اپنی ساتہہ ملایا اور اُسکو کئی ہزار روپیہ
دینا کرکے اس بات پر مستعد کیا کہ وہ اپنی مالک سردار جہنڈا سنگہ کو قتل کرڈالے چنانچہ اُس

ناخدا ترس نے اپنے مالک کو موقع پاکر قتل کر ڈالا جہنڈا سنگھ کے قتل ہوتے ہی انتظام
مثل ہنگیون کا بگڑ گیا اور راجہ رنجیت دیو اپنی مراد سے ناامید ہو گیا اور سمجھا کہ اب جب تک
سردار جی سنگھ کہنیہ سے سازش نہ کیجاے جان و مال و ملک کا بچنا محال ہے اس خیال سے
پہلے اپنے بیٹے کو امیدوار گدی کا کر کے راضی کر لیا اور سردار جی سنگھ کہنیہ کو ایک
لاکھہ پچیس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر رخصت کیا وہان سے واپسی کے وقت سردار گنڈا سنگھ
بہنگی برادر سردار جہنڈا سنگھ مہلوک اور سردار مہان سنگھ سردار چڑھت سنگھ کے بیٹے
کے آپسمین صلح ہو گئی کیونکہ اس سفر مین ان دونو مثلون کو کمال نقصان پہنچا تہا سرگروہ
یہی انہین دونو مثلون کے ہلاک ہوئے اور خرچ و آمد رفت بہی مفت مین پڑا اور کچھہ
فائدہ نہوا سوا لاکھہ روپیہ نقد نذرانہ سردار جی سنگھ کہنیہ لے گیا یہہ دونو آفت زدہ
سردارون نے آیندہ مناسب جانا کہ آپسمین صلح رہی سال ۱۱۸۶ھ مین نواب تکلم خان
بادشاہ کابل کے حکم سے ملتان کا صوبہ بنکر آیا اور پہلے صوبہ کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ
کابل مین چلا آئے چونکہ پہلا صوبہ خود مختار حکومت ملتان مین کرتا تہا بادشاہ کو کبہی
کچھہ نہین دیتا تہا اسکو اپنی تبدیلی اور جدید صوبہ کا آنا ناگوار گزرا اور چاہا کہ اپنی
امداد پر سکہون کو بلاکر نواب تکلم خان کو ملتان مین دخل نہ دیوے چنانچہ اسنے سردار گنڈا
سنگھ بہنگی کو اپنی امداد پر بلایا اسنے اپنی ہمراہی کے لئے سردار مہان سنگھ سردار چڑھت سنگھ
کے بیٹے کو طلب کیا اور دونو مثلین متفق و یکجا ہوکر ملتان کو روانہ ہوئین جب یہہ خبر نواب
تکلم خان صوبہ دار جدید نے سنی کہ مجمع سکہو کا میری مقابلے کے لئے نزدیک آگیا ہے
تو وہ فی الفور کوچ کر کے کابل کو چلا گیا یہہ فوج جب ملتان مین پہنچی ملتان کے حاکم نے
خالصہ کی بہت خاطر کی اور نذرانہ دیکر رخصت کیا مگر انہون نے چاہا کہ اس کمزور صوبہ
کو باتون باتون مین زیر کر کے ملتان پر اپنا دخل کر لین چنانچہ براہ فریب کہلا بہیجا
کہ ہماری فوج کا عین منشا ہی کہ سری بہلا دجی کے مندر کا جو قلعہ کے اندر واقع ہی

درشن کرین ورنہ خالصہ کو افسوس رہیگا کہ ملتان مین آئے اور بہلا جی مہاراج
کے درشن نہ کئی یہہ التماس سنکر ملتان کے حاکم سادہ لوح نے کہلا بہیجا کہ کیا مضائقہ
ہے خالصہ جی پچاس پچاس آدمی آوین اور درشن کرجائین یہہ اجازت سنکر پچاس
آدمی کا غول قلعہ مین جانے لگا مگر جب وہ نکلنے دس آدمی اُن مین سے قلعہ مین کہہ گئی
جانے اسطرح سے بہت آدمی وہان جمع ہوگئی دروازہ قلعہ کا تو کہلا ہی تہا پہر سب فوج
یکبارگی حملہ کرکے اندر چلی گئی اور فی الفور انتظام قلعہ کا کرلیا خزانہ و اسباب وغیرہ پر پہرے
بٹہادئے نواب کو پکڑ لیا گیا جب وہ ہر ایک چیز سے دست بردار ہوگیا تو اُسکو آزاد کردیا
چندی یہہ سردار ملتان مین رہی اور شہر کو خوب لوٹا جب حکومت وہان جمالی تو ایک شخص
جمعیت سنگہ نام کو وہان صوبہ و قلعہ دار و حاکم اپنی طرف سے بناکر اور کچھ فوج وہان
قائم کرکے وطن کو مراجعت کی اور رسنہ مین پہلی موضع دہارا کو غارت کیا پہر احمد آباد مین
جاکر اسد احمد خان اُس قصبہ کے حاکم کو دق کرکر بڑی توپ احمد شاہی جسکو قلعہ لاہور سے
چڑت سنگہ لایا تہا اور بسبب اُسکے وزن دار ہونیکے اپنی گہر تک نہ لیجا سکا تہا اور
احمد خان توپ کو وہانسی اپنی پاس لے گیا تہا جہین لی بعد فتح ملتان اور توپ کے حاصل ہونے
اور لشکر کے بڑہ جانے سے سردار گنڈا سنگہ کمال مغرور ہوگیا کیونکہ سردار مہان سنگہ
بہی اُسوقت گویا اُسکے ماتحت تہا اور فی الحقیقت گنڈا سنگہ کی لئیہ وہ وقت حصول دولت
کمال ترقی کا وقت تہا جسطرف نظر کرتا کوئی اُسکے روبرو دم نہین مارتا تہا اس اثنا مین
سردار منسا سنگہ بہنگی جو قصبہ پٹہان کوٹ کا حاکم تہا مرگیا اور اُسکی زوجہ نے مار سنگہ
سردار جو چت سنگہ کہنیہ کے بہائی کو گہر مین بلاکر چادر ڈلوالی یعنی خاوند بنالیا چونکہ سردار
منسا سنگہ بہنگی نزدیکی رشتہ دار سردار گنڈا سنگہ کا تہا اسبات مین سردار گنڈا سنگہ کی
بڑی ہتک مغرت ہوئی ریاست پٹہان کوٹ کی بہی اس مثل کی حکومت سے نکلکر کہیہ مثل
کی حکومت مین آگئی اسبات سے سردار گنڈا سنگہ نے کمال افروختہ ہوکر حکم دیا کہ فی الفور

دونو مثلون کے سوار یعنی سواران مثل بہنگی وسکرچک پٹھان کوٹ کو کوچ کرین چنانچہ
بڑی شان و شکوکت کے ساتھہ اودہر کو کوچ کیا اور جاتے ہی پٹھان کوٹ کے قلعہ کا
محاصرہ کرلیا حقیقت سنگھہ کا بھائی تارا سنگھہ کنہیہ قلعہ کے اندرسی لڑتا رہا اور منتظر تہا کہ
اُسکا بھائی فوج لیکر اسکی مدد کو آئے تو باہر قلعہ سی نکلکر میدان مین جنگ کرے قضا کار
عین لڑائی مین کسی سکھہ نے قلعہ کے اندرسی ایسی تاک کر گولی لگائی کہ سردار گنڈا سنگھہ
بہنگی کے مغز مین لگی اور مغز پاش پاش ہوگیا سردار گنڈا سنگھہ بہنگی کے ماری جانے سے
اُسکے لشکر مین ابتری پھیل گئی اگرچہ اُسکا چھوٹا بھائی ویسو سنگھہ بھائی کی جگہہ فرمانفرما مثل
کا بنگیا مگر اُسنے اس مہم کو نامبارک جانا اور پٹھان کوٹ کا محاصرہ چھوڑکر امرتسر کو واپس
چلا آیا انہین ایام مین تیمور شاہ احمد شاہ بادشاہ کابل کا بیٹا ڈیرجات کے راستے ملتان
مین داخل ہوا اُسکے آنے سی جسقدر سکھہ ملتان مین تہے جان بچاکر بہاگ گئے چندروز شہزادہ
ملتان مین رہا اور نواب شجاع خان بہادر کو بادشاہ کیطرف سی صوبہ دار ملتان کا بناکر
کابل کو واپس چلا گیا ملتان سی حکومت مثل بہنگیون کی برخاست ہوئی ویسو سنگھہ بہنگی جو
گنڈا سنگھہ کی جگہہ مالک ہوا تہا عیش و عشرت مین پڑگیا امورات ریاست و ملکداری
کے اُسکو بالکل خبر نہی اُسوقت سردار مہان سنگھہ سردار چڑت سنگھہ سکرچکیہ کے بیٹے نے
اُس سی علیحدگی اختیار کی اور اپنی مثل کے سوارون کو لیکر گوجرانوالہ مین آگیا اور ملک گیری
مین مصروف ہوا فی الفور پنڈی پہٹیان و ساہی وال و عیسی خیل و موسی خیل و علاقہ جہنگ
پر قبضہ کرلیا اُن علاقون کو لوٹا اور نذرانے وصول کئے اور ویسو سنگھہ عیش و
عشرت مین مستغرق تہا کچھہ نہی اُسکا مدارک نہ کرسکا کیونکہ پنڈی پہٹیان و ساہیوال
کو بہی بہنگی سردار فتح کرچکے تہے اور وہان اُنکا تہانہ موجود تہا وہ سردار مہان سنگھہ نے
اُٹہادیا تہا چونکہ مہان سنگھہ کے گہر ایک بہن راجکور نام ابہی کنواری تہی اُسکا رشتہ
مہان سنگھہ نے صاحب سنگھہ بہنگی گوجر سنگھہ بہنگی کے بیٹے کے ساتھہ کردیا اور اُسکو اپنے

ساتھہ شامل کرکے صاحب تفویض بنگیا یہہ گوجر سنگھہ سرداران بہنگی مین بڑا سردار
صاحب داعیہ ارادہ تہا نیسرا حصہ ریاست شہر لاہور کا بہی اُسکے قبضہ مین تہا
اور شہر گجرات اور بہت سی اور علاقہ دوابہ وجہاب مین اسکی حکومت مین تہی صاحب سنگھہ
اُسکے بیٹے نے باپ کے برخلاف ہوکر بامداد سردار مہان سنگھہ کے پہلے گجرات پر قبضہ کیا
پہر تمام علاقہ جہان جہان اُسکا باپ حکمرانی کرتا تہا اپنے تصرف مین کر لئے اُسوقت
گوجر سنگھہ لاہور مین تہا جب اُسنے اپنے صلبی بیٹے کی یہہ حرکت سنی تو کمال غضب مین آیا
اور اپنا لشکر جمع کرکے دریای راوی وجہاب پایاب اُترا آنے ہی گجرات کا محاصرہ کر لیا
باپ بیٹون مین خوب لڑائی ہوئی قریب دوسو آدمی کے فریقین کیطرف سے کہیت رہے اس
وقت سردار مہان سنگھہ نے درمیان مین آکر دونو مین صلح کرادی اور تمام علاقہ گوجر سنگھہ
نے اپنے بیٹے سے واپس کر لیا صرف تعلقہ سود بہرہ گذاری کے لئے وار کرار رکہا اسکام سے فراغت
پاکر سردار مہان سنگھہ نے قلعہ شادی وال کیطرف کوچ کیا جب نزدیک پہنچا قلعہ دار کو قرب
سے اپنے پاس بلاکر قید کر لیا شادی وال پر متصرف ہوکر رہتاس پر قدم بڑہایا اسمین بہی قبضہ
کیا پہر قصبہ کوٹلی پرجو سیالکوٹ کے قریب ہے اور وہانکی بنی ہوئی بندوق تحفہ مشہور ہے
یورش کی اور قصبہ والون کو سخت مجبور کرکے نذرانہ لیا اور قبضہ کیا پہر قصبہ امداسپور
کو گیا وہانکی رعیت نے اطاعت قبول کی اور نذرانہ کافی داخل کیا دو ماہ تک سردار نے
وہان قیام رکہا اور وہان رہکر ایک بڑا کام یہہ کیا کہ جس سے اکثر سردارون سکہہ ہر ایک
مثل و فرقہ کے دب گیے کہ اُسنے اکثر سرداران سکہہ مثل چڑت سنگھہ کالال والیہ اور دیا سنگھہ برادر
زادہ صاحب سنگھہ و دہنا سنگھہ و مہیان سنگھہ و ڈالیہ وغیرہ بائیس سردارون قابضان
ملک کو ملاقات کے بہانے سے بلاکر قید کر لیا اور ہر ایک سے مطابق اُنکی حیثیت کے نذرانہ و
مصارفہ لیکر انکو چہوڑ دیا بعد ازان اُسنے رامداس پور سے کوچ کرکے قصبہ رسول نگر کو
محاصرہ کیا سبب اسکا یہہ ہوا کہ وہ بڑی توپ احمد شاہی جو گنڈہ سنگھہ بہنگی بوقت ملتان کے

احمد آباد سے لایا تہا وہ توپ اُسنے پیر محمد خان زمیندار و حاکم رسولی نگر کے حوالہ کر دی
تہی اُس سے سردار مہان سنگہ نے وہ توپ طلب کی اُسنے ندی اور کہلا بہیجا کہ یہہ امانت
میری پاس سرداران مثل بہنگی کی ہی اُن کے حوالہ کرونگا یہہ جواب سنکر سردار مہان سنگہ
فی الفور رسول نگر جا پہنچا اور قصبہ کا محاصرہ کر لیا ایک ماہ تک پیہم لڑائی رہی
بہت سے آدمی ماری گئی اور پیر محمد خان میدان مین اثار با پہر محصور ہو گیا تین ماہ تک
سردار مہان سنگہ نے اُس قصبہ کا محاصرہ رکہا تمام علاقہ متعلقہ پیر محمد خان کا سردار نے
لوٹ لیا کسی زمیندار کے گہر ایک دانہ غلہ کا باقی نہ چہوڑا جب چار ماہ تک محاصرہ کی مدت طول
پکڑ گئی پیر محمد خان نے بہت سی عرضیان اور خطوط اپنی امداد کے لئے دیسو سنگہ بہنگی کو لکہین
مگر اُسنے عیش و عشرت کی مستی مین جواب تک نہ دیا جب مہان سنگہ بہی تنگ آگیا تو صلح
کی تجویز کی اور کرتہہ کے ورق پر مہر لگا کر پیر محمد خان کے پاس بہیجا اور لکہا کہ مین تجہہ سے
ہرگز دغا نکرونگا تو بے اندیشہ میری پاس چلا آ چنانچہ وہ ایماندار رئیس قسم پر اعتبار کر کے
فی الفور حاضر ہو گیا مگر سردار مہان سنگہ نے اپنی عہد پر وفا نکی اور آتے ہی اُسکو نظر بند
کر لیا شہر مین دخیل ہو کر غارت کا بازار گرم کیا انہین ایام مین کہ سردار مہان سنگہ رسول نگر
کے محاصرہ مین مصروف تہا راجہ جیند کی لڑکی کے بطن سے جو زوجہ سردار مہان سنگہ
کی تہی بمقام گوجرانوالہ دوم سنکرات تاریخ دوی سمت ۱۸۳۷ بوقت ۱۹ گہڑی ۱۳ پل دن چڑہے
سردار کے گہر بیٹا پیدا ہوا یہہ خوشخبری سنکر سردار مہان سنگہ بہت خوش ہوا اور بہت
روپیہ خیرات کیا رنجیت سنگہ اُسکا نام رکہا اور قصبہ رسول نگر کا نام بدلکر رام نگر رکہا کہ
رسول کا نام زبان پر نہ آئے اور دوسرا قصبہ علی پور جو پیر محمد خان کے قبضہ سے
چہڑایا تہا اُسکا نام بدلکر اکال گڑہ رکہا اور بکمال مہربانی ان قصبون کی حکومت مثل سنگہ
اپنی مصاحب کو دیدی خبر کرامات اسلامیہ جو پیر محمد نے بمقام رسول نگر کہی ہوئے تہی وہی
غارت مین سردار مہان سنگہ کے ہاتہہ آئے اور اُسنے بکمال ادب گوجرانوالہ مین

بمقام محفوظ رکہوا دئے سنہ ۱۸۳۹ عیسوی مین راجہ رنجیت سنگہ دیوا کی جمون مر گیا اور بیرج
راج دیوا اسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اُسنے باپ کے مرنے کے وقت اپنے چہوٹے بہائی کو
قید کر دیا اور گدی نشین ہوکر عیش و عشرت مین پڑ گیا چونکہ سردار مہان سنگہ مدت سے
دل مین آرزو رکہتا تہا کہ شہر جمون کو غارت کرکے بے انتہا دولت حاصل کرے اب
اُسکو اچہا موقع مل گیا پہلے اپنی مثل کے سوارون کو خوب سنوارا ہر ایک کو پوری پوری
تیاری دئے اور بیخبر کوچ بلغر جمون جا پہنچا راجہ بیرج راج دیو جو مردانگی و شجاعت سی
بی بہرہ تہا بہت ڈرا اور شہر چہوڑ پہاڑ پر چڑہ گیا رؤسا رجمون سردار کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور نذرانہ دینا قبول کیا مگر مہان سنگہ نے منظور نہ کیا اور کہا کہ ہم شہر
لوٹنے نہین آئے تم خاطر جمع رکہو ہمکو جمون کے راج سے غرض ہی بعد ازان شہر مین
داخل ہوکر لوٹ مچا دی تین دن تک شہر لٹتا رہا شہر والے پارہ نان کے محتاج ہوگئے
زر نقد و اسباب و غلہ سی ایک حبہ کسیکے پاس باقی نرہا بہت خلقت قتل مین آئی بعد
اس غارت و قتل کے مہان سنگہ رام نگر مین آیا سمت ۱۹۴۴ بکرمی مین سردار مہان سنگہ بتقریب
غسل دیوالی کے امرتسر مین آیا سردار جی سنگہ کہنیہ بہی بتقریب اُسی تہوار کے امرتسر مین
پہنچا مہان سنگہ کی دولت و حشمت و ترقی دیکہکر اُسکو کمال حسد ہوا اور وکیل کی معرفت
کہلا بہیجا کہ جو تم لاکہون روپیہ نقد اور لاکہون روپیہ کا اسباب و جواہرات جمون سے
غارت کرلائے ہو وہ حق تمام خالصہ کا ہی اُسکا حصہ ہمکو بہی دو مہان سنگہ نے جواب صاف
دیا اسواسطے فیما بین دونو سردارون کے سخت لڑائی ہوئی جو کہ یہہ لڑائی امرتسر سی باہر
نکلکر قصبہ مجیٹہہ کے قریب ہوئی تہی عین معرکہ سی سردار جی سنگہ نے مغلوب ہوکر پہلی قصبہ
مین پناہ لی جب وہان بہی سردار مہان سنگہ نے اُسکو تنگ کیا تو وہ بہاگ کر دریا
بیاسا سے اُتر گیا اور دوابہ بست جالندہر مین پہنچکر بہت سی فوج جمع کی اور چاہا کہ دوبارہ
مہان سنگہ کے ساتہہ لڑی اس اجتماع کی خبر سنکر مہان سنگہ بہت گہبرایا اور چاہا کہ کسی

مستعد سردار کو اپنی امداد کے لئے بلاؤن بعد تدبیر و مشورہ باہمی کے یہہ بات قرار پائی
کہ سردار جسا سنگہ رائکدہیہ کو جسکو سردار جی سنگہ کہنیا نے اُسکے علاقہ سی بیدخل کرکے
ستلج پار اُتار دیا ہواہی اور وہ بمقام جگرانو پریشان حال و سرگشتہ پڑا ہوا ہی طلب
کرکے اپنی شامل کیا جاہی کہ وہ جی سنگہ کہنیا کا جانی دشمن ہی وہ اسکے ساتہہ خوب لڑیگا
چنانچہ فی الفور اسکی طلبی کا خط جاری ہوا خط کے پہنچتے ہی سردار جسا سنگہ جگرانو سی
روانہ ہوا جب دریای ستلج سی اُترا پہلی سردار گورنجش سنگہ جو ایک مصاحب سردار جی سنگہ
کا تہا اور جی سنگہ نے اُسکو اسبات کیواسطی آگے روانہ کیا ہوا تہا کہ سردار جسا سنگہ کو
اسطرف سی آنے سی روکے اُسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین مارا گیا پہر سردار گورنجش سنگہ
سردار جی سنگہ کا بیٹا بڑی فوج کے ساتہہ اُسکے سدراہ ہوا جسا سنگہ نے بڑی جوانمردی
کے ساتہہ اُسکے ساتہہ بہی جنگ کی جسمین دوسرا گورنجش سنگہ بہی قتل ہوا جب دونو
سردار ماری گئے تو اُسکا روکنی والا کوئی نرہا وہ بیدغدغہ سردار مہان سنگہ کی
فوج کے ساتہہ شامل ہوگیا اگرچہ سردار گورنجش سنگہ جوان لائق کار بیٹی کے ماری جانے
سی سردار جی سنگہ کی کمر ٹوٹ گئی تہی مگر اسنے حوصلہ قائم رکہا اور بمقام نوشہرہ اپنی فوج
جمع کرکے سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑا اس لڑائی مین بہت سی آدمی طرفین سی ماری گئی
مگر آخر سردار مہان سنگہ نے فتح پائی اور سردار جی سنگہ میدان سی بہاگ کر نورپور کو چلا گیا
مہان سنگہ نے اُسکا تعاقب کیا اور بکوچ بلغر نورپور جا پہنچا اسکے جانی سے وہ قلعہ
مین محصور ہوکر لڑنے لگا مہان سنگہ نی وہان ٹہرنا اور قیام کرنا مناسب نجانا کہ اصل
مطلب مہان سنگہ کا جی سنگہ کے مفرور ہونے سی حاصل ہوچکا تہا وہانسی مہان سنگہ
روانہ ہوکر دینا نگر مین آیا چونکہ اُس مقام پر مہاراجہ سنسار چند والی کوہستان قیام پذیر
تہا دونو حکام مین کمال تپاک کے ساتہہ ملاقات ہوئی راجہ سنسار چند نے سردار
مہان سنگہ سی یہہ آرزو کی کہ اگر آپ قلعہ کانگڑہ جسپر سردار جی سنگہ نے براہ فریب قبضہ

کیا ہواہی دوبارہ اس سی دلوادین تومین کمال مشکور ہونگا اور اسکام کے عوض نذرانہ
معقول دو لاکھہ روپیہ خالصہ جی کیخدمت مین پیش کرونگا سردار مہان سنگہ نے وعدہ کیا
کہ جب مین گوجرانوالہ پہنچ جاونگا اپنی فوج قلعہ کانگڑہ کی فتح کے لئے مامور کرونگا وہ فوج
تمہاری حکم سی جانفشانی کرکر قبضہ تمہارا قلعہ پر کرادیگی اس وعدہ کے بعد سردار مہانسنگہ
گوجرانوالہ کو جاگیا اور وہان جاکر حسب وعدہ مسمیان دیارام ومحمد صالح اپنی فوج کے
افسرون کو مع ایکہزار سوار کے کانگڑہ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ مہاراجہ سنسارچند کو قلعہ
کانگڑہ پر دخل دلاکر دو لاکھہ روپیہ وصول کرلائین جب یہہ فوج کانگڑہ مین پہنچی بہمراہی
فوج راجہ سنسارچند کے قلعہ کا محاصرہ کیا چونکہ سرداران مہان سنگہ کی فوج کے ساتھہ
خزانہ نہ تہا چند روز کے بعد وہ فوج فاقہ کشی کی حالت مین مبتلا ہوئی اور اپنی حالت
کی عرضی سردار کے نام لکھہ بہیجی سردار نے لکھہ بہیجا کہ دو لاکھہ روپیہ مخمستانہ جو مہاراجہ
سنسارچند نی دینا کیا ہی اسمین سی بالفعل پچاس ہزار روپیہ لیکر خرچ کرو اسپر دونو افسرون
نے مہاراجہ سنسارچند سی روپیہ طلب کیا تو اسنے صاف انکار کیا اور کہا کہ جب تک قلعہ
فتح نہو جائی مین ایک خرمہرہ نہ دونگا اس جواب وسوال وردوبدل مین بکار ہوگیا اور دلوار
چل پڑی دونو فوجون مین خوب لڑائی ہوئی جسمین محمد صالح مارا گیا اور دیارام بحالت زار
ودیدہ اشکبار شکستہ وخستہ فوج کو ہمراہ لیکر گوجرانوالہ مین آیا سردار مہان سنگہ ایسی حالت
اپنی فوج کی دیکھکر کمال ناراض ہوا مگر بسبب اسباب کے کہ فی الحال کچھہ بدلہ راجہ سنسارچند
سی نہین لے سکتا تہا خاموش رہا بعد چلی جانے فوج سردار مہان سنگہ کے راجہ سنسارچند نے
بدستور قلعہ کا محاصرہ رکہا اور بسبب استحکام قلعہ کے اسنے جانا کہ یہہ قلعہ کبہی لڑائی سے
فتح نہین ہوگا سردار جی سنگہ کو کوئی فریب دینا چاہیئے کہلا بہیجا کہ اگر تم قلعہ ہمکو خالی کردو
تو ہم اور تم دونو ملکر سردار مہان سنگہ پر یورش کرین اور اسکو شکست دیکر پنجاب سی نکالدین
اسکا مال واسباب باہم بانٹ لین اس فریب مین سردار جی سنگہ آگیا اور بلا استحکام عہد و

پیجان کے قلعہ مہاراجہ سنسار چند کے حوالہ کردیا سنسار چند نے جب قلعہ پر بخوبی قبضہ
کرلیا اپنی اوار سی برگشتہ ہوکر صاف جواب دیدیا کہ ہمکو سردار مہان سنگھ کے ساتھہ لڑنے
اور یورش کرنے سی کیا غرض ہی جب یہہ جواب پایا سردار جی سنگھ قلعہ دینی پر سخت پچھتایا اور
اور سردار مہان سنگھ دونو مہاراجہ سنسار چند کے جانی دشمن ہوگئی انہین ایام مین سردار
مہان سنگھ نی سنا کہ شہر جمون اب دوبارہ آباد ہوگیا ہی جو لوگ آمد آمد فوج سکھون کی سنکر اپنا
مال و اسباب لیکر شہر سی بھاگ گئی تھے وہ اب پھر شہر مین آگئی ہین راجہ برج راج دیو جو بھاگنی کے
وقت اپنا خزانہ و املاک ساتھہ لیگیا تھا وہ بھی سب جمون مین موجود ہی اگر سردار اسوقت
بیخبر جمون فوج لیجائی تو بڑا خزانہ پائی کیونکہ راجہ برج راج شب و روز عیش و عشرت مین مصروف
رہتا ہی ریاست کے امورات سی بالکل بیخبر ہی یہہ خبر پاکر سردار مہان سنگھ دوسری قریبہ بیخبر
جمون پر چڑہ گیا اور ایسی جلدی وہان جا پہنچا کہ جمون کے لوگ اسکے جانے سی اول بالکل
بیخبر تھی جاتی ہی اسنے شہر مین لشکر بھیجدیا اور غارت شروع کردی سکھون نے ایکروز مین شہر
لوٹ لیا راجہ کا خزانہ موجودہ شہر سب لے لیا سامان ریاست کا بندوقین تلوارین سب
اٹھالین باروت کو آگ لگادی غرض تمام شہر اور ریاست کو خاک مین ملادیا کچھہ باقی نچھوڑا
وہانسی جب مراجعت کی تو قصبہ لہادر کیطرف توجہ کی عالم سنگھ اکھنور وغیرہ سرداران
دامن کوہ خدمت مین حاضر آئے اور سب نے نذرانہ معقول دیکر اپنی ملک کو غارت و قتل سے
بچایا کیونکہ رنجیت سنگھ مہان سنگھ کا بیٹا خوردسال بھی اس سفر مین ہمراہ تھا اُس مقام پر
اُسکو چیچک نکل آئی اسقدر کہ زندگی کی اُمید باقی نرہی اُسوقت سردار بہت گھبرایا اور فی الفور
بکوچ بلیغ رام نگر پہنچا وہان اُسنے موافق آئین ہندوستانی بہت سی خیرات کی اور بہت سا
اسباب نقد و جنس جوالامکھی دیوی کے استان پر بھیجا کانگڑہ کے قلعہ مین جس دیوی کا
استان ہی وہان بھی بہت سا مال روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہان جاکر غربا و فقرا کو تقسیم کیا
جائے ایک گروہ برہمنون کا بیدخوانی کے لئی اور مسلمانون کا قرآن خوانی کے لئی بلاکر التجا

کہ تمام دن خدا کا کلام پڑہین اور بیمار کے حق مین شفا کی دعا مانگین غرض کوئی دقیقہ خیرات
و تصدق سی باقی نہچھوڑا اکیس روز کے بعد رنجیت سنگہ نے غسل صحت کیا گویا دوبارہ جان
پائی اس بیماری کی حالت مین بیمار کی آنکہون پر کمال صدمہ پہنچا اور بہت روز تک اُسنے
آنکہین نہ کہولین آخر جب آنکہین کہلین تو معلوم ہوا کہ دونو مین سی ایک آنکہہ بالکل
بیکار ہوچکی ہے سردار مہان سنگہ اگرچہ بسبب سی کمال غمگین ہوا مگر اتنا ہی غنیمت جانا
کہ لڑکے کی جان بچ گئی چونکہ بعد غسل صحت لڑکے کے سردار نے بڑا جشن کیا تہا اور دور
دور سی سردار اسکے گہر مہار کہا دونی آئے تہے سردار جی سنگہ کہنیا کمال مہموم و مغموم راجہ
سنسار چند کے پاس سی نالان سردار مہان سنگہ کے پاس آیا اور التجا کی کہ آیندہ سردار
مہان سنگہ اُسکا حامی و دوست بنا رہی سردار مہان سنگہ نے بہی اُسکی التجا قبول کی اور بطریق استحکام
محبت و ارتباط کے سوال کیا کہ سردار جیسنگہ کہنیا اپنی بوتی سردار گورنجش سنگہ کی بیٹی
کی نسبت اُسکے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہہ کردی کہ آیندہ بہر سیطرح کی غیریت درمیان نرہے
یہہ بات سردار جی سنگہ نے بخوشی خاطر منظور کی اور رسم و رسوم شگون کے ادا ہوئی اور
تاریخ شادی کی بہی اُسی وقت قرار پاکر شادی کی تیاری ہوئی اور بساعت نیک مہتاب کور
گورنجش سنگہ کی بیٹی رنجیت سنگہ کے ساتہہ بیاہی گئی ۱۸۰۸ء مین یہہ شادی ہوئی مگر یہہ
رشتہ اتحاد کا سردار جیسا سنگہ رامگڈیہہ کو جسکی دشمنی کمال جی سنگہ کے ساتہہ تہی اور سردار
مہان سنگہ کی مدد کی خاطر وہ ستلج پار سی آیا تہا اور میدان جنگ مین جیسنگہ کے ساتہہ
لڑکر اُسکے بیٹے گورنجش سنگہ کو قتل کیا تہا ناگوار گزرا اور سردار مہان سنگہ سی رخصت طلب
کی سردار نے اُسکی کمال تسلی کی اور سردار جی سنگہ کو کہکر اُسکا تمام علاقہ بہی جو جی سنگہ کے
قبضہ مین تہا واگذار کردیا اور سردار جیسنگہ نے یہہ بڑی مردانگی کی کہ سردار مہان سنگہ کے کہنے
سی اتنا بڑا علاقہ مقبوضہ سالہا سال کے بعد چہوڑ دیا چنانچہ فی الفور عمل درآمد ہوگیا مگر سردار
جیسا سنگہ یہہ چاہتا تہا کہ اب سردار جیسنگہ کو بزور شمشیر مغلوب کرکے کل علاقہ اُس سے

جہین لیا جاوی اور جسطرح مجھکو جیسنگہ نے میری علاقہ سی بیدخل کرکے سنبلج بار اُتار دیا تہا
اسیطرح مین اُسکو اُتارون یہہ ارادہ اُسکا جو سردار مہان سنگہ نے پورا ہونے نہ دیا تو باوجود
رہا ہوجانی علاقہ کے بہی اُسکے دل سی غبار نہ گیا اگرچہ بظاہر وہ صلح وصفائی کرچکا تہا جب مہا
شادی وغیرہ ضروریات سی فارغ ہوا تو اُسنے چاہا کہ اپنی متعلقہ ملک مین دورہ کری چنانچہ
روانہ ہوا اور سردار جاسنگہ کو رام نگر چہوڑا اُسکے جانے سی دو روز پیہی جاسنگہ کا ارادہ
مستحکم ہوا کہ اپنی مثل کے سوارون کے ساتہہ سردار مہان سنگہ پر یورش کرکی اُسکے ڈیرہ کو
لوٹ لیوی اور اُسکو قتل کرکے اُسکا مال واسباب سب اپنی قبضہ مین کرلیوی چنانچہ وہ براہ راست
مہان سنگہ کے پیچہی روانہ ہوا جودہ سنگہ رامگدیہ اُسکا مصاحب بہی کمربستہ ہمراہ تہا اُسکی
پہنچنے سی چار گہنٹہ اول سردار مہان سنگہ کو خبر ہوگئی اور وہ خبردار ہوکر مستعد بمقابلہ ہوا
جب جاسنگہ وجودہ سنگہ جا پہنچے اُسمین سخت لڑائی ہوئی بہت سی آدمی فریقین سی ماری گئی
جودہ سنگہ کلال والیہ سردار مارا گیا اور جودہ سنگہ رامگدیہ بہاگ گیا جاسنگہ شکست کہاکر پس
پا ہوا ۱۷۹۱ء مین سردار کوجر سنگہ بہنگی مرگیا اور اُسکا بیٹا صاحب سنگہ اُسکی جگہہ تہہر گجرات
مین گدی نشین ہوا بعد جانشینی اپنی باپکے جائداد کے قبضہ کرنے لئے وہ روانہ ہوگیا سردار مہان سنگہ
نے موقع پاکر چاہا کہ قلعہ سودہرہ جو صاحب سنگہ کے قبضہ مین ہی چہین لیوی چنانچہ اس ارادہ پر
بہت سی فوج لیکر قلعہ سودہرہ پر فوج کشی کی اگرچہ صاحب سنگہ کے ساتہہ سردار جرت سنگہ
کی بیٹی اسکی ہمشیرہ بیاہی ہوئی تہی لحاظ رشتہ داری بالای طاق کہکر سودہرہ کو روانہ ہوا
جاتے ہی قلعہ سودہرہ کو گہیر لیا فوج صاحب سنگہ کی جو قلعہ مین تہی قلعہ بند ہوکر لڑتی
رہی عین اُس لڑائی کے موقع مین سردار مہان سنگہ بیمار ہوگیا جب سخت بیماری کی نوبت
پہنچی اور جانا کہ اب زندگی باقی نہین ہی تو رنجیت سنگہ کو جو اُسوقت بعمر دہ سالگی ہمراہ تہا
اپنی پاس بہی دستار رسہت بہناکر اور سردار دل سنگہ کالیان والہ کو جسکو وہ کمال دیانت دار
وفادار مصاحب تصور کرتا تہا رنجیت سنگہ کا آتالیق بناکر خود گوجرانوالہ کو روانہ ہوا اور

بوقت روانگی رنجیت سنگہ اور افسران فوج کو تاکید کی کہ بدستور محاصرہ قلعہ کا رکھکر جتنی
الامکان قلعہ کو فتح کرین بعد روانگی سردار مہان سنگہ رنجیت سنگہ بدستور قلعہ والون سے
لڑتا رہا اتنے مین خبر پہنچی کہ ایک لشکر سکہونکا بسرکردہی سردار کرم سنگہ دولو دل سنگہ و
جودہ سنگہ بہنگی و سردار جیا سنگہ وجودہ سنگہ رامگڈیہان تہانہ لڑنے کی خاطر آیا ہی رنجیت سنگہ
نی یہہ سنتہی ہی قلعہ سودہرہ کا محاصرہ چہوڑدیا اور اونکے رستہ روکنے کے لئے روانہ ہوا
موضع کوٹ مہاراجہ کے پاس دونو فوجونکا مقابلہ ہوا اور زمین گہنٹہ تک خوب لڑائی ہوئی
اگرچہ اسوقت فوج رنجیت سنگہ کی دشمن کی فوج سی آدہی تہی مگر فتح خداداد ہی آخر دشمن بہاگ
نکلے اور اسنے تین کوس تک انکا تعاقب کیا سردار جیسنگہ کلال والیہ اس لڑائی مین مارا گیا
ایک توپخانہ اور زنبورک خانہ سرداران سکہونکا مع بہت سی اسباب کے رنجیت سنگہ کے قبضہ
مین آیا بعد اس فتح کے رنجیت سنگہ نے تمام اسباب غارت کا گوجرانوالہ مین بہیجدیا اور آپ تمام
کوٹ مہاراجہ فروکش رہا ابہی رنجیت سنگہ اسی مقام پر مقیم تہا کہ سردار مہان سنگہ نے اسی بیماری
سی جس سی بوقت محاصرہ قلعہ سودہرہ کے بیمار ہوا تہا بتاریخ بانچوین ماہ بیساکہہ سمت ۱۸۶۷ بکرمی
اس دنیای فانی سی بعالم جاودانی سفر کرگیا یہہ خبر جب رنجیت سنگہ کو پہنچی فی الفور گوجرانوالہ
مین آیا اور باپ کی نعش کو داغدیا و رباعی

سینکڑون عالم مین آئے اور گئے اسفندیار ائے اور پہر چلدئے دنیا سی رستم سینکڑون
کوئی بہی باقی نظر آتا نہین ہندی ہمین گرچہ گزری ہین فریدون سینکڑون جم سینکڑون

تیسرا حصہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی ابتداء عمر سی انتہا تک کل فتوحات و مہمات و واقعات کے ذکر مین

راویان صدق مقال و مخبران واقف حال اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب سردار مہان سنگہ
بعالم جوانی دنیای فانی سی رحلت کرگیا مہاراجہ رنجیت سنگہ بعد فراغت کرما کرم و ادای رسوم
مذہبی کی بعمر ۱۸ بکرمی مطابق سنہ ۱۷۹۲ع مین بعمر بارہ برس کے مالک ریاست مفبوضہ اپنی باپ کا

ہوا لیکن بسبب کم عمری اور تسلط و دخل و اقتدار کارپردازان سردار مہان سنگھ کے امورات
ریاست مین چندان دخل اُسکا نہ تہا بلکہ رنجیت سنگھ کی والدہ بہی نہین چاہتی تہی کہ وہ ریاست
کے امور مین دخیل ہو کیونکہ اُسنے ایک شخص لکہپت رائے نام کہتری کو ہر ایک امر مین کامل
اختیار دیا ہوا تہا بلکہ سردار مہان سنگھ کیطرح تمام ریاست کا انتظام وہ اپنی حکم اور اپنے اختیار سے
کرتا تہا کوئی دوسرا شخص اُسکا ہمرتبہ ہمپایہ نہا رنجیت سنگھ جب کسی کام مین دخل دیتا وہ اسکے
برعکس مجویز کرتا اور اسکی والدہ اسکی دخل دہی سے کمال ناراض ہوتی جب ایسی بیدخلی
و بے اختیاری کی حالت مین پانچ برس گزر گئی اور رنجیت سنگھ سترہ برس کی عمر کا نوجوان
لڑکا ہو گیا تو یہہ خود بخود ریاست کے امور مین دخل دینے لگا اگرچہ اسکی والدہ اور دیوان لکہپت
کو ناگوار گزرتا اور وہ اُسکی تجویز کو فوراً بدل ڈالتی اور اُسکے حکم کے بموجب کام نہونے دیتے
سنہ ۱۷۹۷ء مطابق سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین شاہ زمان بادشاہ کابل جو بعد وفات تیمور شاہ بن احمد شاہ
درانی کے کابل کے تخت پر بیٹہا تہا ایک فوج جرار کے ساتہہ پنجاب کو آیا کسی جوانمرد سکہہ سردار
نے اُسکا مقابلہ نکیا اور نہ کوئی اُسکا سدراہ ہوا گورو کا سکہہ اُسوقت کوئی کسی گانو مین نظر
نہین آتا تہا سب کے سب بادشاہ کے خوف سے بہاگ کر جنگلون مین گہس گئے چونکہ تشریف لانا
بادشاہ کا پنجاب کے ملک مین صرف سکہون کے انتظام کے لئے تہا جابجا فوج مامور ہوئی کہ سکہون کو
گرفتار کر کے لے آوے درانی سوار جس گانو اور قصبہ مین جاتے کوئی سکہہ دستیاب نہوتا چند روز بادشاہ
فی لاہور مین قیام رکہا اور اسکا ارادہ تہا کہ لاہور مین رہ کر پنجاب کا انتظام کرے مگر کابل سے
اسکو کوئی ایسی خراب خبر گوش زد ہوئی کہ اُسکو فی الفور واپس جانا پڑا اُسوقت رنجیت سنگھ
کی والدہ و لکہپت رائے و رنجیت سنگھ بہی اپنا ضروری سامان ہمراہ لیکر گوجرانوالہ سے کسی بے
نشان جنگل مین جا چہپے نہی جب شاہ زمان لاہور سے کابل کو روانہ ہوا تو مسمی اتہا بہنجی خان
ایک امیر کوکہ جوانمردی اور بہادری مین ضرب المثل تہا بہت سی فوج کے ساتہہ لاہور
چہوڑا اور حکم دیا کہ اگرچہ پنجاب کا ملک اب طوائف الملوکی کی حالت مین ہے انتظام اسکا

مشکل ہے مگر وہ حتی الامکان اس کام مین کوشش کری اور سگھان منہرد کو گوشمالی کرکے
بادشاہ کا تابعدار بنای کہ وہ حکومت وریاست سے دست بردار ہوکر زمیندارونکی طرح
کہیتی کرنے مین مشغول ہون چنانچہ اس افسر نے بہ تعمیل فرمان شاہی کے بادشاہ کی نشریف
بری کے بعد انتظام شروع کیا اور دیکہا کہ سکہون کا اجتماع رسول نگر وگجرات کیطرف
بہت ہی چنانچہ مع توپخانہ وفوج جرار رام نگر کا محاصرہ کیا چونکہ وہ علاقہ سردار مہان سنگہ
کا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑی اجتماع کے ساتہہ اُسکے مقابل ہوا اور سردار بلکہا سنگہ
بنڈیوالہ وبدہ سنگہ ورن سنگہ سرای کالہ والہ وجودہ سنگہ اٹاریوالہ ودہرم سنگہ جلالیہ
وغیرہ بہت سے سردارون کو اپنی امداد کے لئی بلایا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی جب شہنجی خان
نے جانا کہ اب اسجگہہ سکہونکا بہت مجمع ہوگیا ہی محاصرہ چہوڑکر گجرات کیطرف روانہ ہوا
اُسوقت اُسکے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار تہا گجرات کے قریب جب وہ پہنچا سردار صاحب
بہنگی پانسو سوار کے ساتہہ شہر سے نکلا ادہر سے بہہ مجمع سکہونکا بہی اُسکے تعاقب مین
وہان پہنچا اور دوسری مرتبہ ہنگامہ قتل وکشت وخون کا گرم ہوا اتفاقاً عین جنگ مین
شہنجی خان کی چہاتی مین ایسی گولی لگی کہ وہ جوانمرد سپہ سالار مارا گیا اور وہان ہی
دفن ہوا مقبرہ اُسکا شہر گجرات سے جانب شرق بفاصلہ چار میل کے واقع ہی اُسکے ماری
جانیسے ولایتی فوج مین تفرقہ پڑگیا اور پنجاب سے نکلکر کابل کو چلے گئی جب پنجاب مین کوئی
غیر ملک کا بادشاہ دست اندازی کرتا اُسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی بلند ہمتی ونوجوانی
نوسہات کی متقاضی ہی کہ تمام پنجاب پر قابض ہوجای مگر بسبب اسکے کہ دیوان لکہپت رای
اسکو کسی امر مین دخل نہین دیتا تہا خاموش تہا اور سب سکہہ یہہ جانتے تہے کہ اس ریاست کو
زیست ونابود کرکے اسکی ریاست پر خود قابض ہوجائین سب سے ملکر حشمت خان زمیندار
قوم جٹہہ کو جسکی حکومت مین اکثر علاقے دریای چناب کے کنارے پر تہے رنجیت سنگہ کا دشمن
بنادیا اور اُنکا ارادہ ہوا کہ کسی آسان طریق سے رنجیت سنگہ کو قتل کرڈالی ایک دفعہ ایسا

اتفاق ہوا کہ رنجیت سنگھ شکار کھیلتا ہوا حشمت خان کے علاقہ مین جانکلا اُسطرف
سی حشمت خان بہی آپہنچا اور رنجیت سنگھ کو غافل پاکر تلوار کا وار کیا مگر وہ تلوار
رنجیت سنگھ کو نہ لگی اور کاٹہی پر لگ کر کاٹہی کٹ گئی یہہ حال دیکھکر رنجیت سنگھ ہوشیار
ہوگیا اور دوسرا وار تلوار کا حشمت خان پر کیا جس سی اُسکا سر فوراً گردن سی جدا ہوگیا
اُسکے مرنیکے بعد بہت سا علاقہ اُسکا اس ریاست کی متعلق ہوگیا اور سرکشان قوم چٹہہ نے
اطاعت منظور کی اُنہین دو نومین سدا کور زوجہ گورنجش سنگھ کہنیا نے جو رنجیت سنگھ کی ساس
تہی ایک خط رنجیت سنگھ کے نام لکہا اور اُسمین درج کیا کہ سرداران متصل رامگدہیہ جنکا علاقہ
میری خسر جیسنگھ کہنیا نے تمہاری باپ کے کہنی سی واپس کردیا تہا اسبات کے درپے ہین کہ میرا
علاقہ مجہہ سی چہین لین چونکہ مین عورت ہون اور انسی لڑنا میرا کام نہین ہی تمسی استمداد چاہتی
ہون کہ اسی روز کیواسطے مین نے تمہاری سانہہ رشتہ کیا اور لڑکی دی تہی اس خط کا مضمون
جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنا فی الفور روانگی پر مستعد ہوگیا اور مع سواران متعلقہ مثل
بکوچ بلیغروڑ مالہ مین گیا اور فوج سدا کور کی ہمراہ لیکر داخل علاقہ ریاست سرداران رامگدہیہ
ہوگیا اور قصبہ میانی کو جو ریاست گاہ سردار جیا سنگھ رامگدہیہ کی تہا محاصرہ کرلیا دو نو طرف
سی لڑائی ہوتی رہی چونکہ سامان قلعہ گیری و دیوار شکنی کا اُسوقت رنجیت سنگھ کے ہمراہ نہ تہا
چہہ ماہ تک قصبہ فتح نہوا اور دونو فریق مین سی کوئی غالب یا مغلوب نہوا اتنی مین بارش کا
موسم آگیا اور دریای چناب اسقدر طغیانی مین آیا کہ قصبہ میانی کے چارو نطرف پانی بہر گیا ناچار
رنجیت سنگھ محاصرہ چہوڑ کر واپس آیا چونکہ وقت ملاقات رانی سدا کور نے رنجیت سنگھ کو یہ بات
بہی کہی تہی کہ دیوان لکہپت رای کو تمہاری والدہ نی مختار و مدار المہام خرچ و کل کر کہا ہی تمہارا
اختیار نہ تو خزانہ پر ہی اور نہ ریاست پر بلکہ تمہاری وجود کو بہی وہ کچہہ جود تصور نہین کرتا ایسی شخص کا
انتظام ابہی سی کرلینا چاہئی ایسا نہو کہ وہ اپنی فائدہ کے لئی تمہارا نقصان کری اور تمہاری
جان پر اُسکے ہاتہہ سی کوئی صدمہ پہنچے کیونکہ تمہاری والدہ کو اُسکی خاطر منظور ہی تمہاری

جان کا غم اُسکو ہرگز نہین ہی یہہ بات سنکر رنجیت سنگہ ہوشیار ہوگیا اور زمینداروں
سے سازش کر اُسکے قتل کردینے کی تجویز کی جب لکھپت رای گانو مین کنکوٹ کرنے کے
لئے گیا تو زمینداروں نے بایماے رنجیت سنگہ کے اُسکو جان سے مار ڈالا یہہ دیوان
لکھپت رای قوم کا کہتری قصبہ نوشہرہ کا رہنے والا تہا رنجیت سنگہ کی والدہ اسپر
کمال مہربان تہی اور یہہ اقتدار حاصل تہا کہ کل مال و ملک و انتظام جزو کل اُسکے
اختیار مین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کو صرف دس روپیہ روزمرہ خرچ کے لئے خزانہ سے
ملتے تہے سمت ۱۸۵۵ بکرمی جاڑون کے موسم مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے بسبب
ماری جانے شہنجی خان امیر کے سکہون سے عوض لینے کے لئے کابل سے ایک برجستہ فوج کے
ساتہہ پنجاب کو کوچ کیا جب بادشاہ کی آمد آمد کی خبر تمام پنجاب مین مشہور ہوئی سب سکہہ
سردار اپنی اپنی رسالہ ہونسی اُٹہکر جنگلون مین جا چہپے اور نہ چاہا کہ بادشاہ کے ساتہہ
مقابل ہوکر اپنی جان تلف کرین کیونکہ ہر ایک شخص جانتا تہا کہ بادشاہ آخر کسیقدر مدت رہکر
پنجاب سے واپس چلا جائیگا جب بادشاہ جہلم سے اُتر شہرون کے شہر اور گانو کے گانو اُجڑے
ہوئے دیکہے کیونکہ جو لوگ سکہونکی غارت و تاراج سے بچگئے تہے اُنکو اندیشہ تہا کہ ہمکو کابلی افغان لوٹ
لینگے۔ اسواسطے اپنے گہر چہوڑکر چلے گئے تہے اور فی الحقیقت کابلی افغانون کی لوٹ بہی سکہون سے
کچہہ کم نہ تہی سکہہ تو آدمی کو بطمع مال مارتے اور قتل کرتے تہے اور افغان بہ نیت صواب کے
مار ڈالتے تہے بادشاہ نے جب پنجاب کا ملک ایک ویرانہ جنگل دیکہا تو بہت افسوس کیا اور منزل
بمنزل لاہور آپہنچا اُسکے آنے سے اول مین حاکم شہر لاہور کے جنکی حکومت مین ایک ایک حصہ
شہر کا تہا بہاگ گئے بادشاہ نے ایک فوج اُنکی گرفتاری کے لئے مامور کی مگر کہین سے دستیاب
نہوئے چار ماہ تک بادشاہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور بہت چاہا کہ سکہونکی سرکوبی کرے مگر
ناچار تہا کہ سکہونکا کہین نشان پایا نہین جاتا تہا سواے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کہ اُسوقت
بمقام رسول نگر چند سوارون کے ساتہہ قیام پذیر تہا اُسکی موجودگی کی اطلاع جب

بادشاہ کو ہوئی تو کہا کہ اگر سکھہ جمع ہوکر میرے مقابلہ پر آتے تو انکو سزا دیجاتی اب اگر ایک
شخص کو ہمنے پکڑا اور مارا تو اس سے تمام قوم کا انتظام نہین ہوسکتا پانچوین مہینے جب ماہ
رمضان کا چاند نمودار ہوا تو بادشاہ نے لاہور سے کوچ کیا جب دریاے چناب کے کنارے پہنچا
سکھہ جنگلون سے نکلکر شہر لاہور کے قریب جمع ہوئے اور چاہا کہ بادشاہ کا تعاقب کرکے اسکا
اسباب لوٹ لین اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ نے انکو اس ارادہ سے باز رکھا اور کہا کہ اگر تم
بڑے جوانمرد ہو تو میدان مین اسکے ساتھہ لڑتے اب جو وہ سفر مین ہے اور اپنے دارالخلافت
کو معاودت کئے ہوئے چلا جاتا ہے ناحق اسکو ستانا اور تکلیف دینا اچھا نہین ہے اس فہمایش
سے گورو کے سکھہ اپنے ارادہ سے باز آئے جب لشکر شاہ زمان کا دریاے چناب سے اترنے لگا تو
دریا نہایت طغیانی پر تھا پندرہ روز تک بادشاہ کو وہان رہنا پڑا بڑی مشکل سے لشکر دریا سے
اوترا مگر جب توپخانہ کے اترنے کی نوبت آئی تو دس عدد توپین شاہی دریا مین غرق ہوگئین
بادشاہ اسوقت حیران تھا کہ آیا دریا سے اب توپین کیونکر نکالی جائین جب کوئی تدبیر نہ آئی
تو ایک پروانہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نام کہ وہ علاقہ اسیکی حکومت مین تھا بہ مضمون لکھا کہ
بسبب طغیانی دریاے چناب کے بادشاہی توپین پانی مین غرق ہوگئی ہین جنکا نکالنا سردست
مشکل ہے البتہ جب پانی کم ہوگا اُنکا نکالنا آسان ہوگا چونکہ یہہ علاقہ تمہاری حکومت مین ہے
بعد فرو ہونے طغیانی کے اگر تم ان توپون کو نکلواؤ اور کابل مین ہمارے پاس پہنچاؤ تو بموجب
خوشنودی خاطر اینجانب ہوگا اور اس خدمت کے عوض مین ہماری طرف سے تمکو اجازت ہے کہ لاہور
پر جاکر قبضہ کرلو اپنی حکومت خطہ پنجاب مین قائم کرلو آیندہ ہماری طرف سے کوئی حاکم و فرمانفرما
مزاحم حال تمہارے کا نہوگا یہہ تحریر جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس پہنچی بہت خوش ہوا
اور چار ماہ کے بعد جب دریا کا پانی اترا تو بڑی کوشش سے آٹھہ توپین بادشاہ کی دریا سے
نکلوائین اور اپنے ایک معتبر کے ہاتھہ کابل کو روانہ کین اس خدمت سے بادشاہ بہت خوش
ہوا معتبر کو خلعت فاخرہ بخشا اور بڑی عزت سے رخصت کیا دو توپین باقیماندہ بادشاہی

جو دریا مین تہین وہ ایک سال کے بعد نکلوائی گئین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تصرف مین ہین

دخل پانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لاہور مین

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دن بدن ترقی ہوتی گئی اور حاسدان خاندان مقہور ہوتے گئے اوہر سردار جیسا سنگہ رامگدیہ سخت بیمار پڑ گیا اور ضیق النفس کی بیماری اُسکو ایسی لاحق ہوئی کہ وہ اُٹنے اور فوج کشی کے لایق ہی نرہا اُدہر سردار گلاب سنگہ بہنگی دشمن اس خاندان کا گھوڑہی سی گرا اور سخت چوٹ مین اُسکو آئین ایسی سخت وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ شہر لاہور پر قبضہ کیا جاے مگر اسکام کو وہ بڑا کام تصور کرتا تہا کیونکہ ایک حصہ شہر لاہور کا بہنگی مثل کے سردارون کے تصرف مین تہا اور انکا حامی اُن دنون مین سردار صاحب سنگہ بہنگی تہا جسکی حکومت شہر گجرات مین تہی اور لاہور کے قابض سردار کردہ اپنا نائب تصور کرتا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ ابہی اسی فکر مین تہا کہ ایک عرضی مسمیان حاکمراے و محمد عاشق و محمد بلغر و محمد طاہر و مفتی محمد کرم وغیرہ رؤسا شہر لاہور کی اس مضمون سے رنجیت سنگہ کیجذ مسمین گوجرانوالہ مین پہنچی کہ رعایاے شہر لاہور مین تین حاکمونکی حکومت سے نہایت تنگ ہی اور تینون نے تمام رعیت کو لوٹ کہایا ہی کوئی فریادرس غریب رعیت کا نہین ہی جسقدر فصیل کی دیوار کے باہر باہر شہر آباد تہا وہ تو سکہان غارت گرنے لوٹ لیا اور مکانات گرا کر اینٹین نکالکر لے گئے ہین اندر کی آبادی ہی اب نصف سی کم رہ گئی ہی محلون کے محلے اُجڑی پڑی ہین جسقدر آبادی باقی ہی اُسکو اب یہہ تین حاکم ویران کرتے جاتے ہین یہون دنرات عیش و عشرت مین مصروف رہتے ہین جب خرچ کی ضرورت ہوتی ہی اپنی رعیت کو آپہی لوٹ لیتے ہین ایسی وقت مین اگر آپ اسطرف قدم رنجہ فرمائین تو ہماری مین مراد ہی کہ لہلے دروازون شہر پر قبضہ آپکا ہو جائیگا جب یہہ عرضی شہر کے رئیسونکی رنجیت سنگہ کے حضور مین پہنچی بہت خوش ہوا اور سجدہ شکرانہ کا خدا کی جناب مین کیا و فی الفور مستعد ہو گیا کہ شہر لاہور پر قابض ہو کر اپنی حکومت خطہ پنجاب مین

سی چلکر اسنے دہنی کا ملک فتح کیا اور لاکہون روپیون کا مال و ہانسی لیا پہر قصبجات
چکوال و جلالپور و رسولپور وغیرہ سی معقول نذرانے لیکر ان قصبون کو اپنی ریاست مین
داخل کیا پہر نندہ داونخان کو گیا وہانکی حاکم صاحب خان کہوکہر نے اطاعت قبول کی
اور نذرانہ جسقدر اسنے مانگا ادا کیا نندہ داونخان مین ایک قلعہ بنانے کے لئی اسنے
حکم دیا کہ بدہ سنگہ اور گورسنگہ اپنی مثل کے دو سردارون کو وہان بہی کی اجازت دیکر تاکید
کی کہ جلد قلعہ بنوائین و ان سی آگے بڑہکر اسنے قصبہ کوٹ صاحب خان اور راجہ کا کوٹ دو
قصبے فتح کئی غرض یہہ سردار جدہر گیا دولت اسکے استقبال کو آئی جب اسکی ترقی و عالیجاہی
و دولت و حشمت کی حالت اور سکہون نے دیکہی سبکو حسد پیدا ہوا خصوصًا بہنگی مثل کے
سردار جو اپنی برابر کسیکو عالیجاہ تصور نہین کرتے تہے نہایت ہی اسکی ترقی دیکہکر جل گئے
اور درپے سبہات کے ہوئے کہ کسیطرح چڑت سنگہ کو لوٹ لین یہہ خبر چڑت سنگہ کو بہی
پہنچ گئی اور آپسمین کمال عداوت و بغض و عناد پیدا ہوا پہلے سی بہی ان دونو مثلون کی آپسمین
عداوت تہی مگر جب کوئی دشمن سکہون کے برخلاف مقابلہ پر آتا تو سب ملکر اسکو دفع کر دیتے
ہی اب وہ بات آپسمین سی جاتی رہی اتفاقًا اسوقت ایک اور جہگڑا ایسا برپا ہو گیا جس سے
فیمابین دونو مثلون کے سخت فساد برپا ہوا اور دونو کے افسر ہلاک ہوئے اسکا بیان
اسطرح پر ہے کہ

اُن ایام مین راجہ رنجیت دیو ایک راجہ نہایت عادل و کریم الخلق و مہمان پرست جمون کا حاکم
تہا اُسکی رعیت اُسوقت کمال آرام مین تہی اور شہر جمون اُسوقت تمام پنجاب کے لئی جای امن و
امان بنا ہوا تہا کیونکہ بخوف غارت سکہون کے بڑی بڑی اشراف و ساہوکار و دولتمند لوگ
پنجاب کے شہرون سی جلاوطن ہوکر وہان قیام پذیر تہی اُس شہر پر سکہون کی نظر تہی اور چاہتے
تہی کہ کسیطرح جمون کو لوٹین مگر پہر بہ یہ خیال کہ راجہ رنجیت دیو پر رعیت بہی فدا ہی اور فوج بہی
معقول ہے وہان جانا اور مال لوٹ کر لانا مشکل ہے اور ہر کوشش نہ کرتے تہی اب خود راجہ کے

گہر مین فساد برپا ہوا کہ بڑا بیٹا راجہ کا برج راج دیو باپ کی اطاعت سی نکل گیا تہا کیونکہ اسنے
چاہا تہا کہ باپ مجہکو جین حیات اپنی گدی دیدیوی اور باپ کی مرضی اسکے برخلاف تہی وہ چاہتا
تہا کہ اپنی چہوٹے بیٹے دلیل سنگہ کو جسکو وہ بہت چاہتا تہا مسند نشین کری اس فساد مین بہت سے
امراؤ لوگ طرفدار برج راج دیو کے بنگئے اور باپ بیٹے مین سخت نزاع برپا ہوکر نوبت بہ کشت و خون
پہنچی اگرچہ اسوقت نصف فوج راجہ رنجیت دیو کی بہی اسکی دشمن و بدخواہ ہوکر بیٹے کے ساتہہ
مل گئی تہی مگر تو بہی وہ اپنی مالک سے لڑنے کو مکروہ جانتی تہی اسواسطے برج راج دیو نے سردار
چڑت سنگہ کی مثل کو بڑا بہاری نذرانہ دینا قبول کرکے اپنی مدد پر طلب کیا اور چڑت سنگہ نے
سردار حقیقت سنگہ و سردار جی سنگہ کہنیہ کو بہی اس مہم مین شامل کیا اور بڑا بہاری لشکر بنگر
پہہ دونو مثلین جمون کو روانہ ہوئین دل مین بہت خوش تہے کہ اب جمون کی دولت کا خزانہ
بہی خالصہ جی کو ملیگا جب یہہ خبر راجہ رنجیت دیو کو پہنچی تو بہت ڈرا اور جانا کہ اب تخت
اور حکومت دونو کی صفائی ہی اسلئے اسنے مناسب جانا کہ بہنگیون کی مثل کو اپنی حمایت پر طلب
کری چنانچہ اسنے جہنڈا سنگہ و گنڈا سنگہ پسران سردار ہری سنگہ بہنگی کو اپنی مدد پر بلایا اور اس
مثل کے سردار بخلاف مثل کہنیہ اور سکرچکیون کے جمون کو روانہ ہوئی چونکہ لشکر آگے پیچہے
جمون کو چلے جاتے تہے متصل موضع واسوہارا علاقہ ظفروال دریا کے نالے کے قریب دونو
لشکرون کا مقابلہ ہوگیا اور باہم بڑی لڑائی ہوئی چند روز ہنگامۂ فساد کی آگ مشتعل رہی
کوئی فریق مغلوب نہوا تہا کہ ایک روز چڑت سنگہ کی بندوق پہٹ گئی اور اسکی ضرب سے
خود ہی سردار چڑت سنگہ مرگیا اسکے مرنیکی بعد اسکی مثل کا کوئی افسر نرہا تو سردار جی سنگہ و
حقیقت سنگہ کہنیہ نے اسکے ڈیرہ کا انتظام کیا چڑت سنگہ کے مرجانے سی پشت سردار جی سنگہ
و حقیقت سنگہ کی ٹوٹ گئی اور فتح سی ناامید ہوگئے مگر یہہ فریب کیا کہ ایک بہنگی یعنی مذہبی سکہہ
کو جو جہنڈا سنگہ بہنگی سرکردہ مثل بہنگی کا خدمتگار تہا اپنی ساتہہ ملایا اور اسکو کئی ہزار روپیہ
دینا کرکے اس بات پر مستعد کیا کہ وہ اپنی مالک سردار جہنڈا سنگہ کو قتل کرڈالے چنانچہ اس

ناخدا ترس نے اپنے مالک کو موقع پاکر قتل کرڈالا جہنڈا سنگھ کے قتل ہونے ہی انتظام
مثل ہنگیون کا بگڑ گیا اور راجہ رنجیت دیو اپنی مراد سے ناامید ہوگیا اور سمجھا کہ اب جب تک
سردار جے سنگھ کہنیہ سے سازش نہ کیجاے جان و مال و ملک کا بچنا محال ہے اس خیال سے
پہلے اپنے بیٹے کو امیدوار گدی کا کرکے راضی کرلیا اور سردار جے سنگھ کہنیہ کو ایک
لاکھ پچیس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر رخصت کیا وہان سے واپسی کے وقت سردار گنڈا سنگھ
بہنگی برادر سردار جہنڈا سنگھ مہلوک اور سردار مہان سنگھ سردار چڑھت سنگھ کے بیٹے
کے آپسمین صلح ہوگئی کیونکہ اس سفر مین ان دونو مثلون کو کمال نقصان پہنچا تہا سرگروہ
بہی انہین دونو مثلون کے ہلاک ہوئے اور خرچ و آمد رفت بہی مفت مین پڑا اور کچھہ
فائدہ نہوا سوا لاکھ روپیہ نقد نذرانہ سردار جے سنگھ کہنیہ لے گیا یہہ دونو آفت زدہ
سردارون نے آیندہ مناسب جانا کہ آپسمین صلح رہے سال ۱۱۸۶ھ مین نواب تکلم خان
بادشاہ کابل کے حکم سے ملتان کا صوبہ بنکر آیا اور پہلے صوبہ کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ
کابل مین چلا آئے چونکہ پہلا صوبہ خود مختار حکومت ملتان مین کرتا تہا بادشاہ کو کبہی
کچھہ نہین دیتا تہا اسکو اپنی تبدیلی اور جدید صوبہ کا آنا ناگوار گزرا اور چاہا کہ اپنی
امداد پر سکہون کو بلاکر نواب تکلم خان کو ملتان مین دخل ندیوے چنانچہ اسنے سردار گنڈا
سنگھ بہنگی کو اپنی امداد پر بلایا اسنے اپنی ہمراہی کے لئے سردار مہان سنگھ سردار چڑھت سنگھ
کے بیٹے کو طلب کیا اور دونو مثلین متفق و یکجا ہوکر ملتان کو روانہ ہوئین جب یہہ خبر نواب
تکلم خان صوبہ دار جدید نے سنی کہ مجمع سکہو کا میری مقابلے کے لئے نزدیک آگیا ہے
تو وہ فی الفور کوچ کرکے کابل کو چلا گیا یہہ فوج جب ملتان مین پہنچی ملتان کے حاکم نے
خالصہ کی بہت خاطر کی اور نذرانہ دیکر رخصت کیا مگر انہون نے چاہا کہ اس کمزور صوبہ
کو باتون باتون مین زیر کرکے ملتان پر اپنا دخل کرلین چنانچہ براہ فریب کہلا بہیجا
کہ ہماری فوج کا عین منشا ہے کہ سری پہلاد جی کے مندر کا جو قلعہ کے اندر واقع ہے

درشن کرین ورنہ خالصہ کو افسوس رہیجائیگا کہ ملتان مین آئے اور بہلا جی مہاراج
کے درشن نہ کئے یہہ التماس سنکر ملتان کے حاکم سادہ لوح نے کہلا بہیجا کہ کیا مضائقہ
ہے خالصہ جی پچاس پچاس آدمی آوین اور درشن کرجائین یہہ اجازت سنکر پچاس
آدمی کا غول قلعہ مین جانے لگا مگر جب وہ نکلنے دس آدمی اُن مین سے قلعہ مین کہہ گئے
جانے اسطرح سے بہت آدمی وہان جمع ہوگئے دروازہ قلعہ کا تو کہلا ہی تہا پہر سب فوج
یکبارگی حملہ کرکے اندر چلی گئی اور فی الفور انتظام قلعہ کا کر لیا خزانہ و اسباب وغیرہ پر قبضہ
بٹہہا دئے نواب کو پکڑ لیا گیا جب وہ ہر ایک چیز سے دست بردار ہوگیا تو اُسکو آزاد کر دیا
چندہی یہہ سردار ملتان مین رہے اور شہر کو خوب لوٹا جب حکومت وہان جما لی تو ایک شخص
جمعیت سنگہ نام کو وہان صوبہ و قلعدار و حاکم اپنی طرف سے بنا کر اور فدری فوج وہان
قائم کر کے وطن کو مراجعت کی اور سنہ مین بہلی موضع دہارا کو غارت کیا پہر احمد آباد مین
جاکر اور احمد خان اُس قصبہ کے حاکم کو دق کر کر بڑی توپ احمد شاہی جسکو قلعہ لاہور سے
چرت سنگہ لایا تہا اور بسبب اُسکے وزن دار ہونیکے اپنی گہر تک نہ لیجا سکا تہا اور
احمد خان توپ کو وہانسے اپنی پاس لے گیا تہا جہین لی بعد فتح ملتان اور توپ کے حاصل ہونے
اور لشکر کے بڑہ جانے سے سردار گنڈا سنگہ کمال مغرور ہوگیا کیونکہ سردار مہان سنگہ
بہی اُسوقت گویا اُسکے ماتحت تہا اور فی الحقیقت گنڈا سنگہ کی لئے وہ وقت حصول دولت
کمال تمنی کا وقت تہا جسطرف نظر کرتا کوئی اُسکے روبرو دم نہین مارتا تہا اس اثنا مین
سردار منسا سنگہ بہنگی جو قصبہ پٹہان کوٹ کا حاکم تہا مر گیا اور اُسکی زوجہ نے تارا سنگہ
سردار جہنڈا سنگہ کہنیہ کے بہائی کو گہر مین بلا کر چادر ڈلوالی یعنی خاوند بنا لیا چونکہ سردار
منسا سنگہ بہنگی نزدیکی رشتہ دار سردار گنڈا سنگہ کا تہا اسبات مین سردار گنڈا سنگہ کی
بڑی ہتک مغرت ہوئی ریاست پٹہان کوٹ کی بہی اس مثل کی حکومت سے نکلکر کہیدہ مثل
کی حکومت مین آگئی اسبات سے سردار گنڈا سنگہ نے کمال افروختہ ہوکر حکم دیا کہ فی الفور

دونو مثلون کے سوار یعنی سواران مثل بہنگی وسکرچک پٹھان کوٹ کو کوچ کرین چنانچہ
بڑی شان و شکوکت کے ساتھہ اودہر کو کوچ کیا اور جاتے ہی پٹھان کوٹ کے قلعہ کا
محاصرہ کرلیا حقیقت سنگھ کا بھائی تارا سنگھ کہنیہ قلعہ کے اندر سے لڑتا رہا اور منتظر تہا کہ
اُسکا بھائی فوج لیکر اسکی مدد کو آئے تو باہر قلعہ سے نکلکر میدان مین جنگ کرے قضا کار
عین لڑائی مین کسی سکھہ نے قلعہ کے اندر سے ایسی تاک کر گولی لگائی کہ سردار گنڈا سنگھ
بہنگی کے مغز مین لگی اور مغز پاش پاش ہوگیا سردار گنڈا سنگھ بہنگی کے ماری جانے سے
اُسکے لشکر مین ابتری پہیل گئی اگرچہ اُسکا چھوٹا بھائی دیسو سنگھ بھائی کی جگہہ فرمانفرما مثل
کا بنگیا مگر اُسنے اس مہم کو نامبارک جانا اور پٹھان کوٹ کا محاصرہ چھوڑ کر امرتسر کو واپس
چلا آیا انہین ایام مین تیمور شاہ احمد شاہ بادشاہ کابل کا بیٹا ڈیرجات کے راستے ملتان
مین داخل ہوا اُسکے آنے سے جسقدر سکھہ ملتان مین تہے جان بچاکر بہاگ گئے چندروز شہزادہ
ملتان مین رہا اور نواب شجاع خان بہادر کو بادشاہ کیطرف سے صوبہ دار ملتان کا بناکر
کابل کو واپس چلا گیا ملتان سے حکومت مثل بہنگیون کی برخاست ہوئی دیسو سنگھ بہنگی جو
گنڈا سنگھ کی جگہہ مالک ہوا تہا عیش و عشرت مین پڑ گیا امورات ریاست و ملکداری
کے اُسکو بالکل خبر نہی اُسوقت سردار مہان سنگھ سردار چڑت سنگھ سکرچکیہ کے بیٹے نے
اُس سے علیحدگی اختیار کی اور اپنی مثل کے سوارون کو لیکر گوجرانوالہ مین آگیا اور ملک گیری
مین مصروف ہوا فی الفور پنڈی پہٹیان و ساہی وال و عیسی خیل و موسی خیل و علاقہ جہنگ
پر قبضہ کرلیے اُن علاقون کو لوٹا اور نذرانے وصول کیے اور دیسو سنگھ کو عیش و
عشرت مین مستغرق تہا کچھہ نہی اُسکا تدارک نہ کرسکا کیونکہ پنڈی پہٹیان و ساہیوال
کو بہی بہنگی سردار فتح کرچکے تہے اور وہان اُنکا تہانہ موجود تہا وہ سردار مہان سنگھ نے
اُٹہادیا تہا چونکہ مہان سنگھ کے گہر ایک بہن راجکور نام ابہی کنواری تہی اُسکا رشتہ
مہان سنگھ نے صاحب سنگھ بہنگی گوجر سنگھ بہنگی کے بیٹے کے ساتھہ کردیا اور اُسکو اپنے

ساتھہ شامل کرکے صاحب تقویت بنگیا یہہ گوجر سنگھہ سرداران بہنگی مین بڑا سردار
صاحب داعیہ ارادہ تہا تیسرا حصہ ریاست شہر لاہور کا بہی اُسکے قبضہ مین تہا
اور شہر گجرات اور بہت سی اور علاقہ دوابہ وجہاب مین اسکی حکومت مین تہی صاحب سنگھہ
اُسکے بیٹے نے باپ کے برخلاف ہوکر بداد سردار مہان سنگھہ کے پہلے گجرات پر قبضہ کیا
پہر تمام علاقہ جہان جہان اُسکا باپ حکمرانی کرتا تہا اپنے تصرف مین کر لئے اُسوقت
گوجر سنگھہ لاہور مین تہا جب اُسنے اپنے صلبی بیٹے کی یہہ حرکت سنی تو کمال غضب مین آیا
اور اپنا لشکر جمع کرکے دریای راوی وجہاب پایاب اُترا آنے ہی گجرات کا محاصرہ کر لیا
باپ بیٹون مین خوب لڑائی ہوئی قریب دوسو آدمی کے فریقین کیطرف سے کہیت رہے اس
وقت سردار مہان سنگھہ نے درمیان مین آکر دونو مین صلح کرادی اور تمام علاقہ گوجر سنگھہ
نے اپنے بیٹے سے واپس کر لیا صرف تعلقہ سود بہرہ گزاری کے لئے وار کرار رکہا اسکام سے فراغت
پاکر سردار مہان سنگھہ نے قلعہ شادی وال کیطرف کوچ کیا جب نزدیک پہنچا قلعہ دار کوقریب
سے اپنے پاس بلاکر قید کر لیا شادی وال پر متصرف ہوکر رہتاس پر قدم بڑہایا اسمین بہی قبضہ
کیا پہر قصبہ کوٹلی پر جو سیالکوٹ کے قریب ہے اور وہانکی بنی ہوئی بندوق تحفہ مشہور ہے
یورش کی اور قصبہ والون کو سخت مجبور کرکے نذرانہ لیا اور قبضہ کیا پہر قصبہ امداسپور
کو گیا وہانکی رعیت نے اطاعت قبول کی اور نذرانہ کافی داخل کیا دو ماہ تک سردار نے
وہان قیام رکہا اور وہان رہکر ایک بڑا کام یہہ کیا کہ جس سے اکثر سردارون سکہہ ہر ایک
مثل و فرقہ کے دب گئے کہ اُسنے اکثر سرداران سکہہ مثل چڑت سنگھہ کالال والیہ اور دیا سنگھہ برادر
زادہ صاحب سنگھہ و دہنا سنگھہ و مہیان سنگھہ و ڈالیہ وغیرہ بائیس سردارون قابضان
ملک کو ملاقات کے بہانے سے بلاکر قید کر لیا اور ہر ایک سے مطابق اُنکی حیثیت کے نذرانہ و
مصارفہ لیکر انکو چہوڑ دیا بعد ازان اُسنے رامداس پور سے کوچ کرکے قصبہ رسول نگر کو
محاصرہ کیا سبب اسکا یہہ ہوا کہ وہ بڑی توپ احمد شاہی جو گنڈا سنگھہ بہنگی بوقت ملتان کے

احمد آباد سی لایا تہا وہ توپ اُسنے پیر محمد خان زمیندار و حاکم رسول نگر کے حوالہ کر دی
تہی اُس سی سردار مہان سنگہ نے وہ توپ طلب کی اُسنے ندی اور کہلا بہیجا کہ یہہ امانت
میری پاس سرداران مثل بہنگی کی ہی اُن کے حوالہ کرونگا یہہ جواب سنکر سردار مہا سنگہ
فی الفور رسول نگر جا پہنچا اور قصبہ کا محاصرہ کر لیا ایک ماہ تک بیمین پہلی لڑائی رہی
بہت سی آدمی ماری گئی اور پیر محمد خان میدان مین اُترنا باہر محصور ہو گیا تین ماہ تک
سردار مہان سنگہ نے اُس قصبہ کا محاصرہ رکہا تمام علاقہ متعلقہ پیر محمد خان کا سردار نے
لوٹ لیا کسی زمیندار کے گہر ایک دانہ غلہ کا باقی نہ چہوڑا جب چار ماہ تک محاصرہ کی مدت طول
پکڑ گئی پیر محمد خان نے بہت سی عرضیان اور خطوط اپنی امداد کے لئی دیسو سنگہ بہنگی کو لکہین
مگر اُسنے عیش و عشرت کی مستی مین جواب تک نہ دیا جب مہان سنگہ بہی تنگ آگیا تو صلح
کی تجویز کی اور کرتہہ کے ورق پر مہر لگا کر پیر محمد خان کے پاس بہیجا اور لکہا کہ مین تجہہ سے
ہرگز دغا نکرونگا تو بے اندیشہ میری پاس چلا آ چنانچہ وہ ایماندار رئیس قسم پر اعتبار کر کے
فی الفور حاضر ہو گیا مگر سردار مہان سنگہ نے اپنی عہد پر وفا نکی اور آتے ہی اُسکو نظر بند
کر لیا شہر مین دخیل ہو کر غارت کا بازار گرم کیا انہین ایام مین کہ سردار مہان سنگہ رسول نگر
کے محاصرہ مین مصروف تہا راجہ جیند کی لڑکی کے بطن سی جو زوجہ سردار مہان سنگہ
کی تہی بمقام گوجرانوالہ دوم سنکرات تاریخ ودی سمت ۱۸۳۷ بوقت ۱۹ گہڑی ۱۳ پل دن چڑہے
سردار کے گہر بیٹا پیدا ہوا یہہ خوشخبری سنکر سردار مہان سنگہ بہت خوش ہوا اور بہت
روپیہ خیرات کیا رنجیت سنگہ اُسکا نام رکہا اور قصبہ رسول نگر کا نام بدلکر رام نگر رکہا کہ
رسول کا نام زبان پر نہ آئے اور دوسرا قصبہ علی پور جو پیر محمد خان کے قبضہ سے
چہڑایا تہا اُسکا نام بدلکر اکال گڑہ رکہا اور بکمال مہربانی ان قصبون کی حکومت مثل سنگہ
اپنی مصاحب کو دیدی مہر کات اسلامیہ جو پیر محمد نے بمقام رسول نگر کہی ہوئے تہی وہی
غارت مین سردار مہان سنگہ کے ہاتہہ آئے اور اُسنے بکمال ادب گوجرانوالہ مین

بمقام محفوظ رکہوادے ۱۸۳۹ عیسوی مین راجہ رنجیت سنگہ دیوواگی جمون مرگیا اور برج
راج دیو اسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اسنے باپ کے مرنے کے وقت اپنے چہوٹے بہائی کو
قید کر لیا اور گدی نشین ہوکر عیش وعشرت مین پڑ گیا چونکہ سردار مہان سنگہ مت سے
دل مین آرزو رکہتا تہا کہ شہر جمون کو غارت کرکے بے انتہا دولت حاصل کرے اب
اسکو اچہا موقع مل گیا پہلے اپنی مثل کے سوارون کو خوب سنوارا ہر ایک کو پوری پوری
تیار دئے اور بیخبر یہ کوچ بلغر جمون جا پہنچا راجہ برج راج دیو جو مردانگی وشجاعت سی
بی بہرہ تہا بہت ڈرا اور شہر چہوڑ پہاڑ پر چڑہ گیا رؤسا رجمون سردار کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور نذرانہ دینا قبول کیا مگر مہان سنگہ نے منظور نہ کیا اور کہا کہ ہم شہر
لوٹنے نہین آئے تم خاطر جمع رکہو ہمکو جمون کے راج سے غرض ہی بعد ازان شہر مین
داخل ہوکر لوٹ مچادی تین دن تک شہر لٹتا رہا شہر والے پارۂ نان کے محتاج ہوگئے
زر نقد و اسباب و غلہ سی ایک حبہ کسیکے پاس باقی نرہا بہت خلقت قتل مین آئی بعد
اس غارت وقتل کے مہان سنگہ رام نگر مین آیا سمت ۱۹۰۰ بکرمی مین سردار مہان سنگہ بتقریب
غسل دیوالی کے امرتسر مین آیا سردار جی سنگہ کہنیہ بہی بتقریب اسی تہوار کے امرتسر مین
پہنچا مہان سنگہ کی دولت وحشمت وترقی دیکہکر اسکو کمال حسد ہوا اور وکیل کی معرفت
کہلا بہیجا کہ جو تم لاکہون روپیہ نقد اور لاکہون روپیہ کا اسباب وجواہرات جمون سے
غارت کرلائے ہو وہ حق تمام خالصہ کا ہی اسکا حصہ ہمکو بہی دو مہان سنگہ نے جواب صاف
دیا اسواسطے فیمابین دونو سردارون کے سخت لڑائی ہوئی جو کہ یہہ لڑائی امرتسر سی باہر
نکلکر قصبہ مجیٹہہ کے قریب ہوئی تہی عین معرکہ سی سردار جی سنگہ نے مغلوب ہوکر پہلی قصبہ
مین پناہ لی جب وہان بہی سردار مہان سنگہ نے اسکو تنگ کیا تو وہ بہاگ کر دریائے
بیاسا سے اتر گیا اور دوابہ بست جالندہر مین پہنچکر بہت سی فوج جمع کی اور چاہا کہ دوبارہ
مہان سنگہ کے ساتہہ لڑی اس اجتماع کی خبر سنکر مہان سنگہ بہت گہبرایا اور چاہا کہ کسی

متعد سردار کو اپنی امداد کے لئے بلاؤن بعد تدبیر و مشورہ باہمی کے یہہ بات قرار پائی
کہ سردار جسا سنگہ رائگدہیہ کو جسکو سردار جی سنگہ کہنیا نے اُسکے علاقہ سی بیدخل کرکے
ستلج پار اُتار دیا ہواہی اور وہ بمقام جگرانو پریشان حال و سرگشتہ پڑا ہوا ہی طلب
کرکے اپنی شامل کیا جاہی کہ وہ جی سنگہ کہنیا کا جانی دشمن ہی وہ اسکے ساتہہ خوب لڑیگا
چنانچہ فی الفور اسکی طلبی کا خط جاری ہوا خط کے پہنچتے ہی سردار جسا سنگہ جگرانو سی
روانہ ہوا جب دریای ستلج سی اُترا پہلی سردار گورنجش سنگہ جو ایک مصاحب سردار جی سنگہ
کا تہا اور جی سنگہ نے اُسکو اسبات کیواسطی آگے روانہ کیا ہوا تہا کہ سردار جسا سنگہ کو
اسطرف سی آنے سی روکے اُسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین مارا گیا پہر سردار گورنجش سنگہ
سردار جی سنگہ کا بیٹا بڑی فوج کے ساتہہ اُسکے سدراہ ہوا جسا سنگہ نے بڑی جوانمردی
کے ساتہہ اُسکے ساتہہ بہی جنگ کی جسمین دوسرا گورنجش سنگہ بہی قتل ہوا جب دونو
سردار ماری گئے تو اُسکا رستہ روکنی والا کوئی نرہا وہ بیدغدغہ سردار مہان سنگہ کی
فوج کے ساتہہ شامل ہوگیا اگرچہ سردار گورنجش سنگہ جوان لائق کا بیٹی کے ماری جانے
سی سردار جی سنگہ کی کمر ٹوٹ گئی تہی مگر اسنے حوصلہ قائم رکہا اور بمقام نوشہرہ اپنی فوج
جمع کرکے سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑا اس لڑائی مین بہت سی آدمی طرفین سی ماری گئی
مگر آخر سردار مہان سنگہ نے فتح پائی اور سردار جی سنگہ میدان سی بہاگ کر نورپور کو چلا گیا
مہان سنگہ نے اُسکا تعاقب کیا اور بکوچ بلغر نورپور جا پہنچا اسکے جانی سے وہ قلعہ
مین محصور ہوکر لڑنے لگا مہان سنگہ نی وہان ٹہہرنا اور قیام کرنا مناسب نجانا کہ اصل
مطلب مہان سنگہ کا جی سنگہ کے مفرور ہونے سی حاصل ہوچکا تہا وہانسی مہان سنگہ
روانہ ہوکر دینا نگر مین آیا چونکہ اُس مقام پر مہاراجہ سنسار چند والی کوہستان قیام پذیر
تہا دونو حکام مین کمال تپاک کے ساتہہ ملاقات ہوئی راجہ سنسار چند نے سردار
مہان سنگہ سی یہہ آرزو کی کہ اگر آپ قلعہ کانگڑہ جسپر سردار جی سنگہ نے براہ فریب قبضہ

کیا ہوا ہی دوبارہ اس سی دلوادین تو مین کمال مشکور ہونگا اور اسکام کے عوض نذرانہ
معقول دو لاکھہ روپیہ خالصہ جی کیخدمت مین پیش کرونگا سردار مہان سنگہ نے وعدہ کیا
کہ جب مین گوجرانوالہ پہنچ جاؤنگا اپنی فوج قلعہ کانگڑہ کی فتح کے لئے مامور کرونگا وہ فوج
تمہاری حکم سی جانفشانی کرکر قبضہ تمہارا قلعہ پر کرادیگی اس وعدہ کے بعد سردار مہانسنگہ
گوجرانوالہ کو جاگیا اور وہان جاکر حسب وعدہ مسمیان دیارام ومحمد صالح اپنی فوج کے
افسرون کو مع ایکہزار سوار کے کانگڑہ کو روانہ کیا اور حکم دیاکہ مہاراجہ سنسار چند کو قلعہ
کانگڑہ پر دخل دلاکر دو لاکھہ روپیہ وصول کرلائین جب یہہ فوج کانگڑہ مین پہنچی بہمراہی
فوج راجہ سنسار چند کے قلعہ کا محاصرہ کیا چونکہ سرداران مہان سنگہ کی فوج کے ساتھہ
خزانہ نہ تہا چند روز کے بعد وہ فوج فاقہ کشی کی حالت مین مبتلا ہوئی اور اپنی حالت
کی عرضی سردار کے نام لکہہ بہیجی سردار نے لکہہ بہیجا کہ دو لاکھہ روپیہ مختصانہ جو مہاراجہ
سنسار چند نی دینا کیا ہی اسمین سی بالفعل پچاس ہزار روپیہ لیکر خرچ کرو اسپر دونو افسرون
نے مہاراجہ سنسار چند سی روپیہ طلب کیا تو اسنے صاف انکار کیا اور کہا کہ جب تک قلعہ
فتح نہو جائی مین ایک خرمہرہ ندونگا اس جواب وسوال وردوبدل مین بکار ہوگیا اور دلوار
چل پڑی دونو فریق مین خوب لڑائی ہوئی جسمین محمد صالح مارا گیا اور دیارام بحالت زار
ودیدہ اشکبار شکستہ وخستہ فوج کو ہمراہ لیکر گوجرانوالہ مین آیا سردار مہان سنگہ ایسی حالت
اپنی فوج کی دیکہکر کمال ناراض ہوا مگر بسبب ان باتون کے کہ فی الحال کچہہ بدلہ راجہ سنسار چند
سی نہین لے سکتا تہا خاموش رہا بعد چلی جانے فوج سردار مہان سنگہ کے راجہ سنسار چند نے
بدستور قلعہ کا محاصرہ رکہا اور بسبب استحکام قلعہ کے اسنے جانا کہ یہہ قلعہ کبہی لڑائی سے
فتح نہین ہوگا سردار جی سنگہ کو کوئی فریب دینا چاہیئے کہلا بہیجا کہ اگر تم قلعہ ہمکو خالی کردو
تو ہم اور تم دونو ملکر سردار مہان سنگہ پر یورش کرین اور اسکو شکست دیکر پنجاب سی نکالدین
اسکا مال واسباب باہم بانٹ لین اس فریب مین سردار جی سنگہ آگیا اور بلا استحکام عہد و

پیمان کے قلعہ مہاراجہ سنسار چند کے حوالہ کردیا سنسار چند نے جب قلعہ پر بخوبی قبضہ
کرلیا اپنی اوار سی برگشتہ ہوکر صاف جواب دیدیا کہ ہمکو سردار مہان سنگھ کے ساتھہ لڑنے
اور یورش کرنے سی کیا غرض ہی جب یہہ جواب پایا سردار جی سنگھ قلعہ دینی پر سخت پچھتایا اور وہ
اور سردار مہان سنگھ دونو مہاراجہ سنسار چند کے جانی دشمن ہوگئی اُنہین ایام مین سردار
مہان سنگھ نی سنا کہ شہر جموں اب دوبارہ آباد ہوگیا ہی جو لوگ آمد آمد فوج سکھون کی سنکر اپنا
مال و اسباب لیکر شہر سی بھاگ گئی تھے وہ اب پھر شہر مین آگئی ہین راجہ برج راج دیو جو بھاگنی کے
وقت اپنا خزانہ و املاک ساتھہ لیگیا تہا وہ بہی سب جموں مین موجود ہی اگر سردار اسوقت
بیخبر جموں فوج لیجائی تو بڑا خزانہ پائی کیونکہ راجہ برج راج شب و روز عیش و عشرت مین مصروف
رہتا ہی ریاست کے امورات سی بالکل بیخبر ہی یہہ خبر پاکر سردار مہان سنگھ دوسری مرتبہ بیخبر
جموں پر چڑہ گیا اور ایسی جلدی وہان جا پہنچا کہ جموں کے لوگ اسکے جانے سی اول بالکل
بیخبر تہی جاتی ہی اسنے شہر مین لشکر بھیجدیا اور غارت شروع کردی سکھون نے ایکروز مین شہر
لوٹ لیا راجہ کا خزانہ موجودہ شہر سب لے لیا سامان باست کا بندوقین تلوارین سب
اٹھالین باروت کو آگ لگادی غرض تمام شہر اور ریاست کو خاک مین ملادیا کچھہ باقی نچھوڑا
وہانسی جب مراجعت کی تو قصبہ لہادر کیطرف توجہ کی عالم سنگھ اکہنور وغیرہ سرداران
دامن کوہ خدمت مین حاضر آئے اور سب نے نذرانہ معقول دیکر اپنی ملک کو غارت و قتل سے
بچایا کیونکہ رنجیت سنگھ مہان سنگھ کا بیٹا خوردسال بہی اس سفر مین ہمراہ تہا اُس مقام پر
اُسکو چیچک نکل آئی اسقدر کہ زندگی کی اُمید باقی نرہی اُسوقت سردار بہت گہبرایا اور فی الفور
بکوچ بلیغ رام نگر پہنچا وہان اُسنے موافق آئین ہندوستانی بہت سی خیرات کی اور بہت سا
اسباب نقد و جنس جوالامکھی دیوی کے استان پر بہیجا کانگڑہ کے قلعہ مین جس دیوی کا
استان ہی وہان بہی بہت سا مال روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہان جاکر غربا و فقرا کو تقسیم کیا
جائے ایک گروہ برہمنون کا بید خوانی کے لئی اور مسلمانون کا قرآن خوانی کے لئی بلاکر التجا

کہ تمام دن خدا کا کلام پڑہین اور بیمار کے حق مین شفا کی دعا مانگین غرض کوئی دقیقہ خیر
و تصدق سی باقی نہچھوڑا اکیس روز کے بعد رنجیت سنگہ نے غسل صحت کیا گویا دوبارہ جان
پائی اس بیماری کی حالت مین بیمار کی آنکہون پر کمال صدمہ پہنچا اور بہت روز تک اُسنے
آنکہین نہ کہولین آخر جب آنکہین کہلین تو معلوم ہوا کہ دونو مین سی ایک آنکہہ بالکل
بیکار ہوچکی ہے سردار مہان سنگہ اگرچہ بسبب سی کمال غمگین ہوا مگر اتنا ہی غنیمت جانا
کہ لڑکے کی جان بچ گئی چونکہ بعد غسل صحت لڑکے کے سردار نے بڑا جشن کیا تہا اور دور
دور سی سردار اسکے گہر مبارکباد دینی آئے تہے سردار جی سنگہ کہنیا کمال مہموم و مغموم راجہ
سنسار چند کے پاس سی مالان سردار مہان سنگہ کے پاس آیا اور التجا کی کہ آیندہ سردار
مہان سنگہ اُسکا حامی و دوست بنا رہی سردار مہان سنگہ نے بہی اُسکی التجا قبول کی اور بطرز استحکام
محبت و ارتباط کے سوال کیا کہ سردار جی سنگہ کہنیا اپنی بوتی سردار گورنجش سنگہ کی بیٹی
کی نسبت اُسکے بیٹی رنجیت سنگہ کے ساتہہ کردیوی کہ آیندہ بہر سیطرحکی غیریت درمیان نرہے
یہہ بات سردار جی سنگہ نے بخوشی خاطر منظور کی اور رسم و رسوم شگون کے ادا ہوئی اور
تاریخ شادی کی بہی اُسی وقت قرار پاکر شادی کی تیاری ہوئی اور بساعت نیک مہتاب کور
گورنجش سنگہ کی بیٹی رنجیت سنگہ کے ساتہہ بیاہی گئی ۱۸۰۸ء مین یہہ شادی ہوئی مگر یہہ
رشتہ اتحاد کا سردار جیسا سنگہ رامگڈیہہ کو جسکی دشمنی کمال جی سنگہ کے ساتہہ تہی اور سردار
مہان سنگہ کی مدد کی خاطر وہ ستلج پار سی آیا تہا اور میدان جنگ مین چینگہ کے ساتہہ
لڑکر اُسکے بیٹے گورنجش سنگہ کو قتل کیا تہا ناگوار گزرا اور سردار مہان سنگہ سی رخصت طلب
کی سردار نے اُسکی کمال تسلی کی اور سردار جی سنگہ کو کہکر اُسکا تمام علاقہ بہی جو جی سنگہ کے
قبضہ مین تہا واپس کردیا اور سردار چینگہ نے یہہ بڑی مردانگی کی کہ سردار مہان سنگہ کے کہنے
سی اتنا بڑا علاقہ مقبوضہ سالہا سال کے بعد چہوڑ دیا چنانچہ فی الفور عمل درآمد ہوگیا مگر سردار
جیسا سنگہ یہہ چاہتا تہا کہ اب سردار چینگہ کو بزور شمشیر مغلوب کرکے کل علاقہ اُس سے

جہین لیا جاوی اور جسطرح مجھکو جینگہ نے میری علاقہ سی بیدخل کرکے سنبلج بار آنا روا نہا
اسیطرح مین اسکو آنا روون یہہ ارادہ اُسکا جو سردار مہان سنگہ نے پورا ہونے نہ دیا تو باوجود
رہا ہوجانی علاقہ کے بہی اُسکے دل سی غبار نہ گیا اگرچہ بظاہر وہ صلح وصفائی کرچکا تہا جب مہا
شادی وغیرہ ضروریات سی فارغ ہوا تو اُسنے چاہا کہ اپنی متعلقہ ملک مین دورہ کری چنانچہ
روانہ ہوا اور سردار جاسنگہ کو رام نگر چہوڑا اسکے جانے سی دو روز پیچہی جاسنگہ کا ارادہ
مستحکم ہوا کہ اپنی مثل کے سواروں کے ساتہہ سردار مہان سنگہ پر یورش کرکی اُسکے ڈیرہ کو
لوٹ لیوی اور اُسکو قتل کرکے اُسکا مال واسباب سب اپنی قبضہ مین کرلیوی چنانچہ وہ براہ راست
مہان سنگہ کے پیچہی روانہ ہوا جودہ سنگہ رامگدیہ اُسکا مصاحب بہی کمربستہ ہمراہ تہا اسکی
پہنچنے سی چار گہنٹہ اول سردار مہان سنگہ کو خبر ہوگئی اور وہ خبردار ہوکر مستعد بمقابلہ ہوا
جب جاسنگہ وجودہ سنگہ جا پہنچے اُسمین سخت لڑائی ہوئی بہت سی آدمی فریقین سی ماری گئی
جودہ سنگہ کلال والیہ سردار مارا گیا اور جودہ سنگہ رامگدیہ بہاگ گیا جاسنگہ شکست کہاکر پس
پا ہوا ۱۷۹۱ء مین سردار کوجر سنگہ بہنگی مرگیا اور اُسکا بیٹا صاحب سنگہ اُسکی جگہہ تہہر کجرات
مین گدی نشین ہوا بعد جانشینی اپنے باپکے جائداد کے قبضہ کرنے مین وہ دانا ہوگیا سردار مہان سنگہ
نے موقع پاکر چاہا کہ قلعہ سودہرہ جو صاحب سنگہ کے قبضہ مین ہی چہین لیوی چنانچہ اس ارادہ پر
بہت سی فوج لیکر قلعہ سودہرہ پر فوج کشی کی اگرچہ صاحب سنگہ کے ساتہہ سردار جرت سنگہ
کی بیٹی اسکی ہمشیرہ بیاہی ہوئی تہی لحاظ رشتہ داری بالای طاق کہکر سودہرہ کو روانہ ہوا
جاتے ہی قلعہ سودہرہ کو گہیر لیا فوج صاحب سنگہ کی جو قلعہ مین تہی قلعہ بند ہوکر لڑتی
رہی عین اُس لڑائی کے موقع مین سردار مہان سنگہ بیمار ہوگیا جب سخت بیماری کی نوبت
پہنچی اور جانا کہ اب زندگی باقی نہین ہی تو رنجیت سنگہ کو جو اُسوقت بعمر دہ سالگی ہمراہ تہا
اپنی پاس بہہ سی دستار بہنا کر اور سردار دل سنگہ کالیان والہ کو جسکو وہ کمال دیانت دار
وفادار صاحب تصور کرتا تہا رنجیت سنگہ کا آتالیق بناکر خود گوجرانوالہ کو روانہ ہوا اور

بوقت روانگی رنجیت سنگہ اور افسران فوج کو تاکید کی کہ بدستور محاصرہ قلعہ کار کہکر حتی
الامکان قلعہ کو فتح کرین بعد روانگی سردار مہان سنگہ رنجیت سنگہ بدستور قلعہ والون سے
لڑتا رہا اتنی مین خبر پہنچی کہ ایک لشکر سکہون کا بسرکردہی سردار کرم سنگہ دولو ودل سنگہ
جودہ سنگہ بہنگی وسردار جیا سنگہ وجودہ سنگہ رامگڈیہان تمہارے لڑنے کی خاطر آیا ہی رنجیت سنگہ
نی یہہ سنتہی ہی قلعہ سودہران کا محاصرہ چہوڑدیا اور اونکے رستہ روکنی کے لئے روانہ ہوا
موضع کوٹ مہاراجہ کے پاس دونو فوجونکا مقابلہ ہوا اور تین گہنٹہ تک خوب لڑائی ہوئی
اگرچہ اسوقت فوج رنجیت سنگہ کی دشمن کی فوج سی آدہی تہی مگر فتح خداداد ہی آخر دشمن بہاگ
نکلے اور اسنے تین کوس تک انکا تعاقب کیا سردار جیسنگہ کلالوالیہ اس لڑائی مین مارا گیا
ایک توپخانہ اور زنبورک خانہ سرداران بہنگیونکا مع بہت سی اسباب کے رنجیت سنگہ کے قبضہ
مین آیا بعد اس فتح کے رنجیت سنگہ نے تمام اسباب غارت کا گوجرانوالہ مین بہیجدیا اور آپ تمام
کوٹ مہاراجہ فروکش رہا ابہی رنجیت سنگہ اسی مقام پر مقیم تہا کہ سردار مہان سنگہ نے اسی بیماری
سی جس سی بوقت محاصرہ قلعہ سودہرہ کے بیمار ہوا تہا بتاریخ پانچوین ماہ بیساکہ سمت ۱۸۵۷ بکرمی
اس دنیای فانی سی بعالم جاودانی سفر کرگیا یہہ خبر جب رنجیت سنگہ کو پہنچی فی الفور گوجرانوالہ
مین آیا اور باپ کی نعش کو داغدیا و رباعی

سینکڑون عالم مین آئے اور گئے اسفندیار آئے اور پہر چلدئے دنیا سی رستم سینکڑون
کوئی بہی باقی نظر آتا نہین ہندی ہمین گرچہ گزری ہین فریدون سینکڑون جم سینکڑون

تیسرا حصہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی ابتداء عمر سی انتہا تک کل فتوحات ومہمات وواقعات کے بیان مین

راویان صدق مقال ومخبران واقف حال اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب سردار مہان سنگہ
بعالم جوانی دنیای فانی سی رحلت کرگیا مہاراجہ رنجیت سنگہ بعد فراغت کرکرم وادای رسوم
مذہبی کی بتاریخ ۱۸ بکرمی مطابق ۱۷۹۲ء مین بعمر بارہ برس کے مالک راست متصوضہ اپنی باپ کا

ہوا لیکن بسبب کم عمری اور تسلط و دخل و اقتدار کارپردازان سردار مہان سنگھ کے امور
ریاست مین چندان دخل اُسکا نہ تہا بلکہ رنجیت سنگھ کی والدہ بہی نہین چاہتی تہی کہ وہ ریاست
کے امور مین دخیل ہو کیونکہ اُسنے ایک شخص لکہپت رائے نام کہتری کو ہر ایک امر مین کامل
اختیار دیا ہوا تہا بلکہ سردار مہان سنگھ کیطرح تمام ریاست کا انتظام وہ اپنی حکم اور اپنے اختیار سے
کرتا تہا کوئی دوسرا شخص اُسکا ہمسر تہا نہ ہمپایہ تہا رنجیت سنگھ جب کسی کام مین دخل دیتا وہ اسکے
برعکس مجویز کرتا اور اسکی والدہ اسکی دخل دہی سے کمال ناراض ہوتی جب اس بیدخلی
و بے اختیاری کی حالت مین پانچ برس گزر گئے اور رنجیت سنگھ سترہ برس کی عمر کا نوجوان
لڑکا ہو گیا تو یہہ خود بخود ریاست کے امور مین دخل دینے لگا اگرچہ اسکی والدہ اور دیوان لکہپت
کو ناگوار گزرتا اور وہ اُسکی تجویز کو فوراً بدل ڈالتے اور اُسکے حکم کے بموجب کام نہونے دیتے
سنہ ۱۷۹۷ع مطابق سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین شاہ زمان بادشاہ کابل جو بعد وفات تیمور شاہ بن احمد شاہ
درانی کے کابل کے تخت پر بیٹہا تہا ایک فوج جرار کے ساتہہ پنجاب کو آیا کسی جوانمرد سکہہ سردار
نے اُسکا مقابلہ نکیا اور نہ کوئی اُسکا سدراہ ہوا گورو کا سکہہ اُسوقت کوئی کسی گانو مین نظر
نہین آتا تہا سب کے سب بادشاہ کے خوف سے بہاگ کر جنگلون مین گہس گئے چونکہ تشریف لانا
بادشاہ کا پنجاب کے ملک مین صرف سکہون کے انتظام کے لئے تہا جابجا فوج مامور ہوئی کہ سکہون کو
گرفتار کر کے لے آوے درانی سوار جس گانو اور قصبہ مین جاتے کوئی سکہہ دستیاب نہوتا چند روز بادشاہ
فی لاہور مین قیام رکہا اور اسکا ارادہ تہا کہ لاہور مین رہ کر پنجاب کا انتظام کرے مگر کابل سے
اسکو کوئی ایسی خراب خبر گوش زد ہوئی کہ اُسکو فی الفور واپس جانا پڑا اُسوقت رنجیت سنگھ
کی والدہ و لکہپت رائے و رنجیت سنگھ بہی اپنا ضروری سامان ہمراہ لیکر گوجرانوالہ سے کسی بے
نشان جنگل مین جا چہپے نہی جب شاہ زمان لاہور سے کابل کو روانہ ہوا تو مسمی نشاہنجی خان
ایک امیر کو کہ جوانمردی اور بہادری مین ضرب المثل تہا بہت سی فوج کے ساتہہ لاہور
چہوڑا اور حکم دیا کہ اگرچہ پنجاب کا ملک اب طوائف الملوکی کی حالت مین ہے انتظام اسکا

مشکل ہے مگر وہ حتی الامکان اس کام مین کوشش کریگا اور سکھان منمرد کو گوشمالی کرکے
بادشاہ کا تابعدار بنائیگا کہ وہ حکومت و ریاست سے دست بردار ہوکر زمیندارونکی طرح
کھیتی کرنے مین مشغول ہون چنانچہ اس افسر نے بہ تعمیل فرمان شاہی کے بادشاہ کی تشریف
بری کے بعد انتظام شروع کیا اور دیکھا کہ سکھون کا اجتماع رسول نگر و گجرات کیطرف
بہت ہی چنانچہ مع توپخانہ و فوج جرار رام نگر کا محاصرہ کیا چونکہ وہ علاقہ سردار مہان سنگھ
کا تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ بڑی اجتماع کے ساتھہ اُسکے مقابل ہوا اور سردار لکھا سنگھ
بنڈیوالہ و بدھ سنگھ و رن سنگھ سرائی کالہ والہ وجودھ سنگھ اٹاریوالہ و دھرم سنگھ جلالیہ
وغیرہ بہت سے سردارون کو اپنی امداد کے لئے بلایا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی جب شہنجی خان
نے جانا کہ اب اسجگہہ سکھونکا بہت مجمع ہوگیا ہے محاصرہ چھوڑکر گجرات کیطرف روانہ ہوا
اُسوقت اُسکے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار تہا گجرات کے قریب جب وہ پہنچا سردار صاحب سنگھ
بہنگی بانسو سوار کے ساتھہ شہر سے نکلا ادہر سے بہہ مجمع سکھونکا بہی اُسکے تعاقب مین
وہان پہنچا اور دوسری مرتبہ ہنگامہ قتل و کشت و خون کا گرم ہوا اتفاقاً عین جنگ مین
شہنجی خان کی چھاتی مین ایسی گولی لگی کہ وہ جوانمرد سپہ سالار مارا گیا اور وہان ہی
دفن ہوا مقبرہ اُسکا شہر گجرات سے جانب شرق بفاصلہ چار میل کے واقع ہے اُسکے مارے
جانیسے ولایتی فوج مین تفرقہ پڑگیا اور پنجاب سے نکلکر کابل کو چلے گئے جب پنجاب مین کوئی
غیر ملک کا بادشاہ دست اندازی کرتا اُسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بلند ہمتی و نوجوانی
توسہات کی متقاضی تہی کہ تمام پنجاب پر قابض ہوجاتے مگر بسبب اسکے کہ دیوان لکھپت رائے
اسکو کسی امر مین دخل نہین دیتا تہا خاموش تہا اور سب سکھہ یہہ جانتے تہے کہ اس ریاست کو
نیست و نابود کرکے اسکی ریاست پر خود قابض ہوجائین سب نے ملکر حشمت خان زمیندار
قوم اچھہ کو جسکی حکومت مین اکثر علاقے دریای چناب کے کنارے پر تہے رنجیت سنگھ کا دشمن
بنادیا اور اُنکا ارادہ ہوا کہ کسی آسان طریق سے رنجیت سنگھ کو قتل کرڈالین ایک دفعہ ایسا

اتفاق ہوا کہ رنجیت سنگھ شکار کھیلتا ہوا حشمت خان کے علاقہ مین جانکلا اُسطرف
سی حشمت خان بہی آپہنچا اور رنجیت سنگھ کو غافل پاکر تلوار کا وار کیا مگر وہ تلوار
رنجیت سنگھ کو نہ لگی اور کاٹھی پر لگ کر کاٹھی کٹ گئی یہہ حال دیکھکر رنجیت سنگھ ہوشیار
ہوگیا اور دوسرا وار تلوار کا حشمت خان پر کیا جس سی اُسکا سر فوراً گردن سی جدا ہوگیا
اُسکے مرنیکے بعد بہت سا علاقہ اُسکا اس ریاست کی متعلق ہوگیا اور سرکشان قوم چٹہہ نے
اطاعت منظور کی اُنہین دونومین سدا کور زوجہ گوربخش سنگھ کہنیا نے جو رنجیت سنگھ کی ساس
تہی ایک خط رنجیت سنگھ کے نام لکہا اور اُسمین درج کیا کہ سرداران متصل رامگدہیہ جنکا علاقہ
میری خسر جیسنگھ کہنیا نے تمہاری باپ کے کہنی سی واپس کردیا تہا اسبات کے درپے ہین کہ میرا
علاقہ مجھہ سی چہین لین چونکہ مین عورت ہون اور انسی لڑنا میرا کام نہین ہی تمسی استمداد چاہتی
ہون کہ اسی روز کیواسطی مین نے تمہاری سانہہ رشتہ کیا اور لڑکی دی تہی اس خط کا مضمون
جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنا فی الفور روانگی پر مستعد ہوگیا اور مع سواران متعلقہ متصل
بکوچ بلغروڑ مالہ مین گیا اور فوج سدا کور کی ہمراہ لیکر داخل علاقہ ریاست سرداران رامگدہیہ
ہوگیا اور قصبہ میانی کو جو ریاست گاہ سردار جیا سنگھ رامگدہیہ کی تہا محاصرہ کرلیا دونوطرف
سی لڑائی ہوتی رہی چونکہ سامان قلعہ گیری و دیوار شکنی کا اُسوقت رنجیت سنگھ کے ہمراہ نہ تہا
چہہ ماہ تک قصبہ فتح نہوا اور دونو فریق مین سی کوئی غالب یا مغلوب نہوا اتنی مین بارش کا
موسم آگیا اور دریای چناب اسقدر طغیانی مین آیا کہ قصبہ میانی کے چارونطرف پانی بہر گیا ناچار
رنجیت سنگھ محاصرہ چہوڑکر واپس آیا چونکہ وقت ملاقات رانی سدا کور نے رنجیت سنگھ کو یہہ بات
بہی کہی تہی کہ دیوان لکہپت رای کو تمہاری والدہ نی مختار و مدار المہام خرد و کل کر کہا ہی تمہارا
اختیار نہ تو خزانہ پر ہی اور نہ ریاست پر بلکہ تمہاری وجود کو بہی وہ کچہہ جود تصور نہین کرتا ایسی شخص کا
انتظام ابہی سی کرلینا چاہئی ایسا نہو کہ وہ اپنی فائدہ کے لئی تمہارا نقصان کری اور تمہاری
جان پر لیکے آنہہ سی کوئی صدمہ پہنچی کیونکہ تمہاری والدہ کو اُسکی خاطر منظور ہی تمہاری

جان کا غم اُسکو ہرگز نہین ہی یہہ بات سنکر رنجیت سنگہ ہوشیار ہوگیا اور زمینداروں
سے سازش کر اُسکے قتل کرنے کی تجویز کی جب لکھپت رای گانو مین کنکوٹ کرنے کے
لئے گیا تو زمینداروں نے بایماے رنجیت سنگہ کے اُسکو جان سے مار ڈالا یہہ دیوان
لکھپت رای قوم کا کہتری قصبہ نوشہرہ کا رہنے والا تہا رنجیت سنگہ کی والدہ اسپر
کمال مہربان تہی اور یہہ اقتدار حاصل تہا کہ کل مال و ملک و انتظام جزو کل اُسکے
اختیار مین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کو صرف دس روپیہ روزمرہ خرچ کے لئے خزانہ سے
ملتے تہے سمت ۱۸۵۵ بکرمی جاڑون کے موسم مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے بسبب
ماری جانے شہنجی خان امیر کے سکہون سے عوض لینے کے لئے کابل سے ایک برجستہ فوج کے
ساتہہ پنجاب کو کوچ کیا جب بادشاہ کی آمد آمد کی خبر تمام پنجاب مین مشہور ہوئی سب سکہہ
سردار اپنی اپنی رہنگاہونسے اُنہکر جنگلون مین جا چہپے اور نہ چاہا کہ بادشاہ کے ساتہہ
مقابل ہوکر اپنی جان تلف کرین کیونکہ ہر ایک شخص جانتا تہا کہ بادشاہ آخر کسیقدر مدت رہکر
پنجاب سے واپس چلا جائیگا جب بادشاہ جہلم سے اُتر شہرون کے شہر اور گانو کے گانو اُجڑی
ہوئی دیکہی کیونکہ جو لوگ سکہونکی غارت و تاراج سے بچگئی تہے اُنکو اندیشہ تہا کہ ہمکو کابلی افغان لوٹ
لینگے۔ اسواسطے اپنی گہر چہوڑکر چلے گئی تہے اور فی الحقیقت کابلی افغانون کی لوٹ بہی سکہون سے
کچہہ کم نہ تہی سکہہ تو آدمی کو بطمع مال مارتے اور قتل کرتے تہے اور افغان بہ نیت صواب کے
مار ڈالتے تہے بادشاہ نے جب پنجاب کا ملک ایک ویرانہ جنگل دیکہا تو بہت افسوس کیا اور منزل
بمنزل لاہور آپہنچا اُسکے آنے سے اول مین حاکم شہر لاہور کے جنکی حکومت مین ایک ایک حصہ
شہر کا تہا بہاگ گئی بادشاہ نے ایک فوج اُنکی گرفتاری کے لئے ماموز کی مگر کہین ہی دستیاب
نہوئی چار ماہ تک بادشاہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور بہت چاہا کہ سکہونکی سرکوبی کرے مگر
ناچار تہا کہ سکہونکا کہین نشان پاتا نہین جاتا تہا سواے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کہ اُسوقت
بمقام رسول نگر چند سوارون کے ساتہہ قیام پذیر تہا اُسکی موجودگی کی اطلاع جب

بادشاہ کو ہوئی تو کہا کہ اگر سکھہ جمع ہوکر میری مقابلہ پر آتے تو انکو سزا دیجاتی اب اگر ایک
شخص کو ہمنے پکڑا اور مارا تو اس سی تمام قوم کا انتظام نہین ہوسکتا پانچوین مہینی جب ماہ
رمضان کا چاند نمودار ہوا تو بادشاہ نی لاہور سی کوچ کیا جب دریای چناب کے کنارے پہنچا
سکھہ جنگلون سی نکلکر شہر لاہور کے قریب جمع ہوئی اور چاہا کہ بادشاہ کا تعاقب کرکے اسکا
اسباب لوٹ لین اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انکو اس ارادہ سی باز رکہا اور کہا کہ اگر تم
بڑی جوانمرد تہی تو میدان مین اسکے ساتہہ لڑتے اب جو وہ سفر مین ہی اور اپنی دارالخلافت
کو معاودت کئی ہوئی چلا جاتا ہی ناحق اسکو ستانا اور تکلیف دینا اچہا نہین ہی اس فہمایش
سی گورو کے سکھہ اپنی ارادہ سی باز آئی جب لشکر شاہ زمان کا دریای چناب سی اترنے لگا تو
دریا نہایت طغیانی پر تہا پندرہ روز تک بادشاہ کو وہان رہنا پڑا بڑی مشکل سی لشکر دریا سے
اوترا مگر جب توپخانہ کے اترنے کی نوبت آئی تو دس عدد توپین شاہی دریا مین غرق ہوگئین
بادشاہ اسوقت حیران تہا کہ آیا دریا سی اب توپین کیونکر نکالی جاوین جب کوئی تدبیر نہ آئی
تو ایک پروانہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے نام کہ وہ علاقہ اسیکی حکومت مین تہا بہ مضمون لکہا کہ
بسبب طغیانی دریای چناب کے بادشاہی توپین پانی مین غرق ہوگئی ہین جنکا نکالنا سردست
مشکل ہی البتہ جب پانی کم ہوگا اونکا نکالنا آسان ہوگا چونکہ یہہ علاقہ تمہاری حکومت مین ہی
بعد فرو ہونے طغیانی کے اگر تم ان توپون کو نکلواؤ اور کابل مین ہماری پاس پہنچاؤ تو بموجب
خوشنودی خاطر اینجانب ہوگا اور اس خدمت کے عوض مین ہماری طرف سی تمکو اجازت ہی کہ لاہور
پر جاکر قبضہ کرو اپنی حکومت خطہ پنجاب مین قائم کرو آیندہ ہماری طرف سی کوئی حاکم و فرمانفرما
مزاحم حال تمہاری کا نہو گا یہہ تحریر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس پہنچی بہت خوش ہوا
اور چار ماہ کے بعد جب دریا کا پانی اترا تو بڑی کوشش سی آٹہہ توپین بادشاہ کی دریا سے
نکلوائین اور اپنی ایک معتبر کے ہاتہہ کابل کو روانہ کین اس خدمت سی بادشاہ بہت خوش
ہوا معتبر کو خلعت فاخرہ بخشا اور بڑی عزت سی رخصت کیا دو توپین باقیماندہ بادشاہی

جو دریا مین نہین وہ ایک سال کے بعد نکلوائی گئین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تصرف مین ہین

دخل پانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لاہور مین

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دن بدن ترقی ہوتی گئی اور حاسدان خاندان مقہور ہوتے گئے ادہر سردار جیا سنگہ رامگڈیہ سخت بیمار پڑگیا اور ضیق النفس کی بیماری اُسکو ایسی لاحق ہوئی کہ وہ اُٹنے اور فوج کشی کے لایق ہی نرہا اُدہر سردار گلاب سنگہ بہنگی دشمن اس خاندان کا گھوڑی سی گرا اور سخت چوٹ مین اُسکو آئین ایسی سخت وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ شہر لاہور پر قبضہ کیا جاوے مگر اسکام کو وہ بڑا کام تصور کرتا تہا کیونکہ ایک حصہ شہر لاہور کا بہنگی مثل کے سردارون کے تصرف مین تہا اور انکا حامی اُن دنون مین سردار صاحب سنگہ بہنگی تہا جسکی حکومت شہر گجرات مین تہی اور لاہور کے قابض سردار گو وہ اپنا نائب تصور کرتا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ ابہی اسی فکر مین تہا کہ ایک عرضی مسمیان حاکمرای و محمد عاشق و محمد بلغر و محمد طاہر و مفتی محمد اکرم وغیرہ رؤسا شہر لاہور کی اس مضمون سے رنجیت سنگہ کیجذ مسمین گوجرانوالہ مین پہنچی کہ رعایای شہر لاہور مین تین حاکمونکی حکومت سے نہایت تنگ ہی اور تینون نے تمام رعیت کو لوٹ کہایا ہی کوئی فریادرس غریب رعیت کا نہین ہی جسقدر فصیل کی دیوار کے باہر باہر شہر آباد تہا وہ تو سکہان غارت گرنے لوٹ لیا اور مکانات گرا کر اینٹ پتہر نکالکر لے گئے ہین اندر کی آبادی ہی اب نصف سی کم رہ گئی ہی محلون کے محلے اُجڑی پڑی ہین جسقدر آبادی باقی ہی اُسکو اب یہہ تین حاکم ویران کرتے جاتے ہین یہون دن رات عیش و عشرت مین مصروف رہتے ہین جب خرچ کی ضرورت ہوتی ہی اپنی رعیت کو آپہی لوٹ لیتے ہین ایسی وقت مین اگر آپ اسطرف قدم رنجہ فرمائین تو ہماری مین مراد ہی کہ لہلے دروازون شہر پر قبضہ آپکا ہوجائیگا جب یہہ عرضی شہر کے رئیسونکی رعیت سنگہ کے حضور مین پہنچی بہت خوش ہوا اور سجدہ شکرانہ کا خدا کی جناب مین کیا و فی الفور مستعد ہوگیا کہ شہر لاہور پر قابض ہوکر اپنی حکومت خطہ پنجاب مین

قائم کری چنانچہ اپنی سوارون کی جمعیت کے ساتھہ بہلی گوجرانوالہ سی روانہ ہوکر شہر وٹالہ
مین گیا اور سدا کنور اپنی ساس کے ساتھہ سہاب مین مشورہ کیا اور امداد چاہی چنانچہ
وہ بہی اپنا لشکر لیکر اسکے شامل ہوئی اور دونو فوجین یکجا متواتر وٹالہ سی روانہ ہوکر
لاہور آگئین اور تاریخ یکم محرم کو لاہور مین آکر لاہور کے باس نواب وزیر خان کے باغ مین
جواب بازار انارکلی مین متصل ڈاکخانہ وعجائب گہر کے واقع ہی اور اسی باغ کی بارہ دری
مین اب انگریزون نے کتاب گہر بنایا ہی آکر اترا سرداران قابضان لاہور نے جب
یہہ خبر پائی بہت متفکر ہوئے فی الفور دروازہ شہر کے بند کر لئے اور سامان و فوج موجودہ
کے ساتھہ جنگ کرنے پر مستعد و آمادہ ہوگئی چونکہ اُسوقت شہر لاہور کے صرف تین دروازہ
دہلی و لوہاری و روشنائی کہلاتے تہی اور باقی تمام دروازون کو بالکل پکی دیوارین بناکر
مسدود کیا ہوا تہا رنجیت سنگہ کو شہر مین داخل ہونا سخت مشکل نظر آتا تہا پہلے مینہون حاکمون
نے یک تن و یکدل ہوکر اپنی اپنی فوج جمع کی اور قریب دو سو آدمی کے لوہاری دروازہ
سی باہر نکلکر رنجیت سنگہ کے مقابل ہوئے چونکہ وہ فوج محض بے سر و سامان و بے سلاح
و خراب خستہ تہی ایک ہی حملہ مین بہاگ کر شہر مین آگئی پانچ آدمی انمین سی کام آئے
رؤسای لاہور جو باطنی بارش مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ رکہتے تہے سہاب پر مستعد تہے
کہ اُسکو لاہور مین داخل کر لیا جاوی چنانچہ سب نے مہر محکم دین کو جو محافظ دروازہ لوہاری کا
تہا اسبات پر آمادہ کیا کہ جب رنجیت سنگہ دروازہ تک پہنچے فوراً دروازہ کہولدی اور نیز
رنجیت سنگہ کو اطلاع دی گئی کہ کل کی تاریخ صبح صبح وہ اپنی فوج کے ساتھہ لوہاری دروازہ
کے پاس آئے دروازہ فی الفور کہولدیا جاویگا دوسری روز یعنی تاریخ اسادہ سدی سمبت
۱۸۵۶ رنجیت سنگہ باغ نواب وزیر خان سی مع فوج سوار ہوکر لوہاری دروازہ کی
طرف آیا یہہ خبر مخبر نے سرداران قابضان لاہور کو پہنچائی کہ رنجیت سنگہ لوہاری دروازہ
کو توڑکر شہر مین آنا چاہتا ہی اور وہ اپنی موجودہ فوج کے ساتہہ سوار ہوکر لوہاری دروازہ

کو آئے اور چاہا کہ رنجیت سنگھ کو روکین مگر جب وہ دروازہ کے پاس پہنچے تو مہر محکم دین
نے براہ فریب وہوکہ دہی کے انکو کہا کہ رنجیت سنگھ ادہر کو آیا تہا ہمنے بندوقین مار کر
اُسکو ادہر ہی شہاد یا ہی اب وہ دہلی دروازہ کیطرف گیا ہی اسطرف سی آپ خاطر جمع
رکہین ادہر سی کوئی داخل ہونے نہ پائیگا تم دہلی دروازہ کیطرف جاکر بندوبست کرو ایسا
ہوکہ وہ اُدہر سے شہر مین آجائی جب سرداروں نے یہہ بات سنی محکم دین کی جہوٹہی بات
کو سچ جانا اور دہلی دروازہ کیطرف دوڑی ہوئے چلے گئے اُنکے ادہر جانے سی بعد محکم دین
نے فی الفور لوہاری دروازہ کا پہاٹک کہولدیا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ شہر مین داخل
ہوگیا جب یہہ خبر قابضان لاہور کو پہنچی کہ رنجیت سنگھ مع فوج شہر مین اگیا ہی تو دو
سہ وار تو دہلی دروازہ سی نکلکر بہاگ گئے اور چیت سنگھ بہنگی جسکے قبضہ مین قلعہ تہا قلعہ
مین جاکر قلعہ بند ہوگیا رنجیت سنگھ نے شہر مین داخل ہوکر انتظام شہر کا کر لیا اگرچہ داخل
ہونیکے وقت سکہان فوج نے شہر پر دست اندازی شروع کی مگر رنجیت سنگھ نے ممانعت
کی کہ فوج مین سی کوئی رعیت کو نہ ستائے چنانچہ امن ہوگیا بعد ازان رنجیت سنگھ نے
تجویز کی کہ قلعہ لاہور کا محاصرہ کیا جاہی مگر رانی سدا کنور نے ممانعت کی اور کہا کہ چیت سنگھ
سے لڑنا کچہہ ضرور نہین دو چار روز مین بسبب کم خرچی کے وہ خود نکلکر چلا جائیگا چنانچہ اُسی
طرح وقوع مین آیا کہ دوسری روز چیت سنگھ کا وکیل رنجیت سنگھ کے پاس آیا اور درخواست
کی کہ اگر آپ سردار چیت سنگھ کے مزاحم نہون تو وہ قلعہ سی نکلکر چلا جاتا ہی رنجیت سنگھ نے
اُسکی التجا منظور کی اور وہ جان بچاکر چلا گیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وخلیابی کے
وقت لاہور مین تین حاکم حکمران تہے اُنکا احوال مفصل یہان درج کیا جاتا ہی کہ خالی لطف سی نہوگا

حال سردار گوجر سنگھ بہنگی لاہور کے پہلے حاکم کا

اسکا باپ مسمی نانہا جاٹ گوت سندہو موضع بہوری کا رہنے والا تہا زمینداری اُسکی کچہہ
نہی مفلسی و ناداری کی بلا مین ہمیشہ مبتلا رہتا تہا ایک دفعہ مرتبہ جو چوری گانو کی اُسپر

ثابت ہوئی تو لمبردارون نے اُسکو گانو سی نکالدیا پہر اسنے ایسی افعال سے توبہ کی
اور محنت مزدوری کرنے لگا اُسکے گہر مین بیٹی مسمیان گوجر سنگہ و گرجا سنگہ دو بہائی
ہوئی جب یہہ جوان ہوئی تو پہلی باپ کیطرح محنت و مزدوری پر انکا بہی گزارہ تہا جب انہون
نے سکہونکی ترقی دیکہی تو یہہ بہی تینون بہائی یکجا سردار گورنجش سنگہ بہنگی کے پاس گئے
اور پاہل لیکر سکہہ بنے چونکہ جوان تنا ور تہے اُسنے اپنی گہوڑی ہر ایک کو دیکر گہوڑچڑہا بنایا
اور اپنی مثل کے شامل کرلیا گورنجش سنگہ کو اُنہون نے اپنی خدمات سی کمال خوش کیا جو مال
غارت مین حاصل ہوتا نصف حصہ یہہ خود لے لیتے اور نصف گورنجش سنگہ کو دیا کرتے جب
گورنجش سنگہ اپنی اخیر عمر مین کمزور اور نہایت ضعیف ہوگیا تو گوجر سنگہ کہ اُنمین سی بہت
ہشیار تہا گورنجش سنگہ کی اجازت سی اُس گروہ کا افسر بنا اور موضع امرگڈہ فتح کرکے خود
اُسمین رہنے لگا پہر جب اسلام کی حکومت لاہور سی جاتی رہی تو اُسنے لاہور پر آکر قبضہ
کرلیا اُسوقت اُسکی مصاحبت مین مسمیان لہنا سنگہ و سوبہا سنگہ بہی تہے لاہور لیکر اُسنے
ایک حصہ کی حکومت اپنی متعلق رکہی اور دو حصے اُن دونو کو بانٹ دیئے پہر اُسنے لاہور سے
نکلکر اور ملک بہی فتح کئے اور جمعیت بہت بہم پہنچائی اور پنجاب کے سردارون اور ملک
والون مین مشہور ہوا سلیمان خان بہمبر کے حاکم پر بہی اسنے یورش کی اور نذرانہ
کافی لیکر مطیع بنایا اور کہکر فوج و دہنی کہیپ کے دونو حاکم مسمیان سردار کرم اللہ خان و
منصو خان پر یورش کرکے بڑا روپیہ اُن سی وصول کیا اور آیندہ کے لئے تابعدار بنایا پہر
گجرات اور اُسکے متعلقہ علاقہ پر اپنی حکومت قائم کی غرض یہہ صاحب قسمت سردار اگرچہ
بہنگیونکی مثل کی ایک شاخ کا افسر تہا مگر سب سے الگ اپنی فتوحات مین مشغول تہا بہادری و
جوانمردی اسکی ہر ایک سکہہ سردار کے دلپر نقش تہی صاحب سنگہ اسکا بیٹا بہی بڑا بہادر و
اور آور سردار تہا مگر باپ اُسکو نہین چاہتا تہا اور چہوٹے دو بیٹون سکہا سنگہ و فتح سنگہ
سی محبت رکہتا تہا ایکمرتبہ صاحب سنگہ نے بحالت عدم موجودگی اپنی باپ کے گجرات و

سودھرہ وغیرہ علاقہ پر جسپر گوجر سنگھ کی حکومت تہی اپنا قبضہ کرلیا باپکے کاروار
وہان سی مار کر نکال دیے جب گوجر سنگھ کو خبر ہوئی فوج لیکر بیٹے پر چڑھ گیا اُدہر سے
اُسکا بیٹا صاحب سنگھ گجرات سی نکلکر باپ سے مقابل ہوا اور آپسمین خوب تلوار چلی بہت
آدمی کام آئے پہر صاحب سنگھ قلعہ مین محصور ہوگیا اور گوجر سنگھ نے محاصرہ کرلیا
چندروز لڑائی رہی آخر سردار مہان سنگھ سکرچکیہ نے درمیان مین آکر باپ بیٹون کی
صلح کرادی اور تعلقہ سودھرہ بیٹے کو باپسے گزارہ معاش کے لئے دلادیا جب گوجر سنگھ
مرگیا تو صاحب سنگھ جانشین ہوا شہر گجرات اسنے اپنا ریاستگاہ بنایا اور تیسرے حصہ
لاہور پر بہی قبضہ قائم رکہا باپکے متعلقہ کل علاقے اسنے اپنے قبضہ مین لئے اور سکھا سنگھ
وسوبہا سنگھ اسکے بہائی اکثر لاہور مین بکر خرچ ضروری اس سی لیا کرتے تہے صاحب سنگھ
نے اپنی شادی مسمات راجکور سردار مہان سنگھ کی منجھلی بیٹی کے ساتھہ کی جو سردار
چرت سنگھ سکرچکیہ کی پوتی تہی اس رشتہ سی بہی اسکی عزت بڑہ گئی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے لاہور لے لیا تو اُسکی سخت عداوت رنجیت سنگھ سی ہوگئی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
پہلے دریائی مہمونمین اسکو زیر کرلیا اور کل علاقہ اسکا فتح کرکے صرف علاقہ بجوات اُسکو
گزارہ کے لئے عنایت کیا وہ بہی اُسکے مرنے کے بعد ضبط کرلیا جب وہ مرگیا تو اُسکی
تین عورتین باقی رہین ایک تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بہو یعنی ہوا نہی جسکا نام راجکور
تہا اور دوسری مسمات دیا کور دوسری کنور نہین جنکی حسن و جمال کا شہرہ تمام سکہون
مین تہا اور فی الحقیقت وہ کمال خوبصورت آپسمین حقیقی بہنین تہین مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے اُن دونو پر چادر ڈال لی یعنی نکاح کرلیا جن کے پیٹ سی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے
شہزادگان ملتانا سنگھ و کشمیرا سنگھ و پشورا سنگھ پیدا ہوئے ؛

ذکر نونہا سنگھ دوسری حاکم شہر لاہور کا

یہہ شخص قوم نون جاٹ موضع لدہی والہ کا رہنے والا تہا گانو مین اسکی زندگی نہایت

تنگی سی بسر ہوتی تہی کبہی محنت و مزدوری اور کبہی گدائی سی گزارہ کرتا تہا مفلسی و ناداری
سی تنگ آکر گوربخش سنگہ بہنگی کے پاس جو موضع روڑانوالہ مین رہتا تہا گیا اور پاہل
لیکر سکہہ بنگیا اور گوربخش سنگہ کے گروہ کے ساتہہ ہوکر غارت گری و تاراج مین مصروف
ہوا چونکہ آدمی مستعد و چالاک تہا چستی و چالاکی دنیوی تندی مین سب سے بڑہ گیا
گوربخش سنگہ بسبب اسکی خدمات کے اسکو عزیز رکہتا تہا جب غارت کا مال جمع کر کر صاحب
جاہ و دولت و آبرو بنگیا تو باجازت گوربخش سنگہ موضع وکہنی مین اسنے کچا قلعہ بنوایا
اور رہنے لگا جب سردار گوجر سنگہ کا ارادہ ہوا کہ لاہور پر یورش کری تو بسبب اسکے
کہ لہنا سنگہ اور روہ ایک ہی مثل کے سردار تہے اسنے اسکو بہی مع اسکے متعلقہ سوارون
کے ہمراہ لے لیا اور لاہور آکر شہر کو تہوڑی سے مقابلہ و مجادلہ کے بعد لے لیا اور تیسرے
حصہ کا مالک ہوا قلعہ لاہور اسکے قبضہ مین تہا جب کہنا سنگہ مر گیا تو اسکا بیٹا چیت سنگہ
جانشین ہوا اُسکے وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر فتحیاب ہوکر اُسکو شہر اور قلعہ
سی نکالدیا اور روہ علاقہ ونہی کے رنجیت سنگہ سی جاگیر مین لیکر اُدہر کو چلا گیا اور تادم
حیات گزارہ کرتا رہا جب وہ بہی مر گیا تو اُسکی جاگیر ضبط ہوگئی اور نہال سنگہ اُسکے بیٹے
کو ایک گانو مدد معاش مین عطا ہوا وہ بہی بعد کسیقدر مدت کے ضبطی مین آیا اور یہہ
خاندان بالکل نیست و نابود ہوگیا کوئی آدمی صاحب اقتدار پہر اسمین پیدا نہوا ۔

حال سوبہا سنگہ تیسری حصہ دار لاہور کا

یہہ شخص قصبہ کانہہ پرگنہ لاہور ضلع لاہور کا رہنے والا تہا اسکا باپ چودہری ملکہی قوم
جاٹ گوت سندہو اگرچہ اُس گانو مین زمیندار و پٹی دار تہا مگر اُسکی زمین اچہی نہ تہی پیداوار
کم ہوتی تہی اور روہ بکمال تنگی و افلاس گزارہ کرتا تہا سوبہا سنگہ دس برس کی عمر مین اپنے
گہر سی نکلا اور ٹہاکر سنگہ رسولیان والہ کے پاس جو اُس زمانہ مین ایک قلیل جماعت کے ساتہہ
غارت و رہزنی کرتا رہتا چلا گیا چونکہ لڑکا خوبصورت اور وضعدار تہا ٹہاکر سنگہ نے اسکو لیلے

پاس کہہ لیا اور کمال محبت سی پیش آیا جب جوان ہوا تو ایک گھوڑا اور جنگی ہتیار
اُسکو دیئے اور فن سپاہگری اسکو سکہلایا چند سال یہہ ٹہاکر سنگہ کے پاس یا پھر کسی بات
پر ناراض ہوکر اُسکی نوکری سی اسنے علیحدگی اختیار کی اور سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کے
پاس پہنچکر اُسکی مثل مین شامل ہوا چونکہ وہ سوای سکہہ کے کسی اور کو اپنی مثل مین
شامل نہین کرتا تہا اُسنے اسکو بابل دیکر سکہہ کر لیا چونکہ ٹہاکر سنگہ کی محبت اسکی ساتہہ
بدرجہ کمال تہی اُسنے دوبارہ اُسکو اپنے پاس بلوالیا اور اپنی گروہ مین افسری کا عہدہ
بخشا اور خود بسبب معمری و ضعیفی کے گہر بیٹہا رہتا رہزنی و غارتگری پر اسکی ماموری
عمل مین آئی آخر جب موضع بہیران کی غارت مین ٹہاکر سنگہ کو گولی لگی اور وہ مارا
گیا تو ٹہاکر سنگہ کے گروہ مین سوبہا سنگہ افسر بنا اور اسکے متعلقہ علاقہ پر بہی قابض
ہوگیا سردار چڑت سنگہ سکرچکیہ کے ساتہہ اسکی کمال دوستی تہی یہانتک کہ آپس مین
پگڑی بدلکر بہائی بہائی بنے ہوئے تہے جب چڑت سنگہ نے لاہور پر یورش کی اور سکہون کا
اجتماع ہوا تو اُسکو بہی برعایت دوستی کے ہمراہ لے لیا سب سکہون نے لاہور جاکر خواجہ
عبیداللہ خان صوبہ لاہور کو شکست دیکر شہر سے بیدخل کیا اور شہر کو دل کہولکر لوٹا
لاہور کی لوٹ مین سوبہا سنگہ کو بہت مال ملگیا اور امیر کبیر بنگیا لاہور سی مال مارکر
اپنی گانو مین پہنچا اور موضع نیاز بیگ پر یورش کرکے قابض ہوگیا پہر جب سردار گوجر سنگہ
نے لاہور پر حملہ کیا تو اُسنے بہی اپنی ہمراہی کے لئے اسکو بلایا جب لاہور فتح ہوگیا
تو یہہ بہی تیسری حصی کا مالک بنا جب یہہ مرا تو مہر سنگہ اور مہر سنگہ اسکے دو بیٹے بہی رہی
اُن دونو کا باپ کی جاگداد تقسیم کرنے پر آپسمین تکرار ہوگیا اور مہر سنگہ مہر سنگہ کے ہاتہہ
سی قتل ہوا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ پایا تو مہر سنگہ شہر سی بہاگ گیا
اُسکا علاقہ موضع نیاز بیگ وغیرہ جسقدر تہا ضبطی مین آکر خاندان نیست و نابود ہوگیا
جمع ہونا سکہون کا بمقام موضع بہسین بارادہ جنگ و فساد اور حاکم

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اُن کے مقابلہ کو اور فتحیاب ہونا

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور فتح کرلیا اور ہر ایک سکہہ سردار نے یہہ خبر سنی تو سب کے سب حسد و بغض کی آگ مین جل گئی خصوصًا رامگدہیہ سردار تو متعدد بات پر ہو گئے کہ ایک مجمع سکہون کا جمع کرکے رنجیت سنگہ پر یورش کیجاوی اور اُس سے شہر لاہور چھین لیا جاوی چنانچہ اسیمین خطوط جاری ہوئی سردار جسا سنگہ رامگدہیہ خود تو بسبب ضعیفی و بیماری کے حاضر نہ ہو سکا مگر اپنے بیٹونکو اُسنے مثل کے سوارونکی ساتھہ سردار گلاب سنگہ بہنگی کے پاس بمقام امرتسر بھیجدیا بہنگی مثل کے سوار بھی جمع ہوئی صاحب سنگہ بہنگی سردار گوجر سنگہ کا بیٹا بھی اُنجمن شامل ہوا جھوٹے سکہہ سردار بہت سی جمع ہوئی اور کئی ہزار سوارونکا مجمع بنکر امرتسر سے چلا یہہ سوار سلاح وغیرہ سامان لابدی سے آراستہ تہے اور توپخانہ بھی ہمراہ رکھتے تہے جب شہر لاہور کے مشرق کیطرف بفاصلہ دس کروہ کے پہنچے متصل قصبہ بہین کے فروکش ہوئے اس ارادہ پر کہ جب کل لشکر جمع ہو جاوی تو بہ ہیئت مجموعی لاہور پر حملہ کیا جاوی جب یہہ خبر مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس پہنچی نہایت اندیشہ ناک ہوا کیونکہ اُسوقت رنجیت سنگہ کو خرچ کی طرف سے نہایت تکلیف تہی اور خزانہ گوجرانوالہ سے بسبب خوف غارت سکہون کے منگوا نہین سکتا تہا جب اس مہم کا موقع آپہنچا تو فوج نے جواب صاف دیا اور کہا کہ جب تک ہماری تنخواہ نہ ملیگی ہم لڑائی پر نہین جائینگے اور بڑا سبب ناراضگی فوج کا یہہ تہا کہ بوقت فتح لاہور کے فوج کو اُمید تہی کہ شہر کو لوٹ کر ہم دولتمند ہو جائینگے جب رنجیت سنگہ نے لاہور کو لوٹنا بند کر دیا اور فوج کو کچھہ نملا تو فوج ناراض ہو گئی اور شش ماہہ تنخواہ کے ملنے کا سوال کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ اُسوقت حیران تہا کہ کیا کیا جاوی پہلے اُسنے یہہ تجویز کی کہ لاہور کی رعایا سے قرض لے پہر اس سے بہی کنارہ کش ہوا اور تصور کیا کہ شاید رعایا روپیہ مانگنے سے ناراض ہو کر دشمن سے سازش کرے تو فتح کیا ہوا شہر پہر پنجہ سے نکل جائیگا اس فکر مین تہا کہ ایک ضعیف اسی برس کا آدمی اُسکی خدمت مین حاضر ہوا اور

عرض کی اگر مہاراجہ میری پرورش کرے تو مین ایک خزانہ دفینہ کا نشان دیتا ہون
جسکو میر معین الملک صوبہ لاہور نے قلعہ کے اندر میری روبرو دفن کیا تہا اور نیز چند
توپین برنجی جو قلعہ کے اندر مدفون ہین اُنکا نشان بہی بتلا سکتا ہون مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے جب یہہ خوشخبری سنی تو مخبر کی بہت خوشامد کی اور اُسکی نشاندہی کے بموجب
ایک تہ خانہ کی زمین کو کہودا تو بہت سا خزانہ کئی لاکہہ روپیہ کی مالیت کا دستیاب ہوگیا
مہاراجہ نے جب وہ خزانہ پایا تو بہت خوش ہوا مخبر کو بہت خوش کیا اور فوج کی تنخواہ تقسیم
کر کر اُنکو رضامند کر لیا اور چند توپین جو زمین مین مدفن ہوئی ہوئی دستیاب ہوئی تہین
انکو فی الفور تخت پر چڑہا لیا گیا اور بڑی تیاری و کروفر کے ساتہہ رنجیت سنگہ لاہور سے دشمنون
کے مقابلے کے لئے نکلا اور ایک کوس موضع بہین سے میدانمین جاکر فروکش ہوا چند روز
دونون لشکر میدان مین اُترے رہے اگرچہ خفیف خفیف لڑائی ہر روز ہوتی رہی بڑا مقابلہ
کوئی نہوا آخر ایک روز سردار گلاب سنگہ بہنگی نے یہہ نیت کی کہ کل صبح رنجیت سنگہ کے ساتہہ
جنگ کر کے فیصلہ کر لیا جائیگا چونکہ گلاب سنگہ بہنگی کو شراب پینے کی بہت عادت تہی اور ہر وقت
صراحی پیالہ اُسکے روبرو رکہا رہتا تہا اُس رات اُسنے شراب بہت نوش کی اسلئے کہ کل
صبحکو بحالت مستی رنجیت سنگہ کے ساتہہ جنگ کرے مگر وہ شراب نہایت تیز تہی بہت
پینے سے وہ ایسا مست ہوا کہ پہر آنکہین نہ کہولین رات کو بستر پر پڑا رہ گیا صبحکو جب فوج لڑنے
کے لئے طیار ہوئی اور سردار کو نیند سے بیدار کرنے لگے تو دیکہا کہ وہ مرا پڑا ہے تمام فوج کو اس
ناگہانی واقعے کے وقوع مین آنے سے کمال حیرت ہوئی اور جانا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگہ
کو یہہ خبر پہنچ جائیگی تو وہ یورش کر کے سب کو لوٹ لیگا چنانچہ بہت بہت بڑے سردار
تو اُسکی نعش کو اُسی جگہہ چہوڑ کر بہاگ گئے اور بہت سے سکہون نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی
خدمت مین حاضر ہو کر اطاعت کر لی مہاراجہ نے اُنکو کمال خورسندی کے ساتہہ نوکر رکہہ
لیا اور رانگڑ ہیہ سردارون کا جو بہاگ گئے تہے کئی میل تک تعاقب کیا مگر وہ دستیاب

نہوئے جب یہہ فتح خداداد رنجیت سنگہ کو حاصل ہوئی شکرانہ ادا کیا اور بڑی کروفر کے
ساتہہ سوار ہوکر لاہور مین داخل ہوا رو ساے لاہور جو مبارکباد کہنے کے لئے خدمت مین
حاضر ہوئے سبکو خلعتین عنایت کین اور بہت سا روپیہ اور اسباب جو سکہان مغلوب کی غارت
سے حاصل ہوا انہا غربا و فقرا پر تقسیم کیا اسی سال مین بتاریخ ستمی ماہ بہادون سمت ۱۸۵۹
بکرمی مین مسمات راجکنور المشہور نکائن کے بطن سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے گھر سعادت
سعید بیٹا پیدا ہوا اسکا نام کنور کہڑک سنگہ رکہا گیا اسکے پیدا ہونیکی تقریب سے مہاراجہ
نے بڑی خوشی کی اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا بہت سا روپیہ غربا و فقرا
کو بخشا بعد فراغت اس جشن کے یہہ تجویز قرار پائی کہ ایک اجلاس مہاراجگی کا قرار پاکر رنجیت سنگہ
خطاب مہاراجگی کا اپنی وساطی لین چنانچہ ایک ماہ بعد تولد کنور کہڑک سنگہ کے بروز
مبارک یہہ جلسہ قائم ہوا دور دور کے لوگ بلاے جسقدر علاقہ اس ریاست کے متعلق تہا
وہان کے چودہری مقدم و لمبردار بہی حاضر آئے جب جلسہ عالیشان منعقد ہوا پروہت
نے پہر آکر مہاراج کے ماتہے پر تلک لگایا اور مبارکباد کی آواز چار و نطرف سے بلند ہوئی
مہاراج نے زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ ہمکو تمام رعایا و ملازمین سرکار کہین اور تحریر کیے
دیتے مہاراجہ رنجیت سنگہ ہین اور تحریر ہوا کہ ہی لاہور کے علما و فضلا و شعرا بہی اسوقت
موجود تہے ہر ایک کو اُن کے مراتب و عزت کے بموجب انعام بخشا گیا اور حکم ہوا کہ کوئی
ایسا مصرع فارسی مین تجویز کرین جو روپیہ پر مضروب ہو اسمین گورو نانک گورو گوبند سنگہ
کا نام بہی آجائے چنانچہ بعد غور و تامل کے یہہ شعر پسند خاطر ہوا ؎ دیگ و تیغ و فتح و
نصرت بیدرنگ و یافت از نانک گورو گوبند سنگہ و یہہ شعر جب پسند ہوچکا تو
دارالضرب کے اجرا کے لئے حکم نافذ ہوا اور فرمایا کہ ایک طرف روپیہ کے یہہ شعر مضروب
ہوا اور دوسری طرف رنجیت سنگہ لکہا جائے اور شہر کا نام تحریر ہو جسجگہہ وہ مضروب
ہوا ہو چنانچہ اُسی روز شگون اجراے ٹکسال کا عمل مین آیا دوسرے روز کئی سو روپیہ

مضروب ہوکر مبلغ ہوا وہ سب مسکینون اور محتاجون کو دیا نظام الدین لاہور کا
قاضی جسکی متعلق کار تحریر و تصدیق قبالجات لاہور تہا خدمت مین حاضر آیا اور اجازت
طلب کی کہ آیندہ بہہ کام کسطرح اجرا پائے فرمایا کہ جسطرح عہد شاہان اسلام سے یہہ کام
تمہاری سپرد رہا ہی اسیطرح اب بہی رہیگا اور خلعت فاخرہ دیکر قاضی کو رخصت کیا
اور تاکید کی کہ تم ہر ایک قبالہ کی تصدیق اپنی مہر و دستخط سے کرو اور بوقت مہر و دستخط
ہر ایک امر کا فیصلہ کر لیا کرو کہ پہر دوبارہ کوئی جہگڑا و خرخشہ رعایا مین برپا نہو
یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا گجرات پر اور نذرانہ لینا سردار صاحب
سنگہ بہنگی سے اور دخل پانا قصبہ اکال گڑہ مین بے جنگ و جدل
چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ترقی اور حصول ریاست و دولت سے سب سکہہ سردار جلتے تہے
اور چاہتے تہے کہ کسیطرح یہہ تازہ نہال بوستان جاہ و جلال بڑہنے نہ پاوے ابہی سے اسکو کاٹ
دیا جائے تو بہتر ہے زیادہ تر حسد و بغض اُسوقت سردار صاحب سنگہ بہنگی کو تہا جسکا قبضہ لاہور
کے تیسرے حصہ سے بہی جاتا رہا تہا اور آیندہ اُسکو اطمینان نہ تہا حتی الامکان مہاراجہ
رنجیت سنگہ اُسکے علاقہ پر قبضہ نکریگا بلکہ اُسکو یقین تہا کہ لاہور مین رنجیت سنگہ جمعیت قائم
کرکے مجہپر حملہ آور ہوگا اس فکر و اندیشہ مین اُسنے فوج کو بڑہایا اور سامان جنگ کا بہت
سا جمع کیا اور فریب تہا کہ وہ ایک بڑی بہاری مجمع کے ساتہہ لاہور پر یورش کرے
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب یہہ خبر پائی مناسب جانا کہ خود دشمن پر حملہ کرے اور اُسکا
ملک اُس سے چہین لے یا اپنا تابعدار بنائے چنانچہ موجودہ فوج کے ساتہہ فوراً گجرات کو
روانہ ہوا جب فوج گجرات پر پہنچی صاحب سنگہ میدان مین آیا اور قلعہ کے دروازہ بند کرکے
لڑائی شروع کی مہاراجہ کی فوج نے قلعہ کے چاروں طرف مورچال باندہ دیئے اور توپ سے
گولہ رانی شروع کی بہت روز تک فریقین کیطرف سے گولہ چلتا رہا گولون کی ضرب سے بہت
سی دیوار گر گئی اور صاحب سنگہ فتح سے ناامید ہوگیا تب اُسنے پیغام صلح کا بہیجا اور اطاعت

بر راضی ہوا رنجیت سنگہ نے اُس سی بڑا بہاری نذرانہ لیا اور آیندہ کے لئے وعدہ اطاعت
کا لیکر محاصرہ اُٹھا لیا اور لاہور کو واپس آیا لاہور مین آکر خبر پہنچی کہ سردار دل سنگہ
سردار مہان سنگہ مہاراجہ کے باپ کا دوست جسکو سردار مہان سنگہ نے قصبہ اکال گڈہ
فتح کرکے بخشدیا تہا صاحب سنگہ کا دوست و رفیق بنگیا ہی اور دونو آپسمین ایک ہوکر چاہتے
ہین کہ فوج بڑہاکر لاہور کو آئین اور جنگ کرین چونکہ دل سنگہ دست پروردہ و پرورش یافتہ
سردار مہان سنگہ کا تہا اسبات کے سنتے سی مہاراجہ رنجیت سنگہ نہایت آزردہ خاطر ہوا
اور چاہا کہ جب تک دشمن اپنے ارادہ پر کامیاب ہون پہلے ہی سی اُنکا انتظام کرلے فی الفور
ایک خط بنام دل سنگہ بمضمون اشتیاق ملاقات اور جوش محبت کے لکہا اور درج کیا کہ
جسطرح سی میرا باپ آپکا جانی دوست اور دلی خیرخواہ تہا اُسیطرح مین ہون اور یہہ بہی
مجہکو یقین ہی کہ آپ کو بہی بنظر محبت میری باپ کے مجہہ سی زیادہ کوئی عزیز نہوگا اور جسطرح
کہ آپ نے اور میری باپ نے باہم محبت و اتفاق رکہکر ملک گیری کی اور سردار
والیان ملک بنگئے اُسیطرح مین بہی چاہتا ہون کہ آپ بلا تامل میری پاس چلے
آئین اور میری ہمراہی مین فتوحات مین مشغول ہون دونو کی سعی و کوشش سے
جو ملک مفتوح ہوگا وہ نصفا نصف تصور کیا جائیگا ایک مقام پر بیٹہکر قناعت
کرنا جوانمردون اور بہادرون کا کام نہین ہے آپ میری بزرگ میری باپ کے
دوست ہین مجہکو آپ سی کچہہ دریغ نہوگا فقط یہہ تحریر جب سردار دل سنگہ کے پاس
پہنچی طمع کے دام مین آگیا اور فورا صاحب سنگہ سی برگشتہ ہوکر تیار ہوگیا کہ رنجیت سنگہ
کے پاس جاکر اور اُسکی فوج لاکر صاحب سنگہ سی ملک چہین لے عرض وہ لاہور مین آگیا
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پہلے ملاقات بڑی بیباک سے اُسکے ساتہہ کی اور قلعہ کے اندر
اُتارا جب رات ہوئی تو سپاہیون کا پہرہ اُسپر تعینات کرکے نظر بند کرلیا جب وہ
قید مین آگیا اکال گڈہ کے دخل کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ مع فوج لاہور سے

روانہ ہوا دل سنگھ کی رانی نے یہہ خبر پائی کہ رنجیت سنگھ میری شوہر کو قید کرکے اکال گڈہ
کے فتح کرنے کو آیا ہی فی الفور اُسنے شہر کے دروازہ بند کرلئے اور قلعہ پر دو توپین
چڑہادین اور چارون دیوارون پر فوج مامور کرکے مستعد بجنگ ہو بیٹہی جب رنجیت سنگھ
وہان پہنچا معاملہ دگرگون نظر آیا جسکی امید نہ تہی اگرچہ بعض امیون نے منع کیا کہ اب
عورت سی لڑنا مردون کو کیا ضرور ہی جب اُسکا خاوند ہی ہماری پاس قید ہی تو یہہ ملک
گویا ہمارا ہی ہی مگر رنجیت سنگھ اپنی ضد سی باز نہ آیا اور لڑائی شروع کردی دونو
طرف سی توپ بندوق چلنی لگی بہت روز لڑائی ہوتی رہی اکثر اوقات وہ عورت اپنی فوج
کے ساتہہ قصبہ سی نکلکر بہی رنجیت سنگھ کی فوج پر مردانہ حملہ کرتی ایدہر تو لڑائی جاری کہی
اور اودہر اُسنے اپنا وکیل صاحب سنگھ بہنگی کے پاس بطلب امداد و کمک کے بہیجا صاحب سنگھ
اُسی وقت اُسکی امداد کو تیار ہوا اور جودہ سنگھ حاکم وزیرآباد کو لکہا کہ وہ بہی اس امداد مین
اُسکے شامل ہو ابہی دشمن اپنی اپنی مقام سی فوج لیکر روانہ نہین ہوئے تہے کہ رنجیت سنگھ
کو بہی کسی معتبر کی زبانی یہہ خبر ملگئی اور جانا کہ اگر دو دشمن اسطرف سی اور تیسرا دشمن مجھسو
ہی مہری مقابل ہونگی تو فتح مشکل ہوگی بہتر یہہ ہی کہ اکال گڈہ کا محاصرہ چہوڑکر پہلے انکا
انتظام کرلیا جائی چنانچہ قلعہ کا محاصرہ چہوڑکر گجرات کو روانہ ہوا چونکہ جودہ سنگھ وزیرآباد
بہی دست پروردہ سردار مہان سنگھ کا تہا اور وزیرآباد فتح کرکے سردار مہان سنگھ
نے بہی اُسکو دیا ہوا تہا ایک خط تنکا بانہ قدیمی احسان یاد دلاکر اُسکے نام تحریر کیا
کہ وہ اپنی فوج لیکر صاحب سنگھ کے شامل ہو جب لشکر لیکر مہاراجہ رنجیت سنگھ گجرات کے
قریب گیا شہر سی باہر دو میل پر آکر صاحب سنگھ مقابل ہوا دونو فریق صبح سی شام تک
لڑتے رہی فریقین سی بہت سی بہادر کام آئے اسیطرح دوسری اور تیسری روز خفیف
لڑائی بان ہوتی رہین چوتہی روز صاحب سنگھ شہر سے باہر نکلا اور محصور ہوکر لڑنے لگا
مہاراجہ رنجیت سنگھ نے مورچال قائم کرکے شہر و قلعہ پر گولہ اندازی شروع کردی

چندروز یہہ حال رہا آخر صاحب سنگہہ بیدی نے جو گورونانک کی اولاد سی صاحبزادہ
بلند اقتدار تہا اور تمام سکہون کے سکہہ سردار اُسکا ادب ولحاظ بدل کرتے تہے درمیان
مین آکر چاہا کہ کسیطرح ان دونو کی آپسمین صلح ہوجاے اور صاحب سنگہہ بہنگی کی طرف سے
رنجیت سنگہہ کے پاس آکر صلح کا پیام دیا اور اپنی طرف سی بہی نصیحت کی اور کہا کہ خالصہ جی
کو کہ ایک گروکے سکہہ ہین آپسمین کمال محبت واختلاط درکار ہی۔ کہ آپسمین تلوار چلتی
رہی اور ہزارون بندگان خدا کا خون ہو مہاراجہ رنجیت سنگہہ نے صاحب سنگہہ بیدی
کی بہت تعظیم کی اور نذرانہ وجرمانہ وخرچ فوج کا لینا کرکے محاصرہ اُٹہا لیا اور آیندہ
کے لئے یہہ قرار پایا کہ صاحب سنگہہ بہنگی ودل سنگہہ اکال گڈہیہ کبہی رنجیت سنگہہ کے
برخلاف اُسکی نسبت ارادہ لڑائی وفساد کا نکرینگے اور اسمین صاحب سنگہہ بیدی نے
ضمانت دی اور نذرانہ معقول اُس سے وصول کیا جب یہہ انتظام ہوچکا مہاراجہ رنجیت
سنگہہ اپنی فوج لیکر لاہور آگیا جب سردار دل سنگہہ قید سی چہوٹکر اکال گڈہ کو گیا نہایت
غم وغصہ کی حالت مین تہا جاتے ہی بیمار ہوگیا اور چند روز مین مرگیا اُسکے مرجانے
کی خبر جب رنجیت سنگہہ کو پہنچی چاہا کہ اکال گڈہ جاکر اپنا قبضہ کرلے ایسا نہو کہ صاحب سنگہہ
گجراتیہ گجرات سی آکر اُس علاقہ کو اپنے تصرف مین کرلے یہہ خیال دل مین قائم کرکے بہت
جلد اکال گڈہ کو روانہ ہوا جب چار میل کے فاصلہ پر اکال گڈہ سی پہنچا اپنا ایک معتبر
بہیجکر دل سنگہہ کی بیوہ کو اطلاع دی کہ باستحکام رابطہ محبت کے جو قدیم سی فیما بین سردار
مہان سنگہہ اور دل سنگہہ کے مربوط تہا جب تک وہ دونو سردار زندہ رہے کوشش ہوتی
رہی اور اب جو وہ دونو سرگہاش ہوگئے ہمکو چاہیے کہ جب تک زندہ رہین اُس سلسلہ کو
نہ توڑین بلکہ روز بروز مضبوط کرین تو بہتر ہے سردار دل سنگہہ کے مرنے کا مجہکو کمال
غم ہی اور محض اسیواسطے لاہور سی چلکر آیا ہون کہ ماتم پرسی کی رسم بجالاؤن اور اس غم و
ماتم مین تمہارے ساتہہ شامل ہوکر شعار الطاہر ردی وغم خواری کی بجالاؤن تمکو چاہیے کہ

کسی طرح کا اندیشہ دل مین نکرو اور نہ میری طرف سے بدظن ہو دل سنگھ کی بیوہ نے
جب یہہ پیام سنا اگرچہ اُسکے دل مین سخت اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید رنجیت سنگھ
اپنی عہد سے پھر جاے اور شہر مین داخل ہو کر اپنا قبضہ کرلے مگر اس سے بھی اوسکو اطمینان
تہا کہ فیصلہ اُسکے شوہر کا رنجیت سنگھ کے ساتھہ موفق صاحب سنگھ بیدی کی ہو چکا
تہا اور مستحکم عہد ہو چکے تہے کہ آیندہ نہ تو دل سنگھ کبھی رنجیت سنگھ کی بدی مین راضی ہو
اور نہ رنجیت سنگھ کبھی اُسکو تکلیف دی یہہ کب ممکن ہے کہ اب رنجیت سنگھ اُس عہد سے
جو اُسنے گورو بیدی کے سامنے کیا ہے پھر جائے یہہ سوچکر اُسنے کہلا بھیجا کہ بمقرب
ماتم سردار دل سنگھ کے تمام دوست و اقربا قدم رنجہ کر رہے ہین اگر رنجیت سنگھ نے بھی تکلیف
کی ہے تو بیشک آجاے کوئی اُسکو مانع نہین جب یہہ بشارت رنجیت سنگھ نے سنی بہت خوش
ہوا اور مع اپنی فوج کے شہر مین گھس گیا جاتے ہی شہر اور قلعہ کا انتظام کر لیا اپنی
سپاہی خزانہ و ذخیرہ وغیرہ مقامات پر مامور کر دیے دل سنگھ کی بیوہ اور اُس کے
خورد سال بچونکو نظر بند کر لیا دل سنگھ کی فوج جو شہر کے باہر اوتری ہوئی تہی یہہ خبر
پاکر جا بجا متفرق ہو گئی اس ضبطی مین رنجیت سنگھ کو بہت سا خزانہ ملا اور بہت سے
ہتہیار وغیرہ سامان ملک داری کا حاصل ہوا جب دل سنگھ کے تمام علاقہ پر دخل
پا چکا اُسمین سے دو گانو سردار دل سنگھ کے بیٹون اور بیوہ کے خرچ کے لئے واگزار
کئے جس سے وہ پرورش پائین ۞

پگڑی بدلنا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سردار فتح سنگھ اہلووالیہ اور بہائی بنانا اور پورش کرنا چنیوٹ و فصور و مہاراجہ سنسار چند پر اور فتح کرنا بھمبر سجان پور کا

بعد دخل قصبہ اکال گڈہ کے مہاراجہ رنجیت سنگھ کو مدبافت کرنا اس امر کا منظور ہوا کہ آپا
سرداران سکھان وغیرہ قابضان ملک سے کون کون اُسکا دوست اور کون کون دشمن ہے

اس خیال پر ہر ایک کے نام خطوط طلبی کے جاری کئے مگر کوئی حاضر نہوا اور نہ کسی نے
جواب لکھا سوای سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کے کہ اُسنے اپنی حاضری کی بابت اپنے باپ
سردار بہاگ سنگھ کے مرجانیکا عذر لکھا جو اُسی زمانہ مین بسال ۱۸۵۹ بکرمی کے
مرگیا تہا مہاراجہ نے جب اُسکی وفات کا حال سنا مناسب جانا کہ کپورتہلہ جاکر رسم ماتم
پرسی کی ادا کیجاوی کہ تمام پنجاب کے رئیسون سی ایک وہی دوست و مخلص نظر آتے
چنانچہ کسیقدر فوج لیکر کپورتہلہ کو چلا جب یہہ خبر سردار فتح سنگھ کو پہنچی سخت ڈرا اسبات سے
کہ شاید اکال گڈہ کیطرح یہان بہی اگر رنجیت سنگھ بدعہدی کرے اور میری ریاست پر
قبضہ کرلے اس خیال سی اُسنے اپنی شہر مین کمال استحکام کیا قلعہ پر توپین چڑہادین
شہر کے چارون طرف فوج مامور کی اور ایک بڑا خیمہ شہر کے باہر نصب کردیا اس نیت سے
کہ جب رنجیت سنگھ کپورتہلی پہنچے اُسکو شہر مین دخل نہدیوی اور شہر کے باہر خیمہ مین ملاقات
کرکے رخصت کردیوی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کپورتہلہ مین پہنچا سردار فتح سنگھ نی ایک
میل تک استقبال کیا اور بڑی عزت کے ساتہہ اُس خیمہ مین جاکر اُتارا جو پہلے سی نصب
ہوچکا تہا ان اوضاع و اطوار سی مہاراجہ رنجیت سنگھ سمجھہ گیا کہ سردار فتح سنگھ کو مجھپر
اعتبار نہین ہی اسلئے مجھکو شہر کے باہر اتارا ہی اس خیال کے رفع کرنے کے لئی جب سردار
فتح سنگھ حاضر ہوا تو پہلی شرائط ماتم پرسی ادا کئی بعد ازان زبان سی اُسکی تسلی کی اور اطمینان
تمام کے ساتہہ فرمایا کہ مین تمکو ہر ایک دوست سی زیادہ تر دوست سمجھتا ہون اور کبھی
دغا و فریب تم سی عمل مین نہ آئیگا بعد ازان اُسکی پگڑی سر سی اُتروا کر اپنی سر پر باندہ لی
اور اپنی پگڑی اُسکے سر پر بدہوادی اور آپسمین بہائی بہائی ہوگئی کیونکہ پنجاب مین
رسم ہی کہ جو لوگ آپسمین بہائی بنتے ہین وہ آپسمین پگڑیان بدل لیتی ہین جب اتنی مہربانی
رنجیت سی سردار فتح سنگھ پر کی تو اُسکی تسلی بخوبی ہوگئی مگر بنظر استحکام رابطہ گرتہہ منگوا کر
درمیان مین رکہا اور ایک عہدنامہ استحکام دوستی کا تحریر کرکے دونو فرمانروا ون نے

اپنی اپنی مہرین کین غرض اتحاد یکدلی مین کوئی دقیقہ باقی نرہا بعد اسکے احکام رابطہ
محبت کے دونو حاکم کپور نہلہ سے روانہ ہوے اور قلعہ ڈسکہ پر یورش کی قابض قلعہ ڈسکہ
کنور ڈی جمعیت رکھتا تہا اپنی جان بچاکر بہاگ گیا اور قلعہ مین تہانہ رنجیت سنگہ
کا بیٹھ گیا قلعہ کے متعلق جسقدر علاقہ تہا اُسمین بہی تصرف مہاراجہ ہوگیا من بعد
مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور مین داخل ہوا جونکہ قصبہ چنیوٹ پر دو سردار کرم وجسا سنگہ
سردارن نسل بہنگی مین سے قابض ہی اور بہت سا علاقہ دریا کی دونو طرف انکی قبضہ اقتدار
مین تہا اور انکی کروہ کے سوار دور دور تک جاکر ملکون کو لوٹتے تہے چند زمیندار علاقہ
بنڈی بہٹیان کے جو انکی ہمسایہ سے لوٹے گئے تہے مہاراجہ کیخدمت مین آکر دادخواہ ہوئے
اور انصاف چاہا انکی دادرسی کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور فوج لیکر چنیوٹ کو
روانہ ہوا جب وہان پہنچا دشمنون نے میدان مین مقابلہ نکیا اور قلعہ مین محصور ہوکر
لڑنے لگے چند روز وہان لڑائی جاری رہی اتنے مین خبر آئی کہ نظام الدینخان افغان و مالک
قصور نے خلاف ضابطہ محبت و اتحاد کے فوج جمع کی ہے اور مصمم ارادہ کیا ہے کہ لاہور
پر یورش کرے دوگانو جو متعلق ریاست لاہور کے تہے اُسنے غارت کرلئے ہین اور سخت فساد
برپا کردیا ہے اگر مہاراجہ اُس طرف جاکر اُسکو اس ارادہ سے باز نہ رکہیگا تو وہ گستاخ ہوکر
لاہور پر چڑہ آئیگا یہہ خبر پاکر مہاراجہ بہت فکرمند ہوا اور اُسنے چنیوٹ کا محاصرہ چہوڑکر
قصور کیطرف کوچ کیا اور ایک خط بنام سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کے بہ نہضمون لکہا
کہ وہ اس تحریر کے دیکہتے ہی اپنی فوج ہمراہ لیکر قصور کی سمت کوچ کرے چنانچہ اُسنے
فی الفور حکم کی تعمیل کی مہاراجہ کے قصور پہنچنے سے اول آپہنچا اور علاقہ متعلقہ قصور
کو غارت کرنا شروع کیا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اپنا لشکر لیکر وہان پہنچا تو دونو فوجون
نے یکجان و یکزبان ہوکر دشمن پر حملہ کیا نظام الدینخان حاکم قصور نے بہی جنگ مین کوتاہی
نہ کی اور ایک جرار فوج کے ساتہہ میدان مین آیا اور اُسمین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی

مین مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ نے بذات خاص بہی جنگ کیا اور بڑہ بڑہ کر ہلوان
مارین اور بندوقون کی باڑ برد شمن کو دہر لیا یہانتک کہ اُسکے پانو میدان سی اکہڑ گئے
اور قلعہ مین جاکر محصور ہوگیا چونکہ آبادی شہر قصبون کی الگ الگ تہی سکہونکی فوج نے آبادیون
کے دروازے توڑ ڈالے اور شہر مین داخل ہوکر لوٹنا شروع کیا بہت سی مسلمان زن و مرد
اور لڑکے وانسی قید کرکے لے آئے جب ایسا حال نظام الدینخان نے اپنی شہر کا دیکہا تو
اُسکو سوای اطاعت کے کچہہ چارہ نہ بن پڑا ناچار اپنا وکیل مہاراجہ کیخدمت مین بہیجکر اطاعت
ظاہر کی جب حاضری کی اجازت ہوگئی تو خود بہی حاضر آیا اور بڑی رقم نذرانہ کی قبول کرکے
مہاراجہ کو راضی کیا اور مہاراجہ نے خلعت دیا بعد اس انتظام کے مہاراجہ نے اُس سے
سند آیندہ اطاعت کے لیکہوائی اور خراج سالانہ ٹہہراکر جہیوٹ کو کوچ کیا اور جاتے ہی
دوبارہ شہر کو محاصرہ کرکے گولہ رانی شروع کی جس سی محصوران کمال تنگ ہوئی اور نہایت
عجز و انکسار کے ساتہہ امان مانگی مہاراجہ نے اس شرط پر اُنکو جان سی امان دی کہ وہ کل
جائداد و ملک و خزانہ سی دست بردار ہوکر تنہا جان قلعہ سی اپنی قبائل کو لیکر نکلجائین چنانچہ
اُنہون نے منظور کیا اور ہر ایک چیز سے دعوی چہوڑ کر قلعہ سے نکل گئے بعد ازان بسعی و
سفارش امرای دربار کے نہوڑا سا گزارہ جسانسکہ کے لئے مقرر فرمایا وہ تا حیات اُسکو مقرر رہا اُنکے
مرنے کے بعد وہ بہی ضبط ہوگیا اسکام سے فارغ ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور آیا اور
فتح خداداد کے شکرانہ مین بہت سا روپیہ خیرات کیا اُسی زمانہ مین رانی سداکنور کا وکیل
پٹالہ سی آیا اور اُسنے بیان کیا کہ مہاراجہ سنسار چند والی کانگڑہ نے پہاڑ سے اُتر کر بہت
سی دست اندازی رانی سداکنور کے ملک مین کی ہے چند دیہات تاراج کر لئے ہین چونکہ
اُسکے ہمراہ بہت سی فوج جرار ہے رانی اُسکے ساتہہ مقابلہ نہین کرسکتی اور آپ سی امداد
چاہتی ہے کہ آپ اُسکے فرزند داماد ہین بہرحال اُسکو مدد دینا اس ضعیفی کے وقت مین
ضروریات سی ہے ایسا نہو کہ اُسکا علاقہ دشمن غارت کرلے یہہ بات سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ

کما ل خسبناک ہوا اور اُسی وقت فوج کو حکم دیا کہ ڈالہ کی سمت کو روانہ ہو چنانچہ بتعمیل
حکم موج نے اُسطرف کو کوچ کیا جب فوج روانہ ہو چکی تو خود بھی مہاراجہ فوج کے ہمراہ ہوا
اور کوچ متواتر ڈالہ پہنچا وہان جاکر سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کو کہلا بہیجا کہ اپنی شامل
کیا اور فوج سدا کنور کی بھی ہمراہ لی اور وہانسی آگے کو کوچ کیا جب مقام منصور پر پہنچا تو
کاردار راجہ سنسار چند کے جسقدر سدا کنور کے علاقہ مین وہ امور کر گیا تہا خوف کے
مارے بھاگ گئے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دوبارہ اُسپر سدا کنور کا تسلط کرادیا پھر وہان سے
آگے کو بڑھا اور چاہا کہ مہاراجہ سنسار چند کو تنبیہ دیوے کہ آیندہ وہ پھر کبھی سدا کنور
کے علاقہ مین دست اندازی نہو چنانچہ پہلے قصبہ نوشہرہ جو متعلق علاقہ سنسار چند کے تہا
فتح کرکے اسمین سدا کنور کا کاردار قائم کیا اور وہانسی کانگڑہ پر یورش کی مگر مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے جانے سے اول مہاراجہ سنسار چند نورپور کو چلا گیا تہا قلعہ والون نے
دروازے قلعہ کے بند کر لئے چونکہ سامان قلعہ گیری کا موجود نہ تہا قلعہ کے محاصرہ سے
دست بردار ہوکر نورپور پہنچا راجہ سنسار چند نورپور سے بھی بھاگ کر پہاڑون مین
کہس گیا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے واپس معاودت کی جب پہاڑ سے اُترا دوسری
شکایت رانی سدا کنور نے دربار لہنہ یا دتی سردار بدہ سنگھ و سنگت سنگھ قابضان قصبہ
سجانپور کی کی یہہ قصبہ سجان پور قصبہ پٹھان کوٹ سے بفاصلہ پانچ کوس کے لاہور کی
طرف واقع ہے اُس قصبہ پر وہ دونو سردار چند سال سے قابض تہے چونکہ پیشہ اُنکا غارتگری
و رہزنی تہا اکثر اوقات وہ رانی سدا کنور کے علاقہ مین بھی ڈاکہ مارتے اور رعیت کو
لوٹ کر لیجاتے تہے اب جو تقریباً مہاراجہ رنجیت سنگھ کا گذر اسطرف ہوا تو رانی نے مناسب
جانا کہ اُنکی بیخ کنی بھی ہو جائے کہ آیندہ اُنکا دغدغہ باقی نرہے تسکا بنی خطا کو پہنچی
ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ سجان پور مہ مین فوج لیکر پہنچا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے توپین
جسمین قلعہ کی دیوار کو زمین کے ہموار کر دیا جب دونو سردار زر

نا امید ہوئی تو خدمت مین حاضر ہوکر اطاعت قبول کی مہاراجہ نے چار ضرب توپ جو
اُنکی پاس نہین لیلین قصبہ سجانپور مین اپنا تھانہ قائم کردیا اور علاقہ دہرم کوٹ و
بہرام پور جو اُنکی تصرف مین تھا لیلیا صرف کسیقدر اراضی اُنکو واگزار کرکے حکم دیا کہ
آیندہ زمینداروں کیطرح کہیتی کرکے اپنا گزارہ کرین ڈاکہ زنی و غارت گری سے
باز آئین و بانسی معاودت کرکر مہاراجہ دوابہ بست جالندہر مین داخل ہوا اور بہت سا
علاقہ اپنی قبضہ و تصرف مین لیا اور سنا کہ قصبہ ہیکواڑہ پر ایک عورت جو ہرل کہتری
کی بیوہ کا جسکا خاوند ہیا جاگیردار اُس قصبہ کا تھا قابض و دخیل ہے چندان فوج بہی
اُسکے پاس نہین بہیجکر خیال کرکے مہاراجہ اُدہر کو روانہ ہوا اور اُسکے پاس پیغام بہیجا کہ قصبہ کی
حکومت سے دست بردار ہو ورنہ نکالے جاینگے وہ بیوہ عورت مہاراجہ کے خوف سے ڈر گئی اور جواب
دیا کہ مین بیوہ عورت ہی اولاد بہی نہین چاہتی ہون کہ ہردوار کو چلی جاؤن اور باقی عمر خدا کی عبادت
مین صرف کرون اسقدر خرچ ہمکو ملجاوے کہ چند سال میری گزارہ کے لئے کافی ہو چنانچہ جسقدر
خرچ اُسنے طلب کیا مہاراجہ نے اُسکو لیجانے کی اجازت دی اور باقی تمام ملک و املاک
ضبط کرکے سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کو عنایت کردیا کہ وہ علاقہ اُسکے علاقہ کے شامل و ملحق
تہا اس کام سے فارغ ہوکر سردار فتح سنگہ نے درخواست کی کہ مہاراجہ چند روز کے لئے کپورتہلہ
مین تشریف لے چلئے اور قصبہ سلطانپور کے جنگل مین کہ وہان شکار بہت ہی شکار کہیلین
اُسکی التجا قبول ہوئی اور ہیکواڑہ سے روانہ ہوکر پہلے مہاراجہ کپورتہلہ مین پہنچا چند روز
باتفاق سردار فتح سنگہ اور راو رائکین دربار کے ہنگامۂ عیش و عشرت گرم رکہا پہر بمقام
سلطانپور پہنچکر ایک ہفتہ سیر و شکار مین گذرانا اُسی مقام پر خبر پہنچی کہ اب مہاراجہ سنسار
چند والی کانگڑہ پہر پہاڑ سے اُتر کر میدانی ملک مین آیا ہے اور قصبہ بجواڑہ و ہوشیارپور وغیرہ
چند قصبجات پر کہ متعلق رئیس جالندہر تہے قبضہ کرلیا ہے اگرچہ وہ قصبجات متعلق
علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے نتہے مگر بخیال تنبیہ و تادیب راجہ سنسار چند کے اُدہر کو

کوچ کیا سنسار چند کو جب یہہ اطلاع ہوئی ہوشیار پور سے بہاک کر کانگڑہ کو چلا گیا
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جاتی ہی ہوشیار پور مین اپنا قبضہ کر لیا سنسار چند کے کارندے
وہانسے نکالدیئے پھر بجوازہ کیطرف کوچ کیا اُسکو بہی اپنے قبضہ مین کر لیا ان قصبون کے
متعلق اور جسقدر دیہات تہے سب مین اپنا تہانہ ٹہلایا وہانسے چلکر چند علاقے ملک
دان کوہ کے جو راجہ سنسار چند کے ساتہہ متعلق تہے خود لے لئے اور ایک فوج وہان
چہوڑ کر لاہور کو معاودت کی ۔

جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سری گنگا جی کے غسل کے لئے
ہردوار کو اور یورش کرنا قصور پر بعد قتل نظام الدین کے
اور مطیع ہونا قطب الدین کا اور مہم کرنا ملتان پر اور خراج
لینا اور دخل پانا شہر امرتسر مین اور فتح کرنا علاقہ بہنگیون کا

ہردوار کے سفر کی تیاری مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بڑی اجتماع کے ساتہہ کی نصف
فوج اپنی تمام فوج مین سے ہمراہ لی جب لاہور سے روانہ ہو کر دریای بیاسہ سے عبور کیا
تو سردار فتح سنگہ اہلووالیہ استقبال کے لئے حاضر آیا اور رسد رسانی کا انتظام کیا
ستلج سے اُتر کر ہر ایک رئیس اور قابضان ملک سے نذرانے لینے شروع کئے جسکے
علاقہ مین سے گزر ہوا اگر وہانکا سردار خدمت مین حاضر نہوا تو گویا اُسکے سر پر آفت آگئی
علاقہ لٹنا شروع ہو گیا جب صاحبان انگریز کے متعلقہ ملک مین پہنچا تو انگریزون
نے اس مہمان کی بخوبی خاطر کی اور تعظیم و تکریم مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکہا آخر سری
ہردوار جی کے مقام پر پہنچکر غسل کیا اور خیرات زر نقد و جنس کی اسقدر کی کہ لوگ
غربا و فقرا مال و دولت سے مالامال ہو گئے جب وہانسے مراجعت کی تو راستہ مین ایک
سوار نے قصور سے حاضر ہو کر ایک تحریر خاندان نظام الدین خان حاکم قصور کی بمضمون

پیش کی کہ نظام الدینخان نے جب اطاعت مہاراجہ کی قبول کی اور نذرانہ دیکر
اپنی ملک کو بچایا اور آیندہ کے لئے خراج گزار ہنا تو یہہ بات اور افغانونپر ناگوار
گذری اور درپے اُسکے خون کے ہوئے چنانچہ سب نے اتفاق کرکے وصلخان افغان کے
ہاتہہ سے اُسکو قتل کرادیا اُسکا مال و دولت جسقدر جمع تہا سب لیا اب سب نے ملکر
قطب الدینخان کو قصور کی حکومت پر مقرر کیا ہے اور نظام الدینخان کے متعلق
لوگ سب قید مین پڑے ہوئے ہین اُنکا حامی سوای مہاراجہ کے اور کوئی نہین ہے
اسواسطے اُنہون نے عاجز آکر مہاراجہ سے استمداد طلب کی مہاراجہ کو چاہئے کہ اُنکی امداد
کرین اور قاتلون کو ایسی سزا دین کہ آیندہ پھر وہ ایسا ظلم نکرنے پائین یہہ تقریر سنکر
مہاراجہ نے نظام الدینخان کے ماری جانے کا کمال افسوس کیا اور فوج کو حکم دیا
کہ اُدہر سے براہ راست قصور کو روانہ ہو اور ایک پروانہ بنام افسران فوج لاہور
جاری ہوا کہ وہ بہی مع توپخانہ کے لاہور سے چلکر قصور مین آجائین اور خود مہاراجہ
رنجیت سنگہ بکوچ بلغرض مسافت کرکے کپورتہلہ پہنچا اور سردار فتح سنگہ اہلووالیہ
اور اُسکی فوج کو ہمراہ لیکر قصور کی راہ پر خیمہ استادہ کیا قطب الدینخان حاکم قصور
نے جب جانا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑی فوج ہمراہ لیکر قصور کو آتا ہے تو اُسنے بہی
اپنی فوج کو آراستہ اور انتظام لڑائی کا بخوبی کرکے جنگ پر آمادہ ہوا مہاراجہ نے قصور
کے علاقہ مین داخل ہوکر غارت شروع کی راستہ مین جسقدر قصبہ و گانو آئی سکہون
فوج نے سب غارت کرلئے جب یہہ فوج قصور کے قریب پہنچی قطب الدینخان اپنی فوج
ہمراہ لیکر شہر سے نکلا اور جنگ شروع کی پہلی توپ کے ذریعہ سے لڑائی ہوتی رہی پہر
بندوق پر نوبت پہنچی پہر تلوار چلی اور دونو لشکر آپسمین مل گئے اور ایسی لڑائی ہوئی
کہ سکہونکی معرکہ مین کبہی نہین ہوئی تہی آخر سکہہ غالب آئی اور مسلمانی لشکر قصور کا
بہاگ کر شہر مین گہس گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شہر کے چارونطرف فوج ہامور

گردی جس سی شہر والون کی آمد و رفت موقوف ہوگئی جو کوئی شہر سے نکلتا فوراً مارا جاتا
علیحدہ علیحدہ قلعون پر الگ الگ لڑائی ہونے لگی جب تین ماہ کا عرصہ اسیطرح گذر گیا
اور شہر مین غلہ کا ایک دانہ جانے نہایا خلقت نہایت تنگ ہوئی اگرچہ رعایا مستعد
تہی کہ شہر کا دروازہ کہولدین مگر سکھونکی غارت سی کمال اندیشہ تہا لوگ فاقونکی مارے
مرنے لگی ایسی حالتمین قطب الدینخان نے سوای اطاعت کے کوئی چارہ نہ دیکہا اپنا وکیل
مہاراجہ رنجیت سنگہ کیتہ متمین بہیجا اور کہلا بہیجا کہ نظام الدین کا مارا جانا میری اجازت
سی وقوع مین نہین آیا بلکہ وہ عین بلوہ کیوقت قتل ہوا تہا اہل شورش و فساد نی اسوقت
مجہکو بہی قتل کرنا چاہا تہا مین نے اپنی جان کے بچاؤ کیواسطی مفسدون سی سازش کرلی
اگر مین ایسا نکرتا تو میری زندگی بہی محال تہی نظام الدینخان میرا بزرگ و آقای نامدار تہا
مین ایسا نمکحرام نتہا کہ اپنی آقا کو خود قتل کرتا اب جنہون نے نظام الدینخان کو قتل کیا تہا
قصور سی بہاگ گئی ہین اُنکی گرفتاری بآسانگی ممکن ہی اور نظام الدینخان کے وابستگان
جو بصلاح وقت مفید کہی گئے نہی چہوڑ دی گئی ہین اور گذارہ اُنکا مقرر ہوگیا ہی مہاراجہ اگر
قصور والونکا قصور معاف کرکے تاج بخشی کری تو آیندہ سوای اطاعت کے کوئی امر خلاف
وقوع مین نہ آئیگا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی تین ماہ کی پے در پے مہمون اور لڑائیون سی
تنگ آگیا تہا درخواست قطب الدینخانکی منظور کی اور ایک بہاری نذرانہ وصول کیا اور
آیندہ کے لئی اقرارنامہ اطاعت و ادای خراج کا لکہوالیا اور راضی نامہ وابستگان نظام الدینخان
کا لیکر محاصرہ قصور کا چہوڑ دیا اس تین ماہ کی لڑائی مین تمام علاقہ قصور کا اُجڑ گیا تہا زمیندار
اپنی اپنی گانو سی بہاگ گئی تہے اس مہم سی فارغ ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ ملتان پر
یورش کرکے وہ علاقہ نواب سی جہین لے یہہ ارادہ دلمین مستحکم کرکے فوج کو حکم دیا کہ ملتان کو
کوچ کری یہہ حکم سنکر افسران فوج کمال حیران ہوئی کیونکہ تین ماہ تک فوج قصور مین لڑتی
رہی تہی ابہی اُنہون نے دم بہی نہین لیا تہا کہ یہہ سفر دور دراز پیش آیا اگرچہ اسوقت

انکار نکرسکے مگر از روی خیر خواہی اُنہون نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراجہ ابھی تین ماہ
کی مہم سی بخوبی خلاص نہین ہوا فوج بھی تھکی ہوئی اور ماندی ہی مناسب ہے کہ اب مہاراجہ
لاہور تشریف لیجلین اور بعد انتظام و تیاری کے ملتان پر مہم کری مہاراجہ یہہ تقریر
سنکر ہنسا اور کہا کہ حکومت و سلطنت کے کام مین آرام و عیش کو دخل نہین ہے
حاکم و بادشاہ وہی شخص ہوتا ہی جو اپنی آپ کو عیش و آرام مین نہ ڈالے بلکہ ہر وقت
مستعد و کمر بستہ رہی پس فوج کو بھی چاہیئی کہ اپنے مالک و حاکم کیطرح صبح و شام عرقریزی
و جانفشانی مین سباعی مصروف رہی یہہ بات سنکر افسران فوج لاجواب ہو گئے اور بلا عذر ملتان
کو روانہ ہوئی جب یہہ تمام مجمع ملتان کے علاقہ مین داخل ہوا غارتگری و تاراج کا بازار گرم
ہوا اگرچہ اس لشکر کی آمد آمد ہی سنکر رعایا ہر ایک کا نوسی بھاگ گئی تھی مگر جسقدر باقی
رہی وہ لٹ گئی ملتان کے قریب جب یہہ لشکر پہنچا نواب مظفر خان بہادر اپنی فوج کے
مجمع کے ساتھہ شہر سی نکلا علاوہ فوج ملازم کے ملکیہ اور جہادی لوک اُسکی ہمراہی مین
بہت تھی جب دونو لشکر ایک میدان مین ایک دوسری کے مقابل اُترے کوئی فریق ابتدا لڑائی
مین نہین کرتا تھا کیونکہ دونو کو اُمید تھی کہ صلح ہو جاہی اور خونریزی نہو مہاراجہ نجیت سنگھ
نے امرای دربار کے ساتھہ درباب جنگ ملتان کے مشورہ کیا تو ہر ایک کی راہی اسبات
پر قرار پائی کہ اول ایک خط نواب کے نام درباب ہدایت اطاعت کے تحریر ہو اگر وہ مطیع ہو کر
خراج اپنی ذمہ پر قبول کری تو لڑائی نکرنی چاہیئی چنانچہ خط اس مضمون سی لکھا گیا کہ خداوند تعالے
نے جو خالق حقیقی ہی انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہی اور انسانیت کا جامہ پہنایا ہی
اُسکو چاہیئی کہ ہر ایک کام مین تامل اندیشی کا استعمال رکھی غرور و تکبر سی باز رہی اور باوقات
وقت اور حکام زمانہ کے ساتھہ باادب پیش آہی کبھی بغاوت و سرکشی روا نرکھے
انسان بھایونکی ساتھہ ایسے خلق سی پیش آئے کہ ہر ایک آدمی اُسکا مشکور و ممنون رہے
صلح و صفائی اپنا شیوہ رکھی ہر ایک کام مین مشورہ اپنی عقل و دور بین سی لے اور اگر

خرد عقل سے خالی ہے تو نقصا[ن] طرف رجوع لانے نیک و بد ہر ایک امر کا سوچے
ابتدا مین ہر ایک کام کے انجام کو خیال رکھی پس جسنے اسکے برخلاف کیا وہ کبھی اپنی مراد
کو نہین پہنچا ہمیشہ اپنی ہمجنسون [illegible] شمون مین ذلیل و خوار رہی تمکو چاہیے کہ خلق خدا کے
ساتھہ بخلق پیش آؤ ہر ایک سے سلوک کہو ہم لاہور سے چلکر ملتان تک اسو اسطے نہین آئے
کہ تم سے لڑین اور بندگان خدا کا خون کرین بلکہ اس مراد کے لئے یہہ تکلیف اپنے اوپر روا رکھی
ہی کہ تم سے رابطہ اتحاد کا مربوط و مستحکم ہو اور تم ہر ایک کام مین ہماری مددگار رہو اور ہم
تمہاری حمایت و رعایت پر مستعد رہین اور جس بات مین ہماری خدامندی نہو اُس کام
کے تم کبھی مرتکب نہو چونکہ اب اکثر علاقہ کا پنجاب کا ہماری زیر حکومت ہی اور ہم حاکم اعلیٰ
پنجاب کے ہین تم بھی ہماری اطاعت مین اپنا فخر و اعزاز سمجھو کہ اسمین تمہاری عزت و حکومت
مین ترقی ہوگی اور جس علاقہ پر تم اور تمہارا باپ شاہان کابل کے جگہ سے حکمران ہی اُسی
پر ہماری اجازت و حکم سے حکومت کرو کوئی زبردست حاکم تمپر زبردستی نکرنے پائیگا یہہ چند
کلمہ دوستانہ نصیحت کے محض اس ضرورت سے لکھے گئے ہین کہ شاید تم روبراہ ہو جاؤ اور بندگان
خدا موض ہلاکت مین نہ آئین بعد تحریر یہہ خط ایک معتمد کے ہاتھہ نواب مظفر خان کے پاس
بھیجا جب اُسنے پڑھا تو جواب اس مضمون سے دیا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کا حاکم اور انسان اُسکا
محکوم ہی پس اس محکوم بندہ کو خدا حکومت عنایت کرے تو اُسکو چاہئے کہ اس حکومت مین
بھی وہ محکوم ہمارا ہی اور برخلاف خدا کے حکم کے کسیکی دل آزاری روا نرکھے کسی پر ظلم
و جور و جفا کو جائز نہ سمجھے کسیکا حق غصب نکرے جسقدر اُسکا حصہ دنیوی کا خدا نے دیا
ہی اُسپر راضی و شاکر رہے طمع کا دامن نہ پھیلائے خدا نے تمکو حکومت دی ہم صاحب ملک
و خزانہ بنایا ہی مناسب یہہ ہی کہ تم ہر انسان کو اپنی عنایت و مہربانی سے خوش رکھو تو تم
شاکی نہو نے پائے یہہ شرط اور تعریف حکومت کی نہین ہی کہ جسطرف آپ جائین ملک
کو لوٹ لین کہیتون کو اجاڑ دین ہزارون آدمی قتل کر ڈالین مکانداروں کے مکان

جہین لین جسکے پاس دولت دیکہین اُسکے خون کے پیاسی ہو جائین جب تک لے نہ لین
چین نہ پڑی آپ کا خیال باوجود اس شاہی کے میری مختصر علاقہ پر ہی اور چاہتے ہو کہ
ہم لیلین اگر ندیوی تو مار ڈالین ایسا بادشاہون کو نہ چاہئے بلکہ چاہئے کہ مہاراجہ میری
پرورش کرین اپنی سایہ مین رکہین خاندان کو نہ بگاڑین محبت کی آنکہہ سے دیکہین اور اگر
مہاراجہ ایسا نکرینگے تو جب تک میری جسم مین جان اور تن مین توان اپنا ملک ہاتہہ سے
نہ دونگا لڑائی مین اگر بندہ مغلوب ہو جائیگا تو مضائقہ نہین کہ بندہ آپ سے دولت و لشکر و
ملک مین کم ہی اور اگر آپ کے ارادہ سے معاملہ برعکس ہو گیا تو مہاراجہ کی سخت بدنامی ہوگی
یہہ جواب نامہ کا جب مہاراجہ کے پاس پہنچا کمال غضبناک ہوا اُسی وقت فوج مین جنگی حکم
سنایا گیا دوسرے دن لڑائی کی تیاری ہو گئی توپ چلنی شروع ہو گئی ایک دن بدریعہ
توپ جنگ ہوتی رہی دوسرے دن دستی لڑائی پہر دن چڑہے شروع ہو گئی اور تمام دن
کمال تیزی و تندی کے ساتہہ ہوئی بہت سی آدمی فریقین مین سے کہیت رہے تمام دن سوار
زین سے نہ اُترے اس معرکہ مین پٹہانون نے بڑی جان بازیان کین اور بہت مرتبہ سکہونکی
حملہ کو روکا اور آگے بڑہنے نہ دیا بلکہ فوج جسکا اصلی مطلب ہی مرنا تہا بہت کام آئی شام
کیوقت فوج ملتان کو توپون کے چہرون نے بہت تنگ کیا اور پانو پیچہے کو ہٹنے لگے
یہانتک کہ شہر مین گہس گئے اور دروازہ بند کر لیا اس معرکہ مین دوسو آدمی فریقین سے
کام آیا دوسرے دن سکہون نے شہر پر حملہ کیا اور توپون کے گولونسے دروازہ توڑ ڈالا
اور اندر گہس گئے شہر لٹنے لگا سکہون کی فوج گہر گہر محلہ محلہ گلی گلی جاکر غارت و تاراج
مین مصروف ہوئی رعیت بیچاری تباہ ہو گئی شہر مین واویلا مچ گیا بہت سی عورتین
اور بچے سکہون نے پکڑ لئے جب نواب نے شہر کا یہہ حال دیکہا اپنی بیچاری رعیت کی فریاد رسی
کرنی چاہی اور چارہ سوا اطاعت کے کوئی نظر نہ آیا ناچار اپنا وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ
کیخدمتمین بہیجا اور امن کی درخواست کی اور اپنی جرم کی معافی مانگی اور بڑی رقم نذرانہ کی

اپنی ذمہ پر قبول کرکے آیندہ خراج گزار رہیکا اقرار کیا مہاراجہ کی جب یہہ التجا نواب کیطرف
سے سنی زیادہ اصرار مناسب نجانا اور نذرانہ وصول کرکے آیندہ کے لئے درباب
اطاعت کے سند لکہوالی اور فوج کو حکم دیا کہ شہر سے نکل آئے چنانچہ سکہہ لوگ اپنا کہیہ یعنے
حصہ لیکر شہر سے نکل آئے بعد اس فتح کے مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور مین رونق افروز ہوا تو
ملازم فوج بہت نوکر رکہی بہت سی توپین نئی ڈہلواکر توپخانہ جدید تیار کیا اتنے مین امرتسر
سے خبر آئی کہ مثل بہنگی کے سکہہ اور رامگڈہیہ وغیرہ بہر مستعد اسبات پر ہوئے ہین کہ ایک
بہت بڑا مجمع کرین اور باتفاق ہمدگر لاہور پر یورش کرین یہہ مجمع بیساکہی کے روز
بمقام امرتسر ہوگا اور سب سکہہ بتقریب غسل وہان آئین گے اور ایک تجویز اس مہم کیواسطے
قائم کرینگے مہاراجہ رنجیت سنگہ یہہ بات سنتے ہی مستعد ہوگیا کہ امرتسر پر یورش کری
اور قبل اسکے کہ دشمن جمع ہوکر اپنی تجویز قائم کرین اُنکا انتظام قرار واقعی کرلیا جائے
مگر بسبب اسکے کہ ہولی کے دن قریب تہے اور مہاراج نے بتقریب ہولی کے بڑی جشن کی تجویز
کرکے روسار ملک کو بلا بہیجا ہوا تہا خاموش رہا جب ہولی اور جشن ہولی کا باختتام پہنچا
تو اور سب مہمان رخصت کردئے گئے تو سردار فتح سنگہ کو رخصت نہ ملی اور حکم ملا کہ فوراً
کپورتہلہ جاکر اور اپنی فوج لیکر امرتسر مین آوے جب کہ ہم لاہور سے چلکر امرتسر آجائین چنانچہ
وہ فوراً کپورتہلہ کو روانہ ہوگیا اسکے چار روز پیچہے مہاراجہ خود بہی ایک برجستہ فوج
اور توپخانہ کے ساتہہ امرتسر کو چلا جب نزدیک پہنچا سردار گوردت سنگہ سردار گلاب سنگہ
بہنگی کا بیٹا جسکی سرپرست اُسکی والدہ تہی مقابلہ پر مستعد ہوا اور دروازہ شہر کے بند کرلئے
اگرچہ اُسوقت اسکے پاس فوج کم تہی خزانہ مین چندان روپیہ بہی نہا تو بہی مستعد بیکار
ہوگیا پہلے شہر کے باہر لڑائی ہوئی جس سے دشمن شکست کہاکر شہر مین گہس گیا پہر اندر
سے بذریعہ توپ بندوق جنگ شروع ہوئی مہاراجہ نے اُسوقت لوہگڈہ کا دروازہ سردار
فتح سنگہ اہلووالیہ کے سپرد کیا اور پل والہ دروازہ کیطرف جاکر خود جنگ شروع کی آخر

فوج ظفر موج نے دروازہ توڑ ڈالا اور مہاراجہ شہر مین داخل ہوا دوسری طرف سے
سردار فتح سنگھ دروازہ لوہگڈہ توڑکر شہر کے اندر آگیا اب شہر تو لیا گیا اور مہاراجہ
نے سکھان فوج کو تاکید کردی کہ کوئی شہر پر دست درازی نکرے کہ اس شہر کا مہاراجہ
کو بلکہ تمام خالصہ کو بڑا ادب ہی یہان کی رعیت گورو امداس کے سایہ مین رہتی ہے
پس مطابق حکم کے اور اخلاص دل سی کسی سکھ نے شہر والون کیطرف بنظر عناد نہ دیکھا جب
مہاراجہ شہر پر قابض ہوگیا تو گورودت سنگھ اپنی فوج لیکر قلعہ مین جو شہر کے اندر تھا چلا
گیا اور دروازے بند کرلیے اور دیوار کی پناہ سی لڑائی کرنی شروع کی مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے قلعہ کو گھیر لیا اور شہر کے مکانات پر فوج چڑہادی جنگی گولے عین قلعہ کے میدان کے
اندر پڑتے تھے اور صحن مین کوئی پھرنے اور چلنے نہین پاتا تھا قلعہ کے اندر سے بھی توپ
توپ چلتی تھی اور شہر والون کا نقصان بہت ہوتا تھا اور گولون سی مکانات گرتے تھے
جب باہر کے گولون سے بہت سی دیوار قلعہ کی گر گئی اور سامان جنگ کا قلعہ مین نرہا
تو دشمن سخت بیقرار ہوا اور اسنے امان مانگی مہاراجہ نے اسکی التجا قبول کی اور وہ قلعہ سے
باہر نکلا اسکے باہر نکلتی ہی مہاراجہ کی فوج قلعہ مین داخل ہوئی قلعہ سی نکلکر گورودت سنگھ اور
اسکی والدہ نہین جانتی تھی کہ کہان جائین کیونکہ کوئی ایسا مکان نتھا جسمین وہ اترین
اتفاقاً اسوقت بارش شروع ہوگئی اور گورودت سنگھ کے آدمی اسکا اسباب ضروری اٹھائے
ہوئے سربازار پھینک رہے تھے اور کوئی شخص اسکو جگہہ نہین دیتا تھا کہ دم بھر بارش سی آسایش
پائین اتنے مین اُنکا گذر سردار جودہ سنگھ رائکدہیہ کی حویلی کے پاس سی ہوا اور اسکی ڈیوڑہی
مین ٹہرکر اُنہون نے دم لیا سردار جودہ سنگھ نے انکو دیکھکر غرت کی اور کہا نا کہلایا اور
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس جاکر اُنکی سفارش کی اور منجملہ اُنکی علاقہ کے چارگانو بطور جاگیر
ولوائی جب گزارہ اُنکا مقرر ہوچکا تو وہ سرامرت سر سے اپنی جاگیر مین چلے گئے

ایست رسم اینجہان گاہی چنین گاہی چنان　　از گردش دور زمان گاہی چنین گاہی چنان

کہ روز باشد گاہ شب کہ عیش و کہ رنج و تعب گاہی عیان گاہی نہان گاہی چنین گاہی چنان

جب شہر امرتسر اور قلعہ بہنگیان پر دخل مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بخوبی ہو گیا شکر خدا کا بجا
لایا اور عبادت گاہ گورو رامداس یعنی دربار امرتسر مین جاکر غسل کیا اور غربا و فقرا کو
بہت سا روپیہ اس فتح کے شکرانہ مین دیا شہر کے بازار و نمین روپیہ بکھیر کر رعایا کو خوش
کیا اور لاہور کو معاودت کی اُس روز سے بہنگی مسل کی حکومت اور عزت بالکل جاتی رہی
اور کوئی صاحب اقبال بہر انمین سے پیدا نہوا بلکہ وہ جاگیر جو سردار گورودت سنگہ فی مہاراجہ
رنجیت سنگہ سے حاصل کی تھی وہ بھی ایک سال کے بعد ضبط ہو گئی اور وہ نہایت عسرت اور
تنگی کے ساتھہ اپنا گزارہ کرتا رہا جب گورودت سنگہ مر گیا گنڈا سنگہ مول سنگہ و بھنبی سکھ محض کمنام ہو گئے
یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا شہر جہنگ پر اور بھاگ جانا
احمد خان کا ملتان کو اور مطیع ہونا اوچ کے حاکم کا اور آنا مہاراجہ رنجیت سنگہ
جسونت راو ہولکر مرہٹہ کا امرتسر مین اور جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ
کا وسطی انفصال مقدمہ زمین کے جو فیما بین پٹیالہ و ہا بہہ جنید برپا تھا

جو کہ ایا مسلمانی ریاست جہنگ کی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت مین ابھی عروج مین نہی اور احمد خان
سیال اُسکا رئیس آدمی بہادر و جوانمرد مشہور تھا فوج و خزانہ وغیرہ سامان ریاست کا اُسکی
پاس موجود تھا اسلیئے اُسکی دوستی و دشمنی نہ تھی اپنی علاقہ مین بڑا آبرو گزارہ کرتا
تھا کسی سبب سے اُسکے جاہ و تجمل پر حسد کر کے مہاراجہ رنجیت سنگہ کیطرف لکھا کہ سردار احمد خان
سیال کے گھر مین بڑا مال و خزانہ جمع ہی عمدہ عمدہ جواہرات اور ابھی ابھی قیمتی گھوڑے اور
ہتھیار بند و قبن اور توپین موجود ہین رات دن وہ عیش و عشرت مین مصروف رہتا ہے
کمال غرور و تکبر سے کسیکو خیال مین نہین لاتا بہت سا ملک اُسکے قبضہ اقتدار مین ہے
یہہ ملک اگر مہاراجہ فتح کرے یا احمد خان کو مطیع کر لے تو پنجاب مین کمال تسلط و رعب پیدا

ہوگا یہہ حال سنکر مہاراجہ کو شوق پیدا ہوا کہ احمد خان کو تابعدار بنائے اگر وہ مطیع نہو تو
بزور شمشیر اُسکا علاقہ فتح کرے اور اُسکا ملک و املاک اپنے تصرف مین لائے اس خیال سے
ایک سکھہ سردار کو خط دیکر جھنگ کو بطور وکیل کے بھیجا اور لکھا کہ اگر اپنا قیام جھنگ کے
ملک مین چاہتے ہو تو نذرانہ بھیجدو اور آیندہ کے لئے خراج دینا قبول کرو ورنہ ہماری فوج تمہارے
علاقہ مین آکر تمہاری بات کو برباد کردیگی اُسوقت سوائے ندامت کے اور کچھہ تمکو حاصل
نہو گا جب وکیل مہاراجہ کا سردار احمد خان کے پاس پہنچا اُسنے ایک ماہ تک وکیل کو اپنے
پاس رکھا اور کچھہ جواب باصواب نہ دیا ناچار وکیل بحصول جواب جھنگ سے واپس چلا آیا اور حال
واقع عرض کیا یہہ غرور اور تکبر سردار احمد خان کا سنکر مہاراجہ بہت غضبناک ہوا اور
ایک جرّار فوج اور چھہ ضرب توپ ہمراہ لیکر جھنگ پر یورش کی اور یہہ سکھی فوج جھنگ
کے متعلقہ ملک مین داخل ہوئی غارت و تاراج کا ہنگامہ گرم کیا مگر جس گانو مین یہہ لوٹنے
کو جاتے رعایا وہانکی مقابلہ پر مستعد ہو جاتی جس سے مہاراجہ رنجیت سنگھہ کو ایک ایک گانو
پر لڑنا پڑا آخر فوج کو حکم ملا کہ پہلے سر کوبی احمد خان کی کر لیجائے جب وہ مغلوب ہو جائیگا
تو اُسکی متمرد رعایا کو قرار واقعی سزا دیجائیگی سردار احمد خان کو جب اس یورش کی اطلاع
ہوئی تو اُسنے قوم سیال و کھرل وغیرہ مسلمان قومونکا لشکر بہت سا جمع کرکے میدان مین
بارادہ جنگ خیمہ قایم کیا مہاراجہ کے وہان پہنچتے ہی لڑائی شروع کردی اگرچہ احمد خان کے
پاس بھی دو توپین تھین مگر گولہ انداز اُنکے اچھے نہ تھے اور مہاراجہ کے توپخانہ کے گولے
برابر اُنپر پڑتے تھے اور قتل عام ہوتی چلی جاتی تھی جب توپون کے گولون نے دشمن
کا قافیہ تنگ کر دیا تو احمد خان اپنی اجتماع کے ساتھہ تلوارین کھینچکر سکھون پر آپڑا اُسوقت
توپون اور بندوقون کا چلنا بند ہو گیا اور دونو فوجون نے ایک دوسرے سے لڑکر خون بہایا
بہت سے پہلوان جنگ آزما فریقین سے کام آئے دوپہر سے شام تک لڑائی ہوتی رہی شام
کے وقت احمد خان اپنی توپین و سامان لیکر شہر مین گھس گیا اور دروازے بند کرلئے اگرچہ

شہر کی تحصیل اور روزانہ چندہ مستحکم نہ تھا سردار احمد خان کی فوج بیشمار حفاظت
کے لئے موجود تہی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ۔ تین رات شہر کا محاصرہ کر لیا اور دشمن کو
رہنے نہ دیا کہ آیندہ وہ شہر سے نکلکر مقابلہ کرتا دوسری روز دشمن دیوار کے پیچھے سے
بذریعہ بندوق و توپ تیر کے لڑتا رہا اُس روز سکھی فوج مین سے بہت لوگ قتل ہوئی
کہ باہر کا گولہ دشمن کی دیوار مین لگتا تہا اور اُسکا گولہ سکھونکی فوج مین پڑتا اُس روز
احمد خان بذات خود تمام روز توپ چلاتا رہا اور گولہ اُسکا نشانہ سے خطا نہین کرتا تہا
ایک گولہ اُسکا مہاراجہ کے خیمہ کے اندر آکر پڑا اور خیمہ جل اُٹہا مگر خبر گذری کہ مہاراجہ کو
کوئی آسیب نہ پہنچا اُسی روز جہنگ کی ہندو رعیت نے جو مسلمانی حکومت سے بیزار تہی
ایک عریضہ مہاراجہ کیخدمت مین بہیجا کہ اگر مہاراجہ شہر مین داخل ہونا چاہین تو ہم دیوار
گرا کر داخل کر سکتے ہین مگر شرط یہہ ہی کہ جب شہر مین داخل مہاراجہ کرے تو ہم لوگ غارت و تاراج
سے مستثنیٰ رہیں کوئی اذیت ہمارون کو نہ پہنچی یہہ خبر مخبر نے سردار احمد خان کو بہی پہنچا دی اس بات
سے اُسکو کمال اندیشہ پیدا ہوا اور ہر ایک ہندو کے گہر پر پہرہ قائم کر دیا کہ وہ گہر سے باہر نکلنے
نپائین غرض تین روز یہہ محاصرہ رہا اور لڑائی ہوتی رہی چوتہی روز رعایا جو محمد و معاون سردار
احمد خان کی تہی خود بخود اُٹہکر گہرون کو چلی گئی کیونکہ سکھون نے جہنگ کے باہر کا علاقہ دور
دور تک لوٹ کر برباد کر دیا تہا اور اُن لوگونکو اپنے گہرونکی خبر گیری واجب تہی بلکہ بہت سے نمکحرام
ملازم بہی سردار احمد خان کی رفاقت سے اُسوقت کنارہ کش ہو گئے اور جو چیز کسیکے ہاتہہ مین
آئی لیکر چلدیا یہہ حالت دیکھکر سردار احمد خان نے جانا کہ اب جان پر آنی ہی اگر مین شہر
مین رہونگا تو مارا جاونگا اُسوقت نصرت خان سیال جو مصاحب خاص سردار احمد خان کا
تہا صرف احمد خان کا ہمراز و مددگار رہا تہا اور سب نمک پرورده اہلکار اُس سے کنارہ کش
ہو گئے ایسی تنہائی کیوقت احمد خان بہاگنے پر مستعد ہوا اور رات کیوقت اپنا نقد خزانہ و جواہرات
جسقدر اُسکے پاس تہا وہان چہوڑا اور عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر ملتان کو بہاگ گیا جب

صبح ہوئی تو شہر کے مقدم چودہری شہر سے نکلکر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی خدمت مین حاضر
آئے اور درخواست امن کی کی اور سردار احمد خان کے بھاگ جانے کی خبری مہاراجہ
یہہ خوشخبری سنکر بہت خوش ہوئی اور شہر مین داخل ہوکر تمام ساز و سامان نقد و جنس
پر جو سردار احمد خان وان چھوڑ گیا تہا قبضہ کر لیا اور بڑی دولت اور گھوڑے و
ہتہیار وہانسے لئے اگرچہ فوج کو حسب درخواست بند و چودہریون کی ممانعت ہوگئی تہی کہ
شہر کو نہ لوٹین مگر خالصہ جی کب مانتے ہے سکھون نے شہر مین جاکر لوٹنا شروع کیا اور تمام
رعیت کو نکڑے سی محتاج کر دیا اسبات کی فریاد چودہریون نے جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے
روبرو کی تو فرمایا کہ ہماری فتحیاب فوج فتح کے وقت ایسی ہوتی ہے مگر آیندہ تمہاری واسطی
سرکار سی کمال نظر عنایت و پرورش کی ہوگی تمکو چاہئی کہ جو لوگ خوف سکی ماری قصبہ سے
نکلکر چلے گئی ہین انکو بلاؤ اور آباد کرو جب سب لوگ آباد ہو جائین گے تو کسیقدر روپیہ شہر والون کے
واسطی سرکار سی عنایت ہوگا چنانچہ یہہ حکم سنتے ہی تمام رعیت جو مفرور ہوگئی تہی شہر مین
آگئی اور منتظر تہی کہ کب مہاراجہ روپیہ معاوضہ کا رعیت کو دیتا ہی مگر کچہہ نملا اور اس بہانہ سے
شہر دوبارہ آباد ہوگیا چونکہ احمد خان والی جہنگ — تلتان کو بھاگ گیا تہا اور نواب مظفر خان
والی ملتان نے اسکو اپنی پاس پناہ دیکر روزینہ مقرر کر دیا تہا اس بات کے سننے سی مہاراجہ
کو کمال افسوس نواب پر ہوا کہ اسنے خلاف عہد و اقرار یہہ کام کیا اور مہاراجہ کے دشمن کو اپنے
یہان پناہ دی اسواسطی چاہا کہ پہر ملتان پر یورش کر کے نواب کو سزا دیوی چنانچہ گذر مرون سے
اُتر کر دریا کے پار پہنچا اور قصبہ اوچ کو کہ دریا کے پار واقع ہی محاصرہ کر لیا چونکہ اُس قصبہ کا
حاکم سید ناک سلطان بخاری ایک فقیر تہا اُسکو کہلا بہیجا کہ شہر کو خالی کر دیوی کہ فقیرون کو
حکومت و سلطنت سی کیا سروکار ہے یہہ پیغام جب ناک سلطان کے پاس پہنچا نہایت عجز کے
ساتہہ خدمت مین حاضر ہوا اور نذرانہ معقول دیکر اپنی شہر کو غارت سی بچایا مہاراجہ نی نذرانہ
لیکر اُسکو خلعت بخشا اور پیشتر کو روانہ ہوا جب بکموج بلغر بمقام قصبہ مہم جو ملتان سی پندرہ میل کے

فاصلہ پر اسطرف کو ہی پہنچکر مقام ہوا تو لاہور سے ایک شتر سوار بڑی جلدی کے ساتھہ
خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر صاحبان انگریز سے شکست
کھاکر امید امداد آپکے علاقہ مین آکر مقام امرتسر وکش ہوا ہی جبسے اُسکے لارڈ لیک صاحب
بہادر سپلا رہند مع لشکر کے تعاقب کئے ہوئے چلے آتے ہین انکا مقام دریای ستلج کے کنارے
پر ہے چونکہ مہاراجہ ہولکر کے ساتھہ تخمیناً چالیس ہزار سوار و پیادہ لشکر موجود ہی اُسکے آنے
سے ایک قیامت پنجاب مین برپا ہی تمام رعیت اُنکی غارت کے اندیشہ سے ترسان لرزان
ہی جبتک مہاراجہ خود وہان نجائین اور جسونت راؤ کو اپنے علاقہ سے باہر نکرین کبھی انھون کو
تسلی لوگونکی نہوگی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے فی الفور لاہور کو کوچ کیا اور جسقدر جلدی
چاہئی لاہور کے پہنچنے کے لئے کی جب لاہور پہنچی مہاراجہ ہولکر کا وکیل چند تحایف لیکر
مہاراجہ کیخدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ جو خاندان
مرہٹہ مین عالیجاہ والی سلطنت ہی بسبب گردش زمانہ کے انگریزون سے مغلوب ہوکر آپکے
علاقہ مین آیا ہی اور آپکی ذات سے حمایت کا خواستگار ہی چونکہ والیان ولایت وسلاطین
زمانہ وقت پر ایک دوسری کی حمایت و رعایت کرتے ہین اور ایسے وقت مین لشکر و فوج
سے دریغ نہین کرتے آپکو بھی یقین ہے کہ اس امداد سے پہلو تہی نہ فرمائینگے مہاراجہ نے اُسکی
التجا بگوش ہوش سنکر جواب دیا کہ ایسے نازک وقت مین کہ مہاراجہ جسونت راؤ امرتسر مین وکش
ہی اور لارڈ لیک صاحب بہادر ستلج کے کنارے تعاقب مین موجود ہی کب ممکن ہے کہ ہم
ہر ایک جگہہ سے اپنی فوج بلائین اور انگریزون سے ٹرین اگر مہاراجہ جسونت سنگھہ کو ہم سے مدد
لینا منظور تہا تو غایت درجہ ایک ماہ پیشتر اطلاع دینا واجب تہا اب مناسب وقت نہیں ہے
کہ مہاراجہ ہولکر انگریزون سے صلح کرے کہ مغلوبیت کے بعد غالب ہونا مشکل ہے یہہ جواب
دیکر مہاراجہ خود بہی وکیل کے ہمراہ امرتسر کو روانہ ہوا وہان جاکر مہاراجہ ہولکر سے
ملاقات کی اور ایک ہفتہ ضیافت اُسکو دی حق میزبانی و مہمان پرستی کا ادا کیا چند

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

روز آپسمین دونو مہاراجی بڑی خوشی و مسرت کے ساتھہ رہی اتنی مین ستلج سی خبر آئی کہ انگریزی
فوج دریا سے اُترنی شروع ہوگئی ہے اور لارڈ لیک صاحب بہادر کا خیمہ دریا اسطرف کھڑا ہوگیا
ہی یہہ خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ اس فکر مین ہوگیا کہ مہاراجہ ہولکر کو اپنی ملک سے رخصت
کردیوی کہ انگریزی فوج اس علاقہ مین نہ آئے اگرچہ یہہ بات ابہی زبان پر نہ آئی تہی کہ مہاراجہ
ہولکر قیافہ سی یہہ بات پاگیا اور مشورتا اس بات کا ذکر کیا مہاراجہ نے پہر وہی بات کہی
جو اُسکے وکیل کے روبرو کہی تہی اور سمجہایا کہ انگریزونکی لڑائی مین زوال مملکت ہی اور صلحمین
قیام سلطنت اب سوای صلح کے تم اپنی رہنگاہ اور کہر تک نہین پہنچ سکتے مہاراجہ ہولکر
کو یہہ نصیحت پسند آئی اور صلح کا پیام لارڈ صاحب بہادر کیخدمت مین بہیجا اور خود بہی
اُدہر کو روانہ ہوا جب ہولکر کی فوج ستلج تک پہنچگئی اور خبر آگئی کہ مہاراجہ ہولکر نے انگریزون
کی اطاعت قبول کرلی اور دونو سرکارونکی آپسمین صلح و صفائی ہوگئی تو مہاراجہ رنجیت سنگہ
امرتسر سی لاہور آیا اور ارادہ مہم ملتان کا دلمین مصمم کرکے تو لازم فوج رکہی اور توپخانہ بڑہایا
سوارون کی فوج کو بہی ایزاد کیا اور چاہا کہ ایکبار بڑی استحکام کے ساتھہ ملتان پر یورش
کرے اور وہ علاقہ نواب سی چہین لیوی چونکہ نواب مظفر خان والی ملتان نے سردار احمد خان
والی جہنگ کے خلاف حکم و مرضی مہاراجہ کے اپنی پاس پناہ دی اور گزارہ بخشا تہا اس تقصیر سے
نواب پر سخت عتاب تہا جب فوج ہر نوع تیار ہوگئی اور کوچ کا مہورت مقرر ہونے لگا تو ایک
معتبر مہاراجہ پٹیالہ کا خدمت مین حاضر ہوا اور راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ کیطرف سی حاضر ہوکر
عرض کی کہ آج کل راجہ نابہہ اور پٹیالہ کے درمیان عداوت ہوگئی ہی والی کیتہل اُسکی امداد پر ہے
باوجود برادری ہم جدی کے کچہہ لحاظ قرابت کا بہی درمیان نہین ہی راجہ جیند اگرچہ کہلکر
عداوت نہین کرتا مگر دل سی وہ بہی راجہ نابہہ کے ساتھہ یکدل و یکزبان ہی باعث عداوت
اور دشمنی کا یہہ امر ہے کہ ایک چہوٹا سا رئیس دو چار دیہات کا مالک اس علاقہ مین بساؤ
الیاس نام تہا اُسکو آباؤ اجداد سی وہ گاؤں جاگیر و ملکیت مین تہی اُسکے مرنے کے بعد بہت سے

زمین اُسکی اور لوگون نے دبالی جسقدر باقی رہی اُسپر نورالنسا نام راؤالیاس کی عورت
قابض و متصرف رہی مگر اُس سے بھی اُس زمین کا انتظام نہوا اور اُسنے چاہا کہ وہ زمین
راجہ پٹیالہ اُس سے خرید کرلے اور علاوہ ادای قیمت کے اُسکی زندگی تک اُسکا خرچ
اس بات کے وقوع مین آنیسے راجہ مابھہ جیسنگھ بادراجہ کیتھل کے بھی چاہتے تھے کہ وہ زمین
ہم لیلین اور راجہ پٹیالہ کو صاف جواب دین اسبات پر اُنھون نے فوج جمع کی ہی اور جنگ
پر مستعد ہین اسواسطے راجہ پٹیالہ آپ سی امداد چاہتا ہی اور اُسکی درخواست ہی کہ آپ قدم رنجہ
فرماین اور دشمنون کے حملہ سی اُسکو بچائین بعد اظہار اس امر کے ایک موتیونکی مالا عمدہ قیمتی
راجہ کیطرف سی اُسنے پیشکش کی جو منظور ہوئی اور مہاراجہ ایک جرار فوج کو ہمراہ لیکر
اودھر کو روانہ ہوا جب دریاے بیاسا سی اُترا سردار فتح سنگھ اہلووالیہ خدمتمین حاضر ہوا اُسکی ہمراہی
مین شہر جالندہر کے پاس لشکر مقیم ہوا اُسوقت خبر آئی کہ سردار بدھ سنگھ مالک جالندہر نے
شہر کو مضبوط کرلیا ہی قلعہ پر توپین چڑہالی ہین اور لڑائی پر مستعد ہوبیٹھا ہی یہہ حال سنکر مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے اپنی وکیل کی معرفت سردار بدھ سنگھ کے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ ہم تیری شہر مین
جہان سے بین ارادہ لڑنے اور فتح کرنے تیری علاقہ کا ہرگز نہین تجھکو چاہیے تھا کہ کہ لڑنے
جہان کی خاطر گستاخانہ لڑنے پر تیار ہوتا اب اگر خدمت مین حاضر ہوجائیگا تو جان و مال سے
امان پائیگا ورنہ ایک ہی حملہ مین خالصہ جی کی فوج تیری شہر کو لوٹ لیگی نام و نشان تیرا
باقی نہ رکھیگی جب ایسا پیام مہاراجہ کا بدھ سنگھ کے پاس پہنچا خوف سی کانپنے لگا اور چاہا کہ
رنجیت سنگھ کو نذرانہ دیکر اپنی رہائی کرائے مگر خزانہ مین روپیہ نہ تھا ناچار شہر کے رؤسا کو
بلاکر اس باب مین مشورہ کیا اُنھون نے یہہ تجویز کی کہ شہر پر چندہ لگا دیا جاوے اور روپیہ
نذرانہ کا مہاراجہ کو دیکر شہر کو غارت سی بچایا جائے چنانچہ چندہ ہوکر روپیہ شہر سی وصول ہوا
اور سردار بدھ سنگھ بکمال عجز و انکسار مہاراجہ کیخدمت مین حاضر ہوا اور وہ روپیہ پیشکش
کرکے امان حاصل کی مہاراجہ نے بعد وصول نذرانہ کے اُسکو خلعت دیکر رخصت کیا اور وہ

سے آگے چلکر چاہا کہ شہر نکودر فتح کیا جاوے چنانچہ فوج کو حکم ہوا کہ نکودر کو روانہ ہو اور خود مہاراجہ
باتفاق سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کے چار روز تک سیر و شکار مین مصروف رہا جب فوج نکودر
کے پاس جاکر اتری شہر والون نے غارت کے خوف سے شہر کے دروازے بند کرلئے رسد
کا سامان فوج کو نہ دیا اس سبب سے فوج کمال غضب مین آئی اور دروازہ کو توپون لگادین
جب دروازہ ٹوٹ گیا تو شہر مین گھسکر غارت شروع کی دو پہر کے عرصہ مین شہر کو لوٹ کر
خاک مین ملا دیا بہت سے لوگ جو مقابلہ پیش آئے قتل ہوئے باقیماندہ رعیت ٹکڑے کو
محتاج ہوگئی جب یہہ خبر مہاراجہ نے شکارگاہ مین سنی فوج پر کمال عتاب ظاہر کیا اور شکار
گاہ سے فوراً نکودر مین پہنچکر رعایا کو تسلی دی اور غارت گرون سے غارت کا مال واپس لیا اور
انکی گوشمالی کی وہانسے چلکر مہاراجہ بمقام فلور پہنچا دھرم سنگھ فلور کا مالک نذرانہ کا روپیہ
لیکر از خود خدمت مین حاضر ہوا اور تمام لشکر کو رسد پہنچاکر مہاراجہ کو خوش کیا اور خلعت
پایا وہانسے مہاراجہ روانہ ہوکر بذریعہ کشتیون کے دریا سے اترا اور لودہیانہ مین مقام ہوا
سردار قابض لدہیانہ جسکے پاس چندان فوج و خزانہ نہا شہر چھوڑکر بھاگ گیا مہاراجہ نے
شہر پر اپنا قبضہ کرلیا اور تھانہ اپنا اسجگہہ قائم کرکے جگراؤن کو روانہ ہوا اور وہ علاقہ
فتح کرکے سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کو بخشدیا اور سکھہ سردار جسقدر اس نواحین تھے سب سے نذرانہ لیا
اس مقام پر راجا جیند و نابھہ و کنہیل خدمت مین حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی اپنی موکلون کی
طرف سے پیشکش و نذرانے گذرانے اور اظہار حال متدعویہ کا مہاراجہ کے حضور مین
اپنی اپنی مطلب کی تائید پر کیا اور وجہ ثبوت کامل داخل کرکے انفصال متدعویہ کا اپنی مراد پر
چاہا وہانسے مہاراجہ موقع متنازعہ پر جاکر فروکش ہوا اور زمین متنازعہ کو اپنی آنکھہ سے معائنہ
کرنے کے بعد تحقیقات کامل وہ اراضی راجہ جیند کو دیدی مہاراجہ پٹیالہ و جیند و نابھہ و کنہیل
جو وہان حاضر تھے مہاراجہ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اگرچہ یہہ فیصلہ مہاراجہ پٹیالہ کے برخلاف
تھا مگر اسوقت خاموشی اختیار کی اس زمین کے عوض مین بھی بھاگ سنگھ راجہ جیند سے

ایلچی معقول نذرانہ وصول کیا اور وہ تنازع جو مین والیان ملک مین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے فیصلہ کردیا بعد فیصلہ اس مقدمہ کے مہاراجہ رنجیت سنگہ پٹیالہ مین رونق افروز ہوا اور
صاحب سنگہ والی پٹیالہ نے بڑی خاطر مہاراجہ کی کی تمام فوج کو رسد اپنی پاس سی پہنچائی اور
اسباب نقد وجنس بہت کچہہ دیا بڑی محفلین کین اور رقص سرود ونغمہ سی مہاراجہ کو خوش کیا
مہاراجہ نے راجہ پٹیالہ کی فوج بہی دیکہی اور توپخانہ بہی ملاحظہ فرمایا ان توپون مین سے
تین توپین پسند کین وہ بہی راجہ نے فی الفور دیدین کیونکہ راجہ نے مہاراجہ کو خود بہی طلب کیا
تہا اور جہان کی خاطر ہر ایک بات سی مقدم تہی اگرچہ توپون کے دینی مین وہ ہل راضی
نہا مگر جب مہاراجہ نے اپنی زبان سی ان توپون کے دینے کے لئے کہا تو بلا عذر دیدین
من بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ پٹیالہ سی کوچ کرکے لودہیانہ پہنچا وہان وکیل راجہ جیند کا دعا باد
خدمتین آیا اور درخواست کی کہ علاقہ لودہیانہ کا جو مہاراجہ نے فتح کیا ہی نذرانہ لیکر میرے
موکل کو عنایت کردیوی تو تلطف شاہانہ سی کچہہ بعید نہین ہی مہاراجہ نے التماس اسکی قبول
کی اور ایک رقم کثیر نذرانہ کی اسکے عوض وصول کی چنانچہ تعلقہ لودہیانہ و بہلولپور متعلق راجہ جیند
کے ہوگیا اسکام کے انتظام کے بعد مہاراجہ نے گہر کو معاودت کی اور دریای ستلج سی اترکر کپورتہلہ
کے علاقہ مین بہت روز قیام رکہا اور سیر وشکار مین باتفاق سردار فتح الہ والیہ کے مصروف رہا

تشریف لیجانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کانگڑہ مین بامداد راجہ سنسار
چند اور نکالنا لشکر گورکھیہ کا وہانسی اور ہیدا ہونا شہزادہ شیر سنگہ
کا اور فتح کرنا بعد جنگ وجدل کے شہر قصور کو اور لشکر لیجانا ملتان
پر اور نذرانہ لینا بہاولپور سے

بعد فراغ انتظام علاقہ آنروی دریای ستلج کے ابہی مہاراجہ رنجیت سنگہ دوابہ جالندہر
مین مصروف سیر وشکار رہا کہ سردار فتح جند مہاراجہ سنسار چند والی کانگڑہ کا چہوٹا بہائی مہاراجہ

کی خدمت مین حاضر ہوا اور بعد گزارش کرنے تحفہ وتحایف کے التماس کیا کہ جرنیل امر سنگھ
سالار فوج مہاراجہ نیپال جسکو امر سنگھ تھاپہ کہتے ہین ایک مستعد وجرار فوج لیکر پہاڑ کے
راستے سے پہلے علاقہ نبسہر و بگہاٹ وسرمور وغیرہ مین آیا اور تمام رئیسون کو جو فیمابین دریاے
ستلج وجمنا کے واقع ہین زیر کرکے قبضہ پایا بعد ازان دریاے ستلج سے اُتر کر ریاستہاے دوابہ
بست جالندہر کو ستایا ہر ایک نے اُسکو زبردست جانکر اطاعت قبول کی اب چند ماہ سے
زیادہ ورپے اس بات کے ہے کہ قلعہ کانگڑہ پر دخیل ہوا چنانچہ اُسنے بڑی فوج کے ساتھہ قلعہ
کو محاصرہ کیا ہوا ہے مہاراجہ سنسار چند قلعہ کے اندر محصور ہے اور چار و نطرف امر سنگھ کی
فوج نے محاصرہ کر رکھا ہے اگرچہ کانگڑہ کا قلعہ نہایت مستحکم ہے سالہا سال مین بھی دشمن
اُسکو فتح نہین کر سکتا مگر اندیشہ یہہ ہے کہ قلعہ مین غلہ رسد فوج کے گذارہ کے لئے موجود نہین
اگر ایک دو ماہ اور محاصورہا تو قلعہ کے اندر کی سپاہ فاقہ کے عذاب سے مرجائیگی یا مجبوراً
قلعہ دشمن کے حوالہ کرا دیگی گورکھیہ فوج نے تمام علاقہ کوہستانی مہاراجہ سنسار چند کا
اُجاڑ دیا ہے زمیندار برباد ہوکر اپنی زمینین اور بستیان چھوڑ کر چلے گئے ہین اسواسطے سنسار
چند نے مجھکو اپکی خدمت مین بھیجا ہے اور درخواست کی ہے کہ اگر آپ امداد فرمائین اور لشکر لیکر
کانگڑہ تک قدم رنجہ کرین تو یقین ہے کہ امر سنگھ آپکے خوف اور رعب سے محاصرہ چھوڑ کر بھاگ
جائیگا اور اگر جنگ کریگا تو بھی ایک حملہ مین شکست کھاکر پھر اسطرف کو رخ نہ کریگا اس عنایت
وامداد کے عوض مین مہاراجہ سنسار چند ایک قسم کثیر نذرانہ کی ادا کریگا اور آیندہ کے لئے
شکرگزار وممنون مہاراجہ کا تا دم حیات رہیگا یہہ التجا سردار فتح چند کی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے سنی تو بہانہ پر تسلط بڑہانیکا موقع مناسب اُسکو ملا فی الفور فتح چند کی التجا منظور کی اور فوج
کو حکم دیا کہ کانگڑہ کی سمت کو روانہ ہو جب فوج نے اُدہر کو کوچ کیا خود بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ
بڑی تیزی و تندہی کے ساتھہ اُدہر کو روانہ ہوا جب متصل کانگڑہ خیمہ زن ہوا اور خبر ہوئی
کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب کے ملک سے راجہ سنسار چند کی امداد کے لئے آیا ہے جرنیل امر سنگھ

گورکھیہ بہت ڈرا کیونکہ قریب تہا کہ قلعہ کانگڑہ فتح ہوجاہی اور تمام مملکت کوہستان جو
درمیان دریای جمنا و دریای ستلج و بیاسا کے واقع ہی بہت جلد مہاراجہ نیپال کے قبضہ
مین آجاے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وہان جانے اور امداد کرنے سی اُسکے کیے کرائے
محنت ضایع ہوتی تہی اس خیال سی اُسنے چاہا کہ کسی طرح پر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو طمع
دیکر یہان سی واپس کردیا جاہی چنانچہ ایک وکیل زبان آور جسکا نام زور آور سنگہ تہا
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حضور مین مع اس پیغام کے بہیجا کہ مین بحکم اپنے آقای نامدار مہاراجہ
نیپال کے شہر نیپال سے لشکر لیکر روانہ ہوا اور حسب الحکم اُسکے بڑی بڑی جانفشانیان
وعرقریزیان کرکے بہت سی ریاستین جو دریای جمنا و ستلج کے درمیان تہین فتح کرلین
ہر ایک کو تابعدار و فرمان گزار بنایا اُنمین سی جسنے اطاعت مان لی جان و مال سی امان پائی
اور جو بمقابلہ پیش آیا حکومت و مملکت سی جاتا رہا جب وہ ریاستین سبکی سب فتح ہوگئین
تب دریاے ستلج سی اتر کر اس علاقہ مین آیا اور تو سب کے سب راجہ کوہستانی مطیع ہوچکے ہین اور سب
کانگڑہ کا محاصرہ درپیش ہی مگر ابہی فتح اُس حالت مین مجہکو حاصل ہوسکتی ہی کہ آپ مہربانی
کرین اور سنسار چند کی امداد سی دست بردار ہون اور سنا گیا ہی کہ آپنے صرف پنجاہ ہزار
روپیہ سنسار چند سی اس امداد کے عوض مین لینا کیا ہی بندہ اپنی عرض کے قبول ہونیکی
عوض مین اس سی دو چندان روپیہ دیسکتا ہی جس پر مہاراجہ پیچہے کوچ کرین روپیہ
نقد داخل خزانہ ہوجائیگا وکیل کی زبانی یہہ درخواست امر سنگہ کی سنکر مہاراجہ نے جواب
مین تامل کیا اور امراے دربار سی اس باب مین مشورہ لیا سب نے باتفاق عرض کی کہ گورکھیہ
کو جسطرح ہو امکان کوشش کرکے بہانسی نکالدینا مناسب ہے کیونکہ اگر امر سنگہ گورکھیہ اس
دفعہ مین بحکام پائیگا تو پنجاب کیطرف بہی قدم بڑہائیگا اُسوقت اُسکے ساتہہ مقابلہ و مجادلہ
سخت ٹہکا ہوگا اور گورکھہ فوج کے نکالدینے سی راجہ سنسار چند نذرانہ بہی ادا کریگا
اور آیندہ کے لیے مطیع رہیگا مگر اگر امر سنگہ سرکشی ہی کریگا تو مہاراجہ اُسکی سرکوبی آسان

طور سی کر سکتا ہی یہہ تقریر اپنے مشیرون کی مہاراجہ کو پسند آئی اور سردار امر سنگہ کو رکھیہ کے
وکیل کو جواب صاف دیا اور فرمایا کہ ہم نے مستحکم عہد اور مضبوط اقرار اس امداد کے باب مین
راجہ سنسار چند کے ساتھہ کیا ہے اُسکے برخلاف اب ہم بدعہدی نہین کر سکتے و وجہندان
نذرانہ لینا ہمکو امر سنگہ سی منظور نہین ہی راجہ سنسار چند سے جسقدر روپیہ کا اقرار ہوا ہے
اُسیقدر ہمکو بس ہی کہ ہم اپنے خزانہ مین بہت سا روپیہ و جواہرات رکھتے ہین جب یہہ جواب
جا چکا مہاراجہ پہاڑ پر چڑہا پہلے نہری جوالاجی کے مندر مین جاکر شرایط عبادت کے بجا لایا
غربا و فقرا کو بہت سا روپیہ تقسیم کیا وہان سے واپس آکر گورکہیون کے ساتھہ لڑنے کی تیاری
کی اتنے مین خبر آئی کہ مہاراجہ کے اقبال و بخت نے ایسے وقت مین وہ یاوری کی ہے کہ دشمن
خود بخود بہاگنے پر مستعد ہو گیا ہی کیونکہ اُسکے لشکر مین اسقدر وبا پھیلی ہے کہ سینکڑون آدمی
مرتے ہین ہر روز لشکر مین سی سو دو سو آدمی مرکر کم ہوتا جاتا ہے اور باقی ماندون نے امر سنگہ
کو اس بات پر مجبور کر رکھا ہی کہ اسملک سے ہمکو لے چلو ورنہ ہم خود بلا اجازت کوچ کر جائینگے یہہ بات
سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور لڑائی کی تیاری کر دی یہہ خبر پاکر امر سنگہ نے اپنا وکیل بہیجکر
مہاراجہ سی التماس کیا کہ ہم بسبب بیماری اپنی فوج کے آپ سی لڑنا نہین چاہتے اور روانگی پر تیار
ہین ہمکو سامان باربرداری کا مہاراجہ دلادین چنانچہ اُسی روز محاصرہ قلعہ کانگہ اُٹہہ گیا فوج
گورکہیہ روانگی پر تیار ہو گئی سامان باربرداری کا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اُنکو دلایا اور حکم
دیا کہ یہہ لوگ دریای ستلج تک اُنکو پہنچا کر واپس آئین اُنکے جانیکے بعد مہاراجہ سنسار چند قلعہ
سے نکلا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے روبرو آکر شکرانہ اُسکی عنایت و مہربانی کا ادا کیا اور نذرانہ
شاہانہ دیکر رخصت کیا مہاراجہ وہان سی چلکر دوبارہ سری جوالا دیوی جی کے استہان پر گیا
اور ناصیہ فرسائی کر کے بہت سا خزانہ نذر پکڑا اور سیاہ پوش فقیرون کو بانٹا اس سفر مین مہاراجہ
سنسار چند بہی ہمرکاب تہا وہان سی مہاراجہ نے واپس ہو کر پہاڑ سے اُترنے کا ارادہ کیا
اور حکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی سوار و پیادہ بمقام نادون قیام پذیر ہے جب پہر گورکہئے

اسطرف کا ارادہ کرین یا کوئی اور دشمن راجہ سنسار چند کو ستائے تو اُسکی مدد کرے اور
سردار فتح سنگھ کالیان والہ کو حکم ہوا کہ وہ بمقام بجواڑہ سترلدین دوابہ بست جالندہر مین
مع اپنی فوج کے مقیم رہے یہہ بات اگرچہ راجہ سنسار چند کو منظور نہ تہی کہ بے ضرورت اب
فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ کی میری ملک مین رہے اور حکومت کرے مگر وہ روبرو مہاراجہ کے
اس بات سے انکار نکر سکا اور مہاراجہ کا مطلب صرف اس سے یہی تہا کہ پہاڑ مین کسیقدر اُسکا
دخل ہو جائے اور اُسکی فوج وہان جاکر پہاڑ سے اُترتے ہی مہاراجہ کو یہہ خوشخبری پہنچی کہ
رانی مہتاب کنور دختر رانی سدا کنور کے بطن سے توام دو بیٹے مہاراجہ کے گہر پیدا ہوئے
ایک کا نام شیر سنگھ دوسرے کا نام تارا سنگھ رکہا گیا ہی مہاراجہ نے یہہ بشارت سنکر بہت خوشی
کی اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا بہت سا روپیہ فقیرون و مفلسون و ناداران
کو بخشا مہاراجہ اس حسین مین تہا کہ لاہور سے خبر اسطرح سی گوش زد ہوئی کہ قطب الدینخان حاکم
قصور نے باوجود اتحاد سرکار کے نواب ملتان کے ساتہہ سازش اور دوستی پیدا کرلی ہی اور
دونو کا ارادہ مستحکم ہو گیا ہی کہ آپسمین یکدل و یکجان ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتہہ لڑین
اور دین اسلامی پہر پنجاب مین پہیلائین اس باب مین اُن دونو کی آپسمین تحریرین ہو چکی ہین اور
دونو تیاری اسباب جنگ مین مصروف ہو گئی ہین پس مہاراجہ کو چاہئے کہ جبتک دشمن اپنے
ارادہ کو ظاہر کرین اُس سی اول اُنکا انتظام قرار واقعی کرلے کہ آیندہ مشکل مین نہ پڑی یہہ حال
سنکر مہاراجہ رنجیت سنگھ متفکر ہوا اور بمقام بجواڑہ سی فوج کو حکم دیا کہ بیاس سے اُترکر قصور
روانہ ہو اور سردار فتح سنگھ کالیان والہ کو حکم ہوا کہ نادون کی فوج کو لیکر داخل علاقہ قصور
ہو جائے اور فرمان فوج کے نام بہی جا بجا پروانجات لکہی گئے کہ اپنی اپنی فرودگاہ سے
روانہ ہوکر قصور پہنچین پہلے یہہ مجمع فوج کا بمقام موضع نوشہرہ ہوا پہر ہیئت مجموعی قصور
پر یورش ہوئی دریای بیاس سے اُترکر فوج داخل علاقہ قصور کے ہوئی اور ہنگامہ غارت
و تاراج کا گرم ہوا گانو کے گانو اور قصبون کے قصبے سکہون کے خوف سے اپنی اپنی گہر

ومکان چھوڑ کر بھاگ گئے تمام علاقہ خالی ہوگیا مہاراجہ نے دریا سے اُتر کر ایک ہفتہ
باتفاق سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کے سیر و شکار مین گذارا پھر فوج کو سلاح و وردی
وغیرہ سے آراستہ کرکے شہر قصور کو توجہ کی اور قصور کے باہر کا علاقہ لوٹ کر خاک مین
ملادیا چونکہ اُس تہمت سے قصور کا حاکم بیخبر تہا اور اُسنے کوئی سازش نواب ملتان کے
ساتھہ نہین کی تہی اُسنے اپنا وکیل مہاراجہ کی خدمت مین بہیجکر باعث عتاب و غضب کا دریافت
کیا مہاراجہ نے بکمال غضب و غصہ کے اُسکو روبرو نہ بلایا اور اُسکی تقریر گوش رغبت سے
نہ سنی جب وکیل بے نیل مقصود واپس آیا حاکم قصور سخت گھبرایا اگرچہ اُسکا ارادہ ہرگز نہ تہا کہ
مہاراجہ رنجیت سنگھ سے لڑے اور اپنی فوج و ملک کو برباد کرے مگر اب اُسپر ایسا موقع آگیا کہ بغیر
اپنا مقبوضہ علاقہ مہاراجہ کے حوالہ کرے یا اُسکے ساتھہ جنگ کرے اس بات پر اپنے مشیر
جمع کرکے اُسنے مشورہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا کرنا چاہیئے بعض دور اندیش لوگون کی رائے
یہہ قرار پائی کہ قطب الدینخان خود مہاراجہ کے پاس حاضر ہو اور نذرانہ قبول کرکے اُسکو لاہور
کو رخصت کرے مگر بعض آدمیون نے اُسکے برخلاف تقریر کی اور کہا کہ دو مرتبہ پہلے بہی مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے قصور پر یورش کی ایک مرتبہ بعہد نظام الدینخان اُسکو بڑا بہاری نذرانہ ریاست سے
دیا گیا اور وہ علاقہ کو بہی یہہ لوٹ کرلے گیا دوبارہ بعد قتل نظام الدینخان یہہ قصور پر حملہ
آور ہوا تین ماہ تک شہر و علاقہ غارت ہوتا رہا اور جسقدر نقد و جنس ریاست کے خزانہ
مین تہا وہ اُسکو دیکر رخصت کیا گیا اب جو بیوجہ و بے سبب اُسنے تیسری مرتبہ پہر اطراف
فوج کشی کی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اسکا ارادہ اس ملک کے یہین لینے پر قائم و
مستحکم ہے اب نہ تو ریاست کے خزانہ مین روپیہ ہے کہ اسکو دیکر راضی کیا جائے اور نہ ایسی جلدی
کسی سے قرض لیا جاسکتا ہے کہ دشمن دروازہ پر کھڑا ہے اور باتون سے وہ راضی نہین ہوتا
جب تک زر کثیر سے وہ اپنا خزانہ نہ بہر لے اور اگر روپیہ نلا تو وہ زبردستی سے شہر و علاقہ پر
قبضہ کرلیگا اور ہم مین سے ایک ایک کو قید مین ڈالکر ہماری خاندان و ملک و مکان برباد

کردیگا ہماری مشورات بی ثمر ہونگی مقتضای وقت یہہ ہی کہ ہم سب لوگ یکدل و یکجان ہوکر
اپنی قیام عزت و آبرو کیواسطے جنگ کرین اگر بخت یاور ہوی تو اس زبردست جنگ آور
کے پنجہ سی رہائی پائینگے یا میدان مین ماری جائینگے اور اپنی خاندان کی بے آبروئی آنکھہ سے
نہ دیکھینگے قیامت تک بہادرون کی زمرہ مین ہمارا نام روشن رہیگا قطب الدینخان نے جب
یہہ تقریر اپنی مددگارون کی سنی تو جنگ پر مستعد ہوگیا اور سامان جنگ کا تیار و موجود
کرکے شہر کی بہی مضبوطی کی ایک ایک قلعہ کی دیوارون پر توپین چڑہادین اور ایک مجمع کثیر
ہمراہ لیکر ارادہ جنگ شہر سے نکلا مہاراجہ نی جب خبر پائی کہ دشمن جنگ پر تیار ہوکر شہر کے
باہر نکلا ہی تو سکہون کی فوج کو بہی حکم دیا کہ لڑنے پر کمر باندہین چنانچہ سب تیار و مستعد ہوگئی
اور توپ کا چلنا شروع ہوا دو روز تک فریقین بذریعہ توپ لڑتے رہی بہت سی آدمی
ضایع ہوئی تیسری روز پہلے قصبہ کی فوج نے اپنی فرودگاہ سی نکلکر سکہون پر حملہ کیا اور بندوقون
سے لڑائی شروع کی سکہان لشکر بڑی استحکام و مضبوطی کیساتہہ انکی مقابل ہوی اور آپسمین
سخت لڑائی ہوکر بیشمار پہلوان فریقین سی کام آئے جونہی روز سکہہ تلوارین کہینچکر مسلمانون پر
جا پڑی انہون نے بہی بکمال جوانمردی سکہون کا حملہ روکا اس روز دوپہر سے شام تک
تیرون اور تلوارون سی دونو لڑتے رہی فریب شام کے پٹہانون کو شکست ہوئی اور سکہون نے
الٹے آگے دہر لیا اور وہ اپنا سامان اٹہاکر شہر مین داخل ہوگئی اور شہر مضبوط ہوگیا مہاراجہ نے
ہر ایک قلعہ کی لڑائی پر الگ الگ فوج مامور کی اور توپخانہ بہیجا اور یہہ انتظام محاصرہ کا کیا
کہ شہر سے کوئی متنفس نکلنے نپائے اور نہ کوئی باہر سے اندر جاسی دو ماہ تک محاصرہ رہا ہر روز
لڑائی ہوتی رہی اگرچہ اندرونی توپین اور بندوقین بہی باہر کا نقصان بہت کرتی تہین مگر مہاراجہ
کی توپون نے بہی قلعہ کی دیوارین گرادین جس سی دشمن اپنی جان و مال کے بچنے سی ناامید ہوگئے
دو ماہ تک جسقدر غلہ شہر مین تہا لشکر اور رعیت نے کہایا پہر ایسا قحط پڑا کہ غلہ کا دانہ موتی کا
دانہ بنگیا اور لوگ موتی کو ذبح کرکے کہانے لگے جب موتی بہی نرہی تو سخت ناچاری و مشکل کی

حالت طاری ہوئی سواران فوج نے اپنی سواری کے گھوڑے مار کر کہا لئے اگرچہ مہاراجہ نے ادخال واخراج کا دروازہ بخوبی بند کیا ہوا تہا مگر شہر کی خلقت جب تنگ آئی تو جس طرح سے ہوسکا لوگ شہر سے نکلکر بہاگنے لگے یہہ حال دیکہکر مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو کوئی شہر سے خالی ہاتہہ نکلے اُسکو جانے دو جو اسباب لیکر نکلے اُسکا اسباب چہین لو اور چہوڑ دو پہر تو لوگ فوج فوج اپنی جان بچانے کے لئے شہر سے جانے لگے فوج بہی قطب الدینخان کی بہوکہہ کے عذاب مین مبتلا ہوکر فرار ہونے لگی اور تہوڑی سے لوگ باقی رہ گئے جب اندر سے بسبب قلت لشکر کے توپ و بندوق کا چلنا بند ہوگیا تو مہاراجہ نے تمام توپخانہ شہر کی دیوارون کے گرانے پر مامور کردیا جب دیوارین گر پڑین اور دروازہ ٹوٹ گئے تو سکہی فوج نے شہر مین گہسکر غارت کا بازار گرم کیا ہر ایک گہر اور مکان سے انبارون کے انبار نقد و جنس کے لئے جدہر سکہہ جاتے رعایا اپنا مال و اسباب گہر سے نکالکر اُن کے روبرو رکہدیتی لوگون کے بدن کے کپڑون تک سکہون نے اُتار لئے عورتین ننگے سر اور ننگے بدن ستر سے بے ستر ہوکر جابجا اپنے آپ کو چہپاتی پہرتی نہین مگر کوئی جگہہ امن کی نہین ملتی تہی بہت سی اشراف عورتین جنہون نے کبہی بیگانہ مرد کی صورت نہین دیکہی تہی اپنے اپنے گہر سے بہاگکر مرگئین کئی چاہ مین کود پڑین غرض ہر ایک امیر و غریب شہر کا رہنے والا ایسا اٹکا کہ پارہ نان کا محتاج ہوگیا بڑے بڑے مکانون کو سکہون نے آگ سے جلادیا اور بڑے بڑے مکان گرا کر لکڑیان نکالین اس تفرقہ اور مصیبت کیوقت عورت خاوند کا بہی باہم اجتماع نہ ہوسکا جہان کسیکو جگہہ ملی جان چہپاکر چلدیا بہت سی جوان عورتین اور لڑکیان اور لڑکے سکہون نے شہر سے پکڑ لئے اور غلام بنانے کے ارادہ پر پاس کہہ لئے جب شہر تمام و کمال اوجڑ گیا جس قلعہ مین قطب الدینخان محصور تہا اُسکی نوبت آئی اور توپین اُسکی گرانے کے لئے رکہی گئین اُسوقت قطب الدینخان دیوانہ ہوگیا تہا اور کچہہ نہین کرسکتا تہا جس سے اُسکی جان بچے کیونکہ اُسوقت اُسکے پاس کچہہ فوج نہ تہی صرف چند آدمی باقی رہ گئے تہے جنکو قلعہ سے

نکلنا محال نظر آتا تہا وہ بہی قطب الدینخان کی ہمراہی سے تنگ تہی اور مستعد تہی کہ قطب الدینخان
کو قتل کرکے اس مصیبت سے رہائی پاوین آخر قطب الدینخان سے جب کوئی تدبیر نہ بن پڑی تو مناسب
جانا کہ اپنے آپ کو مہاراجہ کے حوالہ کردیوے جا ہے وہ جان بخشی کرے جا ہے مار ڈالے اس
ارادہ پر دروازہ قلعہ کا کہولدیا اور خود چند آدمیون کے ساتہہ مہاراجہ کیخدمت مین حاضر ہوا
مہاراجہ نے جب دشمن کی یہہ حالت دیکہی اُسپر رحم کیا اور اُسکی تعظیم کرکے اپنے پاس بٹہلا لیا
اور فوج قلعہ مین بہیجا حکم بہیجا کہ اسکا کل مال واسباب وخزانہ قرق کرلین اُسوقت قطب الدینخان
کمال غم والم کی حالت مین تہا مہاراجہ نے بہی ملامت کرنا اور اُسکے زخم پر نمک ڈالنا مناسب
نہ جانا اُس روز قطب الدینخان سکہون کے بہرہ مین نظر بند رہا دوسرے روز یہہ تجویز قرار پائی
کہ حضور کا تمام علاقہ وتعلقہ چونیان وکہنڈیان وغیرہ معرض ضبطی مین آئے اور علاقہ محمد وٹ
جو ستلج پار واقع ہے قطب الدینخان کو واسطے گزارہ کے چہوڑ دیا جائے باعث اسکے چہوڑ دینے کا
صرف یہہ تہا کہ وہ علاقہ ستلج پار تہا اور اُسطرف کوئی علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگہہ کے قبضہ
مین نہ تہا اِسلئے مہاراجہ اُسکے قبضہ سے دست بردار ہوا اور وہ علاقہ قطب الدینخان کے
نام داگزار کیا گیا چنانچہ قطب الدینخان مہاراجہ سے رخصت ہوکر محمد وٹ چلا گیا قصور کی
غارت وتاراج مین ایک ایک سپاہی مہاراجہ رنجیت سنگہہ کی فوج کا مال ودولت سے مالا مال ہوگیا
تہا اور قطب الدینخان کا خاص مال جو مہاراجہ کی ضبطی مین آیا تہا وہ بہی بیشمار تہا صدہا
فیلی گہوڑے اور اونٹ اور ہاتہی وزیور وجواہرات وسامان وفرش وخیمہ وپارچات ابریشمینہ
وکشمینہ قیاس واندازہ سے افزون تہا اس غارت مین ہزارون قرآن اور کتابین بہی سکہون
نے لوٹ لین جو بہت ارزان مسلمانون کے ساتہہ فروخت ہوئین اس مہم سے فراغت
پاکر مہاراجہ نے بڑا جشن کیا لاہور وامرتسر مین چراغان کا حکم دیا چنانچہ رعیت نے بڑی
خوشی کی اور گہر گہر روشنی ہوئی اور غارت کے مال سے بہت سا نقد وجنس بطور نذرانہ
دربار امرتسر کو بہیجا گیا اور پندرہ روز ٹہہر کر فوج کو ملتان کیطرف کوچ کرنیکا حکم ملا جب فوج

روانہ ہوچکی تو مہاراجہ بہی خاص مصاحبون کے ہمراہ ملتان کو روانہ ہوا اور ایسی تیزی و
تندی سی رستہ طے کیا کہ رستہ مین کہین مقام نہ کیا اور لشکر کو دم لینے نہ دیا جب ملتان کے
قریب پہنچا سردار فتح سنگہ کالیان والہ کو حکم دیا کہ مہاراجہ کیطرف سی نواب مظفر خان والی ملتان
کے پاس جاوے اور پیام پہنچائے کہ تمنی ہماری اطاعت منظور کی اور عہد کیا تہا کہ ہمارے
کسی دشمن کے ساتہہ تم دوستی نہ رکہو گے دل وجان سی مطیع و منقاد رہو گے مگر بعد اس اقرار
کے تمنے اُسپر وفا نہین کی بلکہ معاملہ برعکس عہد و اقرار کے ظہور مین آیا ہی کہ اول تمنی احمد خان
رئیس جہنگ کو جو ہمارا دشمن تہا اور بہاگ کر تمہاری پاس آیا اُسکو تمنی اپنے پاس پناہ دی
اور روزینہ اُسکا مقرر کر دیا تمکو چاہیئے تہا کہ بنظر رابطہ محبت و اتحاد کے احمد خان کو گرفتار
کے ہماری پاس بانبر بہیجدیتے۔ دوسری ہماری برخلاف تمنی قصور کے رئیس کے ساتہہ
سازش کی اور ہماری ساتہہ جنگ کرنیکے لئے مستعد و تیار ہو گئے یہہ دو حرکتین تم سی ظہور
مین آئین تو ایسا متصور ہوا کہ وہ عہد جو ہماری اور تمہاری درمیان منعقد ہوا تہا تم نے خود
فسخ کر ڈالا اب تمکو چاہیئے کہ ایک سال کا زر خراج اور نذرانہ اور صرف لشکر کا اور جرمانہ اُسکی
علاوہ ادا کرو ورنہ خالصہ جی کا لشکر بہت جلد ملتان پر قبضہ کر کے تمکو ملک و مال سے بیدخل
کر دیگا اُسوقت سوای ندامت پشیمانی اور کچہہ حاصل نہو گا نواب مظفر خان نے جب مہاراجہ
کا حکم سردار فتح سنگہ کی زبانی سنا جواب دیا کہ مہاراجہ نے یہانتک اُنہکی ناحق تکلیف کی اور لشکر
کشی اور سی فرمائی کیونکہ بندہ حکم کا تابعدار ہے لشکر کشی کیا ضرور سالینہ خراج جسکے ادا کرنیکے
لئے مین اقرار کر چکا ہون دینے کو حاضر ہون ہان اگر کوئی نافرمانی یا بغاوت میری طرف سے
ظہور مین آئی ہو تو لشکر کشی واجب تہی احمد خان سیال جو بہاگ کر میری پاس آگیا تہا جلا گیا
مینے اپنی پاس اُسکو جگہہ نہین دی اُسکی گرفتاری کے لئے اگر میرے نام لکہا آتا تو مین بیشک اُسکو
گرفتار کر لیتا پہلا نذرانہ جو مین نے مہاراجہ کینجد تمین ادا کیا ہی اُسکا سود ابتک دینا ہون وہ
ادا نہین ہوا اب مہاراجہ اتنی رقومات نذرانہ و باج و جرمانہ و خرچ لشکر جو مجہہ سی طلب کرتا ہے

اتنا روپیہ میری پاس موجود نہین ورنہ ادا کرنے مین عذر نتھا اب مہاراجہ کو چاہئے
کہ ایسی سخت گیری مجھپر نہ کرے جس سے مین برباد ہو جاؤن خراج مقررہ لیکر جان بخشی
کرے یہہ جواب نواب کا جب مہاراجہ نے سنا کمال غضبناک ہوا اور فوج مین لڑائی
کا حکم سنا دیا لشکر نے بتعمیل حکم کمر باندہ لی اور سوار و پیادہ شہر ملتان کو روانہ ہوئے
اس فوج کے نزدیک پہنچنے سے رعیت نہایت بیقرار ہوئی اور لوگ اپنا اپنا سامان
لیکر بہاگنے لگے گہرون کے گہر خالی رہ گئے نواب بہی لڑنے کے لئے میدان مین نہ آیا
قلعہ اور شہر کے دروازے بند کر لئے مہاراجہ نے فی الفور شہر کا محاصرہ کر لیا اور آمد و
رفت لوگون کی بند کر دی ناچار رؤسا شہر نواب کیخدمت مین حاضر ہوئے اور عرض
کی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لشکر پہلے بہی اس شہر کو لوٹ چکا ہے اور سینکڑون لوگ قتل
و غارت مین آچکے ہین اب جو ایک سال بہر مین لوگون نے اپنا آپ سنبہالا اور گہرون مین
ننگے بہوکہے آکر آباد ہوئے ہین تو پہر اُنپر وہی آفت برپا ہوئی ہے شہر محاصرہ مین آگیا ہے
مناسب یہہ ہے کہ آپ اپنی رعیت پر رحم کرین اور جسطرح پر ہو سکے زر مطلوبہ اس زبردست
کو دیکر ملتان سنبہالین کہ رعیت قتل و غارت سے بچے اور ملک آباد رہے اور یہہ بات
رعیت اپنی رضامندی سے ظاہر کرتی ہے کہ اگر نواب کے خزانہ مین اسقدر روپیہ نہین
ہے جو رنجیت سنگہ کے نذرانہ کو کفایت کرے تو چندہ دینے کو رعیت تیار ہے یہہ بات اُس سے
بہتر ہے کہ شہر فتح کر کے سبکہہ لوٹ لین اور رعیت کے لئے بوریا اور مٹی کے برتن بہی نچہوڑ جائین
سینکڑون جانون پر آفت آئے نواب یہہ تقریر رعایا کی سنکر دیدہ پر آب ہوا اور کہا کہ فی الحقیقت
روپیہ خزانہ مین نہین اور قرضہ علاوہ ہے مگر تمام بارمین رعیت کے اوپر نہین ڈالتا نصف
زر مطلوبہ رنجیت سنگہ مین ادا کرونگا اور نصف رعیت دیوے یہہ بات شہر والون نے منظور کی
اور ایک وکیل زر نذرانہ و جرمانہ وغیرہ رقومات کی تعداد قایم کرنے کے لئے مہاراجہ کیخدمت
مین بہیجا جسنے بعد رد و بدل رقم قائم کی اور نواب کے پاس واپس آیا اُسمین سے نصف نواب نے

اپنا زیور وجواہرات فروخت کرکے ادا کیا اور نصف رعیت نے دو روز کے عرصہ مین چندہ کرکے
حاضر کردیا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جب روپیہ خاطرخواہ پالیا محاصرہ اُٹھالیا اور فوج لیکر
شہر سے الگ خیمہ برپا کرکے دو روز تک وان مقام کیا اور حکم دیا کہ سکھان فوج
مین سے کوئی شہر مین جانے نہ پائے اگر جائے تو نواب کی اجازت سے جائے مگر نواب نے
دونو دروازے شہر کے دروازے بند رکھے کہ فوج کی غارت کا اندیشہ اُسکو کمال تھا اگرچہ مہاراجہ
ممانعت کرچکا تھا کہ کوئی سکھ شہر مین نجائے مگر بعض اوقات خالصہ جی مہاراج کے
حکم کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہے اور جو کام کرنا منظور ہوتا تھا کرلیتے تھے وانسی مہاراجہ
رنجیت سنگھ کا ارادہ ہوا کہ بہاولپور کو چلے اور نواب بہاولپور سے خراج لے اگر نہ دیوے
تو جنگ کرکے تابعدار بنائے یا ملک اس سے چھین لے اس ارادہ پر فوج ظفر موج ہمراہ لیکر
اُدہر کو کوچ کیا جب دریا سے اُتر کر لشکر بہاولپور کے علاقہ مین داخل ہوا کانوگا نواور قریہ قریہ
لوٹنا شروع کردیا رعیت بیچاری جابجا ان سکھوں کے خوف سے بھاگنے لگی یہہ خبر جب نواب
بہاول خان والی بہاولپور کو پہنچی بہت ڈرا اور جانا کہ اگر سکھہ اور بڑھ آئینگے تو ملک مین
قیامت برپا کردینگے کوئی شخص اُنکے سر پنجہ سے نہ بچیگا فی الفور اپنا معتمد مہاراجہ کیخدمت مین بھیجا
اور پیام دیا کہ مین ہر طرح سے فرمانبردار و مخلص جان نثار مہاراجہ کا ہون مجھکو مہاراجہ کے
حکم مین کچھہ عذر نہین ہماری رعیت کی جان بخشی کیجاے اور مجھکو حکم ہو کہ نذرانہ خالصہ کا دیکر
سرخروئی حاصل کرون ایلچی کی التجا مہاراجہ نے قبول کی اور حکم دیا کہ کوئی سکھہ بہاول خان
کی رعیت پر دست درازی نکرے اور وکیل سے زر نذرانہ ٹھہراکر اُسکو خلعت بخشا اور حکم دیا کہ
نذرانہ حضور کرے چنانچہ وہ بہاول خان کی خدمت مین جاکر روپیہ لے آیا جس سے مہاراجہ
بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ فقیر عزیز الدین حکیم مقرب شاہی ایک خلعت گران بہا جاری طرف
سے لیکر خان کے پاس جائے اور سرو پا اُسکو پہنائے چنانچہ فقیر عزیز الدین خلعت
لیکر بہاولپور گیا والی بہاولپور نے شہر کے باہر تک استقبال وکیل کا کیا اور بڑی عزت سے

شہر مین اُتارا بڑی تپاک سی دعوت کی اور خلعت پہنکر نہایت عزت کے ساتھہ عزیز الدین
کو رخصت کیا یہہ کام بخیر وخوبی جب انجام ہو گیا مہاراجہ شہر لاہور کو واپس آیا اور چند ے
قیام کرکر لشکر کے بڑہانے اور سامان جنگ کے بہم پہنچانے مین مصروف ہا توپخانے الگ
الگ قائم کرکر افسران لیق کو اسپر مامور کیا غوث خان کو کمیدانی عہدہ توپخانہ کا دیکر
حکم دیا کہ وہ نئی توپین ڈہلوا کر دو توپخانے جدید تیار کرے بہت سی فوج پیادہ وسوار بلاکر
رکہکر سامان ضروری انکو دیا اور بہت سی توار بندوقون کے بنانے پر مامور کئے ہ
جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا حسب الطلب پٹیالہ مین اور وصول کرنا
زر نذرانہ مالیر کوٹلہ وغیرہ ریاستون سی اور فتح کرنا قلعہ نرائن گڈہ کا اور قبضہ
مین لانا قلعہ پٹھانکوٹ وسیالکوٹ اور مطیع ہونا راجہ جسرٹہ وچمبہ وسکہ
اور نذرانہ لینا صاحب سنگہ گجراتیہ سی مع توپ احمد شاہی کے اور دخیل ہونا

قلعہ شیخوپورہ مین بعد جنگ وجدل

بعد انتظام و ترقی فوج کے مہاراجہ رنجیت سنگہ اس ارادہ مین تہا کہ اپنی مملکت و تسلط کو بڑہاے
والیان ملک کو زیر کرکے تمام سرزمین پنجاب کا مالک بنجاوے ہر ایک زور آور پر حملہ کرکے اُسکو
زیر کرے ابہی یہہ بات قرار نہین پائی تہی کہ مہم کسطرف کرنی چاہیے کہ راجہ صاحب سنگہ
والی پٹیالہ کا وکیل خدمت مین حاضر ہوا اور تحایف معمولی پیش کرکے عرض کی راجہ صاحب سنگہ
کے خاندان مین ایک ایسا فتنہ برپا ہوا ہی کہ اُسکا تدارک اُسکے اندازہ سی باہر ہے تشریح اُسکی
یہہ ہی کہ اُس راجہ کی رانی اُسکے برخلاف ہو کر چاہتی ہی کہ اپنے خورد سال بیٹے کرم سنگہ کو پٹیالہ
کی گدی پر بٹہلا کر اپنے شوہر کی ریاست کو بیدخل کرے جب تک اُنکا بالغ نہو خود حکومت
کرے سرداران ریاست و فرمان فوج اس بات مین سب اُسکے ساتھہ متفق و یکزبان ہین اب
راجہ حیران ہی اور نہین جانتا کہ کیا چارہ کرے اسواسطے اُسکی التجا ہے کہ اگر آپ لاہور سے

قدم رنجہ کرین تو آپکے رعب و داب سے رنجیت کے سب سردار اور فہرفوج کے راجہ کے مطیع
ہو جائینگے اور رانی بھی آپکے سمجھانے سے سمجھہ جائیگی اور ایسا فتنہ جسکے برپا ہونے سے
خاندان کی بربادی کا خوف ہی فرو ہو جائیگا بالفرض دشمن اگر ہوتا تو راجہ صاحب سنگھہ
کمر ہمت باندہکر اُسکا مقابلہ کرتا مگر اس کہر کی خرابی کا انتظام اُسکے قبضہ قدرت سے باہر ہے
آپکی اس تکلیف کے عوض مین دو تحفے راجہ صاحب سنگھہ پیش کرینگے ایک تو بڑی توپ جسکا نام
کڑہ خان ہے ایسی توپ پنجاب کی کسی ریاست مین نہین ہے دوسری موتیون کی مالا جسمین ایک سو
دانہ قیمتی ہیرا جڑا ہوا ہی ایک ایک موتی اُسکا گویا گوہر بے بہا ہے ان دو تحفون
کے علاوہ اور بھی زر نقد و اجناس نذرانہ مین پیش کرکے مہاراجہ کو خرسند کرینگا مہاراجہ
نے وکیل کی یہہ تقریر سنکر منظور کر لیا کہ ہم پٹیالہ جاکر اس فتنہ کو فرو کرینگے چنانچہ فوج کو
روانگی کا حکم مل گیا جب فوج روانہ ہو چکی خود بھی مہاراجہ نے پٹیالہ کیطرف کوچ کیا جب نزدیک
پہنچا خبر آئی کہ راجہ صاحب سنگھہ نے اپنی رانی کے ساتھہ صلح کر لی ہی کرم سنگھہ اپنے بیٹے کو
ولیعہدی کا خلعت دیدیا ہی اس تدبیر سے امرای ریاست و فہران فوج بھی راضی ہو گئے
ہین اور انتظام کلی وقوع مین آگیا ہے تہانیسر کے علاقہ مین رانی کے لئے ریاست سے علاوہ
جاگیر مقرر ہو گئی ہے یہہ بات سنکر مہاراجہ نے کچھہ خیال نہ کیا اور پٹیالہ جا پہنچا راجہ صاحب سنگھہ
نے جب سنا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ تشریف لایا ہی استقبال کے لئے شہر کے باہر تک آیا اور اپنے
باغ مین اُتار کر بڑی عزت و احترام سے دعوت کی چند روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکھا نذر
نقد و اجناس قیمتی نذرانہ مین پیش کئے مگر وہ دو تحفے یعنی کڑہ خان توپ اور سلک مروارید
جسکے دینے کے لئے وکیل کی معرفت اقرار کیا تہا نہ دئے اس بات پر مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے
سخت ناراض ہوا اور مجبور کرکے راجہ صاحب سنگھہ سے وہ دونو چیزین طلب کین چونکہ صاحب سنگھہ نے
خود ہی رنجیت سنگھہ کو بلا لیا تہا اسباب مین ناچار ہو گیا اور بنظر رفع فتنہ و فساد کے کڑہ خان
توپ اور سلک مروارید مہاراجہ کیخدمت مین بھیجدی دوسری روز مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے فوج کو

واپسی کا حکم دیا اور راجہ صاحب سنگھ کو آخری ملاقات اور رخصت دینے کے لئے
بلایا جب وہ آیا تو اتفاقاً وہی موتیون کی مالا اُسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنے ہوئے
تہا راجہ صاحب سنگھ کے ساتھہ اُسکا خورد سال فرزند بہی تہا اُسکو مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے براہ محبت اپنی گود مین لے لیا اُسکے جب مالا موتیون کی مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے گلے مین دیکہی تو پہچان لی اور کہنے لگا کہ یہہ مالا تو وہی مالا ہے
جسکو مین بہنکر آیا تہا نہ جانے یہہ کہان سے آگئی میری مالا مجھکو دیدو مہاراجہ یہہ
بات سنکر چپ ہورہا لڑکے نے دوبارہ اصرار کیا اور مالا طلب کی یہانتک کہ رونے لگا
جب ایسی حالت مین سردار دیا سنگھ نے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا آنالیق تہا وہ مالا
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے گلے سے اُتار لڑکے کے گلے مین ڈالدی اور کہا کہ اب تم یہہ
مالا مہاراجہ رنجیت سنگھ کی عطایات تصور کرکے پہنو چنانچہ وہ مالا کرم سنگھ نے لی راجہ
صاحب سنگھ نے اگرچہ اُسوقت مالا کے واپس لینے مین بہت انکار کیا اور اپنے لڑکے کو
چشم نمائی کی مگر کے نے وہ مالا دی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بہی پہر واپس نہ لی اسطرح سے
رخصت ہوکر راجہ صاحب سنگھ جلکر مہاراجہ رنجیت سنگھ بالیر کوٹلہ کو گیا اور نواب مالیر کوٹلہ
کے علاقہ مین داخل ہوکر غارت شروع کی سررزہ سب گانو لوٹ لئے جب متصل شہر
پہنچا شہر کے باہر مقام دیا مدیہ وکیل رئیس کو کہلا بہیجا کہ پنجاب کے علاقہ مین سب
رئیس ہماری فرمانبردار اور مطیع ہوگئی ہین ہر ایک رئیس سے ہمنے اوّل نذرانہ قرار وقتی وصول
کیا ہے اور آیندہ کے لیے خراج سالانہ اُسپر مقرر کرکے خراج گزار بنایا ہے تمکو چاہیے کہ اوسی طرح
کیطرح تم بہی اطاعت مین آؤ بعد اربنجاؤ ہماری جملہ سے امان پاؤ بالفعل نذرانہ داخل کرو
آیندہ کے لئے رقم خراج کی اپنے ذمہ پر قبول کرکے سند لکہہ دو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ
یہہ حکم مہاراجہ کا جب رئیس مالیر کوٹلہ کے پاس پہنچا نہایت ڈرا اور فی الفور مہاراجہ کی خدمت
مین حاضر ہوکر اطاعت مان لی اور نذرانہ نقد و جنس داخل کرکے مہاراجہ کو رضامند کیا

آیندہ کے لئے اطاعت نامہ لکھدیا غرض اس حیلہ سے اپنے علاقہ کو غارت سے بچایا وہان سے
اگرچہ ارادہ مہاراجہ کا یہہ تہا کہ لاہور کو کوچ کرے مگر ایک مخبر کی زبانی وہان معلوم ہوا کہ
نراین گڈہ کا رئیس نوجوان کمال مغرور و سرکش ہے ایک معقول جماعت سواران کی اُسکے
پاس رہتی ہے اور وہ دور دور تک جاکر ملکون کو لوٹتا ہے کسیکی اطاعت اسکو منظور نہین
ہی دولت مال خزانہ اونٹ گہوڑے بیشمار اُسکے پاس ہین اگر مہاراجہ اُسپر یورش کرکے اُسکو
زیر کرے تو بہت سی دولت پائی یہہ خبر پاکر مہاراجہ نے نراین گڈہ کو کوچ کیا اور اُسکے علاقہ
مین داخل ہوکر دست درازی شروع کی بہت سا علاقہ لوٹ لیا باقیماندہ رعیت مہاراجہ کے
خوف سے بہاگ گئی جنکا نوالے لوگ جو سد راہ مہاراجہ کے ہوئے اور بجنگ پیش آئے اُنکو
سخت سزا دی گئی جب لشکر نراین گڈہ کے پاس پہنچا رئیس نراین گڈہ کا اپنی جمعیت کے ساتھ
قلعہ سے نکلکر مہاراجہ کے مقابل ہوا اور دونو فریق مین لڑائی ہونی لگی تمام دن لڑائی رہی دشمن
کی فوج مین صرف دو توپین تہین مگر گولنداز اُسکے اپنے فن مین ایسے کامل تہے کہ گولہ انکا
نہ سے خطا نہین جاتا تہا اُن توپون نے بہت سا نقصان مہاراجہ کی فوج کا کیا آخر یہ
جویز ہوئی کہ دلیران فوج جمع ہوکر دشمن پر جا پڑین اور اُس سے توپین چہین لین سردار فتح سنگھ
کالیان والہ اس فوج کا افسر تہا جب یہہ فوج دشمن کی توپون پر بڑی چستی سے حملہ آور ہوئی
تو دو فیر توپون کے کہاکر دشمن سے توپین چہین لین قریب بیس آدمی کے اس حملہ مین کام
آئے جب یہہ فوج توپین کہینچکر وہان سے چلے تو دشمنون کی فوج نے چاہا کہ اپنی توپین اُن سے
چہین لین توپین تو اُن کے ہاتہہ مین نہ آئین مگر سردار فتح سنگھ کالیان والہ کو اُنہون نے چارون
طرف سے گہیر لیا اُسوقت سردار کی ہمراہی مین دس بارہ سپاہی تہے جب تک وہ زندہ رہے
سردار تک کوئی دشمن پہنچنے نپایا جب وہ ماری گئے تو سردار خود اُنسے لڑنے لگا آخر مارا گیا
اُسوقت مہاراجہ نے اگرچہ فوج کو آواز دی کہ سب ملکر جائین اور سردار کو دشمنون سے چہڑائین
مگر شور و غل مین کسیکے نہ سنا ایسے ذی عزت سردار کے اُنکے نمکحلال وفادار کے ماری جانے سے

مہاراجہ بہت غمگین ہوا اور اُسکی فوج کو میدان سی منکوا کر داغدیا اس روز دونو فوجون
مین شام تک لڑائی ہوتی رہی دونو طرف سی تین سو پیادہ اور ایک سو سوار کام آیا شام
کے بعد دشمن پھر قلعہ مین گھس گیا اور دروازہ بند کر لئے چونکہ تو پین دشمن کی چھین چکی
اُس سے اُسکا حوصلہ کمال پست ہو گیا اور دل مین یقین کر لیا کہ اب دوسری لڑائی مین
مہاراجہ رنجیت سنگھ ضرور فتحیاب ہو کر قلعہ مجھہ سی لے لیگا اسواسطی وہ راتون رات جسقدر
اپنا نقد و جنس اُٹھا سکا قلعہ سی لیکر دوسری دروازہ کیطرف سی بھاگ گیا باقیماندہ اسباب
جو قسم پارچات و فرش وغیرہ تھا اُسکو جمع کر کر اُسنے آگ لگا دی جس سے وہ صبح تک جلکر خاکستر
ہو گیا جب صبح ہوئی مہاراجہ نے پھر فوج کو حکم دیا کہ لڑنے کو کمر باندہین اور توپخانہ قلعہ کے دروازہ
پر پہنچکر دروازہ توڑ ڈالین چنانچہ توپخانہ دروازہ پر جایا گیا اور گولہ چلنا شروع ہوا چند گولون
کی ضرب سے دروازہ ٹوٹ گیا اور فوج قلعہ کے اندر گئی تو کوئی آدمی قلعہ مین موجود نہ پایا صرف
چند کھوڑی اور اشترطویلہ مین بندہی ہوئی پائے اور ایک ذخیرہ بندوقون اور تلوارون کا ملا
موجودہ مال جسقدر دشمن چھوڑ گیا تھا اُسپر مہاراجہ قابض ہوا اور ایک فوج قلعہ مین مامور
کی اپنے کاردار تمام علاقہ مین جو زاین گڈہ کے متعلق تھا بھیجدئے اور فیصلہ کامل کر کے
وہان سی دریای ستلج کیطرف مراجعت کی اور کشتی کے ذریعہ سی اوتر کر دوابہ بست جالندہر
مین داخل ہوا سردار فتح سنگھ اہلووالیہ نے وہان آکر قدمبوسی حاصل کی اُسکے اتفاق سے
مہاراجہ چند روز سیر و شکار مین مصروف رہا اور محکم چند کہتری کو جو ایک لیئق اہلکار و جوانمرد
آدمی تھا دیوانی کا خطاب دیکر تمام علاقہ دوابہ بست جالندہر و دامن کوہ اُسکے سپرد کیا اور خلعت
فاخرہ دیکر وہانکا حاکم مقرر کیا اور چاہا کہ چند روز علاقہ دامان کوہ مین رہ کر سیر و شکار مین
مصروف رہی وہانسی جب مہاراج پٹھان کوٹ کے قریب پہنچا تو قلعدار مہاراجہ سنسار چند کا جو قلعہ
مین مامور تھا ڈر گیا اور مہاراجہ کے حملے کے خوف سی دروازہ قلعہ کا مستحکم کر لیا بلکہ سلام کیواسطے
بھی مہاراجہ کیخدمت مین نہ آیا یہ حرکت قلعدار کی مہاراجہ کو پسند نہ آئی اور فوج کو حکم دیا کہ

فی الفور توپین لگا کر قلعہ کو اڑا دین اور اسباب جسقدر قلعہ مین ہی ضبط کر لیا جاہی
اس حکم کے اجرا پاتے ہی جوانمردان فوج نے قلعہ کو گھیر لیا اور توپ چلنے لگی قلعدار نے
جانا کہ اب جانپر آبنی ہے قلعہ فتح کر کر مہاراجہ مجھکو ضرور قتل کر دیگا بہتر یہ ہی کہ قلعہ مہاراجہ
کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ وہ خدمت مین حاضر ہوا اور امان پاکر قلعہ مہاراجہ کو دیدیا مہاراجہ
نے قلعہ لیکر اپنا قلعدار اور لشکر اُسمین مامور کر دیا اور قلعہ کے متعلق علاقہ پر اپنا تصرف کر لیا
اگرچہ مہاراجہ سنسار چند نے بعد فتح اس قلعہ کے چند عرائض درباب والیسی قلعہ بھاگوٹ
کے مہاراجہ کیخدمت مین بھیجین اور چاہا کہ کسیطرح مہاراجہ پہر یہہ علاقہ مجھکو کر دی مگر اسکی
کوئی درخواست منظور نہوئی ناچار وہ خاموش ہو رہا پٹھان کوٹ سے روانہ ہوکر مہاراجہ جسرو ٹھہہ
کے قلعہ مین پہنچا مہاراجہ کے آنیکی خبر جب راجہ جسرو ٹھہہ کو پہنچی اپنے شہر سے نکلکر خدمت مین
حاضر ہوا اور تحایف معمولی نذر بگذرکر عرض کی کہ اس ٹہوڑی سے ملک مین جو داماں کوہ مین
واقع ہی قدیم سے میری بزرگ مالک و قابض چلے آئے ہین اور قوم راجپوت اسمین مقیم ہے
اُن سب کے اتفاق سے اب سرکردہی مجھکو ملی ہوئی ہے ہماری بزرگ کبھی اس علاقہ سے باہر
نہین گئے پنجاب کے مالک و حاکم سے ہمارا علاقہ رہتا ہی جو کوئی پنجاب کا فرمان فرما ہوتا ہے
اسکو ہم بھی معمولی خراج سالانہ ادا کیا کرتے ہین اب جو خدا نے پنجاب کا علاقہ مہاراجہ کی
حکومت مین دیا ہی اور تمام رؤسای پنجاب مطیع و فرمانبردار ہو چکے ہین بندہ بھی جان و دل
سے اطاعت مین حاضر ہے حکم سے ہرگز عدول نہوگا کمال مہربانی مہاراجہ کی یہہ ہی کہ یہہ
تکڑ روئی کا جو میری پاس ہے بدستور قایم رکھی مہاراجہ اُسکی تقریر دلپذیر کلامی سے
نہایت خوش ہوا اور کمال مہربانی اُسپر کی اور فرمایا کہ تیری از خود حاضر ہو جانے سے
ہم بہت خوش ہین تم بدستور اپنے علاقہ مین فرمان فرما رہو ہم تمہاری علاقہ کی طمع نہین رکھتے
بشرطیکہ اب نذرانہ دو اور آیندہ مطیع و تابعدار رہ کر سالانہ خراج دیتے رہو کسی ہمارے
دشمن کے ساتھہ آمیزش نکرو چنانچہ اُسنے مہاراجہ کا فرمان بدل و جان منظور کیا اور مہاراجہ

کو اپنی ہمراہ شہر جسروٹھہ مین لے گیا اور اپنے مقدور سے زیادہ روپیہ خرچ کرکے مہاراجہ
کی ضیافت کی اور زر نذرانہ جسقدر مہاراجہ نے طلب کیا دیدیا آیندہ کے لئے اقرار نامہ
در باب ادای خراج سالانہ تحریر کرکے مہاراجہ کی تسلی کردی والئی جسروٹھہ مہاراجہ کو بہت
دن تک اپنے علاقہ مین شکار کھلاتا رہا اور اپنی خدمات سے کمال خوش کیا چونکہ مہاراجہ نے
راجہ جسروٹھہ سے ہر ایک بات واہل ریاست کوہستانی کا حال بخوبی دریافت کرلیا تہا
اور اسنے ریاست چمبہ کی دولتمندی کی بہت تعریف کی تہی اسواسطے مہاراجہ نے چمبہ
پر یورش کرنیکا مضبوط ارادہ کرلیا تہا چنانچہ شکار سے فارغ ہوکر فوج کو چمبہ کیطرف کوچ
کرنیکا حکم بلا بعد روانگی فوج کے خود بہی مہاراجہ اُس سمت کو روانہ ہوا جب آدہا رستہ طی ہوگیا
راجہ چمبہ نے خبر پائی اور اپنے مشیرون کو جمع کرکے اس باب مین مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے اُن
مین سے اکثر آدمیون کی رای اس بات پر قرار پائی کہ اس زبردست کو جو وہ مانگے دیکر اپنے علاقہ
سے رخصت کردینا چاہیئے کہ رعایا اُسکے خوف سے گہرونکو چہوڑکر بہاگ گئی ہے اور جنگ کرنیمین
اگر فتح بہی ہوجائے تو بہی ہزارون نقصان ہین راجہ کو یہی بہہ تجویز پسند آئی اور ایک وکیل اظہار اطاعت
کے لئے مہاراجہ کیخدمت مین روانہ کیا جو عین راہ مین خدمت مین شرفیاب ہوا اور عرض کی کہ
راجہ چمبہ کو اطاعت مہاراجہ کی بدل وجان منظور ہے کسیطرح انکار نہین چونکہ مہاراجہ کے حملہ سے
تمام رعایا خوفناک ہورہی ہے اور بعضی نادان اپنے گہرون کو چہوڑکر بہاگ گئی ہین اب مہاراجہ کے
آگے جانے سے بڑا زلزلہ پہاڑ مین پیدا ہوجائیگا اور رعیت خوفناک ہوکر بہاگ جائیگی نذرانہ حتی
المقدور راجہ پیش کرسکتا ہے مہاراجہ اتنا بار اُسکے سر پر رکہی جتنا وہ اُٹہا سکے چنانچہ رقم نذرانہ
کی قرار پاکر دوبارہ چمبہ مین گیا اور روپیہ لے آیا علاوہ اُسکے مہاراجہ کی ضیافت کا روپیہ نقد
ملک داخل کیا اور آیندہ کے لئے اطاعت نامہ پیش کرکے خلعت رخصتانہ حاصل کیا مہاراجہ
نے سوا ہی خلعت وکیل کے ایک خلعت گرانبہا راجہ چمبہ کے لئے عطا کیا اور فوج کو حکم دیا کہ
پہاڑ سے اتر کر ڈیرہ کرین چنانچہ سب فوج پہاڑ سے اتر آئی اور میدان مین آکر خیمہ زن ہوئی

وہان آکر مہاراجہ نے تمام رؤسار گردونواح کو بلایا اور چاہا کہ ایک جشن کرین اور آزمائین کہ
اب رؤسای پنجاب مین سے جو اس نواح مین ہین کون شخص اخلاص باطن سے خدمت مین حاضر ہوتا ہے
اور کون برخلاف ہے چنانچہ سب کے نام خطوط جاری ہوئے بڑے سردار اسطرف کے سردار
جیون سنگھ مالک سیالکوٹ اور صاحب سنگھ والی گجرات تہے انکو بہی اس جشن مین بلایا گیا اور چہوٹے
چہوٹے سردار تو اکثر آگئے مگر یہ دونو نہ آئے کہ انکو خوف تہا کہ رنجیت سنگہ ہمکو گہر بلاکر قید کریگا
تو پہر رہائی مشکل ہوگی جان مال دونو پر آفت آئیگی جب مہاراجہ نے دیکہا کہ دونو کے دلمین
عداوت ہے تو سرکوبی انکی واجب تصور کرکے پہلے سیالکوٹ کو کوچ کیا نزدیک پہنچکر پہلے ایک
وکیل سردار جیون سنگہ مالک سیالکوٹ کے پاس بہیجا اور ہدایت کی کہ اگر سلامتی جان ومال کی
مطلوب ہے تو نذرانہ دو آیندہ کے لئے اطاعت نامہ لکہدو اور امان پاؤ ورنہ جنگ کرو بعد
جنگ کے پہر کوئی عذر سماعت نہوگا چونکہ قلعہ سیالکوٹ کا نہایت مستحکم تہا اور سامان جنگ
کا سردار جیون سنگہ موجود رکہتا تہا قلعہ کے استحکام پر مغرور ہوکر وکیل کو جواب صاف دیا
اور کہا کہ میری پاس روپیہ موجود نہین ہے اور نہ مین لڑنا چاہتا ہون رنجیت سنگہ اگر میری ساتہہ
لڑیگا تو بحالت ناچاری لڑنا پڑیگا یہہ جواب سنکر مہاراجہ نے بہت افروختہ ہوکر شہر کو کوچ کیا
شہر کے باہر کا علاقہ سب لوٹ لیا پہر شہر کا محاصرہ کیا سردار جیون سنگہ نے بہی قلعہ کی سخت
مضبوطی کی اکہہزار آدمی فوج کا جو اسکے پاس نوکر تہا قلعہ کی دیوارونپر متعین کردیا چار توپین
جو اسکے پاس تہین چارون دیوارون پر ایک ایک نصب کردی اور نہایت انتظام کے ساتہہ
لڑائی شروع کی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پہلے شہر پر حملہ کیا اور فوج قلعہ سے نکلکر مقابل ہوئی اور بہت
سا کشت وخون ہوکر جیون سنگہ کی فوج تو قلعہ مین گہس گئی اور شہر مین دخل مہاراجہ رنجیت سنگہ
کا ہوگیا سکہوں نے شہر کی خوب خبر لی اور ایسا لوٹا کہ رعایا کو نان شبینہ سے محتاج کردیا پہر قلعہ کا
محاصرہ عمل مین آیا اور معرکہ جدال باندہا گیا فریقین کیطرف سے گولہ چلنے لگا تین دن لڑائی
ہوتی رہی اندر کے لوگون نے مہاراجہ کی فوج کے گہوڑے بہت تلف اور زخمی کئے آدمی بہی

بہت ماری گئے چونہے روز یہہ تجویز ٹہری کہ دو توپین قلعہ کے دروازہ پر لگادی جائین
کہ دروازہ ٹوٹ جائے ہر چند یہہ تجویز کی گئی کہ توپین مناسب گولے کے فاصلے پر لیجاکر
نصب کرین دشمن توپین وہان پہنچانے نہین دیتے تہے اور پے در پے گولہ قلعہ سی برستا
تہا آخر دلیران سکہہ خود توپونکو کہینچکر لے گئے ہر چند وہان گولہ دشمن کا بڑتا تہا باوجود مارے
جانے چند آدمیون کے خیال نہ کیا اور گولہ رانی شروع کی سوای اُسکے چارونطرف قلعہ کے
لڑائی ڈالدی آخر پے در پے گولون کے لگنے سے قلعہ کا دروازہ ٹوٹ گیا اور فوج مہاراجہ
کی داخل قلعہ ہوگئی جاتی ہی انتظام قلعہ کا کرلیا دشمن کی فوج کے ہتہیار لیکر قلعہ سی نکالدیا
اگرچہ خاص خاص لوگ سردار جیون سنگہ کے عین محاصرہ سی ہی بہاگ گئے تہے مگر فوج کی لوگ
جنگ پر مستعد تہی بعد فتح قلعہ کے مہاراجہ نے سردار جیون سنگہ کو قید کرلیا اور اُسکا ملک و املاک
و مال خزانہ و ذخیرہ ہر جنس کا اپنی ضبطی مین لیا اور شہر مین منادی کردی کہ اب شہر کے لوگ بے
اندیشہ اپنی اپنی گہرون مین آباد ہون اسکام سی فارغ ہوکر گجرات کی سمت کو فوج روانہ ہوئی اور حکم
ملا کہ بہت جلد مسافت طی کرکے گجرات پہنچ جائین فوج کی روانگی کے بعد خود بہی مہاراجہ رنجیت سنگہ
اُسطرف کو روانہ ہوا یہہ خبر پاکر صاحب سنگہ والی گجرات بہت ڈرا اور یقین کرلیا کہ سیالکوٹ کیطرح
میرا ملک بہی لٹ جائیگا بالفعل اطاعت مین بہتری ہی چنانچہ وکیل بہیجکر اطاعت ظاہر کی اور
نذرانہ معقول اپنے ذمہ قبول کیا اور زنبورکی توپ احمد شاہ درانی کی جو اُسکے پاس تہی نذرانہ
کے علاوہ نذر بہیجی اور دوبارہ اطاعت نامہ لکہدیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسی پر اکتفا کرکے
وہان سی کوچ کیا اور چاہا کہ قلعہ ڈسکہ کو بہی فتح کرلین اس ارادہ پر ڈسکہ کیطرف قدم بڑہایا وہان
ایک رئیس سردار مہان سنگہ نام حاکم و قابض تہا تہوڑیسی ملک کی حکومت اُسکے متعلق تہی روپیہ
بہی چندان اُسکے پاس نہا دوسو آدمی کی فوج تہی وہ بیچارہ آفت کا مارا مہاراجہ کے خوف سے
پہلے تو بہاگنے پر مستعد ہوا پہر بعد بدیدہ اپنی مشیرون کے بکمال عجز و انکسار مہاراجہ کیخدمتمین
آیا اور ایک گہوڑا نذر بہیجا اور اطاعت ظاہر کی نذرانہ بہی حتی المقدور دینا منظور کیا مہاراجہ

کو اُسکا انتظام بہت کمال پسند آیا اور نہوں نے اسکا نذرانہ لیکر اُسکو اپنی مراحمت سے ان بخشی اس مہم سے فارغ
ہوکر مہاراجہ قصبہ اکھنور کو گیا اور چاہا کہ یہہ علاقہ بھی اپنے زیر تسلط کرلیوے جب شہر سے بفاصلہ دو کوس
میل کے پہنچا عالم خان اکھنور کا زمیندار استقبال کے لئے سر راہ آکھڑا ہوا اور قدمبوس ہوکر اطاعت
ظاہر کی مہاراجہ نے اُسپر بہت مہربانی کی اور نذرانہ لیکر آئندہ کے لئے اطاعت نامہ لکھوا لیا
عالمخان نے ہر ایک حکم کی تعمیل کی اور مہاراجہ کو قصبہ مین لیجاکر تین روز اپنا مہمان کیا
اور ایسی ضیافت کی کہ مہاراجہ خوش ہوگیا بعد انصرام اس کام کے مہاراجہ نے وہانسے
لاہور کو کوچ کیا اور شہر مین پہنچکر مالی دفتر کا انتظام کیا اور پنڈت گنگا رام کو جو انہین ایام
مین وطن سے لاہور مین آیا تہا یہہ خدمت سپرد کی کہ کاغذات دفتر تیار کرے جب مالی دفتر
تیار ہوجاوے تو فوج کا دفتر لکھے چنانچہ اُس لیاقت اہلکار نے دفتر کے بنانے مین بہت کوشش
کی اور سرانجامی کا خطاب حاصل کیا غرض کہ مہاراجہ انتظام امورات مالی ملکی مین مصروف
تہا کہ ایک گروہ زمینداران نواح شیخوپورہ کا قلعہ کے دروازہ پر اگر داد خواہ ہوا مہاراجہ نے
انکو طلب بلایا اور دریافت حال کیا اُنہون نے ظاہر کیا کہ سردار جیل سنگہ و امیر سنگہ نے
جو قلعہ شیخوپور پر قابض ہین رعیت کو لوٹ لیا ہے اُنکی فوج کے سکہہ دور دور تک ڈاکہ مارتے
ہین جسقدر علاقہ اُنکے زیر حکومت ہے کسی زمیندار کے گہر اُنہون نے پیالہ پانی پینے کا نہین چہوڑا
تمام فاقون کے مارے مررہے ہین اسواسطے ہم مہاراجہ کے حضور مین داد خواہ ہین کہ ہمارا علاقہ بھی
مہاراجہ اپنی حکومت مین لے اور اُن ظالمون کے پنجہ سے ہمکو چہوڑائے مہاراجہ نے اُنکا حال
سنکر اُنکی فریاد رسی کی اور شہزادہ کہڑک سنگہ کو حکم دیا کہ ایک توپخانہ اور چار ہزار فوج ہمراہ لیکر
شیخوپورہ کو کوچ کرے چونکہ قلعہ مضبوط اور محکم تہا مہاراجہ نے توپین اپنے توپخانہ سے عمدہ عمدہ
قلعہ شکن انتخاب کرکے اس مہم مین مامور کین اور بسبب خورد سالی شہزادہ کے سردار حکما سنگہ کو افسر
اس فوج کا بنایا جب یہہ لشکر لاہور سے چلکر شیخوپور کے نزدیک پہنچا رنجیل سنگہ و امیر سنگہ کے
نام طلبی کا حکم جاری ہوا مگر اُن دونون مین سے ایک بہی حاضر نہوا اور مستعد بجنگ ہوکر مضبوط

کرلیا شہزادہ نے وہان جاکر اپنی فوج محاصرہ برپا مورکردی اور مورچال باندہکر لڑائی شروع
کی لیکن بسبب استحکام قلعہ کے توپ کا گولہ دیوار پر کام نہین کرتا تہا بلکہ بہت نقصان کرتا تہا
بندوقون کی گولیان بہی اندر سے بادل کیطرح برستی تہین چند روز یکمال جانفشانی مہاراجہ
کی فوج قلعہ کے ساتہہ لڑتی رہی مگر قلعہ کی کوئی دیوار مسمار نہوئی جب مہم نے طول کہینچا
تو ضرورت ہوئی کہ لشکر زیادہ کیا جاے اور توپین بڑہائی جائین اس مجوز پر شہزادہ نے مہاراجہ
کے نام عریضہ لکہا اور مدد طلب کی خط کے پڑہتے ہی مہاراجہ رنجیت سنگہ جو شمین آیا اور حکم
دیا کہ بڑی توپ احمد شاہی جو صاحب سنگہ بہنگی گجراتیہ سے لی گئی ہے فوراً شیخوپورہ کو روانہ
ہو اور خود بہی مہاراجہ نے ایک جرّار فوج و توپخانہ کے ساتہہ شیخوپورہ کا عزم کیا جب
مہاراجہ اور مہاراجہ کی جدید فوج پہلی فوج کے شامل ہوئی اور مجمع کثیر ہوگیا تو بڑی استحکام
کے ساتہہ لڑائی دوبارہ شروع ہوئی دو روز تک کارزار گرم رہا تیسرے روز مہاراجہ نے
احمد شاہی توپ قلعہ کے دروازہ پر لگادی اور ایک سو گولہ قلعہ کا درواز باش پاش
کردیا جوانمردان فوج سب حملہ کرکے قلعہ مین گہس گئے اور نقارہ فتح کا بجنے لگا قلعہ مین جاکر
مہاراج نے اریل سنگہ و امیر سنگہ دونو کو پکڑ لیا اور مال و خزانہ و سامان جنگ کا سب ضبط
کرلیا انکی فوج جب قلعہ سے نکلی سب نے ملکر مہاراجہ سے نوکری کی درخواست کی اور مہاراجہ نے
براہ پروریش ان سبکو اپنا نوکر کرلیا اور بڑا مال لیکر لاہور کو معاودت کی چونکہ شیخوپورہ کا ملک
شہزادہ کہڑک سنگہ کے نام پر فتح ہوا تہا مہاراجہ نے تمام علاقہ اسیکو جاگیر مین دیدیا اور سپرد
وحکومت اس علاقہ کی شہزادہ کہڑک سنگہ کی والدہ رانی نکائن کے حوالہ کی چنانچہ وہ تمام عمر
قلعہ شیخوپورہ مین قیام پذیر رہی کبہی کسی ضرورت کے کام کے لئے لاہور مین جاتی تہی
آنا مسٹر صاحب سفیر انگریزی کا لاہور مین اور مقرر ہونا وکیل انگریزی کا ستلج کا حد
درمیانی درمیان علاقہ سرکار انگریزی و سرکار لاہور اور دوستی
قایم ہونا اور فتح کرنا بعض علاقہ کا ستلج مین اور نذرانہ لینا ہر ایک

رئیس سی اور قابض ہونا قلعہ کانگڑہ پر بعد اخراج شاہ کو رکھیہ

جب پے در پے فتوحات مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو پنجاب کے ملک مین بعنایت ایزدی حاصل
ہوتی گئین اور ایک زبردست ریاست لاہور مین قایم ہوگئی قابضان ملک و رئیسان علاقہ جسقدر قدیمی
نیست و نابود ہوتے گئے کوئی ہم پلہ و ہمسر باقی نرہا تو صاحبان انگریز کو اسطرف خیال ہوا
اور صاحب بہادر ایجنٹ دہلی اس بات پر مستعد ہوئے کہ اس فتحیاب سردار اور زبردست
مہاراجہ کے ساتھہ دوستی قایم ہوکر اسکے علاقہ اور انگریزی علاقہ مین حدود مقرر ہوجائین
تو بہتر ہے تاکہ آیندہ خرخشہ باقی نرہی علاوہ اسکے انگریزون کو اسوقت یہہ بھی دریافت
ہوا تہا کہ نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس نے فرنگستان مین بڑی بڑی فتوحات حاصل
کین ہین اور اب اسکا ارادہ ہندوستان کے فتح کرنیکا ہے اس سبب سے انگریزون نے واجب
تصور کیا کہ ہندوستان کے رئیسون اور زبردست ہمسایون کے نگران حال رہین چنانچہ
چند جاسوس فرانس کے ملک کو بہیجے گئے اور چند آدمی تبدیر لباس سلطنت چین کیطرف
روانہ ہوئے اور مسٹر سر جارلس مٹکف صاحب بطریق سفارت و دریافت حال لاہور کو
مامور ہوا یہہ ایلچی بمقام امرتسر مہاراجہ کی خدمت مین آیا اور نامہ اپنی مطلب اور مقصود کا نواب
گورنر جنرل بہادر ہند کیطرف سے پیش کیا مہاراجہ نے وکیل کی بہت خاطر کی اور فقیر عزیز الدین
کو مامور کیا کہ صفیر انگریزی کی ضیافت و دعوت کا سامان اسکو روزمرہ پہنچا دیا کرے
جس سے اسکو کسیطرح کی تکلیف نہو اس ہوشیار اور دانا ایلچی نے اپنی اخلاق حمیدہ اور
خوش زبانی سے مہاراجہ کو بہت خوش کیا اکثر اوقات مہاراجہ اسکو روبرو بلاتا اور باتین
کیا کرتا مگر اصل مقصود کے جواب مین جسکے انجام کے لئے وہ آیا تہا کچھہ نہ کہتا جب کبھی وہ
یاد دلاتا تو کہتا کہ بعد مشورہ و تامل و غور کے اس بات مین جواب دیا جائیگا اور دل مین
آنریبل ارادہ مہاراجہ کا یہہ تہا کہ جواب لکھنے اور معاہدہ قایم ہونے سے اول جسقدر ملک
مین فتح کر سکے و میسر ہو تسلط مین آجاوے جب حدود قایم ہوگئی تو پھر موقع آگے بڑہنے

ترقی کرتا ہندوستان کیطرف رہیگا جن دنون مین کہ ایلچی انگریزی امرتسر مین مقیم
پذیر تہا اور مہاراجہ بہی امرتسر مین تشریف رکہتا تہا ایک ایسا فساد بیمابین کالی سکہون
اور فوج ہمراہی سفیر کے برپا ہوا کہ اس سے بڑا اندیشہ مہاراجہ کو ہوا مگر مہاراجہ نے اپنی کمال
دانائی اور لیاقت سے وہ فتنہ آسان طور سے فرو کرلیا اُسکی تشریح یہہ ہے کہ سفیر انگریزی کی
ہمراہی مین مسلمانی فوج ہندوستانی قریب سات آٹہہ سو سپاہی کے دہلی سے آئے تہے
جو اونٹہ کے باہر اُتری ہوئے تہے اور اُسی فوج مین سفیر کا خیمہ تہا بقریب ماہ محرم کے اُنہون
نے اپنی فوج مین ایک تعزیہ بنایا اور روسون تاریخ جس روز تعزیے اہل اسلام اُٹہا کر گردش
کرتے ہین اُنہون نے بہی بڑی کروفر کے ساتہہ تعزیہ اُٹہایا جسقدر فوج کا باجہ تہا وہ سب ہمراہ لیا
بڑی نقارہ اور شتربان اونٹون پر لاد کر ہمراہ لین اور شہر مین گردش کے لئے داخل ہوئے
اور ماتم و گریہ وزاری کا شور برپا کیا جب گردش کرکے شہر سے باہر نکلے تو کذر اُنکا اُس راستہ سے
ہوا جہان اکالی سکہونکا ڈیرہ تہا سکہون نے جب مسلمانون کو ایسی شان و شوکت سے آتے ہوئے
دیکہا تو تعصب مذہبی نے اُن کے دل مین جوش مارا اور چاہا کہ یورش کرکے مسلمانونکا تعزیہ
توڑ ڈالین اُن کے علم جھنڈے ساتہہ بڑی بڑی قیمتی کپڑے بندہی ہوئے ہین لوٹ لین اسباب پر
مستعد ہوکر تمام سکہون نے کمرین باندہ لین اور تلوارین کہینچکر اکال اکال کرتے ہوئے
مسلمانون پر جا پڑی پہلے تمام مسلمان یہہ حالت دیکہکر نہایت گہبرا گئے اور نہ چاہا کہ بیگانہ
ملک اور زیر عملداری مین جنگ کرین مگر جب اکالیون نے نام علم اُنکے آدمیون کے ہاتہہ
سے چہین کے تعزیہ توڑ ڈالا شتربان پہاڑ ڈالین تو یہہ ظلم وہ آکہہ سے نہ دیکہہ سکے اور اُنہون
نے بندوقین بہر کر اکالیون کیطرف سر کین اور فوج قواعدوان نے باقاعدہ لڑائی
شروع کی جسسے بہت اکالے مارے گئے اور بقیہ ماندہ سکہون کو وہان سے بہینک کر
بہاگ گئی کوئی میدان مین نظر نہ آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ کو جب یہہ خبر پہنچی فی الفور
سوار ہوکر موقع پر پہنچا اور ہندوستانی سوارون کو جنہون نے سکہون پر زیادتی کی تہی

خوشامد و شیرین زبانی کے ساتھہ تسلی دی اور کئی سو روپیہ نقد انکو بطور عطایات
بخشا مگر انہون نے بے اجازت اپنے گھر کے لینے مین عذر کیا اور راضی ہو گئے
پھر مہاراجہ سفیر کے خیمہ مین گیا اور سفیر کو کہ اُسوقت کمال غضب و غصہ کی حالت
مین تھا سرد کیا اور کہا کہ یہہ ایک اتفاقیہ زیادتی اکالیون سے ہو گئی ہے اُنکا قصور
معاف کرین اور اس باب مین کوئی تحریر نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین نہ لکھین
سفیر نے حسب موقع وقت رضامندی ظاہر کی اور اجازت دی کہ جو روپیہ مہاراجہ رنجیت
سنگھہ فوج کو دیتے ہین فوج لے لے کہ یہہ روپیہ اُنکی ہرج و نقصان کا معاوضہ ہی جو اُنکا
اس فتنہ و فساد مین واقع ہوا ہی مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے سفیر کے روبرو یہہ بھی وعدہ کیا
کہ اکالیان مفسد کو جنہون نے فساد و زیادتی کی تھی ضرور واقعی سزا دیگا مگر جب ہندوستانی
فوج رضامند ہو گئی اور سفیر نے بھی رضامندی ظاہر کی تو پھر اُس فوج کو کچھہ سزا نہوئی
صرف برائے نام چند آدمیون کو بخاطرداری سفیر کے چند روز کے واسطے نوکری سے برخاست
کر دیا تھا کیونکہ مہاراجہ کو اُس فوج کی خاطر بہت منظور تھی کیونکہ وہ فرقہ اپنے آپ کو
باختصاص تمام گورو گوبند سنگھہ کے ساتھہ منسوب کرتا تھا اور وہ لوگ لباس سیاہ
تمام بدن پر رکھتے تھے ہر وقت ہتھیار باندھے رہتے تھے غرض گورو گوبند سنگھہ کے
احکام کی تعمیل پوری پوری وہ کرتے تھے مسلمانون کے ساتھہ بھی اُنکی کمال عداوت
تھی بروز زد و شتم جسکو چاہتے تھے لوٹ لیتے تھے جب مہاراجہ کسی پر یورش کرتے
تھے تو تمام فوج کے آگے اُنکا لشکر ہوتا تھا اس بات پر اُنکو کسی جرم کی سزا نہین
ہوتی تھی اور مہاراجہ اُن کے ہر ایک جرم سے چشم پوشی کرتا تھا جب یہہ فتنہ فرو
ہو گیا تو مہاراجہ نے وکیل کو امرتسر مین ہی چھوڑا اور خود سوار ہوا اور چاہا کہ دریا کے
پار کا ملک تمام و کمال مین قبض و تصرف کرلے رئیسون کو جو اسملک مین حکومت کرتے
تھے سبکو زیر کر کے قبل از حدود بندی انکو اپنا خراج گزار بنالے کہ پھر کسیطرح کسیکو اسکے

تسلط نامہ مین عذر نرہے اس خیال سے پہلے امرتسر سے روانہ ہوکر قصور مین پہنچا چونکہ
ابھی وہ شہر بعد ویرانی و بربادی و تاراج سکھون کے بخوبی آباد نہین ہوا تہا ایک ہفتہ
تک وہان قیام رکہا اور رعایا کو کمال تسلی و اطمینان دیکر شہر مین آباد کیا وہان سے
دریای ستلج سے عبور کرکے فیروزپور مین قیام کیا اور حکم دیا کہ فقیر عزیز الدین امرتسر مین جاکر
سفیر انگریزی کو یہان لے آئے ایسا نہو کہ پھر کسیطرح فیمابین سکھون اور ہندوستانی
فوج کے آپسمین تکرار ہوجائے اور فتنہ تازہ ظاہر ہو چنانچہ فقیر عزیز الدین اُدہر کو روانہ
ہوا اور سفیر کو ہمراہ لے آیا فیروزپور سے مہاراجہ نے ایک برجستہ فوج بافسری سردار کرم سنگھ
چاہل کے فرید کوٹ کو مامور کی اور حکم دیا کہ یہہ فوج فرید کوٹ پر جاکر قبضہ کرلے اور اگر فرید کوٹ کا
رئیس بجنگ پیش آئے تو اُسکو سزا دیکر ملک و مال چہین لے چنانچہ اُس لشکر نے فوراً فرید کوٹ پہنچکر
شہر کو محاصرہ کرلیا رئیس فرید کوٹ نے کرم سنگھ چاہل کو قلعہ حوالہ کردیا اور ملک و مال سے دست بردار
ہوا اُسکو اُمید تہی کہ ہماری اطاعت و فرمانبرداری پر لحاظ کرکے مہاراجہ رنجیت سنگھ دوبارہ ہمکو
ریاست سپرد کردینگے اور خراج معمولی سالیانہ لے بلا کرینگے اس فتح کی خبر سنکر خود بہی مہاراجہ
فرید کوٹ پہنچا اور کل املاک و خزانہ ریاست کا اپنے قبضہ مین لیکر دیوان دیوان چند کو وان
کی حکومت سپرد کی اور مالکان ریاست منہہ دیکہتے رہ گئے اور اطاعت کرکے بہت پشیمان ہوئے
بعض امرای دربار نے بہی اگرچہ اُسوقت سعی کی کہ راجہ فرید کوٹ کو دوبارہ ریاست سپرد ہوجاے
مگر مہاراجہ نے کسیکا کہنا نہ مانا بعد اس انتظام کے فوج سکہی مالیر کوٹلہ کو روانہ ہوئی اور مہاراجہ
کو اُس ریاست پر بہی کامل قبضہ کرلینا منظور ہوا مالیر کوٹلہ کے نزدیک پہنچکر نواب کے پاس
وکیل بہیجا اور پیام دیا کہ فی الفور پچاس ہزار روپیہ نذرانہ کا نواب داخل کرے ورنہ ریاست
سے بیدخل ہوگا چونکہ ایک سال المل بہی بہ رئیس پچاس ہزار روپیہ نذرانہ دی چکا تہا اور بسبب
غارت سکہان اور لٹ جانے علاقہ اور زبردستی رعیت کے دو فصلہ نذرانہ کا رئیس سے
وصول نہین ہوا تہا اور ریاست فرضدار دربار تہی اسبات سے رئیس بہت گہبرایا اور بہانہ

عجز و نیاز کے ساتھہ اپنا اخلاص ظاہر کیا اگر مہاراجہ نے اُسکی تقصیر پر اعتماد نکیا اور مستعد بجنگ
ہوکر شہر کا محاصرہ کر لیا اُسوقت دوبارہ رئیس نے التجا کی کہ چھہ ماہ کی مہلت اگر مہاراجہ مجکو اس
روپیہ کے ادا کرنیمین عنایت کرے تو یہہ روپیہ ادا کرونگا وہ درخواست بہی منظور نہوئی اسواسطے
نواب نے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس وکیل اپنا بہیجا اور روپیہ قرض مانگا اسنے بدین شرط روپیہ دینا منظور
کیا کہ جبتک روپیہ ادا نہو علاقہ متعلقہ ریاست پر قبضہ اُسکا رہے اور قلعہ مین تہانہ کا قیام رہے
جب روپیہ ادا ہو ریاست رئیس کو واپس کر دیجائے چونکہ اُسوقت رئیس کی حالت نہایت ابتر تہی
اور وہ یقین کر چکا تہا کہ اب مہاراجہ رنجیت سنگہ اُسکی ریاست تمام و کمال چہین لیگا یہہ بات اُس نے
فوراً منظور کر لی اور نہایت منت و خوشامد مہاراجہ کی کر کے منجملہ پچاس ہزار روپیہ نذرانہ کے
تیئیس ہزار روپیہ معاف کرایا اور ستائیس ہزار روپیہ کے بدلے اپنی ریاست کا علاقہ راجہ پٹیالہ
کے پاس رہن کہہ دیا اُسنے اپنی کاردار علاقہ مین بہیجدئے اور مرتہن بنکر قبضہ شہر مرسونہ پر کر لیا
اور ستائیس ہزار روپیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیا روپیہ وصول کر کر مہاراجہ نے مالیر کوٹلہ سے
کوچ کیا اور قلعہ بہہنڈہ کا محاصرہ کر کے ایکروز مین فتح کیا اور قصبہ سنام کو غارت کر کے خاک
مین ملایا چونکہ یہہ دونو شہر مہاراجہ پٹیالہ کی ریاست کے تعلق تہے مہاراجہ پٹیالہ نے اپنا وکیل
مہاراجہ رنجیت سنگہ کیپاس متعین بہیجا اور درخواست کی کہ مہاراجہ کے حملون اور تاراج سے رعیت برباد
ہوتی ہے نذرانہ جسقدر لینا منظور ہو اُس سے اطلاع بخشی جاے کہ حاضر کردون چنانچہ پچاس ہزار
روپیہ نذرانہ ٹہہرا وہ مہاراجہ پٹیالہ نے فی الفور خدمتین بہیجدیا اور اپنی ملک کو غارت و تاراج سے
بچایا نذرانہ وصول کر کے مہاراجہ نے قلعہ بہہنڈہ اور سنام سے اپنا تہانہ اوٹہا لیا اسیطرح راجہ
جیند سے بہی معقول نذرانہ لیا ابہی مہاراجہ کی فوج جیند کے علاقہ مین تہی کہ رئیس انبالہ کے مرنے
کی خبر آئی اور معلوم ہوا کہ اُسکا وارث کوئی باقی نہین رہا مہاراجہ اگر اسوقت وہان فوج بہیجای تو
فوراً تمام علاقہ پر قابض ہو جائیگا یہہ خبر پانے ہی مہاراجہ نے دیوان محکم چند کو دس ہزار فوج کے
ساتھہ حکم دیا کہ فوراً انبالہ مین پہنچکر شہر پر قبضہ کرے اور رئیس متوفی کا خزانہ نقد و جنس جسقدر ہو

ضبط کرکے مال سرکار نصور کری چنانچہ حسب الحکم مہاراجہ کے دیوان محکم چند انبالہ کو روانہ ہوا جب
وہان پہنچا رعیت نے شہر کا دروازہ کہولدیا اور دخل دیوان محکم چند کا شہر و قلعہ پر ہوکر بہت سا
خزانہ و اسباب دستیاب ہوا فتح انبالہ کی خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی جیند کے علاقہ سی باہر نکلا اور
سفیر انگریزی کو قلعہ کہرالہ مین چہوڑ کر خود انبالہ کیطرف کوچ کیا وہان پہنچکر حکومت شہر و علاقہ انبالہ کی
مسمی گنڈا سنگہ صانی کو عنایت کی یہہ شخص مہاراجہ کے خدمتگارون مین نوکر تہا اسپر اسقدر مہربانی
ہوئی کہ انبالہ کے علاقہ کا اختیار اُسکو دیکر مستقل حاکم بنا دیا بعد فرصت اسکام کے مہاراجہ نے چاہا
کہ بتقریب تہوار دیوالی کے جمناجی پر جاکر غسل کری چنانچہ روانہ دوے جمن پر جاکر غسل کیا بہت سا مال
فقیرون محتاجون کو دیا معاودت کیوقت قصبہ جگادہری کا محاصرہ کرکے چاہا کہ اُسپر قبضہ کرلین مگر
اُس سمین نے نذرانہ معقول دیکر اپنی علاقہ کو مہاراجہ کی دست اندازی سی بچایا وہانسی چلکر اور جتنی ریاستین چہوٹی
چہوٹی سر راہ آئین سب سے نذرانہ لئی اور واپس آکر تمام فوج ہمراہ لئی ہوئے دریای ستلج سی اُترا اور فقیر
عزیز الدین کو حکم دیا کہ سفیر انگریزی کو قلعہ کہرالہ سی لیکر لاہور آجای جب مہاراجہ لاہور پہنچا بنظر استحکام
شہر لاہور کے سردار حکما سنگہ کے نام حکم جاری کیا کہ شہر لاہور کی فصیل جو بہت مقامات سی گر گئی ہے
فی الفور درست کرادیوی اور نیز چار و نطرف شہر کے نہایت عمیق خندق کہودکر دو نو طرف پختہ چونہ گچ
دیوار تعمیر ہو غرض خندق کا پندرہ گز اور اُسیقدر گہرائی رکہی جائی ہر ایک دروازہ شہر کے آگے
خندق کے اوپر پل پختہ تعمیر ہوکر دوسرا دروازہ پختہ باہر بنایا جائی تاکہ دو ہری دروازون سی شہر کا
استحکام ہو اس حکم کے جاری ہونے ہی عمارت جاری ہوئی اور ایک ایک دروازہ شہر کا ایک ایک
امیر کے سپرد ہو گیا کہ وہ اپنی اپنی نگرانی مین بہت جلد خندق و دروازی بنوادین جب بہتا بہی
طرح سی کام جاری ہو گیا تو مہاراجہ امرتسر گیا اور وہان جاکر قلعہ گوبند گڈہ کی بنیاد رکہی وہ کام
بہی نہایت سرگرمی کے ساتہہ جاری ہوا اتنی مین ایک تحریر کسی معتبر کی علاقہ مسمس ستلج سی اس
مضمون سے گزارش ہوئی کہ تمام رؤسای علاقہ آئدوی ستلج جسکو مہاراجہ نے بزور شمشیر اپنا مابعدار
بنایا اور ہر ایک سے نذرانہ وصول کئے تہے وہ سب کے سب مہاراجہ کی اطاعت سے پہر گئے اور سب نے

ملکر ایک عرضداشت صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمتمین بہ نمضمون بھیجی ہے کہ ہم
بار بار کی دست درازی و جور و تعدی مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور سی نہایت تنگ آگئے
ہین ہر ایک سال وہ اسطرف کے دورہ کو آتا ہے اُسکی فوج تو علاقہ کو لوٹ لیتی ہے اور وہ
ریاست کو لوٹ کر لیجاتا ہے مطیع و فرمانبردار وغیرہ اُسکی آنکھہ مین یکسان ہین اوسکو غرض
روپیہ سی ہی چاہیے کسیطرح سی ملے اسواسطے سب رئیس علاقہ سرستلج کے حمایت سرکار
انگریزی مین آنا چاہتے ہین سرکار بھکو اپنی حمایت مین لے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پنجہ سی چھڑا لے
خراج معمولی ہم سب حسب تجویز سرکار سالانہ ادا کرینگے اور جو رئیس ہم مین سی لاوارث مرجائیگا اُسکا
ملک علاقہ وجائداد سرکار کا حق ہوگا ان شرائط پر صاحب ایجنٹ بہادر دہلی نے اُنکی درخواست قبول
کرلی ہے اور نواب گورنر جنرل بہادر کی اجازت سی مہاراجہ پٹیالہ و راجہ ناہہ و جیند و کیتھل و
فرید کوٹ و ماڑین گڈھ و نواب مالیر کوٹلہ وغیرہ کے نام سہاب مین احکام جاری ہوگئی اور رئیسون
کیطرف سی اقرارنامہ داخل ہوگئی اب ایک جرار لشکر سردار و پیادہ مع توپخانجات جرنیل اوکرلونی صاحب
بہادر کے ماتحت دہلی سی روانہ ہوکر لدہیانہ مین آکر قیام پذیر ہوگیا ہے راجہ جیند نے لدہیانہ
مع قلعہ سرکار انگریزی کو دیدیا ہے جسمین سامان جنگ جمع ہوتا ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ سخت متحیر
ہوا اور رئیسون کی بیوفائی پر کمال افسوس کیا اگرچہ مہاراجہ کی فوج اسوقت چندان آراستہ و باقاعدہ
نہ تھی مگر جنگی و جانبازی مین طاق و مشہور آفاق تھی اُسی وقت تمام افسران فوج کے نام
پروانہ جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج لیکر لاہور آجائین اور دیوان محکم چند کے نام حکم لکھا گیا کہ
اپنی فوج لیکر دوابہ بست جالندہر سی لاہور مین آکر قیام کرے اور راجہ جہندر پال راجہ بسولی
و راجہ جسروٹہ و راجہ نورپور کے نام بھی خطوط جاری ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت کے ساتھہ حضور مین
حاضر ہون اگرچہ ارادہ اُنکا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مخالف نہ تھا مگر بہرحال انتظام منظور تھا فوج
کے ہر ایک سپاہی کو پوری پوری ہتھیار و بدرقے سامان کی درستی کا حکم ہوا اس خبر کے ملنے
سی دو روز بعد مسٹر مٹکاف صاحب بہادر سفیر انگریزی مہاراجہ کے پاس آیا اور نواب گورنر جنرل

بہادر کا مرسلہ پیش کیا اُسمین تحریر تہا کہ رؤسا و علاقہ ستلج جسقدر موجود ہین سب اپنی تمنا دلی سے
سرکار انگریز بہادر کے زیر حمایت آگئے ہین اور سرکار نے اُنکو اپنی سایۂ عاطفت مین پناہ دی
ہی اُنکی حفاظت و حمایت کے لئے انگریزی فوج نے بمقام لدہیانہ چہاونی قائم کرلی ہی آیندہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر والی لاہور کی ذات پر اُمید ہی کہ وہ سرکار انگریز بہادر کے ساتھہ
رابطہ محبت کا قائم رکہکر ان تمام رئیسون کو جو دریای ستلج کے شرق کو واقع ہین اپنی دست
اندازی و حکومت سے بری تصور کریگا اور کبہی ایسا عمل ظہور مین نہ لائیگا جو سرکار انگریز کی دشمنی پر
مبنی ہوگا آیندہ فیما بین پایۂ پنجاب و علاقہ متعلقہ سرکار انگریز بہادر دریای ستلج حد فاصل
قائم رہیگی مہاراجہ کو اختیار نہوگا کہ بے اجازت سرکار انگریز کے دریای ستلج سے اُتری یا لشکر بہیجے
اور اب جسقدر علاقہ انبالہ و ناراین گڈہ و فرید کوٹ مہاراجہ نے اُنکی مالکون کو بیدخل کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہی وہ سب مالکون کو واپس کردینا ہوگا رئیس مالیر کوٹلہ پر جو فرمان لیا جانا قرار پایا ہے
اُسکے لینے کا مہاراجہ مستحق نسمجہا جائیگا پس اگر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو سرکار انگریز کے ساتھہ دوستی
کرنا منظور ہو تو آپسمین عہدنامہ محبت و اتحاد کا ترتیب پاکر دوستی قائم ہوجائے اور مہاراجہ
اپنی فوج جو ستلج پار کے علاقہ مین ہی بالے قلعہ اور مکانات مالکون کے چہوڑکر آیندہ اُنسے
مزاحمت نرکہے ستلج دریا کا حد ہونا منظور کرے تو سرکار انگریزی مہاراجہ کی دوست ہوگی
ورنہ دشمنی کا اظہار عمل مین آویگا اس خط کے مضمون پر جب مہاراجہ نے اطلاع پائی سفیر کو جواب
دیا کہ اسباب مین بعد مشورہ و تدبیر جواب صواب دیا جائیگا چنانچہ تمام امرای دربار و خادمان
جان نثار کو جمع کرکے باتفاق رایہی مشورت کی کہ انگریزون کے باب مین کیا مشورت کرنی چاہیے
چنانچہ بعض عاقبت اندیش نادان کم فہمون نے یہہ صلاح دی کہ مہاراجہ کو فتح کیا ہوا ملک واپس
دینا نچاہیے کہ اسمین کمال سبکی ہوگی فوج جان نثار کو ہمراہ لیکر لڑنا چاہیے بعض کی رائے
اسکے برخلاف تہی وہ کہتے تہے کہ انگریز بڑے شاہنشاہ ہین جنہون نے لندن سے چلکر ہندوستان
فتح کیا ہی اُن سے لڑائی و دشمنی بہتر نہین ہی دوستی کا برتاؤ رہی تو بہتر ہے ایسے ایسے ملک

ملک مہاراجہ بہتیری فتح کرلیگا چھوڑ دینے مین کیا مضایقہ ہی انگریز تو اپنی دوست پنجابینگے
ہندوستان کیطرف سی کوئی خلش باقی نہ رہیگا مہاراجہ نے دونو فریق کی تقریرین سنی اور نچاہا
کہ انگریز جیسے شاہنشاہ کے ساتھہ بیکار لڑکے جنگ کری کہ اسمین سراسر زوال مملکت و دولت
کا متصور تہا اور فتح کرنیکے لئی اور یہی بہت سی علاقہ پنجاب کے اسکو باقی تہی یہہ سوچکر انگریزون کا
کہنا مان لیا اور تمام علاقہ سس ستلج کا جو بزور شمشیر فتح کیا ہوا تہا انگریزون کو دیدیا اپنی
کارداز طلب کرلئے تمام فوج اپنی اسلک سے اٹہالی دریای ستلج دونو سلطنتو مین حد فاصل مقرر
کردیا رعیتونکی حکومت سی دست بردار ہوا اور عہدنامہ محبت و اتحاد کا لکہکر سفیر انگریزی کے حوالہ
کردیا اور سفیر انگریزی نے نواب گورنر جنرل کے مہری و دستخطی اتحادنامہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیا اور اس
روز سی دونو سرکارون کے درمیان دوستی قایم ہوگئی بعد اس تمام وکمال انتظام کے مہاراجہ نے
سفیر کو بڑی عزت کے ساتہہ رخصت کیا اور خلعت گرانبہا مع نقد و جنس و اسپ و زین وغیرہ سامان
رخصتانہ مین دیا چونکہ ان دنون مین جرنیل امرسنگہ تہانہ نے دوبارہ لشکر گورکہیہ کا لیکر کانگڑہ
پر یورش کی تہی اور راجہ سنسار چند قلعہ مین محصور تہا بحالت ناچاری محاصرہ پے در پے راجہ
سنسار چند نے اپنا وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس بہیجا اور درخواست کی کہ اگر مہاراجہ میری
امداد کرے اور گورکہیون کے لشکر کو ستلج پار اتار دی تو قلعہ کانگڑہ کا نذرانہ مین دونگا مگر مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے بسبب بیش ہونے جواب و سوال انگریزون کے اسطرف توجہ نہین کی تہی جب
انگریزون کے معاملہ مین فیصلہ ہوچکا تو درخواست وکیل کی منظور ہوئی اور مہاراجہ کانگڑہ
کیطرف جانیکے لئی مستعد ہوا اور سامان جنگ کا ہمراہ لیکر کانگڑہ کو کوچ کیا جب بکوچ متواتر
کانگڑہ پہنچا وکیل کی معرفت راجہ سنسار چند کو یہہ پیام دیا کہ اگر راجہ جنگ کرنے سے پہلے
ہمارا دخل قلعہ پر کرادیوی تو ہم گورکہیون کے ساتہہ جنگ کرکے اسکو اسلک سے نکال دینگے اور
اگر راجہ کو دخل دینے مین عذر ہو تو ہمکو کیا غرض ہی کہ گورکہیون کے ساتہہ لڑین اور اپنی فوج
برباد کرین یہہ پیام جب راجہ سنسار چند کے پاس پہنچا کمال حیران ہوا کیونکہ اسکا مہاراجہ کے

سانبہ بہہ اقرار نہا کہ جب مہاراجہ کی سعی و کوشش سی گورکہا فوج اُسکے علاقہ سی نکلجائے
تو وہ قلعہ کانگڑہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیوی اب جو مہاراجہ اسبات پر مستعد ہوا کہ جنگ سے
پہلے ہی اُسکا دخل قلعہ پر ہوجائی تو اسمین راجہ سنسار چند سخت حیرانگی مین نہا کہ کیا کرے اگر
مہاراجہ کے حکم کے برخلاف قلعہ کے دخل دینی مین عذر کرتا تو مہاراجہ بہی اُسکا دشمن ہوجاتا اس
تردد و تفکر مین اُسنے دوبارہ فتح چند اپنی بہائی کو مہاراجہ کی خدمت مین بہیجا اور پیام دیا کہ پہلے
بہی جب سنسار چند نے اپنی امداد پر مہاراجہ کو لاہور سے بلایا نہا بعد نکلجانے گورکہیون کے
حسب وعدہ نذرانہ ادا کردیا نہا کوئی وعدہ خلافی عمل مین نہین آئی تہی اب نہین معلوم کہ مہاراجہ
گورکہ کے اقرار کا اعتبار کیون جانتا رہا مہاراجہ اسباب مین بالکل تسلی و اطمینان رکہے جب
گورکہے اس پہاڑ سے نکلکر ستلج پار چلے جائینگے فی الفور دخل مہاراجہ کا قلعہ پر کرادیا جائیگا
اس اقرار کے استحکام کے لئے اگر مہاراجہ کی مرضی ہو تو اقرارنامہ مہری اپنا راجہ سنسار چند کے
مین پہیجدیوی یہہ تقریر وکیل کی سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ غصہ مین آیا اور کہا جسطرح
مین راجہ سنسار چند کو یہہ یقین ہے کہ ہم گورکہیون کو پہاڑ سے نکال دینگے تو پہر کیا باعث
ہے کہ قلعہ پر دخل نہین دیتا شاید اُسکے دل مین یہہ ہوگا کہ کام اپنا نکالکر پہر جو اب صاف
دیدی سو یہہ بات ہمکو منظور نہین ہی اگر اُسکو یہہ منظور ہی کہ راجہ سنسار چند کی امداد کرین اور اُسکے
دشمن کو اُسکے ملک سے نکالدین تو وہ اوّل قبضہ قلعہ کانگڑہ کا ہمکو دیدی راجہ سنسار چند نے جب
یہہ ارشاد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سنا ناچار ہوکر قلعہ سی نکل آیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج نے
قلعہ مین جاکر اپنا دخل کرلیا اُس روز تاریخ نوین ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۹ع کی تہی جس روز دخل مہاراجہ
کا قلعہ کانگڑہ پر ہوا راجہ سنسار چند نے کہڑکی کے راستے سی سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کو اوّل مع
کسیقدر فوج کے قلعہ مین بلالیا پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی قلعہ مین داخل ہوا اور ایسا مستحکم قلعہ
جسکے ساتہہ کا تمام روی زمین پر دیدۂ فلک نے بہی نہ دیکہا ہوگا مہاراجہ نے بزور اقبال لے لیا
دوسرے روز مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حکم سے پہلی کو ہستانی فوج نے گورکہیون پر حملہ کیا پہر سکہان

فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے بڑی تندہی تیزی کے ساتھہ اُنکے مقابل ہوئی اور اُنمین سخت
لڑائی ہوئی جسمین دو سو آدمی گورکھیون کے ماری گئی اور سکھون نے غالب آکر گورکھیون کو
شہر سے نکالدیا شہر پر جب قبضہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ہوگیا تو گورکھہ فوج بہوں مین جا اُتری
کانگڑہ کی آبادی اور بہون کی آبادی مین ایک پہاڑ اور مالگڑہ کا قلعہ درمیان واقع ہے
دوسرا معرکہ سکھونکا جب گورکھیون کے ساتھہ عمل مین آیا تو اُسمین گورکھہ فوج نے بڑی جانفشانی
کی اور اپنے مقام پر قایم رہے تیسری حملہ مین سکھون نے گورکھیون کو بہون سے بھی نکالدیا تمام وادیان
سکھون کے تحت و تصرف مین آگئین اور گورکھہ فوج چار باغ کے میدان مین جو آبادی سے برف
کے پہاڑ کیطرف ہے جا اُتری اُس مقام سنگھ افسر فوج گورکھہ نے دیکھا کہ اب چارونطرف سے
اُمید کے دروازے بند ہین تو چلنے کی تیاری کی اور طالب صلح کا ہوا اور کہلا بھیجا کہ اسمیں بیگانہ
مین ہمکو سامان باربرداری کا ملنا دشوار ہے اگر مہاراجہ بہہ سامان کرایہ پر ہمکو دلادین تو ہم یہانسے
چلے جائے مین چنانچہ مہاراجہ نے سامان دلادیا جب وہ فوج چار باغ سے اُٹھکر موضع پٹھیار کے
قریب کانگڑہ سے بفاصلہ دس میل پہنچا تو راجگان کوہی نے مکر اُسکا اسباب لوٹ لیا اس واقعہ
سے امر سنگھ بہت غضبناک ہوا اور شکایت اُنکی مہاراجہ کو لکھی مہاراجہ نے سب کو ممانعت کردی
کہ کوئی مزاحم حال امر سنگھ کا نہو اور جو اسباب لیا ہی سب واپس کردین چنانچہ بتعمیل حکم سب اسباب
گورکھیونکا واپس کردیا گیا بوقت روانگی کے بیما مین مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سردار امر سنگھ تھاپہ کے
یہہ تجویز قرار پائی تہی کہ دریای ستلج کے اُسطرف گورکھہ عملداری رہی اور اسطرف مہاراجہ رنجیت سنگھ
باہم سنسار چند یہ دونو فریق آپسمین آیندہ دوست رہین کوئی ایک دوسرے کا مزاحم نہو مگر جب گورکھہ
لشکر ستلج پار اُترا اسطرف کے تمام راجون اور رئیسون نے سمس ستلج کے رئیسونکی طرح جانبا نگرنیزون
کی منظور کی اور انگریزی لشکر گورکھیون کی جنگ کے لئے آموجود ہوا اور بہت سی لڑائیون کے بعد
تمام گورکھیون کو اُس پہاڑ سے بھی نکالدیا جب گورکھیونکا لشکر کانگڑہ سے نکل گیا مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے پہاڑ سنگھیان کو قلعہ دار کانگڑہ کا مقرر کیا اور ایک فوج جرار وہان مامور کی اور وہ علاقہ

راجہ سنسار چند سے لیا اور علاقہ نادون اُسکی جاگیر مین دیا چونکہ اُسوقت اُسکی کچھہ پیش نہین جاتی تہی ناچار خاموش ہوا وہانسی مہاراجہ سری جوالا دیوی کے درشن کو گیا اور ناصیہ سائی کرکے سعادت حاصل کی بہت سا روپیہ وہان فقیرون کو بانٹا اور لاہور کا ارادہ کیا اُسی مقام پر خبر پہنچی کہ راجگان کوہی یعنی راجہ منڈی و سکیت و کلو وغیرہ کے وکلا اظہار اطاعت کے لئے خدمتمین حاضر ہونیوالے ہین اسواسطے چار روز اور وہان قیام کیا اور سب سے ملاقات کرکے نذرانہ وصول کئے اور خلعتین دیکر اطاعت نامہ ہر ایک سے لکھوایا اور خراج سالانہ ہر ایک کے ذمہ مقرر کیا پھر وہانسی کوچ کرکے دوابہ بست جالندہر مین مقام کیا چونکہ انہین دنونمین بکھیل سنگھ رئیس مصبہ ہریانہ کی عورت جو قصبہ پر حاکمہ تہی مرگئی تہی مہاراجہ فی الفور وہان جا پہنچا اور تمام علاقہ پر اپنا قبضہ کرلیا ہریانہ سے روانہ ہوکر مہاراجہ امرتسر مین آیا وہان خبر پہنچی کہ نواب بہاولخان رئیس بہاولپور مرگیا ہی اور صادق خان اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ جانشین ہوا ہی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے ماتم پرسی کا خط صادق خان کے نام لکھوا کر ایک معتبر کے ہاتھہ روانہ کیا اُسی مقام پر دیوان محکم چند تمام علاقہ کوہستان کا ناظم مقرر ہوا اور اسی جگہہ پر چند پوربیہ سپاہی انگریزی فوج کے جو اپنی فوج سے موقوف ہوکر آئے تہے مہاراجہ کیخدمتمین حاضر ہوئے اور انگریزی قواعد دکہلائی مہاراجہ نے بہت خوش ہوکر انکو نوکر رکہہ لیا اور حکم دیا کہ یہہ سپاہی ہر ایک پلٹمین مامور ہوکر فوج کو انگریزی قواعد سکہلائین اور انکی رائی کے بموجب ہر ایک پلٹن کی آراستگی انگریزی طور پر عمل مین آئے کسواسطے کہ جب جارلس متکلف صاحب بہادر وکیل انگریزی لاہور مین آیا تہا اور مہاراجہ نے اُسکی فوج کی قواعد دیکہی تہی تو بہت خوش ہوا تہا اور چاہتا تہا کہ کسیطرح ہماری فوج بہی انگریزی قواعد سیکہے اور اب جو خود بخود سپاہیان پوربیہ قواعد آموختہ مہاراجہ کو دستیاب ہوگئے تو گویا مقصود حاصل ہوگیا اور تردد دل سے جاتا رہا اور اس واسطے اسقدر توجہ ہوئی کہ آٹہوین روز خود مہاراجہ فوج مین جاکر انکی قواعد ملاحظہ کرتا تہا اور سیکہی ہوئی سپاہیونکو انعام دیتا تہا اس شوق مین تمام فوج نے انگریزی قواعد سیکہہ لی اور مہاراجہ کو فوج کیطرف سے اطمینان کلی ہوگیا ؛

فتح پانا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا کوہ جمون و وزیرآباد و گجرات و سلام کرنا شاہ شجاع و جلالپور و خوشاب و بہمبر قلعہ گنگ و جلندہر اور ملاقات کرنا شاہ شجاع وشاہ زمان بادشاہان معزول علاقہ کابل سے

جب انگریزی فوج کی چھاونی لدہیانہ مین قائم ہوگئی تو بمطابق استحکام حدود کے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ دریاے ستلج کے کنارے بنایا جاے جسمین توپین اور فوج ہمیشہ رہا کرے چنانچہ اس تجویز کے لئے دیوان محکم چند کے نام پروانہ جاری ہوا جسکے متعلق دوابہ بست جالندہر اور علاقہ کوہستان کی حکومت تہی اسنے موقع قلعہ کا دیکھکر یہہ تجویز کی کہ جو سرای شیر شاہ بادشاہ کی بمقام فلور دریاے ستلج کے کنارے پر نہایت مستحکم و مضبوط بنی ہوئی موجود ہے اُسکو قلعہ کے طور پر بناکر اور کچھ عمارات ایزاد کرکر اسمین توپخانہ اور فوج رکہی جاے مہاراجہ نے بہی یہہ تجویز منظور کی کہ قلعہ کے بنانیمین بہت روپیہ صرف ہوتا تہا چونکہ حصہ پہلور اور سرای پر سردار دہرم سنگہ قابض تہا اُسکے باب مین دیوان محکم چند کے نام حکم جاری ہوا کہ دہرم سنگہ کو پہلور سے بیدخل کرکے اُسکا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلے اور اور سرای کو قلعہ بناکر فوج اور توپخانہ وہان مامور کردی چنانچہ دیوان محکم چند نے فی الفور فوج لیجاکر دہرم سنگہ کو پہلور سے بیدخل کردیا اُسنے اپنے ملک سے بیدخل ہوکر مہاراجہ کیخدمتمین بہت واویلا کیا اور چاہا کہ اُسکو گزارہ کے لئے کوئی علاقہ عطا ہو مگر مہاراجہ نے اُسکی التماس پر کچھہ خیال نکیا اور وہ مدت تک لاہور مین خراب و خستہ پہرتا رہا چونکہ جموں کے علاقہ مین ان دنون مین ایک پہاڑی ٹھوگر اڈہ نام قابض تہا مہاراجہ نے چاہا کہ اُسکو وہانسے بیدخل کرکے اپنا قبضہ وہان کرلینا چاہیے چنانچہ دیوان بہونیدہ کو ایک جرار فوج کے ساتہہ اُسطرف مامور کیا اور اُس بہادر سردار نے اُسطرف پورش کرکے ایک ہفتہ کے عرصہ مین وہ علاقہ فتح کرلیا قلعہ سید گڈہ مین بہی تہانہ مہاراجہ کا قائم ہوگیا اور راولپنڈی سے یہہ خبر پہنچی کہ شاہزمان بادشاہ کابل اپنے وزیرون کی ظلم و تعدی سے اندہا کردیا گیا ہے چونکہ باوجود

اندھا کردینے کے بھی دشمن اُسکی جان کے خواہان تھے اسواسطے وہ کابل سے بھاگ کر پنجاب مین آگیا ہے اور بمقام راولپنڈی فروکش ہے مہاراجہ نے یہہ خبر پاکر شاہزمان کے وکیل کو کہ اُسوقت حاضر تھا روبرو بلاکر بہت افسوس ظاہر کیا اور راولپنڈی کے خزانہ پر تنخواہ کردی کہ خرچ ضروری پنجاہ روپیہ یومیہ شاہزمان بادشاہ کیلئے متعین کارداز بھیجا دیا کرے اُسکے چندروز بعد اور خبر آئی کہ شاہ شجاع الملک جو بعد شاہزمان کے کابل کے تخت پر بیٹھا تھا اُسکو بھی وزرای کابل نے تخت سے اوتار دیا ہے چنانچہ وہ بھی بھاگ کر پنجاب مین آکر راولپنڈی مین فروکش ہے اُسکا ارادہ ہے کہ مہاراجہ سے امدادی فوج لیکر پھر کابل پر یورش کرے یہہ خبر پاکر مہاراجہ نے حکم دیا کہ شاہ زمان اور شاہ شجاع دونو کا راولپنڈی مین رہنا مناسب نہین ہے شاہ شجاع اگر نیڈو اور خان مین رہے تو مناسب ہے چونکہ سردار جودہ سنگھ مالک و قابض شہر وزیرآباد آہین نو مین مرگیا تھا مہاراجہ کو منظور ہوا کہ اُسکے وارثون سے نذرانہ لیا جاے یا براہ پر قبضہ کرلیا جاے چنانچہ لاہور سے فوج لیکر روانہ ہوا جب نزدیک وزیرآباد کے پہنچا جودہ سنگھ کے بیٹے نے اپنا معتبر مہاراجہ کے پاس بھیجا اور نہایت ومنت وزاری سے عرض کی کہ میرا باپ جودہ سنگھ دست پروردہ آپکے باپ کا تھا سردار مہان سنگھ نے بھی قصبہ وزیرآباد فتح کرکے اُسکو بخشا تھا اب بھی مہاراجہ بجگونہ بگاڑین اور نذرانہ میری حیثیت کے موجب بیلین آیندہ جو خراج مقرر ہو اُسکے دینے کے لئے بھی حاضر ہون چونکہ وہ خاندان فی الحقیقت سردار مہان سنگھ کا قائم کیا ہوا تھا ریاست کو قائم رکھا اور نذرانہ لیکر اور اطاعت نامہ لکھا کر اُسکو سرفرازی کا خلعت بخشا اُس پر کل پینتالیس ہزار روپیہ نذرانہ قرار پایا تھا مگر عند الوصول سب روپیہ رئیس سے نہ نکلا دس ہزار روپیہ کی کمی ہے اُسکے ادا کے لئے کسقدر علاقہ رئیس کا بطور رہن مہاراجہ نے اپنے قبضہ مین کرلیا اور ویسے ہی بات کے ہوا کہ اب ریاست صاحب سنگھ بھنگی والی گجرات کی سب کی سب اپنے قبضے مین کرلیجاے اُسکا دولت وخزانہ واملاک اُس سے چھین کر خیرخواہان دولت پر تقسیم کیا جاے اس ارادہ پر مستحکم و قائم ہوکر گلاب سنگھ والی قلعہ بہادر کو خط لکھا کہ وہ قلعہ خالی کردے اور پر صاحب سنگھ بھنگی کے نام تحریر کیا کہ آمادہ بصلاح گردے کی ہمکو ضرورت ہے وہ ہمکو دیدو

چنانچہ گلاب سنگہ نے تو قلعہ مہادر فی الفور خالی کر دیا اور صاحب سنگہ وہانسی بھاگ کر جلالپور کو چلا گیا مہاراجہ نے اپنا دخل قلعہ مین کر کے ایک پلٹن وہان مور کی اور جلالپور کیطرف کوچ کیا جب وہان پہنچا تو صاحب سنگہ کا وکیل خدمت مین حاضر ہوا کہ بعد تحریر اوزنامہ اطاعت کے پھر کونسا قصور میری سے سرزد ہوا ہی جسکی سزا مجھکو ملتی ہے اور مہاراجہ میری تخریب کے درپے ہے اب قلعہ اسلام گڈہ بھی مہاراجہ نے لیلیا ہے اور جو جی چاہی لے لے اور میری جان بخشی کری مہاراجہ نے جواب دیا کہ اگر سردار کو ارادہ لڑائی کا ہماری ساتھہ نہین ہی تو جسقدر توپین اس قلعہ مین اسکے ہین ہماری پاس بھیجدیوی ورنہ دو روز انتظار کر کر قلعہ کا محاصرہ عمل مین آئیگا صاحب سنگہ نے جب یہہ بات سنی راتون رات مہاراجہ کے خوف سی بھاگ گیا اور قلعہ منگلا مین جاکر قلعہ مستحکم کر لیا یہہ مقام قلعہ رہتاس اور قصبہ میرپور چوکھیہ کے درمیان واقع ہی جلالپور سی مہاراجہ نے اسکا تعاقب کیا اور بعد قبضہ قلعہ جلالپور کے فقیر عزیز الدین منشی دربار کو حکم دیا کہ ایک برجنہ فوج توپخانہ کے ساتھہ گجرات جاکر اپنا قبضہ کرلے اور قبل اسکے کہ صاحب سنگہ قلعہ منگلا سے وہان پہنچی عزیز الدین پہلے جا پہنچے اگر شہر کے لوگ شہر پر قبضہ دیدین تو امان دیوی اور اگر بجنگ پیش آئین تو اونپر رحم نکرے مال و اسباب و خزانہ صاحب سنگہ کا جسقدر وہان ہو قرق کر کے لے آئے چنانچہ فقیر عزیز الدین فوج لیکر گجرات کو روانہ ہوا جب یہ شہر کے پہنچا شہر والون نے صاحب سنگہ کے خوف سی دروازی بند کر لئے اور صاحب سنگہ کے عتاب سے نہایت ڈرے فقیر عزیز الدین نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور دروازی کو توپین لگادین پھر تو شہر والون نے جانا کہ اب مہاراجہ کی فوج شہر مین داخل ہوکر شہر کو لوٹ لیگی اور رعیت کو قتل کر ڈالیگی ناچار ہوکر امان مانگی اور دروازہ کھولدیا فقیر عزیز الدین نے کہ آدمی بہت نیک اور صاحب خلق حمیدہ تہا فوج کے سکھون کو شہر کی عمارت سی باز رکہا اسواسطی سکھہ بسیار کمال ناراض ہوگئی اور چاہا کہ فقیر کو تکلیف پہنچائین اسواسطی فقیر نے انکو خوش کرنیکے لئے شہر پر چندہ لگاکر کچھہ روپیہ سکھون کو دلادیا جب سی شہر بھی آباد رہا اور سکھون کو بھی کچھا یعنی بجرہ مل گیا بعد اس انتظام کے فقیر عزیز الدین نے

صاحب سنگھ کے کل مال و املاک و خزانہ وغیرہ پر اپنا قبضہ کیا اور عریضہ مبارکباد کا مہاراجہ
کیخدمتمین بھیجا بعد آنے جواب کے ایک پلٹن اور توپخانہ گجرات مین چھوڑکر اور کل اسباب صاحب سنگھ
کی فرقی کا ہمراہ لیکر جلالپور کو گیا اور مہاراجہ کی خدمتمین حاضر ہوا مہاراج نے ایک خلعت
گرانبہا اس فتح کی خوشنودی مین اُسکو دیا اور کمال خورسند ہوکر تین روز تک ہنگامہ
عیش و عشرت گرم رکھا اور رانہی کا ردار گجرات کے علاقہ مین بھیجدئے وانسی مہاراجہ کا
ارادہ ہوا کہ قلعہ منگلا کو فتح کرکے جو کچھ مال و اسباب صاحب سنگھ کے پاس باقی ہی لے لے کہ
پھر کبھی وہ مقابلہ و مجادلہ کے لایق نرہی اتنے مین ایک عرضی صاحب سنگھ کی زوجہ کی جو
پھوپھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تھی گزرش ہوئی کہ آیندہ میرا شوہر کبھی سرکاری علاقہ مین
دست اندازی نہین کریگا اس ضعیفی کی عمر مین اگر اُسکو بیعزت نکرو تو بہتر ہے قلعہ منگلا اگر
اُسکے پاس بطور گزارہ بخشش کردو تو پرورش سلطانی سے بعید نہین اس عجز و نیاز پر مہاراجہ نے
لحاظ کرکے ارادہ یورش اُسطرف کا کیا اور صاحب سنگھ رہتاس مین داخل ہوکر اُسی غم و غصہ
مین کسیقدر مدت کے بعد مرگیا باقیماندہ ملک بھی مہاراجہ نے لیلیا جلالپور سے مہاراجہ نے
خوشاب کے علاقہ کو کوچ کیا اور قلعہ کچھی کا حاکم جسکا نام فتح خان تہا برسر پرخاش معلوم ہوا مہاراجہ نے
اُسکو طلب کیا مگر وہ نہ آیا اور قلعہ بند ہوکر قلعہ کو مضبوط کرلیا مہاراجہ اُسکی بیادبی سے کمال
غضبناک ہوا اور چار و نطرف قلعہ کے توپخانہ رکھکر حکم دیا کہ قلعہ کو اڑادو جب توپخانہ رکھا گیا
اور گولے چلنے لگے تو فتح خان خواب غفلت سے بیدار ہوا اور امان مانگی اور حاضر ہوکر جان بخشی چاہی
مہاراجہ نے اُسکو قید کرلیا اور اُسکا تمام ملک و اسباب جسقدر تہا اپنے قبضہ مین کرکے حکم دیا
کہ فتح خان قلعہ کانگڑہ مین قید رہے وانسی سردار عطر سنگھ دیاری کو ایک جرنیل فوج کے ساتھ
مامور کرکے حکم دیا کہ قلعہ ساہی وال و خوشاب پر حملہ کرکے اُنکو اپنے قبضہ مین لائے چنانچہ اُس جوانمرد سردار
نے بڑی جوانمردی کے ساتھ چند روز مین ہی وہ قلعہ بھی فتح کرلئے اور تمام علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے تحت تصرف مین آگیا اُس مقام پر شاہ زمان بادشاہ معزول کا وکیل جو اولپنڈی مین مقیم تہا خدمت

مین حاضر ہوا اور بعد گزارش نذرانہ معمولی کے عرض کی کہ بادشاہ کا ارادہ ہی کہ آپ سے ملین پس جسمقام
پر ارشاد ہو وہان بادشاہ تشریف لائین مہاراجہ نی نہایت افسوس بادشاہ کی حالت پر ظاہر کر کے
جواب دیا کہ ہم خود راولپنڈی کو آتی ہین وہان بادشاہ سی ملینگے جب وہانسی چلکر لشکر حسن ابدال مین
پہنچا راستے مین ملاقات شاہ شجاع کی جو کابل سے معزول ہوکر آیا تہا مہاراجہ کے ساتہہ ہوئی
اور دونو فرمان فرما کمال اشتیاق سی باہم ملے شاہ نے اچہے اچہے تحفہ جواہر و زیور و سامان
پوشیدنی مہاراجہ کو دیسی جسکو دیکہکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور اُسکے عوض مین دو چندان مال
و اسباب و زر نقد مہاراجہ نی بادشاہ کو پیشکش کیا اُس وزشاہ شجاع کے قیام کے لئی موضع
تلنبہ قرار پایا اور وجہہ خرچ ماہانہ خزانہ سی ملنا تجویز ہوا اُسی مقام سی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
فقیر عزیز الدین کو ایک پلٹن اور توپخانہ ہمراہ کرکر حکم دیا کہ قصبہ بہمبر پر جاکر قبضہ کرلے رئیس بہمبر
کا اگر بجنگ پیش آئی تو اُسکو قید کرکے لے آئے چنانچہ فقیر عزیز الدین مہاراجہ سی رخصت ہوکر بکوچ
متواتر بہمبر کے نزدیک پہنچا سلطان خان بہمبر کے رئیس نے اطاعت قبول کی اور بمتابعت پیش
آیا مگر فقیر عزیز الدین نے جسکو بہمبر پر قبضہ کر لینے کا حکم تہا باوجود اطاعت کے بہی سلطان
خانکو قید کرلیا اور اُسکے خزانہ و ملک و املاک پر قابض ہوکر قلعہ مین سرکاری کاردار بہیجدئے
اور قدری فوج وہان چہوڑکر مہاراجہ کیخدمتمین حاضر ہوا چونکہ فقیر عزیز الدین سلطان خان کے
ساتہہ وعدہ کرچکا تہا کہ بصورت اطاعت نیری عزت و آبرو مین فرق نہ آئیگا اُسکے صدق اور
اخلاص کا حال مہاراجہ کے گوش گزار کیا مہاراجہ نے بہی ایک رقم نذرانہ کی اُس سی لیکر اُسکا ملک
و جاگیر دوبارہ اُسکو دیدیا اور جسقدر اُسکا اسباب و سامان ضبطی مین آیا تہا تمام و کمال اُسکو واپس کردیا
اور آیندہ کے لئی اطاعت نامہ لکہواکر قید سی رہائی دی بعد اس مہم کے مہاراجہ نے قلعہ گنگ
پر یورش کی یہہ قلعہ بہت بلند پہاڑ پر تہا قلعہ والون نے قلعہ کی بلندی و استحکام پر مغرور ہوکر
قلعہ بند کرلیا اور مستعد مقابلہ ہوئی چونکہ قلعہ کے اندر کوئی چاہ نہا اور پانی ایک چشمہ کا جو شہر
اور قلعہ کے باہر تہا قلعہ مین جاتا تہا اور وہ اُسی سی پانی پیتی تہی مہاراجہ نی اُس چشمہ کو جسکا نام

سیدن شاہ کا چوبہ تہا اپنی قبضہ مین کرلیا جب پانی کا جانا قلعہ مین بند ہوگیا اور قلعہ
والے لوگ پیاسے مرنے لگے تو ماجز ہوکر اطاعت مان لی مہاراجہ فتحیاب ہوکر قلعہ والون سے
جرمانہ لیا اور جان بخشی کی اسیجگہہ سے فقیر عزیزالدین کو حکم ہوا کہ ایک لشکر لیکر بلول کو جائے
اور باگہہ سنگہ اُس قصبہ کی حاکم کو بیدخل کرکے قلعہ بلول مین اپنا تہانہ قائم کرے جب شہر قابض
ہوجائے تو وانسی وزیرآباد جاکر جودہ سنگہ کے واڑیون کو قصبہ سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلے
چنانچہ فقیر عزیزالدین پہلے بلول گیا اور خفیف سی لڑائی کے بعد قصبہ پر دخیل ہوگیا پہر وزیرآباد
جاکر محاصرہ کرلیا واڑیان جودہ سنگہ نے بہت سی عذرات کئی اور کہا کہ تہوڑا عرصہ ہوا کہ ہم پنتالیس
ہزار روپیہ نذرانہ دیچکے اور خلعت لیچکے ہین اب کیا قصور ہم سے سرزد ہوا کہ بار دیگر فوج ہم پر بلائی
ہوئی ہے مگر فقیر عزیزالدین نے ایک نہ مانی اور شہر کا محاصرہ کرکے مالکون کو سخت تنگ کیا آخر
رہا یا تنگ آکر شہر کا دروازہ کہولدیا اور فقیر عزیزالدین نے کل ملک و املاک واڑیان سردار جودہ
سنگہ سے چہین لیا قلعہ گنگ کو فتح کرکے مہاراجہ راولپنڈی کو شاہنہربان کے دیکہنے کو روانہ ہوا
اُدہر سے شاہنہربان استقبال کے لئے سوار ہوا اور آپسمین عین راہ مین ملاقات ہوئی مہاراجہ نے کمال
مہربانی شاہ مظلوم معزول پر کی اور اُسکو آنکہونسے نابینا دیکہکر بہت رنج کیا وانسے کوچ کرکے
مہاراجہ امرتسیر مین آیا اور دربار امرتسیر مین ناصیہ سائی کرکے سعادت حاصل کی امرتسر کے مقام
پر دوابہ بست جالندہر سے خبر آئی کہ سردار بدہ سنگہ رئیس جالندہر نے خراج سالانہ دینا چہوڑ دیا ہے
اور کمال تکبر و غرور سے نہین چاہتا کہ ایک خرمہرہ خراج واجبی سے ادا کرے یہہ بات سنکر مہاراجہ
سخت غضبناک ہوا اور دیوان محکم چند کے نام حکم بہیجا کہ اپنی فوج جالندہر لیجاکر بدہ سنگہ کو
قلعہ و شہر سے نکالدیوے اور اپنا قبضہ کرلیوے اور اگر وہ خراج دیکر معافی چاہے تو خراج لیکر اُسکو
اُسکے حال پر چہوڑدی اور اگر مقابلہ و مجادلہ پر مستعد ہو تو جنگ کرکے اُسکا شہر و علاقہ تمام و
کمال ضبط کرے اور ایک خط اسی مضمون کا بنام سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کے جاری ہوا جب یہہ خطوط
جاری ہوئے دونو فرسر اپنی اپنی فوج لیکر جالندہر پہنچے مگر بدہ سنگہ راہ راست پر نہ آیا ازدست قلعہ مضبوط

کرکے لڑائی پر مستعد ہوگیا دیوان محکم چند نے شہر و قلعہ کا محاصرہ کرکے گولہ رانی شروع کی دونو
طرف سے چند روز ہنگامہ کارزار گرم رہا چونکہ شہر جالندہر کہلاتا تہا کوئی شہر پناہ یا فصیل اسکے
گرد نہی تہوڑی سی لڑائی مین دیوان محکم چند کی فوج نے شہر لے لیا اور غارت شروع کی ایک روز
کے عرصہ مین تمام شہر لٹ گیا رعیت خانہ بدوش ہوگئی اور نکل گئی گہر دکہ گہر خالی ہوگئی شہر کو
ویران کرکے سکہان فوج قلعہ کیطرف متوجہ ہوئی اور بہت سی زربان بناکر چاہا کہ دیوار پر چڑہ جائین
اور قلعہ پر دخیل ہوکر دشمن کو پکڑ لین جب سامان قلعہ گیری کا سب تیار ہوگیا اور قرار پایا کہ دوسرے
روز صبحکو زربان کہکر قلعہ پر یورش کیجاے تو بدہ سنگہ بہت ڈرا اور چاہا کہ اب جان مال دونو کا
بچنا محال ہے رات رات مین قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور تمام سامان و اسباب و خزانہ اسکا قلعہ مین رہا
دوسرے روز جب دیوان محکم چند نے سردار بدہ سنگہ کے بہاگ جانیکی اطلاع پائی تو ایک سو سوار
جرار اسکے تعاقب پر مامور کئی اور حکم دیا کہ یہہ سوار اسکے سراغ پر جائین جہان وہ ملے اسکو پکڑ لائین
وہ سوار دریاے ستلج تک گئے اور معلوم کیا کہ وہ دریا سے اتر کر انگریزی علاقہ مین چلا گیا ہے اسواسطے
وہ واپس آئے قلعہ فتح کرکے دیوان محکم چند نے اسکا تمام اسباب و مال و دولت ضبط کرکے مہاراجہ کی
خدمت مین بہیجدیا اور شہر مین منادی کی کہ بدہ سنگہ بہاگ گیا اور صورت امن کی نمودار ہوگئی ہے
رعایا کو چاہیے کہ اپنے اپنے گہر دنمین باطمینان آکر آباد ہون اس مہم سے فارغ ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگہ
اپنے فرزند کنور کہڑک سنگہ کی شادی کرنیمین مشغول ہوا اس شادی کے لئے بڑا سامان مہیا کیا اور مہمان
دور دور سے بلائے تمام راجے اور رئیس پنجاب کے جمع ہوئے سر اوکٹرلونی صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل
بہادر بمقام لدہیانہ سے آکر اس جشن مین شامل ہوا مہاراجہ نے ہر ایک مہمان کی بڑی خاطر کی ہر ایک
کو زر نقد اور خلعت دیکر فقرا و غربا و مساکین کو ہزارہا روپیہ تقسیم کئے بڑی کروفر و جاہ جلال کے ساتھہ
شادی کی یہہ شادی شہزادہ کہڑک سنگہ کی مسمات چند کنور سردار جیمل سنگہ کہنیہ کی بیٹی کی ساتھہ
ہوئی تہی اور برات بڑی تزک و احتشام کے ساتھہ بمقام فتحگڈہ گئی چونکہ شادی کے بعد ایام ہولی
بہی قریب تہے مہاراجہ نے تمام مہمانونکو شامل جشن ہولی کے کیا اور سر اوکٹرلونی صاحب کے ساتھہ بے تکلف

ہوکر ہولی کھیلی مگر صاحب بہادر اختتام جشن ہولی تک لاہور مین نرہا اور بضرورت کام مہم گورنمنٹ
کے جو کوہستان دریای ستلج مین پیش تہی مہاراجہ سے رخصت ہوکر چلا گیا اسکے بغیر اور جسقدر مہمان
تہی وہ بعد اختتام جشن ہولی کے رخصت ہوکر اپنی اپنی علاقہ مین گئے اس جشن اور شادی مین روپیہ مہاراجہ
کا بہت خرچ ہوا اور قریب تین لاکھ روپیہ کی منسوخ وصول ہوا اگرچہ منسوخ کی رقم مہاراجہ نے بہت
کم لی تہی مگر تو بہی تین لاکھ تک نوبت پہنچ گئی تہی

تیسری بار یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملتان پر اور واپس آنا اور فتح کرنا علاقہ اوچ و مٹھہ و ٹوانہ و کوٹ کمالیہ کا بامروی دل سنگہ و ضبط ہونا ملک نکہ کا اور نذرانہ لینا رجگان کوہی سے اور یورش کرنا بہبر پر دوسری بار اور رام کو ہونا فوج کا کشمیر کو بامداد فتح خان وزیر کابل و قبضہ مین آنا قلعہ اٹک کا اور جنگ کرنا افغانی فوج سے اور فتح پانا اور چھین لینا جواہرات کوہ نور شاہ شجاع الملک سے

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کنور کھڑک سنگہ کی شادی سے فرغت حاصل کی اول نواب مظفر خان والی
ملتان کے نام خط لکہا کہ ایک سال کا نذر خراج فی الفور بہیجدیوی جب روپیہ کے آنیمین دیر ہوئی
تو مہاراجہ خود ایک چیدہ فوج اور توپخانہ لیکر ملتان کو گیا نواب کے وکیل ہر ایک مقام پر عرض کرتے
تہے کہ مہاراج ملتان پر یورش کرنے کی تکلیف نکری عنقریب روپیہ داخل خزانہ ہوجائیگا مگر مہاراجہ
نے ایک نہ مانی اور کوچ بکوچ ملتان جا پہنچا اور شہر کا محاصرہ کرکے توپین لگادین اگرچہ نواب کا
سرگرداں ارادہ نہ تہا کہ مہاراجہ کے ساتہہ لڑے مگر جب ملوار سر پر آچکی تو بحالت ناچاری اپنی فوج کو بہی
لڑائیکا حکم دیا دونو طرف سے گولہ باری ہونے لگی اس لڑائی مین سردار عطر سنگہ دھاری جو ایک معزز
سردار مہاراجہ کے دربار کا تہا مارا گیا مہاراجہ نے اسکے ماری جانیکا بہت افسوس کیا اور کمال

غضب مین آکر نوجکو حکم دیا کہ کمر ہمت کی باندہکر لڑین اگرچہ فوج نے بہت کوشش کی اور چند روز
متواتر لڑائی رہی مگر نواب کی فوج بہی شہر و قلعہ کے اندر سی کمال جانفشانی کرتی تہی دن اور رات برابر
گولہ چلتا تہا چونکہ یہہ تکرار صرف بسبب عدم ادای زر خراج درمیان تہی بعض لوگون نے درمیان مین
آکر یہہ بات ٹہہرائی کہ مہاراجہ شہر سی محاصرہ اوٹہالین اور ایک عزیز نواب کا بطور یرغمال اپنی پاس رکہین
جب تک نواب روپیہ ادا نکریگا وہ شخص مہاراجہ کے پاس مقید رہیگا چونکہ اُسوقت مہاراجہ کی فوج کے
آدمی بہت بیمار تہے اور مہاراجہ خود چاہتا تہا کہ محاصرہ اُٹہاکر ملتان سی چلا جائی جب وہ بات قرار پاگئی تو
مسمی ابابکر خان اپنی خسر پورہ کو نواب مظفر خان نے بطور یرغمال مہاراجہ کے پاس بہیجدیا اور اقرار کیا
کہ جبتک روپیہ ادا نہوگا رابابکر خان مہاراجہ کیخدمتمین بطور یرغمال وضمانت کے رہیگا بعد اس انتظام کے مہاراجہ
ملتان کا محاصرہ چہوڑکر واپس آیا مگر باوجود گذر جانے عرصہ چار ماہ کے ملتان سی روپیہ نہ پہنچا اسلیے سردار
مل سنگہ کو حکم ہوا کہ وہ اپنی ماتحت کی چار پلٹنین اور توپخانہ لیکر پہلی علاقہ مٹہہ ٹوانہ واوچ کو جائی جبانہر
قابض ہوچکی تو ملتان مین پہنچکر پنجاہ ہزار روپیہ خراج نواب ملتان سی وصول کری چنانچہ حسب الحکم مہاراجہ
کے سردار مل سنگہ اول علاقہ مٹہہ ٹوانہ مین پہنچا فوج سکہی کے خوف سی وہانکی رعایا بہاگ گئی گانو کے
گانو خالی ہوگئی بڑی قصبون مین جو رعایا تہی وہ اطاعت مین آئی ان دونو علاقون مین جب قرار واقعی
قبضہ ہوگیا تو مل سنگہ نے مقام اوچ کو کوچ کیا یہہ اوچ وہ مقام اور قصبہ ہین جسکا پہلے ذکر جہانگ
کی اور شمین مذکور ہوچکا ہی بلکہ یہہ اوچ اور ہی جو اب بابست بہاولپور کے متعلق ہی اس قصبہ مین سادات
بخاری و گیلانی قیام پذیر ہی اور شاہان دہلی کی عملداری مین اُن سادات کی بڑی توقیر ہوتی تہی اور مدت
مدید سی سادات ہی اُسمین حکومت کرتے تہے انکو منظور نہ تہا کہ کوئی شخص ہندو انکی قصبہ مین سکونت رکہی
چونکہ وہ لوگ ہندو کیصورت سی بیزار ہوتے تہے ہندوونکی اُنکی ساتہہ جانی دشمنی تہی دل سنگہ نے وہان
پہنچکر قصبہ کو محاصرہ کرلیا اور گولہ رانی شروع کی سادات اوچ بہی بمقابلہ پیش آئے اور چار روز لڑائی
ہوتی رہی آخر گولونکی ضرب سے دیوارین گرگئین اور شہر مین داخل سکہونکا ہوگیا سکہون نے دل کہولکر شہر کو
لوٹا ایسا کہ رعایا کو ٹکڑی کا محتاج کردیا قصبہ اوچ کو غارت کرکے دل سنگہ ملتان مین آیا چونکہ ابابکر خان

برغمال نواب کا بھی ساتھہ تھا نواب کو پیغام بھیجا کہ پنجاہ ہزار روپیہ خراج و نذرانہ کا دیکر ابابکر
خان کو بلا لیوی ورنہ محاصرہ شہر کا عمل مین آئیگا نواب نے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی اسلئے
کہ اُسکے معتبر جواہرات فروخت کرنیکے لئے دہلی کو گئے ہوئے تھے اُنکے آنیکا انتظار تھا جونہی روز
آگئے اور نواب نے پنجاہ ہزار روپیہ دل سنگھہ کو دیکر ابابکر خان برغمال کو اپنے پاس بلا لیا تب سے
چلکر دل سنگھہ نے قصبہ کوٹ کمالیہ پر یورش کی اور فتح کرکے شامل علاقہ متعلقہ مہاراجہ تخت سنگھہ
کرلیا اس شہر کو بھی سکھون نے خوب لوٹا اور بڑی دولت حاصل کی بعد اسقدر فتوحات کے دل سنگھہ
نے لاہور کو معاودت کی اور بہت سا خزانہ پیش کیا مہاراجہ اُسپر بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ
دیکر سرفرازی بخشی چونکہ سرداران نکئی کی آپسمین کمال نااتفاقی رہتی تھی اور کشت وخون ہوتا رہتا
تھا اسواسطے مہاراجہ نے اُنکا کل علاقہ ضبط کرکے شامل خالصہ کرلیا اور وہ تمام علاقہ شہزادہ کھڑک سنگھہ
کی جاگیر مین دیدیا تمام علاقہ نکہ مین سے علاقہ بہڑوال وجہجہ سرداران سنگھہ نکئی کے پاس باقی رہا جو اُسکی
حین حیات تک صاحبان انگریز کے حکم سے بھی معاف وواگذار رہا چونکہ راجگان کوہستان منڈی و سکیت
وکلو وغیرہ نے باوجود گذر جانے عرصہ ڈیڑھ سال کے خراج و نذرانہ اپنی ریاست کا داخل نہین کیا تھا
اُسکے باب مین عریضہ دیوان محکم چند کا بمضمون گزارش ہوا کہ جبتک فوج مامور نہوگی یہہ لوگ روپیہ
ذکی ادا نہین کرینگے چنانچہ دیوان بہوانیداس وسبھان موٹہ کو جو ایک دگر اسردار تھا حکم ہوا کہ چار
پلٹنین اور توپخانہ لیکر پہاڑ کو جائین اور راجگان کوہی مین سے جو روپیہ مذبوی اُسکی ریاست ضبط کرلین
وہ دونو سردار حسب الحکم مہاراجہ کے پہاڑ کو روانہ ہوئے اور راجگان کوہی کو تنگ کرکے پنجاہ ہزار روپیہ
راجہ منڈی اور ستر ہزار روپیہ مہاراجہ کلو اور سات ہزار روپیہ راجہ سکیت سے وصول کیا اور بوقت واپسی
بتعمیل حکم مہاراجہ کے قلعہ فیروزوالہ ومحی الدین پورہ جو سردار دیا سنگھہ و گوربخش سنگھہ کے قبضہ مین تھا فتح
کرلیا وہ دونو قلعہ مہاراجہ نے مسمار کرادئے اور علاقہ متعلقہ اُنکا ضبط کرلیا ۱۹۶۲ بکرمی کے موسم بہار
مین مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ سلطانخان مالک ہمیر نے بہت ترقی کی ہے بہت سا علاقہ اُسنے ادہر اُدہر
چھوٹے رئیسونکا چھین کر اپنے علاقہ کو ترقی دی ہے اسمعیل خان اُسکا بھائی کہ علیحدہ علاقہ پر قابض تھا

اُسپر بہی وہ غالب آیا اور اُسکو قتل کرکر تمام علاقہ و ملک و مال اُسکا بہی اُسنے لیلیا ہی اسمٰعیل خان
کے وارث اب مہاراجہ کے پاس دادخواہی کیواسطے آئے ہین اُنکا انصاف ہونا چاہیے چنانچہ
مہاراجہ نے انکو روبرو بلایا اور تمام احوال اُنکی زبانی سنا اور سلطانخان کے نام حکم جاری
کیا کہ اسماعیل خان کا کل علاقہ و مال اُسکے وارثون کے سپرد کردیوی نہین تو فوج بامور ہوگی
جب وہ حکم سلطان کے پاس پہنچا مہاراجہ کی تحریر کو بہی وہ کچھہ خیال مین نہ لایا اور کئی مہینے
لیت ولعل اور آجکل مین گزار دئے آخر مہاراجہ نے چار پلٹن اور پانسو سوار اور ایک توپخانہ
شہزادہ کھڑک سنگہ کے ہمراہ بہمبر کو روانہ کیا افسری اُس فوج کی بطور آتا لیق شہزادہ کی بحکم چند
کو دی چنانچہ یہہ فوج لاہور سے روانہ ہوکر قریب بہمبر کے پہنچی تو سلطانخان بہی نہایت کروفر
کے ساتہہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر بہمبر سے نکلا اور لڑائی شروع کردی دیوان محکم چند اُسکی جرأت
و دلیری سے کمال حیران تہا اسنے بہی سکہان فوج کو لڑنیکی اجازت دی اوّل دو روز تک لڑائی
ہوتی رہی اور دونون سے بہت آدمی کام آئے تیسرے روز سلطانخان سوار ہوکر سکہی فوج پر
آپڑا اور بنا دبی سے لڑائی شروع ہوئی اتفاقاً سکہی فوج اُسوقت میدان مین اور سلطانخان اونچے
موقع پر تہا اسواسطے اُسنے بہتیرا سکہہ قتل کروالے اور بڑہتا ہوا چلا آیا سکہہ پس پا ہوتے چلے
گئے جب نہایت دشمن کا زور ہوگیا تو سکہہ شکست فاحش کہاکر بہاگے اور پانچ میل پر دم لیا
دیوان محکم چند نے سکہون کو نہایت ملامت کی اور جمع کرکے پہر اُسی مقام پر پہلی جہانسی آیا تہا مقام
کیا اور نیز گجرات وغیرہ سے اور فوج اپنی امداد کو طلب کی اور بہت سی مجمع لشکر کے ساتہہ آگے بڑہا
سلطانخان نے قلعہ مضبوط کرلیا اور شہر کی چارون دیوارون پر فوج بامور کی چند روز لڑائی ہوتی رہی
آخر دیوان محکم چند نے سردار رام ایک معتبر کو سلطانخان کے پاس بہیجا اور پیام دیا کہ یہہ بات تم پر
بخوبی روشن ہی کہ تم مہاراجہ رنجیت سنگہ کی لڑائی مین برابری نہین کرسکتے اور جانتے ہو کہ اگر آدہی
فوج بہی مہاراجہ کی اودہر آگئی تو تمہاری شہر کی اینٹ اینٹ کرڈالینگے اُسوقت تم پشیمان ہوگے اس سے
بہتر یہہ ہی کہ ابہی سے سمجہہ جاؤ اور حاضر ہوجاؤ کہ پہلی بہی جسطرح تمہارا علاقہ فتح کرکے مہاراجہ نے تمکو

واپس دیدیا تہا اب بہی دیدی اور تمہارا خاندان قائم رہی یہہ پیام جب سلطانخان کے پاس پہنچا جواب دیا
کہ اگر دیوان محکم چند مجہکو عہدہ دیوی کہ درصورت حاضر ہونیکی میری عزت و آبرو مین فرق نہ آئیگا اور میرا علاقہ
مہاراجہ ضبط نکریگا تو حاضر ہوتا ہون دیوان محکم چند نے عہدنامہ لکہہ بہیجا اور وہ دیوان کے عہد پر اعتبار
کرکے حاضر ہوگیا دیوان اسکو اپنی ہمراہ مہاراجہ کیخدمتمین لے آیا اور اپنی عہد کرنیکا حال بہی عرض کردیا مہاراجہ
نے دیوان کے عہد کا کچہہ خیال نکیا اور سلطانخانکو قید شدید مین بہیجدیا اور حکم دیا کہ دیوان محکم چند فی الفور اسکا
تمام علاقہ و مال و ملک ضبط کرلے چنانچہ ضبط کرلیا گیا و اسمٰعیل خان کو بہی جنکی زیادہ پرہیہ
یہہ زیادتی ہوئی تہی کچہہ ملا ہر چند انہون نے بہت واویلا کیا و ہانسی دیوان محکم چند حسب الحکم مہاراجہ
کے رجوڑی پر چڑہ آیا و رہوا اور نذرانہ کافی وصول کرکے واپس آیا بعد اس مہم کے مہاراجہ نے پہاڑ کیطرف
ایک مہم کی اور سردار دیسا سنگہ مجنیہہ کو ایک شائستہ فوج و توپخانہ کے ساتہہ پہاڑ کو روانہ کیا اور حکم دیا
کہ قلعہ کوٹلہ پر یورش کرکے اسکو فتح کرلے چونکہ قلعہ کوٹلہ کا نہایت مستحکم تہا غوثی خان داروغہ توپخانہ کو حکم ہوا
کہ ہمراہ دیسا سنگہ کے اپنی توپین لیکر شامل ہو جب یہہ دونو لشکر روانہ ہوچکے تو خود بہی مہاراجہ اودہر کو
سوار ہوا لشکر تونور پور و پٹہان کوٹ کے راستے پہاڑ مین جا پہنچا اور مہاراجہ لاہور سے امرتسر
اور امرتسر سے بمقام دینا نگر جاکر خیمہ زن ہوا اول سردار دیل سنگہ نے قلعہ کوٹلہ کا محاصرہ کیا قلعہ والون نے
حاضر ہوکر امان مانگی اور قلعہ خالی کردیا زیادہ لشکر کے وہان پہنچنے کی ضرورت نرہی پہر مہاراجہ آدینہ نگر
سے روانہ ہوکر نور پور پہنچا اور راجہ نور پور سے نذرانہ طلب کیا تقدر تعداد نذرانہ کے لئے دو روز تک جواب
و سوال رہا آخر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر وصول کیا ہر ایک راجہ سے ضیافت کا روپیہ منگوایا
کیا اور بہت سا خزانہ جمع کرکے معاودت کی جب مہاراجہ بمقام امرتسر پہنچا رانی سدا کنور مہاراجہ رنجیت
سنگہ کی ساس کہ تیقریب غسل امرتسر آئی ہوئی تہی نیہال سنگہ و شیر سنگہ دونو شہزادونکو ہمراہ لیکر مہاراج
کے پاس آئی مہاراجہ دونو فرزندونکو دیکہکر بہت خوش ہوا اور نیہال سنگہ کو جوانمرد ہونہار دیکہکر بہت
پیار کیا اور جاگیر مقرر کردی امرتسر سے چلکر مہاراجہ لاہور مین آیا اسوقت دیوان گوکل چند وزیر معتبر فتحخان
ولد اللہیار بادشاہ کابل کا بہت سے تحایف لیکر خدمتمین حاضر ہوا اور عرض کی کہ عطا محمد خان صوبہ کشمیر

کا جو شاہ کابل کیطرف سی کشمیر مین حاکم تہا باغی ہوگیا ہی اور وزیر نے ایک لشکر جرار اُسکی سر کوبی
کے لئی تیار کیا ہی اور چاہتا ہی کہ آپ بہی اپنی امدادی فوج اُسکو دین کہ وہ آپکی امداد سی پہر کشمیر
پر قابض ہوجاے اس امداد سی شاہ کابل و وزیر دونو ہمیشہ منت رہینگے مہاراجہ نی یہہ التماس اُسکی
منظور کی اور وکیل کو کہا کہ تجویز کرکے فوج بہیجی جائیگی دسرا وکیل شاہ شجاع کا آیا اور ظاہر کیا کہ عطا
خان حاکم کشمیر پر وزیر فتح خان مہم کیا جاتا ہی اور اُسنے تفویض حکومت کشمیر کے لئی شاہ شجاع الملک
کو جو بمقام تلنبہ اب مقیم ہی طلب کیا ہی سو اسطی شاہ کشمیر کو چلا گیا ہی اور شاہ بیگم اُنکی زوجہ تلنبہ مین قیام
پذیر ہی مہاراجہ کو یہہ اطلاع رہی چونکہ اُسوقت وزیر فتح خان و فوج لیکر بارادہ کشمیر اٹک پر آپہنچا تہا بیچ
مین طرحکی خبرین اڑتی تہین اسواسطی مہاراجہ نی خود فوج لیکر اُدہر کو کوچ کیا جب قریب قلعہ رتہاس کے
پہنچا وزیر فتح خان اُدہر سی آیا اور دونو اکابر دولت کی ملاقات وہان ہوئی مہاراجہ نی امداد کا وعدہ منظور کرلیا
اور دیوان محکم چند کو حکم بہیجا کہ دس ہزار فوج اور دو توپخانہ ہمراہ لیکر کشمیر کو روانہ ہو اور نیز سردار دل سنگھ
بھنگی بہیہ کنے نام تحریر کیا کہ اپنی فوج لیکر دیوان محکم چند کے ہمراہ جاے اور نیز ایک حکم راجہ جسرٹہ و نورپور و
ہری پور راجہ بسوہلی کنے نام جاری کیا کہ اپنی اپنی فوجین لیکر وزیر فتح خانکی امداد کو کشمیر جائین چونکہ اُسوقت
اعظم خان حاکم رجوڑی و سلطان خان حاکم پونچہ مہاراجہ کی قید مین تہے اور بسبب دقت راہ و امداد و رسد رسانی وغیرہ
سامان کے اُنکا ہونا وہان ضرور تہا مہاراجہ نی اُنکو بہی قید سی چہوڑکر اُنکی علاقہ اُنکو واگذار کردیا اور تاکید
کی کہ وہ بہی حتی الامکان وزیر کو مدد دین بعد اس انتظام کے مہاراجہ لاہور مین آیا اور یہہ دونو فوجین
اوائل موسم خزان مین پہاڑ مین داخل ہوئین جب پیر پنجال کے مقام پر لشکر پہنچا سب راجہ کوہستانی جو
مہاراجہ کے حکم سے وزیر کی مدد کو آئے تہے بے اجازت وزیر فتح خان اور دیوان محکم چند کے
اپنے اپنے گہرون کو کوچ کرکے چلے گئے مگر دیوان محکم چند نے اُنکے چلے جانے سے کچہہ اندیشہ
نکیا اور قدم آگے کو رکہا اور بے روک ٹوک کوہ پیر پنجال اُتر گیا جب موضع پیر پور
کے قریب گئے تو دشمن کے فوج بہی سامنے سی نمودار ہوئی اور اُس فوج نے نزدیک آکر
لڑائی شروع کردی گھنٹہ بہر تک آپس مین تلوار چلی جب سمندر خان برادرزادہ ناظم کا مارا گیا

اور سکھون نے بہت سے افغان قتل کر ڈالے تو فوج ناظم کی بھاگ نکلی اتفاقاً اُس
روز برف نہایت شدت سے برسی اور ایسی سردی ہوئی کہ تمام فوج سکھون کی مارے
سردی کے بیدست و پا ہو گئی اُسوقت اگر غنیم کی ہوری سی فوج بھی سکھون پر آپڑتی
تو سبکو مار لیتے ان سے اُسوقت ؛ نہہ بھی نہین ہلا جاتا تھا مگر خیر گزری کہ دشمن نے
دوبارہ اُسطرف رخ نکیا اور قلعہ نشیر گڈہ مین جاکر قلعہ بند ہو گیا بعد رفع ہونے سردی کے
فوج فتح خان کی شہر مین داخل ہوئی سرداران فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی سری نگر مین
گئے عطا محمد خان اور شاہ شجاع اُسوقت قلعہ نشیر گڈہ مین تھے دیوان محکم چند نے وزیر
فتح خان کے حکم کے بموجب نشیر گڈہ کا محاصرہ کیا اور لڑائی شروع ہوئی دو روز کے محاصرہ کے
بعد عطا محمد خان نے امان مانگی اور مع شاہ شجاع الملک کے قلعہ سے نکلکر دیوان محکم چند کے
پاس چلا آیا دیوان نے دونو کو اپنی پاس پناہ دی یہہ حالت جب وزیر خان نے دیکھی دیوان
محکم چند کو کہلا بھیجا کہ عطا محمد خان اور شاہ شجاع دونو کو میری پاس بھیجدو دیوان نے
انکار کیا اور کہا کہ جبتک مہاراجہ رنجیت سنگھ مجھکو اجازت نہ دینگے ان دونو کے بازو
مین تمہاری حوالہ نہین کر سکتا باعث یہہ تھا کہ اُسوقت عطا محمد خان کے قبضہ مین قلعہ
اٹک تھا اور اُسنے دیوان محکم چند کو کہدیا تھا کہ اگر تم میرا بازو فتح خان کے حوالہ نکرو گے
اور مہاراجہ رنجیت سنگھ میری پرورش کریگا تو مین قلعہ اٹک مہاراجہ کے حوالہ کردونگا
چنانچہ ایک عریضہ دیوان محکم چند کا مع درخواست عطا محمد خان کے مہاراجہ رنجیت سنگھ
کی خدمت مین روانہ ہوا اور نیز وزیر خان نے ایک تحریر علیحدہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے
نام روانہ کی اور لکھا کہ آپنے نہایت مہربانی مجھپر کی کہ اپنی فوج میری ہمراہ کر کے
کشمیر کا علاقہ مجھکو دیوایا مگر بعد اسقدر مہربانی کے اب دیوان محکم چند نے میری ساتھہ
یہہ مخالفت کی ہے کہ عطا محمد خان اور شاہ شجاع دونو کو اپنے پاس پناہ دی رکھی ہے
اُن دونو کو میرے پاس نہین بھیجتا کہ لاکھون روپیہ گذشتہ سالون کے حساب کا

بذمہ عطا محمد خان کے ہے اور شاہ شجاع اگر میری پاس آجاتا تو مین اُسکے حوالہ علاقہ
کشمیر کا کر دیتا کہ یہہ مستحق بادشاہ اپنے حق کو پہنچ جاتا یہہ دونو تحریرین جب مہاراجہ
کے پاس پہنچین قلعہ اٹک کے ملجانیکی اُمید پر بہت خوش ہوا اتنے مین شاہ بیگم زوجہ
شاہ شجاع کا وکیل خدمت مین آیا اور اُسنے ظاہر کیا کہ سنایا گیا ہے کہ شاہ
شجاع للملک نے کشمیر کے قلعہ سے نکلکر دیوان محکم چند اور مہاراجہ کی فوج کی پناہ مین ہے
اور وزیر خان اب چاہتا ہے کہ مہاراجہ اب شاہ شجاع کو اُسکے حوالہ کر دیوے چونکہ
وزیر فتح خان قدیمی دشمن اس خاندان کا ہی اسواسطے شاہ بیگم التماس کرتی ہے کہ
مہاراجہ شاہ شجاع اُسکے خاوند کو فتح خان کے حوالہ نکرے اور صحیح وسلامت پنجاب
مین منگوالے اسکے عوض مین جب شاہ شجاع آئیگا تو شاہ بیگم اُسکی خدمت مین عرض
کرکے جواہر کوہ نور جو ایک بے بہا گوہر ہے مہاراجہ کو دلوادیگی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو عطا محمد خان سے قلعہ اٹک اور شاہ شجاع سے جواہر کوہ نور کے ملنے کی اُمید
ہوگئی بہت خوش ہوا اور دیوان محکم چند کے نام پروانہ لکھا کہ تحریر عطا محمد خان
کی دریاب تفویض کر دینے قلعہ اٹک کے بنام قلعدار لکھوا کر فی الفور بھجوادیوے اور
شاہ شجاع اور عطا محمد خان دونو کو ہمراہ لیکر کشمیر سے لاہور کو کوچ کرے اُسوقت
اگر وزیر فتح خان سدراہ ہو تو اُس سے جنگ کرکے اُسکو فراجمت سے باز رکھے قلعہ
کے تفویض کر دینے کے عوض مین ہم ایک لاکھہ روپیہ نقد عطا محمد خان کو دینگے
اور یہہ روپیہ اُسوقت ادا ہوگا جب عطا محمد خان قلعہ پر دخل دیدیگا جب یہہ
تحریر دیوان محکم چند کے پاس پہنچی خط عطا محمد خان کا اسمی جہاندار خان قلعدار
کے بمضمون تفویض کر دینے قلعہ اٹک کے لکھا کر مہاراجہ کی خدمتمین بھیجدیا اور خود
کشمیر سے روانہ ہوکر چلا آیا وزیر خان نے اُسوقت کچھہ فراجمت دیوان محکم چند
کی نسبت نہ کی جب خط عطا محمد خان کا اسمی جہان دار خان قلعدار اٹک

مہاراجہ کے پاس پہنچا مہاراجہ نے فقیر عزیز الدین کو حکم دیا کہ دو پلٹنین اور ایک توپخانہ اور ایک لاکھہ روپیہ نقد ہمراہ لیکر اٹک کو روانہ ہو جائے اور عطا محمد خان کی تحریر جہاندار خان کو دیکر اور ایک لاکھہ روپیہ نقد اوکر قلعہ اٹک پر دخل کرلے چنانچہ فقیر عزیز الدین فی الفور اودہر کو روانہ ہوگیا جاتے ہی اُسنے قلعہ پر دخل کرلیا جب مہاراجہ کو قلعہ کے دخل کی خبر آگئی بہت خوش ہوا اور چند روز بنگامۂ عیش و عشرت گرم رکھا آخر مین دیوان محکم چند کشمیر کا لشکر لیکر حاضر آیا مہاراجہ نے شہزادہ کھڑک سنگھ کو شاہ شجاع الملک کے استقبال کے لئے شاہدرہ تک بھیجا اور بڑی عزت کے ساتھہ شہر مین لاکر مبارک حویلی مین اوتارا جب شاہ شجاع لاہور مین آیا ایک خط جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کا مقام لدہیانہ سے بدیں مضمون مہاراجہ کے نام پہنچا کہ شاہ شجاع والی کابل آفاق رسانی سے لاہور مین آیا ہی مہاراجہ کو چاہیے کہ اُسکی توقیر و آبرو مین کمال توجہ عمل مین لاوی اور ایسا کوئی امر وقوع مین نہ آوی جسسے کسیطرح اُسکی دل شکنی ہو مہاراجہ نے اسکا جواب مضمون اتحاد و محبت کے ساتھہ لکھوا کر بھیجدیا پیچھے تحریر ہو چکا ہی کہ بوقت مہم امداد کشمیر کے مہاراجہ نے تمام رجگان کو یہی حکم دیا تہا کہ اپنی اپنی فوج لیکر کشمیر کو جائین چنانچہ سب کے سب روانہ ہوئے مگر جب پیر پنجال کے پاس پہنچے سب راجہ اتفاق کرکے وہانسے واپس چلے آئے اور کچھہ خیال نکیا کہ اس جرم مین مہاراجہ کا عتاب ہم پر ہوگا جب وہ مہم باتمام پہنچگئی مہاراجہ کو یہہ منظور ہوا کہ اُن بے ادبون کو سزا دیجائے کہ پھر ایسی مخدول حکمی کرنے نہ پائین اور جسکام کے لئے حکم ملے پورا پورا بجا لائین چنانچہ سردار دیسا سنگھہ مجیٹھہ کو حکم ہوا کہ چار پلٹن اور دو توپخانہ لیکر کوہستان کو کوچ کرے اور ہر ایک راجہ سے جو مہم کشمیر سے واپس ہوکر چلا آیا تفصیل وار جرمانہ وصول کرے راجہ نور پور پنجاہ ہزار راجہ جنبہ پنجاہ ہزار راجہ جسروٹہ پنجاہ ہزار راجہ بسولی دس ہزار راجہ ہری پور پندرہ ہزار راجہ منڈی تیس ہزار راجہ سکیت بیس ہزار اور ان راجون مین سے جو شخص نذرانہ دینے مین عذر کرے فی الفور اُسکا مال و ملک ضبط کرکے داخل سرکار کرلے چنانچہ سردار دیسا سنگھہ نے پہاڑیون جاکر قیامت برپا کردی اور نہایت سختی و بے آبروئی و جور و تعدی کے

ساتھہ یہہ جرمانہ وصول کیا گیا ان راجون مین سے تین راجے یعنی راجہ چنبہ راجہ منڈی
وسکیت نے بہت سی عذرات کئے اور کہا کہ ہمکو نہ تو کشمیر جانے کا حکم ملا اور نہ ہم گئے
اور نہ بے اجازت واپس آئے ہم سے کس بات کا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے یہہ عذر
اُنکا سردار ویساسنگہ نے تحریر کرکے مہاراجہ کیخدمت مین بھیجدیا اسبات کا اُنکو یہہ جواب
ملا کہ اگر یہہ بھی جاتے تو بیشک اپنے بھائیون کے ساتھہ اتفاق کرکے واپس آتے ان سے
جرمانہ آیندہ کے لئے احتیاطًا وصول کیا جاتے کہ آیندہ غلطی کبھی ہونے نپائے
ناچار طوعًا وکرہًا ان بیگناہون نے بھی جرمانہ ادا کردیا چونکہ بوقت شروع ہونے مہم کشمیر
کے شاہ بیگم زوجہ شاہ شجاع الملک نے مہاراجہ نے ساتھہ وکیل کی معرفت وعدہ کیا
تہا کہ اگر خاوند میرا کشمیر سے صحیح وسلامت لاہور مین آپہنچے گا تو بیگم باوشاہ کو کہکر جواہر
کوہ نور اُس سے مہاراجہ کو دلادیگی جب شاہ شجاع لاہور آیا تو مہاراجہ نے اُسکو تلنبہ
کے مقام پر جانے نہ دیا اور کہا کہ تم لاہور مین ہمہی پاس قیام رکھو اور اپنے گھر کے لوگونکو
تلنبہ سے طلب کرلو اُس سادہ لوح بادشاہ نے بیگم کو بھی تلنبہ سے منگوالیا اور لاہور
مین بمقام مبارک حویلی قیام پذیر ہوا جب ایکماہ کا عرصہ گذرا تو مہاراجہ نے ایک وکیل
بطلب جواہر کوہ نور کے شاہ شجاع کے پاس بھیجا اور پیام دیا کہ شاہ حسب وعدہ اپنے
جرم محترم کے جواہر کوہ نور ہمکو دیدین کہ ہمنے جو وعدہ شاہ بیگم سے کیا تہا وہ پورا ہو
چکا اب آپ کیطرف سے وعدہ وفائی ہونی چاہئے یہہ بات سنکر شاہ بہت گھبرایا اور
ہرگز منظور نکیا کہ وہ کڑوڑون روپیہ کی مالیت کا جواہر رنجیت سنگہ کو دیدیوے اگرچہ
جواہر کوہ نور اُسوقت بھی اُسکے پاس نہا مگر اُسنے بہانہ کرکے بیان کیا کہ وہ الماس
بعوض تین کڑوڑ روپیہ کے کابل مین رہن ہے مہاراجہ اس جواب سے بہت ناراض ہوا اور سخت
پہرہ شاہ کی حویلی پر مامور کرکے مقید کردیا اور کہلا بھیجا کہ شاہ کو بہرحال یہہ جواہر ہمکو دینا ہوگا
اور ہم اسکے عوض مین بالفعل پنجاہ ہزار روپیہ نقد اور تین لاکھہ روپیہ کی جاگیر دیسکتے

شاہ نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ یہان میرے پاس جواہر کوہ نور نہین ہے دو ماہ کے عرصہ مین کابل سے منگوا دونگا جب وہ میعاد بھی گزر گئی اور جواہر کوہ نور نہ ملا تو سخت تشدد مہاراجہ کیطرف سے عمل مین آیا یہانتک کہ مین روز تک شاہ کے باورچیخانہ مین کھانا پکانیکی اجازت نہوئی اور نہ کوئی سامان کھانے پینے کا شاہ کے پاس پہنچنے پایا جس سے خود شاہ اور تمام نوکر چاکر اسکے بھوکے پیاسے نیم جان ہوگئے جب شاہ نے دیکھا کہ اب جان کا بچنا محال ہے تو کوہ نور کے دینے پر راضی ہوا مگر یہہ کیا کہ جواہر کوہ نور جس مرد کے خانہ مین نصب کرکے بازو بند بنایا ہوا تھا اُس سے اکھڑوا کر سونے کا خانہ بنایا اور کوہ نور اُسمین نصب کردیا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کو کہلا بھیجا کہ خود آکر جواہر کوہ نور لیجائے چنانچہ مہاراجہ خود بمقام مبارک حویلی گیا شاہ نے وہ قیمتی جواہر نہایت افسوس و حسرت کے ساتھہ مہاراجہ کو دیدیا راجہ نے دریافت کیا کہ یہہ جواہر کسقدر قیمت کا ہوگا جواب دیا کہ اسکی قیمت لاٹھی ہمیشہ بزرگون نے لوگونکو لاٹھیان مار کر اُنسے چھینا تھا تمنے مجھکو لاٹھی مار کر چھینا ہی کوئی اور زبردست ایسا آئیگا کہ وہ تمکو لاٹھی مار کر چھین لیجائیگا جواہر کوہ نور لیکر مہاراجہ خوش خوش واپس آیا اور اُس روز بڑی دھوم دھام سے جشن کیا اور شہر مین حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی گھرون مین چراغان کرین اور خوشی منائین چنانچہ سب رعیت نے خوشی کے ساتھ شاہ شجاع کے کہ اُسکے گھر مین اُس روز بجائے غم و الم کا کرم تھا آہین دونین چھپنچی کہ راجہ نور پور کا حبسہ مہاراجہ نے بجرم واپس چلے آنے مہم کشمیر سے پنجاہ ہزار روپیہ جرمانہ کرنا تھا اور اُسنے اُسکے ادا کرنیکے لئے چھہ ماہ کا وعدہ کیا تھا اپنا مال و اسباب نقد جنس لیکر ستلج پار علاقہ انگریزی مین چلا گیا اور جرمانہ ادا نکر سکا مہاراجہ نے حکم دیا کہ اسکا علاقہ ضبط ہوکر شامل علاقہ محروسہ کے کرلیا جاوے وزیر فقیر عزیز الدین کو حکم ہوا کہ باہر فقیہ لاہور مسجد شاہی کے جو میدان ہی اُسمین ایک باغ لگایا جاوے اور حضوری باغ اُسکا نام رکھا جائے اُسوقت جمعدار خوشحال سنگھ مہاراجہ کی ڈیوڑھی کا جمعدار حاضر تھا اُسنے عرض کی کہ باغ کے درمیان ایک بارہ دری بھی سنگ مرمر کی بنجاوے

تو بہت خوشنما معلوم ہوگی مہاراجہ نے فرمایا کہ تہر منگوانا بہت مشکل ہے اُسنے کہا کہ خاص
لاہور کے متصل بہت مقبرے سنگ مرمر کے بنے ہوئے موجود ہین ہانسی تہرا دکہڑوا لیا جاے
تو یہہ بارہ دری بنجائیگی چنانچہ بارہ دری کے بنوانیکا بہی حکم صادر ہوا اور تہر مقبرہ زیب النسا بیگم
ونور جہان بیگم ومقبرہ نواب آصف جاہ ومقبرہ شاہ جہانگیر وغیرہ سے اوتر کر اُس بارہ دری کی تعمیر شروع
ہوئی چنانچہ دو سال کے عرصہ مین بکمال توجہ یہہ عمارت عجیب وغریب کہ ابتک یادگار مہاراجہ رنجیت
سنگہ کی باقی ہی باختتام پہنچی چونکہ مذکور اس مقام پر جمعدار خوشحال سنگہ کا ذکر لکہا گیا ہی اسواسطے
تہوڑا سا ذکر اُسکا بہی یہان لکہا جاتا ہے کہ خالی لطف سے نہو گا واضح رہی کہ خوشحال نام ایک برہمن
کوٹ گوڑ موضع ایکڑہی کنکہل ضلع میرٹہ کا رہنے والا تہا وہان یہہ شخص نہایت مفلسی وناداری
کی حالتمین باخود تہا جب سخت تنگ ہوا تو وطن چہوڑ کر ارادہ نوکری پنجاب کو آیا اور دہونکل
سنگہ کی پلٹنونمین نمرہ سپاہیان نوکر ہوا چونکہ اسکے نصیب مین عمارت وعالیجاہی تہی ایک
روز مہاراجہ رنجیت سنگہ وہونکل سنگہ کی پلٹنون کی قواعد دیکہنے گیا چونکہ یہہ آدمی صعدار اور
خوبصورت تہا اُسکو پسند کر کے حکم دیا کہ یہہ شخص ہماری اردلی کے سپاہیونمین بہرتی ہو اُس
روز سے یہہ مہاراجہ کے اردلیون مین رہنے لگا رفتہ رفتہ اس رتبہ کو پہنچا کہ مہاراجہ نے خدمت
ڈیوڑہی کی جمعدار بستی رام سے لیکر اُسکو دیدی پہر تو یہہ لاکہون روپیہ کا مالک بنگیا کشمیر کا
حاکم بہی یہہ بنا اور سلطنت کے اراکین عمائدمین سے شمار ہوا اسنے مہاراجہ کی اسقدر اطاعت
کی کہ باوجود برہمن ہونیکے اسنے زنار توڑا اور چوٹی رکہی اور بابل لیکر سکہہ بنگیا اور خوشحال
نام رکہوایا اس شخص نے لاہور وامرتسر مین بڑی بڑی حویلیان بنوائین لاہور مین اسکی حویلی
قلعہ کے مشرق کیطرف اسقدر بڑی ہی کہ گویا قلعہ کے روبرو دوسرا قلعہ بنا ہوا ہی۔ لاہور مین
جسقدر شجاع رہتے لگا تو دن بدن اُسپر تازہ آفتین نازل ہوتی تہین ایک تو بڑی آفت یہہ پڑی کہ
جواہر کوہ نور جیسے قیمتی بلکہ بے بہا چیز اُسکے ہاتہہ سے جہن گئی دوسرے چند روز دروازہ پر پہرہ رہا
اور بادشاہ نے قید کیا تین متصدر ہو کر کمال غم والم کا صدمہ اُٹہایا تیسری تین روز تک آب

طعام نہ ملا چونہی اور یہہ آفت برپا ہوئی کہ کاردار گوجرانوالہ نے ایک خط قاضی نبی محمد کا ولایتی
پٹھان کے ہاتھہ سی پکڑ کر مہاراج کے پاس بھیجدیا جب وہ پڑہا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ خط قاضی نبی محمد
مصاحب خاص شاہ شجاع کیطرف سی محمد عظیم خان ناظم کشمیر کے نام تہا اور اُسمین لکہا تہا کہ اگر تم فوج
لیکر لاہور پر یورش کرو تو ہم رنجیت سنگہ کو قتل کرڈالینگے اور پنجاب کی سلطنت بنی بنائی تمہارے
تصرف مین آجائیگی وہ خط سنکر مہاراجہ کمال غضب مین آیا اور شاہ شجاع سی حال دریافت
کیا شاہ نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ ہمکو اس تحریر سے واقفیت نہین ہی اور نہ یہہ تحریر ہماری
اجازت سی لکہی گئی پہر قاضی نبی محمد کو بلایا اُسنے اقبال کیا کہ ہان یہہ خط میری ہاتھہ کا لکہا
ہوا ہی اور مین نے ہی ناظم کشمیر کے نام بہیجوایا تہا مہاراجہ نے اُسپر کمال تشدد کیا مطلب اس
تشدد سی یہہ تہا کہ وہ کہدیوی کہ شاہ شجاع کی اجازت سی مینے خط لکہا اور یہہ جرم شاہ شجاع
کے ذمہ لگاکر باقیماندہ بہی جو کچہہ شاہ کے پاس ہی لیوی مگر باوجود تشدد و سخت قید کے وہ
اپنی زبان سی نہ بدلا اور یہی کہتا رہا کہ شاہ کو اسبات کی خبر نہین ایک ماہ قاضی قید مین رہا
آخر پچیس ہزار روپیہ جرمانہ اُسکے عوض مین شاہ نے ادا کیا اور قاضی کو قید سے چہڑایا
جب یہہ معاملہ ہوچکا تو فقیر عزیز الدین مقام اٹک سے واپس آکر خدمت مین حاضر ہوا اور عرض
کی کہ حسب الحکم مہاراجہ کے سرکاری فوج قلعہ اٹک پر قابض ہوگئی جہانداد خان قلعدار اٹک
نے مہاراجہ کی بہت خیرخواہی کی کہ سامان گولہ و بارود افغانونکا جسقدر اُسمین تہا سب
کا سب ہمارے حوالہ کردیا مین نے جو قلعہ مین تہین وہ بہی ہمکو دیدین ایک لاکہہ روپیہ جو
اُسکو دیا گیا اسمین اُسکا کچہہ حق نہ تہا وہ تمام و کمال عطا محمد خان نے لیا پہر اسواسطی نظر
پروریش مین اُسکو وزیرآباد تک اپنے ہمراہ لایا اور خزانہ وزیرآباد پر مین روپیہ یومیہ اُسکا
گزارہ مقرر کردیا ہی مہاراجہ فقیر عزیز الدین کی خدمت پر بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ
بخشکر سرافراز کیا انہین دنون مین گورنمنٹ کابل و وزیر فتح محمد خانکا دوبارہ مہاراجہ کیخدمت

سی چلکر اسنے دہنی کا ملک فتح کیا اور لاکہون روپیون کا مال و اسباب لیا پہر قصبجات
جکوال جلالپور رسولپور وغیرہ سی معقول نذر لیکر ان قصبون کو اپنی ریاست مین
داخل کیا پہر پنڈ دادنخان کو گیا وہان کی حاکم صاحب خان کہوکہر نے اطاعت قبول کی
اور نذر راضی جسقدر اسنے چاہا ادا کیا پنڈ دادنخان مین ایک قلعہ بنانے کے لیے اسے
حکم دیا کہ بدہ سنگہ اور گورسنگہ اپنی مثل کے دو سردارون کو وہان بہیجکی اجازت دیکر بہیجدیا
کی کہ جلد قلعہ بنوائین وہان سی آگے بڑہکر اسنے قصبہ کوٹ صاحب خان اور راجہ کا کوٹ دو
قصبے فتح کئے غرض یہہ سردار جدہر گیا دولت اسکے استقبال کو آئی جب اسکی ترقی و عالیجاہی
و دولت و حشمت کی حالت اور سکہون نے دیکہی سبکو حسد پیدا ہوا خصوصاً بہنگی مثل کے
سردار جو اپنی برابر کسیکو عالیجاہ تصور نہین کرتے تہے نہایت ہی اسکی ترقی دیکہکر جل گئے
اور درپے اسبات کے ہوئے کہ کسیطرح چڑت سنگہ کو لوٹ لین یہہ خبر چڑت سنگہ کو بہی
پہنچ گئی اور آپسمین کمال عداوت و بغض و عناد پیدا ہوا پہلے ہی سی ان دونو مثلون کی آپسمین
عداوت تہی مگر جب کوئی دشمن سکہون کے برخلاف مقابلہ پر آتا تو سب ملکر اسکو دفع کر دیتے
ہی اب وہ بات آپسمین ہی جاتی رہی اتفاقاً اسوقت ایک اور جہگڑا ایسا برپا ہو گیا جس سے
فیمابین دونو مثلون کے سخت فساد برپا ہوا اور دونو کے افسر ہلاک ہوئے اسکا بیان
اسطرح پر ہے کہ

اُن ایام مین راجہ رنجیت دیو ایک راجہ نہایت عادل و کریم الخلق و مہمان پرست جمون کا حاکم
تہا اُسکی رعیت اُسوقت کمال آرام مین تہی اور شہر جمون اُسوقت تمام پنجاب کے لئے جاے امن و
امان بنا ہوا تہا کیونکہ بخوف غارت سکہون کے بڑے بڑے اشراف و ساہوکار و دولتمند لوگ
پنجاب کے شہرون سی جلاوطن ہوکر وہان قیام پذیر تہے اُس شہر پر سکہون کی نظر تہی اور چاہتے
تہے کہ کسیطرح جمون کو لوٹین مگر پہر بدین خیال کہ راجہ رنجیت دیو پر رعیت بہی فدا ہی اور فوج بہی
معقول ہے وہان جانا اور مال لوٹ کر لانا مشکل ہے اور ہر گز رخ نہ کرتے تہے اب خود راجہ کے

اٹک کو جائے چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی اس مہم مین مہاراجہ نے کامل اختیار دیوان محکم چند کو دیدیا
تہا اور رُوبرو یہ تہا کہ اگر تم دیکہو کہ بحالت جنگ قلعہ کا محاصرہ نہین اُٹہتا تو صلح کر لینا اور قلعہ دیکر
اپنی فوج کو زندہ نکال لینا کہ سرکاری فوج قلعہ مین ہو کہہ کے عذاب سے نہ مرجاے قلعہ انہہ سے
جاتا رہی تو غم نہین مگر فوج کے مرجانیکا غم ہے یہہ اختیار پاکر دیوان محکم چند لاہور سے چلکر
ہوا کیطرح اٹک جا پہنچا اور دیکہا کہ دشمن نے ہر ایک طرف سے قلعہ گہیرا ہوا ہے کوئی صورت
قلعہ مین جانیکی نہین اور قلعہ کے اندر واویلا ماری ہو کہہ کے ہو رہا ہے سو اسطی بحالت ناچاری
دیوان محکم چند نے صلح کا خط وزیر فتح خان کو لکہا اور پیام بہیجا کہ آپ اپنا محاصرہ قلعہ سے
اُٹہالین یا رستہ دیدین کہ ہماری فوج قلعہ سے باہر نکل آئے جب فوج نکل چکیگی تو تم اپنا دخل قلعہ
مین کر لینا اس پیام پر وزیر نے کچہہ خیال نکیا اور کہلا بہیجا کہ تمہاری فوج دروازہ کہول دیوے
پہلے ہماری فوج داخل ہو جائے پہر وہ نکلجائین اسمین دیوان کو اندیشہ ہوا کہ افغانی فوج اگر
پہلے اندر گئی تو اُس نیم مردہ فوج کو بیشک قتل کر ڈالیگی اُس حالتمین فوج کا بہی نقصان ہوگا
اور قلعہ بہی انہہ سے جاتا رہیگا بعد اس جواب و سوال کے پچیسوین ماہ ہاڑ کو دیوان محکم چند نے
سرائے بہان سے کوچ کیا چونکہ موسم گرمی کا تہا اُس شوشیار سردار نے دریاے سندہ کے کنارے
پہنچکر کنارہ دریا کے قلعہ اٹک کیطرف قدم بڑہانا شروع کیا جب چہہ کوس کا فاصلہ
طے کر لیا تو افغانی فوج مستعد و مسلح تیار نظر آئی گویا وہ میدان مین منتظر و تیار ہی کہڑی تہی
کہ دشمن کب نظر پڑتا ہے اور لڑائی شروع ہوتی ہے سب سے آگے پٹہانونکی بلکیہ فوج تہی جو جان
شہادت صرف مرنے ہی کی خاطر آئی ہوئی تہی اُنکے پیچہے سردار دوست محمد خان مسلح سوارون کا
ایک پرہ جمائے ہوئے کہڑا تہا دونو بنجانہ دہنے بائین فوج کے تہے دیوان محکم چند نے جب
دشمن کو جنگ پر مستعد دیکہا وہان ہی کہڑا ہو گیا اور فوج سواری کی چار ٹکڑے کئے اور پیادہ
فوج کو اسکو اٹریعنی چار گوشہ فوج بنا کر حکم دیا کہ آگے بڑہین جب افغانون نے سکہونکو آگے بڑہتے
دیکہا تو وہ بہی بڑہے اور بلکیہ فوج نے پلٹن کے اوپر حملہ کیا مگر ان قواعد دان اور جنگی سپاہیون نے

بہت چالاکی سے انکو باڑ ماری چنانچہ انمین سے بہت تو ماری گئے اور باقیماندہ گولیان کہاکر
اور زخمی ہوکر گلے آپڑی اور لڑکر شہید ہوئے عین لڑائی کے وقت دیوان محکم چند نے غوثے
خان اسہ توپخانہ کو توپخانہ اور فوج پیادہ کے ساتھہ اس پلٹن کی امداد کو بھیجا جو ملکیہ کے ساتھہ
لڑ رہی تہی اس فوج کو آگے بڑہتے ہوئے دیکھکر اسپر دوست محمد خان نے حملہ کیا اُسوقت غوثے
خان نے بڑی نامردی ظاہر کی کہ دوست محمد خان سر پر چڑہ آیا اور اُسنے توپخانہ کا ایک حصہ توپکیا
اسباب سمیت دیوان محکم چند نہایت غضبناک ہوا فی الفور ہاتہی سے اُتر گہوڑے پر سوار ہوا اور اپنا
توپخانہ آگے بڑہاکر گولہ رانی شروع کی غرض سخت لڑائی آپسمین ہونے لگی صبح سے لڑتے لڑتے دوپہر
کا وقت ہوگیا اُسوقت گرمی کا نہایت زور شور رہا اور سورج سر پر تہا کہ گرم ہوا ایسی چلنے
لگی کہ لوگون کے مُنہہ جلے جاتے تہے گویا آسمان سے آگ برس رہی تہی علاوہ اسکے لڑائی کا
موقع اور بارود کا دہوان اور گرد و غبار اسقدر تہا کہ دم بند ہوا جاتا تہا اس کمال گرمی سے
افغانی فوج کو سرد ملک کی پروردش یافتہ تہی کمال تنگ آئی اور بیدل اور بے بس ہوکر بہاگ نکلی
چونکہ اُسوقت سکہی فوج بہی گرمی سے جان بلب تہی دیوان نے دشمنونکا پیچہا نہ کیا اور قلعہ کے
طرف رخ کردیا اسکے جانے سے باقیماندہ فوج افغانی جو قلعہ کے گرد تہی اُٹہکر چلی گئی اور دیوان
بڑی خوشی و فرحت کے ساتہہ قلعہ میں داخل ہوا اور غلہ کے ہزارون اونٹ جو ہمراہ لے گیا تہا فوج
مین تقسیم کردیئے اور قافلہ کش فوج کو ٹکڑا حاصل ہوا بعد ازان دیوان نے بہت سا ذخیرہ
غلہ و بارود و گولہ وغیرہ سامان خوراک اور جنگ کا قلعہ مین جمع کیا اور ایک جرنیٹ
فوج وہان مامور کرکے لاہور چلا آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ دیوان کی ایسی خدمتگزاری و
جانفشانی سے کمال خوش ہوا اور بعوض خیر خواہی کے بڑا بہاری خلعت اُسکو دیا اور
جاگیر مضاعف کردی اس فتح کے حصول کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کمال اعزاز و رتبہ
بڑہ گیا اور کسی سرکش کو طاقت گردن اُٹہانے کی نہی جب اٹک کے مہم سے مہاراجہ نے
فراغت پائی تو اب بات پر مستعد ہوگیا کہ کشمیر پر فوج کشی کرکے محمد عظیم خان وزیر فتح خان کے

بھائی کو کشمیر سے نکالدی اور اسملک پر اپنا تصرف کرلے اس ارادہ پر مہم کی تیاری کی اور تمام
اور فوج پیادہ وسوار کو سامان سفر کا دیا اور حکم جاری کیا کہ دریای راوی کے پار اتر کر ڈیرہ
کریں اُسوقت تک سیکو مہاراجہ کے ارادہ پر اطلاع نہیں صرف اتنا سب جانتے تھے کہ مہاراجہ اب
کس طرف مہم کیا چاہتا ہے سب سے اول شہزادہ کھڑک سنگھ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر سیالکوٹ
جا اُتری اور منتظر ہماری آنیکا رہے اور مہاراجہ کا یہہ ارادہ تھا کہ اول قلعہ اٹک کے دخل کا
شکرانہ و نذرانہ سری جوالاجی کے مندر پر جاکر ادا کرے اور ناصیہ فرسائی کی سعادت حاصل
کرکے جسمیر کا ارادہ ہو جائے اُسطرف کو جائے چنانچہ ماہ بھادوں کے اخیر دنوں میں مہاراجہ
لاہور سے روانہ ہوکر کانگڑہ میں پہنچا وہانسے سری جوالا دیوی کے مندر پر گیا اور بہت سا
نقد و جنس پیشکش و نذر کیا وہان راجہ سنسار چند بھی نادون سے آکر خدمتمیں شرفیاب ہوا اور
دونو زمان فرماؤن نے آپسمیں ملکر دیوی کے درشن کئے بعد حصول فراغ مہاراجہ دریای راوی
سے اُتر کر سیالکوٹ میں پہنچا اور احکام جاری کئے کہ تمام راجگان کوہستانی وجاگیرداران ملک
اپنی اپنی فوج لیکر فی الفور حاضر ہون چنانچہ سب حاضر ہوئے اور مہاراجہ نے ہر ایک رئیس کی فوج
کی حضوری خود لی اور اطمینان کرلیا وہانسے مہاراجہ نے نوپون کو اونٹونپر لدوالیا اور سیالکوٹ سے
تمام کمپو کے شمول کے لئے وزیرآباد پہنچا اور وزیرآباد سے رہتاس کیطرف کوچ کیا اُسوقت
وزیر فتح خان اٹک سے نیچے کیطرف ڈیرہ جات کے علاقہ میں تھا جب اُسکو اس مہم کی
خبر پہنچی اُسنے بھی اُدھر کو کوچ کیا مہاراجہ نے ایک فوج اُسکے مقابلہ پر مامور کی کہ جاکر
اُسکا رستہ روکے جب رہتاس سے آگے کو فوج مامور ہوئی خبر پہنچی کہ پیر پنجال کے پہاڑ برف
پڑگئی ہے اور رستہ مسدود ہے اس سبب سے مہاراجہ اپنا کمپو لیکر واپس آگیا اور جانا
کہ سردی کے موسم میں اسملک میں جانا اور دشمن سے لڑنا مشکل ہے وہان سے مہاراجہ
کٹاس میں آیا اور غسل کرکے بہت سا روپیہ فقیرون کو بخشا یہہ ایک ہندو ؤنکا عبادت
گاہ ہے اور بڑا گہرا چشمہ اور تالاب ہے ہندو وہان جاکر غسل کرتے ہین سدا ولپنڈی

کے مقام پر ایک جرار فوج تحت حکم سردار دل سنگھ و دیوان محکم چند قلعہ کہنڈ کیطرف
بھیجے گئے اور اور حکم ہوا کہ اگر وہ قلعہ باسانی ہاتھ آجائے تو بہتر ورنہ جنگ کرکر فتح
کرلین جب یہہ فوج قریب قلعہ کہنڈ کے پہنچی تو داؤنی خان حاکم و قابض قلعہ مذکور
کا پہلے تو قلعہ بند ہوکر مستعد بجنگ ہوا مگر جب لڑائی شروع ہوئی تو قلعہ چھوڑکر
بھاگ گیا اور سکھون نے قلعہ مین داخل ہوکر تمام اسباب نقد و جنس اسکا لوٹ
لیا جب اس قلعہ کے فتح کی خبر مہاراجہ نے سنی سردار دل سنگھ کو قلعدار مقرر
کیا یہہ کہنڈ کا قلعہ کالا باغ کے قریب واقع ہے اور علاقہ کوہی صعب گزار
ہے بعد درستی اس مہم کے دیوان محکم چند کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر بمقام راولپنڈی
مقیم رہے اور شہزادہ کہڑک سنگھ کے نام لکھا گیا کہ اٹک کے متصل قیام رہے اور خود
مہاراجہ لاہور کو چلا آیا اور ہر ایک فوج کے افسر کے نام پروانہ جاری کئے کہ کوئی
متنفس جہاونی مین گھسنے نپائے سب کے سب لین مین حاضر رہین لاہور سے مہاراجہ بقصد
غسل باگھی کے امرتسر کو گیا وہان وکلا روانی حیدرآباد سندہ تحایف لیکر قیام اتحاد کے
لئے خدمتمین حاضر ہوئے اور خلعت دیکر رخصت کئے گئے اور نیز بمقام امرتسر خبر
پہنچی کہ سردار دیسا سنگھ نے قلعہ ہری پور جو کانگڑہ کے علاقہ مین ہے بغیر لڑائی
وفساد کے اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اور فوج راجہ سنسار چند کی جو اُسپر قابض تہی
نکالدی ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت ہنسا اور کہا کہ اب راجہ سنسار چند کے پاس صرف
مختصر علاقہ نادون کا باقی رہ گیا ہے اور تمام پہاڑی ملک ہماری قبضہ اقتدار
مین ہے سنت سنگھ گرنتھی جو اُسوقت حاضر تہا بولا کہ ابہی کیا ہے گورو گوبند سنگھ
فرما گئے ہین کہ ہمارا خالصہ سرزمین کا راج کریگا اُس اثنین کوئی کاظہور اب ہوتا جاتا
ہے کہ جسطرف خالصہ جی جاتا ہے فتح و نصرت استقبال کو آتی ہے یہہ سنکر مہاراجہ نے
کہا کہ جو باتین گورو فرما گئے ہین سب سچ ہین اور ہونیوالی ہین اُسی مقام پر خبر پہنچی کہ

مہاراجہ رنجیت سنگھ کیطرف سے بیتیں ہوتا کہ سرکار انگریزی کا پایہ اسمین بہی
اونچا رہے چنانچہ اسی بات کی تجویز کے لئے سر کلاڈ ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ
رزیڈنٹ لدہیانہ سے لاہور آیا اور مہاراجہ کیخدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر
کا اشتیاق ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر دل سے
آرزو رکہتا ہے کہ آپسے ملے مگر بسبب اسکے کہ آپکو اسمین کمال تکلیف ہوگی اماہا
اس امر کا آپکے روبرو نہین کیا گیا مہاراجہ نے جواب دیا کہ ہمکو دلی محبت سرکار
انگریزی کے ساتہہ ہی اسمین اگر تکلیف بہی ہو تو گوارا ہے چنانچہ بعد قیل و قال کے
یہہ تجویز قائم ہو گئی کہ مہاراجہ اپنے وکلا نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین ملاقات
کی آرزو کے اظہار کے لئے بہیجین چنانچہ دیوان موتی رام و فقیر عزیز الدین اور
سردار ہری سنگھ نلوہ تین معزز سردار گرانبہا تحایف دیگر تعلہ کیطرف روانہ کئے
گئے جب یہہ تینون اکابر نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین پہنچے تحایف پیش
کر کے مہاراجہ کیطرف سے ملاقات کے اشتیاق کا اظہار ہوا نواب گورنر تو خود
اسبات کا طلبگار رہتا نہایت خورسندی کے ساتہہ مہاراجہ سے ملنا منظور کیا
اور وکلا کی کمال عزت کی اور گرانبہا تحایف دیگر رخصت کیا اور یہہ بات قرار
پائی کہ مہاراجہ کی ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتہہ دریای ستلج کے شرقی
کنارے روپڑ کے مقام پر ہو نواب گورنر جنرل بہادر تعلہ سے بمقام روپڑ آگے اور
مہاراجہ لاہور سے چلکر روپڑ جا کے اور آپسمین دونو والیان ملک ملین جب یہہ بات
قرار پا چکی اور وکلا مہاراجہ کے واپس آگئے تو مہاراجہ نے فوج کو تیاری کا حکم
دیا تمام فوج جسکو ہمراہ لیجانا منظور تہا بخوبی آراستہ کی گئی نئے ہتہیار اور نئی وردیان
پہنائی گئین اراکین دربار کے نام بہی پروانجات جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج
کو سنوارین اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس تیار کرین اور روانگی کو مستعد ہون اور

صاف انکار کیا اور کہا کہ ایک جواہر کوہ نور بے بہا جو میری پاس تہا مین مہاراجہ کو دیچکا
اب کسواسطے مہاراجہ مجھکو تنگ کرتا ہے اور یہہ بات شاہان فرمانفرا کب جائز رکہتے
ہین کہ جو کوئی بادشاہ فلک زدہ اپنی ملک و حکومت سے بیدخل ہوکر بطور مہمان اپنے گہر
آئے اُسکو لوٹ لین یہہ جواب سنکر مہاراجہ سخت ناراض ہوا اور سکہونکا پہرہ شاہ کے
مکان پر دوبارہ قائم کردیا اور حکم دیا کہ شاہ کو تنگ کرکے جواہرات لین اُسپر بہی شاہ
نے کچہہ ندیا آخر سکہنیان عورتین شاہ کے گہر مین بہیجی گئین اور انکو حکم ہوا کہ شاہ کی
عورتون کی تلاشی لیکر جسقدر زیور و جواہرات دستیاب ہو سب لے آئین چنانچہ وہ عورتین
شاہ کے گہر مین گئین اور نہایت بے آبروئی کے ساتہہ شاہ کے زنانہ لوگونکی تلاشی لی
جسکے لکہنے سے قلم سیاہ آنسو بہاتی ہے بعد تلاش کئی لاکہہ روپیہ کا زیور و جواہر جو شاہ کے
گہر سے دستیاب ہوا مہاراجہ کے روبرو لایا گیا جسکو خزانہ مین داخل کرکے مہاراجہ نے کہا
کہ اگر شاہ پہلے اس جواہرات کے موجود ہونے سے انکار نکرتا اور جہوٹہہ نہ بولتا تو ہم ضرور اسکی
قیمت اُسکو نقد دیدیتے مگر اب یہہ قابل ضبطی کے ہے الغرض جب ایسی ایسی صریح زیادتیان
و جور و تعدی خلاف ضابطہ اتحاد و مہمان پرستی کے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے شاہ شجاع کی نسبت
ظہور مین آئین اور وہ بادشاہ جسقدر زر و زیور و جواہرات ہمراہ لیکر کابل سے نکلا تہا
سب کا سب لٹ چکا تو اُسکو اپنی جان کا فکر پڑگیا اور سمجہا کہ اگر اب پہر کوئی مخبر مہاراجہ
کو کہہ دیگا کہ شاہ کے پاس اور جواہرات ہی اور جبتک شاہ مارا نہ جائے اُسکا حاصل ہونا
ممکن نہین ہی تو مہاراجہ بیشک مجھکو قتل کرادیگا بہتر ہے کہ اب جسطرح چہپ سکے یہانسے
بہاگ کر صاحبان انگریز کے علاقہ مین چلا جاؤن اس طمع حاکم کے پنجہ سے نجات پاؤن یہہ
ارادہ دل مین قائم کرکے شاہ نے مہاراجہ کو کہلا بہیجا کہ اب تو آپ کُل جواہر و زر و زیور میرا
لے چکے ہین اب میری دروازہ پر محافظ پہرہ سکہونکا کسواسطے مامور ہے یہی قید میری وا
بس ہی کہ مین آپکے شہر مین بلا اجازت کہین جا نہین سکتا مہاراجہ نے یہہ بات سنکر

کچھہ حکم نہ دیا آخر شاہ نے تنگ آکر پہرہ والے سکھون کو انعام دیکر راضی کر لیا اور وہ ایسے
نرم ہوئے کہ آنا جانا لوگون کا شاہ کے پاس جاری ہو گیا اور جسکو شاہ اپنے پاس بلانا چاہتے
تہے وہ ممانعت نہین کرتے تہے پہلے شاہ نے ایک شخص ہندو کشنچند کے ساتہہ سازش
کر کے اپنی عورات کو ہندنی عورتون کا لباس پہنایا اور بتغیر لباس پہلی مین سوار کرا کر لاہور
سے لدہیانہ کو روانہ کر دیا کپتان برچ صاحب اسسٹنٹ زریدنٹ بہادر لدہیانہ کو جب خبر
پہنچی کہ شاہ شجاع کے قبائل لاہور سے آئے ہین تو دریافت استقبال کر کے اپنے ہمراہ لیگیا
اور بڑی عزت و احترام کے ساتہہ علیحدہ کوٹہی مین اتارا اس روانگی کے بعد نہ رہون
دن مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ شاہ شجاع نے اپنے قبائل لاہور سے لدہیانہ بہیجدئے ہین
تو کمال غضبناک ہوا اور اگلا پہرہ بدلکر توپخانہ کا پہرہ شاہ کی ڈیوڑہی پر مامور کیا اور
حکم دیا کہ کوئی آدم زاد شاہ کے پاس آنے جانے نپائے اُسوقت شاہ شجاع اپنی بہائی
کے فکر مین تہا چنانچہ ایک رات کہ سخت اندہیری رات تہی قراولخانہ کی دیوار جو کچہری
کیطرف تہی توڑ کر دو خدمتگارون کے ساتہہ مبارک حویلی سے نکلا پہلے دروازہ
موچی کیطرف آیا وہ بند تہا پہر شاہ عالمی دروازہ پر پہنچا اُسکو بہی مسدود پایا کوئی راستہ
شاہ کو نہین ملتا تہا شہر سے باہر نکلکر منزل مقصود تک پہنچے آخر جب لوہاری دروازہ
تک گیا تو اُسکو بہی مسدود دیکہکر نا اُمید ہو گیا اور نہین جانتا تہا کہ اب کہان جائے
اور کس مقام مین اپنے آپ کو چہپائے پہر بڑی بدر رو مین جو لوہاری دروازہ کے پاس
ہے گہسا اور بہزار مشکل اُس اندہیری رات مین ایسی کیچڑ مین سے ہو کر شہر کے باہر نکلا
پہر حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر پہنچا اور مسجد کے حوض مین نہاکر اور اپنے ہاتہہ سے
کپڑے دہو کر حضرت کے مزار پر فاتحہ پڑہین اور دریاے راوی کے راستے کیطرف چلا کیونکہ اُسکو نہین
تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ میری تلاش دریاے بیاس و ستلج کیطرف کرائیگا اور یہہ خیال اُسکو ہوگا کہ شاید
لدہیانہ کو گیا ہی آدہی رات بردہ بجے شاہ شجاع نیر کر دریاے راوی سے پار گیا اور ایک زمیندار کو جسکا چہکڑہ

کو جرانوالہ کو جاتا تہا کرایہ دینا کر کے شام کے بعد گوجرانوالہ پہنچا اور وہانسی سیالکوٹ کی راہ سے جمون
اور جموںسی کشتوار پہنچا والی کشتوار نے اُس آفت زدہ بادشاہ کی بڑی خاطر کی اور اپنی لڑکی اسکے
نکاح مین دی وہان جاکر پہر سب سامان آرام کا بادشاہ کو ملگیا اور تجویز کی کہ حاکم کشتوار کی فوج
اور ملکیہ لشکر لیکر کشمیر پر حملہ کری حاکم کشتوار نے اس ارادہ کے پورا کرنیمین بہت کوشش کی
لشکر و روپیہ سے بخوبی مدد دی اور خود بہی شاہ کے ساتہہ لشکر لیکر کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر لڑائی
مین شکست فاحش کہائی اور بڑی خرابی کے ساتہہ فوج و اسباب کو غارت کر کے کشتوار واپس
گیا وہانسی بہی اسکو اسکی بدنصیبی و بدقسمتی نے جو ہر دکہائے کہ حاکم کشتوار کی نظر سے بہی بہہ گر
گیا اور اسنے مناسب نجانا کہ اب بیتوقیری و بے آبروئی کی حالت مین وہان پڑا رہے ناچار
وہانسی بہی بہہ چار خدمتگار اور چار گہوڑون کے ساتہہ نکلا اور پہاڑ پہاڑ بڑی مصیبت
وسختی کے ساتہہ رستہ طی کرتا ہوا کلو کے پہاڑ پر گیا وہانسی سپاٹو پہنچا وہان کچہہ سامان
سواری پوشاک وغیرہ کا درست کر کے لدہیانہ کے نزدیک پہنچا صاحب ایجنٹ رزیڈنٹ
بہادر کو جب شاہ کے آنیکی خبر ہوئی تمام سامان شاہی کا شاہ کے پاس بہیجدیا اور شاہانہ
استقبال کر کے اُسکو لدہیانہ مین لے آئے صرف شاہانہ روزمرہ خزانہ سرکار انگریزی سے
ملنا شروع ہوا اُس مہمان پرست صاحب نے اپنی میزبانی و مہمان پرستی سے ایسی حمایت و
رعایت اُس شاہ کی کی کہ تمام زمانہ جانتا ہی عیان راچہ بیان کہ جب تک شاہ انگریزون کے
پاس رہا ہزارون روپیہ روزمرہ خرچ اُسکو دیا جاتا تہا پہر کروڑون روپیہ صرف کر کے کابل
پر اُسکی حمایت مین فوج کشی کی اور کابل فتح کر کے دوبارہ اُسکو تخت نشین کیا اور بڑی تکلیفین
اوٹہائین شاہ شجاع کو ایک وہ وقت پہر یہ جو لاہور مین چہپوا گیا تہا سوای اُسکے اور
سب کچہہ صاحبان انگریز بہادر نے اُسکو دلادیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب شاہ کے نکلجانے
کی خبر پائی تو پہرہ والونپر سخت عتاب کیا اور سوار دوڑائے کہ جہان شاہ ملجائے پکڑ
کر لے آئین تلاش بہت ہوئی مگر حسبظروف شاہ گیا تہا تلاش نہوئی آنہین دنون مین

نواب مظفر خان والی ملتان کی تحریر بدینمضمون گزارش ہوئی کہ وزیر فتح خاہ کالا باغ تک
آگیا ہے اور اُسکا ارادہ ہی کہ ملتان پر یورش کری چونکہ ریاست ملتان اب خراج گزار
مہاراجہ کی ہے مہاراجہ اسمین تجویز مناسب فرمائین مہاراجہ نے یہہ خبر پاکر چار پلٹن اور
ایک رجمنٹ اور دو توپخانہ ماتحت شہزادہ کہڑک سنگہ کے فی الفور ملتان کو روانہ کردئے اور تاکید
کی کہ نواب کی امداد پر فتح خان کے ساتھہ لڑین جب یہہ فوج قریب ملتان کے پہنچی تو خبر آئی کہ وزیر
فتح خان کالا باغ سے واپس ہوکر پشاور کو چلا گیا اسواسطے فوج وہانسی واپس ہوکر لاہور آگئی

یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کشمیر پر اور وصول مراد واپس آنا اور فساد کرنا زمینداران بکھڑ کا اور سزا پانا

سنہ ۱۸۱۷ بکرمی کی ابتدا مین راجہ عجیب سنگہ مالک جسروٹہ کا مرگیا اُسکے مرنیکی خبر سنکر مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے چاہا کہ اُسکا ملک ضبط کرے مگر لال دیو اُسکا بیٹا بہت جلد خدمتمین حاضر ہوگیا
اور ایک لاکھہ روپیہ نذرانہ کا داخل کیا مہاراجہ اُسپر بہت خوش ہوا اور دوبارہ خطاب
راجگی کا دیکر خلعت بحالی کا بخشا اسی سال کے ماہ بیساکھہ مین مہاراجہ کا مصمم ارادہ ہوگیا
کہ کشمیر فتح کری اور محمد عظیم خان ناظم شاہ کابل کو وہانسی نکالدیوی چنانچہ فوج کو تیاری
کا حکم دیا اور سامان سب درست کیا جب فوج تیار ہوگئی تو حکم ہوا کہ دریای راوی سے
اوتر کر جمع ہو خود تو مہاراجہ لاہور سے دینا نگر کو گیا اور شہزادہ کہڑک سنگہ کو ارشاد کیا کہ
فوج لیکر بمقام سیالکوٹ ٹھہری چنانچہ شہزادہ سیالکوٹ پہنچا اور تمام فوج نے وہان
جمع ہوکر لام باندہ دیا و دینا نگر سے مہاراجہ سیالکوٹ گیا اور وہانسی ٹری اجتماع کے
ساتھہ کشمیر کو روانہ ہوا اور تمام فوج بے روک ٹوک راجوڑی مین پہنچی راجہ اغر خان
والی راجوڑی نے خدمتمین حاضر ہوکر اطاعت قبول کی اور سامان رسد کا خدمتمین پہنچایا اور
آگے رہنما اس راستہ کا اغر خان مقرر ہوا اور اس سفر مین ہارکاب مہاراجہ کے رہا جب سکھی

فوج بہرام گلہ کے پاس پہنچی کچھہ فوج دشمن کی جو اُس قلعہ مین مقیم تہی بمقابلہ پیش آئی اور
سکھون نے تہوڑیسی جملہ مین اُسکو بہگا دیا میدان سبی بہاگ کر وہ قلعہ مین گئے اور قلعہ بند ہوگئے
مہاراجہ نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور گولہ باری شروع کی جب قلعہ پر آگ برسنے لگی تو محصور بڑے
گہبرائے اور امان طلب کی اور دروازہ قلعہ کا کہولدیا مہاراجہ نے اُسمین دخل کرکے اپنی
فوج مامور کردی پھر بہرام گلہ سے فوج آگے بڑہی تو پیر پنجال کا پہاڑ روبرو نظر آنے لگا وہانسے
فوج جب آگے بڑہی تو پونچھہ کے مقام پر خیمہ زن ہوئی اور مقام منڈی اپنے قبضہ مین کرلیا
تمام فوج مہاراجہ چند روز وہان ہی مقیم رہی مگر دیوان رامدیال دیوان محکم چند کا بیٹا کہ ایک نوجوان
وبہادر آدمی تہا مہاراجہ کی بے اجازت دوسری رستہ سبی پہاڑ پر چڑہ گیا اور ایسا تیز گیا کہ
موضع پیر پور کے پاس جا اترا اگر اُسکو یہہ امید تہی کہ مہاراجہ کا ڈیرہ اور تمام فوج بہی میرے
پیچہے ہی آتی ہوگی ورنہ مدد تو ضرور ہی مہاراجہ روانہ کرتا جب اُسکو مدد نہ پہنچی تو وہ بہادر
خود دشمن پر حملہ آور ہوا اور شکست کہاکر پہر پیر پور آ اترا محمد عظیم خانکی فوج نے چار و نطرف سے
اُسکی فوج کو گہیر لیا سوای محاصرہ کے اور کچہہ مزاحمت نہ کی کیونکہ دوسری طرف خود مہاراجہ
کے ساتہہ لڑ رہا تہا جسکا مفصل حال یہہ ہی کہ بعد محاصرہ مین آجانے دیوان رامدیال کے
جب مہاراجہ کو خبر ہوئی امداد کے نہ پہنچنے سبی بہت پچہتایا اور سردار جیون مل ملازم شاہزادہ
کہڑک سنگہ کو حکم دیا کہ اپنی فوج لیکر آگے بڑہے اور تمام فوج مین حکم سواری تیاری کا مل گیا
سردار جیون مل جب پیر پنجال کے پہاڑ پر چڑہا دشمن کی فوج وہان مستعد و تیار کہڑی تہی
جاتے ہی لڑائی شروع ہوگئی سکہہ نہایت جوانمردی و جرات کے ساتہہ لڑے افغانون نے
بہی اپنی بہادری و شجاعت کے جوہر دکہلائے آخر سردار جیون مل مارا گیا اور فوج
بہت کام آئی دوسرے روز مہاراجہ تمام فوج کے ساتہہ پہاڑ پر گیا افغان مہاراجہ کے
ساتہہ کمال جیتی کے ساتہہ لڑے توپون کے گولے اور بندوقون کی باڑ کی مار کہاکر سکہون کے
گلے اٹتے تہے اور تلوار سے قتل عام کردیتے تہے نہایت سخت لڑائی وقوع مین آئی سینکڑون

آدمی فریقین کے میدان مین کہیت رہے لسپر غضب یہہ ہوا کہ عین لڑائی کیوقت
ابر نمودار ہوا اور بارش سخت ہونے لگی ہوا بھی نہایت سرد ہوگئی افغان اسوقت مین
بھی جنگ کرتے ہوئے چلے آتے تہے اور سکھہ باوجود ایسی بارش اور سخت سردی
کے میدان مین دشمن کا حملہ روکتے تہے ناگاہ اعزخان راجوڑ مہاراجہ کے روبرو
آیا اور کہا کہ جنبنی فوج مہاراجہ کی ہیرپور کے مقام پر تہی سب کی سب دشمن کے ہاتھہ
سے قتل ہوگئی یہہ بات سنتے ہی سکھان فوج خوف زدہ ہوگئے اور پیچھے کو
ہٹنے لگے مہاراجہ نے اُسوقت ہرچند چاہا کہ فوج آگے کو بڑہے اور دشمن سے
لڑے مگر سکھون کا حوصلہ نہ پڑا اور میدان سے پیچھے کو بہاگے ناچار مہاراجہ
بہی پیچھے کو ہٹا اور پونچھ مین آکر دم لیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ وہ خبر جو اعزخان
نے پہنچائی تہی جہوٹہ تہی وہان سے مہاراجہ نے پہر ارادہ کیا کہ فوج جمع کرکے
دوبارہ دشمن پر حملہ آور ہو مگر بعض خیراندیشون نے منع کیا اور یہہ تجویز ٹہہرائی
کہ اگر محمد عظیم خان فوج محصور پر دست درازی نکرے اور صحیح سلامت مہاراجہ کے پاس
پہنچا دیوے تو مہاراجہ اب اُسکے ساتھہ لڑنے کا ارادہ نکرے اور اگر برخلاف اسکے کرے
تو دوبارہ لڑنا عین مصلحت ہے چنانچہ اسباب مین بذریعہ تحریر محمد عظیم خان کو اطلاع پہنچائی
گئی اور اُسنے فوج محصور سے محاصرہ اوٹہا لیا اور وہ فوج وہانسے رہائی پاکر شامل فوج
مہاراجہ کے ہوئی وہانسے بمقام بہمبر آکر مہاراجہ نے تمام فوج جمع کی اور تمام راجون و جاگیرداران
کو اُسی مقام سے رخصت کیا اور خود لاہور کو معاودت کی یہہ مہم مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
کمال بے تجویزی اور بے پروائی سے شروع کی تہی مہم کے شروع کرنیکے وقت دیوان بھکم چند نے
کہ بسبب بیماری کے مہاراجہ کے ساتھہ نہین جاسکتا تہا منع کیا تہا کہ موسم برسات کا نزدیک ہے
اسمین کشمیر کا سفر بہتر نہین ہے بلکہ مناسب یہہ ہے کہ اوّل انسطرف کے رئیسون اور زمینداروں کے
جاگیرداروں اور زمینداروں کو اپنے ساتھہ ملا لینا چاہئے جب وہ آمنیرش کرلین تو مہم کرنی مناسب

ہی مگر مہاراجہ نے قبول نکیا اور اس مہم کو ایک آسان امر تصور کرکے اودہر کو کوچ کیا یہہ محل
فی الحقیقت دیوان محکم چند کا سیج تہا کیونکہ اُس جگہہ میندار اور درون کے محافظ جتنک
یورش کرنیوالے مددگار و حامی نہون تو قیامت تک اُسکا دخل اُس علاقہ پر نہین ہوسکتا
کیونکہ اُس علاقہ کی رعیت کمال مفسد و شریر ہے اور ہمیشہ اس خیال مین رہتی ہی کہ اس
علاقہ کا حاکم بدلتا رہے مہاراجہ بہی اگر آنسی نہارش کرتا تو وہ سب کے سب بیشک اُسکے
مددگار و حامی بنجاتے کیونکہ کشمیر والون کی یہہ عادت ہے کہ غنیم کے ہمیشہ حامی و
مددگار بنجاتے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ جب کشمیر سی واپس آکر لاہور مین داخل ہوا تو دیوان
محکم چند جو ایک جوانمرد پہلوان صاحب تدبیر جنگ آور آدمی تہا مرگیا اُسکے مرنیکا مہاراجہ
نے کمال افسوس کیا کیونکہ مہاراجہ کے ہر ایک کام مالی و ملکی مین وہ جانفشانی نہ دل سے
کرتا تہا اور بڑی بڑی علاقہ اُسکی کوشش و زور بازو سی فتح ہوئے تہے کشمیر مین بہی
جب معاملہ برعکس تدبیر کے وقوع مین آیا تو مہاراجہ اُسی کو یاد کرتا اور کہتا کہ اسوقت دیوان
محکم چند ہمارے پاس ہوتا تو کبہی ایسی خرابی وقوع مین نہ آتی اُسکے مرنیکے بعد مہاراجہ نے
اُسکے بڑے بیٹے موتی رام کو اُسکی جگہہ دیوانی کا خلعت بخشا اور دوسرے بیٹے رامدیال کو علیحدہ
جاگیر دیکر فوج کا افسر بنایا کشمیر کی شکست کا حال جب صاحبان انگریز نے سنا تو جنرل
اوکٹرلونی صاحب بہادر نے مہاراجہ کے نام خط لکہا کہ اگر مہاراجہ اجازت دین تو انگریزی
فوج مہاراجہ کی امداد کے لئے بہیجی جائے مہاراجہ نے بجواب اسکے بہت سا شکریہ ادا کیا
اور امداد کے باب مین انکار لکہا کیونکہ مہاراجہ کو انگریزون سی مدد لینے مین عار معلوم ہوتا تہا
اور نہین چاہتا تہا کہ کسیکا احسانمند ہو چونکہ ایک سال کا خراج راجگان کوہی کیطرف چڑہ گیا
تہا اور سب باجی ہلوتہی کرتے تہے کسواسطے کہ وہ ایک ایک قسم کثیر بابت جرمانہ دیچکے تہے پہلے
رقم خراج کے ادا کرنیکے باب مین بہت سی تحریرین راجون کے نام جاری ہوئین اور وکیلون
کو نہا فیصلہ ہوئین جب آنسی بہی کام نہ بنا تو سردار دیسا سنگہ مجیٹہیہ کو حکم ملا کہ ایک فوج لیکر

توپخانہ لیکر پہاڑ کو جائے یونکہ کوہستانی راجاؤنسی نزر و نعدی نر خراج وصول کرینگے
مہاراجہ سنسار چند بھی شامل تہا اور اسکے پاس روپیہ اُسکی نسبت سہ وار دیسا سنگہ نے
لکھا کہ روپیہ وصول ہونا مدن نہین ہی جبتک یاست اُسکی ضبط نہو یہہ سنکر مہاراجہ نے
لکھدیا کہ راجہ سنسار چند کو لاہور کو بھیجدیوے چنانچہ مہاراجہ سنسار چند فی الفور لاہور
چلا آیا جونکہ مہاراجہ نے کل پہاڑ کا ملک راجہ سنسار چند سے بھی چھین لیا تہا اُسکی بہت
خاطر کی اور چند روز وہان رکہکر رخصت کیا۔ روپیہ کا۔ طالبہ اُس سے طلب کیا اور مناسب
نجا کہ ایسی مفلسی کیوقت مین اُس سے روپیہ طلب کیا جاوے اور زخم پر نمک لگایا جاوے
اُنہین دنون مین علاوہ سس ستلج سے خبر آئی کہ انگریزون کا تمام لشکر جو لدہیانہ مین فروکش
تہا کوہستانی علاقہ مین جو مابین دریای ستلج اور جمنا کے واقع ہے فوج غورکہہ کے ساتہہ
جنگ کر رہا ہی اور جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر جنرل و جان اُس علاقہ کے مفتوح کرنے
مین مصروف ہی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے فقیر عزیز الدین کو بطور سفیر کے جنرل اوکٹرلونی صاحب
بہادر کی طرف بھیجا اور پیام دیا کہ اگر صاحب اجازت دین تو ہماری فوج بھی اس مہم کی
ادا کے لئے خدمت مین حاضر ہو جب فقیر عزیز الدین صاحب بہادر کی خدمت مین پہنچے
صاحب نے اُسکی بہت غرب کی اور شکرانہ ادا کیا اور کہا کہ مہاراجہ کی محبت اور اخلاص پر ہمکو
اُن ہی امید ہی جیسے کہ وہ تحریر فرماتے ہین مگر بالفعل اس مہم کے بانجام پہنچانے کے لئے
فوج انگریزی کافی ہے اگر ضرورت ہوئی تو مہاراجہ کو تکلیف دیجائیگی اُنہین ایام مین اطلاع
ہوئی کہ میان جیت سنگہ فرمانفرمای جمون نے پہر سر اوٹہایا ہے اور بہت سی علاقہ پر
اپنا قبضہ کرلیا ہی مہاراجہ نے دیوان ہنسکر داس اور سردار فتح سنگہ مان کے نام حکم جاری
کیا کہ اپنی اپنی فوج لیکر جمون کو روانہ ہون چنانچہ وہ دونو سردار فوج لیکر فی الفور جمون جا پہنچے
میان جیت سنگہ ڈر گیا اور اطاعت قبول کرکے حاضر ہوا دونو سردار اُسکو ہمراہ لیکر لاہور
آئے اور کچہہ گزارہ اُسکے لئے مقرر کردیا اور ایک ضروری خبر قلعہ اٹک کے قلعدار کی معرفت آئی

کہ قلعہ مکہد کیطرف افغان یوسف زئی اور خٹک نے بڑا فساد برپا کیا ہے بہت سا مجمع افغانون
کا ہرکر قلعہ مکہڈ پر آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا غلہ کی آمد و رفت قلعہ سی بند کردی دل سنگھ
قلعدار مکہڈ پندرہ روز تک افغانون کے ساتہہ لڑتا رہا آخر تنگ آگیا اور فوج مامورہ
قلعہ اٹک سے مدد طلب کی اور ایک دستہ فوج کا اٹک سے افغانونکی سرکوبی کے لئی گیا اور پہوچکے
سے حملہ مین ہجوم افغانونکا متفرق کردیا بعد انجام اپنے کام کے جب وہ فوج پہر اٹک کو واپس
گئی تو افغان پہر آموجود ہوئے اور اسیطرح محاصرہ قلعہ کا کرلیا قلعدار نے دوبارہ قلعدار
اٹک کو اطلاع دی چونکہ وہ ابہی راستے مین ہی تہا پہر مکہڈ کو لوٹ آیا جب نزدیک پہنچا
افغان کمال چالاکی کے ساتہہ اسکے مقابل ہوئے دو روز تک برابر لڑائی ہوتی رہی
سینکڑون آدمی فریقین کے قتل ہوئے تیسرے روز کی لڑائی مین سکہون نے اوّل
کمال جسنی کے ساتہہ افغانون پر حملہ کیا توپون اور بندوقون کی مار سی سینکڑون افغان
قتل کردئے یہانتک کہ افغانون کے پانو میدان سی اوکہڑ گئے اور بے اختیار بہاگ کر
پہاڑ پر چڑہ گئے مگر افغانون نے یہہ کارسازی کی کہ نصف لشکر اپنا اُنہون نے دوسرے
رستہ سی سکہونکی پشت کیطرف بہیجدیا اور جو بہاگے جاتے تہے وہ بے اختیار پیچہے
کو لوٹ گئے اور دوبارہ سکہون کے ساتہہ کمال جوش و خروش سے لڑنے لگے چونکہ اس
تعاقب مین سکہہ اپنی توپین پہاڑ پر نہین لیجاسکے تہے ہاتہون ہاتہہ بضرب تلوار اور زبردن
کے لڑائی شروع ہوئی ایک سخت معرکہ جنگ کا وقوع مین آیا اور سکہون کو بحالت ناچاری
وہان سی پیچہے ہٹنا پڑا جب پہاڑ سے اُترے تو دوسرا مجمع افغانونکا اُن کے مقابل ہوا اور
دونوطرف لڑائی کرنی پڑی پہر تو سکہونکا حوصلہ ٹوٹ گیا اور بے اختیار ہوکر بہاگے افغانون
نے دل کہولکر سکہونکو قتل کیا بہتونکو باندہکر لے گئے اور بہتون کو پہاڑ کے نیچے کودہکیل دیا
جو غارون مین جا پڑے غرض کمال نقصان سکہی فوج کا اس جنگ مین ہوا سردار سانون
سنگہ افسر فوج کا مارا گیا باقیماندہ فوج جو قتل سے بچی گرتی پڑتی قلعہ اٹک کو واپس چلی گئی

افغانون نے قلعہ مکھنڈ کو پھر گھیر لیا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جب یہہ حال سنا فی الفور لاہور
سے کوچ کرکے جہانگیر بادشاہ کے مقبرہ مین بمقام شاہدرہ جا اترا اور فوج کے نام حاضری
کے احکام جاری کئے سردار دل سنگھ اور دیوان موتی رام کو حکم ہوا کہ فی الفور بلا توقف اپنی اپنی
فوج لیکر ایک کو روانہ ہون اور فوج محصور کو جو قلعہ مکھنڈ مین قلم بند ہی جاکر رہائی دین اور افغانون
کو سزای اعمال ناشائستہ پہنچائین چنانچہ یہہ دونو سردار بکوچ بلیغ لاہور سے قلعہ مکھنڈ تک پہنچے
مہاراجہ ابھی لاہور مین منتظر تہا کہ وہانسے کیا خبر آئی ہی اگر اس فوج مامورہ حال کو بھی شکست
ہوئی تو مہاراجہ کا ارادہ تہا کہ خود اسطرف کوجاہی مگر اس فوج کے وہان پہنچنے سے مجمع پہانوں کا
ٹوٹ گیا اور قلعہ کا محاصرہ چہوڑ کر چلے گئے اسواسطے فوج مامور واپس چلی آئی اور مہاراجہ
کی اسطرف سے خاطر جمع ہوگئی اس واقعہ کے چار ماہ کے بعد خبر آئی کہ زمینداران کوٹ کمالیہ
خراج نہین دیتے اور جنگ پر مستعد ہین اسواسطے فقیر عزیز الدین کے نام حکم جاری ہوا کہ چار پلٹن اور دو
توپخانہ لیکر کوٹ کمالیہ کیطرف کوچ کری جب انتظام مالیہ کوٹ کمالیہ کا کرچکے ملتان کیطرف جائی اور والی
ملتان سے بقایای زر خراج وصول کرکے آئی چنانچہ حسب الحکم فقیر عزیز الدین کوٹ کمالیہ پہنچا اور قصبہ اله
مفسدونکو جنکو اطاعت سے عار تہا قید کرلیا اور قصبہ مین کاروار سرکاری مامور کرکے ملتان کے علاقہ
مین داخل ہوا وہان جاکر فقیر نے دیکہا کہ زمینداروں کی زراعت ابھی کچی کہڑی ہی اگر یہ فوج شہر تک جائیگی
تو زمیندار خوف کے ماری اپنی اپنی گانو چہوڑ کر بہاگ جائینگے اور کمال نقصان انکا ہوگا اسواسطے
اپنا وکیل نواب کے پاس بطلب زر مطلوبہ کے بہیجا اور معلوم کیا کہ مہاراجہ نے باقیات زر خراج کیواسطے
چار ماہ کی مہلت منظور کرلی ہے اور خط مہاراجہ کا جو اسباب مین جاری ہوا تہا نواب فقیر عزیز الدین
کے معائنہ کے لئی بہیجا باسواسطے فقیر لاہور کو چلا آیا چونکہ انہین ایام مین سال ۱۸۷۶ء بکرمی شروع ہوگیا
تہا مصرریا رام کے نام حکم جاری ہوا کہ راجگان کو بہی سے سالانہ خراج وصول کرکے داخل خزانہ کرے
چنانچہ اپنی متعلقہ فوج کے ساتہہ پہاڑ کو گیا اور بعد ایک ماہ کے اطلاع کی کہ راجگان کوہی نذرانہ
دینے مین پہلوتہی کرتے ہین اور خراج دینے مین اسقدر لیت ولعل ہوتا ہی کہ ہر روز ہارہ بہانہ کیا جاتا ہے

یہہ اطلاع پاکر مہاراجہ خود لاہور سے ایک شائستہ فوج کے ساتھہ روانہ ہوا اور بکوچ متواتر
دینا نگر پہنچا چونکہ راجہ بیر سنگھہ راجہ نورپور کا اپنا علاقہ چھوڑکر ستلج پار چلا گیا تہا سردار
وھیا سنگھہ مجیٹھیہ کی معرفت حاضر ہوا اور دوبارہ نذرانہ دیکر اپنے علاقہ پر مامور ہوا اوسکو
مہاراجہ نے حکم دیا کہ راجگان کو بہی سی نذرانہ وصول کرکے پیش کرے اُسنے ہر ایک راجہ کو
ڈرا دہمکا کر روپیہ وصول کیا اور چون لاکھہ ہزار روپیہ نقد لیکر واپس آیا بعد وصول زر خراج
کے مہاراجہ نے تمام راجون کو اپنی روبرو طلب کیا اور ہر ایک سے اقرار نامہ لکہا لیا کہ آیندہ ہر ایک
برس کے ماہ بیساکہہ مین زر واجبی ادا کرونگے بعد انتظام اسکام کے مہاراجہ نے وزیر آباد
کیطرف عزم کیا اور وہان جاکر چند روز بسیر شکار مصروف رہا اُسی مقام سی سردار دیا سنگھہ ملوی
اور دیوان ہوتی رام کے نام فرمان جاری ہوا کہ اپنی اپنی فوج لیکر فی الفور بہاولپور کو چلی
جائین اور وہان پہنچکر نواب بہاولپور سی زر نذرانہ جو چند سال سے اُسنے ادا نہین کیا وصول
کرین اور آیندہ کے لئے اُسکو فہمایش کرین کہ بموجب اطاعت نامہ محررہ اول کے سالانہ
خراج اپنی اوپر مقرر کرکے اقرار نامہ لکہدیوی اور بلا تامل سال بسال داخل خزانہ سرکار کرتا رہے
چنانچہ وہ دونو سردار مع فوج جرار اودہر کو روانہ ہوئی اور بہاولپور کے علاقہ مین داخل ہوکر
اپنی ہاموری کی اطلاع نواب کو دی اور کوچ بکوچ آگے بڑہے چلے گئے جب نزدیک پہنچے تو
نواب استقبال کے لئے کئی میل تک باہر آیا اور بڑی خاطر سے شہر کے پاس اُتارا اور زر نذرانہ
سنین ماضیہ و یکر آیندہ کے لئے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج اپنی ذمہ قائم کیا اور سند لکہکر
دیدی بعد اس انتظام کے دونو سردار واپس آئے اس خدمت پر مہاراجہ نے دونو کی نسبت بڑی
رضامندی ظاہر کی وزیر آباد سی مہاراجہ کا یہہ ارادہ ہوا کہ بہمبر کا ملک جو سلطان خان کے قبضہ
مین ہی فتح کرکے اپنی قبضہ مین کرلینا چاہئے کہ بروقت مہم کشمیر کے پہر اس مقام پر کوئی روک باقی
نرہی اور حدود ہماری کشمیر کی حدود کے ساتہہ ملجائین اس ارادہ پر قائم ہوکر اول مہاراجہ نے
سردار فتح سنگھہ اہلووالیہ کو حکم دیا کہ بہمبر کو کوچ کری اور سلطان خان سی ملک چہین کر اپنا قبضہ کرلے

چنانچہ وہ سردار فی الفور کوچ کرکے کوہستان بہمبر مین جا پہنچا اور کئی روز بسبب شدت
بارش کے دامن کوہ مین اوترا رہا جب بارش بند ہوئی تو واپس چلا آیا جب موسم برسات کا گزر
گیا تو مہاراجہ نے کشمیر کی مہم کی تیاری کی اور مع مجمع فوج اور مجمع جاگیرداروں و سرداروں کے
بمقام سیالکوٹ جا اوترا وہان چند روز ٹہیر کر سارا مجمع اپنی فوج کا بنایا اور جاگیرداروں
و سردارون و راجاؤنکی فوجکی حاضری بذات خود لی اور سیالکوٹ سی چلکر ظفروال کے گہاٹ
کے راستے دریای جیلم سی اوترا اور قلعہ منادر پر حملہ کیا قلعہ والون نے اطاعت مان لی اور
قلعہ خالی کردیا وہانسی دیوان رامدیال کے نام حکم جاری ہوا کہ آگے بڑہی چنانچہ وہ نوجوان بہلوان
دیوان محکم چند کا بیٹا اپنی فوج لیکر وہانسی ایسا تیز چلا کہ نوشہرہ مین جا اوترا اور مہاراجہ خود
بہمبر مین پہنچا اور وہان سے اسبات کے ہوا کہ کسیطرح راجوڑی مین اپنا تہانہ قائم کری اور راجہ
بہمبر سی اطمینان بعہد و پیمان کرلے چنانچہ راجہ بہمبر سے فی الفور اطاعت نامہ لیا گیا اور
بہمبر سی اکالی رجمٹ کو جو ماتحت سردار سردول سنگہ کے تہی حکم ہوا کہ فوراً کوچ کرکے دیوان
رامدیال کے ساتہہ شامل ہوجاوی اور پیچہے اسکے مہاراجہ نے خود بہی کوچ کیا جب اکالی رجمٹ
دیوان رامدیال کو جاملی تو رامدیال وہانسی آگے بڑہا اور تہوڑیسی لڑائی مین شہر راجوڑی پر قبضہ کرلیا
اور راجہ اغر خان میدان سی شکست کہاکر قلعہ کوٹلی مین قلعہ بند ہوگیا مہاراجہ نے راجوڑی مین
داخل ہوکر چاہا کہ قلعہ کوٹلی کو محاصرہ کرکے وہ قلعہ بہی اغر خانسی لے لے اور اسکو قید کردی
مہاراجہ بمقام راجوڑی اس تجویز مین مصروف تہا اور مستعد تہا کہ کشمیر فتح کرلے کہ ناگہان اٹک
سی سوار دوڑا آیا اور خبر پہنچائی کہ وزیر فتح خان بیشمار فوج و توپخانہ لیکر قلعہ اٹک کیطرف آیا ہی
اسکا ارادہ ہی کہ بعد فتح قلعہ اٹک کے مہاراجہ کے علاقہ مین بہی دست اندازی کری یہہ خبر سنکر
مہاراجہ نے تمام سرداروں کو جمع کرکر اسبات مین مشورہ کیا سب کی راہی اسبات پر قرار پائی کہ
ابکی سال کشمیر کی مہم معطل رہی کیونکہ اسوج مہینے کی اخیر ہے اور کوہ پیر پنجال پر برف برس گیا ہے
علاوہ اسکے ایک زبردست دشمن قلعہ اٹک کے فتح کرنیکے ارادہ پر آپہنچا ہی اسکا مقابلہ سب سے مقدم ہے

یہ تجویز قائم ہوکر مہاراجہ نے فوج کی واپسی کا حکم دیا اور راجگان جمبر و راجوری سے
بیغرض ہوکر انکو اسی حال پر چھوڑا اور پہاڑ سے اُتر آیا اور فوجکو حکم دیا کہ قلعہ سپرد ہی
کو جو دامان کوہ مین واقع ہی فتح کرلین جب وہ بھی لے لیا تو فوج رہتاس کو روانہ کی اور معلوم
کیا کہ وزیر فتح خان آگئے نہین تب مہاراجہ نے لاہور کی سمت کو معاودت کی لاہور پہنچکر ایک
پروانہ سردار دیسا سنگہ مجیٹھیہ کے نام جاری کیا کہ بقایای نذرانہ جو بذمہ بیر سنگہ راجہ نورپور
کے ہی اُسکو اطلاع دیدی کہ خود وہ روپیہ لیکر حاضر ہو بعد اطلاع کے بسبب بہانے کے کہ راجہ کے
پاس روپیہ موجود نہ تھا چند روز حکم کی تعمیل مین توقف ہوگیا اور دوسرا حکم نہایت تیز و تند
اجرا پایا اُسکی تعمیل من راجہ روپیہ لیکر حاضر ہوا مہاراجہ بجرم عدول حکمی و توقف تعمیل اُسپر کمال
غضبناک ہوا اور وہ روپیہ جو اُسنے پیش کیا وہ جرمانہ مین لے لیا اور باقیات وزر نذرانہ
کی رقم دوبارہ طلب کی وہ ادا نکرسکا اسواسطے قید ہوا تمام مال نقد و جنس اُسکا ضبط ہوکر داخل
خزانہ ہوا اور ایک فوج قلعہ نورپور کے قبض و دخل لے لئے مامور ہوئی جسنے جاکر آسانی کے ساتھ
نورپور لیلیا چند ماہ راجہ بیر سنگہ قید رہا آخر رہا ہوا اور مہاراجہ نے تھوڑا ملک اُسکے گزارہ کے
لئے چھوڑ دیا باقی سب لے لیا چونکہ علاقہ جسوان دون بھی نورپور کے علاقہ کے ملحق تھا مہاراجہ
کو منظور ہوا کہ وہ علاقہ بھی لے لین اس ارادہ پر راجہ امید سنگہ والی جسوان دون کے نام
خط جاری کیا اور اشتیاق ملاقات ظاہر کرکے اُسکو اپنے پاس بلالیا اس سردار والی ملک نے
جانا کہ اگر مین نے عدول حکمی کی اور گیا تو غضب مین آکر مہاراجہ مجھپر فوج مامور کردیگا اور میرا
دولت و مال و ملک سب لٹ جائیگا بہتر یہہ ہی کہ خود ہی خدمت مین حاضر ہوجاؤن چنانچہ وہ حاضر
ہوگیا آتے ہی مہاراجہ نے اُسکو قید مین بھجوادیا اور ایک فوج مامور کی کہ امید سنگہ کے علاقہ
مین جاکر اُسکا ملک و مال ضبط کرلے چنانچہ تمام علاقہ و نقد و جنس مہاراجہ امید سنگہ کا معرض
ضبطی مین آیا من بعد مہاراجہ لاہور ہی سوار ہوکر امرتسر گیا اور تالاب امرتسر مین غسل کرکے
درشتارن کو روانہ ہوا جب وہانکے غسل سے بھی فرغت حاصل کی تو نواب بہاولپور کے وکیل کو جو

ہمرکاب تہا طلب کرکے حکم دیا کہ از روی فرد آمد دفتر کے مبلغ تیس ہزار روپیہ بقایای زر
سالانہ از روی حساب بذمہ نواب بہاولپور کے واجب الادا ہی واصل خزانہ کردو اور ہمارا کوچ
اب بہاولپور کیطرف ہوگا جبتک روپیہ ادا نہوگا دو ہزار روپیہ یومیہ جرمانہ ہوتا رہیگا وکیل نے بار
بار عرض کی کہ مین نے نوابصاحب کے نام اس باب مین عرضی لکہکر شتر سوار کے ہاتھہ بہیجدی ہے
روپیہ فی الفور آجائیگا آپ مہربانی کرین اور دو ہزار روپیہ یومیہ جرمانہ سے نوابصاحب کو معاف
کرین مگر مہاراجہ نے ایک نمانی اور کوچ متواتر بمقام پاک پٹن جا پہنچا اور شیخ محمد یار سجادہ نشین مزار
فرید چشتی و مالک پاک پٹن سے گیارہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر کرکے وہ علاقہ اُسکے نام واگزار کیا
بعد اس انتظام کے آگے کو روانہ ہوا جب لشکر مہاراجہ کا بہاولپور کے سامنے دریای ستلج کے
کنارے پہنچا معتبران نواب بہاولپور نے تیس ہزار روپیہ اصل اور اسی ہزار روپیہ جرمانہ روزمرہ
ادا کیا وہان مہاراجہ نے سنا کہ ایک گہوڑا قیمتی وعمدہ نایاب وزیر فتح خانکا نواب بہاولپور کے
پاس ہی وہ بہی اُس سے منگوا بہیجا نواب نے اُسکے دینے مین بہت عذرات کئے مگر مہاراجہ نے
ایک نمانی اور مجبور کرکے وہ گہوڑا منگوالیا اور نواب کے انکار کرنے سے طبیعت ایسی برہم ہوئی کہ
بجای چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج کے نواب پر ستر ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کردیا اور ننگ
کرکے انوار نامہ لکہوایا اسکام سے فراغت پاکر مہاراجہ نے ملتان کیطرف رجوع کیا نواب ملتان
خدمتمین حاضر ہوا اور زر ضیافت و خراج جو اُسکے ذمہ تہا ادا کیا وہانسے منگیری جاکر مہاراجہ نے
نواب شیر سے مزاحمت شروع کی اور سکہوں نے اُسکے علاقہ مین داخل ہوکر لوٹ مچادی نواب نے اپنی وکیل
کی معرفت نذرانہ پیش کرکے اپنی ملک کو غارت سے بچایا وہان خبر پہنچی کہ احمد خان مالک جہنگ نے پہر بہت
سے لوگ قوم سیال جمع کرکے شہر پر قبضہ کرلیا ہی یہہ سنکر مہاراجہ جہنگ کو روانہ ہوا احمد خان نے اطاعت
منظور کی اور خدمتمین حاضر ہوا مگر بلا توقف قید مین بہیجا کیا اور وہ تمام علاقہ دوبارہ مہاراجہ کے
قبضہ مین آیا وہانسے بسبب موسم گرمی کے شہر لاہور کو معاودت کی اور دولتخانہ مین قیام کیا بعد اسکے
خبر پہنچی کہ راجہ ہیرسنگہ نورپور یہ جسکے علاقہ کی ضبطی عمل مین آئی تہی اور گزارہ پاکر قید سے رہا ہوا تہا

برسر فساد ہی بہت سی آدمی اُسکے قدیمی علاقہ کے اُوسکے شامل ہوکر برسر پرخاش ہوئے
ہین اور وہ اپنا مجمع لیکر علاقہ نورپور پر حملہ آور ہوا ہی سرکاری فوج نے بڑی چستی کے
ساتھہ اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکو شکست دیکر اُسکا اسباب لوٹ لیا اب وہ مثل سابق دریاے
ستلج سی پہراوتر کر انگریزی علاقہ مین چلا گیا اُنہین دنون مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی مرضی
ہوئی کہ شہزادہ کہڑک سنگہ کو اپنی جگہہ مسند نشین کرکے ولیعہدی کا خلعت اوسکو دی چنانچہ
بڑی جشن کی تیاری ہوئی اور بمقام انارکلی خیمے نصب ہوئی کل سردارون راجون جاگیردارون
کی طلبی عمل مین آئی اور وہ سب حاضر آئے اور بڑا ہجوم ہر ایک علاقہ کے سردارون کا لاہور مین
ہوگیا اور پندرہوین ماگہہ ۱۸۷۳ بکرمی اس جلوس کا مہوت قائم ہوکر یہہ جلسہ منعقد ہوا اور مہاراجہ
نے کنور کہڑک سنگہ کو اپنی روبرو اور اپنی ہاتہہ سی مسند پر بٹہلایا اور تمام حاضرین سی نذرین
ولوائین اور بعد انجام اسکام کے بڑا جشن کیا اور کئی روز ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا بعد فراغت
بتقریب غسل امرت سر جاکر دربار صاحب کے مقام پر بہت سا روپیہ نذرانہ دیا اور حکم جاری کیا کہ ایک
شاخ نہر شاہجہانی سی جو مادہو پور سی لاہور کو جاتی ہی کاٹ کر امرتسر مین لائی جائے جس سے امرتسر
کا تالاب پر آب ہوجایا کرے بعد اجراے اس کام کے مہاراجہ نے پہاڑ کیطرف کوچ کیا پہلے امرتسر
سے چلکر دینا نگر مین مقیم ہوا اور چند روز سیر و شکار مین بسر کئے اُس مقام پر دیوان موتی رام کے نام
حکم جاری ہوا کہ اپنی فوج لیکر سری جوالاجی کے مندر کے قریب جا اُترے اور منتظر حکم کا رہے جب وہ
روانہ ہوچکا تو مہاراجہ نے خود بہی اسطرف کو کوچ کیا اور جسقدر بہاری بہاری اسباب لشکر کا اور
توپین تہین وہ سب دینا نگر مین چہوڑی گئین اور خود مہاراجہ تہوڑی سے اسباب کے ساتہہ نورپور کے
رستہ سی کانگڑہ پہنچا اس مقام پر چالیس ہزار روپیہ راجہ چنبہ کا بہیجا ہوا خزانہ مین داخل ہوا پہر مہاراجہ
سری جوالا دیوی کے مندر پر گیا اور شرائط عبادت کے بجا لایا سینکڑون روپیہ محتاجون کو بخشے
اور دو سو من گہی کا ہوم سری دیوی جی کی استہان پر کرایا اُسی مقام پر راجہ سنسار چند حاضر ہوا
اُسکے ہمراہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بادن کے دیکہنی کیوسطی روانہ ہوا اور دیوان بہوانی داس کو حکم ہوا کہ

اپنی فوج لیکر کوہستان کلو و منڈی کو جائے اور دونو علاقون کے راجون سے بقایا زر خراج
وصول کرے چنانچہ دیوان بھوانیداس پہلے منڈی مین گیا اور راجہ الیشر سین مالک منڈی سے
بعد نہایت تشدد و سختی کے چون ہزار روپیہ وصول کیا اور وہانسے کلو کو آگے بڑھا چونکہ اُنہین دنون
مین کلو کا راجہ مرگیا تہا اور اُسکے بیٹون مین مسند نشینی کے باب مین تکرار تہا یہہ خبر سنکر مہاراجہ
کو خوب موقع ملا اور چاہا کہ مسند نشینی مین دخل دیکر نذرانہ معقول وصول کرے چنانچہ خود مہاراجہ
فی الفور کلو جا پہنچا اور ٹہاکر سنگہ راجہ متوفی کے بیٹے سے ایک لاکھہ روپیہ نذرانہ وصول کرکے
اُسکو مسند نشین کردیا اُسکی مسند نشینی کے بعد فریق ثانی نے جو بڑا بیٹا اور حقدار تہا بہت واویلا
کیا مگر سنا گیا اُسی مقام پر سنا گیا کہ سردار جسا سنگہ رامگڈیہ مرگیا ہے اُسکی اولاد میان دیوا سنگہ
و تیجا سنگہ و مہتاب سنگہ مین مسند نشینی کے باب مین کشت و خون ہو رہا ہے یہہ بات سنکر فی الفور
مہاراجہ نے اسطرف کوچ کیا تینون بیٹے جسا سنگہ کے خدمتمین حاضر آئے اور درخواست کی کہ منصف
ہوکر مہاراجہ ہماری باپ کا ملک و مال ہم تینون مین تقسیم کردیوے چونکہ رام گڈیون کا خاندان قدیمی
دشمن مہاراجہ کے خاندان کا تہا مہاراجہ نے آتے ہی اُن تینون کو قید مین ڈال دیا اور فی الفور
قلعہ رامگڈہ مین قبضہ کرکے حکم دیا کہ جسقدر مال نقد و جنس رامگڈیونکا ہے سب کا سب ضبط
ہوکر داخل شہو اور کاردار رامگڈیونکے علاقہ سے نکالکر سرکاری کاردار مامور ہون چنانچہ اُسی وقت
تعمیل ہوئی چونکہ بڑا خزانہ اور سامان جنگ کا سردار جسا سنگہ نے قلعہ میانی مین جو متصل قصبہ رامگڈہ
کے ہے رکہا ہوا تہا ایک فوج اُسطرف مامور ہوئی کہ اُسپر قبضہ کرکے نقد و جنس اس قلعہ کا بہی
ضبط کرلائے چنانچہ اُس فوج نے میانی مین پہنچکر نہایت سہولیت کے ساتہہ قلعہ پر قبضہ کرلیا
بعد اس انتظام کے مہاراجہ لاہور مین آیا اور سردار جکھا سنگہ گڈہ کپتان جسکے متعلق عمارات
خندق و دروازونکی تہی مرگیا مہاراجہ نے براہ پدرش اُسکی جگہہ دیوا سنگہ اُسکے بیٹے کو وہی خدمت
عنایت کی جو اُسکے باپ کے سپرد تہی مہاراجہ نے لاہور پہنچکر سامان ہولی کہیلنے کا بہت جمع کیا اور سردارون
اور جاگیرداروں کے نام احکام جاری کئے کہ سب آکر مہاراجہ کے ساتہہ ہولی کہیلین بڑی بڑی طائفہ

رفاصون کے تماشا دیکھنے کے واسطے ملتان اور ڈیرہ غازیخان وغیرہ سے طلب فرمائی یہہ جشن بڑی دھوم دھام
سے ہوا اور مہاراجہ نے شہر لاہور کے بازارون مین جاکر رعایا کے ساتھہ بھی ہولی کھیلی اُس وقت
تمام رعیت گلال کے تھیلے اور رنگ کی مشکین اُٹھاکر اپنی اپنی گھرون کے اوپر کھڑی تھی جدہر
سے مہاراجہ کا گزر ہوتا تھا رنگ اور گلال کی بارش بادل کیطرح ہوتی تھی زمین و در و دیوار
سرخ رنگ نظر آتے تھے اس جشن مین مہاراجہ نے رعایا کو بہت سا روپیہ عنایت کیا اور
بازارونمین اسقدر روپیہ بکھیرا کہ فقرا و غربا مالامال ہوگئے چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ کی دلی مراد یہی
تھی کہ علاقہ ملتان کا نواب مظفر خان سے جو ہمین لے مگر موقع نہین ملتا تھا کیونکہ جب اُس سے نذرانہ
وخراج طلب کیا جاتا وہ تنگ آکر بغاوت کرتا اور دینا بعض اوقات ملتان کی رعیت پر چندہ کرکے
روپیہ نذرانہ کا ادا کردیتی جب ایسا حال نظر مین آیا تو ہر سال مہاراجہ نے نواب پر زر خراج بڑہانا شروع
کیا ہر سال دس پندرہ ہزار روپیہ زیادہ کرکے کمال جور و تعدی کے ساتھہ وصول کیا جاتا چنانچہ پہلے
خراج کی رقم چالیس ہزار روپیہ سالانہ سے بڑہکر ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ سالانہ تک پہنچی ماہ ماگھہ
سنہ ۱۹۷۴ بکرمی مین دیوان موتی رام کے نام حکم جاری ہوا کہ اپنی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہو اور نواب
سے بقایا سنین گزشتہ و سال حال کا روپیہ وصول کرے اگر وہ روپیہ دینے مین تامل کرے تو اُسکا کوئی عذر
نہ سنے فی الفور شہر و قلعہ کو محاصرہ کرکے علاقہ اُس سے چھین لے جب دیوان موتی رام ملتان پہنچا
نواب نے دیوان کے روبرو بہت منت و زاری کی اور اپنا افلاس و ناداری ظاہر کرکے خواہان
ہوا کہ سہولت کے ساتھہ روپیہ اُس سے وصول کیا جاے چنانچہ چالیس ہزار روپیہ اُسنے پیش کیا
اور دیوان لیکر ملتان سے چلا آیا چونکہ مہاراجہ کو کل روپیہ وصول کرنا یا ملتان پر دخل پانا منظور
تھا دیوان کی ایسی کارگزاری سے مہاراجہ خوش نہوا اور نواب کے وکیل کو بلاکر حکم دیا کہ بقایا روپیہ
خراج کا جلد تر منگوا کر داخل خزانہ کرو ورنہ بہتر نہوگا انہین ایام مین خبر پہنچی کہ سردار دل سنگھہ
قلعدار بکھر نے اپنی فوج لیکر قلعہ نور پور کا جو متصل مٹھہ ٹوانہ کے ہے محاصرہ کرلیا ہے اور
ندا ہی سنگھہ قابض قلعہ کے ساتھہ لڑائی شروع ہے یہہ بات سنکر مہاراجہ سردار دل سنگھہ پر بہت

ناراض ہوا کہ اُسنے بے اجازت ایسی جرات کیوں اسطرح کی اور قلعہ مکھد کو خالی کیون چھوڑا
کہ اُسملک کا ملکیہ نہایت شورہ پشت اور گستاخ ہی اگر وہ قلعہ کو خالی دیکھکر قلعہ پر قبضہ کرلینگے
تو نہایت مشکل ہوگی اور دوبارہ فوج کشی کرنی پڑیگی چنانچہ چار پلٹن اور دو توپخانہ کو اُسطرف
کی روانگی کا حکم ملا اور خود بھی مہاراجہ لاہور سے کوچ کرکے جہانگیر بادشاہ کے مقبرہ جا اترا
اتنے مین سوار آیا اور اطلاع دی کہ قلعہ نورپور کا سردار دل سنگھ نے فتح کرلیا ہی اور اپنا
تھانہ وہان قائم کرکے قلعہ مکھد کو لوٹ گیا یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور شاہدرہ سے
اُٹھکر لاہور آگیا چونکہ نواب والی منگیرہ سی ایکدفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نذرانہ وصول کرچکا تہا
بھر اُن نے نواب نے کچھہ اور دیا اور نہ مہاراجہ نے اُس سے مانگا اب یہہ حکم جاری ہوا کہ نواب سے
سنین ماضی و حال نذرانہ وصول کیا جاوی اور سردار دل سنگھ قلعدار مکھد کے نام حکم جاری ہوا
کہ وہ اپنی فوج لیکر منگیرہ جاوی اور نواب منگیرہ سی دو لاکھہ روپیہ نقد بابت نذرانہ کے وصول کرے
چنانچہ بتعمیل حکم وہ مکھد سی روانہ ہوا اور اپنی آنیکی نواب کو اطلاع دی نواب نے مہاراجہ کیخدمت
مین اپنا وکیل بھیجا اور پیام دیا کہ مجھکو اطاعت سی انکار نہین کیونکہ خداوند تعالی نے آپکو
حکومت عنایت کی ہی بس جسکے سر پر خدا کا سایہ ہو اُسکی برابری کرنا نادانی ہے مگر جسقدر روپیہ
آپ مانگتے ہین میرے پاس موجود نہین میری سر پر اُنبار رکہا جاوی جو مین اُٹھا سکون اور اُسیقدر
ہمیشہ دیتا رہون مہاراجہ نے پہلی یہہ درخواست نامنظور کی پھر بعد بہت سی جواب سوال کے
ایک لاکھہ روپیہ معاف کیا اور ایک لاکھہ روپیہ قابل الحصول ٹہرایا مگر اُسکے ساتھہ یہہ بات
اور لگادی کہ بابت خرچہ فوج جسقدر کوچ ہونے جائینگے دو ہزار روپیہ فی منزل کوچ برابر دینا
جائیگا وکیل نے عرض کی کہ مقام مکھد سے فوج نے جسقدر کوچ کئے ہین اُسکا خرچ نواب سے
لیا جاوے اور آیندہ فوج کے نام حکم جاری ہو کہ اپنی مقام پر قیام پذیر رہے یہہ تجویز ٹہراکر وکیل نواب کے
پاس گیا اور ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ نقد لاکر داخل خزانہ سرکار کیا چونکہ اُن دنون مین
جمعدار خوشحال سنگھ مقرب مہاراجہ تہا اور سکہ منکا اُسنے [illegible]

اکثر غریز واقربا بھی مہاراجہ کے دربار مین نوکر تہے ایک انمین سہی رام لال برہمن حقیقی بہائی خوشحال
سنگہ کا تہا جسکی صورت ملیح ومعقول تہی اور نوجوان تہا مہاراجہ کی اُسپر کمال مہربانی تہی اور
چاہتا تہا کہ اُسکو بہی سکہہ بناکر خورونوش مین شامل کری آخر اُسکو حکم ہوا کہ بال لیکر سکہہ
بنجاے رام لال نے زنار کا توڑنا اور اپنے بزرگون کے طریق سے مُنہ موڑنا منظور نہ رکہا
اور مہاراجہ سہی پوشیدہ بہاگ کر کنہیہل اپنے وطن کو چلا گیا اُسکے جانے سہی مہاراجہ کمال
ناراض ہوا اور اُسکے بدلے جمعدار خوشحال سنگہہ کو نظر بند کر لیا اور اُسکی کُل جائداد کی ضبطی
کا حکم دیا جب یہہ خبر رام لعل کو پہنچی فی الفور واپس چلا آیا اور مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوکر
اپنے قصور سہی معافی مانگی اور مہاراجہ کے حکم سے امرتسر جاکر بال لی اور رام لعل سہی رام سنگہہ
بنگیا بہائی کی غربت برباد ہوتی دیکہکر رام لال بیچارہ اپنے مذہب سے دست بردار ہوا چونکہ مہاراجہ
رنجیت سنگہہ کو ڈیڑہ جات کے ملک مین اپنا تسلط بڑہانا منظور تہا سردار دل سنگہہ کے نام حکم
جاری ہوا کہ اودہہ کے رئیسون کے ساتہہ رابطہ پیدا کرکے مہاراجہ کا فرمانبر بنائے چنانچہ اُسنے
اکثر رؤسا کے ساتہہ ملاقات پیدا کی خصوصًا عبدالصمد خان حاکم دائرہ دین پناہ کو تو ایسا
مشتاق کیا کہ وہ اپنی رہائشگاہ سہی چلکر مہاراجہ کی ملاقات کو لاہور آیا مہاراجہ نے اُسکی بڑی
خاطر کی اُنہین دنون مین جمونسی خبر آئی کہ میان ڈیڈو مفسد نے پہر شور وفساد جمون کے
علاقہ مین برپا کر رکہا ہی اور بار بار جمون پر حملہ کرتا ہی مہاراجہ نے جمعدار خوشحال سنگہہ کو چلد
پلٹن اور ایک توپخانہ کے ساتہہ جمون کو روانہ کیا کہ وہان جاکر سرکوبی مفسد کی کری چنانچہ جمعدار
خوشحال سنگہہ جمون کو روانہ ہوا اُسکے جانے سے ڈیڈو بہاگ کر پہاڑ پر چڑہ گیا جب سردار دل سنگہہ
ہمراہ عبدالصمد خان حاکم دائرہ دین پناہ کے لاہور مین آیا تو اُسکے پیچہے کہنڈ کے مسلمانون
نے جمع ہوکر قلعہ نوربور کو گہیر لیا اور چاہا کہ سکہون کی فوج کو قلعہ سہی نکالدین قلعہ والے
محصور ہوکر مفسدون کے ساتہہ لڑتے رہے جب یہہ خبر مہاراجہ کو پہنچی اور اُسنے سردار دل سنگہہ
کو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ جب مفسدان کہنڈ کو سزا دی چکے تو سنگیرہ کو جائے اور نواب سنگیرہ

اسی ہزار روپیہ جو دو لاکھہ مجوزہ سابق ہی باقی ہی وصول کری کہ ہمکو معاف کرنا منظور نہین ہے
بیس ہزار روپیہ جو بابت خرچہ فوج کے لیا گیا تہا وہ رقم نواب کو معاف کر کے اصل دو لاکھہ
روپیہ مین محسوب کر لی ہے یہہ حکم پاکر سردار دل سنگہ رخصت ہوا اور جاتے ہی مفسدونپر
سخت حملہ کیا جسسے مجمع انکا منتشر ہو گیا پہر سردار دل سنگہ نے منگیرہ کیطرف کوچ کیا اور مہاراجہ
کے حکم سی نواب کو اطلاع دی نواب حیران رہگیا کہ معاف کی ہوئی رقم مہاراجہ پہر مانگتے ہین
جسکے واسطی فوج کشی ہوئی ہی ناچار اُسنے وہ رقم بہی ادا کی اور اپنے آپ کو ایک برد دست کی پنجہ
سے چہوڑایا ابہی سردار دل سنگہ منگیرہ مین ہی تہا کہ دوسرا حکم مہاراجہ کا بذیعہ پہنچا
کہ نواب سی ایک عہدنامہ اطاعت کا لکہا یا جاوی اور اُسمین نواب کے اقرار ہو یہہ بات بہی
درج ہو کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ ملتان پر مہم کریگا نواب منگیرہ بہی اُسوقت امداد کے
لئے مع لشکر حاضر آئیگا چونکہ اُسوقت دل سنگہ نے اُسکو کمال تنگ کیا ہوا تہا ناچار نواب
نے یہہ اقرار نامہ بہی لکہہ دیا اور اپنا بیچہا چہوڑایا * * * *

دو مرتبہ حملہ کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملتان پر اور فتح پانا اور قتل ہونا نواب مظفر خان کا مع اپنے فرزندون کے اور پکڑا آنا نواب سرفراز خان کا اور غارت ہونا ملتان کا مع دیگر حالات

اوائل سال ۱۸۱۸ عیسوی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ پر یہہ بات واضح ہوئی کہ علاقہ ملتان کا جب
شاہان کابل کیطرف سی کسی صوبہ کو ملتا تہا تو خراج اُسکا صوبہ بادشاہ کو دو لاکھہ دس ہزار
روپیہ سالانہ دیا کرتا تہا اور کل فوج وغیرہ ڈیرہ جات کے ملک بہی اُسی صوبے کے ذمہ پر
ہوتے تہے اب نواب ملتان بہی اگر یکہو دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالینہ دیوی تو قایم رہی ورنہ
وہ ملک ضبط کر لینا چاہئے کہ بلا شرکت غیر ہماری ہی عملداری وہان ہو چنانچہ اسباب مین
نواب کے وکیل کو حکم سنایا گیا اور تاکید ہوئی کہ نواب کے پاس جاکر اُسکا جواب لے آوی وکیل نی فغور

ملتان پہنچا اور سب حال نواب کے گوش گزار کیا چونکہ نواب کو اسقدر استطاعت نہ تہی
کہ دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ مہاراجہ کو دیوی کمال حیران ہوا کیونکہ ابہی وہ پچھلے
نذرانون کے روپیون کا سود بہر رہا تہا یہہ سنکر اُسنے ایک عریضہ مہاراجہ کے نام
طول وطویل لکہا اُسمین اپنا جمع وخرچ وغیرہ اخراجات ریاست کی تفصیل تحریر کی اور
کمال عجز سے التماس کی کہ مہاراجہ مجہہ ضعیف کی زندگی تک یہہ علاقہ واگزار رکہین
میری مرنیکے بعد ضبطی کا اختیار ہے دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنے مین
بندہ معذور ہے مہاراجہ یہہ جواب سنکر کمال افروختہ ہوا اور دیوان رامدیال کو حکم دیا
کہ اپنی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہو وہ بہادر سردار فی الفور کوچ کر گیا رخصت کے وقت
مہاراجہ نے اُسکو یہہ حکم سنایا کہ نواب سے معاملہ یکسو کر لینا یا تو دو لاکھہ دس ہزار روپیہ
سال حال کی بابت اُس سے وصول کر لینا یا جنگ کر کے شہر اُس سے لے لینا جب یہہ فوج
ملتان کے قریب پہنچی نواب کو کمال فکر واندیشہ دامنگیر ہوا نہ تو اتنا روپیہ پاس تہا کہ
مہاراجہ کو دیکر راضی کرتا اور نہ اتنا لشکر تہا کہ رنجیت سنگہ کی برجستہ فوج کے ساتہہ جنگ
کرتا چونکہ پہلے بہی چند حملہ ملتان پر ہو چکے تہے اور نواب روپیہ دیکر خالصہ جی کی فوج کو واپس
کر دیتا تہا رعایا شہر کو اب بہی امید تہی کہ نواب روپیہ دیکر لشکر سکہی کو رخصت کر دیگا اس
خیال سے رعایا شہر سے نہ نکلی اور نہ کوئی گہر سے بہاگا سکہون نے جاتی ہی شہر کو گہیر لیا
اور دیوان رامدیال نے مہاراجہ کے حکم سے نواب کو اطلاع دی نواب نے اُسوقت بہت سی کوشش
کی کہ کسیطرح روپیہ کی تجویز ہو جائے تو روپیہ دیکر محاصرہ اُٹہا دیا جائے مگر روپیہ نہ ملا اور
اور جنگ پر لیت قایم ہوئی دیوان رامدیال نے جب روپیہ سے صاف جواب پایا لڑائی شروع
کر دی اور دونو طرف سے توپ چلنے لگی چند روز یہی حالت رہی اور چونکہ سکہونکی فوج
تہوڑی تہی پورا پورا محاصرہ شہر کا عمل مین نہین آیا تہا اسواسطے دیوان رامدیال نے
شتر سوار لاہور کو روانہ کیا اور مہاراجہ سے اور فوج طلب کی مہاراجہ نے دیوان بہوانیداس

کو مع توپخانہ و فوج کافی کے ملتان کو بھیجا چونکہ یہہ شخص معمر تہا دیوان رامدیال کو حکم بہیجا
کہ ہر ایک کام بصواب دید دیوان بہوانیداس کے کرے جب یہہ فوج بہی ملتان پہنچی توڑی
چستی و مضبوطی کے ساتہہ محاصرہ کیا اور ایسے لڑی کہ سکہون نے شہر لے لیا اور غارت
شروع کی سکہہ گہر گہر اور گلی گلی جا نکلے اور جو ملا اُٹہا لائے اگر کسینے انکار کیا قتل کر ڈالا
ہزارون لوگ اُس نہلکہ کے وقت مین گہرون کو چہوڑ کر بہاگ گئے اور اُنکا مال و اسباب
سکہونکی نذر ہوا بعضون نے قتل ہوکر اپنا مال دیا بعضون نے اپنے ہاتہہ سے اوٹہا کر
حوالہ کیا اور جان بچائی جب شہر لے لیا گیا تو تمام فوج قلعہ کے گرد ہو گئی اُسوقت نواب کی
فوج نے بہی حق لڑائی کا ادا کیا کہ میںہہ کیطرح گویان قلعہ کے اندر برستی تہین اور سکہہ
ہوشیار باندہے ہوئے لڑتے تہے اس محاصرہ مین سکہہ بہت سے مارے گئے اور بہت سے
زخمی ہوئے آخر نواب کی فوج دنات لڑتی ہوئی تہک گئی اور سکہونکی فوج اُنسے کئی درجہ
بہت تہی اور باری باری سے لڑتی تہی اس سبب سے اُنکو کچہہ ماندگی نہوئی اور سب نے ملکر قلعہ
پر حملہ کیا مگر وہ حملہ بیکار رہا کہ نواب کی فوج نے بہی بڑی مستعدی کام سا تہہ سکہونکی حملہ کو روکا
اور وہ آگ برسائی کہ دیوار کے نزدیک نہ آنے دیا جب یہہ خبر لاہور مین پہنچی تو مہاراجہ نے
توپ احمد شاہی المشہور بہنگیان والی توپ ملتان کو روانہ کر دی اور حکم دیا کہ اس توپ کے گولون سے
دیوار قلعہ کی کراو جب توپ ملتان پہنچی اور گولہ اُسکے قلعہ پر برسنے لگے دیوارین قلعہ کی
بہت مقام سے گر گئین اور سوراخ پڑ گئے اور بہت سے راستے فوج کے داخل ہونیکے لئے ہو گئے
قریب تہا کہ ایکدفعہ حملہ مین سکہہ قلعہ لیلین مگر ایک فسہر کی سازش سے معاملہ بنا بنایا بگڑ گیا
اُسکی تشریح یہہ ہے کہ جب نواب مظفر خان نے دیکہا کہ اب قلعہ عنقریب سکہہ لینگے اور
میری جان بہی مفت مین جائیگی تو اُسنے اپنا وکیل پوشیدہ دیوان بہوانیداس کے پاس
بہیجا اور پیام دیا کہ تمپر بخوبی روشن ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہہ باوجود اطاعت کے مجہپر تعدی
کرتا ہے اور میرا اُسکی مرضی ہے کہ میری خاندان کو برباد کرے میرا ملک مع مال جہین لیوے

چونکہ تم بہی خاندانی ہو اور خاندانیون کو خاندانون کی بہبودی منظور ہوتی ہے اگر اب کی
مرتبہ اپکی دستگیری سی یہہ محاصرہ اوٹہہ جائی اور فوج ملتان سی چلی جائی تو بطور شکرانہ
اسکا دس ہزار روپیہ تمکو دی سکتا ہون آیندہ جبتک پہر مہاراجہ فوج کشی کریگا مین نذرانہ
کے روپیہ کا بندوبست کرونگا یہہ پیغام جب دیوان ہوانید اس کو پہنچا فی الفور روپیہ لیا
اور فوج کو حکم دیا کہ قلعہ سی محاصرہ اُٹہالے چنانچہ اُسکے کہنی کے بموجب سب نے قلعہ کا محاصرہ
چہوڑ دیا دیوان رام دیال اگرچہ اسباب سی حیران تہا کہ یا وہ قصوروں ہی یا یہہ بے نمکی
مگر اُسنے یہہ سمجہا کہ دیوان ہوانید اس اس مہاراجہ کے حکم کے بغیر کب ایسا کام کو سکتا ہے
چنانچہ تمام فوج کا کوچ لاہور کو ہوگیا جب بہت سارا استطی کر لیا مہاراجہ کا پروانہ لاہور سے
بہ یمضمون اسمی دیوان ہوانید اس دیوان رامدیال تباکید تمام پہنچا کہ اب قلعہ ملتان کا
بہت جگہہ سی ٹوٹ گیا ہے اُسکا فتح کرنا کچہہ مشکل کام نہین ہے تمکو چاہیے کہ حملہ کرکے قلعہ لیلو
یہہ حکم سنکر سب ایک دوسرے کا منہہ تکتے ہوئے رہ گئے اب کیا ہوتا تہا تمام فوج تتر بتر
و سرور گریبان لاہور آپہنچے چونکہ یہہ سب خرابی دیوان ہوانید اس کی تہی مہاراجہ اُسپر
کمال غضبناک ہوا اور سخت ملامت کے بعد قید مین بہیجدیا اور گہر بار و املاک و علاقہ و جاگیر
اُسکی سب کی سب ضبطی مین آئی چند ماہ تک وہ قید مین رہا پہر شہزادہ کہڑک سنگہ کی سفارش سے
اُسکی تقصیر معاف ہوئی اس معاملہ کے طی ہونیکی بعد ہزارہ کے علاقہ سی کہ شامل علاقہ اٹک کے
مہاراجہ کے تحت و تصرف مین آگیا تہا خبر آئی کہ ہزارہ کے زمیندار سکہی عملداری سی ناراض ہین
اسواسطی اُنہون نے بڑا مجمع کیا ہی اور سید محمد خان ایک زمیندار اُنکا سرگروہ بنا ہی اور سرکاری
کاردار اُنہون نے اپنی علاقہ سی نکالدئے ہین اور اپنا انتظام کر لیا ہے جب یہہ خبر حکما سنکہ
قلعدار اٹک کو ہوئی قلعہ سی فوج لیکر اُن کے مقابلہ کے لئی سوار ہوا اور ہزارہ کے علاقہ مین پہنچکر
سید محمد خان بڑی چستی کے ساتہہ حکما سنگہ کے مقابل ہوا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین سید
محمد خان مارا گیا اور سید احمد خان اُسکا بہائی اُسکی جگہہ قبض بنا اسنے بہت سا مجمع ملکیہ کا جمع کیا

چونکہ وہ مجمع ملکیہ کا حکما سنگہ کی فوج سے کئی حصہ زیادہ تہا حکما سنگہ نے اُنکے ساتہہ جنگ
کرنی مناسب نجانا اور قلعہ اٹک کو واپس چلا آیا مگر ملکیہ نے اُسکا پیچہا نچہوڑا اور قلعہ اٹک کو
آکر محاصرہ کر لیا اب حکما سنگہ محاصرہ مین ہی مہاراجہ نے جب یہہ خبر سنی فی الفور بہولا سنگہ
اکالیہ کے نام حکم جاری کیا کہ اپنی رجمٹ سوار ونکی لیکر اٹک کو کوچ کرے اور نیز سردار لہر سنگہ
مجیٹہیہ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج کے ساتہہ اٹک کو جاوے یہہ دونو فوجین اٹک کے نزدیک پہنچین
مہاراجہ کو اطلاع ہوئی کہ ملکیہ کا مجمع بہت بڑہ گیا ہی جو ایک لاکہہ سے زیادہ تعداد ہو گئی ہے
اگرچہ وہ بیسامان فوج ہی مگر بندوقین اور تلوارین سب کے پاس ہین اس خبر پر مہاراجہ نے شہزادہ
شیر سنگہ اور تارا سنگہ کو بہت سی فوج اور توپخانہ ہمراہ دیکر اٹک کو بہیجا جب اسقدر فوج دشمنونکی
سرکوبی کے لئی پہنچی ملکیہ قلعہ اٹک سے محاصرہ اوٹہاکر اپنی گہرونکو چلا گیا اور اس فوج نے حسب الحکم
مہاراجہ کے ہزارہ مین جاکر انتظام کیا سرکشون کو سزا دی اور دوبارہ عمل و دخل مہاراجہ کا
ہزارہ مین ہو گیا چونکہ ڈیڈو مفسد علاقہ جمون کیطرف اکثر اوقات فساد برپا کرتا تہا اور پنجاب
کے سکہہ جو پہاڑون کے رستونسے ناواقف ہوتے تہے اُسکا تعاقب نہین کر سکتے تہے اور وہ
اکثر حلاقون کو لوٹ کر پہاڑون مین گہس جاتا تہا اسواسطے مہاراجہ کو منظور ہوا کہ ایکہزار سوار
سوار کو ہمیشہ ملازم رکہا جاوے اور پہاڑی رجمٹ تیار کیجاوے چنانچہ اسباب مین حکم جاری
ہوا اور بہت سے لوگ پہاڑ کے رہنے والے نوکری کیواسطے حاضر ہوئے اُنمین میان کشور سنگہ
جموال بہی آیا جسکے ہمراہ دیہان سنگہ و گلاب سنگہ و سوچیت سنگہ تین بیٹے نوجوان جوانمرد بہادر
میان موٹہ کے جسکے اہتمام مین یہہ رجمٹ بہرتی ہوتی تہی انکو بہی نوکر رکہہ لیا چونکہ کشور سنگہ
آدمی خاندانی راجگان جمون کی اولاد مین سے تہا اُسکو جمعداری کا عہدہ ملا جب میان موٹہ
پانسو سوار بہرتی کر چکا مہاراجہ نے انکی حضوری لی اور ایک ایک سوار کو بنظر غور ملاحظہ کیا جب
کشور سنگہ نے دیکہا تو اُسکی پیشانی سے آثار جوانمردی و بہادری و شرافت و نجابت کے ظاہر ہوئے
اور آدمی لیئق و ہشیار نظر آیا مہاراجہ نے اسکا حسب و نسب پوچہا اُسنے تمام حال بیان کیا اور

اپنے تینون بیٹون دیوان سنگھ و گلاب سنگھ و سوچیت سنگھ کو بھی بھیجا مہاراجہ ان تینون کو
بغور دیکھکر بہت خوش ہوا اور انکو نوکر رکھہ لیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو ملتان کے تسخیر کرنیکا
ہر دم خیال رہتا تہا اور اُسکی یہہ عین مراد تہی کہ ملتان کا علاقہ بے مداخلت کسی اور کے
اپنے علاقہ و تصرف مین کبھی خصوصًا اُس روز سے کہ جب اُسکی فوج بسبب غلطی دیوان بہوانیداس
کے ملتان سے لوٹ کر آئے تہے راتدن مہاراجہ کو ملتان کے تسخیر کر لینے کا خیال رہتا تہا اب
مہاراجہ نے کمال توجہ کے ساتہہ ملتان پر یورش کرنیکی تیاری کی اور مصمم ارادہ کر لیا کہ جب تک
ملتان فتح نہو لیگا فوج کو واپس نکریگا چنانچہ چھہ پلٹن اور دو توپخانہ اور دو رجمنٹ شتیون پر
سوار کر کے ملتان کو روانہ کئے اور مصر دیوانچند جو اُس روز تک ایک توپخانہ کا افسر تہا اُس تمام
فوج کا افسر مقرر کیا اور اُسکو کل اختیارات کامل اس مہم کے عطا کئے اور حکم دیا کہ وہ بھی اپنا
توپخانہ اور لشکر لیکر ملتان کو کوچ کرے اور بہزادہ کہڑک سنگھ کل مہام المہام اور سپہ سالار اس تمام لشکر
کا مقرر ہو کر اُسکی روانگی بھی ملتان کیطرف عمل مین آئی جب یہہ تمام مجمع ملتان کو روانہ ہو چکا
تو نواب مظفر خان کو اطلاع ہوئی اور اُسنے یقین کر لیا کہ اب دو امر سے ایک ہونیوالا ہی یا تو مین
کل علاقہ و ملک و مال و ریاست سے دست بردار ہو جاؤن یا لڑکر شہید ہو جاؤن اور بہتر یہہ ہی
کہ اب اپنی جان سے دست بردار ہو کر سکہونکی قید و بے ابروی کا صدمہ نہ اوٹہاؤن آخر ایک روز
مرنا ہے دنیا سے سفر کرنا ہی یہہ ارادہ جب نواب نے دل مین مستحکم کر لیا تمام علاقہ مین اشتہار دیا کہ
اب جنگ اسلام کا سکہونکی ساتہہ ہونیوالا ہی جس شخصکو خدا کیواسطے لڑنا اور شہید ہونا ہو نواب کے پاس
آئے آخرت کا ثواب اُٹہائے یہہ باتسنکر سینکرون مسلمان مرنیکی خاطر ملتان مین جمع ہوئے
نواب نے ہتہیار لڑنے کے لئے اپنے پاس سے دئے اور جنگ کی خاطر تیار کر رکہا مہاراجہ کی فوج
جب ملتان پہنچی نواب نے شہر و قلعہ کو مضبوط کر لیا فوج جابجا مامور کر دی اور حکم دیا کہ جب سکہ
نزدیک آئین اُنکو نزدیک تمام شہر مین سکہون نے جاتے ہی ملتان کو چارونطرف سے گہیر لیا
اور دونو فریقین مین لڑائی ہونے لگی اکثر اوقات رات کے وقت نواب کی فوج قلعہ سے نکلکر

سکھونپر حملہ کرتی جسسے بہت سا نقصان سکھونکا ہوتا تھا جہادی لوگ دن کو بہی شہر سے
نکلکر جنگ کرتے تہے اور سکھہ توپون کے گولون سی اُنکو بہون ڈالتے تہی بعض اوقات ایسا
موقع بہی ہوتا تہا کہ جسقدر جہادی شہر سی باہر نکلتے نہی اُنمین سی کوئی بہی بچکر نہین جاتا تہا
سب کے سب کہیت رہتے تہے جب مدت محاصرہ کی طول پکڑ گئی تو مصر دیوان چند نے مہاراجہ سی
اجازت طلب کی کہ اگر حکم ہو تو قلعہ پر حملہ کیا جاے مہاراجہ نے جواب لکہا کہ حملہ کیوقت فوج
بہت برباد ہوگی نواب کو اور تنگ کیا جاے شاید کہ تنگ آکر قلعہ خالی کردیوے اور فوج برباد
نہو جب پندرہ روز اور یہی گزر گئے اور قلعہ کی دیوار اکثر مقامات سی گولون کی ضربون سے
ٹوٹ گئی تو تیاری حملہ کی ہوئی ابہی ارادہ حملہ کا چند روز تک اور ملتوی تہا کہ ایک روز جس روز
تاریخ ۱۱- ماہ جیٹھہ سمت ۱۸۷۵ بکرمی تہی سب سے پہلے ایک شخص سادہو سنگہ نام اکالیہ چند آدمیون
ہمراہیون کے ساتہہ بلا اجازت اپنے افسرون کے قلعہ کی اُس دیوار پر چڑہ گیا جو ٹوٹی ہوئی تہی اتفاقاً اسوقت
نواب کی فوج دوسری طرف قلعہ کے لڑ رہی تہی اور اُس دیوار کے سوراخ کی حفاظت پر نہوڑی سے
آدمی مامور تہے جب سادہو سنگہ اپنی کمال دلاوری وجوانمردی سی دیوار پر چڑہ گیا تو مصر دیوانچند
کو خبر ہوئی فی الفور وہ بہی خود سوار ہوا اور خندق سی اوتر کر دہوڑ کوٹ مین داخل ہوا اور اُسی
رستہ سی دیوار پر چڑہ گیا نواب کی نہوڑی فوج جو اسجگہہ محافظ تہی مقابلہ پیش آئی سکہون نے اُن
سب کو قتل کر ڈالا اور آگے بڑہے پہر تو مصر دیوانچند کی دیکہا دیکہی سب سکہہ سردار اُسی رستہ کو
دوڑ پڑے اور قلعہ پر حملہ ہوگیا اور سکہون نے قلعہ مین داخل ہوکر لوٹ مچادی جب یہہ خبر نواب
مظفرخان کو پہنچی اپنی زندگی سی دست بردار ہوا اور سبز لباس بطور غازیون کے پہنکر اپنی خاص
فوج اور بہائیون بیٹون کے ساتہہ محل سے باہر آکر سکہون کے مقابل ہوا پہلے نواب کے قدیمی بکھوار و غلام
نوکر خاص ننگی تلوارین لیکر سکہون پر آپڑے اور ایسے لڑے کہ ایک ایک نے دس دس آدمی قتل کیے پہر
آپ بہی ماری گئے بعد ازان نواب کے فرزند شہنواز خان و شہباز خان و حق نواز خان باپ کی اجازت
سی میدان مین آئے اور کمال دلاوری و مردانگی کی دی آخر شہید ہوئے پہر نواب کا برادر زادہ خیر اللہ خان

میدان مین آیا اور کمال جوانمردی و شجاعت دکھلائی اور قتل ہوا سکے پیچھے نواب مظفر خان بذات
خود خضری دروازہ کے برج کے پاس سکھون کے روبرو آیا اسکو دیکھکر ہزارون سکھہ اوسپر حملہ
آور ہوئے اور اُسنے بہت مرتبہ سکھون کے حملون کو روکا اور بہت سے سکھہ اپنی تلوار سے
مارے آخر خود بہی شہید ہوا نواب کے چار فرزندون مین سے تین تو شہید ہوئے اور چوتھے نواب سرفراز
خان کو سکھون نے زندہ پکڑ لیا نواب ذوالفقار خان کو بہی گرفتار کیا نواب کی شہادت کے بعد
سکھہ شہر مین داخل ہوئے اور غارت شروع ہوئی تمام شہر الامان الامان پکار اُٹھا مگر کون سنتا تہا
ہندو مسلمان کوئی انسان سکھونکی غارت سے نہ چہوٹا تمام رعیت برباد ہوگئی کوئی ایسا شخص باقی
نہ رہا جسنے اس غارت کا صدمہ نہ اٹہایا ہو بہت سی عورتین اور بچے سکھون نے وہان سے پکڑ کر قید
کر لئے بڑی بڑی غنی اور دولتمند لوگ ٹکڑی کو محتاج ہوگئی سکھہ جس گہر مین جاتے تہے گہر والونکی
پہلے کٹہری بہی اوتروا لیتے تہے اور مکانون کے دروازون کے تختے جو قیمتی لکڑی کے نظر
آتے تہے اوتار کر لیجاتے تہے مہاراجہ کی فوج کا ایک ایک سکھہ اُس غارت کے مال سے دولتمند ہوگیا
ہزارون پردہ نشین عورتونکو سکھون نے بے پردہ کر ڈالا اور سینکڑون خودکشی کر کے مر گئین بہت سے
لوگ سکھون کے ہاتھہ سے ناحق لوٹ کے وقت ماری گئے اور سکھہ جس گہر کا دروازہ بند دیکھتے تہے
دروازہ توڑ کر اندر چلے جاتے تہے پہلے اُن گہر والون کو اس جرم مین کہ اُنہون نے دروازہ
کیون بند کیا مار ڈالتے تہے بعد ازان انکا مال لوٹ لیتے تہے اگرچہ شہر کے دخل کے وقت مصر
دیوانچند نے سکھون کی پریڈ جاکر حکم دیا تہا کہ شہر نہ لوٹا جائے کیونکہ پہلے دو تین مرتبہ یہہ
شہر غارت کا صدمہ اوٹہا چکا ہے اب اگر خالصہ جی اسکو امان دین تو مناسب ہے اور اس بات
سے مہاراجہ بہی بہیر خوش ہوگا یہہ حکم سنکر تمام فوج ہنسی اور کہا کہ ہم ضرور اس شہر کو لوٹینگے
گے جو مدت تک ہماری ساتہہ لڑتا رہا ہے جب ایسا انکار سکھون نے مصر دیوان چند کے
حکم سے کیا تو وہ لئیق افسر خاموش ہو رہا کیونکہ اگر وہ زیادہ تر اسمین تقریر کرتا تو سکھہ اُسکے
مار ڈالنے پر مستعد ہو جاتے غرض خالصہ جی نے شہر ملتان کو ایسا لوٹا کہ آجتک وہ لوٹ

لوگونکی زبانپر ضرب المثل بنی ہوئی ہی اگرچہ وہ زمانہ گزر گیا ظالم و مظلوم دونومین سی کوئی باقی
نہین رہا مگر وہ تذکرہ قیامت تک لوگونکی زبانپر جاری رہیگا بعد فتح ملتان کے شہزادہ کھڑک
سنگھ بڑی تزک و احتشام کے ساتھہ سوار ہوکر قلعہ مین پہنچا اور کل مال و املاک خزانہ
و اسباب نواب کا ضبط کرکے لاہور کو روانہ کیا بعد اسکے معلوم ہوا کہ کوٹ شجاع خان
کے قلعہ مین جسکو عام لوگ سوج آباد کہتے ہین بڑا خزانہ نواب کا رکھا ہے اور سامان جنگ
کا بھی وہان ذخیرہ بہت ہی چنانچہ ایک فوج اور توپخانہ اُسطرف مامور ہوا جب وہ فوج شجاع
آباد مین پہنچی نواب کے نوکرون نے فی الفور قلعہ خالی کردیا اس قلعہ مین سی بقدر روپیہ تمیخدان
دستیاب نہوا مگر چاندی سونے کے برتن وغیرہ قیمتی بارجات چار لاکھہ روپیہ کی مالیت کے
دستیاب ہوئے قیمتی تلوارین اور بندوقین بھی بہت سی ملین وہ تمام و کمال اسباب ضبطی
مین آیا ملتان کی فتح کی خبر جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور مین سنی ماری خوشی کے اپنے
کپڑون مین پھولا نہ سمایا اور بڑی جشن کی تیاری کی اور حکم دیا کہ لاہور و امرتسر کی رعیت
اپنی اپنی گھرون مین روشنی کرے دربار صاحب امرتسر مین بہت سا روپیہ نذرانہ بھیجا اور لاہور
کی تمام عبادت گاہون اور مندرون و مسجدون مین بھی روپیہ بانٹا آٹھہ روز تک شب و روز
ہنگامہ عیش و عشرت کا گرم رہا جب فوج مامورہ ملتان کی بعد فتح ملتان کے لاہور مین آئی
اور نواب سرفراز خان نواب مظفر خان کا بیٹا مہاراجہ کے روبرو آیا تو مہاراجہ نے اسکی بڑی
عزت کی اور تعظیم کے لئے کھڑا ہوگیا دو ہزار ہا سو روپیہ نقد اسکی خدمت کا دیا اور سب
سپاہ ضروری بھی بھیجا موضع ٹھرپھور بطور مدد معاش اسکی جاگیر مین عطا کیا نواب سرفراز خان
نے عند الملاقات ملتان کے لٹ جانے کا حال نہایت افسوس کے ساتھہ مہاراجہ کیخدمتمین
عرض کیا جسکو سنکر مہاراجہ بھی اندوہگین ہوا اور مصر دیوانچند کو بلاکر کیفیت دریافت کی اُسنے
بھی اسبات کی تصدیق کی اور بیان کیا کہ سکھان فوج نے یہہ کام میری حکم کے برخلاف کیا ہی
کیونکہ اُسوقت ایک ایک سکھہ کا دماغ آسمان پر تھا اگر مین زیادہ اصرار کرتا تو میری جان پر بھی

آفت آئی یہہ تقریر سنکر مہاراجہ نے فوج کے افسرون کو بلایا اور حکم دیا کہ فوج مامورہ ملتان سے
لوٹ کا مال سب واپس کرو اور حکم سنا دو کہ جو کوئی اسمین سے کچھہ مال اپنے پاس رکھیگا موقوف کیا
جائیگا چنانچہ وہ مال جمع ہونا شروع ہوا بعد فراہمی کے پانچ لاکھہ کی قیمت کا مال جمع ہوکر پیش
ہوا اگرچہ فوج نے مال غارت شدہ مین سے دسوان حصہ بھی واپس نہین دیا تہا جواہرات اشرفی
وزر نقد کچھہ واپس نہین ہوا تہا صرف ریشمین وپشمین کپڑے اور ہتیار وظروف وکتابین وغیرہ
وغیرہ پانچ لاکھہ روپیہ کی مالیت کے واپس ہوئی بعد اس واپسی کے ہر ایک شخص کو کامل اُمید
تہی کہ یہہ اسباب مہاراجہ شہر والون کو واپس کردیگا یا اسکو فروخت کرکر روپیہ شہر کے غربا و فقرا
کو جو غارت ہو چکے ہین تقسیم کردیگا مگر مہاراجہ نے وہ تمام اسباب سرکاری توشہ خانہ مین داخل
کرلیا اور کسی غریب کو اسمین سے ایک کوڑی بھی نہ دی بعد فتح کے ملتان کا کل علاقہ ایک
شخص سکھدیال نام کہتری کے سپرد ہوا اور وہ کاردار اس علاقہ کا مقرر ہوا ازان بعد ایک
روز مہاراج نے پہاڑی رجمنٹ کی حاضری لی اور ہر ایک سوار کے ہنر وفن کو جو وہ سپاہگری مین
جانتا تہا دیکہا میان دہیان سنگہ کشور سنگہ کے بیٹے کے جو بخت یاور ہوئے اور اُنہی وزیر
اعظم اس سلطنت کا ہونا تہا اُسکی بھی قواعد دیکہی چونکہ نوجوان رعنا ہوشیار خوبصورت
جوان تہا اور سپاہگری کے فن بھی اُسنے بہت اچھے دکہلائے مہاراجہ اُسپر بہت
خوش ہوا اور حکم دیا کہ آج سے یہہ سوار ہماری اردلی اور روزمرہ حاضری مین رہا
کریگا پہر اُسکے باپ میان کشور سنگہ کو بلایا اور حکم دیا کہ تم بھی اپنے دو بیٹون گلاب
وسوچیت سنگہ کے سانہہ ہماری حضور مین حاضر رہا کرو اس روز سے میان کشور سنگہ مہاراجہ
کے دربار مین حاضر رہنے لگا اور دہیان سنگہ پر وہ نظر عنایت کی ہوئی کہ روز بروز
اُسکے مدارج کی ترقی ہوتی گئی چند ماہ کے عرصہ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر دہیان سنگہ
کو عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ دہیان سنگہ اپنے قبائل کو بھی یہان منگوالے چنانچہ اُسنے اپنے
اپنے گہر کے لوگ جمون سے بلوالئے اور امیری ڈھنگ سے رہنے لگا بعد ازان جب

جمعدار خوشحال سنگہ کیطرف سی بسبب انکار رام لال اُسکے بہانے کے کہ اُسنے سکھہ
ہونے کے باب مین کیا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کمدر خاطر ہوگیا تو خدمت ڈیوڈہی کی
اُسسے لیکر میان دہیان سنگہ کو ملی جس سے وہ امیر الامرا و بنگیا کہ ڈیوڈہی کی آمدلاکہون
روپیہ کی تہی مگر جب جمعدار خوشحال سنگہ نے سہاب مین بہت واویلا کیا تو اُسکے
بہائی رام لال کو جو رام سنگہ بنا تہا ہمت سنگہ والی پلٹنون کا جرنیل مقرر کردیا اور پنجل
جمعدار خوشحال سنگہ کے برادرزادہ گوپال دلاکر اور سکھہ بناکر تمام فوج ماتحت شہزادہ
کہڑک سنگہ کا افسر بنادیا اور سرداری کا خطاب بخشکر خلعت فاخرہ عنایت کیا اُس عنایت
سے جمعدار خوشحال سنگہ بہی راضی ہوا انہین دنون مین مہاراجہ کو معتبر مخبر سے خبر پہنچی
کہ سلطنت کابل مین ایک بڑا فتنہ برپا ہوگیا ہے جسسے تمام سلطنت تہ بالا ہورہی
ہے اور آئیمین خونریزیان ہوتی ہین مفصل حال اُسکا اسطرح پر ہے کہ وزیر فتح خان
جو بادشاہ کابل کا مدار المہام و کُل مختار جزو کل کا تہا اور بادشاہ برای نام بادشاہی
کرتا تہا بادشاہ پر اسقدر حاوی ہوا کہ فوج و خزانہ و ملک اور سب کچہہ اُسنے اپنی قبضہ مین
کرلیا بادشاہ کی حکومت ایک خرمہرہ پر نرہی یہہ بات شہزادہ کامران اُسکے بڑے بیٹے
کو بُری معلوم ہوئی اور اُسنے ہرات سی سہاب مین باپ کے نام خط لکہا کہ زیادہ تر اختیار
وزیر کا مناسب نہین ہے آخر بادشاہ اپنے آپ کو بہی بادشاہ تصور کرے بادشاہ نی
جواب لکہا کہ میرا وزیر نمک حلال میری کامون مین جانفشانی کرتا ہے کہین رنجیت سنگہ
سے لڑتا ہے کبہی خود سرصوبہ سے لڑتا ہے اور مین آرام سی بیٹھا ہون جو میرے کام
مین سب وہ کرتا ہے ایسا خیرخواہ اسی لائق ہی کہ اُسکے اختیار مین تمام سلطنت کے کاروبار
ہون یہہ جواب شاہزادہ کامران کو بُرا معلوم ہوا اور کابل سے آکر وزیر پر حملہ کیا پکڑکر
اُسکی آنکہین نکلوادین شیر بہی مناسب نجانا کہ وہ زندہ رہے اور قتل کرادیا وزیر کے
قتل کے بعد پچاس حقیقی بہائی فتح خان کے انتقام لینے پر مستعد ہوگئے ہین محمد عظیم خان

وزیر فتح خان کا حقیقی بھائی جو کشمیر کا صوبہ تہا اسی کام کے انتظام کے واسطے جہانداد
خان اپنے چھوٹے بھائی کو کشمیر کی حکومت سپرد کرکے کابل کو چلا گیا اور اُسنے وہان جاکر
بڑا مجمع بارک زئیون کا جمع کرکے کابل کے تمام علاقہ اور شہر پر اپنا قبضہ کرلیا ہی ہر ایک
قلعہ سی کامران کے قلعدار جو اُسنے مامور کئے تہے نکال دئے ہین یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے کہا کہ
بیشک وزیر فتحخان بڑا جوانمرد آدمی تہا اب تک اُسکے زور و قوت سی کابل کی سلطنت قائم تہی
اور اُسیکا کام تہا جسنے ہمسی مدد لی اور کشمیر فتح کیا وہ ہاتہہ اور زبان دونوسی کام نکالتا
تہا اور جو وہ اندہا کیا گیا ہی یہہ اُسپر کوئی جبر نہین ہوا عین انصاف ہوا ہی کہ اُسنی شاہنہان
بادشاہ اپنے مالک کو پکڑ کر اندہا کردیا تہا اور اُسکا ملک و مال چہین کر اوسکو جلاوطن کیا جو اب تک
ہم سے وظیفہ پاتا ہے ۵ نیکی کا بدلہ نیک ہے یہان دیکہو دی اور راجے نے کیا خوب
سودا نقد ہی اس ہاتہہ دے اس ہاتہہ لے ۵ آخر یہہ خبر سنکر مہاراجہ کا یہہ خیال ہوا کہ اسوقت
پشاور فتح کرلیا جاوی تو کچہہ مشکل نہین کہ والیان کابل اپنی مصیبت مین گرفتار ہین پشاور کے
حاکم کی امداد اسوقت وہ کبہی نکرینگے یہہ بات سوچکر شبیران مملکت کو بلاکر مشورہ کیا سب نے
یہہ موقع بہت پسند فرمایا چنانچہ مشورہ قایم ہوکر پشاور کی مہم کی تیاری ہوئی اور فوج کو
تیاری کا حکم ملا جب کل فوج دریا موج راوی سی اُتر گئی مہاراجہ نے خود بہی اُدہر کو کوچ کیا
یہہ مہم مہاراجہ نے بڑی ہوشیاری کے ساتہہ کی جاگیرداردن اور سردارونکو حکم دیا کہ اپنی
فوج لیکر ہمراہ ہون چنانچہ سب کمربستہ ہوگئے پندرہ روز تک مقام مہاراجہ کا شاہدرہ مین
رہا اور فوج جمع ہوتی رہی چنانچہ سب جمع ہوگئی ۵

لشکر کشی کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا پشاور اور کشمیر پر اور فتحیاب ہونا اُن دونو مہمون مین مع دیگر حالات متعلقہ

جب تمام فوج بمقام شاہدرہ جمع ہوچکی مہاراجہ سبکو ہمراہ لیکر وزیرآباد پہنچا اور ایک جاسوس

تیز رفتار کو روانہ کیا کہ جاری اٹک تک پہنچنے سی اوّل پشاور سی خبر لاے کہ اُسجگہہ کا کیا
حال ہے اور وہ لوگ کیا ارادہ رکھتے ہین جو پشاور کے حاکم ہین چنانچہ وہ قاصد ہوا کی
طرح روانہ ہوا اور اُسکے پیچھے خود بہی مہاراجہ کوچ بکوچ اٹک تک پہنچا جاسوس نے آکر
خبر دی کہ کسیقدر افغانی فوج دریاے سندہ کے اُسطرف مہاراجہ کے رستہ روکنے کے
لیے اُتری ہوئی ہے سواے اُسکے اور کوئی فوج شہر پشاور مین موجود نہین اور شہر خالی
پڑا ہے رعیت کے دل تذبذب ہین اہل ہنود جو مسلمانی عملداری سی تنگ آئے ہوے ہین
چاہتے ہین کہ مہاراجہ کی عملداری ہوجاے اور مسلمانون کو نہایت فکر و اندیشہ دامنگیر
حال ہے اور مہاراجہ کی غارت سی ترسان ولرزان ہین یہہ بات سنکر مہاراجہ بہت خوش
ہوا اور ارادہ کیا کہ دریا سی پار اُتری مگر کشتی کوئی موجود نہائی اسواسطے بایات اُترنے
کی تجویز ہوئی چنانچہ بہت سی تلاش کے بعد پایاب رستہ مل گیا اگرچہ پانی اسجگہہ بہی اکثر
مقام پر بہت تہا مگر مہاراجہ نے خدا پر بہروسہ کرکے لشکر کو دریا مین ڈالدیا اور توپین
اونٹونپر لادلین اور دریا سی اوتر گیا اور شہزادہ کھڑک سنگہ اپنا لشکر لیکر گذر باڑہ سے
پایاب اوترا غرض تمام لشکر دریا کے اُسطرف جا پہنچا جب آگے کو روانہ ہوا فوج افغانی سد راہ
ہوئی سکہون نے اُنکو توپخانہ کے آگے دہر لیا بہت سی اُنمین سی قتل ہوئی اور باقیماندہ بہاگ
گئے اور قلعہ خیر آباد پر مہاراجہ کا قبضہ ہوگیا پہر مہاراجہ نے قلعہ جہانگیر آباد کیطرف رجوع کیا
وہ بہی ایکدن کے محاصرہ مین لے لیا اور فیروز خان افغان جو حاکم افغانان قوم خٹک نہا طاقت
مین آیا اُسنے اور نذرانہ دیکر خلعت حاصل کیا وہانسی چلکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بے روک ٹوک
پشاور مین داخل ہوگیا اس روز ماہ نومبر کی بیسوین تاریخ اور ۱۸۱۸ع تہا کہ پشاور کا ملک
مہاراجہ نے فتح کرلیا یار محمد خان حاکم پشاور کا جو وزیر فتح خان کے پچاس بہائیون مین سے
ایک بہائی تہا مہاراجہ کے خوف سی بہاگ کر افغانان یوسف زئی کے علاقہ مین چلا گیا تین
روز مہاراجہ پشاور مین مقیم رہا اگرچہ سکہان فوج نے شہر پر بہت سی دست اندازی کی اور

چاہا کہ شہر کو لوٹ لین مگر مہاراجہ نے حتی الامکان انکو روکے رکھا اور نچاہا کہ شہر لٹ جاے
اور رعیت ہمسی ناراض ہوکر مقابلہ پر مستعد ہو چونہی روز مہاراجہ جہاندار خان کو اپنی طرف سے
پشاور کا حاکم مقرر کیا اور پیچھی کو معاودت کی یہہ شخص وہی جہاندار خان قلعہ اٹک کا قلعدار
تہا جسنے حسب الحکم عطا محمد خان ناظم سابق کشمیر کے اٹک کا قلعہ مہاراجہ کے حوالہ کیا تہا
اور ابتک مہاراجہ کا وظیفہ خوار تہا جب بعد تقرری جہاندار خان کے مہاراجہ نے دریاے
اٹک سے عبور کیا تو وکلای سردار دوست محمد خان و یار محمد خان حاکم پشاور کے مہاراجہ کی
خدمتمین حاضر ہوئی اور پیغام پہنچایا کہ مہاراجہ علاقہ پشاور کا بدستور یار محمد خان کے حوالہ
کردی یار محمد خان ایک لاکھہ روپیہ سالانہ خراج اس علاقہ کی بابت مہاراجہ کو دیا کریگا اور ایک
سال کا خراج بالفعل بطور نذرانہ پیش کرتا ہی بعد ردوبدل یہہ التماس انکی مہاراجہ نے
قبول کرلی اور حکم دیا کہ روپیہ داخل کرین اتنی مین خبر آئی کہ دوست محمد خان اور یار محمد خان
نے پہاڑ سے اوتر کر پشاور مین اپنا قبضہ کرلیا ہی اور جہاندار خان تہوڑی سی مقابلہ کے
بعد مغلوب ہوکر پشاور چہوڑ کر بہاگ گیا یہہ بات سنکر مہاراجہ کمال ناراض ہوا اور وکیلون کو
روبرو بلاکر سخت ملامت کی اور کہا کہ جب ہمنی تمہاری درخواست منظور کرلی تہی تو پہر ایسی
جلدی کیا ضرور تہی چنانچہ شہزادہ کہڑک سنگہ کے نام حکم جاری ہوا بارہ پلٹن اور چار توپخانہ
ہمراہ لیکر اسی پایاب رستہ سی جہانسی پہلے اوترا تہا دریاے اٹک کو عبور کرکے پشاور جاے
اور جہاندار خان کو بدستور قابض کرکے یار محمد خان کو بسزاے اعمال اسکے پہنچاے شہزادہ
کہڑک سنگہ فی الفور دریا سی اوتر گیا اتنی مین وکلاے یار محمد خان و سردار دوست محمد خان نے
حاضر ہوکر ایک لاکھہ روپیہ نذرانہ کا پیش کیا اور اپنی قصور سے معافی مانگی مہاراجہ نے روپیہ
لے لیا اور سند لکہکر پشاور دوبارہ اپنی طرف سی یار محمد خان کو دی دیا اور جہاندار خان کو بدستور
اپنی پاس رکہا اور لاہور کو کوچ کیا جب نصف رستہ طی کیا تو خبر پہنچی کہ شاہ شجاع الملک بہی لدہیانہ سے
خزانی سلطنت کابل کا حال سنکر بامید حصول سلطنت پہاڑی رستہ سی پشاور آ پہنچا ہی یار محمد خان

حاکم پشاور نے بھی اُس سے کچھہ پہلو تہی نہ کی سامان رسد وغیرہ اُسکو دیا اور وہ ایک برجستہ
فوج کے ساتھہ داخل درہ خیبر کے ہوا محافظان درہ خیبر نے اپنی جمعیت کے ساتھہ باشارۂ
محمد عظیم خان جنگ کیا جسمین شاہ نے شکست کھائی اور واپس چلا آیا اب شاہ شجاع پشاور
سے ڈیرہ غازیخان کو گیا ہی اور چاہتا ہی کہ اُسمین سی کسیقدر علاقہ اپنی قبضہ مین کرلے
یہہ سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سردار دل سنگہ کے نام حکم بہیجا کہ قلعہ مکہڈ سی اپنی فوج لیجا کر
شاہ شجاع کو ڈیرہ غازیخان سی نکالدی بتعمیل اس حکم کے جب سردار دل سنگہ قلعہ مکہڈ سے
روانہ ہوا تو شاہ شجاع وہان سی نکلکر سندہ کو چلا گیا اور وہانسی لدہیانہ پہنچا وزیرآباد کے مقام
سے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے مصر دیوانچند کے نام حکم جاری کیا کہ اپنی فوج اور توپخانہ لیکر منگیرہ
کو جائی اور نواب سے نذرانہ اور زر خراج سالانہ وصول کری چنانچہ مصر دیوانچند فی الفور روانہ
ہوکر داخل علاقہ منگیرہ کے ہوا اور اُس علاقہ مین قیامت برپا کردی جب نواب والی منگیرہ نے
اُسکے آنیکی خبر سنی پچیس ہزار روپیہ نقد جو اُسکے ذمہ تہا بہیجدیا اور مصر دیوان چندر روپیہ لیکر
داخل لاہور ہوا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ہر وقت دہرآن فتح کشمیر کا خیال رہتا تہا
اور چاہتا تہا کہ کسیطرح وہ علاقہ میری قبضہ مین آجائی اور کوئی ایسی تدبیر ہو کہ جاگیرداران
ورئیسان و قابضان درہ ہای کشمیر میری اطاعت مین آجائین تو اُسطرف یورش کیجائے
مگر کوئی موقع ظہور مین نہین آتا تہا اب ایک ایسا موقع نیک ظہور مین آیا کہ مہاراجہ کا مقصود
حاصل ہوگیا اُسکی تشریح یہہ ہی کہ بیربر پنڈت جو جبار خان ناظم کشمیر کا دیوان و مدار المہام
تہا کشمیر سی بہاگ کر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ جبار خان ناظم کشمیر کی
رعیت نالان ہی وہ رعیت پر کمال سختی کرتا ہی میری حاسدون کے کہنے سے وہ مجہہ سی بہی
برگشتہ ہوگیا میری تمام جائداد ضبط کرلی اور قید مین ڈالدیا اب مین اُسکی قید سی بہاگ کر آیا
ہون اور التجا کرتا ہون کہ مہاراجہ کشمیر پر لشکر کشی کرے اور کشمیر کا ملک جبار خان سے
لے لے اُسکے دربار کے تمام امراؤ اور رئیس و جاگیردار جو درون مین مالک و قابض ہین سب

میری دوست و ہوا خواہ ہین میری کہنے سی وہ سبکے سب مہاراجہ کے دوست و رفیق
ہو جائینگے مہاراجہ کی اطاعت سی کوئی انکار نکریگا مہاراجہ نے اُسکی تقریر سنکر نہایت اُسکی
خاطر کی اور فرمایا کہ اگر تم ہر ایک رئیس و جاگیردار کشمیر کے نام اپنے خطوط لکھکر ہماری اطاعت
مین لے آؤ اور وہ سب کے سب ہمارے دوست بنجائین تو بعد حصول اطمینان کے ہم کشمیر پر یورش
کر سکتے ہین چنانچہ بیربر نے ہر ایک رئیس و سردار و جاگیردار کے نام اپنی خطوط لکھکر ہر ایک
کو مہاراجہ کی مہربانیون اور عطایات کا امیدوار کیا اور سب لوگ کہ جبار خان کے جبر و
تعدی سی بیجان آئے ہوئے تھے بلا تامل مہاراجہ کے ساتھہ شامل ہو گئے اور ہر ایک نے اپنی
اپنی تحریرین مہاراجہ کے نام درباب اطاعت و فرمانبرداری کے بھیجدین جسسے مہاراجہ کا
کمال اطمینان ہو گیا اخر خان راجہ راجوڑی کا البتہ مہاراجہ کو بڑا خیال تھا کہ وہ کمال شورہ
پشت و مہمات انگیز آدمی تھا اُس سے مہاراجہ نے از روی حلف و قسم کے تحریر طلب کی اُسنے
بموجب رسم کوہستان کے کاغذ سفید پر زعفران کا پنجہ لگاکر تحریر بھیجدی کہ آیندہ مین کبھی
نافرمانبردار مہاراجہ کا نہونگا ہمیشہ تابعدار رہونگا راجہ بیہبر نے بھی کلمہ شریف لکھکر عہد
نامہ بھیجا کہ آیندہ کبھی میری طرف سی سرکشی و نافرمانی نہوگی جب ان دونو رئیسون کی
طرف سی بہر نہج من الانواع تسلی ہو گئی اور آیندہ کسیکی طرف سی احتمال دغا و فریب کا نرہا
تو فوج کے جمع ہونیکی تیاکید تمام حکم جاری ہوا راجگان کوہی کے نام بھی احکام جاری ہوئے
کہ اپنی اپنی فوجون کے سامان درست کر کے مع فوج حاضر ہون اور تمام جاگیردارون سردارون
فوجین بھی ہر ایک جگہہ و مقام سی طلب ہوئین جب کل مجمع ہو چکا تو مہاراجہ نے ۲۶- فروری
۱۸۱۹ء کو لاہور سی کوچ کیا اور بمقام شاہدرہ فروکش ہو کر شہزادہ کہڑک سنگہ کو حکم دیا
کہ اپنی تمام فوج سوار و پیادہ و توپخانہ لیکر جمون کے راستے سی کشمیر کو جائے اور مصر دیوانچند
کو اصل براہ بہمبر کشمیر کو بھیجا اور حکم دیا کہ بمقام رجوڑی پہنچکر اطلاع دیوی چنانچہ مصر دیوانچند
بھی بکوچ متواتر رجوڑی تک پہنچا اور لکھا کہ ہماتک فوج سوار آ پہنچی ہے اس سے آگے بڑہنا

فوج کا بغیر موجودگی فوج پیادہ کے ممکن نہین ہی اس عرضی مین اُسنے راجہ اغرخان جوڑی
والہ کی بہت تعریف لکہی اور درج کیا کہ اجتک سرکاری فوج کو راجہ اغرخان کیطرف سے
کمال امداد ملتی رہی ہی اور وہ مہاراجہ کی اطاعت پر ثابت قدم ہی جب یہہ خبر یقین آگئین
کہ فوج اکبر کشمیر کی حد تک جا پہنچی ہے تو ۱۹- اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ خود بہی مقام
شاہدرہ سے روانہ ہوا پہلے لاہور سے دینانگر گیا اور راجگان کوہستانی کو کہ وہان جمع ہی
اپنی ہمراہ لیکر وزیرآباد آیا اور وزیرآباد سے بمقام بہمبر جاکر مقام اور چاہا کہ خود اسی مقام پر فروکش
رہی اس خیال پر کہ میری پنجاب کی سرحد پر فروکش رہنے مین انتظام نہا رہیگا اور امداد فوج ماموں کی
بہر نوع ہوتی رہیگی چنانچہ افسری کل فوج کی شہزادہ کہڑک سنگہ کو عنایت کی اور اُسکو سپہ
سالاری فی مدار المہامی کا خلعت بخشا اور افسران فوج کو حکم ہوا کہ شہزادہ کے ماتحت کام کرین راجہ
سلطانخان بہمبر والہ کو حکم دیا کہ فوج کے ساتہہ ہوکر رہنمائی مین مشغول ہو اور مصر دیوانچند کے
حکم مین رسد رسانی کا کام بہی کرے راجہ اغرخان راجوڑی والہ جسکی اطاعت کی تعریف پہلے
تحریر ہوچکی ہے اس مقام پر مخالف ہوگیا کہ سکہان پلٹن نے اُسکے علاقہ مین کچہہ دست اندازی
اپنی حسب العادت کی تہی اُسنے مصر دیوانچند کو اطلاع کی مصر دیوان چند نے ایسی مہم کے
موقع پر فوج کو سزا دینا مناسب نجانا اسواسطے راجہ اغرخان شکستہ دل ہوگیا مہاراجہ نے
جب دیکہا کہ اغرخان مخالف ہی تو فوج کو اُسکی گرفتاری کا حکم بہیجا وہ بہاگ گیا مگر اُسکا
بیٹا راجہ رحیم اللہ خان کہ باپ کا مخالف تہا خدمت مین حاضر آیا مہاراجہ نے اُسکی باپ کا ملک
ومال سب اُسکو دیکر اُسکو اپنا دوست بنایا راجگی کا خطاب بخشکر گرانبہا خلعت دیا جسے وہ نہایت
خوش ہوکر خدمت مین حاضر رہا راجوڑی سے فوج ماتحت مصر دیوانچند کے بہرام کلہ مین داخل ہوئی
اور پونچہہ کا مالک لطاعت مین حاضر ہوا مگر قلعہ نازبکا مالک حاضر نہوا اور اُسنے دروازہ قلعہ کے
بند کر لئے مصر دیوانچند نے زبردست خان مالک قلعہ کو ایلچی بہیجکر اپنی پاس بلایا مگر وہ نہ آیا
سلطانخان والی بہمبر نے اپنی فوج لیجاکر وہ قلعہ فتح کرلیا دانستہ جب فوج بمقام السیانہ پہنچی اسواسطے

بسانہ کا حاکم بہی معرفت راجہ رحیم اللہ خان بجوڑی والہ کی اطاعت مین حاضر ہوا اور خبر پہنچی کہ
خود بہی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہیر سی سوار ہوکر شامل فوج کے ہوا چاہتا ہی اب اس سی آگے سخت
رستہ کشمیر کا شروع ہوا وہانسی مصر دیوانچند نے تمام فوج کے تین حصی کئے آپ تو مع ایک حصہ فوج
کے براہ ویرال جس رستہ سی شہنشاہ اکبر شاہ کی فوج کشمیر کو گئی تہی کشمیر کی حد مین داخل
ہوا اور ایک حصہ فوج کا پیر پنجال کی گہاٹی سی روانہ کیا اور ایک حصہ پیر پنجال سے پہلی طرف کو
بہیجا پس جو فوج کہ پیر پنجال کے سامنی چلی تہی وہ بہت جلد پہاڑ پر چڑہ گئی افغانی فوج بہی
وہان موجود تہی جاتے ہی لڑائی شروع ہوگئی شاتہ بجی صبح سی شام تک دونو فریق کمال
کمال تیزی و تندی کے ساتہہ لڑتے رہے بہت سی سپاہی فریقین کیطرف سی کام آئے
شام کے قریب جب سکہون کے افغانون کو بندوقون کے آگے دہر لیا تو اُن کے پانون
میدان سے اُتہہ کہڑی ہوئے اور بے اختیار ہوکر بہاگے سکہون نے اُنکے فرودگاہ جا کر
سنبہال لئے اور دشمنونکا ڈیرہ وسامان جو وہان تہا سب لے لیا ۱۶-جون سنہ ۱۹ ع
کو پہر وہ بہنون حصے فوج کے جو علحدہ علحدہ تہے اسمین شامل ہوگئی مہاراجہ رنجیت سنگہ
بہی وہان آکر فوجکی شامل ہوگیا اور پہاڑونسی اوترکر فوج کشمیر کے میدانمین پہنچی اُس مقام پر
بڑا مجمع افغانی فوج کا مستعد و تیار موجود تہا جسکے افسر سمیان مہردل خان و صمد خان تہے
جب سکہون کو یہہ فوج دور سے مستعد و پراگندہ ہوئے نظر آئی تو یہہ بہی مستعد ہوگئے
تمام فوج مین جنگی بگل بج گیا اور تیار ہوکر آگے بڑہے افغانی فوج نے بہی اپنے
مقام سے حرکت کی اور ایک ٹکڑہ اُن سے علحدہ ہوکر ننگی تلوارین لیکر
سکہون پر آپڑا بہت نہوڑے اُن مین سے سکہون نے اپنے تک پہنچنے
دے دور سے ہی بندوقون کی باڑون سے سب قتل کر ڈالے توپخانہ کے
گولون سے بہی افغان بیشمار مارے گئے پہر افغان ایک مجموعہ کیصورت بنکر
ہر طرف سے سکہون پر آپڑے اور بندوق کی لڑائی موقوف ہوکر تلوار پر نوبت

آگئی اور کمال تندی و تیزی کے ساتھہ جنگ ہوئی اسمین مہر دل خان و صمد خان
دونو افسر افغانی فوج کے قتل ہوئے اُن کے ماری جانیکے بعد افغانونکا حوصلہ ٹوٹ گیا اور
بے اختیار ہوکر میدان سے بہاگے اور قلعہ شیر گڈہ مین جاکر دم لیا جب دشمن شکست کہاکر
بہاگ گیا تو مہاراجہ کی فوج فتح کا نقارہ بجاتی ہوئی آگے بڑہی اور بے روک ٹوک
داخل شہر سری نگر کے ہوئی اور جو افغان خاص و عام قلعہ شیر گڈہ مین جاکر قلعہ بند
ہوئے تہے وہ رات کو قلعہ چہوڑ کر بہاگ گئے دوسرے روز مہاراجہ نے قلعہ بہی لے
لیا ۳۰ ماہ جون سنہ ۱۸۱۹ع کو دخل مہاراجہ کا کشمیر کی سلطنت پر ہوگیا سکہان
نے اگرچہ بوقت دخل سری نگر کے غارت گری شروع کردی تہی مگر مہاراجہ نے
نہایت تاکید سے حکم ممانعت کا صادر کیا جس سے رعایا بچ گئی چند روز مہاراجہ نے
کشمیر مین رہ کر انتظام ضروری کیا پہر مصر دیوانچند کو مع فوج کے جو اُسکے ماتحت
تہی کشمیر مین مامور کرکر خود مہاراجہ راجوڑی مین پہنچا اور قلعہ عظیم گڈہ کو جو جانی دفعہ
فتح نہین ہوا تہا محاصرہ مین لیا اور تہوڑی سی لڑائی کے بعد فتح کیا یہہ قلعہ عظیم گڈہ
قریب راجوڑی کے ایک بلند پہاڑی پر واقع ہی اس مقام سے مہاراجہ نے دیوان
دیوی داس کو واسطے دریافت حال و تشخیص جمع کشمیر کے سری نگر کو روانہ کیا اور
خود لاہور کو کوچ کیا اور بسہیل ڈاک لاہور پہنچا چند روز ہنگامہ عیش و نشاط گرم رکہا
اور بہت سا روپیہ فقیرون مسکینون محتاجون کو فتح کشمیر کے شکرانہ مین بخشا پہر دربار
امرتسر مین جاکر بہت سا روپیہ نذرانہ کا دیا ابہی مہاراجہ امرتسر مین تہا کہ دیوان دیوی یوید کہ
کشمیر سے آکر خدمت مین حاضر ہوا اور بہت سی اجتری انتظام کشمیر کی بیان کی
مہاراجہ نے لاہور مین پہنچکر مصر دیوانچند کے نام پروانہ جاری کیا کہ جلد کشمیر سے
لاہور آجائے اور اُسکی جگہہ صوبہ دار کشمیر کا دیوان موتی رام کو مقرر کرکر اودہر کو
روانہ کیا چنانچہ دیوان موتی رام کے جاتے ہی مصر دیوانچند نے تمام کاروبار صوبہ

کشمیر کے اُسکے حوالہ کردئے اور خود مع وکلائے سرداران کہکہ و بہمہ و دیگر راجگان
نواح کشمیر کے لاہور اگر خدمت مین شرف یاب ہوا مہاراجہ نے ہر ایک وکیل سے عہد نامہ
اطاعت کے لکھوائے اور اُنکو خلعت بخشے دیوان موتی رام نے کشمیر جاکر وہان کا
انتظام بخوبی کرلیا اور جو بے انتظامیان و خرابیان اُس ملک مین نہین سب دور کردین
چونکہ اس انتظام جدید مین کسی واقف کار کا پاس ہونا ضرور تہا اُسنے پیر برہمنڈت کو
جسکی امداد و رہنمائی سے مہاراجہ کشمیر تک پہنچا تہا اپنے پاس بلالیا اور انتظام
کشمیر مین اپنی نیابت اُسکو دی جب اُسنے خوب انتظام کرلیا اور اپنی قدیمی واقفیت
کے سبب سے اس کام کو بخوبی انجام پہنچایا تو دیوان موتی رام نے کل معاملہ کا ٹہیکہ ہی
اُسکے نام پر کردیا اور آپ روپیہ وصول کرلینے سے غرض رکہی اس سبب سے کشمیر کا
انتظام بہت جلد اور بخوبی ہوگیا بعد فتح کشمیر کے دسہرہ کا تہوار بہی قریب تہا
مہاراجہ نے اس جشن کی بڑی تیاری کی اور تمام دوست سردار رئیس جاگیردار
راجہ اپنی مہمانی مین طلب کئے اور بڑی دھوم دھام سے دسہرہ فتح کیا لاکہون
روپیہ کے انعام اور خلعت لوگون کو تقسیم ہوئے اور لاکہون روپیہ نذرانہ کا جمع
ہوا دسہرہ کے بعد شام سنگہ بشاوریہ نے درخواست ٹہیکہ پر ملجانے علاقہ ملتان
کی گذرانی اور بعوض چہہ لاکہ روپیہ سالانہ کے وہ علاقہ اُسکو تفویض ہوگیا اور
خود بہی مہاراجہ کی طبیعت راغب ہوئی کہ ملتان کیطرف کا دورہ کرنا چاہئے اور
سفر پر مستعد ہوکر پہلے لاہور سے امرتسر پہنچا وہان بتقریب تہوار ماگہی کے غسل کرکر
دریا پر پہنچا اور کشتی پر بیٹہکر ملتان کو روانہ ہوا اس سفر مین مہاراجہ کو یہہ بات بہی
مرکوز خاطر تہی کہ والی بہاولپور سے کچہہ نذرانہ اور لیا جائے اور وقت کوچ کے
مصر دیوانچند کے نام یہہ حکم صادر ہوا کہ فی الفور مع اپنی فوج کے منگیرہ کو روانہ ہو
اور نواب منگیرہ سے اس سال کی بابت زر نذرانہ وصول کری اگر ندیوے تو ریاست سے

بیدخل کردی ملک و مال ضبط کرلے چنانچہ وہ اسطرف روانہ ہوا اور مہاراجہ ملتان
پہنچا ملتان کے لوگ شام سنگھ ٹہیکہ دار کے ظلم و تعدی سے نالان و گریان ہائے
اسواسطے مہاراجہ نے اُسپر کمال عتاب کیا اور قید مین بھیجدیا چونکہ ہولی آگئی تھی مہاراجہ نے
یہہ جشن اوسی مقام پر دھوم دام سے کیا اور ہزار روپیہ محتاجون و فقیرون پر بانٹا
اور شہر مین سوار ہوکر رعیت پر روپیہ بکھیرا اور اپنی رعیت پروری سے رعیت کو خوش
کیا بعد جشن ہولی کے بہاولپور کیطرف روانگی عمل مین آئی چونکہ بوقت روانگی لعرت سر
کے نواب بہاولپور کے وکیل کو یہہ تاکید اکید کی تھی کہ تم نذرانہ بہاولپور سے نکالکر
بمقام ملتان پیش کرو ورنہ ہم چار لاکھہ روپیہ بابت خراج و نذرانہ و خرچہ فوج نواب سے
لینگے پھر کوئی عذر سماعت نہوگا جب بمقام ملتان نواب بہاولپور کی طرف سے روپیہ
نہ آیا تو گویا اب رقم چار لاکھہ روپیہ کی نواب پر قائم ہوگئی اور مطالبہ چار لاکھہ روپیہ کا
شروع ہوکر سردار ہرداس سنگھ اور سردار بدھ سنگھ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر بہاولپور کو
روانہ ہون چنانچہ وہ بکوچ متواتر داخل علاقہ بہاولپور کے ہوئے اور قلعہ شجاع آباد
کو جاکر فتح کرلیا دوسری طرف سے شہزادہ کہڑک سنگھ بموجب حکم مہاراجہ کے بہت سی
فوج کے ساتھہ داخل علاقہ بہاولپور کے ہوا اور ملک کو غارت کرنا شروع کیا جب یہہ
حالت وقوع مین آئی نواب بہاولپور کا کمال گھبرایا اور اپنے ملک کی آبادی اور چند
پشت کی ریاست کے بچاؤ کیواسطے ایک لاکھہ پچاس ہزار روپیہ تو فی الفور بھیجدیا اور
باقیماندہ کے لئے قسطین مقرر کردین اور یہہ بھی درخواست کی کہ اگر ملک ڈیرہ غازیخان
اور پچھی کا ہمکو ٹہیکہ پر ملجائے تو دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ باقیماندہ جلد ادا ہوجائے
یہہ درخواست نواب کی منظور نہ ہوئی بعد اس انتظام کے مہاراجہ نے ملتان کو سعادت
کی اور خبر پہنچی کہ نواب مشکیزہ کے پاس ایک گھوڑا بہت اچھا ہے کئی ہزار روپیہ اسکی
قیمت ہے سفید ایسا ہے کہ کوئی داغ کسی اور رنگ کا اوسکے بدن پر نہین ہے نیز رفتاری

وچالاکی اسقدر ہے کہ ایکدن مین ساٹھہ ستر کوس باسانی طے کرسکتا ہے مہاراجہ یہہ
خبر سنکر اُس گھوڑی کا مشتاق ہوگیا اور مصر دیوانچند کے نام حکم لکھا کہ نواب منگیرہ
سے یہہ گھوڑا طلب کرے اگر خوشی سے دیدے فبہا ورنہ مجبور کرکے لیوے یہہ خبر پاکر
مصر دیوان چند کے بعد وصول ندر نذرانہ منگیرہ سے کوچ کرآیا تہا دوبارہ منگیرہ کو
لوٹ گیا اور نواب سے گھوڑا طلب کیا چونکہ نواب کو وہ گھوڑا نہایت عزیز تہا اُس
کے دینے مین اُسنے بہت عذرات پیش کئے مگر ایک عذر بہی قبول نہوا آخر مجبور
وناچار ہوکر گھوڑا دیدیا جب وہ گھوڑا مہاراجہ کے پاس پہنچا مہاراجہ بہت خوش
ہوا اور اُسکا نام سفید ہری رکہا اور اُسپر سوار ہوکر بہت خوش ہوا بعد انجام اس
کام کے مہاراجہ ملتان سے لاہور کو روانہ ہوا اور تاریخ ۷ - اپریل ۱۸۳۷ء کو
داخل لاہور ہوا اور ولیم مورکرافٹ صاحب ایک انگریز سیاح کہ لاہور مین آیا ہوا
تہا مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا مہاراجہ نے اُسکی بہت خاطر کی اور اپنی مہمان
نوازی ومسافر پروری سے اُسکو کمال خوش کیا چند روز وہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور
مہاراجہ کیطرف سے اُسکو ضیافت ملتی رہی پہر حسب درخواست اُسکے مہاراجہ نے
اُسکو کلو ومنڈی کے پہاڑون کو روانہ کردیا اور تاجگان کو بہی کئے نام احکام جاری
کئے کہ جس علاقہ مین یہہ انگریز جائے وہان کا حاکم اسکی تواضع وخاطرداری
مین دریغ نہ کرے یہہ انگریز اول گھوڑون کا سلوتری تہا گھوڑون کا معالجہ کرتے
کرتے اسکو سیاحی ملکون کا شوق دامنگیر ہوا اسواسطے اُسنے گہر کی محبت چہوڑ
اور اقربا سے مونہہ موڑکر ملکون کا پہرنا اور ہر ایک بات کا تجربہ کرنا اختیار
کیا لاہور سے یہہ صاحب کلو ومنڈی کے پہاڑون کی سیر کو گیا اور وہان سے
پہاڑ پہاڑ لداخ تک گیا اور لداخ سے کشمیر آپہنچا اُس زمانہ مین جرنیل مہیان سنگہ
مہاراجہ کیطرف سے حاکم وصوبہ کشمیر کا تہا جرنیل مہیان سنگہ نے بہی حسب التحریر

مہاراجہ کے اُسکی خاطر کی جرنیل مذکور سے اسنے ظاہر کیا کہ شہر سری نگر کی بنا
گندہک کی کان کے اوپر ہے ایک نہ ایک روز اس شہر مین خرابی وتباہی آ
جائیگی اگر خیر سے گذر جائین تو سینکڑون برس گذر جائین گندہک کی کان اسکے
نیچے سے اپنا جوش ظاہر کریگی تو ایک دن مین اسکا خاتمہ ہوجائیگا اُس کے
بیان کو سب اہل کشمیر سنکر ہنستے تہے اور کوئی یقین نہین کرتا تہا کشمیر سے یہ
سیاح شمالی پہاڑون کی سیر کرتا ہوا بخارا کے میدانون مین جا اوترا وہان سے
اسنے ایسا رستہ لیا کہ جس رستہ مین ارضی بخارات کا صعود بہت ہوتا تہا اگرچہ بہانات
اسکو بخوبی معلوم تہی اور جانتا تہا کہ اس رستہ سے جانے مین جان کا خوف ہی مگر اپنی
ادویات اور معالجہ کے بھروسہ پر اسنے وہی رستہ اختیار کیا جسطرف کا جانا اُسکو مضر
تہا آخر کار اُس رستہ مین اُسکو ایسا سخت بخار آیا کہ جانبر نہوا اور اُسی سرزمین مین مرگیا
فساد برپا کرنا زمینداران ہزارہ کا اور ہاموں ہونا شہزادہ شیر سنگہ
وسداکور کا اُس طرف اور راجا دیوان امدیال کا جنگ مین
اور اطاعت مین آنا زمینداران قوم چھپ اور باہو کا اور حاصل
ہونا خطاب راجگی کا میان دیہان سنگہ کو اور چھن جانا تمام علاقہ
رانی سداکنور سے اور فتح ہونا قلعہ منگیرہ کا مع دیگر حالات کے
انہین ایام مین لاہور مین خبر پہنچی کہ زمینداران علاقہ ہزارہ نے دوبارہ ہزارہ مین فساد
برپا کردیا ہے سرکاری کاروار و اہلکار اونہون نے سب کے سب اپنے ملک سے نکالدئے
ہین قدری فوج سکہی جو انتظام کے لئے وہان مامور رہتی تہی سب وہان سے بہاگ کر
چلی آئی ہے کیونکہ ملکیہ کا مجمع بہت تہا اُن کے ساتہہ اگر فوج مقابلہ کرتی تو بیشک ماری

جانی ایک آدمی زندہ نرہتا اس شورش کی خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سردار
فتح سنگھ اہلووالیہ کے نام حکم بہیجا کہ اپنی فوج کے ساتھہ کپورتہلہ سے براہ راست ہزارہ
کو روانہ ہوجائے اور زینرانی سدا کنور کے نام خط لکھا گیا کہ وہ اپنی فوج اور توپخانہ
ہزارہ کو بہیجدیوی اور اگر خود رانی وہان جائے تو بہتر ہے کہ وہ ایک دانا و لئیق
و کارآزمودہ عورت ہی اُسکی تدبیر سے انتظام اُس علاقہ کا بخوبی ہوگا جرنیل الہی
بخش افسر توپخانہ کو تاکید ہوئی کہ اپنا توپخانہ لیکر فی الفور ہزارہ کو روانہ ہو جب
یہہ تمام فوج روانہ ہزارہ ہوچکی تو دوسری خبر آئی کہ ملکیہ کا اجتماع ہزارہ مین
قریب پچاس ہزار آدمی کے ہی اور ہر ایک آدمی مسلح و مستعد ہے اسواسطے شہزادہ
شیر سنگھ کے نام لکھا گیا کہ قصبہ وٹالہ سے روانہ ہوکر ہزارہ کو جائے اور مفسدان
ہزارہ کی سرکوبی کرے اور زینر دیوان رام دیال کے نام بہی تاکیدی فرمان اُسی مضمون
کا اجرا پایا چنانچہ یہہ دونو جوانمرد افسر اپنی اپنی فوج لیکر اودہر کو روانہ ہوئے
بڑا مفسدہ ہزارہ کا علاقہ دربند اور تربیلہ کیطرف تہا اور اُسی مقام پر مفسدون
کا ہجوم تہا شہزادہ شیر سنگھ جب ہزارہ مین پہنچا تو اُسنے خفیف خفیف لڑائیون مین
مجمع مفسدونکا منتشر کردیا اور سرگردہ پکڑ لئے بعض کو تو تسلی و دلاسا دیکر اُنکے
گانو قصبون مین آباد کیا اتنے مین رانی سدا کنور مکیریان سے چلکر حسب التحریر
مہاراجہ کے ہزارہ مین پہنچی اُسکے جانے کے وقت افسری کل فوج کی رانی سدا کنور
کے متعلق ہوگئی اور شہزادہ شیر سنگھ کہ رانی کا دہونا تہا اُسکی اطاعت مین
کام کرنے لگا اور رانی نے حالات ہزارہ کے سنکر یہہ تجویز ٹہرائی کہ بڑی سرکش
و مفسد قوم علاقہ ہزارہ مین قوم رتیہ ہے اُنہین کے کہنے سے فساد برپا ہوتا ہے
اور سب قومین ہر ایک بات مین رتیہ کی تابعدار ہین مناسب یہہ ہے کہ اس تمام
قوم کو قتل کردیا جائے کہ آیندہ پہر احتمال مفسدہ کا علاقہ ہزارہ مین نرہے

جب یہہ خبر پہاڑ مین مشہور ہوئی تو بہ حمایت قوم رینہ کے تمام قومین بگڑ گئین
اور جا بجا لڑائی شروع ہو گئی اگرچہ مفسد زمیندار ہزارہ مین بیشمار تہے
مگر چند قومین مطیع بہی تہین جنکو شور و فساد سے غرض نہ تہی اور اپنے
اپنے گہرون مین بیٹہکر کہیتی کرتے تہے سکہی فوج جب مفسدون کی تنبیہہ
و غارت و قتل مین مصروف ہوئے اُنہون نے مفسد و مطیع دونو کو ایک
ہی نظر سے دیکہا اور ہر ایک گانو کو برابر لوٹنا اور جلانا شروع کیا جب
عام غارت کا بازار ہزارہ مین گرم ہو گیا تو تمام قومین یک دل و یک جان
ہو کر سکہون سے لڑنے لگے اور کمال بد انتظامی و قمع مین آئی اُسوقت
تمام زمیندار صرف اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے لڑتے تہے جب
بہت سا زور ملکیہ کا پڑہ گیا تو شہزادہ شیر سنگہ نے جرنیل الہی بخش کو حکم
دیا کہ اپنا توپخانہ لے جا کر مفسدون کے سانہہ لڑے جب وہ مع توپخانہ
کے اپنے مقام سے چلا اور مفسدون کی حد مین پہنچا تو مفسدون نے بڑا
ہجوم کر کے اُسکے توپخانہ اور فوج کو گہیر لیا باروت کی پیٹیان جو توپخانہ
کے پیچہے جاتی تہین چہین کر لے گئے جس سے جرنیل الہی بخش دشمن کے
سانہہ لڑنے کے لایق نرہا قریب تہا کہ دشمن غالب آ کر تمام توپین بہی اُس
سے چہین لین جب یہہ خبر دیوان رام دیال کو پہنچی فی الفور جسقدر فوج
تہوڑی بہت اُسکے پاس موجود تہی اُسی قدر ہمراہ لیکر جرنیل الہی بخش
کی امداد کو روانہ ہوا اور بڑے زور و شور سے آگ کا مینہہ برساتا ہوا مفسدون
پر جا پڑا مفسد بہی بڑی تیزی و تندی کے سانہہ مقابل ہوئے مگر آخر شکست
کہا کر بہاگ گئے اور جرنیل الہی بخش مع توپخانہ کے محاصرہ سے نکلا بعد
حصول اس فتح کے دیوان رام دیال نے چاہا کہ اُسی وقت لوٹ کر اپنے

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

ڈیرہ کو چلا آئے چونکہ اُسوقت سورج غروب ہونیکا وقت تہا جرنیل الہی
بخش وغیرہ نے اُسکو بہت منع کیا کہ دو گہڑی اور کو شام ہو جائیگی اور
تمام علاقہ بگڑا ہوا ہے ایسا نہو کوئی مجمع مفسدون کا سدراہ ہو اور
ناوقت لڑنا پڑے دیوان رام دیال نے کسیکا کہنا نہ مانا اور اپنی تمام
فوج جرنیل الہی بخش کے پاس چہوڑ کر تہوڑی سی فوج کے ساتہہ وہان
سے روانہ ہوا جب وہان سے تین میل تک رستہ طے کیا تو ایک تنگ
درہ کے اندر سے اُسکا گزر ہوا اُس درہ کے خارون مین مفسدون کی فوج جو
جنگ سے بہاگی تہی بہت چہپے ہوئے تہے جب مفسدون نے دیکہا کہ دیوان
رام دیال تہوڑے سے آدمیون کے ساتہہ درہ مین چلا جاتا ہے تو وہ
مجمع ہوکر دیوان پر آپڑے دیوان کے ہمراہیون سکہون نے جب دیکہا
کہ ملکیہ فوج آگئی تو سب کے سب بہاگ گئے تین چار خاص نوکر دیوان کے
باقی رہ گئے اُنہون نے دیوان کو بہت سمجہایا اور کہا کہ اسوقت آپکا بہاگ
جانا ہی مناسب ہے تنہائی مین ہزارون آدمیون کے مقابلہ مین اپنی جان
گنوانا بہادری مین داخل ہی نہین بلکہ جہل و نادانی مین داخل ہے دیوان
نے کسیکا کہنا نہ مانا اور نہ چاہا کہ باوجود افسری اور بہادری و جوانمردی
کے رعیت کے مقابلہ سے بہاگ جائے چنانچہ اکیلا تلوار کہینچکر دشمنون کے
مجمع پہ جا پڑا اور چند آدمیون کو قتل کرکے خود بہی قتل ہوا دیوان رام دیال
بڑا بہادر اور شجاع آدمی تہا جہوٹی سی عمر مین اُسنے بڑی بہادریان کین مہاراجہ
رنجیت سنگہ کی عنایت و مہربانی اُسکے حال پر روز افزون تہی جب اس کے
مارے جانے کی خبر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پہنچی بہت افسوس کیا اور بڑا رنج اُٹہایا
مہاراجہ کہڑک سنگہ نے اُس بہادر کا نہایت جان گزا کنہ اور دیوان رام دیال کے قتل کے

بعد شہزادہ شیر سنگہ نے ہزارہ کی رعیت کو کمال تنگ کیا بہت سے گانو لوٹ
لئے اور بہت سے جلاکر خاک کر ڈالے ہزارون آدمی ہزارہ کے تہ تیغ ہوئے
جب رعیت نے جانا کہ اب سوائے اطاعت کے سکہون سے پیچھا چھوڑانا
مشکل ہے تو اطاعت کا پیغام بہیجا اور حکومت سکہی منظور کی شہزادہ شیر سنگہ
نے زمینداروں کی درخواست منظور فرماکر سب سے اطاعت کے اقرارنامہ لکھوائے
اور ایک برجستہ فوج آیندہ انتظام کے لئے وہان مامور کی اور واپس لاہور
کو آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شہزادہ شیر سنگہ کی اس خدمت وکارگزاری
سے کمال خوشنودی ظاہر کی اور چاہا کہ اُسکی عزت وتوقیر بڑہائی جائے
اور آیندہ وہ شہزادون کی طرح دربار مین آیا جایا کرے چونکہ رانی سدا کنور
کا وہ دہوا تہا تجویز یہہ ٹہہری کہ جسقدر جاگیر اپنے علاقہ سے رانی سدا کنور
اُسکو دیوی اُسی قدر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اپنی سرکار سے عنایت کری چنانچہ
اسباب مین ایک خط بنام رانی سدا کنور کے جاری ہوا چونکہ سردار ہری سنگہ
نلوہ کی شجاعت وبہادری وجوانمردی مہاراجہ کے دلپر منقوش تہی مہاراجہ کو
یہہ منقوش خاطر ہوا کہ اُسکو صوبہ کشمیر کا مقرر کیا جائے کہ وہ اپنی دلیری و
جوانمردی سے وہانکا انتظام بخوبی کریگا چنانچہ دیوان موتی رام کے نام پروانہ
جاری ہوا کہ وہ ایالت ونظامت علاقہ کشمیر کی سردار ہری سنگہ نلوہ کے سپرد
کرکے خود لاہور مین چلا آئے اور ہری سنگہ کو با اختیار حاکم کرکے کشمیر کو روانہ
کیا جب یہہ سردار لاہور سے روانہ ہوکر پونچہہ کے قریب پہنچا پونچہہ کا حاکم
جسنے بوقت مہم کشمیر کے راجہ رحیم اللہ خان رجوڑی والہ کی معرفت حاضر ہوکر
اطاعت منظور کی تہی اور اُس مہم مین مدد ومعاون ہوکر بڑی بڑی خدمتین کی
تہین بسبب اسکے کہ مہاراجہ کشمیر نے بعد فتح کشمیر کے اُسکی کچہہ قدردانی نہین

کی تہی اپنے علاقہ کے زمیندار جمع کر کے سدراہ ہوا ہری سنگھ کے ساتھ آ لڑنے
کچھہ فوج نہ تہی وہان ہی مقام کر کے بذریعہ تحریر کے مہاراجہ کو اطلاع دی اور مہاراجہ
نے تاکیدی حکم بنام راجہ سلطانخان والی پونچھہ بھیجکر لکھا کہ اپنی فوج لیجاکر نافرمانی و
بغاوت وسرکشی کی والی پونچھہ کو سزا دیوی اور سردار ہری سنگھ نلوہ کے ہمراہ
ہوکر کشمیر تک پہنچا دیوی چنانچہ راجہ سلطانخان نے تعمیل حکم بمقام پونچھہ پہنچکر
سردار ہری سنگھ کا پیغام کہلوا دیا اور راجہ سلطان خان کی زبانی فہمایش پر
والی پونچھہ فتنہ و فساد کے ارادہ سے باز آیا کشمیر مین جاکر سردار ہری سنگھ نلوہ نے
بہت سا ملک نواح کشمیر کا فتح کیا اور اپنے نام کا سکہ بہی جاری کیا جو ابتک ہری سنگھی
روپیہ کشمیر مین رائج ہی آٹہہ آنہ کا وہ روپیہ ہی سکھی عملداری مین رواج اُس روپیہ کا تمام
پنجاب مین تہا مگر اب صرف کشمیر مین رواج ہی چونکہ زمینداران کوہستان دلوا و ٹالہ
مہاراجہ کی عملداری مین آکر غارت گری کیا کرتے تہے اُنکی سرکوبی کے لئے ماہ اسوج مین
مہاراجہ سوار ہوا اور سرا و بٹالہ و دینا نگر و کلانور سیالکوٹ مین پہنچا اُس نواح کے
زمینداروں نے جو اُن غارت گروں سے تنگ تہے مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوکر بہت سا واویلا کیا اُن کی فریادرسی کے لئے فوج لیکر مہاراجہ اُن دشوارگزار پہاڑوں
مین گہس گیا مہاراجہ کی یورش کی خبر سنکر کوہستانیون نے بہی بڑا مجمع کیا اور دو توپون
چہوٹی اور بارہ موکر مہاراجہ کے مقابلہ پر مستعد ہوئے اور تین لڑائیان پے در پے بڑے
جوش و خروش کے ساتہہ لڑین اور سکہون کے لشکر کو پس پا کر دیا مہاراجہ نے دوبارہ بڑے
اجتماع اور کوشش کے ساتہہ اُنپر یورش کی اور بندوقون کے آگے دہر لیا جس سے دو
کوس تک دشمن بہاگے چلے گئے اتنے مین بہت سا اور ملکیہ اُنکی مدد کو آپہنچا اور اُسی
مقام پر قائم ہوکر لڑنے لگے چونکہ اُسوقت دشمن بلندی پر اور مہاراجہ کی فوج پستی مین تہی
سکہون کی فوج کا بہت نقصان ہوا اور نامی آدمی بہت ماری گئے آخر فوج سرکار مہاراجہ

کی حملہ کرکے پہاڑ پر چڑھ گئی اور سخت مقابلہ دشمن کا کیا جسسے وہ دوبارہ بھاگے اور
اور مہاراجہ نے فتحیاب ہوکر اُنکی نسبت قتل عام کا حکم دیا اور فوج کو اشارہ کیا کہ دشمنون
کے گانو اور بستیان لوٹ لین اس حکم کے جاری ہوتی ہی سکھونکی فوج غارت پر ٹوٹ پڑی
گانو کے گانو لوٹ کر جلادئے غارت کے ہزارون بیل اور گائے اور بھینس وغیرہ سکھ
لے آئے ایکایک سکھ کے پاس دو دو چار چار بیل اور گائے بھینس جمع ہوگئین جب
رعایا نے دیکھا کہ اب کوئی جگہہ پناہ کی نہین رہی تو اُنکا سردار خدمت مین حاضر آیا اور
اطاعت منظور کی اور ایک بھاری نذرانہ دیکر موضی اپنی واپس لی مگر گھوڑے جسقدر
غارت مین آئے تھے وہ مہاراجہ نے واپس کئے اور فوج سواری کو تقسیم کردئے سوائے
اُسکے اور اسباب جیت کا قسم ظروف و پارچہ وغیرہ بھی سکھون کے پاس بعد انتظام
کامل اسملک کے مہاراجہ نے پہاڑون سے اوترکر قلعہ مہاور و خوالس پور کیطرف دورہ کیا
اور کچھہ فوج و امان کوہ مین چھوڑ کر لاہور کو معاودت کی پہلے تحریر مین آچکا ہی کہ واسطے
انسداد فساد سمی ڈنڈہ و مفسد کے جسنے کوہ جمون کی طرف فساد برپا کر رکھا تھا مہاراجہ
نے ایکہزار سوار کے نوکر رکھنے کی تجویز کی اور پانسو اونھین سے نوکر رکھا اُن سوارون مین سے
میان کسور سنگھ راجپوت پر کمال عنایت ہوئی اور اُسکو اور اُسکے بیٹون میان دیا سنگھ
و گلاب سنگھ و سوچیت سنگھ کو مہاراجہ نے براہ عنایت شاہانہ امیر کبیر بنا دیا اور دولت
اُنکی عنایت ربانی اسقدر زور افزون ہوئی کہ مہاراجہ نے میان کسور سنگھ کو راجگی کا خطاب
دیا اور جمون کے علاقہ کی حکومت عنایت کی اور حکم دیا کہ اپنی لیاقت اور جوانمردی
سے تمام پہاڑی علاقہ کا جو ماتحت سرکار لاہور کے ہے انتظام کرے اور ڈنڈہ مفسد کو
ایسی سزا دی کہ پھر وہ سر اوٹھانے کے لایق نہ رہے میان کسور سنگھ جب راجہ کسور سنگھ ہوکر
جمون کا حاکم قرار پایا تو اُسنے بامداد و جانفشانی اپنے لایق بیٹے میان گلاب سنگھ کے
خوب انتظام پہاڑی علاقون کا کیا اور ایک تدبیر سے ڈنڈہ مفسد کو بھی قتل کردیا پھر تو

پہاڑ میں گویا حکومت ہی میان کسور سنگھ کی ہوگئی اور کوئی دغدغہ کسیطرح اُسمین نہ رہا
علاقہ کے علاقہ اُسکے قبضہ مین آگئے اور مہاراجہ کا ملک دن بدن میان گلاب سنگھ
کی شجاعت وجوانمردی سے بڑہتا گیا جب ایسی ایسی خدمتین کین تو اُسکے تینون بھائی
دہیان سنگھ وگلاب سنگھ وسوچیت سنگھ کو بہی راجگی کا خطاب ملا اور یہہ خرت ہوئی کہ
وزیر اعظم کل سلطنت کا راجہ دہیان سنگھ قرار پایا اور گلاب سنگھ مملکت جمون وکشمیر کا
مہاراجہ بنا بمقام لاہور کشمیر کیطرف سے مہاراجہ کو یہہ خبر پہنچی کہ سردار ہری سنگھ نلوہ ناظم
کشمیر نے دو علاقون کہکہ و بہمبہ پر جو متصل وملحق سرحد کشمیر کے ہین یورش کر کے
اُن راجون کو بہت تنگ کر رکہا ہے اور سرحد کے سب سردار ان کے ساتہہ شامل
ہوکر لڑنے کو مستعد ہوگئے ہین صبح شام مین بڑی لڑائی ہونے والی ہے چونکہ یہ
مہم ناظم کشمیر نے بے اجازت واطلاع مہاراجہ کشمیر کے کی تہی مہاراجہ یہہ بات
سنکر کمال ناراض ہوا اور سردار ہری سنگھ کے نام پروانہ جاری کیا کہ اس تازہ
خلاف ورزی مین مناسب تہا کہ سرحد کے علاقون اور کشمیر کے درون کے مالکون
کے ساتہہ تم بہبہتی واتحاد پیدا کرتے نہ کہ لڑنے کو مستعد ہوکر سب کو اپنا دشمن بنا لیتے
اب بہی اُنکے ساتہہ صلح کر لیجائے تو بہتر ہے ابہی یہہ پروانہ کشمیر پہنچنے نہین پایا
تہا کہ خبر آگئی کہ سردار ہری سنگھ نلوہ نے دونو علاقہ کہکہ و بہمبہ اپنے قبضہ
مین کر لئے ہر چند دشمنون نے بڑے مجمع کے ساتہہ سکہون کا مقابلہ کیا مگر
آخر بہاگ گئے اور رئیسون نے اطاعت منظور کر کے معقول نذرانہ پیش کیا
جسقدر متمرد وسرکش کشمیر کے تہے سردار نے سب کو بزور شمشیر اپنا تابعدار
بنایا ہے اور ایسا رعب دکہلایا ہے کہ تمام سرزمین کشمیر کی اُسکے خوف سے
کانپتی ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ سردار ہری سنگھ کی خدمات سے کمال خوش ہوا
اور اسقدر رضامندی ظاہر کی کہ حکم دیدیا کہ کشمیر کی ولایت مین سردار ہری سنگھ

کے نام کا سکہ جاری ہوتا کہ ہمیشہ کے لئے یادگار اُسکی کارگزاری و جانفشانی کی
قائم رہے اس مہم کے موقع مین مہاراجہ کو کمال فکر و اندیشہ کشمیر کا دامنگیر تھا
کہ چارون طرف کے مالک درون کے آمیزش راجگان کہکہ و بہمہ کے ساتھہ
ہوگئی تھی بلکہ جب تک فتح کی خبر نہ آئی مہاراجہ نے پیٹ بھر کر کھانا نہین کھایا
تھا اور کمال ملامت کے کلمات ہری سنگھ کی نسبت کہتا تھا اس فتح کے
شکرانہ کے عوض مین پچیس ہزار روپیہ نقد فقیرون محتاجون و معابد و مساجد
مین تقسیم کیا اور چار ہزار روپیہ نقد گرنتھہ صاحب کی بھیٹ دربار صاحب
امرتسر مین بھجوایا اور اسی سال یعنی ماہ پھاگن سمت ۱۹۷۷ بکرمی و ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ع
شہزادہ کہڑک سنگھ کے گھر رانی چند کنور کے پیٹ سے مہاراجہ کے کھرا پوتا پیدا ہوا
اس فرزند کے پیدا ہونے کی تقریب سے مہاراجہ نے بڑی خوشی کی اور ہنگامہ عیش
و عشرت گرم رکھا اور جشن شاہانہ مرتب کرکے دور دور سے مہان بلائے تمام راجے
و جاگیردار و رئیس شامل جشن کے ہوئے لاکھون روپیہ اس جشن مین خرچ ہوا تمام
فوج کو انعام بخشا گیا اور بہ تجویز منجمون کے نونہال سنگھ اُسکا نام رکھا گیا اس
جشن کو بہم پہنچا کر مہاراجہ نے شہزادہ کہڑک سنگھ کو تونگبرہ کیطرف مامور کیا اور
خود سوار ہوکر دیناناگر کو کوچ کیا وہان پہنچکر جمعدار خوشحال سنگھ کو ایک برجستہ
فوج سوار و پیادہ و توپخانہ خورد کے ساتھہ پہاڑ کو مامور کیا اور حکم دیا کہ راجگان
کوہی سے زر خراج سالانہ وصول کرے اور جو ادا کر چکے ہین اُن سے آیندہ سال
کا پیشگی روپیہ طلب کرے چنانچہ جمعدار خوشحال سنگھ نے پہاڑ مین جاکر تمام راجون
اور رئیسون کو کمال تنگ کیا اور دو تشدد عمل مین لایا کہ تمام پہاڑ الامان پکار اُٹھا
اور مجبور ہوکر اسی ہزار روپیہ راجہ منڈی نے ادا کیا اور پچیس ہزار روپیہ راجہ کلو
نے دیا اور قلعہ مانکوٹ جو ایک مضبوط قلعہ تھا سکھون نے فی الفور قبضہ کر لیا اسمین

مہاراجہ نے اپنا تہانہ قائم کردیا چونکہ اُسوقت تک راجہ چنبہ نے نذرانہ نہین
دیا تہا اور عذردار تہا کہ اُسکی طرف کوئی زرخراج باقی نہین اسواسطے مہاراجہ
اُسپر کمال غضبناک ہوا اور خود وہانگر سے کوچ کرکے نورپور مین جا اُترا اور
ایک فوج دتوپنجانہ وہان سے مامور کرکے حکم دیا کہ وہ فوج پہلے قلعہ رہو کا فتح
کرلے جب اُسمین تہانہ سرکاری قائم ہوجائے تو تاراگڈہ کے رستہ چنبہ کے
علاقہ مین داخل ہوکر غارت و تاراج شروع کرے اور تمام علاقہ کو تاراج کرتے
ہوئے یہہ فوج چنبہ تک جائے اگر راجہ چنبہ بمقابلہ پیش آئے تو اُسکو ایسی سزا
دیوے کہ وہ تمام عمر یاد رکہے اُسکا ملک و مال و علاقہ اُس سے چہین لے چنانچہ
اس فوج نے تاراگڈہ کے رستہ داخل علاقہ چنبہ کے ہوکر غارت شروع کی
ایک روز مین کئی گانو لوٹ لئے تمام رعیت اپنے اپنے گہر چہوڑ کر بہاگ گئے
لگی اور تمام علاقہ مین شور قیامت کا برپا ہوگیا راجہ چنبہ نے جب یہہ
حالت دیکہی معذرات اپنے ختم کرکے جسقدر روپیہ مہاراجہ نے بابت نذرانہ
وجرمانہ وخرچ فوج کے طلب کیا ادا کردیا اور خود مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوکر اپنے قصور سے معافی مانگی اور گناہ بخشوایا اپنے علاقہ کو غارت و
تاراج سے بچایا جب مہم چنبہ کی خاطرخواہ بانجام پہنچی اور راجگان کوہی سے
بہت سا روپیہ وصول ہوگیا تو ۱۵- جولائی سنہ ۱۸۱۶ء کو وہان سے معاودت
کرکے مہاراجہ داخل لاہور ہوا و

دوسری مہم جو شہزادہ کہڑک سنگہ نے منگیرہ کیطرف کی اُسکا مفصل حال یہہ ہے
کہ جب شہزادہ اپنی فوج کے ساتہہ نواب منگیرہ کے علاقہ مین پہنچا اُسکو اطلاع
دی گئی کہ ایک لاکہہ روپیہ زرخراج یہان بہیجدیوے اور اگر توقف ہوا اور
فوج خاص منگیرہ تک پہنچگئی تو دو لاکہہ روپیہ لیا جائیگا ہرچند نواب نے

بار بار عریضہ لکھا کہ شہزادہ اپنے مقام پر فروکش ہے ایک ہفتہ مین ایک لاکھہ
روپیہ خدمت مین پہنچ جائیگا شہزادہ نے نہ مانا اور بکوچ متواتر منگیرہ تک جا
پہنچا اب مطالبہ دو لاکھہ کا شروع ہوا نواب منکیرہ نے بہت سی کوشش
کی اور چاہا کہ روپیہ دیکر سکھی فوج کو رخصت کیا جائے مگر جب روپیہ کے پہنچنے
مین ایک ہفتہ اور گزر گیا تو شہزادہ نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور
کمال تنگی نواب پر کی آخر نواب نے بہزار مشکل روپیہ بہم پہنچایا اور سکھی
فوج کو دیکر رخصت کیا شہزادہ روپیہ لے کر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
آیا انہین دنون مین خبر آئی کہ سردار ہری سنگھ نلوہ ناظم کشمیر نے
بہت سی فتوحات کشمیر کے علاقہ مین کی ہین چنانچہ تمام علاقہ ڈہیری
ودر نبد و بکھلی و دہمتور وغیرہ جنکی سرحدین کشمیر کے ساتھہ ملتی ہین
فتح کر کے اپنے علاقہ کے شامل کر لئے ہین اس خبر کے ملنے سے مہاراجہ
نے نہایت درجہ خوشی کی اور بہت روز تک ہنگامہ عیش و عشرت
گرم رکھا اور فرمایا کہ سردار ہری سنگھ نلوہ ایسا جوانمرد پہلوان ہے
کہ اگر ہم اُسکو اجازت دین تو شاہ چین کے ساتھہ لڑنے مین انکار نکرے
خیفت مین وہ نہایت دلاور بہادر آدمی ہے اس سال کا جشن دسہرہ کا
مہاراجہ نے کمال زور و شور سے بمقام امرت سر کیا تمام فوجین و توپخانی
امرت سر مین جمع ہوئے اور تمام راجگان کوہ و میدان و جاگیردران و
رئیسان پنجاب حسب الحکم مہاراجہ حاضر ہو کر اس جشن مین شامل ہوئے ہر ایک کو
اُسکے رتبہ و حیثیت کے مطابق خلعت و انعام ملے لاکھون روپیہ صرف ہوا جب
دسہرہ ہو چکا مہاراجہ لاہور مین آیا راجہ دھیان سنگھہ نے شہزادہ شیر سنگھہ کیطرف سے
عرض کی اور کہا کہ ابتک نہ تو رانی سدا کنور نے شہزادہ کو کچھہ جاگیر دی ہے اور نہ سرکار

سے کچھہ عطا ہوئی ہے اگرچہ پہلے شہزادہ شیر سنگہ کیطرف سے مہاراجہ کو غماز و
سخن ساز لوگون نے کمدر خاطر کردیا ہوا تہا مگر جب اُسنے ہزارہ وغیرہ کے
مقامات مین جاکر جوانمردی کی اور خدمات شائستہ بجالایا تو مہاراجہ شہزادہ
پر مہربان ہوا اور رانی سدا کنور کو لکہا کہ جسقدر وہ اپنے علاقہ مین سے
جاگیر شہزادہ شیر سنگہ اپنے دہوتے کو دیوے اُسی قدر ہم بہی اُسکو دینگے
اسبات کا جواب رانی نے باوجود گزر جانے آٹہہ ماہ کے نہ دیا تو دوبارہ
تحریر اُسکے نام جاری ہوئی اور چند سوار مامور ہوکر حکم ہوا کہ جبتک اس
معاملہ مین جواب لکہکر نہ پوہنچے وہان اُترے رہین اور جواب لیکر آئین رانی
نے اسکا جواب یہہ تحریر کیا کہ جسقدر میرا علاقہ ہے اُسی قدر میرا خرچ ہے میرے
پاس اسقدر گنجایش نہین ہے کہ کسیقدر جاگیر اپنے ملک سے شیر سنگہ کو دون
شیر سنگہ اگرچہ میرا دہوتا ہے پر مہاراجہ رنجیت سنگہ کا صلبی بیٹا ہے جسقدر
جاگیر مہاراجہ اپنے بیٹے کو دیوے تہوڑی ہے کہ انسان مال و دولت
اپنی اولاد کے واسطے بہم پہنچاتا ہے اور باپ کا مال بیٹے کا مال ہوتا ہے
اور درصورتیکہ بیٹے کا باپ بادشاہ ہو تو کیا ضرور ہے کہ نہال کا مال اُسکو
ملے علاوہ بران میرے علاقہ کا مجہکو اختیار ہے چاہے کسیکو دون یا نہ دون
رنجیت سنگہ کو کیا اختیار ہے کہ وہ مجہکو تنگ کرکے چاہتا ہے کہ مین ضرور
ہی اپنا علاقہ شیر سنگہ اپنے دہوتے اُسکے بیٹے کو دیدون سو یہہ بات مجہکو گز
منظور نہین ہے یہہ جواب رانی سدا کنور کا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
سنا دوسری تحریر اُسکے نام جاری کی اور لکہا کہ چونکہ سوای شیر سنگہ کے
اور کوئی بیٹا رانی سدا کنور کا نہین ہے اور وہ ضعیفہ ہوچکی ہے اوسکو
چاہئے کہ اپنے دہوتے کو اپنے حین حیات اپنی جائداد پر قابض کردیوے کیونکہ وہ

اُسکی جہیزات وممات دونو حالت مین وارث و مالک ہے اگر ایسا نہین کرتی تو ایک
علاقہ اپنے علاقون مین سے اُسکے واسطے علیحدہ کردیوے ورصورت خلاف ورزی
بزبردستی تعمیل اس تجویز کی عمل مین آویگی یہہ تحریر مہاراجہ کی جب رانی سداکنور کے پاس
پہنچی اپنی بزرگی کے زعم وغرور مین آکر کلمات ناشائستہ زبان پر لائی اور کہا کہ رنجیت
سنگھ کون ہے اور اُسکو کیا اختیار ہے کہ بزبردستی اپنے حکم کی تعمیل مجھہ سے کرائے
کیونکہ مینے ہی اُسکو مہاراجہ بنایا ہے لاہور پر دخل دلوایا ہے بڑی بڑی علاقہ
میری امداد و اعانت سے اُسنے فتح کئے مین نے اُسکو اپنی لڑکی دی اور داماد
بنایا یہہ عجب بیوفائی ہے جو وہ میرے ساتھہ کرنے پر مستعد ہے جسقدر احسان
مین نے اُس کے ساتھہ کئے ہین پہلے انکا عوض اُتار لے پھر مجھپر وہ حکومت کرے
اُسکو یہہ مناسب نہا کہ جبتک مین زندہ ہون میری حکم کی تعمیل مین وہ دم نہ مارتا
چہ جای کہ وہ مجھپر حکومت کرتا اپنے بیٹے کے بہانہ رنجیت سنگھ چاہتا ہے کہ میرا ملک مجھہ سے
چھین لے سو یہہ بات مین ہرگز نکرونگی مین رانڈ ضعیفہ عورت ہون اگرچہ میرا وارث کوئی نہین
مگر مین اپنی اخیر دم تک مالک ہون مین اپنا تمام مال خدا کے نام پر دیدونگی مگر
رنجیت سنگھ کو نہین دونگی اگر رنجیت سنگھ کے دل مین یہہ بات ہو کہ مین صاحب لشکر و
فوج ہون تو مین یہی وہ عورت ہون کہ جنگ کے وقت مردونکی طرح میدان مین معرکہ
آرائی میرا کام ہے یہہ صاف جواب رانی سداکنور کا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنا دل مین
کمال پیچ و تاب کہایا مگر بسبب رشتہ نازک دامادی کے کچھہ نہ بولا دل مین شب و روز
یہی ارادہ تہا کہ اس بے ادب گستاخ بڑہیا کو سزا دینا چاہئے کیقدر مدت کے بعد مہاراجہ
کو خبر پہنچی کہ رانی سداکنور نے مہاراجہ سے سررشتہ اتحاد کا بالکل توڑ دیا ہے اور نہین چاہتی
کہ آیندہ کسیطرح کا سلوک اور تعلق اُسکا مہاراجہ کے ساتھہ رہے بلکہ چاہتی ہے کہ دوآبہ
بست جالندہر و علاقہ کیرانون سے نکلکر سمت ستلج کے علاقہ مین چلی جائے اور جنگ

زندہ رہی وہان ہی قیام پذیر رہے قصبہ بدھنی جو اُسکی حکومت مین ستلج پار کے علاقہ
مین تہا وہ اُسنے انگریزون کو دیدیا ہے اور خود روانگی کو تیار ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ
کمال غضبناک ہوا اور ایک تحریر نہایت نرمی و محبت و اتحاد کے مضمون مین لکہکر
اُسکے پاس بہجوائی اور بلوا بہیجا وہ سادہ لوح ثانی سلطانی غضب سے بیخبر اُس تحریر پر اعتماد
کرکے فی الفور چلی آئی جب روبرو پہنچی مہاراجہ نے اُسکو زبانی کمال ملامت کی اور فرمایا
کہ تو اب ضعیف و کمزور ہوگئی ہے لایق حکومت و ریاست کے نہین رہی ہی مگر باوجود اس ضعیفی
و کبرسنی کے دنیا کے ساتہہ تیری اسقدر محبت ہی کہ اپنے ہاتہہ سے اپنے دہوتے شیر سنگہ
کو کچہہ دینا نہین چاہتی اور اپنا علاقہ انگریزون کو دینے پر راضی ہوگئی ہی یہہ بات تجہکو مناسب
نہین ہی بلکہ یہہ مناسب ہی کہ آیندہ بغض و عداوت و خودی کو دل سے دور کرکے انتظام درونی
و برونی اپنی ریاست کا اپنے دہوتے کے سپرد کردیوے اور خود اُسکے سر پر مالک و
سرپرست رہے اور تمام زمانہ مین بزرگونکا یہی طریق ہے کہ اپنی اولاد لائق کار کو کھرکا
انتظام سپرد کردیتے ہین اور خود اُسکے ہر ایک کام کی اصلاح کیطرف متوجہ رہتے ہین پس
کیا سبب ہے کہ باوجود ایسی لایق کار دہوتے کے پہر تو بذات خود ہر ایک کام کرتی ہے
اور اس ضعیفی مین اسقدر مشقت و محنت اپنے اوپر گوارا کہتی ہے آیندہ اگر تو میرا کہنا
نہین مانیگی تو کوئی عذر تیرا سماعت نہوگا علاقہ تیرا تمام و کمال ضبطی مین آجائیگا اب
بہی تو اگر سمجہہ جاہی تو بہتر ہے یہہ تقریر مہاراجہ کی سنکر رانی سدا کنور نے کچہہ جواب نہ دیا اور
ایک آہ سرد بہرکر بلبل تصویر کیطرح چپ کر رہی اُس روز سے مہاراجہ تو منتظر اسبات کا
تہا کہ آیا سدا کنور اب کیا جواب دیتی ہے اور وہ دن رات اس فکر مین تہی کہ کسیطرح لاہور سے
بہاگ جاوے اور اپنی جان اس زبردست کے پنجہہ سے بچاوے چند روز کے بعد ایک رات
سدا کنور بہاگنے پر مستعد ہوکر بہانہ درشن دربار گورو ارجن کے کہ جو قلعہ کے شمالی
دروازے کے آگے ہے شام کے بعد قلعہ سے نکلی اور بسواری گوڑ بہل کے جسکے

گھوڑے ہوار فقار ہے امرتسر کیطرف کا رہستہ لیا دو گھنٹہ کے بعد مہاراجہ کو خبر ہوگئی
کہ رانی سدا کنور بہاگ گئی اوسیوقت شہزادہ کھڑک سنگھ کے نام حکم جاری ہوا کہ ایک رسالہ
سوارونکا جنکے گھوڑے بہت تیز ہون مامور کرکے سدا کنور کو پکڑمنگائے اور سوارون کو
تاکید کردے کہ جہان اُسکو پائین قید کرکے لے آئین چنانچہ اُسی وقت حکم کی تعمیل ہوئی وہ
سوار اُسکے کرفتاری کو دوڑ گئے اور عین راستے مین جا پکڑا اور بحالت قید لاہور مین
لے آئے مہاراجہ نے اُسکے واسطے قید کا حکم دیا اور فوج برجستہ مامور کی کہ سدا کنور
کا کل ملک و املاک و خزانہ ضبط کرلین چنانچہ چار پلٹنین اور ایک توپخانہ نکیربان کو گیا
اور پندرہ روز تک محاصرہ کرکے سدا کنور کی فوج کے ساتھہ لڑتے رہے مگر نکیربان کا
قلعہ کہ نہایت مستحکم تہا فتح نہوا جب اس حال سے مہاراجہ کو اطلاع پہنچی تو مصر دیوانچند کے
نام حکم جاری کیا کہ اپنا توپ خانہ اور پلٹنین لیکر دوابہ بست جالندہر مین جائے اور تمام
علاقہ سدا کنور کا ضبط کرکے شامل علاقہ سرکار کے کرلے نیز سدا کنور کو بحالت قید با
برنجیر اپنے ہمراہ لیجاے کہ وہ اپنے اہلکارون کو نکلجانے کا حکم دیوے اور داخل سرکاری
کاردارونکا ہر ایک علاقہ پر کرادیوے چنانچہ مصر دیوانچند سدا کنور کو با برنجیر اپنی حراست
مین لیکر مع دو توپخانہ کلان اور چار پلٹن کے لاہور سے روانہ ہوا پہلے یورش اُسکی
قصبہ وٹالہ پر ہوئی رانی سدا کنور کی فوج جو وہان بیسر و سامان تہی تہوڑی سی لڑائی کے
بعد قلعہ و شہر چہوڑ کر بہاگ گئی مصر دیوانچند نے شہر پر اپنا قبضہ کرکے کاردار مامور
کرکے پہر آگے بڑہا اور قلعجات گرد نواح پٹہان کوٹ وغیرہ متصوضہ رانی سدا کنور سب اپنے
قبضہ مین کئے اور زمینداروں سے اطاعت نامہ لکہوائے اُسوقت رانی سدا کنور کی زیست
نہایت غمناک تہی اور جس خیمہ مین رانی مقید تہی ہزارون مرد و زن آکر بے اختیار روتے
ہے بہر حال مصر دیوانچند دریای بیاسا سے اتر کر داخل علاقہ بست جالندہر کے ہوا اور قلعہ
نکیربان کو جو اُسوقت قلعہ اٹل گڑہ کہلاتا تہا اور دارالریاست رانی سدا کنور کا وہی مقام

تہا جاکر محاصرہ کرلیا فوج رانی کی جو قلعہ کے اندر تہی بمقابلہ پیش آئی اور فریقین کی
طرف سے گولہ چلنا شروع ہوا مصر دیوانچند کے توپخانہ کی توپین اگرچہ بڑی بڑی تہین
اور شب و روز گولہ چلتا تہا مگر وہ قلعہ ایسا مستحکم تہا کہ قلعہ والون کو باوجود اسقدر فوج و
توپخانون کے باہر سے کچھہ اندیشہ نہ تہا جب لڑائی طول پکڑ گئی اور مصر دیوان چند کو
لڑائی سے اس قلعہ کا فتح ہونا محال نظر آیا تو اپنا ایلچی قلعہ والون کیطرف بہیجکر پہر لانے
سے ڈرایا اور در حالت خالی کردینے قلعہ کے پرورش و نوکری ملنے کا امیدوار کیا
تو انہون نے جواب دیا کہ ہماری سانہہ تمہارا لڑنا اور جنگ کرنا عبث ہے کیونکہ جب کا
یہہ قلعہ ہی اسکے ہم نوکر ہین اور جب تک وہ ہمکو اجازت نہ دیوی جیتے جی ہم کبہی یہہ قلعہ
اسکے دشمن کے حوالہ نہین کرینگے چونکہ اس قلعہ کا مالک تمہاری قید مین ہے اس سے
اگر اجازت نامہ در باب خالی کردینے قلعہ کے ہمارے نام لکہوا کر بہیجدو تو ہم کو قلعہ کے
خالی کردینے مین کچھہ عذر نہو گا مصر دیوانچند نے جب یہہ جواب پایا ایک اپنا معتبر رانی
سدا کنور کے پاس بہیجا اور درخواست کی کہ رانی ایک اجازت نامہ اپنی مہر سے قلعدار
کے نام در باب خالی کردینے قلعہ کے لکہہ دیوی اسنے جواب بہیجا کہ یہہ موقع تمہاری جوانمردی
و شجاعت و دلاوری کے امتحان کا ہی تم مہاراجہ کی فوج کے افسر اتنا توپخانہ اور لشکر لیکر
اس چہوٹے سے قلعہ پر آئے ہو اور اتنے زور سے لڑ رہے ہو اب عاجز اگر چاہتے
ہو کہ باتون مین قلعہ لے لین اگر کچھہ دعوی جوانمردی کا ہی تو لڑکر قلعہ لو یہہ جواب رانی
سدا کنور کا جب مصر دیوان چند نے سنا مارے غصہ کے آگ ہوگیا اور حکم دیا کہ جب
تک سدا کنور اجازت نامہ لکہکر نہ دیوے کہانا پینا اسکا بند رہے چنانچہ تین رات اور
دو روز ایک دانہ اسکے کہانے کو اور ایک گہونٹ پانے کا اسکے پینے کو نہ ملا دو روز
تک تو اس ضعیفہ عورت نے آف نکی اور اپنے حال زار پر زار زار روتی رہی تیسرے روز
جو ہوکہہ اور پیاس کے مارے اسکی جان نکلنے لگی تو منشی کو بلاکر اجازت نامہ خالی کردینے

قلعہ کا اپنے قلعدار کے نام لکھوادیا اور مہر اپنی اپنے ہاتھہ سے کردی مشہور ہے کہ جب
رانی سداکنور نے چاہا کہ کاغذ کو لب سے تر کرکے مہر کرے تو زبان مارے پیاس کے ایسی خشک
تھی کہ کاغذ تر نہو سکا ناچار منشی کے حوالہ وہ مہر کردی کہ وہ خود لگادے جب یہہ جانبازانہ
نامہ مصر دیوانچند نے قلعدار کے پاس بھیجوایا اُسنے فی الفور قلعہ مین دخل دیوانچند کا کرادیا
اور تمام فوج نمک حلال رانی سداکنور کی قلعہ سے باہر نکل آئی جب قلعہ پر دخل دیوانچند
کا ہوگیا تو کہانا کہانے اور پانی پینے کی اجازت سداکنور کو ہوئی اور بیشمار خزانہ و دولت
وجواہرات وسامان وپشمینہ وابریشمینہ اور ذخیرہ بندوقون وتوپون وغیرہ کا ضبطی مین
آکر لاہور کو روانہ ہوا شہر بکیریان کے دخل کے وقت سکھی فوج نے اُس شہر کو خوب لوٹا
اور رعیت کو ٹکڑے کا محتاج کردیا بعد حصول اس فتح خداداد کے مصر دیوانچند سداکنور
کو لیکر لاہور آیا مہاراجہ نے اس خدمت کے عوض مین اُسپر کمال مہربانی کی اور خلعت
فاخرہ بخشا اور رانی سداکنور کے لئے بدستور قید رہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ ضعیفہ قید
کی حالت مین چند ماہ رہکر بہ کمال غم وغصہ مرگئی اور ریاست خاندان کنہیا کی اسکے مرنے
سے باختتام پہنچی اور علاقہ ریاست رانی سداکنور کا مہاراجہ نے جب تمام وکمال ضبط
کرلیا تو وٹالہ کا قلعہ تو اُسمین سے شہزادہ شیر سنگھ کو جاگیر مین دیا اور باقیماندہ سردار
دیسا سنگھ مجیٹھیہ کی تحویل مین بشمول علاقہ کوہستان کے کردیا گیا اور علاقہ بدھنی
واقع سمس ستلج کا جو رانی سداکنور نے مہاراجہ رنجیت سنگھ سے پوشیدہ صاحبان
انگریز کے حوالہ کردیا تھا وہ انگریزون کے پاس رہا مہاراجہ نے اس باب مین چند مراسلہ
سرکلارک ڈوبڈ صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی کیطرف سے لکھے اور چاہا کہ بدھنی
کا علاقہ سرکار انگریزی چھوڑ دے مگر سرکار نے نہ چھوڑا اور جواب صاف دیا کہ یہہ
علاقہ رانی سداکنور نے اپنے حین حیات سرکار انگریزی کی نذر کردیا ہے اب
مہاراجہ مستحق اُسکے ملنے کا نہین ہے چونکہ عہدنامہ مین کوئی دفعہ اسطرح کی معاملہ

کی فوج نہ تہی ناچار مہاراجہ خاموش ہورہا مگر بعد فوت مہاراجہ رنجیت سنگہ و کھڑک
سنگہ و نونہال سنگہ کے جب مہاراجہ شیر سنگہ مسند نشین ہوا تو اُسنے بدعوی وراثت
سدا کنور کے کہ اُسکا دہوتا تہا انگریزون کے یہان دعوی پیش کیا اور انگریزون
کے مستحق جانکر وہ علاقہ اُسکو دیدیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ہرگز یہہ بات
منظور نہ تہی کہ کوئی والی ملک و رئیس پنجاب کے علاقہ مین باقی نرہے بلکہ یہہ
منظور تہا کہ ہر ایک کا ملک ضبط ہوکر اُسکے سلطنت و تسلط مین آجائے چنانچہ
خاندان ریاست قصور و ملتان و خاندان ریاست کنہیا و رام گڈہ و خاندان ریاست
بہنگیان وغیرہ سب کے سب لوٹ کر برباد کردئے اب ان باتون پر مہاراجہ کا مصمم ارادہ
ہوا کہ نواب منگیرہ کو بہی اُسکے علاقہ سے بالکل بیدخل کردیا جاے مگر بدین خیال
کہ اُسکے پاس فوج نہایت عمدہ تہی اور توپخانہ بہی تہا یہہ ارادہ توقف مین رہا
اور ہر سال نواب کو تنگ کرکے پے در پے نذرانے و جرمانے وصول ہوتے رہے
اور طاقت نواب کی کم ہوتی رہی اب مہاراجہ نے سنا کہ نواب کے خزانہ مین
روپیہ نہین اور فوج بہ سبب نہ ملنے تنخواہ کے نوکری چہوڑ چہوڑ کر چلی جاتی ہے
یہہ موقع مہاراجہ کو خوب ملا اور چاہا کہ کسی جوانمرد پہلوان کو اس مہم پر مامور کیا
جائے چنانچہ تمام سلطنت کے اہلکارون سے سردار ہری سنگہ نلوہ اس کام کے
واسطے منتخب کیا گیا اور پروانہ اُسکے نام جاری ہوا کہ کشمیر سے کوچ کرکے حضور
مین حاضر ہو اور دیوان موتی رام سردار ہری سنگہ کی جگہہ صوبہ کشمیر کا قرار
پایا اور مصر دیوان چند کو بہی حکم ہوا کہ دیوان موتی رام کے ساتہہ کشمیر کو جائے
اور بطور نیابت اُسکی تجویز سے کام کرے جب یہہ لشکر بمبر تک پہنچ گیا تو مصر
دیوانچند مع توپخانہ و فوج واپس بلایا گیا اور اُسکو حکم ملا کہ اپنی فوج لیکر آہستہ
آہستہ روانہ ہو مگر جب تک کہ سردار ہری سنگہ نلوہ کشمیر سے آکر شامل فوج خاصہ

کے نہو فوج منگیرہ کی سرحد کے اندر داخل نہو جب یہہ لشکر جنبوٹ تک پہنچ گیا
مہاراجہ کو خبر آئی کہ نواب منگیرہ مہاراجہ کی فوج کشی کا حال سنکر مستعد بجنگ ہے
اپنی فوج کی پہلی تنخواہ اُسنے ادا کردی ہے اور تمام فوج کے آگے یہہ ظاہر کیا ہے
کہ اگر تمہاری جانفشانی وجوانمردی سے یہہ علاقہ بدستور قائم رہا تو تمہارا ٹکڑا
بھی بدستور برقرار رہیگا اور تم نے عرق ریزی وجانفشانی مین دریغ کیا تو سب کا
روزگار یکقلم جاتا رہیگا چنانچہ سہاب سے اُسکی فوج اب لڑنے پر مستعد ہے
یہہ خبر سنکر مہاراجہ خود بھی اُسطرف کو روانہ ہوا اور تمام سکھی فوج بڑے کروفر
کے ساتھہ مہاراجہ کے ہمراہ لاہور سے منگیرہ کو گئی جب مہاراجہ لاہور سے
بمقام مٹھہ جاکر فروکش ہوا سردار ہری سنگھہ زلوہ کشمیر سے آکر خدمت مین
حاضر ہوا ۴۵- ماہ نومبر ۱۸۱۸ء کو مہاراجہ نے مقام مٹھہ سے کوچ کیا اور بمقام
بہکر جو داخل علاقہ نواب منگیرہ تہا جاکر فروکش ہوا شہر کے لوگ سکھون کی
غارت گری کے خوف سے بہاگ گئے اور باقیماندہ کو مہاراجہ کی فوج نے
لوٹ کر خاک مین ملادیا قلعہ بہکر پر مہاراجہ کا قبضہ ہوگیا اور قلعہ دار نے
اطاعت مان کر قلعہ خالی کردیا وہان سے ایک جنگی فوج ماتحت حکم سردار
دل سنگھہ کے ڈیرہ اسماعیل خان کو مامور ہوئی اور سردار دل سنگھہ نے
وہان جاکر شہر کا محاصرہ کرلیا دیوان نانک چند نواب منگیرہ کا گماشتہ جو
وہان حاکم تہا اپنی فوج لیکر لڑائی پر آمادہ ہوا مگر ایک ہی حملہ مین اُسکی فوج
بہاگ نکلی اور دیوان نانک چند بحالت ناچاری سردار دل سنگھہ کی خدمت
مین حاضر ہوا اور نواب کا خزانہ وسہاب جسقدر ڈیرہ اسماعیل خان مین
تہا اُسنے سردار دل سنگھہ کے حوالہ کردیا بعد انجام اس کام کے سردار دل
سنگھہ مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام فوج یکجا ہوکر منگیرہ کو

روانہ ہوئی اور بمقام خانگڈہ پہنچکر مہاراجہ نے نواب کے کارندہ قلعہ سے
نکلوادئے اور اپنا قبضہ کرلیا وہان سے فوج آگے بڑہی یہہ خبر پاکر نواب
والی قلعہ منگیرہ نے بہی بڑی مضبوطی سے قلعہ کا انتظام کیا قلعہ کی چارون
دیوارون پر سپاہ اور توپخانہ مامور کیا اور دونو طرفون سے گولہ چلنا
شروع ہوا اگرچہ مہاراجہ کے ساتہہ بڑی بڑی توپین تہین اور شب و روز
اُن سے قلعہ پر آگ برسائی جاتی تہی مگر بسبب استحکام قلعہ کے صورت فتح
کی نمودار نہوئی اتنے عرصہ مین سکہون نے منگیرہ کا تمام علاقہ لوٹ لیا اور
گانو کے گانو اُجاڑ دئے جب نواب کو اس حال سے اطلاع ہوئی اور مہاراجہ
کیخدمت مین ایک عریضہ لکہا اور اُسمین درج کیا کہ مجرم مہاراجہ کا مین ہون
جسکو مہاراجہ نے محاصرہ کر رکہا ہے اور رعیت جس کو مہاراجہ کی فوج نے
لوٹ کر برباد کردیا ہے گنہگار نہین ہے پہر وہ کیون لوٹی جاتی ہے مہاراجہ نے
یہہ پیام سنکر فوج کو منع کردیا کہ آیندہ دیہات علاقہ منگیرہ پر دست اندازی
نہو مگر خالصہ جی کی فوج غارت سے باز نہ آئی اور دور دور تک علاقہ ایسا
لٹا کہ مدت بعید کے بعد پہر آباد ہوا سکہون کی فوج کے باہر جانے کا یہہ باعث
تہا کہ منگیرہ کی سرزمین ریگی تہی اور چاہ کا کہودنا اُس زمین مین نہایت
مشکل تہا اس سبب سے ایک دستہ فوج کا بہت سے اونٹون کے ساتہہ دیہات
مین جاکر پانی لایا کرتا تہا پانی لینے کیواسطے وہ کیا جاتے تہے کہ گانو کے گانو
لوٹ کر لے آتے تہے تسپر وہ پانی اونٹون اور گہوڑون اور بیلون و آدمیون
کو کفایت نہین کرتا تہا اور مویشی و آدمی بہت سے پیاسے رہتے تہے آخر
مہاراجہ نے حکم دیا کہ فوج کمر ہمت کے باندہکر کچے کنوے زمین مین کہودے اور اُنمین سے
پانی نکال کر کام چلائے چنانچہ بہت سی فوج اسکام پر مامور ہوگئی اور چار روز

مین جا بجا چاہ کھود لئے اور پانی عام ہوگیا پچیس روز تک مہاراجہ نے قلعہ
کا محاصرہ رکھا اور دن رات جنگ ہوتی رہی نواب جنگ کرنے مین نہایت مستعد
تہا اور ممکن تہا کہ اگر دو برس تک بہی مہاراجہ قلعہ کا محاصرہ رکھتا تو کبہی وہ مستحکم
قلعہ فتح نہوتا تہا مگر مہاراجہ کے اقبال ایسے یاور تہے کہ خود بخود سب کام درست
ہوتے جاتے تہے ۲۴- روز کے محاصرہ کے بعد ایک گروہ نواب کے مصاحبون کا
جو دل سے منافق تہے چوری چوری قلعہ سے نکلکر مہاراجہ کو آملا اور دہی اسباب
کے ہوئے کہ مہاراجہ کو فتح قلعہ مین امداد دین چنانچہ اُنہون نے مہاراجہ کو ایسے
ایسے مقام کے نشان دئے جہان سے بذریعہ توپ قلعہ بہت جلد فتح ہوسکتا تہا
مہاراجہ نے ان کی نہایت خاطر کی اور فوج کو حکم دیا کہ جہان جہان یہہ نشان
دین توپین لگاکر قلعہ پر آگ برسائین جب ایسا حال وقوع مین آیا تو نواب کا
حوصلہ ٹوٹ گیا اور اُسنے اپنا ایلچی اظہار اطاعت کے لئے مہاراجہ کی خدمت
مین بہیجا اور ظاہر کیا کہ اگر مہاراجہ میری غرت برباد نکروے اور آیندہ کے لئے
گزارہ مقرر کرے تو مین حاضر ہوتا ہون مہاراجہ نے درخواست اُسکی منظور کی اور
از روی حلف کے وکیل کی تسلی کردی بعد اطمینان کامل نواب خدمت مین حاضر ہوا
مہاراجہ نے زانو تک اُٹہکر اُسکی تعظیم کی اور اپنی مسند پر بٹہلایا اور آیندہ کے لئے
اطاعت نامہ لکہوا کر علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان کا بنام نواب حافظ احمد خان سنگھیر کے
سے واگزار رکہا اور سب علاقہ کی ضبطی کرلی اور حکم دیا کہ نواب قلعہ مین منجملہ سرکاری
کے رہوے چنانچہ بتاریخ ۲۵- دسمبر ۱۸۱۸ء کو مہاراجہ کا دخل قلعہ مین ہوگیا- مہاراجہ
نے تمام توپین و بندوقین و بارود و سامان نقد و جنس نواب کا جو قلعہ مین تہا لے لیا
تہوڑا سا اوسمین سے نواب کو دیا بوقت رخصت کے نواب نے دوام کی درخواست مہاراجہ
کی خدمتگین کی ایک تو یہ کہ بعد دخل مہاراجہ کے فوج شہر کو نہ لوٹے رعایا امن مین رہے

دوسرے نواب کی فوج کو مہاراجہ نوکری دین چنانچہ دونو التماس مہاراجہ نے منظور
کین اور فوج مین منادی کردی کہ فوج کا کوئی آدمی شہر مین نجاے اور سنگین
پہرہ دروازون پر مقرر کردیا اور نواب کی فوج مین سے اچھے اچھے جوان لایق
انتخاب کرکے نوکر رکھہ لئے سواے اُن لوگون کے جو پہلے نواب سی برگشتہ ہوکر مہاراجہ
کو آملے تہے بعد فتح قاعہ کے مہاراجہ نے اُنکو منہہ نہ لگایا اور فرمایا کہ یہہ لوگ سخت
بے وفا ہین نواب کا نمک انہون نے سالہا سال کہایا آخر اُسکے ساتہہ بیوفائی
کی اور اُسکے دشمن ہوکر اُسکی بیخ کنی کے درپے ہو گئے نواب ہماری خیرخواہی یہہ
کیا کرینگے مہاراجہ نے اگرچہ اپنی فوج کو شہر مین جانے کی ممانعت کردی اور دو پلٹنین
دونو دروازون پر محافظ کردین مگر وہی محافظ شہر مین لوٹنے کے لئے گھس گئے
اور کچہ لحاظ مہاراجہ کی ممانعت کا نہ کیا جب ایکطرف سے شہر لٹنے لگا تو دوسری
طرف کی محافظ فوج بہی غارت کرنے لگی مہاراجہ یہہ خبر پاکر خود سوار ہوا اور شہر مین
سے سکہان فوج کو نکالکر مسلمانی فوج شہر کی محافظ مقرر کی اور سردار امیر سنگہ
سندہانوالیہ کو ناظم علاقہ منضبطہ نواب منگیرہ کا مقرر کیا علاقہ بہکر ولیہ کا مسمی
راجکور کہتری کو بطور ٹہیکہ دیکر مقام منگیرہ سے بسمت بہاولپور کوچ کیا اور نواب
کے علاقہ مین داخل ہوکر پانچ لاکہہ روپیہ کی طلبی کا حکم بنام نواب بہاولپور کے
جاری کیا چونکہ یہہ روپیہ کسی حساب وکتاب مین نہ تہا نواب نہایت حیران ہوا
کہ آیا یہہ طلبی کس رقم کی بجہہ سے ہوتی ہے اسواسطے اُسنے بذریعہ اپنے وکیل
کے تفصیل اس پانچ لاکہہ کی دریافت کی تو مہاراجہ کمال غضبناک ہوا اور فرمایا
کہ بیس لاکہہ روپیہ کا ملک نواب بہاولپور کی حکومت مین ہے اب ہم اُس سے
ڈہائی لاکہہ روپیہ سال سے کم نذرانہ نہین لینگے بہرحال پانچ لاکہہ روپیہ اُوسکو
ادا کرنا ہوگا ورنہ ریاست سے بیدخل کیا جائیگا چونکہ نواب بہاولپور کا

تمام حالت قصور و ملتان و منگیرہ وغیرہ کی اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکا تہا
ناچار تنگ و ترش ہوکر بحالت مجبوری روپیہ ادا کردیا اور دلمین تصور
کرلیا کہ ایک روز یہہ زبردست میری ریاست ضرور چھین لیگا مگر
پیش کیا جاتی تہی جب روپیہ نذرانہ کا مہاراجہ نے خاطرخواہ بہاولپور
سے لے لیا تو براہ ملتان لاہور کو معاودت کی اور تاریخ ۹- فروری
۱۸۲۳ء لاہور مین داخل ہوا اور آٹھہ ماہ تک لاہور مین قیام رکہا
اس سال کے اخیر مین اٹک کی طرف سے خبر آئی کہ بہت سا ملکیہ قوم
افغان ہزارہ و علاقہ اٹک وغیرہ نے جمع ہوکر ارادہ کیا ہے کہ اٹک
کے علاقہ سے سکہی فوج دور کردی جائے چنانچہ دس ہزار آدمی کا مجمع
تو ہوچکا ہے ابہی وہ جمع ہوتے جاتے ہین اُنکا ارادہ ہے کہ اٹک
پر یورش کرین یار محمد خان حاکم پشاور سے بہی اُنہون نے مدد مانگی مگر
اُسنے انکار کیا یہہ خبر سنتے ہی مہاراجہ نے مصر دیوانچند کے نام
حکم صادر کیا کہ اپنا توپخانہ اور چار پلٹن لیکر اٹک کو روانہ ہو چنانچہ وہ
بکوچ شوا تر اٹک مین پہنچا اُسکے جانے تک دشمنون کا مجمع بہت بڑہ گیا
تہا اور مصر دیوان چند نے پے در پے جنگ اُنکے ساتہہ کئی مگر اُنکا مجمع
نہ ٹوٹا اور سرکاری فوج بہت کام آئی جب یہہ خبر لاہور پہنچی مہاراجہ کی
طبیعت کچھہ علیل تہی پہلے تجویز ہوئی کہ جرنیل الہی بخش کا توپخانہ اور موکل
سنگہ کی پلٹنین اودہر بہیجی جاوین پہر مہاراجہ خود بہی ماہ جنوری ۱۸۲۳ء
مین اٹک کو روانہ ہوا بہت سی فوج پار کاب گئی جب دریای جہلم سی عبور
کیا خبر پہنچی کہ مہاراجہ کی آمد آمد سنکر دشمن متفرق ہوگئے اور مصر دیوان
چند نے بہاگتے ہوئے ملکیہ کا تعاقب کرکے بہت سی اُنمین سے قتل کئے یہہ

خبر سنکر مہاراجہ خوش ہوا اور فوج کو حکم دیا کہ ہمراہ شہزادہ کہڑک سنگہ
کے لاہور کو معاودت کرے اور خود مہاراجہ وزیر آباد مین آکر چند روز
سیر و شکار مصروف رہا اسی مقام پر خبر پہنچی کہ راجہ کسور سنگہ حاکم جمون
کا بقضای الہی مرگیا ہے اور میان گلاب سنگہ اُسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہہ
سرکار کے کام مین مشغول ہے مہاراجہ نے کسور سنگہ کے مرنے کا کمال
افسوس کیا کیونکہ اُسنے کوہستانی علاقہ کا خوب انتظام کیا تہا اور اپنی
سعی و کوشش سے بہی اُسنے اکثر علاقجات فتح کرکے مہاراجہ کی قلمرو کے
شامل کئے تہے اور بہت سے افسوس کے بعد میان گلاب سنگہ کو جمون سے
طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو میان دہیان سنگہ و گلاب سنگہ و سچیت سنگہ
پسران کسور سنگہ کے بیٹون کو راجگی کے خطاب بخشکر گرانبہا خلعت عنایت
کئے اور راجہ گلاب سنگہ کو پہاڑ کا حاکم بنایا کل علاقہ کوہستانی نئے سرے
اُسکے حوالہ کیا راجہ دہیان سنگہ کو امیر الامراء و مصاحبت خاص کا عہدہ
دیا راجہ سچیت سنگہ کو فوج کا افسر بنایا اور تینون کو علیحدہ علیحدہ جاگیرین
دین اور رخصت کیا بعد فراغت اس کام کے مہاراجہ لاہور مین آیا ایک ماہ
کے بعد پہر غبطہ گردش و دورہ ملک کے تاریخ اسوج بدی تیرہویں ۱۳ سنہ
بکرمی ماہ ستمبر ۱۸۲۳ء کے آغاز مین مہاراجہ نے لاہور سے ایک برجستہ
فوج کے ساتہہ کوچ کیا چند روز گوجرانوالہ مین قیام فرمایا اور سردار مہاسنگہ
اپنے باپ کی سعادت کے بننے کا حکم دیا پہر وزیر آباد مین ایک ہفتہ رہکر
مچہلی کا شکار کہیلا پہر آگے روانہ ہوکر دریای جہلم کے کنارے جا اوترا
اُس مقام پر کشمیر کے علاقہ سے خبر پہنچی کہ مسلمان زمیندار علاقہ بکہلی و دومیل
کے برسر شورش و فساد ہین ناظم کشمیر نے اگرچہ چند بار فوج قاہرہ اُنکی سرکوبی

کے لئے ماموز کی ہے مگر بسبب کثرت انکی کے انتظام نہین ہوتا اب یہانتک
نوبت پہنچی ہے کہ انہون نے سرکاری کارداروں کو وہانسے نکالدیا ہے
اور اپنے قدیمی مالک کو حاکم بنایا ہے چونکہ وہ علاقہ سردار ہری سنگھ نلوہ کا
فتح کیا ہوا تہا اور وہ تمام رعیت سردار ہری سنگھ نلوہ کے نام سے کانپتی تہی
اسواسطے سردار ہری سنگھ کے نام حکم جاری ہوا کہ دو پلٹن اور ایک توپخانہ
خود لیکر داخل درہ کشمیر کے ہو اور زمینداران پکھلے و دہمنور کو ایسی سزا
دیوی کہ بار دیگر انکو شورو فساد کرنیکی طاقت نرہے چنانچہ سردار ہری سنگھ
بڑی زور و شور کے ساتہہ مقام جہلم سے چلکر داخل علاقہ کشمیر کے ہوا
جب پکھلے کے علاقہ مین پہنچا نہایت غضب و غصہ سے سکہان فوج کو حکم
دیا کہ زمینداروں کے گانو اور بستیان جو ملین غارت کرلین رعیت کو قتل
کرڈالین چنانچہ بہت سے گانو لوٹے اور جلائے گئے سینکڑون لوگ قتل
ہوئے جو روبرو آیا سلامت جانے نہ پایا یہہ جور و تعدی جب سکہون نے
ملاحظہ کی خاص پکھلے و دہمنور کے زمینداروں نے بڑا مجمع کیا اور اپنی عزت
و آبرو کے بچانے کے لئے لڑائی پر مستعد ہوئے اور فریقین مین سخت لڑائی
ہوئی آخر زمیندار توپون کے مقابل نہ ٹہہر سکے اور بے اختیار بہاگے سردار
ہری سنگہ نے وہ دونو بستیان بہی دل کہولکر لوٹین اور رعیت کو قتل کیا
چنانچہ تین ہزار زمیندار تو مارا گیا اور سینکڑون زخمی ہوئے فوج کا ایک ایک
سپاہی لوٹ کے مال سے دولتمند ہوگیا جب وہ علاقہ سردار ہری سنگہ نے
بزور شمشیر سر کرلیا قدری فوج وہان مامور کی اور مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوا بعد انفصال اس مہم کے مہاراجہ نے جہلم سے عبور کیا اور اٹک کے
کنارے پر پہنچا یار محمد خان حاکم پشاور کا وہان حاضر ہوا اور اسنے

ایک لاکھہ روپیہ زر خراج پیش کیا مہاراجہ نے بہت خوش ہوکر اُسکو خلعت
بخشا اور کہا کہ جب زمینداران اٹک نے فساد برپا کیا اور تم سے مدد طلب کی تمنے
اُنکی امداد نہ کی ہم اسبات سے بہت خوش ہوئے اور وفاداری کے یہی معنی
یہی ہین جو تم سے ظہور مین آیا اُسنے عرض کی کہ زمینداران نواح اٹک بڑے
مفسد ہین یہان کسقدر فوج کا مامور رہنا مناسب ہے چنانچہ مصر دیوانچند کے
نام حکم جاری ہوا کہ اپنی فوج و توپخانہ کے ساتھہ متصل قلعہ اٹک کے فروکش رہے
بعد اس انتظام کے مہاراجہ نے لاہور کو معاودت کی اور لاہور پہنچکر ملک منگیرہ کا
جو نواب حافظ احمد خان سے چھینا گیا تہا بعوض دو لاکھہ روپیہ سالانہ کے مسمیان
مذکور و جمعیت رای کو بطور اجارہ دیا اور سمی ہزاری بدن سنگھہ کو صوبہ ملتان کا کر کے مامور کیا
جنگ کو نامہاراجہ رنجیت سنگھہ کا افغانون کے ساتھہ بمقام کوہ
نہیری اور بعد شکست کے فتحیاب ہونا اور مرجانا راجہ سنسار چند کا
اور تعمیر ہونا فصیل شہر امرتسر کا اور سزا دینا مفسدان یوسف
زئی کو اور فتح ہونا قلعہ تارا گڈہ و کوٹلہر اور مرجانا نواب حافظ احمد
خان والی سابق منگیرہ اور فتح ہونا قلعہ سری کوٹ کا اور مقرر
ہونا پہلے گورمکھہ سنگھہ و جونی لال کا اور پھر دیوان کرپارام کا
صوبہ داری کشمیر پر اور مانگنا مہاراج کا لیلی گھوڑی کا یار محمد خان
حاکم پشاور سے اور ذکر واقعات سید احمد جہادی
سال پچہتر اکبری کے اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے خبر پائی کہ محمد عظیم خان

بارگ زئی جو بعد قتل وزیر فتحخان کے اپنے خاندان کے دشمنو پر غالب آکر سلطنت
کابل مین صاحب اختیار و مدار المہام ہوا ہے اُسکا پختہ ارادہ ہو گیا ہے کہ پشاور
کا علاقہ اور قلعہ اٹک مہاراجہ کے تسلط سے چھوڑا لے اس ارادہ پر اُس نے
جدید فوج بیشمار نوکر رکھہ لی ہے اور تمام علاقہ کابل مین اشتہار جاری کر دئے
ہین کہ مسلمانون کی لڑائی اب سکھون کے ساتھہ ہونیوالی ہے جنھون نے اسلام
کی سلطنت کا بہت سا حصہ اپنے تصرف مین کر لیا ہے بس جس شخص کو خدا کے
واسطے اپنی جان کا دینا منظور ہو مجمع اہل اسلام مین حاضر ہو چنانچہ اس اشتہار
کے مشتہر ہوتے ہی ہزارون افغان صرف مرنے کی خاطر وزیر کے پاس جمع
ہو گئے ہین بالفعل ملکیہ کا مجمع مقام کوہ بھیرے جو قلعہ اٹک سے اٹھارہ کوس
غرب کیطرف واقع ہی ہوتا ہے محمد عظیم خان ابھی اُن کے شامل نہین ہوا بمقام
پشاور فوج جمع کر رہا ہے جوق جوق فوج کابل سے اُسکے پاس چلی آتی ہے
اور کوہ سوات و بنیر و علاقہ آفریدی و خٹک وغیرہ سے ہزارہا لوگ نہایت
آرزو کے ساتھہ چلے آتے ہین مہاراجہ کو چاہیے کہ بہت جلد فوج دریا موج
سے کر دریاے سندہ کو جائے اور قبل اسکے کہ ملکیہ کا ہجوم بیشمار ہو جائے اُنکی
سرکوبی کرے ایسا نہو کہ لاکھون تک نوبت پہنچ جائے اور مہاراجہ کو اُنکی لڑائی
مین تکلیف پہنچے یہہ خبر جب مہاراجہ نے جاسوس کی زبانی مفصل سنی تو سخت
اندیشہ ناک ہوا اور فوج کے جمع کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہر ایک
مقام سے پلٹنین و رجمنٹین و توپ خانے طلب ہو کر لاہور مین فوج کا لام
قائم ہوا چنانچہ ابتداے ماہ ماگھہ سے آخر پھاگن تک تمام فوج بمقام شاہدرہ
جمع ہو گئے اور حکم روانگی کا ملا فوج سکھی ٹڈی کروڑ سے بکوچ مواتر اٹک کے
کنارے پہنچے وہان سے مہاراجہ نے ایک جاسوس دریا کے اُسطرف بھیجا کہ دشمنون

کے مجمع کی خبر لائے تین روز کے بعد جاسوس واپس آیا اور خبر دی کہ بڑا
ہجوم افغانون کا بمقام کوہ ٹہیری ہو رہا ہے اور محمد عظیم خان بمقام نوشہرہ
فروکش ہے جب وہ بہی شامل مجمع کے ہو جائیگا تو تمام فوج یکجا ہوکر دریا کے
کنارے آئیگی چونکہ بسبب آغاز موسم بہار کے اسوقت دریاے سندہ مین
پانی بہت اگیا تہا اور کشتی بہی موجود نہ تہی مہاراجہ کو یہہ بات منظور ہوئی
کہ کسیطرح دریاے اوتر کر بہت جلد دشمنون کے مجمع پر جا پڑے اور انکو
متفرق کر دیوے اگر محمد عظیم خان بذات خود فوج لیکر اُن کے شامل ہو گیا
تو پہر اُنکا متفرق کرنا مشکل ہوگا مگر بغیر موجودگی کشتیون کے دریا سے اُترنا
محال تہا اول کشتیون کی تلاش کی گئی جب نہ ملین تو پایاب رستہ تلاش کیا
گیا اور مہاراجہ خود اُس رستہ سے اوتر گیا مہاراجہ کے ساتہہ فوج بہی بہتیری
اوتر گئی مگر اور فوج کے اُترنے کے وقت یکایک دریا کا پانی چڑہہ آیا اور پانسو
آدمی کے قریب ڈوب کر مر گئے فوج ڈوب جانے کا مہاراجہ نے بہت افسوس کیا
اور مشہور حال مہاراجہ کے دریاے سندہ سے اُوترنے کا یہ ہے کہ جب مہاراجہ
رنجیت سنگہ دریاے اٹک کے کنارے پر پہنچا اور دیکہا کہ دریا مین پانی بہت ہے
اور کشتی کوئی موجود نہین تو خدا پر بہروسا کر کے اپنا گہوڑا اُس دریاے
زخار و معواج مین ڈال دیا اور عین دریا کے اندر جاکر گہوڑا کہڑا کر دیا اور
پانی دریا کا اُسوقت مہاراجہ کی رکاب کے برابر تہا جب تک مہاراجہ دریا
مین کہڑا رہا اور فوج عبور کرتی رہی کسیطرح کا نقصان نہونے پایا جب
مہاراجہ دریا کے اُس پار پہنچا دریا پہر برابر ہو گیا اور پانسو آدمی سوار و پیادہ
دریا مین غرق ہو کر تلف ہو گیا غرض لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ دریا کا پانی
مہاراجہ کی اقبال مندی اور بزرگی کے سبب سے کم ہو گیا تہا اور یہہ اُسکی عین

کرامت تھی کہ جب تک دریا مین کھڑا رہا اور فوج اُترتی رہی کسیطرح کا نقصان نہوا
جب وہ دریا سے نکلگیا تو جسقدر آدمی اُسوقت دریا کے اندر تھے سب کے
سب ڈوب گئے دریاے اٹک سے اُترکر مہاراجہ نے قلعہ جہانگیر آباد کیطرف توجہ کی
جب نزدیک پہنچا دشمن کی فوج جو اُس قلعہ مین تھی بسبب بے سامانی اپنی کے
بھاگ گئی اور قلعہ پر مہاراجہ کا دخل بے جنگ و جدل کے ہوگیا ۴۵ - مارچ
سنہ ۱۸۲۴ع مطابق ۳ - ماہ چیت سمت ۱۸۸۰ بکرمی مہاراجہ کی فوج ٹہیری پہاڑ کے
پاس پہنچی واضح ہو کہ یہہ پہاڑی اٹھارہ کوس قلعہ اٹک سے اور ایک کوس نوشہرہ
سے جانب پشاور دریاے لنڈہ کے کنارے پر ہے اٹک سے جب پشاور کو جاتے
ہین نوشہرہ اور ٹہیری دہنی طرف رہجاتا ہے قلعہ اٹک سے جب ٹہیرے کو جانا
منظور ہو تو اول دریاے سندہ کو اُترے پھر دریاے لنڈہ کو عبور کرے تو قلعہ
جہانگیر آباد آتا ہے وہان سے انسان بمقام ٹہیری پہنچ جاتا ہے جب فوج مہاراجہ
کی اُس نواح مین پہنچی تو خبر ملی کہ ہجوم ملکیہ دوکون کا ٹہیری کے پہاڑ پر دمبدم
زیادہ ہوتا جاتا ہے اور یہہ بھی خبر گرم ہے کہ محمد عظیم خان خود بھی عنقریب مع
اپنی فوج کے ملکیہ لشکر کے شامل ہونیوالا ہے اُسوقت مہاراجہ نے اپنے امراے
دربار کے ساتھہ جنگ کا مشورہ کیا اگرچہ اور چند دن کی تجویز یہہ تھی کہ ابھی
جنگ شروع نہو مگر جنرل ونٹورہ صاحب نے جو ایک اعلیٰ افسر فوج کا تھا
عرض کی کہ توقف اور دیر مین جمعیت دشمنون کی زیادہ ہوتی جائیگی اور یہہ
بھی اندیشہ ہے کہ اگر محمد عظیم خان خود لشکر لیکر شامل ملکیہ کے ہوجاے گا
تو انکو کمال تقویت حاصل ہوجائیگی مہاراجہ کو تقریر جنرل ونٹورہ صاحب کی
پسند آئی اور حکم دیا کہ آج ہی دشمنون کے ساتھہ لڑنا چاہیے دوپہر پر ایک
بجے کے وقت تیاری ہوگئی پہلے سواری کی فوج کو حکم ہوا کہ دہنی طرف پہاڑی

کے نیچے نیچے جاکر غنیم کی پشت کیطرف کھڑے ہون اگر غنیم بہاگے تو اُسپر
حملہ کرین یا جسوقت لڑائی گرم ہو اور دیکھین کہ دشمن غالب ہوتا جاتا ہے
تو دوسری طرف سے لڑائی ڈال دین تاکہ دشمن کو دونو طرف سے فکر پڑجائے
اور جنرل ونٹورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب کو حکم ہوا کہ براہ راست
نوشہرہ مین پہنچین اور محمد عظیم خان کو اسطرف کے آنے سے مانع ہون اور
اگر وہ جنگ کرے تو اُس سے لڑکر رستہ روکین چنانچہ وہ دونو جوانمرد
آٹھہ پلٹنین اور دو توپخانے لیکر اُسی وقت نوشہرہ کو روانہ ہوگئے دو بجے
کے وقت مہاراجہ نے کمیدان گورمہای سنگھ افسر فوج اکالیہ کو حکم دیا کہ
آگے بڑہ کر پٹھانون پر حملہ کرے چنانچہ گورمہای سنگھ سب سے اول کرنیل
مہان سنگھ اکالیہ کے ساتھہ پہاڑی پر چڑہا اُسکے پیچھے اُسکی تمام فوج بہت
جلدی کے ساتھہ پہاڑ پر چڑہنے لگی چونہا حصہ رستہ کا جب فوج طے کرچکی
تو مسلمانون نے بڑی سختی کے ساتھہ اُنپر حملہ کیا اور پے در پے گولیون کا
مینہہ برسانے لگے اگرچہ اکالی فوج بہی بڑی چستی کے ساتھہ اُنسے لڑتی رہی
مگر بسبب اسکے کہ افغان بلندی پر تہے اور یہہ پستی مین ہر ایک حملہ مین
افغان ہی غالب رہتے تہے علاوہ گولیون کے بڑے بڑے پتہر دشمن کی
طرف سے اسقدر برستے تہے جسکا حد و حساب نہ تہا سکہی فوج اُسوقت
بہت ماری گئی پتہرون اور گولیون سے بیشمار زخمی ہوئے آخر ایک افغان
چالاک نے سب سے آگے بڑہکر سنگورمہای کیطرف قراہین سر کی اور اُسکی
گولی سنگورمہای سنگھ کے سر مین لگی جسسے مغز اُسکا پاش پاش ہوگیا اور
گھوڑے سے گرکر مرگیا دوسرے افغان نے مہان سنگھ کیطرف آکر پشت کی
طرف سے خنجر مارا جسسے وہ سخت زخمی ہوا جب دونو افسرون کا یہہ حال

ہوا تو سکھون کے پاؤن اکھڑ گئے اور بے اختیار ہوکر بہاگے افغانون نے
سکھون کا تعاقب کیا اور پیچھے سے ملکر بے حساب قتل کرڈالے اور اُنہین
کے تعاقب مین افغانی فوج پہاڑی سے اُتر کر میدان تک اگئی اس موقع
پر سکھون کی فوج بسرکردگی پہولا سنگہ اکالیہ کے کہڑی تہی اُنہون نے
مستعد ہوکر افغانون پر حملہ کیا اور افغان بڑے چست ہوکر اُنپر گرے
اور آدہ گہنٹہ تک فریقین مین خوب تلوار چلی آخر پہولا سنگہ قتل ہوا اور اُس
فوج کے پانو بہی پیچھے کو ہٹے افغانون نے زیادہ زور والدیا اور قریب دو سو
آدمی کے قتل کردیا پہر تو خالصہ جی میدان مین نہ ٹہہرے پشت دکہاکر بہاگے
ایسا حال جب مہاراجہ نے دیکہا کمال تشویش مین پڑا اور خود سوار ہوکر چاہا
کہ بہاگتے ہوئے سکھون کو روکے مگر وہ کب رُکنے تہے کہ پیچھے اُن کے
افغان مار مار کرتے ہوئے چلے آتے تہے ناچار مہاراجہ نے نجیبونکی چار رجمنٹ
پلٹنون کو ایک طرف اور دوسری طرف بہرار پلٹن کو مامور کیا کہ بہاگتون
کے راستے جاکر روک لین اور اگر نہ رُکین تو گولون سے اُڑادین چنانچہ وہ
فوج دو طرف سے اُنکی سدراہ ہوئی اور بہاگنے والون کو اپنے پاس پناہ
دی افغانون نے جب یہہ دیکہا تو آگے نہ بڑہے وہین کہڑے رہ گئے
مہاراجہ نے اُسوقت اپنی تمام فوج کو عام حکم دیا کہ ایک دفعہ پلٹنین اور
توپخانے جمع ہوکر دشمنون پر حملہ کرین چنانچہ فی الفور حکم کی تعمیل ہوئی اور
فوج بصورت مجموعی دشمن پر آگ برسانے لگی ادہر تو یہہ حال ہوا کہ
گولون کا گویا مینہہ اُنپر برسنے لگا اور دوسری طرف سے مہاراجہ کی
فوج سواری جو دشمن کی پشت کیطرف پہاڑی کی دوسری سمت کو کہڑی تہی
پہاڑی پر چڑہ کر افغانون کے مقابل ہوئی اب افغان گویا سکھون کے

لہیرے مین آگئے اور دونوطرف اُنکو لڑنا پڑا تسپر بہی اُنہون نے بڑی
جوانمردیان کین اور تلوارین کہینچکر توپون پر آپڑے اور بڑے بڑے
حملون کو روکا آخر تنگ آگئے اور ایک سمت کو بہاگے سکہون نے اُن کا
تعاقب کیا اور پہاڑ مین چہپے ہوئے پکڑپکڑ کر قتل کیئے لڑائی کے وقت ملکیہ
فوج منتظر تہی کہ کب محمد عظیم خان ہماری امداد کو آتا ہے مگر وہ ناچار ہوکر نہ آسکا
کہ جنرل وینتورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب نے نوشہرہ پہنچکر بڑی تہکام
کے ساتہہ اُسکے آنیکا رستہ روک لیا تہا اور جو پانچ چہہ کشتیان فوج پہلاکر
براہ دریا محمد عظیم خان نے ملکیہ کی امداد کے لئے روانہ کین تہین وہ جنرل
وینتورہ صاحب نے گولے مار مار کر دریا مین غرق کرادین اور محمد عظیم خان
بالکل رُک گیا پہر آگے نہ بڑہ سکا یہہ بہی ایک علامت مہاراجہ کی اقبال مندی
کی تہی کہ محمد عظیم خان ایسے وقت مین کہ سکہی فوج بہاگی جاتی تہی نہ آپہنچا
اگر ایسے نازک وقت مین وہ آجاتا تو کمال خرابی سکہون کے لئے ظہور مین
آتی اور مہاراجہ کو ایسے چیرہ دست دشمنون کے مقابلہ مین بڑی دقتین
اُٹہانی پڑتین اس لڑائی مین تین ہزار افغان مسلمان اور دوہزار پانسو
سکہہ مارا گیا محمد عظیم خان کو جب یہہ خبر پہنچی بہت غم کیا اور اپنی فرودگاہ
سے پیچہے کو ہٹ گیا اور سکہی فوج اُس روز ہشت نگر مین جاکر مقیم ہوئی
دوسرے روز وہان سے کوچ ہوا اور تاریخ ۶- ماہ چیت مطابق ۵- ماہ مارچ
سنہ ۱۸۳۴ع مہاراجہ پشاور مین داخل ہوا بڑا مفسد اُس علاقہ کا فیروز خان
خٹک بہی اس لڑائی مین قتل ہوا فیروز خان خٹک بہی مارا گیا ان کے سوا
اور بہی بڑے بڑے نامی افغان اس جنگ مین کام آئے اس سے پشت محمد
عظیم خان کی ٹوٹ گئی اور فتح سے ناامید ہوکر کابل کو چلا گیا یار محمد خان حاکم

پشاور کا مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایک گھوڑا گہربار نام جسکی
تعریف مہاراجہ پہلے بہی سن چکا تہا اور چاہتا تہا کہ یار محمد خان سے وہ
گھوڑا لیا جائے بطور نذر گذرانا یہہ گھوڑا کمیت رنگ میانہ قد خوش رفتار
خوبصورت ولایتی نسل کا نہایت عمدہ تہا مہاراجہ اُس گھوڑے کے ملنے
سے کمال خوش ہوا اور سوار ہوکر دیکہا اور زبان گوہر افشان سے گوہربار
کی تعریف کی اور بہت خوش ہوکر منجملہ ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ زر خراج
کے جو یار محمد خان کیطرف تہا پچیس ہزار روپیہ معاف کردیا اور ایک لاکہہ
روپیہ نقد وصول کرکے خلعت فاخرہ اُسکو بخشا اور ۱۴ تاریخ بکم ماہ بیساکہہ کو مہاراجہ
نے پشاور سے لاہور کو معاودت کی اور سولہ روز مین راستہ طے کرکے ۱۶ بیساکہہ
کو داخل لاہور ہوا چونکہ مہاراجہ کو اس فتح کے حاصل ہونے کی کمال خوشی تہی
چند روز کے بعد امرتسر گیا اور پچیس ہزار روپیہ دربار صاحب امرتسر مین جاکر
کرشہہ صاحب پر چڑہایا لاہور و امرتسر دو نو شہرون مین روشنی کرائی اور
ہاتہی پر سوار ہوکر شہر لاہور و امرتسر کے بازارون مین روپیہ بکہیرا ہندو و
مسلمانون کی عبادت گاہون مین جاکر بہت سا روپیہ نذر گزرانا چنانچہ چار
ماہ تک مہاراجہ امرتسر مین قیام پذیر رہا بعد اسکے لاہور آیا اور تمام سردی
کا موسم لاہور مین گزرانا اور جشن ہولی کا بڑی دھوم دہام سے کیا شروع سال
سمت ۱۹۰۱ بکرمی مین اگرچہ مہاراجہ کا ارادہ تہا کہ ڈیرہ جات کیطرف دورہ کرے
مگر پہاڑ سے خبر آئی کہ راجہ سنسار چند مرگیا دولت و مال و جواہرات پشتون کا
اندوختہ چہوڑ مرا ہے اسواسطہ مہاراجہ نے اُسطرف کا ارادہ فسخ کرکے
دینانگر کیطرف کوچ کیا اور ۱۹ جیٹھہ کو مقام دینانگر فروکش ہوکر فقیر عزیز الدین کو
حکم دیا کہ ناادون جاکر راجہ انرودہ چند فرزند و جانشین راجہ سنسار چند سے

دو لاکھہ روپیہ طلب کرے اگر دینے مین عذر کرے تو اُسکو گدی سے اوتار کر
ملک و مال اُسکا ضبط کرلے چنانچہ فقیر عزیز الدین ایک رجمٹ سوارون کے
ساتھہ لیکر نادون پہنچا اور راجہ انرودہ چند کو حکم مہاراجہ کا سنایا اُس کے
ہوش و حواس اس حکم کے سُنتے ہی اُڑ گئے کہ اسقدر روپیہ اسکے پاس
موجود نہ تہا ہر چند اُسنے زاری و عجز و نیاز کیا سنا نہ گیا آخر مہاراجہ نے
ایک لاکھہ روپیہ معاف کرکے حکم دیا کہ ایک لاکھہ روپیہ فی الفور داخل ہو
ورنہ بیدخلی عمل مین آئیگی چنانچہ وہ ایک لاکھہ روپیہ انرودہ چند نے ادا
کرکے خلعت راجگی کا لیا اور مسند نشین باپ کا بنا دان سے فقیر عزیز الدین
حسب الحکم مہاراجہ کے منڈی کیطرف گیا اور راجہ منڈی سے ساٹھہ ہزار روپیہ
طلب کیا چونکہ اُسکے ذمہ سالانہ چالیس ہزار تہا وکیل کی معرفت عذر زیادہ
طلبی کا مہاراجہ کے حضور مین کیا اُسکو یہہ جواب ملا کہ اس سال سے رقم نذرانہ
کی تمام راجون کے نام ڈیوڑہی کردی گئی ہے اگر کوئی عذر کریگا تو ریاست سے
بیدخل ہوگا راجہ منڈی حکم مین دم نہ مار سکا اور ساٹھہ ہزار روپیہ دیدیا بعد
ازان فقیر دس ہزار روپیہ راجہ سکیت اور چھہ ہزار روپیہ راجہ کلو اور پینتالیس
ہزار روپیہ راجہ چمبہ سے وصول کرکے خدمت مین حاضر ہوا اس سال مین مہاراجہ
نے تمام پہاڑی راجون کے نام خراج ڈیوڑہا کردیا مطلب یہہ تہا کہ یہہ لوگ
نہایت کمزور و کم طاقت رہین دولتمند ہوکر باغی نہ بنجائین اسکام سے
فارغ ہوکر مہاراجہ امرتسر مین آیا اور تجویز کی کہ جسطرح شہر لاہور کے گرد
فصیل پختہ بنی ہوئی ہے شہر امرتسر کے گرد بہی بنوائی جائے اس ارادہ پر
مستحکم ہوکر مہاراجہ نے تمام سردارون و مصاحبون کے نام احکام جاری
کئے کہ تمام اہلکار و مصاحب اس کام کے انجام پر مستعد ہوجائین چنانچہ ایک

ایک حصہ دیوار کی تعمیر ایک ایک سردار کے تفویض ہو گئی اور سب نے ملکر بڑی
تیزی و تندہی کے ساتھہ تعمیر کا کام جاری کیا سردار فتح سنگھ اہلووالیہ سے
بھی اس کام کے اجرا کے لئے ایکہزار معمار منگوایا گیا اور ایک ہزار سردار دل سنگھہ
اور دیسا سنگھہ سے غرض کوئی سردار جاگیردار وغیرہ باقی نہ رہا جسسے اس کام مین
مدد نہ لی گئی بعد جشن دسہرہ کے مہاراجہ تفریحًا لاہور سے وزیرآباد تک گیا
اور چندے سیر و شکار مین مصروف رہا وہان خبر پہنچی کہ پشاور کے علاقہ مین
افغانان یوسف زئی نے فساد برپا کر رکھا ہے قلعہ در بند مین جو سکھی فوج اور
تھانہ رہتا ہے اُسکا محاصرہ یوسف زئیون نے کرکے دانہ پانی فوج کا بند کر دیا ہے
اور چاہتے ہین کہ سرکاری فوج کو نکالکر قلعہ مین اپنا دخل کرلین اس خبر کے سنتے
ہی مہاراجہ نے بذات خود پشاور کو کوچ کیا اور ۸- کا تک کو در بند جا پہنچا مہاراجہ
کے وہان جانے سے افغانون نے قلعہ کا محاصرہ چھوڑ دیا اور دریای اٹک
کی دوسری طرف چلے گئے جب مہاراجہ دریا کے کنارہ پہنچا دور سے افغانی
فوج اور اُنکی چھوٹی چھوٹی جھنڈیان نظر آئین دیکھتے ہی مہاراجہ دریا سے اُترا
اور مرگ ناگہانی کیطرح دشمنون پر جا پڑا تھوڑی سی لڑائی کے بعد افغانی فوج
بھاگ نکلی سواری کی فوج اُنکے تعاقب پر مامور ہوئی اور بہت افغان پکڑکر قتل
کئے بہت سے گانو اُن کے پھونک دئے شام کو سب فوج واپس آکر کیمپ کے
شامل ہوئی دوسرے روز مہاراجہ جریدہ طور گڈھی لگواہ کیطرف گیا وہان سے
سردار یار محمد خان حاکم پشاور حاضر ہوا اور ضامن بنا کہ آیندہ کبھی قوم یوسف
زئی فساد نکریگی ہمیشہ اطاعت مین رہیگی بعد اس انتظام کے وہان سے ۱۸-
مگہر کو مہاراجہ نے مقام حسن ابدال آکر قیام کیا اس مقام پر دیوان موتی رام
کشمیر سے آکر قدمبوس ہوا اور بعد حصول ملازمت واپس چلا گیا ۲۲- ماہ

پورہ کو مہاراجہ لاہور مین داخل ہوا پانچہزار روپیہ نذرانہ نواب حافظ احمد خان
والی سابق منگیرہ نے بابت خراج علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان داخل کیا
وکلا نے نواب بہاولپور نے بہی سالانہ نذرانہ بے عذر و بہانہ داخل
خزانہ کرکے رسید حاصل کی آغاز ۱۹۱۱ بکرمی مین بہت سی شکایتین
ناظم کشمیر کی مہاراجہ کے سننے مین آئین اور دیوان موتی رام ناظم کی نسبت
اشتباہ قوی ہوگیا کہ اُسنے بال سرکار کا نہین کیا ہے اسواسطے وہ نظامت
کے عہدہ سے معزول ہوا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مہاراجہ نے اُسکی تمام
جائداد کی قرقی کرلی اور اُسکی جگہ دو شخص سمیان کور مہہ سنگہ و جونی لال
کو ناظم کشمیر کا مقرر کیا اور حکم دیا کہ دونو شخص ملکر انتظام مالی و ملکی صوبہ
کشمیر کا کرین ۱۹۱۲ بکرمی مہاراجہ لاہور سے امرتسر کو گیا اور چند
روز وہان قیام کیا وہان سے راہ ہوشیارپور پہاڑی علاقہ مین داخل ہوا
اول مقام انب سے اونہ کو گیا اور باباصاحب سنگہ بیدی سے ملاقات کی اور
پانچہزار روپیہ نذرانہ اُسکو دیا وہان سے سری جوالا دیوی کے استہان پر جاکر
درشن کئے اور بہت سا روپیہ دیوی کی نذر گزرانا اور دو ہزار روپیہ غربا و
فقرا پر تقسیم کیا وہانسے براہ نورپور واپس آکر دینا نگر مین قیام کیا چونکہ قلعہ کوٹلہر
تارا گڈہ دو تو قلعہ نہایت مستحکم پہاڑ کے علاقہ مین تہے اور اندیشہ تہا کہ کوئی
مخالف اُنمین قلعہ بند ہوجائے تو مشکل سے قلعہ فتح ہونگے اسواسطے مناسب تصور
کیا گیا اور اُنپر قبضہ سرکاری ہوجائے چنانچہ ایک مستعد فوج ان دو نو قلعون کے
فتح کرنے کے لئے اموسکی قلعہ تارا گڈہ نورپور سے جانب کوہ برفانی حد مملکت
راجہ چنبہ پر واقع ہے جب سرکاری فوج نے اُسکا محاصرہ کیا تو راجہ چنبہ کا وکیل مہاراجہ
کے پاس آیا اور پچیس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر وہ قلعہ مہاراجہ کے تسلط سے بچالیا

وان سے فوج مامورہ قلعہ کوٹلہر کو گئی جو علاقہ جسوان دون مین قصبہ اونہ
کے قریب واقع تہا جب اُسکا محاصرہ ہوا تو راجہ جسوان دون کا تہانہ دار
جو اُسمین رہتا تہا قلعہ بند ہوا مہاراجہ نے دیوان کرپارام کو اُسکی فوج کے ساتہہ
اودہر کو مامور کیا اور راجگان بسوہلی وجسروٹہہ وجمعدار خوشحال سنگہ کے نام
بہی احکام جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج لیکر قلعہ کوٹلہر کو جائین چنانچہ یہہ تمام
فوج قلعہ کوٹلہر پر مامور ہوئی سب سے پیچھے سردار دہنا سنگہ بلوی بہی اوسطرف
روانہ کیا گیا چونکہ پانی کا چشمہ جسکا پانی قلعہ کے اندر جاتا تہا باہر تہا ان سب
سرداروں نے اُسکا پانی قلعہ کے اندر جانے سے بند کر دیا جسسے قلعہ والے
نہایت بیقرار ہوئے اور امان مانگی اور قلعہ حوالہ کر دیا راجہ ٹیشیر سنگہ مالک قلعہ
کا علاقہ تمام وکمال سرکار مین ضبط ہو کر صرف بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر اُسکے
گزارہ کے لئے واگزار ہوئی یہہ قلعہ نہایت مضبوط تہا اگر اسمین پانی کی دقت نہوتی تو فتح
ہونا اسکا نہایت مشکل تہا اُنہین ایام مین نواب حافظ احمد خان سابق والی منگیرہ حال جاگیردار
دارڈیرہ اسماعیل خان مرگیا اور نواب شاہنواز خان اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ جاگیردار بنا اور
اسی سال کے موسم ہرسکال مین مصرو دیوان چند فالج کی بیماری سے مرگیا چونکہ یہہ سردار
بہت لایق تہا اسکے بعد مصر سکہدیال اُسکا بہائی ۔ اُسکا مقرر ہوا مصرو دیوانچند
بڑا ہوشیار کارگزار صاحب عقل وتدبیر بہادر تہا ملتان ومنگیرہ وکشمیر وغیرہ بڑے
بڑے علاقہ اس جوانمرد کی جانفشانی وبہادری سے فتح ہوئے اسکے مرجانے کا مہاراجہ
نے کمال غم کیا اور فی الحقیقت یہہ شخص اسی لایق تہا کہ مہاراجہ اُسکے مرنے کا غم کرتا
اس سال مین جب مہاراجہ جشن دسہرہ کا بمقام لاہور کر چکا تو لاہور سے کوچ کر کے بمقام گڈہی
کلہ دریای چناب کے کنارے پر پہنچا اور فوج بسرکردگی شہزادہ کہڑک سنگہ کے پنڈدادنخان
کیطرف مامور کی جب فوج پنڈدادنخان تک جا پہنچی حکم پہنچا کہ یہہ فوج پہلے ڈیرہ اسماعیل

کوجای اور نواب نصاہنواز خان سے جو بعد مرنے اپنی باپ نواب حافظ احمد خان کے جاگیدار
قرار پایا ہے پچیس ہزار روپیہ نذرانہ وصول کرے جب یہہ کام ہو چکے تو علاقہ بنون کیطرف
جاکر خوانین بنون کو مطیع کرے یہہ حکم جاری کرکے مہاراجہ لولاہور کو چلا آیا اور شہزادہ
کھڑک سنگہ پہلی ڈیرہ اسمٰعیل خان گیا اور پچیس ہزار روپیہ نواب نصاہنواز خان سے وصول کرکے
آگے بڑھا جب بنون کے قریب پہنچا خوانین بنون کے بمقابلہ پیش آئے اور چار لڑائیان
پے در پے لڑے بہت سی آدمی ماری گئے آخر اطاعت قبول کی اور مہاراجہ کا عمل دخل
اسعلاک مین بہی ہوگیا آغاز سال ۱۸۳۳ء بکرمی مین خبر پہنچی کہ زمینداران علاقہ گندہ گڈہ
نے فساد برپا کرکے عباسخان خٹک کو جو مہاراجہ کیطرف سی وہان قلعدار و کاردار تہا
قید کرلیا ہے مہاراجہ کے ملازم اپنی علاقہ سی نکال دئے ہین یہہ حکم سنکر مہاراجہ نے سردار
ہری سنگہ نلوہ اور جنرل ونتورہ فرنسیس کو ایک مستعد فوج و توپخانہ کے ساتہہ اودہر کو روانہ
کیا اور حکم دیا کہ زمینداران مفسد کو سزا دیکر عباس خان کو قید سی چہوڑائین جب یہہ فوج گنڈہ
گڈہ پہنچی پہلے زمیندار بمقابلہ پیش آئے اور خوب لڑے بہت سی آدمی فریقین سے کام آئے
جب زمیندارون نے دیکہا کہ اب اس فوج کے ہاتہہ سی جان و مال سلامت رکہنا مشکل ہے
تو سب نے اطاعت قبول کی اور عباسخان کو قید سے چہوڑا دیا چونکہ قلعہ سری کوٹ وہان سے
بہت نزدیک ملک بہکلے و دہمتور کے متصل الحدود تہا اور ابتک مہاراجہ کا قبضہ اوسپر
نہین ہوا تہا سردار ہری سنگہ بعد فراغت کام گنڈگڑہ کے تمام فوج لیکر اودہر کو گیا افغان
لوگ جو قلعہ کے اندر تہے بمقابلہ پیش آئے اور میدان سے شکست کہاکر قلعہ مین محصور ہوگئے
سردار ہری سنگہ نے نہایت سختی کے ساتہہ قلعہ کا محاصرہ کیا افغان پندرہ روز تک
قلعہ کے اندر سے لڑتے رہے چونکہ قلعہ بہت بلند تہا توپ کا گولہ اوسپر کارگر نہین ہوتا تہا
اور قلعہ والون کی گولیان برابر سکہی فوج مین پڑتی تہین آخر قلعہ والے ملول محاصرہ سی تنگ
آگئے اور اطاعت منظور کی وان سی فراغت پاکر سکہی فوج حسب الحکم پشاور کیطرف متوجہ ہوئی

اور یار محمد خان حاکم پشاور سے ایک لاکھ روپیہ خراج سالانہ وصول کیا اور لاہور کیطرف
معاودت کی چونکہ نواب بہاولپور کا بھی اُنہین دنون مین مرگیا تہا اور رحیم یار خان اُسکا
بیٹا اُسکی جگہہ مسند نہین ہوا تہا اُسکے وکیل کو بھی تاکید ہوئی کہ نذرانہ مسند نشینی کا داخل
کرے چنانچہ پچیس ہزار روپیہ داخل ہوا جیسے تحریر ہو چکا ہے کہ سمیان گورکھہ سنگھ
وجنی لال دو کس ناظمان کشمیر مقرر ہوئے مگر اُنسے انتظام ممالک کا نہوا مہاراجہ نے
بسبب نالیاقتی وعدم ارسال زر مطلوبہ اُنکو برخاست کیا اور دیوان کرپارام کو صوبہ
کشمیر کا مقرر کرکے بھیجا اُسنے وہان پہنچکر بخوبی انتظام کیا اُنہین ایام مین راجہ ظالم
سین لوہان فرمانروائے منڈی مرگیا اور اُسکی جگہہ بیرسین اُسکا برادرزادہ راجہ ایسر سین
کا کنبر کہ زادہ اپنی لیاقت ودانائی سے مالک ریاست کا بنا اُسنے پچاس ہزار روپیہ نذرانہ
مہاراجہ رنجیت سنگھہ کو بھی اپنی مسند نشینی کے عوض مین دیا اور مہاراجہ نے راجہ سچیت
سنگھہ کو پہاڑ کیطرف مامور کیا کہ راجہ بیرسین کو گدی نشین کرکے مہاراجہ کیطرف سے راجگی
کا خلعت اُسکو پہنائے چنانچہ راجہ سوچیت سنگھہ نے حسب الحکم منڈی مین جاکر راجہ
بیرسین کو مسند نشین کیا اور واپس آیا ماہ بہادون مین مہاراجہ بیماری تپ سے نہایت
بیمار ہوگیا یہانتک کہ امید زیست کی نرہی مگر حکیم عنایت شاہ وعزیز الدین کے معالجہ
سے شفا ہوگئی اور غسل صحت کرکے مہاراجہ نے جشن دسہرہ کا بڑی دھوم دہام سے کیا
اُسی زمانہ مین پشاور سے خبر پہنچی کہ سردار یار محمد خان حاکم پشاور کے پاس ایک گھوڑا
لیلی نام نہایت عمدہ چالاک تیز قدم غریب طبع خوبصورت موجود ہے بڑی بڑی حاکم و
بادشاہ اُسکے خواہشمند ہین ہزارون روپیہ اُسکی قیمت کے دیتے ہین مگر وہ گھوڑا
یار محمد خان کسیکو نہین دیتا لیلی گھوڑی کی تعریف سنکر مہاراجہ مجنون ہوگیا اور حکم دیا کہ
ایک پروانہ یار محمد خان کے نام دیا جاوے بھیجدیا اُس گھوڑی کے جاری ہو مگر اُس کے جواب
مین یار محمد خان نے بہت سی عذرات لکھے اور بیان کیا کہ وہ گھوڑا سخت بیمار ہے بالفعل

اوسکو مین نہین بھیج سکتا اس جواب سے مہاراجہ بہت غضبناک ہوا اور سردار بدھ سنگھ
سعدا نوالیہ کو حکم ہوا کہ چار پلٹن اور دو توپخانون کے ساتھہ پشاور کو جائے اور دریای
اٹک کے اُسطرف اوترکر یار محمد خان سے گھوڑا طلب کری اگر وہ دے دیوی تو فبہا ورنہ اٹک
سے اوترکر پشاور پر دخل کرلیوی یار محمد خان کے ملک و مال کو ضبط کرکے داخل سرکار
کرے جب یہہ خبر روانگی فوج کی یار محمد خان نے سنی فوراً مہاراجہ سے باغی ہوگیا اور سید
احمد بہادی کو جو ہندوستان کے علاقہ سے ایک برجستہ مجمع کے ساتھہ علاقہ یوسف
زیون مین فروکش تہا اپنی امداد کو بلایا اسکے بلانے سے وہ بہی مع اپنی فوج کے پشاور
مین آکر یار محمد خان کے ساتھہ شامل ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے نوکر جو قلعجات
متعلقہ پشاور مین ہین نکالدے جائین چنانچہ دونو نے ملکر قلعہ حیدرو پر جسکے اندر مہاراجہ
کی فوج رہتی تہی حملہ کیا پندرہ روز تک محاصرہ رہا اگرچہ اس قلعہ مین سرکاری فوج بہت
کم تہی مگر قلعہ والون نے تبہی بڑی جوانمردی اور دلیری کے ساتھہ قلعہ کو بچائے
رکہا اور دشمن کے ساتھہ لڑتے رہے قصبہ حیدرو اس لڑائی کے سبب سے بالکل ویران
ہوگیا اُسوقت سردار بدھ سنگھ دریای اٹک کے اُسطرف اُترا ہوا تہا اگرچہ اسکو دریا سے
اوترنے کی اجازت نہ تہی مگر جب اُسنے سنا کہ قلعہ حیدرو کے اندر کی فوج محاصرہ مین ہے
اور آجکل دشمن قلعہ کو فتح کرلینگے تو اُس سے رہا نہ گیا اور فوراً دریا سے اوترکر ابین
قلعہ جہانگیر اور سیدو کے خیمہ زن ہوا اسکے جانیکے بعد افغانون نے محاصرہ قلعہ حیدرو
کا چہوڑ دیا اور بڑی جمعیت کے ساتھہ فی الفور سردار بدھ سنگھ کیطرف متوجہ ہوئے اور
سید احمد و یار محمد خان دونو نے ملکر سردار بدھ سنگھ کو چارون طرف سے گھیر لیا اور
رسد بند کردی بوقوع اس حال کے سردار بدھ سنگھ نے مہاراجہ کو اطلاع اس امر کی
کی مہاراجہ یہہ خبر سنکر کمال غضبناک ہوا کہ وہ بے اجازت کسواسطے دریای اٹک سے
اوترا پہر مہاراجہ نے راجہ سوچیت سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ کے نام حکم جاری کیا کہ

فی الفور آٹھہ پلٹن اور دو توپخانون کے ساتھہ پشاور کو کوچ کرین اور نیز شہزادہ
نسیر سنگھہ اور جرنیل ونتورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب کو پشاور کی روانگی
کا حکم ملا جب یہہ لشکر اٹک کی حدود تک پہنچا تو خبر آئی کہ سردار بدہ سنگھہ مین اور
مسلمانون مین سخت لڑائی ہوکر سرکاری فوج نے فتح پائی مفصل حال اُسکا یہہ ہے
کہ سردار بدہ سنگھہ نے اُس محاصرہ کی حالت مین کمال وقت اُٹھائی تو اُس نے
فوج کے افسر جمع کئے اور تقریر کی اس محاصرہ مین کہ دشمنون نے ہمارا آب و دانہ
بند کردیا ہے اگر ہمنے نامردی کی تو بھوکہہ اور پیاس کے مارے مرجائینگے اور اگر
ہم نے کمر ہمت کی باندہکر دشمنون کا مقابلہ کیا تو با تو اس حالت مین ماری جائینگے
یا فتح پاکر اس عذاب سے نجات پائینگے پس مناسب یہہ ہے کہ ہم دشمنون سے لڑین
اور مردون کے معرکہ مین سرخرو ہون سردار بدہ سنگھہ کے کہنے سے تمام سکھان فوج
جنگ پر مستعد ہوگئے اور ایسے لڑے کہ سید احمد جہادی اور یار محمد خان کی فوج معرکہ
سے بھاگ نکلی سید احمد تو یوسف زیون کے ملک کو بھاگ گیا اور یار محمد خان پشاور
کو لوٹ گیا سردار بدہ سنگھہ بھی اُسکے پیچھے پشاور پہنچا یار محمد خان باطاعت پیش آیا
سردار بدہ سنگھہ نے یار محمد خان سے کہا کہ پہلے وہ لیلی گھوڑا جسکے واسطے مہاراجہ
مجنون ہورہا ہے حاضر کر سوای اُسکے اور معمولی نذر کے گھوڑے پیش کرے
اور ایک اپنا بیٹا میرے ساتھہ کردیوے کہ وہ ہمیشہ مہاراجہ کی خدمت مین بطور
اطمینان خاطر مہاراجہ کے حاضر رہے یار محمد خان نے ظاہر کیا کہ لیلی گھوڑا مرگیا
ہے اور معمولی گھوڑے اچھے سے اچھے قیمتی پیش کرنے کو حاضر ہون اور
بیٹے کا بطور یرغمال مہاراجہ کی خدمت مین بھیجنا بھی مجکو منظور ہے چنانچہ گھوڑے
نذر کے اس سے لئے گئے اور یرغمال کا لینا مہاراجہ کے حکم پر رکھا گیا بعد
اس انتظام کے سردار بدہ سنگھہ اپنی فوج لیکر لاہور کو چلا آیا مہاراجہ

مہاراجہ اُسکی خدمتگزاری سے بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ بخشا اس سال
مین جو مہاراجہ بیمار ہوا تو اُسکی بیماری مین انتظام ملکی بہت بگڑ گیا اور مفسدون نے
اکثر مقامات پر یورش برپا کردیا چنانچہ مالک کوٹ کپورہ نے جسکا علاقہ شرقی
کنارے دریاے ستلج کے تہا مہاراجہ کے اُس علاقہ مین دست اندازی کی جو بیس
ستلج مین تہا اور مہاراجہ کے اہلکار وہان سے نکالدئے چونکہ وہ ریاست انگریزی
حمایت مین تہی مہاراجہ نے اسباب مین ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کیطرف
مرسلہ لکہا اور وہان سے مالک کوٹ کپورہ کو اسمین ممانعت کی گئی کہ مہاراجہ کے
علاقہ مین دست انداز نہو اسیطرح افغانان یوسف زئی نے فساد برپا کیا اور بہاولپور
کے علاقہ مین قوم داؤد پوترہ جو نواب بہاولپور کے جدّی قوم ہے برسر پرخاش
ہوئے چنانچہ ہر ایک مفسد کا انتظام قرار واقعی ہوگیا۔ آغاز ۱۸۴۸ء بکرمی مین خبر پہنچی
کہ نواب گورنر جنرل بہادر کوہ شملہ پر رونق افروز ہین مہاراجہ نے بنظر اتحاد سرکارین
عالیین تحایف نفیسہ شاہانہ بہمرسانی دیوان موتی رام اور فقیر غریب الدین کے صاحب
گورنر جنرل بہادر کے لئے ارسال کئے اور ایک ڈیرہ یعنی بڑا خیمہ پشمینہ کا اور
قناعت کارچوبی پشمینہ کی بہت عمدہ ساخت کشمیر بدین مراد نواب ممدوح کے پاس
بہیجا کہ یہہ تحفہ مہاراجہ کیطرف سے شاہ انگلستان کے حضور مین پیشکش کیا جاوے
یہہ دونو ایلچی مہاراجہ کے بہیجے ہوئے ماہ اپریل ۱۸۴۸ء لاہور سے روانہ ہوکر شملہ
مین پہنچے اور تحفجات مرسلہ مہاراجہ صاحب کے نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت
مین گذرانے لارڈ گورنر جنرل بہادر وہ تحفے دیکہکر بہت خوش و محظوظ ہوا
اور دونو ایلچیون کی بڑی عزت کی اور بڑی اعزاز و اکرام کے ساتہہ تحایف دیکر
رخصت کیا اور فرمایا کہ یہہ تحفہ مہاراجہ کا شاہ انگلنڈ و ہند کی خدمت مین بہیجا
جائیگا اور یقین ہے کہ شکریہ اسکا شاہنشاہ بہی مہاراجہ کی خدمت مین بہیجینگے انہی

ایام مین مہاراجہ کو پشاور سے خبر پہنچی کہ شیر محمد خان برادر سلطان محمد خان کے
پاس شیرین نام ایک گھوڑا نہایت عمدہ ہے اور وہ اُس گھوڑی کو جان سے عزیز
رکھتا ہے اور نہین چاہتا کہ وہ اُس سے کبھی جدا ہو مہاراجہ اگر اُس سے طلب کری
تو ضرور ہی کہ بعوض قیمت یا بطور نذرانہ دیدیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے شہزادہ
کہڑک سنگھ کو پشاور کیطرف مامور کیا اور حکم دیا کہ جسطرح ملے وہ گھوڑا شیر محمد خان
سے لیکر حاضر کرے چنانچہ شاہزادہ فی الفور پشاور کو روانہ ہوا جب پشاور کے
متصل پہنچا یار محمد خان شہزادہ کے خوف کے ماری خیبر کے درہ کیطرف بھاگ
گیا اور شہر پشاور خالی چھوڑ گیا شہزادہ نے فی الفور شہر پشاور مین اپنا انتظام کرلیا
آٹھہ ماہ تک سکھون کی خاص عملداری پشاور مین رہی آخرکار سلطان محمد خان نے اپنی
لیاقت اور ہوشیاری سے مہاراجہ کو رضامند کیا اور نذرانہ کے گھوڑے اور زر
نقد پیش کیا شیر محمد خان نے بعوض شیرین گھوڑی کے دس ہزار روپیہ کی جاگیر سالانہ
طلب کی چنانچہ بلا تامل دی گئی اور شہزادہ وہ گھوڑا لیکر لاہور کو چلا آیا پشاور کا علاقہ
تمام و کمال سردار سلطان محمد خان کے تصرف مین چھوڑا مگر یار محمد خان نے پھر
سلطان محمد خان کے ساتھہ اتفاق کرکے پھر پشاور اپنے قبضہ مین کرلیا انہین
ایام مین خبر پہنچی کہ راجہ سنسار چند متوفی کے گھر دو لڑکیان نہایت خوبصورت غیرت
مہر و ماہ کی ہین اسواسطے مہاراجہ کو منظور ہوا کہ ایک لڑکی کا ناطہ انمین سے راجہ
دھیان سنگھ کے لئے لیا جائے اور اسباب مین ایک ایلچی پاس انروہ چند جانشین راجہ
سنسار چند کے بھیجا گیا اور درخواست کی گئی کہ انروہ چند ایک اپنی بہن کا ناطہ
راجہ دھیان سنگھ کو دیوی اگر حکم کی تعمیل نکریگا تو باقیماندہ ریاست سے بھی بیدخل ہوگا
چونکہ راجہ سنسار چند کے بزرگ خاندان کنوج کے راجہ بڑی عالیخاندان اور بڑی ذات
کے لوگ تہی اور پانچہزار برس سے انکی حکومت پہاڑ مین چلی آتی تہی اپنی عالیخاندان پر

نازان ہوکر انرودہ چند نے صاف انکار کیا مہاراجہ اُسکے انکار کرنے سے
کمال غضبناک ہوا اور درپے تخریب انرودہ چند کے ہوا سمت ۱۸۸۵ بکرمی
کے آغاز مین عرضی وکیل حاضرباش لودہیانہ کی مہاراجہ کے ملاحظہ مین گزری
کہ سپلار ہند مقام لدہیانہ تشریف فرما ہوا اور عند الحاضری مجھہ سے
اُسنے خیر و عافیت مزاج مہاراجہ کی دریافت کی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے
تحایف گرانبہا بدست فقیر غزیر الدین کے بنظر اتحاد سرکارین عالیین کے
سپلار کیخدمت مین بھیجے سپلار صاحب نے نہایت عزت اس سفیر کی کی اور
بڑی شوق سے ملاقات فرمائی اور اپنی طرف سے تحایف عجیبہ دیکر رخصت کیا
اُسی موقع مین پشاور سے خبر آئی کہ سید احمد جہادی جو شکست کہاکر یوسف زیون
کے علاقہ مین بھاگ گیا تہا وہان جاکر اُسنے پھر سامان اپنا درست کیا اور غازیون
اور جہادیون کا لشکر جمع کرکے پشاور کے میدان مین آیا اور علاقہ متعلقہ سردار
پایندہ خان پر قابض ہوکر قلعہ قادی خان کا لے لیا ہے صبح و شام مین شہر
پشاور پر بہی قبضہ کرلیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ کمال متفکر ہوا اور جانا کہ اگر سید
احمد نے پشاور مین جمعیت بہم پہنچائی تو ہمارے علاقہ مین بہی شورش برپا کریگا
ابہی سے اُسکا انتظام کرلینا چاہیئے چنانچہ شہزادہ نئیر سنگہ و جرنیل الارڈ صاحب
و جرنیل ونتورہ صاحب کے نام حکم جاری ہوا کہ اپنے توپخانہ اور پلٹنین اور رجمنٹین لیکر
اٹک کیطرف کوچ کرین وہان جاکر اگر یہہ خبر پہنچی کہ سید احمد خان نے پشاور لے لیا
ہے تو دریا سے اوتر کر اُس سے لڑین اور اُسکو ایسی سزا دین کہ پھر پشاور کو رخ
نکرے اور اگر پشاور پر بدستور یار محمد خان و سلطان محمد خان قابض ہون تو اُنسے
نذرانہ سالانہ وصول کرین جب یہہ فوج اٹک کے کناری پر پہنچی سنا کہ پشاور پر ابہی
سید احمد خان قابض نہین ہوا اسواسطے یہہ تمام فوج دریا کے کناری ٹہری رہی

اور سلطان محمد خان سے روپیہ منگوا بھیجا مگر دیوان دھنو ملازم سرکار شہزادہ
کھڑک سنگھ کا جو اُس فوج کے شامل تھا بے اجازت شہزادہ شیر سنگھ و جرنیل ونتورہ
صاحب ولارڈ صاحب کے دریاے اوتر گیا اور اُسنے اپنی فوج ساتھہ لیجاکر شہر پشاور
پر قبضہ کر لیا چونکہ سردار سلطان محمد خان اُسوقت زر نذرانہ کے جمع کرنے مین مصروف
تھا اس دست اندازی سے اُسکے کام مین کمال ہرج ہوا اُسنے شہزادہ شیر سنگھ کی
خدمت مین کہلا بھیجا کہ جس ملک کی تفویضگی کا روپیہ مجھہ سے طلب ہوتا ہے وہ
ملک تو سرکار نے اپنے قبضہ مین کر لیا ہے اب کس بات کا نذرانہ مین دون شہزادہ
شیر سنگھ اس حرکت سے جو دیوان دھنو سے وقوع مین آئی کمال ناراض ہوا اور دونو
فسادی نہیں بہی کمال متردد ہوئے فی الفور دھنو کے نام خط لکھا کہ شہر پشاور سردار
سلطان محمد خان کے حوالہ کر کے واپس چلا آوے مگر دیوان دھنو نے بر عکس اسبات
کے کہ وہ شہزادہ کھڑک سنگھ کا نوکر تھا شہزادہ شیر سنگھ کی تحریر پر کچھہ لحاظ نکیا
بلکہ جواب سخت لکھا شہزادہ شیر سنگھ نے ناچار ہوکر چار پلٹنون کو حکم دیا کہ دریا سے
اُتر جائین اور دیوان دھنو کو گرفتار کر کے لے آئین چنانچہ وہ فوج پشاور مین گئی
اور دیوان دھنو کو وہان سے پکڑ لائی شہزادہ شیر سنگھ نے دھنو کو ایسا پٹوایا کہ وہ
نیمجان ہو گیا اور اُسکا ڈیرہ خیمہ مال و اسباب لوٹ لیا پندرہ روز تک شہزادہ
کو جب روپیہ نذرانہ کا وصول نہوا تو عریضہ مہاراجہ کی خدمت مین لکھا اور
حسب الاجازت مہاراجہ کے جنرل ونتورہ صاحب نے اپنی فوج لیکر دریاے
اٹک سے اُتر کر یار محمد خان پر زر نذرانہ کے لئے سخت تقاضا کیا وہان جنرل
ونتورہ صاحب کو خبر ملی کہ لیلی گھوڑا یار محمد خان کے پاس موجود ہی چنانچہ
اُسکے دینے کے لئے بہی یار محمد خان کو مجبور کیا یار محمد خان نے زر نذرانہ
تو داخل کیا اور گھوڑے کے دینے کے لئے تین ماہ کا اقرار نامہ لکہدیا

بعد اس انتظام کے تمام فوج مامورہ لاہور کو روانہ ہوئی اس فوج کی واپسی کے
بعد سید احمد خان نے پشاور پر یورش کی اور رعایا کو بہت تکلیف پہنچائی
آغاز سمت ۱۹۶۲ بکرمی مین فوج مامورہ پشاور لاہور پہنچگئی مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے جب حال موجودگی لیلی گھوڑی کا سنا تو جنرل ونتورہ صاحب کو حکم دیا
کہ دوبارہ اپنی فوج ہمراہ لیکر پشاور کو جاہی اور جسطرح ہو سکے لیلی گھوڑا
یار محمد خان سے لے تعمیل حکم جنرل ونتورہ صاحب پھر پشاور کو روانہ ہوا
اور بکوچ متواتر دریاہی اٹک سے گزر کر دریاہی لنڈہ پر خیمہ زن ہوا چونکہ اُسوقت
سردار یار محمد خان کے سید احمد کے ساتھ سخت مخالفت تہی سرکاری فوج کے
وہان جانے سے وہ کمال خوش ہوا اور چاہا کہ قلعہ اودہان جسپر سید احمد نے
اپنا قبضہ کرلیا ہے جنرل ونتورہ سے مدد لیکر سید احمد کے قبضہ سے چھوڑا
لے چنانچہ اس التماس کے لئے وہ جنرل ونتورہ کیخہ متعین آیا جنرل نے اُسکو
جواب دیا کہ پہلے تم سے لیلی گھوڑا مین لے تو لگا تو بیشک تمہاری امداد پر مستعد
ہوجاؤنگا بعد اس تقریر کے یار محمد خان نے پشاور واپس جانے کا عزم کیا اور
چاہا کہ گھوڑا جنرل ونتورہ کو دیکر اُسکی فوج ہمراہ لے اور سید احمد مفسد کو اپنے علاقہ
سے نکال دیوے اتفاقاً رستہ مین اُسکا مقابلہ سید احمد کے ساتھ ہوگیا اور فریقین
مین خوب تلوار چلی آخر سبب اسکے کہ یار محمد خان کے ساتھ اُسوقت بہت تھوڑے
فوج تہی یار محمد خان کی فوج بھاگ گئی اور یار محمد خان قتل ہوا سید احمد کو جب یہہ فتح
خداداد حاصل ہوئی تو اُسنے تمام اسباب و سامان یار محمد خان کا اپنے قبضہ مین کرلیا اور
مستعد ہوگیا کہ پشاور پر بھی قبضہ کرلے مگر جب تک سرکاری فوج اُس علاقہ مین رہی
اُسکو جرات نہوئی کہ پشاور پر دست اندازی کرے بعد مارے جانے یار محمد خان کے جنرل
ونتورہ صاحب نے علاقہ پشاور کا سردار سلطان محمد خان کے حوالے کردیا اور لیلی

گھوڑا لیکر لاہور کو چلا آیا جب وہ گھوڑا مہاراج کے پاس پہنچا نہایت خوش ہوا
اور بعوض اس خدمت کے جنرل ونتورہ صاحب کو خلعت فاخرہ مع مالائے
مروارید بخشا اور جاگیر دو چند کردی - یہہ گھوڑا بڑی اوصاف سے موصوف تہا
اُسکی تعریف مین تمام زمانہ رطب اللسان و عذب البیان تہا جس زمانہ مین یہہ گھوڑا
کابل مین تہا فتح علی شاہ قاچاری شاہ ایران نے اپنا ایلچی اس گھوڑی کے لینے
کے لئے کابل مین بہیجا تہا اور قبول کیا تہا کہ مالک گھوڑی کا پچاس ہزار روپیہ تو
نقد اُسکی قیمت لیلے اور پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر علاوہ نسلاً بعد نسلاً اُسکو ملیگی شاہ
روم نے بہی جب اس گھوڑی کی تعریف سنی تو اُسنے شاہ ایران کو اسکے لینے کے لئے
مراسلہ لکہا مگر یہہ گھوڑا یار محمد خان نے اپنی زندگی مین کسیکو نہ دیا آخر جب یار محمد خان
مارا گیا تو سلطان محمد خان نے وہ گھوڑا جنرل ونتورہ صاحب کے حوالہ کیا اور مہاراجہ
اُسپر سوار ہوکر کمال محظوظ ہوا جنرل ونتورہ کی واپسی کے بعد سید احمد نے پشاور پر
یورش کی سردار سلطان محمد خان نے بحالت ناچاری اُسکی اطاعت قبول کی اور اُسنے
اپنا عمل دخل پشاور مین کرکے سردار سلطان محمد خان کو اپنی نیابت پر مقرر کیا
اور قاضی و مفتی وہابی مذہب کے شہر مین مامور کردئے - یہہ سید احمد سرگروہ فرقہ وہابیہ
کا تہا اور سب سے اول یہہ ہندوستان سے باتفاق مولوی محمد اسماعیل کے عرب کو گیا
اور علاقہ نجد مین رہکر وہابیہ مذہب کی تعلیم پائی پہر یہہ ہندوستان مین آیا اور چاہا کہ
بوسیلہ جہاد کے مجمع جمع کرکر کسی علاقہ کی ریاست حاصل کری اس ارادہ پر اُسنے بہت روپیہ
جمع کیا اور قریب چار ہزار جہادی لوگ مجتمع کرکے ہہاڑ ہہاڑ ہوکر پشاور کے علاقہ مین
سر آنکا لا بظاہر اُسکا یہہ اظہار تہا کہ مین کفار سے جنگ کرکے مسلمانی دین کو پہیلایا چاہتا
ہون چنانچہ اُسنے پشاور فتح کرکے بہت جمعیت اپنی ساتہہ کرلی علاقہ یوسفزئی کے
پٹہان ہی اُسکے ساتہہ بیشمار شامل ہوگئے تہے اور اُسکا ارادہ پنجاب پر یورش کرنے

کا قائم ہوگیا پہلے تحریر ہوچکا ہی کہ راجہ انرودہ چند مہاراجہ سنسار چند کے جانشین
سے مہاراجہ نے یہہ درخوست کی تہی کہ وہ ایک بہن اپنی کا رشتہ راجہ دہیان سنگھ
کے ساتہہ کردیوی مگر اُسنے انکار کیا اب مہاراجہ نے احکام شدید اُسکے نام جاری کئے
اور لکہا کہ اگر یہہ رشتہ نہوگا تو ریاست کی ضبطی عمل مین آئیگی چونکہ انرودہ چند کو اس رشتہ
کا کرنا ہرگز منظور نہ تہا اسواسطے وہ اپنی ملک و مال و راج سے دست بردار ہوکر صاحبان
انگریز کی عملداری مین چلا گیا اُسکے جانے کے ارادہ سے مطلع ہوکر میان فتح چند
راجہ سنسار چند کے بہائی نے مہاراجہ کے نام اطلاعی عرضی لکہی اور درج کیا کہ راجہ
انرودہ چند اپنی ریاست چہوڑکر انگریزون کے علاقہ مین جانا چاہتا ہی اگر مہاراجہ بذات
خود بہت جلد ادہر کو تشریف لائینگا تو اُسکو گرفتار کرلیگا ورنہ وہ شکار کا تہہ سے جاتا
رہیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ فی الفور سوار ہوا اور یکبوج متواتر نوربور کے راستے نادون
پہنچا مگر راجہ انرودہ چند مہاراجہ کے پہنچنے سے اول ہی اپنا نقد و جنس لیکر دریای ستلج
کے پار اوتر گیا تہا مہاراجہ نے اُسکا تمام علاقہ ضبط کرکے شامل خالصہ کیا اور اُسمین سے
علاقہ راجگیر تیس ہزار روپیہ کی جمع کا میان فتح چند راجہ سنسار چند کے بہائی کے نام
واگذار کیا چونکہ مہاراجہ سنسار چند کی دوسری رانی کے پیٹ سے جسکو رانی گدن کہتے
تہے وہ اور لڑکیان نہایت خوبصورت تہین مہاراجہ نے اُس رانی کو یہہ پیام بہیجا
کہ ان دونو لڑکیون مین سے ایک کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ کردی اُسنے جواب
دیا کہ راجہ دہیان سنگھ کے ساتہہ تو مین ہرگز شادی اپنی لڑکی کی نہین کرتی البتہ
مہاراجہ کو اپنی لڑکی بدین شرط دیتی ہون کہ میری خاوند راجہ سنسار چند کا علاقہ جو
بنام راجہ انرودہ چند کے واگذار تہا اب میری بطنی بیٹے جودہ بیر چند کے نام
واگذار ہوجاوی اور مہاراجہ اُسکو راجگی کا خطاب دی اور موافق رسم ہمارے
خاندان کے مہاراجہ نوشاہ بنکر اور سہرہ باندہکر بیاہی گہر آئے اور شادی کرے

مہاراجہ نے پہلے یہہ بات نامنظور کی اور کہا کہ جب تک راجہ دہیان سنگہ کی شادی
نہو تب تک یہہ ملک جودہ بیر سنگہ کے نام واگزار نہوگا مگر لوگون کی زبان سے راجہ سنسار
چند کی لڑکیون کی خوبصورتی کا شہرہ سنا تو مائل ہوگیا علاقہ نادون کا جودہ بیر چنگر
کے نام واگزار کرکے اُسکو راجگی کا خطاب بخشا پہر نبارہی شادی کی کی اور سہرہ باندہ کر
راجہ سنسار چند کے گہر گیا اگرچہ تجویز یہہ تہی کہ ایک لڑکی کے ساتہہ شادی مہاراجہ
کی ہو مگر جب مہاراجہ نے دونو لڑکیون کی صورت کہ غیرت مہر و ماہ تہین دیکہی تو دونو
پر مائل ہوگیا اور دونو کو بیاہ کرلے آیا دونو کے پہیرے اسوقت ایک دم مہاراجہ کے
ساتہہ ہوگئے اور مہاراجہ دونو ڈولے لیکر خوش و خورم لاہور آیا سمت ۱۸۱۸ بکرمی
کے آغاز مین خبر پہنچی کہ شاہ لندن کیطرف سے کپتان برنس صاحب بہادر تحایف لیکر
لاہور کو آتا ہے مہاراجہ نے دیوان اجودہیا پرشاد دیوان گنگا رام کے بیٹے کو صاحب
کے استقبال کے لئے ملتان کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ کنارہ دریا تک ملتان جاکر صاحب
کا استقبال کرے اور بڑی عزت کے ساتہہ لاہور لے آوے اور ایک فوج جرنیل ونتورہ
صاحب کے ساتہہ ملتان کو روانہ کی گئی اور حکم ملا کہ وہ فوج داخل علاقہ نواب بہاولپور
ہوکر ایک لاکہہ پنجاہ ہزار روپیہ خراج کا جو اُسکی طرف باقی ہے وصول کرے اگر وہ
ندیوے تو علاقہ کچہ کا جو اُسکے تحت مین ہے ضبط کرلے چنانچہ جنرل مذکور نے بہاولپور
پہنچکر روپیہ طلب کیا نواب نے فی الفور ایک لاکہہ دیدیا اور پچاس ہزار روپیہ کے لئے
ایک ماہ کا اقرار کیا کہ ادا کریگا ۱۸۱۹ سنہ بکرمی کی ابتدا مین کپتان حاکمن صاحب نام
ایک انگریز سیاح لاہور مین آیا مہاراجہ نے اُسکی بڑی عزت کی اور مسافر پروری کا
حق ادا کیا اور حکم دیا کہ ہماری قلمرو مین جسجگہہ یہہ صاحب جائے اسکی مہمانداری بخوبی
ہو چنانچہ پہلے وہ ملتان کو گیا پہر لاہور مین آیا اور مہاراجہ کا پروانہ ناظم کشمیر کے نام
لیکر کشمیر کو گیا چونکہ سید احمد جہادی کا زور شور پشاور کیطرف دن بدن بڑہتا چلا جاتا تہا

اُسکی سرکوبی کے لئے مہاراجہ نے فوج تیار کی نگر یہہ منظور ہوا کہ اسکا تمام حال دریافت
کیا جائے کہ کسقدر اُسکی ہمراہی مین فوج ہے اور کس حالت مین ہے چنانچہ اسباب
مین سردار سلطان محمد خان ناظم پشاور کے نام حکم لکھا گیا کہ اُسکا کل حال عرض کری
اور لکھے کہ کسقدر فوج اُسکی سرکوبی کو کفایت کریگی اُسنے جواب مین لکھا کہ سید احمد
کا گزارہ صرف مارو ہاڑ پر ہے اور فوج قریب چار ہزار آدمی بے سروسامان حالت کے
اُسکے پاس موجود ہے جو صرف مرنے کی خاطر جمع ہے اور چاہتے ہین کہ کہین لڑین
اور مرجائین اس فوج کی جانفشانی سے وہ اکثر فتحیاب ہوجاتا ہے اور چندان جوصلہ
وشجاعت بھی اپنے آپ مین نہین رکھتا کیونکہ پہلے یہہ ایک ذلیل الاوقات سپاہی
نواب محمد امیر خان والی ٹونک کا نوکر تہا چونکہ نوکری اسکو کم پڑتی تہی فراغت کی حالت
مین یہہ علم فارسی وعربی کا پڑہ گیا جب نواب نے دیکھا کہ اسکو شرعی علم پڑہنے کا شوق
ہی تو اُسنے اسکو مطلق العنان کردیا اور تنخواہ دوچندان کردی پھر تو ہمہ تن علم پڑہنے
مین مصروف ہوا اور اس درجہ کو پہنچا کہ دہلی مین آکر اور اپنی علمیت کا امتحان دیکر
دستار وسند فضیلت کی حاصل کی بعد چند سال کے وہ مدعی اسبات کا ہوا کہ مین نے
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب مین دیکھا ہے اور پیر صاحب نے مجھکو حکم دیا ہی کہ مسلمانون
کو جمع کرکے کفار سے لڑو اور دین اسلام کو ترقی دو چونکہ لوگ اُسکو بڑا عالم صاحب فضیلت
جانتے تہے بہت سے آدمیون کو اُسکی تقریر پر یقین آگیا اور اچھے اچھے مولوی جو اُسکے
ہمدرس تہے مثل مولوی محمد اسمٰعیل وغیرہ اس ارادہ مین اُسکے مدد ومعاون ہوگئے پس
پہلے وہابی سید یہہ شخص کلکتہ کو گیا اور وہان سے جہاز مین بیٹھکر خانہ کعبہ کو گیا وہان نجد
کے وہابی علما بہت آئے ہوئے تہے اُنسے اسکی ملاقات ہوئی اور وہ یہانتک اُسپر
غالب آئے کہ اپنے مذہب مین اسکو ملالیا اور اُسنے بھی اپنے تمام ہمراہیون کو اُسی مذہب
کی پابندی مین داخل کرلیا وہان سے پکا وہابی ہوکر پھر ہندوستان مین آیا اور مشہور

کیا کہ مین جہاد کرنے پر مستعد ہون ہر ایک علما کو چاہئے کہ مال وجان سے میری
امداد کرے ہر ایک مسلمان رئیس کے پاس یہہ خود گیا اور زر کثیر بہانہ امداد جہاد
وصول کیا بہت سے مسلمان جان دینے کیواسطے اسکے ہمراہ ہو لئے چونکہ اصل
مطلب اسکا یہہ تہا کہ کسی نے انتظام علاقہ مین جاکر ریاست حاصل کرے اور والی ملک
بنجائے اسواسطے اس گوشہ کو اسنے اپنی خواہش کے مطابق پایا اور پہاڑ کے راستہ
پشاور کے علاقہ مین آپہنچا یوسف زئی کے پٹہان اسکے معتقد ہوگئے اور عالم اجل
جانکر خدمت کرنے لگے اسی گوشہ کو اسنے اپنا مسکن بنایا اور گہات مین رہا کہ
کب پشاور پر قبضہ کرے اب یہہ رات دن پشاور کے لینے کے درپے ہے اگر مہاراجہ
کو اسملک کا اپنے ماتحت رکہنا منظور ہے تو فوج بہیجکر اس بلا کو پشاور کے سر سے دفع
کرے ورنہ اختیار ہے کہ مین اُسکے مقابلہ کی طاقت نہین رکہتا یہہ جواب سردار سلطان
محمد خان کا جب مہاراجہ نے سنا آٹہہ پلٹنین اور دو توپخانہ شہزادہ کہڑک سنگہ
کے ہمراہ بسرکردگی جنرل ونتورہ صاحب کے پشاور کو روانہ کئے مگر جسوقت یہہ فوج
پشاور پہنچی سید احمد پہاڑون پر چڑہ گیا چہہ ماہ تک یہہ فوج پشاور مین رہی سید احمد
نے اس عرصہ مین پشاور کیطرف رخ نکیا آخر شہزادہ فوج لیکر واپس چلا آیا جب یہہ فوج
راولپنڈی کے راستہ لاہور کو آنے لگی تو ایک روز ڈیرہ لشکر کا بمقام موضع برسانی
جو ایک چہوٹا سا گانو راولپنڈی اور بکرالہ کے بیچ مین ہے ہوا وہان جنرل ونتورہ
صاحب نے ایک گنبد رومی عمارت کیطرح پر بنا ہوا دیکہا بڑی بڑی سن وضعیف آدمی
اس علاقہ کے بلاکر حال دریافت کیا کہ یہہ گنبد کب بنا اور کیسا بنا ہوا ہے ہر ایک نے
یہی بیان کیا کہ ہمارے بزرگ اس گنبد کو اسیطرح بنا ہوا دیکہتے آئے ہین نہین
معلوم یہہ کب کا بنا ہوا ہے چونکہ جنرل ونتورہ صاحب علم تواریخ سے بخوبی واقف
تہا اور سکندر کا سفرنامہ بہی اُسکے پاس تہا اور اُسمین لکہا ہوا تہا کہ پنجاب مین دو

مقام پر سکندر نے کچھہ دفن کیا تہا اور اُسپر گنبد بنوائے تہے اس نشان اور طرز
عمارت سے کہ رومی طور پر تہی جنرل ونتورہ کو یقین ہوگیا کہ اس گنبد کے اندر سکندری
دفینہ ہے پس زمینداروں کو حکم دیا کہ اُسکو گراوین بہت روز تک وہ گرانے مین
مصروف رہے اور ڈیرہ وہین اوترا رہا بہرار مشکل وہ مضبوط عمارت گرائی گئی تو
اُسکی تہ سے پہلے ایک صندوقچہ چوبی نکلا جب اُسکو کہولا تو ایک انگشتری طلائی جسمین
نگینہ الماسی تہا نکلے اور اُس الماس پر سکندر لکہا ہوا تہا اور دو بُتکی طلائی جسپر سکندر
کی شبیہ منقوش تہی سوای ان دو شیا کے ایک آہنی صندوق تہا جب وہ کہولا گیا تو
اُسمین سے ایک طلائی صندوقچہ نکلا طلائی صندوقچہ مین تین کوزی پانی کے بہری نکلے
ایک پانی کا رنگ سفید دوسرے کا نیلا تیسری کا خاکی تہا جنرل ونتورہ نے وہ سب
چیزین لے لین اور لاہور آکر جب مہاراجہ کی خدمت مین پیش کین مہاراجہ نے وہ سب
چیزین اُسکو دیدین اور وہ تینون پانی اُسنے ولایت کو بہیجدیے جنرل ونتورہ صاحب
جب پشاور چہوڑ کر لاہور آیا تو سید احمد جہادی نے پہر پشاور کا میدان خالی پایا فی الفور
یوسف زیون کے علاقہ سے نکلکر پشاور پر یورش کی سلطان محمد خان کے پاس
اپنی ذاتی فوج بہت کم تہی اُسنے اطاعت مان لی پہر تو سید احمد اپنی مراد کو پہنچ گیا
تمام علاقہ مین اپنے کاردار بہجوادیے سردار سلطان محمد خان کو نیابت عطا کی اور
خوب انتظام عرصہ دو ماہ تک کرکے بارادۂ قرابی فوج پہر یوسف زیون کیطرف چلا
گیا مگر وہان جاکر اُسکی تدبیر مخالف پڑی کہ اُسنے بالکل بیباک ہوکر بخلاف مذہب
اہل سنت وجماعت تمام لوگون کو اپنے وہابیہ مذہب مین داخل کرنا چاہا اور بر بالا منبر پر
بیٹہکر وعظ کیا کہ کوئی مسلمان کسی مقبرہ پر نجائے اُنکو وسیلہ پکڑکر دعا نہ مانگے اور
اپنے بڑی بزرگون کی ارواح کچہہ نذدیے کہ اُنکو ہرگز نہین پہنچتا یہہ مسائل اپنے مذہب کے
برخلاف جب لوگون نے سنے تو حیران رہگئے اور ملاؤن سے حال دریافت کیا چونکہ

ملا لوگون کا اُسمین کمال نقصان تہا اُنہون نے ملکر تمام علاقہ کو سید احمد کا
دشمن بنا دیا علاوہ اُسکے مشایخ و بزرگ عابد و خدا پرست لوگ اُس علاقہ کے
سید احمد کے ایسے جانی دشمن بنے کہ اُسکے حق مین کفر کا فتوی دیا اور کہا کہ
سید احمد وہابی اولیا کی کرامت کا منکر ہے آخر نوبت یہانتک پہنچی کہ یوسف زیون نے
اُسکو بزور شمشیر اپنے علاقہ سے نکالدیا اور اُسکی صورت سے بیزار ہوگئے جب
یہہ حال پشاور مین مشہور ہوا تو شہر والون نے ہجوم کرکے اُسکے اہلکار شہر سے
باہر نکال دئے باقیماندہ خود بہاگ گئے یوسف زیون کے علاقہ سے نکلکر سید احمد
مظفر آباد کے پہاڑون مین گیا اور چند روز یہان اُس علاقہ کے لوٹ کر چند روز
گزارہ کیا یہہ خبر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پہنچی کہ سید احمد اب ہزارہ کی پہاڑون
مین غارت گری کرتا ہے تو چار پلٹنین اور ایک رجمنٹ اور دو توپخانے شہزادہ شیر سنگہ
کے ہمراہ ہزارہ کو مامور کئے اور شیر سنگہ بہت جلد پے در پے کوچ کرتا ہوا ہزارہ مین
پہنچا اگرچہ سید احمد کا اول ارادہ تہا کہ مقابلہ سے بہاگ کر اپنے آپ کو بچائے مگر ہمراہی اُسکے
لڑائی پر قائم ہوگئے کیونکہ وہ لوگ اُسکی ہمراہی مین صرف مرنے اور جان دینے کے لئے
آئے تہے اُنکا منشا کسی ریاست کے حاصل کرنے کا نہ تہا شہزادہ شیر سنگہ نے جاتے
ہی جہادیون کا محاصرہ کرلیا اور فریقین مین لڑائی شروع ہوئی اگرچہ سید احمد کی
فوج بڑی دلیری کے ساتہہ سکہون سے لڑی اور سکہون کے پے در پے حملہ روکے
اور آگے بڑہنے نہ دیا مگر آخر کو توپون کے گولون سے وہ تنگ آگئے اور سب نے
ملکر چاہا کہ ایک ہی دفعہ توپخانہ پر حملہ کرکے توپین چہین لین اس ارادہ پر جب
دشمن آگے بڑہے تو سکہون نے ایک ہی مرتبہ تمام توپخانہ کو آگ دیدی اور
دوسری طرف سے پلٹن کے سکہون نے اُنپر بندوقون کی باڑ ماری جس سے
وہ سب کے سب ماری گئے اب تمام فوج مین سے صرف دو سو آدمی سید احمد

کے پاس باقی رہے وہ بھاگنے پر مستعد ہوگئے یہہ حال دیکھکر سید احمد مع اپنی
وزیر محمد اسماعیل کے آگے بڑھا اور دونو ایسی تیزی و تندی کے ساتھہ تلوارین
کھینچکر سکھون پر آپڑے کہ آتے ہی بہت سے آدمی تہ تیغ کرڈالے پھر سکھون نے
چارو طرف سے اُنکو گھیر لیا اور وہ دونو جوانمرد کمال سرخرو ہوکر میدان مین مارے
گئے شہزادہ شیر سنگھ نے سید احمد و مولوی اسماعیل کے سر کٹوا کر لاہور کو روانہ
کیے اور اسباب و سامان دشمنون کا سب اپنے قبضہ مین کر لیا اُسی زمانہ مین
گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے مہاراجہ کو اطلاع ہوئی کہ جو سفیر انگریزی لفٹنٹ الگزینڈر
برنس صاحب ولایت سے تحایف لیکر لاہور کیطرف آتا ہے امیران علاقہ سندہ اُسکو
اپنے علاقہ سے گذرنے نہین دیتے اسبات کی تجویز مہاراجہ رنجیت سنگھ کرے
مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اسی وقت جرنیل ونتورہ صاحب کو حکم دیا کہ اپنی پلٹنین
اور توپخانہ لیکر سندہ کو روانہ ہو اگر امیران سندہ شرارت سے باز آئین اور سفیر
کے آنے سے مزاحم نہون تو اُنکو کچھہ نہ کہے ورنہ اُنکے علاقہ مین داخل ہوکر زور
شمشیر اُنکو سیدھا کرے چنانچہ وہ جوانمرد اپنی فوج لیکر سندہ کو روانہ ہوا بعد
اس انتظام کے مہاراجہ نے دینانگر کیطرف کوچ کیا اُس مقام پر مسٹر ویڈ صاحب
بہادر ایجنٹ انگریزی برسم رسالت نواب گورنر جنرل کیطرف سے مہاراجہ کے
پاس آیا اور دوبارہ تاکید کی کہ درباب کہلنے رستہ سندہ کے تجویز مناسب کرنی
چاہیے ایسا نہو کہ امیران سندہ تحایف شاہنشاہ انگلنڈ کے جو مہاراجہ کے لئے
آئے ہین لوٹ لین اور سفیر صاحب کی جان پر بھی صدمہ پہنچے مہاراجہ ابھی اُس
تجویز مین تہا کہ عریضہ جرنیل ونتورہ صاحب کا بدین مضمون پہنچا کہ جب مین داخل
حدود سندہ کے ہوا امیران سندہ بمتابعت پیش آئے اور سب نے اطاعت
قبول کی اور سفیر صاحب کو اجازت دی کہ لاہور کو روانہ ہو اب سفیر عنقریب

ملتان مین داخل ہوگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور ویڈ صاحب بہادر
کو اس سے اطلاع دیکر بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھہ رخصت کیا وہان سے
مہاراجہ کوہستان کے علاقہ مین داخل ہوا اور مقام ٹہیری و سجان پور کی
طرف جاکر چند روز سیر و شکار مین مصروف رہا پھر شاہ پور کے گھاٹ سے دریاے
راوی کو عبور کرکے بسوہلی مین گیا اور بسوہلی سے بمقام امرتسر آکر قیام پذیر
ہوا وہان دوسرا عریضہ جرنیل وینتورہ صاحب کا بدمضمون پہنچا کہ لفٹنٹ
الگزینڈر برنس صاحب سفیر انگریزی سندہ سے نکلکر بمقام اوچ قیام پذیر ہین
اُس مقام پر نواب بہاولپور کیطرف سے سفیر صاحب کو ضیافت پہنچائی گئی
اور نواب خود صاحب کی ملاقات کے واسطے آیا اور قلعہ کوٹ مٹھن اور امرکوٹ
و نوشہرہ متعلق علاقہ سندہ مین سرکاری تھانے بیٹھہ گئے ہین اور حکومت
مہاراجہ کی سندہ کے علاقہ مین بھی جاری ہوگئی ہے مہاراجہ اس خبر کے
سننے سے بہت خوش ہوا اور پروانہ تحسین و آفرین کا جنرل وینتورہ کے نام جاری
کیا چونکہ نواب بہاولپور کا مہاراجہ کی تنک طلبی زیادہ طلبی سے نہایت تنگ آیا ہوا
تھا جب برنس صاحب وکیل انگریزی اوچ مین پہنچا اور نواب بہاولپور کا اُسکی
ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو اُسنے صاحب کے روبرو مہاراجہ رنجیت سنگھہ کی
شکایت کی اور کہا کہ آیندہ صاحب ایسی تجویز کرین کہ ریاست بہاولپور کی اور علاقہ
سندہ کا زیر حکومت انگریزی کے آجائے صاحب یہہ تقریر سنکر خوش ہوا اور
جواب دیا کہ اسباب مین مین تجویز نہین کرسکتا مگر عند الملاقات نواب گورنر جنرل
بہادر کی خدمت مین عرض کرونگا اس مشورہ کی اطلاع اگرچہ مہاراجہ کو بھی بذریعہ
اخبار نویس کے پہنچگئی تھی مگر مہاراجہ نے اُسپر اعتبار نکیا جب لفٹنٹ الگزینڈر برنس
صاحب سفیر انگریزی لاہور مین آیا مہاراجہ نے راجہ دھیان سنگھہ وجمعدار

خوشحال سنگھ و شہزادہ کہڑک سنگھ کو اُسکے استقبال کے لئے تین میل تک
روانہ کیا اور وہ سب بڑی عزت و حرمت کے ساتھہ اُسکو لاہور لے آئے اور
قرار واقعی سامان ضیافت کا سفیر کے ڈیرہ مین پہنچایا گیا دو روز بعد وڈ
صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی بہی بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے لاہور
آپہنچا اور سانوین مہینے سانون کے حضوری باغ کی بارہ دری مین جو مہاراجہ
رنجیت سنگھ کی خود ساخت عمارت مین سے تہی دربار آراستہ ہوا اول کپتان
وڈ صاحب بہادر مہاراجہ کے پاس آیا اور برنس صاحب سفیر کے آنے کی خبر
پہنچائی بعد ازان برنس صاحب بہادر بہی دربار مین رونق افروز ہوا مہاراج
نے براہ مہمان نوازی لب فرش تک اُسکا استقبال کیا اور پہلو بہ پہلو اپنی
کرسی پر بٹہلایا اور شہنشاہ انگلستان کی مزاج پرسی کی ایلچی صاحب نے بہی برسم
رسالت شاہنشاہ انگلستان کیطرف سے خیر و عافیت مزاج مہاراج کی دریافت
کی بعد ازان ایلچی موصوف نے کہوڑیان چار راس اور ایک فٹن بگہی نہایت
عمدہ پیش کی اور ظاہر کیا کہ یہہ کہوڑیان اور گہوڑا شاہ انگلستان کیطرف
سے تحفہ ہی اور بگہی سرجان مالکم صاحب وزیر انگلستان کیطرف سے مہاراجہ
نے یہہ تحایف بہت تعظیم کے ساتھہ قبول کئے اب مفصل حال روانگی اُن تحایف
کا انگلستان سے لکہا جاتا ہے کہ جب لارڈ امرسٹ صاحب گورنر جنرل بہادر
ہند سے انگلستان کو تشریف لے گیا اور ڈیرہ پشمینہ اور قنات کارچوبی
مہاراجہ رنجیت سنگہ کیطرف سے شاہ انگلستان کی خدمت مین پیش کئے
اُسوقت مشیران دربار شاہنشاہی نے یہہ تجویز کی کہ کوئی عجیب تحفہ شاہنشاہ
کیطرف سے مہاراجہ کے پاس بہیجا جائے آخر کار یہہ تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ کو
گہوڑون کا بہت شوق ہے گہوڑی ہی بہیجے جائین چنانچہ چار گہوڑیان نہایت

نہایت عمدہ اور ایک عجائب قیمتی گھوڑا گھوڑیون کے آگے جوڑنے کیواسطے
روانہ کیا گیا یہہ تحایف دریای سندہ کے رستہ بھیجنے قرار پائے اصلی مطلب
اس سے یہہ تہا کہ دریاے سندہ کا حال بہی کہلجائے اور واضح ہوجائے
کہ اس دریا کے ذریعہ سے کیونکر تجارت پنجاب کے علاقہ مین جاری ہوسکتی
ہے پہلے یہہ گھوڑیان اور گھوڑا سرجان مالکم صاحب بہادر گورنر احاطۂ
بمبئی کے پاس ولایت سے آئے اور لکہا آیا کہ کوئی شخص سفیران تحایف کے
ہمراہ براہ سندہ لاہور بہیجدیوے چنانچہ سرجان مالکم صاحب بہادر نے اس
سفارت کے لئے لفٹنٹ برنس صاحب بہادر کو جو کرنیل پولنجر صاحب کا
نائب اور اس کام کے لائق تہا منتخب کیا اور ایک فٹن بگہی قیمتی اپنی طرف سے
تحفہ ان گھوڑیون اور گھوڑے کے ساتہہ کردیا اول یہہ تحایف کچھہ مین بہیجے گئی
اور کچھہ سے کشتیون مین سوار کرکے روانہ کئے روانگی کے وقت سرجان مالکم صاحب
کو یہہ بہی خیال تہا کہ شاید امیران علاقہ سندہ ان تحایف کو اپنے علاقہ سے
گذرنے نہ دینگے مگر پہر مین خیال کہ وہ لوگ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ہمایہ
اور سرکار انگریزی کے دبیل ہین ایسی جرأت نکرینگے اور یہہن خیال بلا کسی
تدبیر کے یہہ تحایف بمبئی سے روانہ ہوگئے تہے بعد انعقاد جشن و محفل دوستانہ
بتاریخ دوم ماہ بہادون مطابق ۱۵- ماہ اگست ۱۸۳۵ء لفٹنٹ برنس صاحب بہادر
سفیر انگریزی کو مہاراجہ نے بہ کمال اعزاز و اکرام خلعت فاخرہ دیکر لاہور سے
رخصت کیا اور وہ مع وبڈ صاحب بہادر ایجنٹ کے لاہور سے قدمیانہ کو روانہ
ہوا جب کپورتہلہ کی حدود مین پہنچا سردار فتح سنگہ اہلووالیہ نے بڑی دھوم دہام
سے انگریزون کی دعوت کی وہان سے رخصت ہوکر سفیر انگریزی قلعہ مین نواب گورنر
جنرل بہادر کے پاس پہنچا اور یہہ مژدہ سنایا کہ نواب والی بہاولپور سرکار انگریزی

کی اطاعت مین آنا چاہتا ہے پس اگر یہہ مطیع ہو گیا تو امیران سندہ بہی سب کے
سب سرکار انگریزی کے تابعدار و باجگزار ہو جائین گے و

ملاقات کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لارڈ بینٹنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کے ساتھ بمقام روپڑ اور مقرر ہونا شہزادہ شیر سنگہ کا بنظامت کشمیر اور آنا وڈ صاحب ایجنٹ بہادر کا واسطے گفتگو رسیتہ کابل کے بمقام لاہور اور فتح کرنا شہزادہ کھڑک سنگہ کا علاقہ سکھر کو اور نکلجانا ریاست بہاولپور کا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حکومت سے اور داخل ہونا صاحبان انگریز کی حمایت مین مع دیگر حالات درمیانی اور ذکر شادی کنور نونہال سنگہ کا اور قتل ہونا سردار ہری سنگہ نلوہ کا پشاور کی جنگ مین

چونکہ ریاست لاہور کی دن بدن بباعث زیادتی لشکر و خزانہ کے زبردست ہوتی جاتی تہی فوج سواری و پیادہ اور توپخانے اس سلطنت مین اسقدر ہو گئے کہ بڑی بڑی سلطنتون مین نہ تہی اسواسطے صاحبان انگریز بہادر کو کمال خیال اسطرف تہا اور چاہتے تہے کہ کسیطرح رابطہ محبت و اتحاد کا ایسی مضبوطی کے ساتھہ دونو سلطنتون مین مربوط ہو جائے کہ آیندہ اُسکے ٹوٹنے کا اندیشہ نرہے اور خاص اس کام کیواسطے لارڈ بینٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے مستحکم ارادہ کیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ ملاقات کرین مگر اس ملاقات مین اول درخواست

مہاراجہ رنجیت سنگھ کیطرف سے پیش ہوتا کہ سرکار انگریزی کا پا یہ اسمین بہی
اونچا رہے چنانچہ اسی بات کی تجویز کے لئے سر کلاڈ ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ
رزیڈنٹ لدہیانہ سے لاہور آیا اور مہاراجہ کیخدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر
کا اشتیاق ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر دل سے
آرزو رکہتا ہے کہ آپسے ملے مگر بسبب اسکے کہ آپکو اسمین کمال تکلیف ہوگی اظہار
اس امر کا آپکے روبرو نہین کیا گیا مہاراجہ نے جواب دیا کہ ہمکو دلی محبت سرکار
انگریزی کے ساتہہ ہی اسمین اگر تکلیف بہی ہو تو گوارا ہے چنانچہ بعد قیل و قال کے
یہہ تجویز قائم ہوگئی کہ مہاراجہ اپنے وکلا نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین ملاقات
کی آرزو کے اظہار کے لئے بہیجین چنانچہ دیوان موتی رام و فقیر عزیز الدین اور
سردار ہری سنگھ نلوہ مین مغز سردار کر انہا تحایف دیگر شملہ کیطرف روانہ کئے
گئے جب یہہ تینون اکابر نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین پہنچے تحایف پیش
کر کے مہاراجہ کیطرف سے ملاقات کے اشتیاق کا اظہار ہوا نواب گورنر تو خود
سہولت کا طلبگار رہا نہایت خوردسندی کے ساتہہ مہاراجہ سے ملنا منظور کیا
اور وکلا کی کمال عزت کی اور گران بہا تحایف دیگر رخصت کیا اور یہہ بات قرار
پائی کہ مہاراجہ کی ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتہہ دریای ستلج کے شرقی
کنارہ روپڑ کے مقام پر ہو نواب گورنر جنرل بہادر شملہ سے بمقام روپڑ آئے اور
مہاراجہ لاہور سے چلکر روپڑ جائے اور آپسمین دونو والیان ملک ملین جب یہہ بات
قرار پا چکی اور وکلا مہاراجہ کے واپس آگئے تو مہاراجہ نے فوج کو تیاری کا حکم
دیا تمام فوج جسکو ہمراہ لیجانا منظور تہا بخوبی آراستہ کی گئی نئے ہتہیار اور نئی وردیان
پہنائی گئین ارکین دربار کے نام بہی پروانجات جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج
کو سنوارین اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس تیار کرین اور روانگی کو مستعد ہون اور سر

جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم جاری کیا کہ دو دستہ انگریزی نیزہ بردار کے
سکے اور سولہوان سالہ بادشاہی اور ایک پلٹن گورہ کی اور دو ہندوستانی
پلٹنین اور آٹھہ اسپی توپین اپنے اپنے مقامات سے چلکر بمقام روپڑ جمع ہون
اور خیمہ گورنری بمقام روپڑ برپا کیا جائے چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی جب یہہ
سب سامان آرایش کا روپڑ مین جمع ہو گیا تو ۱۹- اکتوبر کو لارڈ گورنر جنرل بہادر
نے شملہ سے کوچ کیا اور ۲۳- اکتوبر کو بمقام روپڑ آ پہنچا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ
۲۴- ماہ بہادون کو کوچ کرکے دو روز مین بمقام امرتسر مین پہنچا اوس مقام
پر سر کلارڈ وید صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور مین صاحب بہادر بطور استقبال
گورنر جنرل بہادر کیطرف سے آ پہنچے مہاراجہ نے انکی کمال خاطر کی اور دن رات
عیش و عشرت مین مستغرق رکہا چونکہ دسہرہ کے دن قریب تہے مہاراجہ دسہرہ کے
روز تک امرتسر ہی مین رہا اور جشن دسہرہ کا بڑی دھوم دہام سے کیا اسوج کا تمام
مہینہ امرتسر مین گزارا ہر روز تازہ مہمانی اور تازہ خاطر دونو مہمانون کی ہوتی رہی
آخر ماہ کا تک کے تیسری تاریخ مہاراجہ نے امرتسر سے کوچ کیا اور بڑی کروفر و تزک
و احتشام کے ساتہہ بمقام کاٹہہ گڑہ جو ایک گانو روپڑ کے مقابل غربی کنارہ دریاے
ستلج کے آباد ہے جاکر فروکش ہوا مہاراجہ کی ہمراہی مین اُسوقت دس ہزار
سوار اور چھہ ہزار پیادہ اور دو توپخانے تہے جب مہاراجہ وہان پہنچکر خیمہ مین
داخل ہوا اُسی وقت نواب گورنر جنرل کیطرف سے میجر جنرل رامزی صاحب
بہادر سپلار ہند اور ایک سکرتر اعظم مہاراجہ کے پاس آئے اور معذرت رسته
کی تکلیف اُٹہانے کی اور نواب گورنر جنرل کیطرف سے مزاج پرسی کرکے واپس چلے
گئے پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شاہزادہ کہڑک سنگہ کو واسطے استفار خیریت مزاج
نواب گورنر جنرل کے روانہ کیا راجہ گلاب سنگہ و سردار ہری سنگہ نلوہ و راجہ سنگت سنگہ

جو سردار عطر سنگھ سندھانوالیہ و سردار شام سنگھ اٹاری والہ جیسہ سردار ذوی الاقتدار
شہزادہ کے ساتھہ بھیجے چنانچہ شہزادہ جب نواب گورنر جنرل کے پاس پہنچا نواب
گورنر نے خیمہ کے دروازہ تک استقبال کیا اور بڑی عزت و حرمت کے ساتھہ
شہزادہ کو اپنے پہلوے رہت پر بٹھایا شہزادہ نے زبان پنجابی خیر و عافیت مزاج
پوچھی تو نواب گورنر شہزادہ کے حسن کلام سے بہت خوش ہوا اور اُسے اعزاز
و اکرام کے ساتھہ رخصت کیا بعد ادا ہو جانے ان رسومات ضروری کے ۲۶
اکتوبر کو ملاقات دونو والیان سلطنت کی قرار پائی جب ایک روز ملاقات مین
رہ گیا تو سخن چین و رخنہ انداز اہل فساد لوگون نے مہاراجہ کے دل مین یہہ
شک ڈال دیا دیا کہ انگریز ضرور مہاراجہ کے ساتھہ بدعہدی کرینگے اب جو مہاراجہ
اپنی حد سے گذر کر اُن کی حد مین ملنے جائیگا تو کچھہ عجب نہین کہ مہاراجہ کو
وہ نظر بند کر لین پھر نہ آنے دین مہاراجہ سے یہہ کمال نادانی ہوئی اپنی دار
السلطنت سے چلکر انگریزون کے گھر ملنے آیا ہے ملاقات کا ہونا بمقام امرتسر
بہت مناسب تہا اگر گورنر جنرل بہادر کو امرتسر چلنا منظور ہو تو مہاراجہ وہان
وہان جاکر اُس سے ملے ورنہ ملاقات موقوف رکہے ان باتون کے سننے سے
مہاراجہ کے دل مین کمال وسوسہ پیدا ہو گیا اور طبیعت یکقلم ملاقات سے
نفرت کر گئی جب یہہ خبر نواب گورنر جنرل بہادر کو ہوئی تو مسٹر الارڈ صاحب
کو جو مہاراجہ کی فوج مین جنرل تہا اپنے پاس بلا لیا اور کہا کہ تم یہہ وسوسہ مہاراجہ
کے دل سے دور کرو چنانچہ اُسنے مہاراجہ کی خدمت مین آکر مہاراجہ کی کمال
تسلی کی اور کہا کہ آپ ہرگز اندیشہ نکرین انگریز کی قوم بدعہدی کبھی نہین کرتی اُسکے
کہنے سے مہاراجہ کی خاطر جمع ہوئی پھر منجمون کو بلایا اور نجوم کی رو سے اپنی تسلی
چاہی نجومیون اور رجوتشیون نے اپنے علم کی رو سے مہاراجہ کی بخوبی تسلی کی اور

کہا کہ انگریز آپکے دلی دوست ہین کبھی بیوفائی نکرینگے مگر موجب ستاری کے اتنا
حیلہ کرنا چاہیئے کہ مہاراجہ بروقت ملاقات کے دو سیب اپنے ہاتھہ مین رکھے
جب نواب گورنر جنرل سے ملاقات ہو انمین سے ایک سیب اُسکو دیدیوے
اور ایک، آپ کہالے جب بہرحال تسلی مہاراجہ کی انگریزون کیطرف سے
ہوگئی تو ۴۶۔ اکتوبر کو علی الصباح آٹھہ سو سوار حسب اجازت نواب گورنر
کے دریا کے پار جانے والے تھے بہر نوع آراستہ کئے گئے لباس و وردیان
زرق برق اُنکو پہنائی گئین پھر تمام سردار و اراکین دربار طرح طرح کے
فاخرہ لباس اور قسم قسم کے زیور پہنکر مہاراجہ کی ہمراہی کے لئے تیار ہوگئے
مہاراجہ نے بھی شاہانہ لباس زیب تن کیا پہلے وآٹھہ سو سوار دریا کے پار
اوتارا گیا پھر مہاراجہ صاحب بہادر مع اراکین سلطنت بڑی فخر و اعزاز کے
ساتھہ فیلان کوہ پیکر پر سوار ہوکر قیام گاہ سے چلے جب تمام سواری دریا سے
اوتر گئی حکم مل گیا کہ اب اور کوئی شخص مہاراجہ کی فوج سے دریا سے نہ اُترے
دریا سے اوتر کر مہاراجہ سپاہ کی دو رویہ صف کے اندر سے آہستہ آہستہ
فوج کی سلامی لیتا ہوا متوجہ خیمہ گورنری ہوا جب متصل پہنچا لارڈ گورنر جنرل
بہادر بسواری فیل کوہ تمثال استقبال کو آیا جب ہاتھی کے برابر ہانہی کھڑا ہوا
مہاراجہ نے ایک سیب دونو سیبون مین سے جو اُسوقت موجود تھے نواب گورنر
جنرل بہادر کو دیا اور اُسنے تعظیم کے ساتھہ لیا پھر ہاتھہ مین ہاتھہ ملاکر مزاج
پرسی عمل مین آئی اور مہاراجہ اپنے ہودج سے اُٹھکر نواب گورنر جنرل کے
ہودج مین چلا گیا گویا مہر و ماہ ایک برج مین جمع ہوگئے جب سواری خیمہ کے
دروازہ پر پہنچی دونو فرمان فرما ہاتھی سے اوتر کر کھڑے ہوگئے تو مہاراجہ نے
حکم دیا کہ اعیان مملکت و اراکین سلطنت جو ہمراہ آئے ہین پہلے خیمہ مین جاکر

کرسیون پر بیٹھہ جائین چنانچہ سب مصاحبان دربار مہاراجہ سے اول خیمہ مین
داخل ہوگئے اور سب کے بعد مہاراجہ اور نواب گورنر جنرل بہادر ہاتھہ مین ہاتھہ
لئے ہوئے خیمہ مین رونق افروز ہوئے اور طلائی مرصع کرسیون پر اجلاس کیا
ایک طرف سینکڑون مغز افسر انگریزون کی کرسیون کی قطار تھی اور دوسری
طرف مہاراجہ کے ورناؤ امراء و اراکین دربار اپنے اپنے مراتب پر مغرور و سرفراز
ہوکر کرسی نشین تھے نواب گورنر جنرل بہادر نے بہ کمال شیرین زبانی مہاراجہ کی
تشریف آوری اور تکلیف اُٹھانے کا شکریہ ادا کیا مہاراجہ نے بھی اُسکے
جواب مین نہایت عاقلانہ تقریر کی اور آپسمین دونو سلاطین نامدار کی نہایت
گرمجوشی و اشتیاق دلی کے ساتھہ ملاقات ہوئی بعد ادائے رسوم محبت و اتحاد
کے نواب گورنر جنرل بہادر نے دو گھوڑے نہایت عمدہ بجھیرے بابو گڑہ کے گلہ
کے اور ایک ہاتھی برہما کے ملک کا اور اکیاون کشتیان ملبوسات و جواہرات
و زیورات کی بھری ہوئی مہاراجہ کی خدمت مین بطور پیشکش و تحایف دوستانہ
پیش کئے جو مہاراجہ نے بکمال خوشنودی قبول کئے من بعد رخصت عمل مین آئی
اور نواب گورنر جنرل بہادر باہر تک مہاراجہ کے ہمراہ رخصت کے لئے آیا اور
مہاراجہ کی سواری کے کوتل گھوڑون کو جو اُسوقت ہمراہ تھے دیکھکر کمال خوش ہوا پھر
رخصت ہوکر اپنے خیمہ گاہ کو معاودت کی اور مہاراجہ اپنی قیام گاہ کو آیا دوسرے
روز یہہ بات قرار پائی کہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کے خیمہ مین آئے اور دوسری
ملاقات دونو والیان ملک کی اقلیم پنجاب کی حد مین ہو چنانچہ اُس روز شام
کے بعد شہزادہ سپرس گمع چار اراکین دربار کے نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت
گیا اور مہاراجہ کیطرف سے آرزو تشریف آوری کی نواب گورنر جنرل کے گوش
گزار کی اور نواب گورنر جنرل نے منظور فرمائی دوسرے روز علی الصباح دربار

آراستہ ہوا اور بڑا ڈیرہ پشمینہ کا کارچوبی ساخت کشمیر کھڑا کرکے کرسیان
طلائی اُسمین بچھائی گئین اور دریا کے کنارے سے خیمہ گاہ تک دورویہ فوج
استادہ ہوئی توپخانہ سلامی کے لئے ایستادہ ہوا جب سامان جلوس کا بہرنوع
تیار ہوچکا تو شہزادہ کھڑک سنگھ اور شیر سنگھ دونو نواب گورنر جنرل کی پیشوائی کے
لئے دریا کے پار گئے اُسوقت نواب گورنر جنرل بہی سوار ہوچکے تہے اور سواری
تیار ہوچکی تہی نواب گورنر جنرل کے ساتہہ اُسوقت بادشاہی رجمنٹ لین باندہے
ہوئے ہمرکاب تہی اور کمال سج دہج سے انگریزی باجا بجتا ہوا سواری چلی آتی
تہی دونو شہزادہ بہی سواری کے ساتہہ ہولئے جب سواری دریا تک آئی مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہی وہان استقبال کی خاطر آپہنچا اور نواب گورنر جنرل اُنہی ہاتہی
سے اوترکر مہاراجہ کے ہاتہی پر سوار ہوا اُسوقت تمام سکہی فوج نے جو دوطرفہ
دریا کے کنارہ سے خیمہ گاہ تک کہڑے تہے سلامی اوتاری اور توپون کی آواز
بلند آوازہ ہوئی چنانچہ آہستہ آہستہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کی فوج بنظر
امعان دیکہتا ہوا داخل خیمہ ہوا دربار کا مقام نہایت سجا ہوا تہا جابجا کارچوبی
شامیانہ استادہ تہے زردوزی قناتین لگی ہوئی تہین اور سنہری روپہری
کلابتونی پشمینہ کا فرش بچھا ہوا تہا اور ایک طرف جڑاؤ چہپر کہٹ جگمگا رہا تہا
اور اُن دونو مین دوطرفہ جڑاؤ کرسیان سنہری روپہری بچھی ہوئی تہین گورنر
جنرل بہادر جب داخل خیمہ ہوا تو مہاراجہ نے اُسکو تخت پر بٹہلایا اور خود کرسی زر
پر اجلاس کیا اور بہ تجویز وصوابدید سترویڈ صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی کے
مہاراجہ نے اپنے اراکین دربار کو حکم دیا کہ نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو نذر
پیش کین چنانچہ ہر ایک نے نذر کی اشرفیان دکہلائین جو ہاتہہ لگاکر معاف کی گئین
بعد فراغت اس کام کے آپسمین دونو والیان ملک کے کلمات محبت آمیز نہایت شیرین

کلامی کے ساتھہ ہوتے رہے بعدازان مہاراجہ نے حکم دیا کہ رقاصہ لوگ جو
ایک خیمہ مین جمع ہین اپنے ساز لیکر حاضر ہون چنانچہ وہ سب کے سب طائفے
سلام کے لئے حاضر ہوگئے چونکہ اُن طوائف نے بہی بڑی بڑی فاخرہ لباس پہنے
ہوئے تہے اُن کے حاضر ہونے سے گویا مقام دربار پرستان ہوگیا نواب گورنر
کے حکم سے وہ لوگ بہی ایکطرف فرش پر بیٹہہ گئے بعد گفتگو و تقریر و مکالمہ کے
دوستانہ کے ایک سو ایک کشتی یعنی ملبوسات و جواہرات اور طرح طرح کے تحایف
کی بہری ہوئی نواب گورنر کی خدمت مین پیش ہوئین اور چار گہوڑے مع زین
طلائی اور دو ہاتہی کوہ پیکر مع ہودج طلائی پیشکش ہوئے جو نواب گورنر جنرل بہادر
نے بکمال خوشی ہوکر منظور فرمائے اس اجلاس مین مہاراجہ نے سامان بیش قیمت تحایف
کا نواب گورنر جنرل بہادر سے تبادلہ اور قیمت مین دوچندان دیا اور اظہار اپنی
اولوالعزمی اور دولتمندی کا کیا تیسرے روز مہاراجہ رنجیت سنگہ نے نواب گورنر
جنرل کی ضیافت کی تیاری کی اور ہزارون طرح کے کہانے لذیذ پکوائے اور طرح
طرح کی انگوری شراب موجود کی اور سامان جشن کا اور اپنے مہمان کے رتبہ کے
موافق مہیا کیا لاہور و امرتسر و ملتان کی رقاصہ طوائف اور گانے والے لوگ
مجلسین حاضر کئے تمام دن سامان جشن کی تیاری ہونے مین گزر گیا جب شام ہوئی تو
راجہ گلاب سنگہ و جمعدار خوشحال سنگہ و سردار ہری سنگہ نلوہ کو نواب گورنر جنرل
بہادر کے خیمہ مین جاکر اُسکو ہمراہ لے آئے جب نواب گورنر نزدیک پہنچا مہاراجہ استقبال
کرکے اُسکو خیمہ گاہ مین لے آیا اور تخت مرصع پر بٹہلایا جسقدر لیڈیان اور صاحبان
انگریز نواب گورنر کے ہمراہ تہے سب کو بعزت و حرمت سنہری رو پہری کرسیون پر
جگہدی اور رقص و سرود شروع ہوا دو گہنٹہ تک اول راگ و ناچ ہوتا رہا پہر کہانا کہلایا
گیا اور دور شراب کا شروع ہوا مہاراجہ نے سب سے اول ایک شراب کا پیالہ نواب گورنر

جنرل کو اپنے ہاتھہ سے بھر کر دیا جو اُسنے نہایت تعظیم کے ساتھہ پیا پھر نواب
گورنر نے مہاراجہ کو جام بھر کر دیا اور اُسنے نوش کیا پھر تو عام دور شراب کا چلا
اور سب اہل محفل بے تکلف ہو کر مے نوشی مین مصروف ہوئے جب خوب سرور
حاصل ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے انگریزی باجہ بجنے کا حکم دیا وہ باجہ
نوازون نے اس لطف سے بجایا کہ تمام اہل محفل واہ واہ پکار اُٹھے جب آدھی
رات اس عیش و عشرت مین گذر گئی نواب گورنر بہادر نے رخصت کی درخواست
کی اور مہاراجہ نے بہت سے تحایف قیمتی پیش کئے اور ایک خلعت گران بہا مع
فیل و ہودج زرنگار اپنی طرف سے نواب گورنر جنرل بہادر کو دیا اور رخصت
کیا چوتھے روز نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ کی ضیافت کی تیاری کی اور
تمام روز تیاری مین مصروف رہا شام کے قریب سکرٹر صاحب بہادر مہاراجہ
کیخدمت مین حاضر ہوا اور التماس کی کہ مہاراجہ اپنے اراکین دربار کے ساتھہ
رونق افزای خیمہ گورنری ہون چنانچہ مہاراجہ نے اپنے اراکین دربار کے ہمراہ
بڑی کروفر کے ساتھہ ہاتھیون پر سوار ہو کر دریا سے اوترا عین راہ مین نواب
گورنر جنرل بہی استقبال کو آپہنچا اور دونو حکام کمال عزت و احتشام کے
ساتھہ داخل خیمہ ہوئے اُسوقت شاہی خیمہ نہایت آراستہ و پیراستہ تہا
سینکڑون لیڈیان ماہ پیکر بانہار عزت و احتشام کے کرسیون پر جلوہ افروز
تہین مہاراجہ نے بہی وہان جاکر مصنع کرسی پر اجلاس کیا نواب گورنر جنرل بہادر
نے بعد گفتگوئے مزاج پرسی کے باجہ نوازون کو حکم دیا کہ باجہ بجائین چنانچہ
نہایت لطف سے گورون نے بجایا اور اہل محفل محظوظ ہوئے پھر سب نے کہانا
تناول کیا اور دورہ شراب کا شروع ہوا جب تمام اہل محفل نیم مست ہو گئے تو
لیڈیان پری پیکر نے ناچ شروع کیا اور آدہی رات تک ہنگامہ عیش و عشرت

گرم رکھا نصف شب تک یہہ مجلس عیش قائم رہی پہر رخصت کی ٹھہری اور
نواب گورنر جنرل بہادر نے بڑی قیمتی تحایف مہاراجہ کو دیکر رخصت کیا
اس مجلس مین جاکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت خوش ہوا اور صاحبان انگریز
کی بے تکلفی اور مہمان نوازی پر کمال رضامندی ظاہر کی پانچوین روز مہاراجہ
فوج انگریزی کی قواعد دیکھنے پر مستعد ہوا اور سردار ہری سنگہ نلوہ کو حکم دیا
نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین حاضر ہوکر اس امر کی اطلاع دیوی کہ مہاراجہ
فوج کی قواعد دیکھنے کو تشریف لاتا ہے جب سردار مذکور نواب گورنر کے پاس
گیا اور اطلاع پہنچائی فی الفور نواب گورنر سوار ہوکر فوج مین آیا اور فوج کو تیاری
کا حکم دیا اتنے مین خبر پہنچی کہ مہاراجہ بہی اپنی خیمہ گاہ سے سوار ہوکر دریا تک
آپہنچا ہے اُسی وقت نواب گورنر پیشوائی کو گیا اور مہاراجہ کو ساتھہ لیکر فوجین
آیا پہلے توپخانے کی جنگی قواعد شروع ہوئی اور توپون کی آواز گنبد گردون
گردان تک پہنچی پہر پلٹن کی قواعد ہوئی پہر سواری کی فوج نے اپنے ہنر و فن
دکہلائے مہاراجہ وہ قواعد دیکھکر کمال خوش ہوا پہر صاحبان انگریز ہر ایک
فوج کے فرد میدان مین آئے اور اچھے اچھے کرتب دکہلائے پہر مہاراجہ کے
اراکین دربار امتحان کے میدان مین آئے سب سے اول راجہ دہیان سنگہ نے
اچھے اچھے گولہ توپ کے نشانہ لگائے بعد ازان راجہ سچیت سنگہ و راجہ گلاب
سنگہ و سردار ہری سنگہ نلوہ و جرنیل الہی بخش و جرنیل ونتورہ صاحب و جنرل
لارڈ صاحب وغیرہ نے ایسے مردانہ کام میدان مین کئے کہ صاحبان انگریز حیران
رہ گئے کیونکہ انکو امید نہی کہ مہاراجہ کے عمائد سلطنت جنگی کام سے بالکل بے بہرہ
ہونگے جب سب کے سب اپنے ہنر و فن دکہلا چکے تو مہاراجہ رنجیت سنگہ خود میدان
مین آیا اور ایک برنجی لوٹہ میدان مین رکہکر گہوڑے کو جولان دیا دو تین مرتبہ

تلوار کی نوک سے لوٹہ کو خط کش کیا غرض اُس روز مہاراجہ رنجیت سنگہ کی مہمانداری
اور اُسکے مصاحبون کی جوانمردی صاحبان انگریز کے دلپر کا نقش وفی الحجر
ہوگئی اور مہاراجہ نے نہایت خوش وخرم ہوکر اپنے خیمہ کیطرف معاودت کی
چوتھے روز یہہ تجویز قرار پائی کہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کی فوج کی قواعد
دیکھنے کے لئے تشریف لائے علی الصباح مہاراجہ نے تمام فوج کے نام احکام
جاری کئے کہ آراستہ ہوکر قواعد پر مستعد ہون جب فوج آراستہ ہوچکی شہزادہ
کہڑک سنگہ وشہزادہ شیر سنگہ وراجہ گلاب سنگہ نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشوائی کو
مامور ہوئے جب نواب گورنر جنرل رونق افروز لب دریا ہوا تو مہاراجہ نے خود
استقبال کیا اور نواب گورنر جنرل کو فوج مین قواعد دکھلائی اُسوقت بہی فوج سوار
و پیادہ اور توپخانہ کے گولہ اندازون نے ایسے ایسے ہنر وکرتب دکھلائے کہ نواب
گورنر جنرل بہادر کمال محظوظ ہوا اور سب کی نسبت کلمات تحسین وآفرین زبان پر
لایا اُسی روز شام کے وقت مجلس الوداع کی منعقد ہوئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
اپنے تمام ارکین دربار کے ساتہہ ایوان گورنری مین تشریف لے گیا بعد شوقیہ
گفتگو کے از سر نو دقایق محبت واتحاد کے دونو سرکارون کیطرف سے لکہے گئے
اور مواہیر و دستخط دونو والیان ملک کے اسپر ہوئے رخصت کے وقت نواب گورنر
جنرل بہادر نے دو عمدہ توپین جنکے گہوڑے بہی نہایت اچہے تہے مہاراجہ کو دین
درخاست کے وقت مہاراجہ نے سکرٹر صاحب کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ امیران
سندہ جیسا کہ چاہئے اطاعت نہین کرتے اُن سے معاملہ یکسو کرنا مناسب ہے اگر سرکار
انگریزی کو یہہ منظور ہو کہ اسملک کو وہ فتح کرین تو ہم بہی امداد کے لئے حاضر ہین اور
اگر سرکار انگریزی کا خیال اسطرف نہین ہے تو ہمکو اجازت ہوجائے کہ ہم اوس
تمام ولایت کو سر کرکے اپنے علاقہ کے شامل کرلین چونکہ انگریزون کو خود فتح کرنا اُس

ملک کا منظور تہا کچھہ جواب نہ پایا دو سے روز دونو والیان اپنی اپنی فرودگاہ سے اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوگئے ۲۲- ماہ مگہر کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کبور تہلہ کے رستہ لاہور مین داخل ہوا تب مہاراجہ کو سہبات کی خبر پہنچی کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے سندہ کے ملک کے فتح کرنے کے لئے کرنیل ٹونیچر صاحب بہادر کو ایک شائستہ فوج کے ساتہہ روانہ کر دیا ہے آغاز سمت ۱۹۹۹ بکرمی مین دیوان دینا ناتہہ ملکی دیوان نے عریضہ گذرانا کہ صادق محمد خان والی ڈیرہ غازیخان نے دو سال سے زر خراج داخل نہین کیا اسکی تجویز معقول ہونی چاہئے چنانچہ جنرل ونتورہ صاحب کو حکم ہوا کہ اپنی پلٹنین اور توپخانہ لیکر ڈیرہ غازیخان کو جائے اور دو لاکہہ روپیہ وصول کرے وہان سے فرغت پاکر بہاولپور کو جائے اور چار لاکہہ روپیہ نواب سے لیکر بہیجدیوے چنانچہ جرنیل ونتورہ صاحب لاہور سے پہلے غازی خان کے ڈیرہ کو گیا صادق خان سے روپیہ بہم نہ پہنچا اسواسطے جرنیل ونتورہ نے وہ ملک ضبط کرکے چھہ لاکہہ روپیہ کا مال نقد و جنس قرق کیا اور لاہور کو بہیجدیا پہر بہاولپور مین پہنچا چونکہ نواب بہاولپور کا صاحبان انگریز کی خدمت مین درخواست حمایت کی گزران چکا تہا بانتظار احکام انگریزی کے پندرہ روز تک لیت ولعل کرتا رہا جب جرنیل ونتورہ نے اوسکو کمال تنگ کیا تو ایک لاکہہ روپیہ ادا کیا اور باقیماندہ کے لئے دو ماہ کا وعدہ کیا بعد فراغت اس کام کے جرنیل ونتورہ صاحب کی خدمت مین لکہا کہ شہر خیرپور سندہ اس مقام سے بہت قریب ہے اگر اجازت ہو تو وہان جاکر اپنا قبضہ کرون چونکہ انگریزی فوج اسوقت سندہ کیطرف مامور ہو چکی تہی مہاراجہ نے بنظر اتحاد و سرکارین عالیہین اسمین اجازت ندی اور وہ بہادر اپنی فوج لیکر لاہور کو چلا آیا انہین ایام مین پے در پے شکایتین ناظم کشمیر کی مہاراجہ کے گوش گزار

ہوئین اسواسطے شہزادہ شیر سنگہ کشمیر کا ناظم مقرر ہوکر کشمیر کو روانہ ہوا اور شہزادہ
گہڑک سنگہ چنیوٹ کیطرف بہیجا گیا کہ زمینداران اُس نواح سے جو متمرد ہو رہے ہین زر
مالیہ وصول کرے اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے نام حکم جاری ہوا کہ راولپنڈی اور
اٹک کیطرف جاکر افغانان سرکش کا انتظام کرے اُنہین ایام مین خبر آئی کہ ایک انگریز
سیاح سکندر برنس نام مع پنڈت موتی لال دہلوی کے بارادہ سیاحت ملک خراسان
اور ایران کے فیروزپور مین آیا ہے مگر سکہان فوج اکالیہ نے جو گذر پر مامور ہین اُسکو
دریا سے اوتر نے نہین دیا یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے جمعدار خوشحال سنگہ کو اُسطرف
مامور کیا کہ بحفاظت تمام سیاح مذکور کو لاہور لے آوے چنانچہ جمعدار خوشحال سنگہ
دریاے ستلج تک جاکر صاحب کو سانہہ لے آیا مہاراجہ نے اُسکی بڑی خاطر کی اور وہ
صاحب چند روز رہکر خراسان کو روانہ ہوا پہر سر کلارڈ ویڈ صاحب بہادر واسطے
گفتگو معاملہ کابل اور انتظام رستہ دریاے سندہ کے لدہیانہ سے لاہور مین آیا اور
اظہار کیا کہ اگر مہاراجہ اجازت دین تو کشتیان اسباب تجارت کی دریاے سندہ
کے رستہ پشاور و کابل کو جایا کرین چونکہ پہلے بہی بسبب اسبات کے کہ انگریزی
فوج بسر کردگی مالٹجر صاحب بہادر کے علاقہ سندہ کیطرف بے اطلاع مہاراجہ کے
مامور ہوئے تہے مہاراجہ انگریزون کیطرف سے کشیدہ خاطر تہا اب ویڈ صاحب کی
اس درخواست سے کہ مہاراجہ اسباب تجارت کے لیجانے کے لئے دریاے سندہ
سے رستہ دین مہاراجہ زیادہ تر ناراض ہوگیا اور مراسلہ شکایتی نواب گورنر جنرل بہادر
نے یہہ تحریر کیا کہ اگر مہاراجہ ماموری فوج جانب سندہ سے ناراض ہے تو اب واپس کرلی
جائیگی اور جو ویڈ صاحب درباب اجراے رستہ دریاے سندہ کی درخواست کرتا ہے اُسکا
اجرا بہی اگر موجب کدورت مزاج مہاراجہ ہو تو موقوف رہے اُنہین ایام مین مقام شکارپور
سندہ سے ایک خط شاہ شجاع الملک کا بمضمون اسمی مہاراجہ رنجیت سنگہ آیا کہ آجکل شاہ

روس نے کمال قوت حاصل کرلی ہے اور بہت سی سلطنتین اسکی ترقی و افزایش و فتوحات
سے پامال ہوگئے ہین اب اُسکا ارادہ ہے کہ خراسان کے علاقہ پر بھی یورش کرے
پس اگر اُسنے خراسان کا علاقہ لے لیا تو پھر مہاراجہ اور صاحبان عالیشان کو نہایت
دقت ہوگی اب اگر مہاراجہ میرا مددگار رہو تو مین خراسان کا ملک تسخیر کرون بعد پہنچنے اس
خط کے مہاراجہ نے بصلیت اس حال کی دریافت کی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بیان
شاہ شجاع کا درست ہے تو عند الجواب شاہ کو امداد کا امیدوار کیا اور اجازت دی کہ
شاہ شجاع خراسان پر اپنا قبضہ کرلے اور مہاراجہ کو ایک عہدنامہ لکھدی کہ درصورت
قابض ہوجانے ملک خراسان کے شاہ کو نسبت علاقہ کشمیر و ملتان و پشاور و ڈیرجات
کے کچھہ دعوی نہوگا چنانچہ شاہ شجاع نے وہ عہدنامہ بھی اپنی مہر سے لکھکر بھیجدیا
اور ایک عہدنامہ مہاراجہ کیطرف سے در باب اتحاد و یک جہتی شاہ شجاع کے تحریر
ہوکر شاہ شجاع کے نام بھیجا گیا اور اُسمین درج ہوا کہ جب شاہ شجاع سلطنت کابل
پر قابض ہوجائیگا تو علاقہ کشمیر و ملتان و پشاور و ڈیرجات کا ملک خالصہ جی کا
متصور ہوگا شکارپور سندہ وغیرہ علاقجات سے مہاراجہ کو غرض نہوگی جب فیمابین
شاہ شجاع اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سررشتہ محبت و اتحاد کا انعقاد پاگیا تو دونو
کے وکیل ایک دوسری کے دربار مین رہنے لگے اور تھوڑے عرصہ مین شاہ نے بامداد
امیران سندہ کے تیس ہزار فوج جمع کرلی اور مستعد ہوا کہ کابل و قندہار پر یورش کرے
ایک روز عرضی وکیل مہاراجہ کی جو شاہ کے دربار مین رہتا تھا اس مضمون سے
آئی کہ شاہ شجاع نے سر دربار یہہ بات کہی کہ بادشاہ ہونگا عہدنامہ طاقت سے متعلق
ہے جب اسلام کا بادشاہ سریر ارائے سلطنت ہوگا تو یہہ عہدنامہ بالای طاق رکھدیا
جائیگا بلکہ الماس کوہ نور بھی سکھہ حاکم سے چھینکر زیب بازو ہی شاہ اسلام ہوگا اسبات
کے سننے سے مہاراجہ کمال ناخوش ہوا اور خفیہ مراسلات بنام سردار دوست محمد خان

امیر کابل و امیران سندہ کے جاری کئے کہ شاہ شجاع تمہارے ملک کو جہین لینے کو
مستعد ہے تمکو خبردار رہنا چاہیئے بلکہ سردار دوست محمد خان کے خط مین تو
یہہ بات بہی درج کی کہ اگر تم شاہ شجاع کے ساتہہ جنگ کرکے اُسکی جمعیت کو
پراگندہ کردوگے تو بعوض اس خدمت کے زر نذرانہ جو پشاور کے علاقہ سے
ہم لیتے ہین وہ تمکو معاف کردینگے علاقہ کشمیر سے بہی کچہہ تحفجات سالانہ
تمہارے واسطے مقرر ہوجائینگے الغرض شاہ شجاع اپنی فوج جمع کرکے سندہ کے
راستے قندہار کو گیا پر دل خان قلعدار قندہار نے جب اُسکے آنیکی خبر سنی
دوست محمد خان کو اُسنے کابل سے طلب کیا اگرچہ پہلے افغانی فوج شاہ شجاع
اپنے ولی نعمت سے لڑنا مکروہ جانتے تہے مگر جب دوست محمد خان نے یہہ ظاہر
کیا کہ شاہ انگریزون کیطرف سے اسواسطے اس طرف آیا ہے کہ یہہ علاقہ فتح
کرکے سبکو عیسائی بنائے اس صورت مین شاہ کے ساتہہ لڑنا عین جہاد ہے
اور یہہ لڑائی دین اسلام کی حمایت مین داخل ہے ایسی ایسی تقریرین جب افغانون
نے سنی تو اُنکو یقین آگیا اور لڑنے کو تیار ہوگئے اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی
ہزارون آدمی قتل ہوئے آخر کار شاہ شجاع بدنصیب اُس لڑائی مین شکست
کہائی اور کل سامان جنگ و خزانہ وغیرہ جو شاہ نے بڑی مشکل سے بہم پہنچایا
تہا دوست محمد خان کی فوج لوٹ کرلے گئی اور شاہ بحال تباہ اس مہلکہ سے خلاص
پاکر کرتا پڑتا لدہیانہ مین پہنچا مہاراجہ یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوا انہین ایام مین
شہزادہ کہڑک سنگہ سکہر کیطرف مامور ہوا کہ اسد خان مالک علاقہ سکہر کو سرکار
کا باجگزار بنائے اگر وہ مقابلہ پیش آئے تو علاقہ اُسکا اُس سے چہینکر شامل ممالک
محروسہ کرے جب شہزادہ فوج لیکر سکہر مین پہنچا تو وہ اپنے علاقہ کو چہوڑ کر
پہاڑ پر چڑہ گیا اس ارادہ پر کہ وہان جاکر افاغنہ کوہ سلیمان کو اپنے ساتہہ ملاکر

مہاراجہ کی فوج پر یورش کرے چونکہ اُسکی حرکات سے احتمال برہا ہونے بڑی فساد
کا تہا اسواسطے اور فوج شہزادہ کہڑک سنگہ کی امداد کو مامور ہوئی اور دیوان ساونمل
ناظم ملتان کے نام حکم لکہا گیا کہ منجملہ کل فوج مستعینہ ملتان کے تہوڑی آدمی قلعہ کی
حفاظت کے لئے اپنے پاس رکہہ لے باقی کل فوج شہزادہ کہڑک سنگہ کی امداد کو روانہ
کردی شہزادہ کہڑک سنگہ نے صادق خان کے بہاگ جانے کے بعد اُسکے علاقہ مین
اپنا عمل دخل کرلیا اور وہ تمام علاقہ ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ کے عوض مین جرنیل
وینتورہ صاحب کو دیدیا دو گہوڑے علاوہ اُسکے سالانہ اُسکے ذمہ دینے قرار پائے
ابتدای سنہ ۱۸۳۹ بکرمی مین ہاڈری الف صاحب سبلج لاہور مین آیا مہاراجہ نے اُسکی
بڑی عزت کی اور اُسکی ضیافت کا سامان روزمرہ سرکار سے ملتا رہا اُسکی باتین اکثر اوقات
مہاراجہ بڑی توجہ سے سنتا تہا ایکروز اُسنے مہاراجہ کے روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ
سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونگے شاہان نامدار و تاجداران
دوی الاقتدار اُسکی اطاعت کرینگے تمام زمانہ کی بیعت اُنکے ہاتہہ پر ہوگی مہاراجہ نے جواب
دیا کہ تعین وقت اور زمانہ ایسے اُمور مین کہ نہ کوئی اہل کرامت کرسکتا ہے اور نہ اہل نجوم
یہہ تقریر بایہ صدق سے خالی ہے ماہ جیٹھہ مین مہاراجہ نے اپنے ملک کا دورہ شروع
کیا لاہور سے کوچ کرکے وزیرآباد مین آیا وہانسے مہادر دہیر پور کیطرف ہوتا ہوا رہتاس
مین پہنچا اُس مقام پر سر کلارڈ ۔ بیڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر بہادر مہاراجہ کے پاس آیا
اور شامل مہاراجہ کے بنڈ دادنخان وڈیرہ اسماعیل خان کے سفر مین رہا مہاراجہ نے
اس سفر مین باتفاق صاحب کے بہت سا شکار کہیلا اور ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا اور
صاحب کے ساتہہ ایسی محبت ہوئی کہ مہاراجہ نے اُسکو فرزند دلبند کے خطاب سے مخاطب کیا
ستائیسوین ماہ مکہر کو مہاراجہ لاہور مین داخل ہوا سر کلارڈ بیڈ صاحب کا آنا مہاراجہ کی خدمت
مین صرف اسواسطے تہا کہ دریای سندہ کے ذریعہ سوداگران انگریزی کی آمد و رفت جاری

ہوجائے چنانچہ مہاراجہ نے یہہ بات منظور کرلی اور ایک دستور العمل اسباب مین لکھا گیا
ستر ہوین ماہ پوس کو ویڈ صاحب اد ہیانہ کو روانہ ہوگیا اُسی مہینے مین اسد خان سنگھر والہ
کہ اپنے علاقہ سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا تہا معرفت جرنیل وٹورہ صاحب کی حاضر ہوا مہاراجہ
نے بموجب سفارش جرنیل وٹورہ کے تیرہ ہزار روپیہ کی جاگیر منجملہ اُسکے علاقہ کے اُسکو عطا
کی اور خلعت دیکر رخصت کیا اسی سال جرنیل الارڈ صاحب ملازم مہاراجہ نے ارادہ ولایت
جانیکا کیا مہاراجہ نے اُسکو رخصت عنایت کی اور پانچہزار روپیہ نقد اور پچیس ہزار روپیہ کا
پشمینہ اُسکو نوشیخانہ سے عطا کیا علاوہ اُسکے پانچہزار روپیہ رستہ کا خرچ دیکر اُسکو ممنون و
مشکور کیا ماہ پہاگن مین عریضہ اخبار نویس بہاولپور سے مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ علاقہ بہاولپور
مہاراجہ کی حکومت سے نکل گیا نواب والی بہاولپور نے اپنا عریضہ نواب گورنر جنرل
بہادر کیخدمت مین گذرانکر درخواست کی کہ آیندہ سرکار انگریزی مجھکو اپنی زیر حمایت و
حفاظت رکہے اور سرکار لاہور سے میرا تعلق بکلی چہوڑا دے خراج سالانہ جو قرار پائے
مجھسے سرکار انگریزی لیا کرے چنانچہ یہہ درخواست اُسکی منظور ہوئی اور سر کلاڈ
ویڈ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر حسب الحکم لارڈ گورنر کے بہاولپور مین آیا اور قرار نامہ
نواب سے درباب اطاعت سرکار انگریزی کے لکہا یہہ خبر سنکر مہاراجہ متغیر ہوا کیونکہ
اُسکو صاحبان انگریز کی دوستی پر یہہ توقع نہ تہی اگرچہ وہ ریاست مثل ریاست فرید
کوٹ و ناہہ و پٹیالہ وغیرہ کے مہاراجہ کی حدود کے باہر تہی مگر رئیس بہاولپور کا
مدت مدید سے خراج گزار سرکار لاہور کا تہا دو روز کے بعد ایک خط ویڈ صاحب
بہادر ایجنٹ انگریزی کا بدمضمون کہ رئیس بہاولپور نے اپنی مرضی سے اطاعت
سرکار انگریزی کی قبول کی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے اُسکی درخواست
منظور فرماکر اُسکو سرکار انگریزی کی حمایت مین لیا ہے آیندہ مہاراجہ رنجیت
سنگہ والی لاہور ربط اتحاد سرکار انگریز بہادر کے اس ریاست کو اپنی مزاحمت سے

بری تصور فرمائیگا اور مطالبہ کسیطرح نذرانہ یا خراج کا رئیس مذکور سے غیر واجب سمجھیگا
یہہ خط سنکر اگرچہ مہاراجہ نے دل مین بہت پیچ و تاب کہایا مگر مناسب نہ سمجھا کہ
صاحبان انگریز کا مخالف ذرہ سی بات مین ہو چونکہ شہزادہ شیر سنگہ سے بسبب
عیش و عشرت کے انتظام خطہ کشمیر نہو سکا اور اُسکے کارواروں سے وہ ملک
ایسا خستہ حال ہوا کہ دیوان موتی رام اور کرپا رام کے عہد مین آٹھہ ہزار دکانین
شالباف لوگون کی سری نگر مین جاری تہین شہزادہ کے عہد مین کُل ایکہزار پچاس
دوکانین باقی رہ گئین اور سب کے دیوالے نکل گئے اور دوکانین اوجڑ گئین مہاراجہ
نے یہہ حال سنکر شہزادہ شیر سنگہ کو عہدۂ نظامت سے معزول کرکے جمعدار خوشحال
سنگہ کو اس خدمت پر متعین کرکے بھیجدیا مگر جمعدار خوشحال سنگہ نے کشمیر پہنچکر
وہ انتظام کیا کہ تمام خطہ کشمیر کا اُجڑ گیا تمام کارخانہ داروں کو باندہکر اُسنے لوٹ لیا
شہر سری نگر کی رعایا جنکو گہر سے نکلنا اور مرجانا برابر تہا گہرون کو چھوڑ چھوڑ کر بہاگ نکلے
ہزارون آدمی ننگے بہوکہے کشمیری لاہور و امرتسر وغیرہ آبادیون مین کشمیر سے نکلکر
آگئے اور گلی گلی اور کوچہ کوچہ بے تعداد دریوزہ گری کرتے پہرتے تہے ہر بازار مین ہرے
خدا کی آواز سنائی دیتی تہی سینکڑون بہوکہون مارے گلیون اور بارون مین مری پڑی
نظر آتے تہے اور اہل محلہ کو اُنکی مردون کو اُٹہانا اور دفنانا مشکل پڑجاتا تہا اب تک جو کشمیری
لاہور و امرتسر و لدہیانہ و نورپور وغیرہ شہرون مین پائے جاتے ہین اُسی وقت کے
آئے ہوئے ہین جمعدار خوشحال سنگہ کو کشمیر جاکر ایسے غضب کی آگ بہڑکی کہ اُسنے گانو
کے گانو اور قصبون کے قصبے لوٹ لئے جسطرح کوئی کسی دشمن کے ملک کو لوٹتا ہے
خدا بخش کوتوال جو کشمیریون کے روزمرہ مرنے کی رپوٹ مہاراجہ کیخدمت مین صرف
شہر لاہور کے اندر کی کرتا تہا تو دو سو اڑہائی سو روز سے کم تعداد نہوتی تہی اور مہاراجہ
سنکر کمال حسرت مین آتا تہا غرض اُس آفت مین مبتلا ہوکر کشمیریونکی وہ حالت ہوئی

کہ کبھی کسی تاریخ مین ایسا ذکر درج نہین ہے کہ بادشاہ کے ناظم نے اپنے مالک
کی رعیت کو لوٹ کر جلا وطن کر دیا ہو لاہور مین اُسوقت جب مہاراجہ کی سواری
باہر نکلتی تو سینکڑون کشمیری سر و پا برہنہ مہاراجہ کی سواری کے چارونطرف
براہی خدا براہی خدا کرتے ہوئے چلے جاتے تہے سینکڑون من آٹا روزمرہ اونکو
تقسیم کیا جاتا تہا جب کشمیر حیطہ نظیر کی رعیت ایسی دوزخ مین گرفتار ہوئی اور
تمام علاقہ اوجڑ گیا تو مہاراجہ نے کمال غضب مین آکر جمعدار خوشحال سنگہ کو کشمیر
کی نظامت سے برخاست کیا اور جواب دہی کیواسطے حضور مین بلایا جرنیل مہیان
سنگہ کو اسکی جگہہ نامور کر کے جسقدر کشمیری جمع ہو سکے جمع کر کر اور رستہ کا خرچ دیکر
جرنیل مہیان سنگہ کے ساتہہ بہیجے کہ اپنے وطن مین جاکر آباد ہون یہہ خبر پاکر ہزارون
کشمیری واپس چلے گئے اور ہزارون جو بالکل برباد ہوکر آئے تہے جا بجا کلکتہ و
بمبئی و امرتسر و لاہور وغیرہ مین رہ گئے جب جرنیل مہیان سنگہ کشمیر مین گیا اُسنے
اپنی حسن تدبیر سے دوبارہ رعیت کو آباد کیا اور عوض آباد ہونے کے ایک ایک سال
کا خراج زمینداروں کو معاف کر دیا اور تاجرون اور اہل حرفہ کو بہی محصول مین بہت
تخفیف دی اور سب کارخانے پہر جاری کر دئے اور علاقہ مین صورت آبادی کی نظر
نمودار ہوئی جمعدار خوشحال سنگہ جب لاہور مین آیا مہاراجہ اُسپر سخت ناراض ہوا
اور ایک ماہ تک دربار مین حاضر ہونیکی ممانعت کی بعد ایک ماہ کے راجہ دہیان سنگہ
اور راجہ گلاب سنگہ کی سفارش سے تقصیر معاف ہوئی اور حکم ہوا کہ جمعدار خوشحال
سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ دونو ڈیرہ اسمٰعیل خان مین جائین اور نواب شہنواز خان سے
وہ علاقہ لیلین اور علاقہ بنون ٹانک اُس کے عوض مین نواب مذکور کو دیکر اُسکا عمل و
دخل کرادین اس سال مین مہاراجہ بہت بیمار ہوگیا اور ہزارہا روپیہ خیرات غربا و
فقرا کو بانٹا گیا ابہی مہاراجہ کچہہ بیمار ہی تہا کہ جشن دسہرہ کا آپہنچا مہاراجہ نے اُسی

بیماری کی حالتمین اجلاس کیا اور نذرین لیکر خلعت بخشے اور بڑا جشن کیا جشن
دسہرہ کے بعد پشاور سے خبر آئی کہ افغانان یوسف زئی نے کمال فساد برپا کیا ہے
اور سرکاری رعیت کو بہت تنگ کر رکھا ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے سردار ہری
سنگہ کو ایک قاہرہ فوج کے ساتھہ اودہر کو روانہ کیا اور تاکید کی کہ مفسدون کی
ایسی سرکوبی کرے کہ آیندہ سر اُٹھانے کے لایق نرہین چنانچہ وہ جوانمرد یوسف زیون
مین گیا اور سخت سزا زمینداران مفسد کو دی چونکہ اب تک علاقہ پشاور کا انتظام جیسا
کہ چاہیے عمل مین نہین آیا تہا بلکہ اہالیان سلطنت کابل کے قبضہ مین ہی وہ علاقہ رہا
اور مہاراجہ اُن سے خراج سالانہ وصول کرتا رہا ہر چند کہ مہاراجہ نے بارہا فوج کشی
کی اور اٹک پار کا بہت سا ملک شامل خالصہ کے کر لیا مگر شہر پشاور مع علاقہ ملحقہ کے
بعوض نذرانہ سالانہ کے وزیر کابل کے خاندان کو مسلم و برقرار رکہا سردار سلطان محمد خان
حاکم حال نے ڈیڑہ برس تک ایک خرمہرہ خراج پشاور کا مہاراجہ کے خزانہ مین داخل نہ کیا
اور پہلے بہی کبہی بغیر فوج کشی کے خراج پشاور سے وصول نہوا تہا اسواسطے مہاراجہ
نے مناسب تصور کیا کہ پشاور کا علاقہ خاندان افغانی سے لے لیا جائے چنانچہ کنور
نونہال سنگہ اپنے نوجوان پوتے کو پشاور کی حکومت پر مامور کیا اور ایک پروانہ سردار
ہری سنگہ نلوہ کے نام جاری کیا کہ علاقہ یوسف زیان سے فوج لیکر پشاور آجائے اور
بہ نیابت کنور نونہال سنگہ کام کرے سردار سلطان محمد خان کو یہ خبر ملی کہ کے پشاور پر اپنا
قبضہ کر لے لاہور سے بہی جنرل ونتورہ صاحب مع اپنی پلٹنون اور توپخانہ کے پشاور
کو بہیجا گیا ماہ چیت سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین یہہ تمام فوجین پشاور مین جمع ہوگئین چونکہ کرنیل
ارت صاحب فرنگی بہی مع اپنی فوج کے اس سفر مین کنور نونہال کے ہمراہ تہا سب سے اوّل
یہہ دریا اٹک سے اترا اور جاتے ہی قلعہ بالاحصار پر بآسانی قبضہ کر لیا کنور نونہال سنگہ
کے انتظام سے کوئی بے انتظامی ہونے نہ پائی ورنہ بوقت پہنچنے فوج کے گانو کے گانو

لٹ جاتے تھے اور رعیت قتل و غارت ہو جاتی تھی چونکہ مہاراجہ کو یقین کامل تھا کہ یہ افغان
پشاور کبھی بے جنگ و جدل شہر اپنے قبضہ سے نہ چھوڑینگے اسواسطے پے در پے
فوج لاہور سے پشاور کو روانہ ہوتی گئی کنور کشمیرا سنگھ کو ایک رجمنٹ اور دو پلٹنین
اور توپخانہ دیکر اٹک کو روانہ کیا پھر سردار تیج سنگھ کو اُسکے کمک کے ساتھ پشاور کو
مامور کیا اور یہہ سب فوج بکوچ متواتر پشاور مین جمع ہو گئے پھر بھی اطمینان
نہوا اور مہاراجہ نے خود بھی پشاور جانے کا ارادہ مستحکم کیا اور لاہور سے
چلکر بمقام رہتاس پہنچا اور راجہ گلاب سنگھ کو حکم دیا کہ سرکار سے اول بکوچ بلغار
پشاور جا پہنچے ابھی مہاراجہ رہتاس مین ہی تھا کہ خبر آگئی کہ کنور نونہال سنگھ نے
اپنا قبضہ بے جنگ و جدل پشاور پر کر لیا اور سردار سلطان محمد خان نے اطاعت
منظور کر کے شہر شہزادہ کے حوالہ کر دیا مہاراجہ یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوا
اور ایک ماہ تک بمقام رہتاس سیر و شکار مین مصروف رہا غرض اُس قیام
سے یہہ نہی کہ ہر چند سردار سلطان محمد خان نے شہر کی حکومت شہزادہ کو دیدی
ہے تاہم سردار دوست محمد خان وغیرہ اُسکے بھائی بندون کو یہہ امر ناگوار
گذریگا اور وہ ضرور فساد برپا کرینگے چنانچہ ایک خط سردار دوست محمد خان
کا اسمی کنور نونہال سنگھ بدمضمون آیا کہ شہر پشاور کابل کا وطن شمار کیا
جاتا ہے اور ہمیشہ سے ماتحت سلطنت کابل کے رہا ہے اب بھی اگر مہاراجہ رنجیت
سنگھ یہہ شہر مجھکو دیدین تو ایک لاکھ روپیہ نذرانہ اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ
خراج پشاور کے علاقہ کا مہاراجہ کے خزانہ مین داخل ہوتا رہیگا اور اگر یہہ
درخواست منظور نہوگی تو مین بیشمار غازی جمع کر کے مہاراجہ سے جنگ کرونگا
شہزادہ نونہال سنگھ نے وہ خط بجنس مہاراجہ کے پاس بھیجدیا اور سردار دوست
محمد خان کیطرف جواب لکھا کہ مین حسب الحکم مہاراجہ کے پشاور مین آکر قابض ہوا ہون

آپ نے جو لکھنا ہو مہاراج کیخدمت مین لکھو بعد پہنچنے اُس خط کے مہاراجہ کو یہہ بہی خبر پہنچی کہ سردار دوست محمد خان اپنی فوج لیکر کابل سے جلال آباد آگیا ہی اب وہ بکوچ متواتر پشاور کو آئیگا یہہ خبر سنتے ہی مہاراجہ نے رہتاس سے پشاور کو کوچ کیا اور پچیسوین ماہ بیساکہہ ۱۸۹۲ بکرمی مین بمقام چمکنی جا اُترا افغانی فوج بہی درہ خیبر سے نکلکر میدان مین خیمہ زن ہوئی اور ایسی جلدی کی کہ اُسی روز پانچ چھہ ہزار مسلمانی فوج کا دستہ مصر سکہراج کی فوج کے روبرو جو دریاے باڑا کے کنارے اُتری ہوئی تہی آکر مقابل ہوا دوپہر سے شام تک مقابلہ رہا اس میدان مین افغان غالب رہے اور سکہہ مغلوب اسواسطے سکہی فوج کو مہاراجہ کیطرف سے ابہی لڑائی کا حکم نہین پہنچا تہا اسواسطے اس لڑائی مین اپنا بچاؤ کرتی رہی اور کہل کر نہ لڑی شام کو افغان اپنے ڈیرہ کو واپس چلے گئے ۲۷ ماہ بیساکہہ کو مہاراجہ نے مقام چمکنی سے کوچ کرکے شہر مین داخل ہونے کا ارادہ کیا اور کنور نونہال سنگہ برسم استقبال خدمت مین حاضر ہوا مہاراجہ نے کمال شوق سے اُس نونہال بوستان سلطنت کو اپنے زانو پر بٹہلایا اُس جگہہ سردار سلطان محمد خان بہی حاضر ہوا مہاراجہ اُسپر کمال ناراض ہوا اور حاضری کا حکم نہ دیا کنور نونہال نے اُسکی تعریف اور سفارش کی اور کہا کہ سردار سلطان محمد خان نے برخلاف اپنے حقیقی بہائی سردار دوست محمد خان کے شہر پشاور پر بہارا قبضہ کرادیا ہے اسبات پر اُسکا بہائی اسکا جانی دشمن بنگیا ہے اب مہاراجہ بہی اسکی پرورش نکرینگے تو یہہ بیچارہ کہان جائیگا اسکی پرورش بہرحال واجب ہے مہاراجہ کو یہہ تقریر کنور نونہال سنگہ کی نہایت پسند آئی اور سردار سلطان محمد خان کو روبرو آنے کی اجازت دی من بعد راجہ گلاب سنگہ کو حکم دیا کہ سردار دوست محمد خان سے ڈیڑہ دو کوس پر خیمہ زن ہو دوسرے

روز فقیر عزیز الدین کو دوست محمد خان کے پاس اسواسطے بھیجا کہ وہ سردار
دوست محمد خان کو سمجھا کر لڑائی سے باز رکھے چنانچہ عزیز الدین سفیر بنکر سردار
دوست محمد خان کے پاس گیا اور اُسکو سمجھایا کہ آج ملک و مال و دولت
و لشکر وغیرہ بادشاہی سامان مہاراجہ رنجیت سنگھ کو خدا نے دیا ہوا ہے کوئی
شخص پنجاب مین اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا نہین معلوم آپ جیسے دانا و لئیق
ایسے زبردست کے مقابل کسواسطے ہوتے ہین جسپر فتحیاب ہونیکی اُمید
نہین اسوقت مہاراجہ بیشمار فوج اور توپخانہ کے ساتھہ آپکے مقابلہ پر اوترا
ہوا ہے اور فوج بھی مستعد لڑنے پر ہے مگر مہاراجہ نہین چاہتا جو خونریزی
ہو اور بندگان خدا قتل ہون اسواسطے مجھکو آپ کی خدمت مین بھیجا ہے
کہ آپ کی خدمت مین ان تمام مراتب کا انکشاف کرون یہہ تقریر عزیز الدین
کی سنکر سردار دوست محمد خان کمال غضب مین آیا اور فقیر عزیز الدین کو نظر بند
کر لیا مگر دل مین ایسا ڈرا کہ اُسوقت لڑنا اُسنے مناسب نجانا کیونکہ ملکیہ فوج اُسوقت
اُسکی ہمراہی مین نہ تھی شام کے بعد پھر سردار دوست محمد خان نے فقیر کو پھر
بلایا اور کہا کہ تم اتنا کام کر سکتے ہو کہ مہاراجہ پشاور ہمکو دیدوے اور زر خراج
لے لیا کرے فقیر نے جواب دیا کہ اگر آپ لڑائی و فساد کو رفع کر کے دوستانہ
ملاقات مہاراجہ سے کر کے اپنی زبانی انکو کہین تو مہاراجہ بیشک آپکا کہنا مان لیگا
بعد اس تقریر کے سردار دوست محمد خان نے فوج کو واپسی کا حکم دیا چنانچہ
سب فوج درہ مین چلی گئی جب سردار دوست محمد خان خود سوار ہوا تو فقیر
عزیز الدین کو چھوڑ دیا جب فقیر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا دوست محمد خان
کے بھاگ جانے کی خبر دی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے بہت افسوس کیا اور راجہ
گلاب سنگھ کو حکم دیا کہ فی الفور اپنی فوج کے ساتھہ دشمن کا تعاقب کرے

چنانچہ وہ پہلوان فوراً سوار ہوگیا اور آدہی رات تک اندہیری رات مین
دشمن کو ڈہونڈکر چلا آیا کہین سردار دوست محمد خان کا سراغ نہ ملا بعد اس
انتظام کے مہاراجہ نے علاقہ کوہاٹ کا سردار سلطان محمد خان کو جاگیر مین
دیا جو تین لاکھہ روپیہ کے مالیت وآمدنی کا علاقہ تہا اور کنور نونہال سنگہہ کو
بسبب اُسکی خوردسالی اور کم عمری کے پشاور مین رکہنا مناسب نہ جانا اُسکو
لاہور کی روانگی کا حکم دیا اور پشاور کا یہہ انتظام کیا کہ مالی معاملہ پشاور کا
راجہ گلاب سنگہہ کو سپرد کیا اور فوجی وجنگی انتظام تحت حکم صاحبان فرانسیس
کے رکہا مگر جرنیل ونتورہ صاحب نے پشاور مین رہنے سے انکار اور بے نہایت
عذرات پیش کئے چونکہ مہاراجہ کو یہہ بات بدل منظور تہی کہ جرنیل ونتورہ صاحب
بہی پشاور مین رہے بہانہ سیر وشکار کے پشاور سے سوار ہوا اور سب کو
پشاور مین چہوڑکر حسن ابدال کو چلا گیا وہان آکر فوج ہمراہی بہی وہان طلب کرلی
اور لاہور کو روانہ ہوا جب تین منزل پشاور سے مہاراجہ پہنچ گیا راجہ گلاب
سنگہہ پشاور مین بعارضہ فالج بیمار ہوگیا اسواسطے راجہ گلاب سنگہہ پشاور
سے طلب کرلیا گیا اور جرنیل اویطویلہ صاحب فرانسیس فوج ماموره کا
قلعہ پشاور مین قرار پایا اور پہلی مارچ ماہ اساڑہ کی مہاراجہ لاہور مین
داخل ہوا اور کنور نونہال سنگہہ کی ہوشیاری وکارگزاری سے خوش
ہوکر ایک لاکھہ روپیہ کی جاگیر اُسکو مرحمت کی اسی سال کے ماہ بہادون
مین مہاراجہ خود بہی بمرض فالج بیمار ہوگیا اور زبان بند ہوگئی لاہور کے
معالج بدل وجان معالجہ مین مصروف ہوئے نواب گورنر جنرل بہادر کے
حکم سے بہی ایک انگریز ڈاکٹر مہاراجہ کے معالجہ کے لئے لاہور مین آیا اگرچہ
مہاراجہ نے اُسکو اپنے معالجہ مین دخل نہ دیا مگر اُسکی مہمانداری وخاطرداری

حد سے زیادہ کی پندرہ روز تک زبان بند رہی پھر صحت کے آثار نمودار ہوکے زبان
بھی کھل گئی اُسی حالت مین جشن دسہرہ کا آپہنچا مہاراجہ نے خود اجلاس نکیا راجہ
دہیان سنگھ وزیر نے چاندی کے بنگلہ مین اجلاس کر کے نذرین لین اور خلعتین دین
ماہ اسوج سنہ مذکور رانی فیروز پور کی حاملہ مر گئی اور انگریزون نے اُسکے ملک کو
ضبط کر کے ایک چھاونی کی بنا ڈالی یہہ چھاونی اس خیال سے قائم ہوئی کہ مہم کابل
کے واسطے یہان فوج جمع رہے اگرچہ یہہ امر خلاف شرط عہدنامہ کے تہا اور مہاراجہ
کے اراکین دربار نے اس باب مین بہت سی گفتگو بھی کی لیکن مہاراجہ بنظر محبت
واتحاد خاموش ہو رہا اور بدربار عام زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ معاملہ اتحاد
مین ایسی باتین واقع ہو جائین تو مضائقہ نہین مگر تمام پنجاب مین یہہ شہرہ ہو گیا
تہا کہ انگریزون نے پنجاب کے فتح کرنے کے لئے فیروز پور مین فوج جمع کی ہے
اسی سال مین مہاراجہ نے داغ دینے کی رسم جاری کی اور حکم دیا کہ سرکاری
گھوڑون اور اونٹون کے لئے ایک ایک آہنی آلہ مقرر ہو جو ہر ایک پر لگایا جاے
اور اراکین دربار اپنے اپنے گھوڑون اور اونٹون اور بیلون کے داغ الگ
الگ مقرر کرین چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی اور ہر ایک رجمنٹ سرکاری کے گھوڑون
پر داغ لگائے گئے سال سمت ۱۹۳۳ بکرمی کے ماہ چیت مین پہاڑ سے خبر آئی کہ وزیر
زور آور سنگھ مصاحب راجہ گلاب سنگھ نے تبت اور لداخ کے ملک مین بہت سے
فتوحات حاصل کی ہے اُسکے خدمت سے مہاراجہ بہت خوش ہوا اور اُسکو خلعت دینے کے
لئے روبرو طلب کیا جب حاضر ہوا تو بہت سے تحایف بوستینین وغیرہ اُسنے پیشکش
کئے مہاراجہ نے اُسکو ایک گران بہا خلعت بخشا اور تحسین و آفرین کی اُسنے عرض کی کہ اگر
حکم ہو تو چین کی سلطنت پر یورش کر کے مہاراجہ کی حکومت نواح چین تک قائم کردون
یہہ بات سنکر مہاراجہ ہنسا اور کہا کہ ہمکو ملوکون کی ہمت و جوانمردی پر بہی اُمید ہے

جب موقع اسبات کا آئیگا اُسطرف بہی قدم بڑہایا جائیگا چنانچہ بعد حصول خلعت
وہ لداخ کیطرف چلاگیا آہین ایام مین جرنیل اویطولیہ صاحب نے سبب کبرسنی
اور ضعیفی کے نوکری سے استعفا دیا یہہ شخص بڑا مدبر اور جابر سردار تہا اور
افغانان پشاور اس سے خوف کرتے تہے ۔ سردار ہری سنگہ نلوہ اس سال مین
سردار پاینده خان بارکزئی کے ساتہہ بہت لڑائیان لڑا اور چندبار اُسکو شکست
دی اور اُسکی طاقت کو توڑدیا اور علاقہ بنون ٹانک کے افغان لوگ مستعد جہاد کے
ہوکر قریب چار ہزار آدمی کے جمع ہوگئے اُسطرف کنور نونہال سنگہ کی ماموری عمل
مین آئی جب فوج وہان گئی تہوڑی سی لڑائی مین زمیندار متفرق ہوگئے اسی
سال مین سردار فتح سنگہ اہلووالیہ بیمار ہوکر مرگیا اور اُسکا بیٹا سردار نہال سنگہ
جانشین ہوا مہاراجہ نے اُس سے نذرانہ جانشینی کا طلب کیا چنانچہ اُسنے ادا
کیا اور خلعت حاصل کیا چونکہ جرنیل ونتورہ صاحب نے پشاور کے علاقہ مین خدمات
لائقہ انجام دی تہین مہاراجہ اُسپر بہت خوش ہوا اور خطاب مطیع الحکم حق گزار وفا
دار جرنیل ونتورہ کا اُسکو دیکر گران بہا خلعت دیا اسی سال مین کنور نونہال
سنگہ کی شادی ہوئی اور مہاراجہ کو منظور ہوا کہ یہہ شادی ایسی دہوم دہام
سے کیجائے کہ زمانہ مین قیامت تک تذکرہ اُسکا باقی رہے چنانچہ اس شادی
کی بہت تیاری ہوئی اور سر ہنری فین صاحب بہادر کمانڈر انچیف و سپہ
سالار ہند جو اُسوقت بمقام فیروزپور تہا اس شادی مین بلایا گیا اور سر کلاڈ
ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی لدہیانہ سے آیا جب سپہ سالار بہادر کی
آمد آمد ہوئی بڑے بڑے امرائے عظیم الشان اُسکی پیشوائی کو مامور ہوئے
اور جس روز سے کہ لارڈ صاحب نے سکہی سلطنت کے علاقہ مین قدم رکہا
اُس روز تک کہ پہر انگریزی علاقہ مین بعد فراغ کار شادی کے گیا کل صرف

ہاتھی گھوڑون و لشکر کا روز مرہ مہاراجہ کی سرکار سے اُسکو ملتا رہا
علاوہ اسکے تمام جاگیردار و راجے و سردار علاقہ پنجاب کے اس شادی
مین بلائے گئے راجگان نابہہ و پٹیالہ و جیند فرید کوٹ و نواب مالیر کوٹلہ
و سردار نراین گڑہ و کلسیا و کپورتہلہ و نواب منگیرہ و سنگھرو ڈھیرہ بڑے
بڑے رئیس اس شادی مین شامل ہوئے پہاڑی راجہ منڈی و سکیت
و چنبہ وغیرہ بہی بلائے گئے قریب پانچ لاکہہ آدمی کے مہمان اس شادی
مین جمع ہوگئے ان سب کو سدروز مرہ مہاراجہ کی سرکار سے ملتی رہی
اس شادی کا تمام سامان امرت سر مین ہوا اور امرت سر سے بڑی دھوم
دہام سے برات چڑہی سب مہمان ہاتہیون پر سوار ہوئے مہاراجہ نے بڑی
بڑی راجون اور سردارون خصوصًا افسران انگریزی کے ہاتہیون پر دو
دو ہزار روپیہ نقد اور پانچ پانچ سو روپیہ کی تبکیان نقرہ رکہوادین اور اجازت
دی کہ کہلے ہاتہون سے نثار کرین اور یہہ روپیہ غریب محتاج آدمیون پر
بکہیرین چنانچہ اسیطرح لاکہا روپیہ تصدق ہوتا ہوا برات لڑکی والے
کے گہر قصبہ فتح گڑہ مین پہنچی اور دوسرے روز مہاراجہ نے خود سوار
ہوکر انبوہ غربا و فقرا کو عین میدان مین روپیہ بکہیرا اور سواروں کو حکم
دیا کہ انبوہ مساکین کو چارون طرف سے ایسا محاصرہ کرین کہ کوئی جانے
نپائے چار دروازہ اُس مقام باڑہ کے مقرر ہوئے اور فی نفر دو روپیہ
اور چار روپیہ اور پانچ روپیہ حسب حیثیت دئے جاتے تہے اُسکو باڑہ
سے باہر نکال دیتے تہے اس انتظام سے کسی آدمی کا نقصان نہ ہوا
ورنہ بہت آدمی سواریون کے نیچے دم کر مرجاتے اس روز بائیس
لاکہہ روپیہ محتاجون کو تقسیم ہوا اور سامان و خرچ روشنی و آتشبازی

وغیرہ کا بھی اسیطرح پر قیاس کر لینا چاہیئے کہ کسقدر ہوگا اگرچہ اس شادی
مین مہاراجہ کا بیشمار روپیہ صرف ہوگیا مگر آمدنی تنبول کی بھی خرچ سے
کم نہوئی تھی سپہ سالار ہند نے پندرہ ہزار روپیہ راجہ دھیان سنگھ نے
ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ راجہ گلاب سنگھ و سچیت سنگھ و مصر روپ لال
وغیرہ ایک سو ارکان نے اکیاون اکیاون ہزار روپیہ غرض تخمینہ تنبول
کا قریب پچاس لاکھ روپیہ کے تھا کہ ہر ایک سردار و جاگیردار و رئیس خورد
و کلان نے اپنی اپنی حیثیت سے زیادہ اپنی بڑائی و عزت کے لئے
تنبول دیا تھا اور جو مہاراجہ نے تمام فوج سواری و پیادہ و توپخانہ کی
یکماہ کی تنخواہ تنبول مین وضع کر لی تھی وہ اُس رقم کے علاوہ رقم تھی
اس شادی مین ہر ایک سپاہی و سوار کو شیرینی دی گئی اور ایک
ایک سندیل زردوزی بھی عنایت ہوئی افسران کو بڑے بڑے
خلعت بیش قیمت بخشے گئے اور سردارون اور مصاحبون کو اُنکی عزت
کے مطابق خلعت دیئے گئے مہمانون کو بھی بعد انجام شادی کے
عطایات بیغایات سے ایسا خوش کیا گیا کہ وہ خوش ہوکر اپنے اپنے مقامات
کو روانہ ہوئے جب شادی ہو چکی تو مہاراجہ سپہ سالار بہادر کو ساتھ
لیکر لاہور آیا اور باغ شالامار مین سپہ سالار کی دعوت علیحدہ شادی
کی دعوت سے کی اور تمام باغ مین اسقدر روشنی کرائی کہ رات کا
دن کر دیا ہر ایک درخت کے ساتھ پچاس پچاس ہنڈیا جنمین چربی لگے
جلتے تھے لٹکائی تمام دیوارون کو روشنی سے سرخ کر دیا تمام
رات آتشبازی چھوٹتی رہی غرض رات برابر کمپان جشن کا ہنگامہ گرم
رہا اور دور دور سے رقاصہ لوگون کے طایفے بلائے اور سپہ سالار

صاحب کو اپنی خدمات سے خوش کیا اُس جشن کے دیکھنے والے جو
ابتک موجود ہی ہین کہتے ہین کہ ایسا جشن پہلے بہی ہمنے نہین دیکہا
تہا زان بعد بہی آجتک نہین دیکہا جیسا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
سپہ سالار صاحب کی خاطر شالامار باغ مین کی تہی بعد اختتام
جشن کے سپہ سالار صاحب کی لیڈی صاحبہ نے آرزو کی کہ ہم مہاراج
کے دولت خانہ مین جاکر مہارانیون سے ملاقات کرنا چاہتے ہین
مہاراجہ نے بخوشی اجازت دی اور زنانہ محفل کی قلعہ کے اندر بارہ
ہوئین لیڈی صاحبہ کو بہی رات کے موقع پر بلایا گیا اور تمام قلعہ مین
ایسی روشنی ہوئی کہ قلعہ نور آعلیٰ نور ہوگیا سمن برج کے اندر سے
مرد نکالدئے گئے اور مہارانی نکائن والدہ شہزادہ کہڑک سنگہ نے
مع اور رانیون اور بیشمار کنیزون کے سمن برج کے دروازہ تک
استقبال کیا اور بڑی عزت سے مثمن برج مین لیجاکر بٹہلایا اور آپسمین
کمال التفات سے گفتگو مین کین اور لیڈی صاحبہ کو بہت سا زیور
مرصع پیشکش کیا اور خلعت پہناکر رخصت کیا جب اس ملاقات سے
بہی فراغت ہوگئی تو سپہ سالار صاحب نے رخصت طلب کی اور مہاراجہ
نے بڑی عزت واحترام سے اُسکو رخصت کیا رخصت کے وقت سپہ سالار
صاحب نے مہاراجہ کی مہربانیون کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم
مہاراج کی تواضع اور احسان کے بہت ممنون ہین اور ہم کیا بلکہ عموم
سیاح وخصوص سیاحان فرنگ مہاراجہ کی مسافر پروری ومہمان
نوازی کے شکر گذار ہوکر دل وجان سے مہاراجہ کے احسانون کو یاد
کرتے ہین مہاراجہ نے جواب دیا کہ یہہ آپ صاحبون کی عین مہربانی

ہے کہ آپ اپنا کام ہج کرکے میری التجا کو قبول فرماتے ہین اور میری
شادی وغمی مین شامل ہوکر مجھکو عزت و افتخار بخشتے ہین بعد ترخیص
راجہ گلاب سنگھ کو سپہ سالار صاحب کے ہمراہ لب دریاے ستلج
تک مامور کیا اور وہ اُسکو دریا تک پہنچاکر واپس آیا جن دنون مین
کہ مہاراجہ باغ شالامار کے جلسہ مین مصروف تہا سردار ہری سنگھ
نلوہ کی عرضی بدنیضون پشاور سے آئی تہی کہ امیر دوست محمد خان
باراوہ جہاد ملکیہ کو جمع کر رہا ہے تمام افغانستان مین اُسنے شہرا
دیدیا ہے کہ اب امیر مسلمان دین اسلام کی خاطر سکہون سے لڑتا ہے
جس نے اس صواب مین شامل ہونا ہو ہو جائے چنانچہ صدہا آدمی اُسکے
پاس جمع بہی ہوگئے ہین چنانچہ مہاراجہ اُسوقت سپہ سالار صاحب
کی مہانداری مین رُکا ہوا تہا نجو یہ روانگی فوج کی پشاور کی طرف
عمل مین نہ آئی کیونکہ مہاراجہ کا یہہ بہی ارادہ تہا کہ خود بہی پشاور کو
جائیگا سپہ سالار صاحب کی رخصت کے بعد دوسری تحریر پشاور
کے اخبار نویس کے ملاحظہ سے گزری کہ حاجی خان کاکڑ ایک افسر
فوج افغانی دس ہزار فوج ملکیہ وغیرہ کے ساتہہ درہ خیبر سے نکلکر جمرود
کے قلعہ کے پاس فروکش ہوا یہہ خبر سنکر سردار ہری سنگھ نلوہ سرکاری
فوج کے ساتہہ اُس سے معرکہ آرا ہوا جسمے کمال نقصان افغانون کا
ہوا اور بہت سے مارے گئے دوسرے روز دوسری لڑائی سردار کی
افغانون سے ہوئی جس مین اُنہون نے شکست فاحش کہائی اور پس
پا ہوگئے اس خبر کے سنتے ہی مہاراجہ نے فوج کو پشاور کی روانگی
کا حکم دیا اور خود بہی بڑے بڑے سردارون کے ساتہہ پشاور کی

طرف کوچ کیا جب بڑی تیزی و تندی کے ساتھہ سواری گجرات مین
پہنچی تو پشاور سے یہہ خبر وحشت اثر گوش زد ہوئی کہ بعد شکست
حاجی خان کاکڑ کے دوست محمد خان کی بہت بڑی فوج زیر حکم حیدر خان
و اکبر خان اُسکے بیٹون کے درہ خیبر سے نکلی اور قلعہ جمرود کو گھیر لیا
قلعہ مین مہان سنگہ نام سردار ہری سنگہ نلوہ کا متبنیٰ بیٹا ایک تھوڑی
سی فوج کے ساتھہ قلعہ داری کا کام کرتا تہا مگر حتی الامکان وہ پٹھانون
کے ساتھہ لڑتا رہا افغانون نے بہت اچھی اچھی جگہہ پر مورچے لگائے
اور قلعہ پر آگ برسائی جسسے خالصہ کی فوج تنگ آئی علاوہ اسکے
قلعہ مین پانی کی ایسی کمی ہوئی کہ لوگ پیاس سے مرنے لگے اور ایک
طرف کی دیوار قلعہ کی بہی گر گئی اُس طرف قلعہ کی ساری فوج حفاظت
کرتی تہی کہ دشمن قلعہ مین نہ آجائین مگر افغانون کو ہرگز جرات نہ پڑی
کہ قلعہ پر حملہ کرتے صرف ایک مرتبہ افغانون کا حملہ قلعہ پر ہوا جسمین
قلعہ کی فوج نے کمال جوانمردی سے حملہ اُنکا روکا اور اپنی بندوقین
و توپین ایک ہی دفعہ دشمن پر سر کین جسمین پانسو پٹھان ایک ہی
مرتبہ قتل ہوا اور پٹھان پیچھے کو ہٹ گئے اس واقعہ سے جب سردار
ہری سنگہ کو پشاور مین خبر پہنچی بانتظار امداد لاہور کے ایک ہفتہ تک
قلعہ والون کی امداد کو نہ پہنچ سکا جب بالکل نا اُمید ہو گیا تو فوج موجودہ
پشاور جمع کر کے بڑی تیزی و تندی کے ساتھہ افغانون پر حملہ آور ہوا
دو گھنٹہ تک سخت لڑائی ہوئی بعد ازان سکھہ آگے بڑہنے لگے اور
افغانون کا پانو اُکھڑنے لگا آخر افغان بہاگ نکلے اور سردار ہری سنگہ
نے اُنکا تعاقب کیا اور یہانتک پیچھا کیا کہ علی مسجد کے پاس دشمنونکو

جالیا اُسوقت شام کا وقت تہا اور سورج غروب ہوچکا تہا تاریکی چہا
گئی تہی سکہون کو دیکہکر افغان بے اختیار بہاگے اور تمام اسباب و
سامان ڈیرہ کا وہین چہوڑ سکہہ حسب العادت اُس اسباب کی غارت
پر پڑگئے اور سردار ہری سنگہ دو چار خاص نوکرون کے ساتہہ میدان
مین کہڑا رہ گیا بہاگتے ہوئے افغانون نے جب دیکہا کہ فوج اب غارت
مین مصروف ہوگئی ہے تو وہ پیچہے کو لوٹے پہلے سردار ہری سنگہ پر
حملہ کیا پہلی ہی مرتبہ سردار ہری سنگہ کی چہاتی مین گولی لگی اور سخت
زخمی ہوکر گرا پہر دشمن سکہون کیطرف مشغول ہوئے اور اُنکو اپنے ڈیرہ
سے باہر نکالدیا جب سکہہ اُس مقام پر آئے جہان سردار ہری سنگہ
مجروح ہوا تہا تو سردار کو وہان سے انہی پر والکر جمرود مین لے آئے
قلعہ مین آتے ہی سردار ہری سنگہ مرگیا اور قریب تہا کہ وہان کا
انتظام بگڑ جائے مگر مہان سنگہ قلعدار جمرود نے اپنی کمال عقلمندی
سے یہہ راز فاش نکیا اور خفیہ سردار کی نعش جلادی اور لوگون سے
ظاہر کرتا رہا کہ سردار زخمی ہے ایسے نازک وقت مین کہ قریب قریب کوئی
مددگار نظر نہین آتا تہا اُس ہوشیار قلعدار نے ایسی تدبیرین کین
کہ دوبارہ افغان درہ خیبر سے باہر نکلے اور نہ آیندہ اُمید اُنکے نکلنے
کی ہے یہہ خبر جب مہاراجہ نے سنی حیرت مین آیا اگرچہ پہلے ہی فوج
بسمت پشاور روانہ ہوچکی تہی مگر اُسوقت بہت گہبراہٹ کا وقت تہا
ایک تو ایسا بڑا بہادر سردار مارا گیا دوسرے پشاور مین کوئی اور سردار ناظم
الملک الوالعزم نہ تہا اور مہاراجہ کو یہہ خیال تہا کہ ایسا نہو اسوقت دشمن خیبر
سے نکلکر پشاور لے لین اور محنت کی کرائی ضایع ہوجائے اسواسطے فوج

کو نہایت تیز حکم پشاور کے جانے کا دیا اور راجہ دہیان سنگھ و راجہ سوچیت
سنگھ کو فرمایا کہ ہمارے پہنچنے سے اول بکوچ یلغر پشاور جائین ایسے وقت
مین کہ پشاور کا یہہ حال تہا فتح خان افغان مالک بنجہار نے ارادہ جہاد
ملکیہ جمع کیا اور راجہ دہیان سنگھ کے سدراہ ہوا راجہ دہیان سنگھ
نے کمال سختی کے ساتہہ اُسپر حملہ کیا اور نہوڑی سی لڑائی مین وہ ملکیہ
رسنہ سے بہاگ گیا راجہ دہیان سنگھ نے اُنکا تعاقب کرکے قلعۂ
کیلاس گڈہ کا محاصرہ کر لیا اور اُنکو مطیع کرکے پشاور کو کوچ کیا جب
فوج متعینہ پشاور مین پہنچی پشاور والون کو امان حاصل ہوئی اور
قلعہ جمرود کی فوج جو افغانون کے خوف سے قلعہ سے باہر نہین نکلتی
تہی قلعہ سے نکلکر آسودہ ہوئی جنرل گرٹ صاحب درہ خیبر کے اندر تک
بڑہا ہوا چلا گیا وہان افغانون کے ساتہہ اُسکا مقابلہ ہوا اور خوب لڑائی
ہوئی آخر افغان پہاڑون مین گہس گئے راجہ دہیان سنگھ نے بنظر
انتظام و استحکام سرحد کے قلعہ جمرود کے پاس ایک اور قلعہ کی بنیاد
رکہی اور نام اُسکا فتح گڑہ رکہا اُسوقت مہاراجہ نے انتظام پشاور
کا جنرل اویطویلہ صاحب کے حوالے کیا پہلے یہہ لئیق فرد پشاور کا
حاکم رہا تہا لیکن اسنے اس خدمت سے بدین بیان استعفا دیا تہا کہ مین
ایک سپاہی غریب الوطن پردیسی ہون مجہکو ملکون کی نظامت سے کیا
سروکار ہے مہاراجہ کی سرکار مین بڑے بڑے امیر جاگیردار و سردار
ذوی الاقتدار موجود ہین اُنسے پشاور کا انتظام کرایا جاوے چنانچہ
یہ استعفا اُسکا منظور ہوا مگر اُسکے جانے کے بعد انتظام پشاور کا نہایت
ابتر ہو گیا اسواسطے اب مہاراجہ نے پہر یہہ خدمت اُسی کے حوالے کی

پشاور سے راجہ گلاب سنگھ مفسدان قوم یوسف زئی کی سرکوبی کو مامور
ہوا کہ اُنہون نے موقع وقت دیکھکر بہت سی بی ادبیان کین تہین اور
نوبت یہانتک پہنچی کہ قلعہ شبقدر کا انہون نے گہیر لیا تہا راجہ گلاب
سنگھ نے وہان جاکر اُنکی سرکوبی کی اور بہت سے گانو جلادئے اور
بہت سے آدمی قتل کرڈالے ۱۷- ماہ ہاڑ کو مہاراجہ پشاور سے آکر داخل
لاہور ہوا اور خبر پہنچی کہ سردار نہال سنگھ اہلوالیہ آجکل سخت بلا مین گرفتار
ہوگیا تہا کہ امر سنگھ اُسکے چہوٹے بہائی نے اس سے بگاڑ کر چاہا تہا کہ سردار
کو قتل کرڈالے مگر سردار دیوان شیر علی کی کاردانی و لیاقت سے بچ رہا
مہاراجہ نے یہہ حال سنکر سردار نہال سنگھ کو بذریعہ تحریری سمجہایا
اور منجملہ علاقہ ریاست کے امر سنگھ کو جاگیر دلوادی اُنہین ایام مین کانگڑہ
جی وجنرل گریر سنگھ مصمدان مہاراجہ نیپال مع تحایف گران قیمت بنظر
استحکام رابطہ محبت و وداد کے حاضر ہوئے مہاراجہ نے اُنکی بکمال خاطر
کی اور چندروز اپنے پاس رکہکر اپنی مہمان پروری و بندہ نوازی سے
اُنکو خوش کیا پہر تحایف عجیبہ دیکر رخصت کیا اُسی سال کے ماہ بہادون
مین ملتان سے خبر آئی کہ ملتان کی نواح کے مسلمانون نے بارادہ جہاد
متصل موضع رچیان ایک مجمع کیا ہے سرگروہ اُنکا مسمی بہرام خان
مراری بنا ہے اور میر رستم خان سندہی نے بہی کچہہ نذر نقد کی
امداد اُنکو کی ہے اب اُنکا ارادہ ہے کہ ملتان پر یورش کرین یہہ
خبر پاکر مہاراجہ نے ایک پروانہ دیوان ساون مل ناظم ملتان کے نام
جاری کیا کہ تم نے یہہ مجمع اپنے علاقہ مین جمع کیون ہونے دیا اگر تم
پہلے سے ہی اسکا بندوبست کرتے تو یہہ لوگ اسقدر ہجوم نہ کرپاتے

اب ہم تمکو اسمین ہرگز مدد نہ دینگے تم خود جہادیون کا انتظام کرو اس
حکم کے پہنچتے ہی دیوان ساون مل توپخانہ اور فوج لیکر جہادیون پر
حملہ آور ہوا اور تمام مجمع کو توپون کے آگے دھر لیا بہت سے قتل
کر ڈالے باقیماندہ بھاگ گئے یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا
اور پروانہ تحسین و آفرین کا دیوان ساون مل کے نام جاری کیا
یہہ دیوان ساون مل کہتری اکال گڑہ کا رہنے والا تہا مہاراجہ کے
دربار مین اسنے بڑی آبرو پائی اور ناظم ملتان کا مقرر ہوا اسکی
نظامت کے وقت رعایا ملتان کی کمال خوش تہی عدل و انصاف
اسکا دور دور تک مشہور تہا بلکہ لوگون نے اس کے انصاف کے
گیت بنائے ہوئے تہے جو جا بجا گائے جاتے تہے مہاراجہ کا بہی کمال
فرمان بردار ناظم تہا قسط معاملہ کے وقت بہیجدیتا تہا اسکے وقت مین
سوائے ایک شورش جہادیون کے کبہی رعیت نے فساد نہین کیا تہا
چور و رہزن اسکے علاقہ مین کم دست اندازی کرتے تہے کہ یہہ چور
کو سوائے موت کے اور کوئی سزا نہین دیتا تہا مگر افسوس کہ ایسے
نیک نام ناظم کا بیٹا مولراج جو پہلے وہ بہی اپنے باپ کیطرح نیک نام
تہا ایسا بدنام مفسد بنا کہ اپنے مالک کا اُسنے مقابلہ کیا اور کئی ماہ
تک ملتان مین لڑتا رہا آخر بسزائے اعمال ناشائستہ پہنچکر قید
و جلاوطن ہوا اور جلاوطنی کی ہی حالت مین مر گیا ؎

جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا جمون کیطرف اور غسل کرنا پرمنڈل مین اور آنا میگہناٹن صاحب

سے اپنے گھر کو چلا آتا تہا کہ رستہ مین ترہد و قاتل ہوتا سنگہ کا ملگیا اور کلمات نازیبا
زبان پر لایا چونکہ مہان دہیان سنگہ کی طبیعت حلیم و بردبار تہی اوسکو کچہہ نکہا
جب یہہ ذکر گلاب سنگہ کے روبرو آیا وہ غصہ کی آگ سے لال ہوگیا اور دوسرے
روز جب دونو بہائی دہیان سنگہ و گلاب سنگہ دربار سے نکلے و متصل دروازہ
بہائی ٹہہرلا ہو روہی دونو قاتل یعنی ترہد و دسترو ملگے گلاب سنگہ نے دہیان
سنگہ کو تو کہا کہ تو دسترو کا کام تمام کر اور خود ترہد و کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای
کمینہ زادہ نمکحرام محسن کش ٹہہر جا اور جو کلام کل کے روز تو زبان پر لایا تہا پہر لا
یہہ بات کہی اور بندوق اوسپر سر کی جسسے وہ فی الفور قتل ہوا اور دہیان سنگہ
نے جو بندوق سترو کے اوپر سر کی وہ گولی خطا گئی اور وہ بدحواس ہوکر ایک
رستہ چلنے راہی کے نیچے گہس گیا دہیان سنگہ فی الفور گہوڑے سے اوترا
اور تلوار میان سے کہینچکر اسکے پیچہے دوڑا مگر لوگ درمیان آگئے اور سترو
جان چہپاکر بہاگ گیا جب یہہ ماجرا کہانی واقعہ وقوع مین آگیا تمام شہر مین
شور ہوگیا کہ آج میان گلاب سنگہ نے فلان خون فلان مقام پر کردیا ہے
چونکہ بار پرس سلطانی کا اسمین سخت اندیشہ تہا میان گلاب سنگہ و دہیان
سنگہ اس حال کے انکشاف کے لئے خود مہاراجہ کے حضور مین حاضر ہوئے
جب ڈیوڑہی پر پہنچے حکم ملا کہ ہتہیار اوتار کر روبرو آئین انہون نے انکار
کیا اور جواب دیا کہ ہم روبرو حضور کے حاضر ہونگے ہتہیار اوتار کر کہڑے ہونگے
مگر ہتہیار اوتار کر نہین سکتے مہاراجہ نے اندر سے اپنی موتبونکی بالالطور نشان
بہیجی اور یہ تلقین دلایا کہ ہتہیار اوتارنے کے لئے ہمارا حکم ہے تم ہتہیار اوتار کر چلے
آؤ چنانچہ یہہ حاضر ہوئے مہاراجہ نے انکو ملامت کی اور کہا کہ ایسا کرنا تمکو مناسب
نہا اونہون نے ہاتہہ جوڑکر جواب دیا کہ یہہ دونو میان موتا سنگہ ہمارے جد زرگوا

سہ کار انگریزی کیطرف سے اُنکی بڑی خاطر ہوئی اور نواب گورنر
جنرل بہادر نے ارشاد کیا کہ سرکار انگریزی کیطرف سے بہی وکلاے
معتمد مہاراجہ کی خدمت مین جائینگے جب وہ واپس آئے تو جنرل
متبر سنگھ تہا پہ سپہ سالار فوج نیپال کا مہاراجہ نیپال سے رنجیدہ
ہوکر پنجاب مین آیا مگر چونکہ وہ بہت بہی لڑائیان صاحبان انگریز کے
ساتہہ لڑ چکا تہا اور آدمی بڑا دلیر و چالاک تہا ہو جب ایما انگریزی
کے مہاراجہ نے اُسکو اپنے پاس رکہنا منظور نہ کیا ماہ جیٹہہ مین مہاراجہ
لاہور سے چلکر پہلے امرتسر مین پہنچا وہان سے ڈیرہ بابا نانک کیطرف
جاکر رسم پرستش کی ادا کی اور حکم دیا کہ گنبد بابا نانک کے ڈیرہ کا
نیا تعمیر ہو نہر کی عمارت بناکر گنبد کو سنہری کیا جائے چنانچہ حسب الحکم
عمارت شروع ہوئی وہان سے بمقام دینا نگر جاکر خیمہ زن ہوا اُسمقام
پر میگہہ ہاٹن صاحب بہادر سفیر انگریزی اور ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر مع چہہ کس افسران انگریزی کے مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوا مہاراجہ نے اُن کی مہمانداری مین قرار واقعی توجہ کی اُنہون نے
ظاہر کیا کہ سرکار انگریزی کو منظوری درخواست شاہ شجاع الملک
کے یہہ منظور ہے کہ شاہ کی حمایت و امداد مین کابل پر فوج کشی کیجائی
اور خاندان وزراے کابل کو بیدخل کرکے شاہ شجاع الملک کو کہ حقدار
اور وارث تخت کابل کا ہے یہہ سلطنت سپرد کیجائے مگر یہہ امر اُس
حالت مین بوقوع آسکتا ہے کہ مہاراجہ بہی اس کام مین مدد و معاون
سرکار انگریزی کا ہو بعد گفتگو کے یہہ بات قرار پائی کہ اوّل ایک
وکیل سرکار انگریزی کا کابل مین دوست محمد خان کے پاس جائے

اور اُسپر واضح کر دیوے کہ سرکار انگریزی کا ایسا ارادہ ہے اگر از خود وہ کابل سے دست بردار ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ فوج کشی کیجاے چنانچہ کپتان ایلگزینڈر برنس صاحب بہادر سفیر کابل کو روانہ ہوے جب وہان پہنچا تو امیر دوست محمد خان ہرگز اُسکی طرف ملتفت نہوا اور اسقدر بے اعتنائی سے پیش آیا کہ صاحب مذکور کو اُسنے گھسنے نہ دیا چندروز وہ کابل مین رہا آخر بے نیل مقصود واپس چلا آیا مہاراجہ ان وکلار کو لیکر دینانگر سے بمقام لاہور آگیا اور سب صاحب انگریز بانتظار آنے سفیر کابل کے لاہور مین ہی قیام پذیر رہے جب برنس صاحب وکیل بھی کابل سے آگیا تو وکلائے انگریزی نے حسب الحکم نواب گورنر جنرل بہادر کے اپنا منشا مہاراجہ کے روبرو اسطرح پر ظاہر کیا کہ اب لشکر سرکار انگریزی کا شکارپور سندہ کے رستہ کابل کو جائیگا مہاراجہ کو جسقدر تعلق شکارپور سندہ کے علاقہ سے ہے اُٹھا لیوے اور وہ ملک تمام و کمال سرکار انگریزی کے حوالہ کر دیوے اور اسباب مین ایک عہدنامہ لکھہ دیوے دوسرے مہاراجہ اپنی فوج بنظر اتحاد و یگانگت کے امداد سرکار انگریزی کی فوج کے ساتھہ کابل کو روانہ کرے اور کچھہ فوج انگریزی جو لاہور کے رستہ کابل کو جائیگی اُسکے جانے کا مانع مناسب نہو مہاراجہ نے جب یہہ درخواستین سنی علاقہ سندہ کے چھوڑنے پر کمال ناراض ہوا اور حیران تہا کہ اسباب مین کیا کیا جائے اگر درخواست قبول نہ کرے تو اتحاد و یگانگت مین فرق آئیگا اور اگر قبول کرے تو ایک علاقہ جو بزور شمشیر فتح کیا گیا ہے ہاتھہ سے جاتا رہیگا چندروز ان سوالات کا کچھہ جواب نہ دیا گیا اور آپسمین امراکین دربار اور مہاراجہ

بہت سی مشورت ہوتی رہی اگرچہ اراکین دربار کی راے دربارہ چھوڑ
دینے علاقہ سندہ کے مہاراجہ کے برخلاف تہی مگر مہاراجہ نے
چار و ناچار انگریزون کی یہہ درخواست منظور کی اور یہہ قرار پایا کہ
گیارہ لاکھہ روپیہ نقد جو مہاراجہ کا نذرانہ علاقہ سندہ پر واجب
الطلب ہے وہ داخل خزانہ لاہور ہو جائے اور آیندہ کے لئے
اُس علاقہ کے فرمان فرما صاحبان انگریز ہون جب سفیران انگریزی
کو مہاراجہ رنجیت سنگھہ کیطرف سے اطمینان کامل ہو گیا اور آپس
مین عہدنامجات تحریر ہو چکے تو صاحبان انگریز لاہور سے روانہ
ہو گئے اور ایک فوج جرار میگھہ ناٹن صاحب و شاہ شجاع کے ہمراہ
شکارپور سندہ کے رستہ روانہ ہوئے اور ایک فوج زیر حکم سر کلاڈ
ویڈ صاحب بہادر بہ حمایت و امداد فوج خالصہ کے براہ لاہور پشاور
کے جانب کے لئے فیروزپور مین جمع ہوئی اور بجائے ویڈ صاحب
کے سر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر و سفیر دربار لاہور
مقرر ہوا انہین ایام مین رانی راجکوران المشہور نکائن مہارانی
والدہ شہزادہ کھڑک سنگھہ کی مر گئی اور صاحب ایجنٹ گورنر بہادر
لدھیانہ سے لاہور مین ماتم پرسی کی رسم ادا کرنے کے واسطے
آیا چونکہ لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر کو یہہ منظور تہا کہ اپنے روبرو
مہاراجہ کی زبانی دربارہ ترک کرنے علاقہ سندہ کے گفتگو
کرکے تسلی کر لے اسواسطے صاحب ایجنٹ کی زبانی اشتیاق ملاقات
نواب گورنر جنرل کا مہاراجہ کے آگے ظاہر کیا مہاراجہ نے بہی
وہ درخواست منظور کی بعد جانے کلارک صاحب انگریز کے مسٹر

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

ویڈ صاحب بہادر واسطے قرار پانے وقت و مقام ملاقات کے لاہور
مین آیا اور فیروزپور مقام ملاقات کا ٹہرایا مہاراجہ نے بہ نسبت ملاقات
مقام روپڑ کے اس ملاقات مین بڑی تیاریان کین اور نیز بدین خیال
کہ انگریزی فوج فیروزپور مین بہت جمع ہے ایسا نہو کہ بوقت ملاقات
انگریزون کیطرف سے کچھہ دغا و فتور مین آجاے حکم دیا کہ ایک کمپو
فوج کا بمقام امرتسر بہی جمع رہے چنانچہ ہر ایک امر کی فی الفور
تعمیل ہوئی اور تمام فوج مستعد و تیار ہو گئی اور بتاریخ دسوین
ماہ یوہ مطابق ۴۴- دسمبر مہاراجہ نے لاہور سے قصور کی
طرف کوچ کیا جب قصبۂ قصور مین لشکر اُترا ویڈ صاحب اُس مقام
سے رخصت ہوکر آگے چلا گیا اور کہہ گیا کہ کل میکہہ ناٹن صاحب
بطریق استقبال اس مقام پر جب آئیگا تو قصور سے کوچ کیا جائیگا
اگلے روز دوپہر تک انتظار کیا گیا مگر کوئی انگریز نہ آیا اسواسطے
راجہ دہیان سنگہ کو حکم ہوا کہ مہاراجہ سے اوّل فرودگاہ پر
پہنچکر فوج کو قرینہ سے اوتارے اور خود مہاراجہ بعد انتظار
شدید تیسرے پہر قصور سے روانہ ہوا شام کو فرودگاہ پر جا پہنچا
وان داخل ہوکر شاہزادہ کہڑک سنگہ باتفاق اراکین دربار
کے باستفسار خیریت مزاج لارڈ گورنر جنرل بہادر کی خدمت
مین بہیجا گیا اور اُس طرف سے مسٹر میکہہ ناٹن صاحب بہادر
مہاراجہ کی خدمت مین آیا دوسرے روز ملاقات دونو ایلچیان
ملک کی فراہمی اور علی الصباح مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑے
کروفر و تزک و احتشام کے ساتہہ اپنے خیمہ سے سوار ہوا صاحبان

انگریز استقبال کی خاطر دریا کے پل پر موجود کھڑے تھے اُن
مین سے سر کلارک صاحب آگے بڑھا اور مہاراجہ کو ہمراہ لے گیا
جب مہاراجہ کی سواری قریب لشکر انگریزی کے پہنچی لارڈ فین
صاحب بہادر سپہ سالار ہند برسم استقبال آیا اور بڑے
تپاک سے ملاقات کی خیمہ سے باہر نواب گورنر جنرل نے استقبال
کیا اور مہاراجہ خیمہ گورنری مین داخل ہوا باہم مراسم اتحاد و
ادا ہوئے مین نواب گورنر بہادر نے بہت سی گشتیان تحایف نفیس
کی پیش کین اور دو توپین اسپی عمدہ تحایف کے ساتھہ دین
اور ایک تصویر جناب کوئن وکٹوریا ملکہ معظمہ شاہنشاہ ہند و
انگلنڈ کی مہاراجہ کو بطور تحفہ دی جب وہ تصویر محفل مین
لائی گئی تمام انگریز سر و قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے اور رسمک
سلامی کی توپون سے سر ہوئی مہاراجہ نے کمال خوشی ہوکر وہ
تحایف لئے اور رخصت ہوا دوسرے روز ۱۷- ماہ پوہ لارڈ
گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کے خیمہ مین آیا اور بڑی دھوم دھام
سے ملاقات ہوئی تحایف عجائب وغرائب نواب گورنر بہادر
سے وہ چندان پیش ہوئے ۱۸- ماہ پوہ کو نواب گورنر بہادر
کی دعوت دوستانہ مہاراجہ کے یہان ہوئی قریب شام
کے نواب ممدوح صاحبان انگریز کے ہجوم کے ساتھہ مہاراجہ
کے خیمہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر کے بعد نواب گورنر جنرل
کی ہمشیرہ بہت سی لیڈیون کے ساتھہ آئی اُسوقت سامان
عیش وعشرت کا مہیا ہوا اور آدھی رات تک شراب کشمیری

وکابلی وانگوری اُڑنی رہی اور رقاصان لاہور و امرتسر وغیرہ
رقص کرتے رہے اس محفل مین مہاراجہ نے مہانداری کا
حق ادا کیا ایک بجے کے وقت لارڈ گورنر اپنے خیمہ کو تشریف
فرما ہوا اگلے روز مہاراجہ رنجیت سنگھ مع اراکین دربار
و شہزادگان نامدار سوار ہوکر انگریزی چھاونی مین گیا اور
تمام فوج کی قواعد دیکھکر گیارہ ہزار روپیہ انعام دیا اُسی
روز شام کو پھر مہاراجہ بتقریب دعوت صاحبان انگریز کے خیمہ
گاہ سے سوار ہوا جب پُل سے اُترا ہت سے صاحبان انگریز
برسم استقبال موجود پائے اور بگھی آٹھہ گھوڑون کی جوتیار
تہی فوراً آگے کی گئی مہاراجہ ہاتھی سے اُترکر مع راجہ ہیرا سنگھ
خلف راجہ دھیان سنگھ کے بگھی پر سوار ہوا اور دو انگریز مہاراجہ
کے روبرو بیٹھہ گئے اُس مقام سے بگھی برق کی مانند ایسی تیز چلی
کہ مہاراجہ کے ہمراہیون مین سے کوئی ساتھہ نہ پہنچ سکا اور مہاراجہ
وہان سے انگریزی توپخانہ کے دیکھنے کے لئے تنہا انگریزون
کے ہمراہ چلا گیا چونکہ وہ توپخانہ دریا سے دو میل کے فاصلہ پر تہا
واپس آنے مین دیر ہوگئی اور وقت بیوقت شام کا تہا اسواسطے
شہزادہ کھڑک سنگھ و راجہ دھیان سنگھ وغیرہ اراکین دربار
بہت گھبرا گئے اور مہاراجہ کی تلاش مین ادہر اودہر پھرنے لگی
مگر کہین سے نشان نملا اُسوقت تمام فوج سکھی کو سخت اندیشہ
ہوگیا تہا اور سب نے کمرین باندہ لی تہین اور مستعد ہوگئے
تہے کہ اگر مہاراجہ کے ساتھہ انگریزون کی کچھہ بہی دغا معلوم

ہو کی تو جنگ کی جائیگی اتنے مین مہاراجہ کو دور سے آتے ہوئے
دیکھا تو سب کے جسم مین تازہ جان آئی اور تسلی ہوئی وہانسے
آکر مہاراجہ ایوان گورنری مین داخل ہوا اور محفل دوستانہ
گرم ہوئی اور کمال بے تکلفی کے ساتھہ فریقین مین ہنگامہ
عیش و عشرت کا گرم ہوا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اُس روز
مہاراجہ نے بخلاف مذہب و رسم سکھی کے گزکدان انگریزی
سے میوہ جات وغیرہ کھائے اور زبان سے فرمایا کہ ہمارے
کل امراؤ اور اہلکار اس دعوت کے قبول کرنے اور اس مقام
پر آنے سے ہمکو منع کرتے تھے مگر ہمنے کسیکا کہنا نمانا اور صاحبان
انگریز کی دوستی پر جو اپنے اقرار کے پورے اور وعدے
کے سچے ہین بھروسا کرکے چلے آئے بارہ بجے رات کے وقت
محفل برخاست ہوئی اور مہاراجہ اپنے خیمہ گاہ کو واپس آیا
دوسرے روز پہر لارڈ گورنر جنرل بہادر فرمان انگریزی کے
ساتھہ مہاراجہ کی فوج دیکھنے کو آیا تمام فوج اسوقت آراستہ
تھی اور سنہری و روپہری وردیان نور ق و برق دور سے
چمکتی ہوئی نظر آتی تھین تین گھنٹہ تک برابر نواب گورنر نے
سکھی فوج کی قواعد دیکھی اور بہت خوش ہوکر کہا کہ جسقدر
ہمکو توقع تھی اُس سے بہتر و عمدہ مہاراجہ کی فوج کو پایا اور یہہ فوج
ہر ایک امر مین انگریزی فوج سے کم نہین ہے اُسی روز شام
کو آخری ملاقات ہوکر درباب انتظام مہم کابل کے گفتگو مین ہوئین
مہاراجہ نے براہ دریا دلی انگریزون کی ہر ایک درخواست منظور

کی کسی امر سے سر نہ پھیرا رخصت کے وقت مہاراجہ نے نواب
گورنر جنرل بہادر سے یہہ بات کہی کہ اگر آپ کو تکلیف نہو تو جس
طرح پر ہم ایک مرتبہ بمقام روپڑ اور دوسری مرتبہ بمقام
فیروزپور لاہور سے چلکر صاحبان انگریز کے ملنے کو آئے
ہین آپ بہی ہمارے ہمراہ چلین اور ہمارے اتفاق سے لاہور
و امرتسر کی سیر کرین اور چند روز لاہور رہ کر دعوت
دوستانہ قبول فرمائین نواب گورنر جنرل بہادر نے یہہ درخواست
مہاراجہ کی قبول فرمائی اور دونو والیان ملک ایک دوسرے
کے بعد فیروزپور سے روانہ ہوئے چنانچہ مہاراجہ امرتسر مین
آیا اور تین روز کے بعد نواب گورنر جنرل بہادر بہی آ پہنچا مہاراجہ
نے بڑے جوش و خروش سے نواب گورنر کی دعوت کی اور
تین روز تک برابر شہر امرتسر مین بمقام دربار صاحب و خاص
شہر اسقدر روشنی ہوتی رہی کہ چشم زمانہ نے کبہی ایسی روشنی
نہ دیکہی ہوگی ابہی مہاراجہ امرتسر مین ہی رونق افزا تہا کہ کنور
نونہال سنگہ کو ہیضہ کی بیماری ہوگئی اور اُمید زیست کی نرہی
نواب گورنر جنرل بہی کنور نونہال سنگہ کی مزاج پرسی کو آیا اور
اُسی روز سے تخفیف ہونی شروع ہوئی اور سات روز مین
غسل صحت کیا بعد سیر امرتسر کے نواب گورنر اور مہاراجہ دونو
ایک سواری مین لاہور آئے اور باغ شالامار مین جشن کی
تیاریان ہوئین ایک رات کا جشن تو بخیریت انجام پا گیا دوسری
رات جب جشن کی آئی تو اُس رات مہاراجہ لقوہ و فالج کی بیماری

سے بیمار ہوگیا اور زبان گویائی سے ساقط ہوگئی منہہ سے پانی جاری
ہوگیا اگرچہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تواضع و تعظیم و تکریم مین
باایں ہمہ بیماری مہاراجہ کے بہی کچہہ فرق نہ آیا مگر وہ گرمجوشی اور
شوق و خوشنودی نرہی زبان کی مسدودی کی حالت مین مہاراجہ
ہر ایک امر مین بذات خود حکم دیتا تہا اور اشارون سے کام چلاتا
تہا اُسوقت نواب گورنر جنرل بہادر نے ویڈ صاحب کی زبانی
اجازت طلب کی کہ فوج انگریزی لاہور کے راستے سے پشاور
کو جائے اور سکہی فوج کو بہی روانگی کا حکم دیا کہ مہاراجہ نے
انگریزی فوج کے جانے کی بدین شرایط اجازت دی ہے کہ
ہماری عملداری مین وہ فوج گاؤکشی کے مرتکب نہو اس انتظام
کے بعد نواب گورنر جنرل لاہور سے رخصت ہوا اور ویڈ صاحب
انگریزی فوج اور توپون کے آنے کا منتظر لاہور مین رہا جب لارڈ
گورنر فیروزپور مین پہنچ گیا اور فوج انگریزی لاہور آگئی تو
ویڈ صاحب مع شاہزادہ تیمور پسر شاہ شجاع کے پشاور کو روانہ
ہوا اور مہاراجہ کی امدادی جرار فوج بہراہ شہزادہ نونہال سنگہ
کے بافسری جرنیل ونتورہ صاحب کے پشاور کو گئی سمت ۱۸۹۶
بکرمی کے آغاز مین کلارک صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل کا
خط مہاراجہ کے نام بدنیمضمون آیا کہ جو گیارہ لاکہہ روپیہ بابت
نذرانہ امیران سندہ کے مہاراجہ نے صاحبان انگریز سے
لینا ہے اور اُسکی تفویضگی کے لئے ایک دفعہ درج عہدنامہ
ہوئی ہے اُسکے واسطے نواب گورنر جنرل بہادر کی یہہ تجویز

ہے کہ وہ روپیہ بالفعل مہاراجہ کو نہین دیا جائیگا انگریزی خزانہ
مین امانت رہیگا جب فیصلہ مہم کابل کا ہو جائیگا تب وہ روپیہ
مہاراجہ کی خدمت مین بہیجدیا جائے گا یہہ خط سنکر مہاراجہ
بہت ناراض ہوا اور جواباً لکہا کہ یہہ روپیہ اسی وقت قابل الوصول
ہے عہد نامہ مین یہہ شرط درج نہین ہے کہ بعد فیصلہ مہم
کابل کے یہہ روپیہ دیا جائیگا صاحبان انگریز کو کہ عہد نامہ کے
پورے ہین یہہ امر شایان نہین ہے چنانچہ بعد پہنچنے اس جواب
کے پانچ لاکہہ روپیہ فی الفور دیا گیا اور چہہ لاکہہ روپیہ کے
واسطے احساناً یہہ تجویز ٹہری کہ بعد فیصلہ مہم کابل کے وصول
ہو انگریزی اور سکہی فوج جب پشاور مین پہنچی سکہون اور
انگریزی فوج کے درمیان کسی امر خلاف مذہب پر تکرار ہوگئی
مگر کنور نونہال سنگہ نے جلد انتظام کر لیا اور فساد بڑہنے نہ دیا
اسوقت کرنیل وید صاحب کے ہمراہ صرف دو کمپنیان پیادہ
اور چار ضرب توپ تہی اور مہاراجہ کی فوج پانچہزار سوار و
پیادہ وید صاحب کے ساتہہ تہی اور سولہ ضرب توپ اور سولہ
سو آدمی علاوہ درخواست صاحبان انگریز کے بنظر رابطہ
محبت و اتحاد مہاراجہ نے ہمراہ کر دئے تہے جب کرنیل وید
صاحب کی جمعیت پشاور مین پوری ہو گئی تو صاحب نے
خیبر کے درہ کیطرف کوچ کیا پہلے نجیبون کے سپاہیون
نے خیبر مین جانے سے انکار کیا اور آثار سرکشی کے نمودار
ہوئے مگر کنور نونہال سنگہ اور جرنیل اویطوبلہ صاحب کی حسن

تدبیر سے وہ سرکشی فرو ہو گئی اور ایک اور فساد شروع ہوا کہ گورکھیونکی پلٹن نے
خیبر مین جانے سے سخت انکار کیا اور زبانی فہمایش انکو کارگر نہوئی اور وہ
خیبر سے وہ پلٹن بلا اجازت اُٹھکر پشاور مین چلی آئی کنور نونہال سنگھ نے اور فوج
کو مامور کرکے اُنسے توپین چھین لین اور تمام پلٹن سے ہتیار لے لئے جب
اُس پلٹن نے اپنے آپ کو بدست و پا دیکھا تو اطاعت قبول کی کنور نونہال سنگھ
نے اُس پلٹن کے افسر جن کی شرارت سے یہہ سرکشی ہوئی تہی بدل دئے اور انکو
نظر سے گرا کر شکایت اُنکی مہاراجہ کیخدمت مین لکہی اور دوسری پلٹن فوج ماموزہ
پشاور گورکھیہ پلٹن کے عوض مین کابل کو بہیجی سردار سلطان محمد خان برادر امیر
دوست محمد خان کہ روز فتح پشاور سے لاہور مین رہتا تہا اور علاقہ کوہاٹ کا اُسکو
مہاراجہ نے بطور جاگیر دیا ہوا تہا اُسکو مہاراجہ نے پشاور کو روانہ کیا کہ انگریزی
فوج اور سکہی فوج کو اس مہم مین مدد دی۔ اس سال کے ماہ جیٹھہ مین مہاراجہ کی طبیعت
سخت بیمار ہو گئی اور ضعف بڑہ گیا اسواسطے بتاریخ ۹۔ ماہ جیٹھہ سمت ۱۸۹۶
بکرمی مین مہاراجہ نے تمام سردارون اور فوج کے افسرون کو بُلایا جب وہ سب
جمع ہو گئے تو سبکو حکم سنایا کہ آج تاریخ سے کُل حکومت و سلطنت کے کاروبار شہزادہ
کہڑک سنگہ کے سپرد ہوئے چنانچہ اپنے ہاتہہ سے مہاراجہ نے راج کا تلک شہزادہ کو
دیا اور راجہ دیبان سنگہ کو وزارت کا خلعت پہنایا اور بخطاب نائب السلطنت عظمیٰ
خیرخواہ صمیمی دولت سرکار وزیر معظم و مشیر مکرم مختار و مدار المہام کل مخاطب کیا
اور اسی مضمون کے اشتہارات قلمبند ہو کر ایک ایک سے نقل ملتان و پشاور کو و کشمیر
وغیرہ علاقجات کو بہیجی گئی ماہ ہاڑ سمت ۱۸۹۶ کی اکادشی کے روز مہاراجہ کی طبیعت سخت
بیمار ہو گئی ڈیڑہ پہر تک برابر غشی کی حالت رہی اُسوقت راجہ دیبان سنگہ نے
جان ہوم صاحب فرنگی کو حکم دیا کہ اپنی پلٹنین لیکر امرتسر چلا جائے اور قلعہ گوبند

کی حفاظت بخوبی کرے تیسرے پہر مہاراجہ کو پھر ہوش آگیا مگر زندگی کی اُمید سب کو منقطع ہوگئی
اور وہ افاقہ عارضی سمجھا گیا دو روز تک برابر یہی حال رہا کہ جب دس بجے کا وقت دن کا
ہوتا مہاراجہ پر غشی کی حالت طاری ہوجاتی تیسرے پہر تک وہ حال رہتا تیسرے روز
طبیعت بہت ناطاقت ہوگئی اور چار روز تک شب و روز یہہ حالت رہی کہ کبھی مہاراجہ ہوش
مین آجاتا اور کبھی بیہوش ہوجاتا اس حالتمین بائیس لاکھہ روپیہ نقد اور پچیس لاکھہ روپیہ کا
اسباب خیرات کرکے ہندو مسلمانون کے معابد و مساجد مین تقسیم کیا گیا اڑہائی سو من گھی
مندرجوالا دیوی مین ہوم کی خاطر بھیجا گیا چونکہ مہاراجہ کا وہ آخری وقت تہا راجہ دھیان
سنگھ نے دس لاکھہ روپیہ کا ایک چبوترہ بناکر اُسپر دس ہزار روپیہ کا پشمینہ بچھایا اور
ایک پنڈی تیار کی اسواسطے کہ آخری وقت مہاراجہ کو اُسپر لٹایا جاوے چونکہ مہاراجہ رنجیت
سنگھ اکثر اوقات یہہ فرمایا کرتا تہا کہ الماس کوہ نور کسی بادشاہ کے پاس نہین رہا بہتر ہے
کہ اسکو بن کرکے سری جگناتہہ جی کے مندر یا گورو رامداس کے دربار مین بھیجدیا جاوے
اسوقت جمعدار خوشحال سنگھ نے یہہ امر بھی مہاراجہ کو یاد دلایا اور راجہ دھیان سنگھ
کی بھی تجویز قائم ہوگئی کہ اسوقت مہاراجہ کے ہاتھہ سے کوہ نور پر چلّو پانی کا ڈلوادیا
جاوے کہ پھر کسیکو اسکی نسبت دعوی نرہے مگر جب وہ الماس توشہ خانہ سے منگوایا
گیا تو مصر بیلی رام توشہ خانیہ نے نہ دیا اور کہا کہ اب یہہ دولت ولیعہد صاحب کی ہے
اُنکی اجازت کے بغیر مین نہین دیسکتا اسواسطے راجہ دھیان سنگھ خاموش ہورہا پانچوین
روز اُس روز سے بتاریخ ۱۵ ماہ اساڑہ سمت ۱۹۹۶ روز پنجشنبہ چھہ گھڑی دن رہے مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے جان عزیز خدای جان آفرین کے سپرد کی چونکہ اسوقت دن کچھہ باقی نہ تہا
راجہ دھیان سنگھ نے لاہنہ سنگھ کو حکم دیا کہ اپنی جمعیت سے شہر کا انتظام کرے کہ کسی
طرح کا فساد نہوجاوے دوسرے روز مطابق رسم راجون مہاراجون کے بعد غسل و پوشاک
خسروانہ و زیورات شاہانہ مہاراجہ کے زیب تن کئے گئے اور سونے کا بوان تیار ہوا

اُسوقت دونو رانیان کٹوچن یعنی رانی راجدئی ورانی ہردئی دختران راجہ سنسار چند والی
کانگڑہ ستی ہونے کو تیار ہوگئین پہلے اُنہون نے اپنی جاگیرین ومال واسباب نقد وجنس
وزیور وجواہرات بکمال خندہ پیشانی ورضامندی براہ خدا خیرات کردیا اور براہ
محبت ثابت قدم ہوکر کھلے چہرہ محلون سے باہر نکل آئین مردون مین سے راجہ دیبان
سنگہ مہاراجہ کے ساتھہ جلنے اور مرنے کو تیار ہوگیا اور حکم دیا کہ کل نقد وجنس خیرات
کرنے کے لئے جمع کیا جاے جب اراکین دربار نے دیکھا کہ وزیر باتدبیر سچ مچ مرنے
کو مستعد ہوگیا تو سب کے سب اُسکو سمجھانے لگے اور کہا کہ مہاراجہ نے تمکو لایق وزیر تصور
کرکے تمکو کاروبار ریاست کے سپرد کئے اور ولیعہد صاحب کا زور باز و بنایا اب یہہ کیا بیوفائی
ہے جو تم ولیعہد صاحب کے ساتھہ کرتے ہو سوای تمہارے اور کون صاحب تدبیر ہے
جو مہاراجہ کے پیچھے سلطنت کا انتظام کریگا مہاراجہ نے تمکو بروریش کیا اور وزیر
بنایا تھا محض اسواسطے کہ مہاراجہ کے بعد بھی تم سلطنت کا انتظام کرو نہ کہ مہاراجہ کے
ساتھہ تم بھی دنیا سے سفر کرجاؤ آخر راجہ دیبان سنگہ نے جب کسیکا کہنا نہ مانا تو ولیعہد
نے اپنی زبان سے اُسکو سمجھایا اور مرنے سے باز رکھا اور کہا کہ بعد انتظام سلطنت کے
تمکو اختیار ہوگا کہ تیرتھون کو چلے جانا اور تمام عمر یاد الہی مین مصروف رہنا دونو کٹوچن
رانیان کھلے چہرہ پردہ سے نکل آئین اور مہاراجہ کی نعش پر اکثر اُنہون نے ستی گیتا جی
کو کہ ہندوؤن کے مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے مہاراجہ کی چھاتی پر رکھا اور راجہ
دیبا ایک سنگہ کو کہا کہ تم اس کتاب اور مہاراجہ کے جسم کو ہاتھہ لگاکر قسم کھاؤ کہ آیندہ
سلطنت کا انتظام بخوبی کرونگا اور شہزادہ کہڑک سنگہ اور کنور نونہال سنگہ مین
کبھی نااتفاقی نہ ہونے دونگا ہر ایک امر مین خیرخواہی وبھلائی میری پیش نہاد خاطر
رہیگی چنانچہ راجہ دیبان سنگہ نے یونہی اُٹھاکر اور مہاراجہ کے بدن پر ہاتھہ لگاکر قسم کھائی
پھر دونو شہزادہ کہڑک کیطرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بھی گیتا جی اوٹھاکر قسم کھاؤ

کہ راجہ دہیان سنگھ کو اپنا وزیر و مدار المہام و مختار کل تصور کرکے کوئی امر اُسکی تجویز
کے بغیر ظہور مین نہ لاؤنگا اُسکے باپ مین کسی خود غرض کی بات نہ سنونگا چنانچہ شہزادہ
نے بہی وہ بوتہی اوٹہاکر قسم کہائی اور کلمات مرقومہ زبان پر لایا بعد اُزان بوان مہاراجہ
کا بڑی تزک و احتشام کے ساتہہ اوٹہایا اور باریش و پیون اور بتکیون اور موتیون کی
ہونے لگی بہت روپیہ بکہیرا گیا اُسوقت ہزارون ملازم و رعایا شہر کی مہاراجہ کے جنازہ
کے ساتہہ تہی بوان حضوری باغ کے غربی دروازہ سے نالہ دریای راوی کے کنارے
لیجاکر جہان چندن کی چتا بنی ہوئی تہی رکہدیا اور شہزادہ کہڑک سنگہ نے اُسکو داغ دیا
اُسوقت دو نورانیان کٹوجن مہاراجہ کا سر تہامے ہوئے چتا مین بیٹہی تہین اور گیارہ
کنیزین لاش کے دونوطرف بیٹہکر مہاراجہ کے ساتہہ مستعد سفر آخرت کی تہین راجہ
دہیان سنگہ اُسوقت نزدیک گیا اور شہزادہ کہڑک سنگہ کے حق مین دعا چاہی ستیون نے
اُسوقت کچہہ جواب نہ دیا اور اپنی حالت مین آنکہین بند کی ہوئی خاموش بیٹہی رہین جب
آگ روشن ہوئی اور گہی اور خوشبو تیل اور عطر کے شیشے چتا پر ڈالے گئے تو آگ کے
شعلے سر بفلک ہوئے ایک کبوتر کسیطرف سے اُڑتا ہوا آیا اور چتا پر گر کر مر گیا وہ بہی
گویا مہاراجہ کے ساتہہ ستی ہوا اوسیوقت ایک ابر نمودار ہوا اور بوندیان برسنے لگین گویا کہ
مہاراجہ کی نعش پر آسمان رویا جب آگ فرو ہوئی اور نعش مہاراجہ کی اور ستیونکی جل چکین
اور زمین نہی سب اوا ہوگئین تو شہزادہ مع اراکین دربار غسل کرکے واپس قلعہ کو آیا چونہی
روز مہاراجہ کے پہول یعنی استخوان مع رانیونکی استخوان کے بڑی اعزاز و اکرام سے گنگا کو
بہیجے گئے اور جسطرح سواری مہاراجہ کی زندگی مین بڑی شان و شوکت سے نکلتی تہی اُسی
طرح پہولون کی سواری بہی نکلی چند اراکین دربار ایک بہاری خزانہ لیکر پہولون کے
ساتہہ گنگا کو گئے اور گنگا پر بمقام ہردوار جاکر بڑے خیرات کی رستہ مین والیان ملک
اور صاحبان عالی شان نے مہاراجہ کے پہولون کی بڑی تعظیم کی جسطرح کہ اُسکی زندگی

مین تعظیم ہوتی تہی جسکے علاقہ سے گزرا اُن پہولون کا ہوتا تہا والی اُس مقام
کا خود استقبال کو آتا تہا اور تسلک سلامی کی سر ہوتی تہی تیر ہوین روز جب کریا
ہو چکی تو لاکہون روپیہ کا مال برہمنون کو دیا گیا جسسے وہ سب غنی و مالدار بنگئے
ازان بعد ولیعہد مہاراجہ کی سمادہ بنانے کے فکر مین ہوا اور بہت سا پتہر دور
دور سے منگایا اور بنیاد رکہی مگر ابہی عمارت ختم نہوئی تہی کہ ولیعہد یعنی مہاراجہ
کہڑک سنگہ مرگیا مہاراجہ شیر سنگہ کے وقت بہی وہ کام کچہہ کچہہ جاری رہا پہر مہاراجہ
دلیپ سنگہ کے وقت بسبب تزلزل سلطنت اور برچہہ گردی کے عمارت بند رہی جب
عملداری صاحبان انگریز کی پنجاب مین ہوئی تو سمادہ کی تعمیر باتمام پہنچی اور چند سال
قائم و برقرار رہی آخر چونکہ گنبد سمادہ کا بہت بہاری تہا اور اُسکے نیچے صرف آٹہہ
ستون تہے ستونون مین درزین آگئین اور قریب تہا کہ وہ بہاری عمارت گر پڑے
جب عمارت کا ایسا حال صاحبان انگریز نے دیکہا مولف کتاب ہذا کو کہ لاہور کی
عمارات کی تعمیر و درستی پر مامور تہا حکم دیا کہ اسکے استحکام کی تدبیر کرے چنانچہ مولف
اس کام مین بدل و جان مصروف ہوا اور اُن آٹہہ ستونون کے ساتہہ آٹہہ اور بڑہا دیے
جب گنبد کی عمارت کے نیچے سولہ ستون ہوگئے اور پہلے ستونون کو جو شق ہوگئی تہی
آہنی حلقے ڈالکر درست کیا گیا تو اندیشہ اُنکی گرنیکا رفع ہوگیا اور مکان کا استحکام قرار واقعی عمل مین آیا

چوتہا حصہ مہاراجہ کہڑک سنگہ و کنور نونہال سنگہ و مہاراجہ شیر سنگہ کے

واقعات کے ذکر مین اور مسند نشین ہونا مہاراجہ کہڑک سنگہ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ

کے مرنیکے بعد اور اختیار پانا کنور نونہال سنگہ کا اور قتل کروانا سردار

چیت سنگہ کو اور وفات پانا مہاراجہ کہڑک سنگہ کا بیمار ہوکر اور نونہال

سنگہ کا بصدمہ گرنے دیوار کے اور مسند نشین ہونا رانی چند کنور کا اور

یورش کرنا مہاراجہ شیر سنگہ کا لاہور پر اور فتح پاکر مالک ریاست کا ہونا اور قتل ہونا سردار ان سندھانوالیہ کے ہاتھ سے

بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگہ کے جب تیرہ روز گذر گئے اور کریا کرم ہو چکا منجموں سے نیک ساعت اور نیک وزمقرر ہو کر مہاراجہ کہڑک سنگہ نے باپ کی گدی پر بٹھا یا خلاص کیا ثنا یا نہ شلک سلامی کی سر ہوئین تمام اہلکاران و ارکین دربار نے نذرین گذرانین احکامات معمولی بنام کاردار ان ممالک و نا مظمان کشمیر پشاور و ملتان و دابہ بست جالندہر کوہستان کے نام جاری ہوئے ایک خط دربار سندنشینی مہاراجہ کہڑک سنگہ اسمی الیجنٹ گورنر جنرل انگریزی کے بھیجا گیا سلطنت کے انتظام کیواسطے مشیر و وزیر با تدبیر راجہ دہیان سنگہ مقرر ہوا چند ماہ تک نوکار حکومت بخوبی جاری رہا آخر مہاراجہ کہڑک سنگہ کے مزاج پر ایک شخص سردار جیت سنگہ نام بہت غالب ہو گیا وہ اپنے حکم و اختیار سے جو چاہتا سو کرتا تہا مہاراجہ کو اسکے کہنے اور سننے سے ہرگز انکار نہ تہا یہہ بات راجہ دہیان سنگہ کو سخت ناگوار گذری اور درپے اسکی بیخکنی کے ہوا کنور نونہال سنگہ اگرچہ اسوقت کم عمر و نوجوان لڑکا تہا مگر عقل خداداد سے اسکو باپ کے انتظام پر کمال اعتراض تہا کیونکہ سردار جیت سنگہ جسکو مہاراجہ کہڑک سنگہ بدالملہام کرنا چاہتا تہا عقیل شخص نہ تہا اسکی مرضی تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد کیطرح سلطنت کا انتظام راجہ دہیان سنگہ کے اختیار مین ہے اسباب مین اسنے باپ کو بہت سمجہایا مگر وہ نہ سمجہا از دست ناراض ہوا آخر عام ارکین دربار کی تجویز سردار جیت سنگہ کے قتل پر قائم ہو گئی اور اسکو کنور نونہال سنگہ نے عین مکان ہمن برج مین قتل کر ڈالا اسکے قتل ہونے سے مہاراجہ کہڑک سنگہ کمال ناراض ہوا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مہاراجہ خلوت سے انہکر اپنی قدیمی جاگہ اقامہ لواری دروازہ مین آگیا اور انتظام سلطنت سے بالکل دست بردار ہوا جب مہاراجہ کہڑک سنگہ نے سلطنت کے کام سے علیحدگی اختیار کی تو کنور نونہال سنگہ نے جنکی عمر مین تمام کاروبار سلطنت کے اپنی اختیار مین کر لئے اور راجہ دہیان سنگہ کو مدارالملہام بنایا اور راجہ منڈی بہ

فوج کشی کرکے قلعہ کملا گڈھ وغیرہ کا اپنے قبضہ مین کیا اگرچہ اسوقت انتظام ریاست کا
راجہ وہیان سنگھ کے اختیار مین تہا مگر کنور نونہال سنگھ بہت سے امور مین اُسکے برخلاف
راے ظاہر کرتا تہا اسواسطے دلون مین بہت سے غبار اور کدورت ظاہر ہوگئی تہی بعد فتح
کابل کے جب انگریزون کی یہہ تجویز ہوگئی کہ علاقہ پشاور وڈیرجات بدستور متعلق کابل کے
کردیئے جاہئین تو کنور نونہال سنگھ نے سہاب مین امیر دوست محمد خان کے نام خط لکہا کہ تم
اگر اب اجتماع کرکے شاہ شجاع کو کابل سے نکالدو تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور وہ خطوط بجنس
پکڑے گئے اور سہاب مین انگریزون نے کنور نونہال سنگھ سے دریافت کیا تو وہ صاف
مکر گیا کہ مجھکو سہاب کی خبر بہی نہین ہے بہت سی قیل وقال کے بعد کنور نونہال سنگھ انگریزون
سے صاف ہوگیا مگر سہاب پر مستعد تہا کہ کسیطرح سے اختیار راجہ وہیان سنگھ کا سلطنت سے
اُٹہا دیوے اور خود بلا اشتراک غیرے فرمان فرما ہوا اتنے مین مہاراجہ کہڑک سنگھ ایسا بیمار ہوگیا
کہ اُمید زیست کی نرہی مشہور یہہ تہا کہ کنور نونہال سنگھ نے اپنے باپ کو کچہہ ایسی چیز کہلادی ہے
جسسے وہ قریب المرگ ہوگیا ہے بعض کا یہہ قول تہا کہ مہاراجہ کہڑک سنگھ کی محبت سردار چیت سنگھ
سے بدرجہ کمال تہی جب وہ مارا گیا تو مہاراجہ پر زندگی تلخ ہوگئی اور اُسی غم وغصہ مین بیمار
ہوگیا ایک روز مرنے سے اقل کنور نونہال سنگھ باپ کے دیکہنے کو آیا تہا مگر مہاراجہ کہڑک سنگھ نے
حویلی کے دروازے بند کراوے اور اپنے پاس نے دیا اور کہا کہ مین اس خلف کی صورت دیکہنی
نہین چاہتا جب دوسرے روز وہ مرگیا تو کنور نونہال سنگھ اگر باپ کی تجہیز وتکفین مین مشغول ہوا اور
مہاراجہ رنجیت سنگھ کیطرح بڑی شان وشوکت سے جنازہ نکالا ورانیان اور نوکنیزین اس مہاراجہ کے
ساتہہ ستی ہوئین جب لاش کے داغ دینے کا وقت آیا تو کنور نونہال سنگھ اور راجہ وہیان سنگھ
ستیون کے روبرو جاکر کہڑے ہوئے اور چاہا کہ ستی ہونیوالی عورتین کوئی اچہی دعا ہمارے
حق مین کرین اور منہہ سے کوئی اچہا - کہین مگر ستیون نے اُسکے برخلاف کیا اور کہا کہ ای پرمیشر جس نے
ہمارے مہاراجہ پر ظلم کیا پہلے اُسکو سلطنت سے بیدخل کیا اُسکے دوست کو قتل کیا پہر اُسکی جان عزیز

کنوائی اُسکو بہی سلطنت نصیب نہو ہماری طرح پردنیاسے بے نصیب جائے چنانچہ ایسا ہی
وقوع مین آیا کہ جب بعد چل جانے نعش کے کنور نونہال سنگہ فارغ ہوا اور دریا پر جاکر غسل کر لیا تو
راجہ اودہم سنگہ کے ہاتہہ مین ہاتہہ دئے ہوئے قلعہ کو آیا معاودت کیوقت توپونکی سلامی سر ہونے لگی
چونکہ بڑی بڑی توپون کے چلنے سے زمین کانپ ہی تہی اتفاق ایسا ہوا کہ جب کنور نونہال سنگہ
قلعہ کے باہر کے دروازہ کے پاس پہنچا دروازہ کی دیوار تہوڑی سی گر پڑی اور ایک پتہر سنگین راجہ
اودہم سنگہ اور کنور نونہال سنگہ کے سر پر ایسا آکر لگا کہ دونو نیم جان ہو گئے راجہ دہیان سنگہ نے فی الفور
اُس مقام سے کنور نونہال سنگہ کو پالکی مین لٹا لیا اور اسی حالت سے قلعہ کے اندر لیگیا قلعہ کے اندر جاتے
ہی کنور نونہال سنگہ جان بحق تسلیم ہوا گو بالیکر زمین دو فرمان فرما بہ است لاہور کے مر گئے اس
نوجوان کے مرنے سے کمال اضطراب عایا و ارکین دربار کو ہوا اگرچہ اسمین بہی لوگ کئی طرح کی رائین
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ کنور نونہال سنگہ بہی راجہ دہیان سنگہ کی کارسازی سے مارا گیا ہے اور
وہ دیوار محض راجہ دہیان سنگہ کے اشارہ سے گرائی گئی تہی مگر یہہ بات قرین قیاس نہی جب یہہ دونو فرمان
فرما مر چکے تو گدی نشینی مین کمال جہگڑا برپا ہوا اگرچہ راجہ دہیان سنگہ نے اُسی وقت یعنی جب کنور نونہال
سنگہ نے جان دی شتر سوار بہیجکر شہزادہ شیر سنگہ کو بلایا اور تجویز کی کہ وہی ایک شہزادہ لائق
ریاست و مسند نشینی کے ہے اُسکو مسند نشین کیا جائے مگر اُسکے آنے پر بہت سی تکرار پیدا ہوئی
اور سردار ان مسند نوالیہ نے جو ہمجدی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تہے ہرگز منظور نہ کیا کہ شہزادہ شیر سنگہ
مسند نشین ہو انہون نے رانی چند کنور کو سہات پر مستعد کیا کہ وہ اپنے بیٹے کنور نونہال سنگہ کی جگہہ
مسند ریاست پر قیام کرے چنانچہ وہ اس دعوی پر قائم ہو گئی اور اُسنے راجہ دہیان سنگہ کو اپنے
روبرو بلا کر کہا کہ کنور نونہال سنگہ کی رانی حمل سے ہے اسواسطے مناسب ہے کہ بالفعل مین چند ماہ اُس
مولود کے پیدا ہونے تک حکومت بطور نیابت کے کرون اگر خدا نے اُسکے گہر بٹیا دیا تو مالک سلطنت
کا وہ متصور ہوگا اور تم بدستور وزیر و مدار المہام رہو گے اور اگر بٹیا پیدا نہوا تو مین تمہارے فرزند
راجہ ہیرا سنگہ کو گود مین لیکر اور بیٹا بنا کر مالک سلطنت لاہور کا کرونگی کیونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی

مہاراجہ فرزند راجہ دہیان سنگھ کو اپنا فرزند کہتا تہا اور خلعت بہی فرزندی کا اُسکو دیا تہا اگرچہ
یہہ بات رانی چند کنور کی سخن سازی تہی اور اصل مین نہ تو روجہ کنور نونہال سنگھ کی حاملہ تہی
اور نہ اُسکا ارادہ والی تہا کہ راجہ ہیرا سنگھ کو گود مین لے اصلی منشا رانی کا یہ تجویز سرداران سندانوالیہ
کے یہہ تہا کہ جب حکومت میری اچہی طرح سے قائم ہوجائے گی تو راجہ دہیان سنگھ وغیرہ خاندان جوال
کو ریاست سے خارج کردونگی یہہ بات سنکر راجہ دہیان سنگھ خاموش رہا اور خاص کونسل دربار کی اسطرح
پر قرار پائی کہ رانی چند کنور وزیر و مدار المہام اُس مولود کی جو ابہی پیدا نہین ہوا ہو اور راجہ دہیان سنگھ
نائب وزیر اور شہزادہ شیر سنگھ و سردار لہنا سنگھ و سردار چیت سنگھ و سردار عطر سنگھ سندانوالیہ خسیران
با اختیار ہوین راجہ دہیان سنگھ کے دل مین اُسوقت یہہ خیال تہا کہ میری بغیر اس سلطنت کا کام
نہین چلیگا اور اپنی تجویز کی نامنظوری سے کمال ناراض تہا شہزادہ شیر سنگھ بہی وٹالہ سے
آکر کمال شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا کونسل مین شامل رہنا اُسنے منظور نہ کیا اُسوقت راجہ
دہیان سنگھ نے انگریزون کو اس تجویز سے اطلاع دی اور لکہا کہ اگرچہ دارثان سلطنت شہزادہ
شیر سنگھ و دلیپ سنگھ موجود تہے مگر اہالیان دربار نے اُس مولود کو مستحق سلطنت کا قرار دیا ہے
جو ابہی کنور نونہال سنگھ کے گہر پیدا نہین ہوا اُسکے پیدا ہوتے تک رانی چند کنور کام سلطنت کا
کریگی اور ارباب کونسل ممد و معاون اُمور سلطنت کے رہینگے صاحبان انگریز نے اُس وقت معلوم
کیا کہ دلیپ سنگھ نام فرزند ابہی مہاراجہ کے گہر موجود ہے ورنہ اس سے پہلے اس بات کی اطلاع نہ تہی
رانی چند کنور کی حکومت صاحبان انگریز نے ناپسند کی مگر اجرای کار کو پسند کیا انہین ایام مین سردار
دوست محمد خان بحفاظت فوج انگریزی کے محبوس و مقید پنجاب مین آیا اور فوج انگریزی اُسکو
ہندوستان کو لیگئی اور کابل مین بخوبی تسلط صاحبان انگریز کا ہوگیا بعد چندی راجہ دہیان سنگھ
بہی لاہور کی کارروائی سے مبدل و ناراض ہوکر بہانہ کرکے جمون کو چلا گیا کیونکہ مدار المہام و مختار تمام
سلطنت کے سرداران سندانوالیہ تہے اور رانی چند کنور برائے نام حاکمہ تہی البتہ راجہ گلاب سنگھ جو
مرد لئیق و کارگزار سودہ تہا اُسنے اُس وقت بہی سرداران سندانوالیہ کے ساتہہ دوستی بنا رکہی

تہی اور چند کنور اکثر امور مین اُسکو روبرو بلاکر مشورہ کرتی تہی اور وہ جانتا تہا کہ اگر اس
عورت سے ہماری موافقت رہیگی تو ہمکو بہت فائدہ ہوگا شہزادہ شیر سنگہ جب ٹالہ جا پہنچا
پوشیدہ پوشیدہ اُسنے اپنے جاسوس بہیجکر فوج کے افسرون سے سازش کی اور سب افسر
فی الفور اُسکے ساتہہ ہوگئے کیونکہ فوج والون کو جس روز سے چند کنور جانشین ہوئی تہی انعام
وعطایات کا ملنا موقوف ہوگیا تہا اور پہلے کنور نونہال سنگہ وغیرہ جب فوج مین آکر الیصہ
دیکہتے تہے تو فوج کو ہزارون روپیہ انعام کے ملجاتے تہے اب یہہ عورت نہ گہر سے نکلکر فوج
مین آتی اور نہ اُنکو کچہہ ملتا اسواسطے سب فوج چاہتی تہی کہ کوئی مرد فرمان فرما ریاست کا ہو
جب سازش فوج کی بخوبی ہوچکی اور امرای دربار سے بہی جو لوگ مخالف سردارن سندانوالیہ
کے تہے سب اُسکے ساتہہ ملگئے اور صاحبان انگریز نے عند التحریر شہزادہ شیر سنگہ کے مقرر
ہوئے پر رضامندی ظاہر کی اور راجہ دیبان سنگہ بہی بدل وجان حامی و مددگار اُسکا ہوگیا
تو بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۸۴۱ء کو دو گہڑی دن رہے شہزادہ شیر سنگہ اپنے گہر کی فوج کے ساتہہ
وٹالہ سے چلکر قریب لاہور کے پہنچکر پڑاؤ کیا اُترا ہیلے سرداران سندانوالیہ نے فوج کے
نام احکام جاری کئے کہ شیر سنگہ کو جو بارادہ دعوی سلطنت کے آیا ہے اُسکی سرکوبی کو سوار ہون
کہ وہ فوج جاتے ہی شیر سنگہ کے ساتہہ ملگئی اور باقیماندہ فوجین بہی اپنی اپنی چھاونیون سے
نکلکر شیر سنگہ کے پاس جمع ہوگئین اکثر سردار جن کی آمیزش شیر سنگہ کے ساتہہ تہی اُسکی خدمت
مین حاضر ہوئے سوای راجہ گلاب سنگہ اور سرداران سندانوالیہ کے کہ وہ اُسوقت قلعہ مین
آئے اور اپنی اپنی فوج اور توپین لاکر قلعہ مضبوط کرلیا آٹہہ بجے رات کے وقت دہلی دروازہ
سے مہاراجہ شیر سنگہ سکہی فوج کے ساتہہ لاہور مین داخل ہوا اور شہر لٹنا شروع ہوا دہلی دروازہ
سے قلعہ تک جسقدر دوکانین اور جو بیان اور محلے برسر راہ تہے سکہون نے لوٹ لئے
دوکانون کے قفل توڑ ڈالے چہتہ بازار کو جہان جو بیان بکتی ہین سکہون نے آگ لگادی
غرض اسحالت کے ساتہہ فوج قلعہ تک پہنچی اور محاصرہ قلعہ کا کرلیا دو نو طرف سے گولہ چلنے لگا

تین روز تک برابر دونون مین سخت لڑائی رہی تمام دیوارین قلعہ کی توپون کے لوگون سے
رگرگئین اگرچہ اندر کی فوج بہی باہر کی فوج پر برابر آگ برساتی تہی مگر مہاراجہ شیر سنگہ نے
جو زنبورک توپین بادشاہی مسجد کے مینارون پر چڑہائی ہوئی تہین اُنکے گولے بارش
کیطرح قلعہ کے میدان مین برستے تہے اور آدمیون کا پہرنا قلعہ کے اندر مشکل پڑگیا تہا
تیسرے روز راجہ دہیان سنگہ جمون سے آگیا اُسنے آتے ہی توپ کا چلنا بند کرادیا اور
صلح کی تجویز درپیش ہوئی ۱۸- جنوری ۱۸۴۷ء کو قلعہ کے دروازے کہل گئے اور
دخل مہاراجہ شیر سنگہ کا قلعہ پر ہوگیا سکہی فوج نے اُسوقت قیامت برپا کردی تہی
پہلے لوٹ قلعہ مین کی اور توشہ خانہ کو لوٹ لیا شہر مین تمام منشی و اہلکار فوج کے لٹ
گئے جس جس گلی یا کوچہ مین کوئی فوج یا دفتر کا منشی رہتا تہا بزور روشن لوٹا گیا جابجا فوج نے
سرکشی ظاہر کی کشمیر مین فوج نے جرنیل دہیان سنگہ ناظم کو لوٹ لیا اور اُسکو جان سے
مارڈالا پشاور مین جرنیل اویطویلہ صاحب کے قتل کیواسطے بہی فوج مستعد ہوئی اور وہ بہاگ
کر جلال آباد کو چلا گیا اسیطرح پر جابجا بڑی بڑی ابلکار لوٹے اور مارے گئے کوئی پرسان
حال نہوا- بعد دخل سلطنت کے مہاراجہ شیر سنگہ نے بادشاہی اجلاس کیا وزارت کا خلعت
راجہ دہیان سنگہ کو دیا قلعہ کے فتح ہوتے ہی سردار عطر سنگہ واجیت سنگہ سندانوالیہ دریاے
ستلج کے پار بہاگ گئے اُسوقت مہاراجہ شیر سنگہ سخت حیران تہا کہ فوج خودسر کا کیا انتظام
کرے اور رعایا چاہتی تہی کہ انگریز دخیل ہوکر انتظام ملک کا کرین مسٹر کلارک صاحب بحیثیت
گورنر جنرل کی تحریر ہی اُسوقت مہاراجہ شیر سنگہ کے نام آئی تہی کہ اگر آپ کہو تو انگریزی فوج لاہور
مین آکر آپکے انتظام مین شامل ہو مگر مہاراجہ یہہ سمجہا کہ اگر مین نے انگریزی فوج کے آنیکی اجازت
دی تو اُسکے لاہور مین پہنچتے تک سکہی فوج میری جان لیلے گی اور سلطنت انگریز لے لینگے
اس خیال سے وہ تجویز نامنظور کی چار ماہ تک فوج کی بدانتظامیان بدستور رہین پہر کچہہ انتظام
وقوع مین آیا تنے مین معاملہ دگرگون ہوگیا اور افغانون نے شورش برپا کرکے شاہ شجاع

کو مار ڈالا اور انگریزی فوج واپس آئی سردار دوست محمد خان انگریزون کی قید سے چھوٹ کر
بارادہ جانے کابل کے لاہور مین آیا مہاراجہ شیر سنگھ نے اُس سے ملاقات کی اور عہد نامہ دوستی
کا لکھا لیا۔ لارڈ النبرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر ہند نے اُسوقت چاہا کہ مہاراجہ شیر سنگھ
سے ملاقات کرے اس ارادہ پر فوج کثیر دریای ستلج کے کنارے پر جمع ہوئی مگر راجہ دہیان
سنگھ نے مہاراجہ شیر سنگھ کے دل مین شک ڈالدیا اور بیان کیا کہ چونکہ صاحبان انگریز کو کابل
سے بدلہ لینا منظور ہے ایسا نہو کہ انکا یہہ خیال ہو کہ کابل کے لینے سے اول پنجاب لین جب
رستہ پنجاب صاف ہو جائی تو کابل پر مہم کرین اور فوج کے جمع کرنے کا یہی سبب ہو
صرف راجہ دہیان سنگھ اور شہزادہ پرتاب سنگھ نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات کے لئے
گئے اور جنوری ۱۸۴۴ء کو بعد ملاقات لام فوج کا توڑ ڈالا گیا اس ملاقات کے وقت لارڈ
گورنر جنرل بہادر نے سکھی فوج کی قواعد جو ہمراہ شہزادہ کی تھی دیکھکر رضامندی ظاہر کی
اور شہزادہ انگریزی فوج کو دیکھکر بہت خوش ہوا اُسوقت کہ فوج کثیر فیروزپور مین جمع تھی
پنجاب کے ہر ایک شخص کو یقین تھا کہ صاحبان انگریز اب پنجاب پر یورش کرینگے مگر جب ملاقات
ہو چکی اور لام ٹوٹا تو لوگون کے دل کی تسلی ہوئی ۴۔ جولائی ۱۸۴۴ء کو خبر مشہور ہو گئی کہ رانی
چند کنور مر گئی اُسکا جنازہ بہی بڑی شان شوکت سے نکلا مشہور تھا کہ اُسکی کنیزون نے
مہاراجہ شیر سنگھ کے کہنے سے اُسکو گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا اسکے مرجانے سے مہاراجہ شیر
سنگھ کی تسلی بہت ہو گئی اب اُسکے دل مین یہہ ہوس پیدا ہوئی کہ راجہ دہیان سنگھ کا اختیار
کم کرکے اپنی حکومت کو ترقی دیوی کیونکہ وہ اُسوقت بمشورت اور اجازت راجہ دہیان سنگھ
کوئی کام نہین کرسکتا تھا اور راجہ دہیان سنگھ اُسکو اپنا آوردہ اور احسانمند تصور کرتا تھا
یہہ بات اُسکی مہاراجہ کو سخت ناگوار گزرتی تھی علاوہ اُسکے راجہ دہیان سنگھ نے اُسکو شراب کی
کثرت اور عیاشی سے بہت مرتبہ منع کیا اور روہ ممانعت اسکے خیال مین یہ گزری کہ یہہ ہمپر حکومت
کرتا ہی اس خیال پر مہاراجہ نے بہائی گوربکہہ سنگھ کو کہ ایک گورو معزز کا بیٹا تھا بڑہانا شروع کیا

اور اُسکو مشیر خاص بنایا اس شخص کے پہلے بہی راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ عداوت تہی
اسکا مشیر ہونا راجہ دہیان سنگہ کو کمال ناگوار گزرا اور آپسمین صوت نا اتفاقی ونفاق کی
شروع ہوئی چونکہ سردار لہنا سنگہ واجیت سنگہ وعطر سنگہ بوقت دخل مہاراجہ شیر سنگہ کے
لاہور سے بہاگ کر ستلج پار چلے گئے تہے اور سرکار انگریزی کو اُن کے وہان رہنے
مین البتہ خدشہ اور تکلیف رہتی تہی اور صاحب ایجنٹ بہادر نہین چاہتے تہے کہ
وہ ہمارے علاقہ مین رہین اسواسطے دربار لاہور مین تحریک کی گئی کہ مہاراجہ سردار ان
سندہانوالیہ کا قصور معاف کرکے اُنکو گزارہ دین اُسوقت مہاراجہ شیر سنگہ بہی یہہ چاہتا تہا
کہ راجہ دہیان سنگہ کا طرف ثانی اور مقابلہ پر کوئی زبردست مقرر ہونا مناسب ہے اسواسطے
بہانہ سفارش صاحبان انگریز کے سندہانوالیون کو پہر لاہور مین بلالیا اور جاگیرین اور حویلیان
وملک ومکان اُن کے سب واگزار کردئے اور سرافرازی کا خلعت بخشا اگرچہ اُسوقت راجہ
دہیان سنگہ کو اسقدر بڑہا پا کہ ہر روز علیحدہ ملاقاتین اُنکے ساتہہ کرتا آخر اُسنے باتون
باتون مین آپہر مہمات یقین کرادی کہ مہاراجہ شیر سنگہ نے تمکو لاہور مین صرف قتل

کے لئے بلایا ہے جب یہہ موقع پائیگا تمکو قتل کردیگا سرداران سندانوالیہ تو دونو کے
دشمن تہے وہ اسکی سب باتین سنکر دلمین کہتے تہے اور سمجہے کہ مہاراجہ شیر سنگہ نے
ہوجب اس تجویز کے ہمکو قتل کرنے کے لئے بلایا ہے تو اس صورت مین پہلے یہہ ہی ہماری جان
کا خواہان تہا اب مہاراجہ شیر سنگہ کے ساتہہ اسکا بہی قتل کردینا مناسب ہے آخر تجویز
دونو فریق کی مہاراجہ شیر سنگہ کے قتل پر قائم ہوگئی اور یہہ بات قرار پائی کہ جس روز
مہاراجہ سواران ماتحت سردار اجیت سنگہ کی حاضری لیگا اُسکو قتل کردیا جائیگا چنانچہ
تاریخ ۱۵- ماہ ستمبر ۱۸۴۳ء کو مہاراجہ شیر سنگہ قلعہ سے سوار ہوکر بمقام باغ شاہ بلاول
گیا اور دربار منعقد کیا پہلے پہلوانون کی کشتی دیکہی پہر سواران سردار اجیت سنگہ سندانوالیہ
حاضری کے لئے حاضر ہوئے وہ برابا ندہکر کہڑے ہوگئے انمین سے سردار اجیت سنگہ
ماتہہ مین ایک عمدہ ڈابین لئے ہوئے روبرو آیا اور عرض کی کہ یہہ نہایت عمدہ ولایتی
ڈابین ہے مہاراجہ اپنے پاس کہین تو لایق ہے مہاراجہ نے اُسکے لینے کے لئے ہاتہہ
بڑہایا اور اُسنے سامنے کرکے اُسکی کل دبادی چونکہ ڈابین مین کئی گولیان بہری ہوئی تہین
لگتے ہی مہاراجہ خون مین لوٹنے لگا یہہ حال دیکہکر تمام اہل دربار بہاگ گئے اور مہاراجہ
شیر سنگہ کی لاش اُسی جگہہ پڑی رہ گئی جب مہاراجہ کے قتل کے کام سے سرداران سندانوالیہ
فارغ ہوئے اُسی وقت سردار لہنا سنگہ سندانوالیہ نے باغ کے اندر جاکر شہزادہ پرتاب سنگہ کو
کمال بیرحمی کے ساتہہ قتل کیا اور اُس بیگناہ خوردسال بچے کا خون اپنی گردن پر لیا کہتے
ہین کہ پرتاب سنگہ اُس روز اپنے آپ کو غلہ و چاندی و سونے وغیرہ کے ساتہہ تول کر
اور خیرات لینے والے لوگ حاضر تہے کہ ناگاہ لہنا سنگہ تلوار علم کئے ہوئے اُسکے سر پر
جا پہنچا لڑکا یہہ حالت دیکہکر گہبرا گیا اور حاضرین سب بہاگ گئے لڑکے نے بہت منتین
کین اور پانو پر سر رکہا اور کہا کہ چچا مین تمہارے گہوڑون کی سیدا دونگا تم مجہکو قتل
نہ کرو مگر اس بے رحم نے ایک ہاتہہ تلوار کا مار کر اُسکا سر الگ کردیا لوگون

یہہ کام کر چکے تو سرداران سسندھانوالیہ بڑی کروفر اور خوشنودی سے داخل قلعہ ہوئے
شہر کے دروازے بند ہوگئے بازارون مین ہڑبال ہوگئی رعیت بے چین خلقت بے
آرام جا بجا بھاگنے لگے جونکہ راجہ وہیان سنگھ اس تجویز سے پہلے ہی خبردار تہا اس روز
یہہ خود جا کر دربار نہین گیا تہا قلعہ مین آکر موجودات توشیخانہ کی لیتا رہا وہان سے
فرصت پاکر یہہ اپنی حویلی کو جانے لگا اور گھوڑے پر سوار ہوا قلعہ کے دروازہ مین سرداران
سسندھانوالیہ اوسکو مل گئے اور باواز بلند کہا کہ دشمن قتل کر دیا گیا اب تم واپس چلو کہ تجویز
کرکے دلیپ سنگھ کو تخت نشین کرین اور انتظامان ملک و افسران فوج کے نام پروانہ جاری
کرین کہ اب سلطنت مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ہوگئی ہے ہر کوئی اپنے اپکو نوکر مہاراجہ دلیپ سنگھ
کا تصور کرے یہہ بات سنکر راجہ وہیان سنگھ نے کچھہ جواب ندیا اور اُنکے ساتھہ ہولیا دوسرے
ڈیوڑھی پر جاکر سردار لہنا سنگھ نے جو پیچھے آتا تہا حکم دیدیا کہ ڈوگرہ سپاہی کوئی آنے نہ پاے
چنانچہ جسقدر ڈیوڑھی بہت فوج اُسوقت مہاراجہ وہیان سنگھ کے ساتھہ تہی سب کے سب پیچھے
رہ گئی اور راجہ تنہا دشمنون کے نرغہ مین آگیا اُسوقت سردار اجیت سنگھ نے راجہ سے پوچھا
کہ تیر سنگھ نے رانی چندر کنور کو کس جگہہ ہلاک کرایا تہا اُسوقت راجہ کو ثابت ہوگیا کہ یہہ اب
میرے بھی قتل کے فکر مین ہین جب اُسنے پیچھے کو نظر کی تو اپنے ہمراہیون مین سے
بھی کسیکو نہ دیکھا ناچار زندگی سے ناامید ہوا اتنے مین سردار اجیت سنگھ نے نزدیک آکر
راجہ وہیان سنگھ پر وار مین سر کی جسسے وہ لیٹ و زمین الفور جان بحق تسلیم ہوا اور
گھوڑے سے زمین پر گر پڑا راجہ کی لاش وہان ہی پڑی چھوڑ کر سرداران سسندھانوالیہ
دشمن بچ مین گئے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ خورد سال کو اُسکی والدہ کے پاس سے لاکر
مسند پر بٹھلا دیا اور راج تلک پنڈت مدسودن کے ہاتھہ سے دلایا اور حکم دیا کہ شہر مین
منادی ہوجاے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ مسند نشین ہوا جب یہہ کام کر چکے تو اور انتظام
فوجی و ملکی اُنہون نے کچھہ نکیا اور نہ اُنکو یہہ خیال ہوا کہ راجہ وہیان سنگھ کو تو قتل کر دیا ہے

راجہ ہیرا سنگھ اُسکے فرزند کا کیا بندوبست کرنا چاہیے اپنی طرف سے اُنھون نے
کل انتظام کر لیا اور طوائف رقاصہ کسبیون کی حاضری کا حکم دیا جب رد آیین
تو ناچ شروع ہوا اور شراب کا دور چلنے لگا تین گھنٹہ تک یہہ کیفیت رہی پھر بحالت
نشہ آرام مین آگئے دوسری طرف یہہ حال گزرا کہ جب باپ کے مرنیکی خبر راجہ ہیرا سنگھ
راجہ دھیان سنگھ کے بیٹے کو پہنچی بکمال گھبراہٹ اور ہنگام تباہ و بد ہو جا کر کل افسران
فوج کو بلایا جب وہ آئے تو اُسنے تمام کیفیت سندانوالیون کے ظلم کی فوج کے گوش گزار
کی اور اپنی فریاد کی داد چاہی اور اقرار کیا کہ اگر خالصہ جی سرداران سندانوالیہ سے
مہاراجہ اور شہزادہ اور میرے باپ کے خون کا بدلہ لین تو مین ہر ایک پیادہ سپاہی
کے بارہ روپیہ مشاہرہ اور سوار کا ایکروپیہ یومیہ تنخواہ کرونگا اور احاطہ خالصہ
جی کے احسانونکا تا دم حیات رہونگا جب سکھون نے یہہ فزدہ اضافہ تنخواہ کا سُنا
بہت خوش ہوئے اگرچہ پہلے وہ ہرگز نہین چاہتے تہے کہ سوای سکھہ کے کوئی مختار سلطنت
کا ہو مگر ہے بدوزر و طمع و بدہ ہوشمند ہو اور آرزو طمع فزع و ماہی بہ بند و طمع کے مارے
تمام سکھہ سندانوالیون کی سرکوبی و استیصال کو تیار ہو گئے تو پخانہ اور پیادہ پلٹنون
نے آکر قلعہ کو گھیر لیا جب رات کو قلعہ کا محاصرہ ہو گیا اور گولہ چلنے لگا تو سرداران
سندانوالیہ کی انکھہ کھلی اور جانا کہ تجویز اُنکے برخلاف پڑی اُسوقت فوج قلعہ مین کچھہ تھی
صرف معمولی پہرہ خزانہ و توشہ خانہ وغیرہ پر تہے اگر سرداران سندانوالیہ مآل اندیشی
کرتے تو بعد قتل مہاراجہ و وزیر کے وہ پلٹنون مین پہر جاتے اور جو طرح راجہ دھیان
سنگھ نے سکھون کو دیکر اپنے ساتھہ ملایا تہا وہی وہ بھی دیتے تو سب سکھہ
اُنکے ساتھہ ہو جاتے اور راجہ ہیرا سنگھ کو جان بچا کر یہان سے بھاگنا پڑتا تمام رات اور
تمام روز توپ چلتی رہی اور دیوارین قلعہ کی بہت سی مسمار ہو گئین اسوقت سردار
لہنا سنگھ جو زخمی ہو چکا تہا اور سردار جیت سنگھ سندانوالیہ مع اپنے خاص مصاحب

مہر گہیسا کے قلعہ سے بہاگنے پر مستعد ہوے سردار لہنا سنگہ قلعہ کے اندر سے
بہاگتا ہوا قتل ہوا اور سردار اجیت سنگہ دیوار سے کودتا ہوا پکڑا گیا اور مارا گیا مہر
گہیسا بہی اُنکے ساتہہ قتل ہوا ان کے مارے جانے کے بعد قلعہ فتح ہوا سکہون نے
اپنے مالک کا خزانہ اور توشے خانہ خوب لوٹا اور لاکہون روپیہ کا نقد وجنس غارت
مین آیا شہر مین بہی بڑی بڑی غارتین عمل مین آئین اُسوقت خاندان سردارن
سندہانوالیہ پر ایک آفت برپا تہی گویا تمام زمانہ اُنکا دشمن جانی بنا ہوا تہا اُن کے تمام
نوکر و ملازم اپنے اپنے گہر چہوڑکر بہاگ گئے سردار عطر سنگہ اور اُسکا بیٹا سردار کہر سنگہ
انگریزی علاقہ مین چلے گئے اور راجہ ہیر سنگہ نے جابجا سوار مامور کیے کہ قصبہ راجہ سانسی
وغیرہ مین جہان جہان جائداد سردارن سندہانوالیہ کی ہو ضبط کرلین جاگیرین اُنکی فرق
کرکے شامل علاقہ سرکاری کرلین اور مکانات اُن کے جسقدر ہین سب کے سب گرادیے
جائین حویلیان بیخ سے نکالی جائین چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی خاندان سندہانوالیہ سے صرف
سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ امان مین تہا کیونکہ اُسکے پہلے سے سردار لہنا سنگہ و
اجیت سنگہ کے ساتہہ عداوت تہی راجہ ہیر سنگہ نے اُسکی جان بخشی کی اور سردارون کی
جیسے کہ چاہیے خرابی عمل مین آئی بہائی گورمکہہ سنگہ اور مصر بیلی رام خزانچی مہاراجہ
کا بہی پکڑا گیا وہ بہی پوشیدہ قتل کرائے گئے معلوم کہ وہ کب اور کس وقت اور کہان
مارے گئے مصر بیلی رام اُسوقت گرفتار ہوکر شیخ امام الدین کے سپرد کیا گیا تہا اُسی
کی سعی سے شاید اوسکو قتل کرایا گیا اور بہای گورمکہہ سنگہ جو گرنتہی اور بیدی سکہونکا
گورو تہا اُسکے برملا قتل کرانے مین البتہ خوف تہا اسواسطے وہ بہی پوشیدہ قتل کرایا
گیا سردار عطر سنگہ پہلے بہاگ کر بہائی ہیر سنگہ کے پاس گیا کہ وہ بہی شہور گورو سکہونکا
تہا جب اُسنے وہان بہی ٹہکانا نہ دیکہا تو دریاے ستلج سے اوتر کر انگریزی علاقہ مین
چلا گیا جب یہہ سب کام ہو چکے تو راجہ ہیر سنگہ نے دوبارہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو گدی

پر بٹھلایا خلعت وزارت آپ پہنا اور خلعت مختاری و مدار المہامی کا پنڈت جلا اپنے
مصاحب کو دیا اور یہہ دونو مالک و مختار کل بنے و

پانچوان حصہ

ذکر واقعات عہد مہاراجہ دلیپ سنگہ اور قتل مین آنا راجہ جیت
سنگہ کا راجہ ہیرا سنگہ کے ہاتہہ سے اور بھائی ہیرا سنگہ و سردار عطر
سنگہ سندہانوالیہ کا فوج کے ہاتہہ سے اور قتل ہونا راجہ ہیرا سنگہ و
وسوہن سنگہ و پنڈت جلا کا بلوہ مین اور وزیر ہونا سردار جواہر
سنگہ کا اور قتل ہونا فوج مین جاکر اور یورش کرنا فوج سکہون کا علاقہ
انگریزی پر اور قایم ہونا انگریزی عملداری کا پنجابہ مین بعد جنگ و جدل
اور معزول ہوکر جانا وطن ہمراہ مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر کا پنجاب سے

جسوقت راجہ ہیرا سنگہ اور پنڈت جلا نے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مختار و مدار المہام بنکر اختیار
حاصل کیا تو یہہ اختیار انکا مہاراجہ دلیپ سنگہ کی والدہ رانی چندان اور مہاراجہ کے ماموں
سردار جواہر سنگہ کو ناگوار معلوم ہوا کیونکہ وہ نہین چاہتے تہے کہ راجگان جموں انکی سلطنت
مین حکومت کرین سردار جواہر سنگہ اس سے پہلے ایک گمنام آدمی تہا کوئی اوسکو نہین جانتا
تہا کہ کون ہے جب اوسکا بہانجا مہاراجہ سلطنت لاہور کا بنگیا تو وہ بہی سردارون مین شمار
ہونے لگا اوسکو یہہ ہوس ہوئی کہ وزارت اور مدار المہامی میرا حق ہے مجہکو ملنی چاہیے
اس تدبیر مین وہ دنرات رہنے لگا کرالیشرج سے راجہ ہیرا سنگہ و پنڈت جلا کو خارج کرکے خود
وزیر ہوجاوے اودہر راجہ سوجیت سنگہ راجہ دیان سنگہ کا بہائی راجہ ہیرا سنگہ کا چچا اپنے

بھتیجے کا اختیار دیکھکر ناراض ہوا اور نچاہا کہ مین بزرگ اور چچا ہوکر ایک لڑکے
دست پروردہ کی اطاعت کرون اور ایک برہمن ناچیز یعنی پنڈت جلا کی تابعداری
اختیار کرون چنانچہ وہ بے اجازت لاہور سے اوٹھکر جمون کو چلا گیا راجہ ہیرا سنگھ نے
وزیر ہوکر فوجکی پہلی چڑھی ہوئی تنخواہ بھی دیدی اور آیندہ حسب وعدہ اضافہ کرکے فوج
کو خوش کیا اسوقت سردار جواہر سنگھ کو کمال رشک پیدا ہوا اور وہ مہاراجہ دلیپ سنگھ
خوردسال اپنے بھانجے کو گود مین لیکر سکھون کے مجمع مین جا موجود ہوا اور کہا کہ تم بھائیون
کو دربار سے نکال دو تو بہتر ہے نہین تو مین اپنے بھانجے کو لیکر سرکار انگریزی کی حملہ
مین چلا جاونگا چونکہ انگریزون کے نام سے سکھہ بہت جلتے تھے یہہ تقریر جواہر سنگھ کی
انکو پسند نہ آئی اور اسکو گرفتار کرکے راجہ ہیرا سنگھ کے سپرد کردیا راجہ ہیرا سنگھ نے اسکو
مہاراجہ کھڑک سنگھ کی حویلی مین مقید کرکے سنگین پہرہ اوسپر قائم کردیا چند روز وہ قید
مین رہا پھر رانی جندان کے کہنے سے رہا ہوا چونکہ خرچ فوج کا بہت بڑھ گیا تھا اور بسبب
انقلاب چند و چند سلطنت کے علاقون سے آمدنی کا آنا کم ہوگیا تھا راجہ ہیرا سنگھ
دزات اسی فکر و اندیشہ مین رہتا تھا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ تمام کارداروں
وجاگیرداروں وحوالہ داروں واجارداروں وغیرہ کے طمان صوبجات کا حساب کرکے باقی
روپیہ اُن سے وصول کیا جائے چنانچہ اس کام کے انجام کے لئے پنڈت جلا مقرر ہوا
اور اسنے بڑی بڑی رقمین روپیہ بقایا کی ہر ایک کے نام از روی حساب نکالین اور
روپیہ کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک امیر و سردار کو تنگ کرنا شروع کیا اب ایک اور
بنیاد فساد کی قائم ہوئی اور تمام امیر و سردار دلی بدخواہ راجہ ہیرا سنگھ اور پنڈت
جلا کے ہوگئے اسمین کئی لاکھہ روپیہ کی رقم راجہ گلاب سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ
کے ذمہ بھی برآمد ہوئی اسواسطے راجہ ہیرا سنگھ نے مناسب سمجھا کہ پہلے پہل مطالبہ زر
کا راجہ گلاب سنگھ اور سوچیت سنگھ سے شروع ہو تاکہ اور لوگ اسمین حسد نکرین اور

یہہ نہ کہین کہ اپنے رشتہ دارون سے تو راجہ ہیرا سنگھ روپیہ نہین مانگتا اور ہم سے طلب کرتا ہے اس غرض سے راجہ سوچیت سنگھ اور بھی زیادہ تر دشمن ہیرا سنگھ کا بنگیا اور اراکین دربار کے ساتھہ در باب وزارت حاصل کرنے کے سازش شروع کی چنانچہ دربار کے بہت سے لوگ اُسکے ساتھہ ہمصلاح ہوگئے گہوڑچڑہ یعنی سواری فوج بھی یہی چاہتی تہی کہ راجہ سوچیت سنگھ وزیر ہو کیونکہ راجہ ہیرا سنگھ فوج پیادہ کو اپنا ممد و معاون سمجھتا تہا اور ہر ایک امر کی اجازت فوج پیادہ کے پنچون کو طلب کر لیجاتی تہی اور جب وہ قلعہ مین آتے تہے تو لذیذ حلوے اور شربت اور مہا پرشاد اُنکے واسطے تیار ہوتے تہے سوای فوج سواری کے کہ وہ طفیلی فوج پیادہ کے ہر ایک انعام و اکرام مین تصور کی جاتی تہی راجہ ہیرا سنگھ کے برخلاف اُسوقت ایک شخص فتح خان ٹوانہ تہا جو دست پروردہ و نمکخوار راجہ دہیان سنگھ کا تہا مگر وہ سردارن سندہانوالیہ کا ایسا دوست بنگیا تہا کہ اپنے آقا راجہ دہیان سنگھ کے قتل مین اُسنے بہت کوشش کی اور جسوقت سردار اجیت سنگھ بارادہ قتل راجہ دہیان سنگھ کے قلعہ مین آیا تو وہ ہمراہ تہا اُسنے بچہہ حمایت راجہ دہیان سنگھ کی نگی بعد قتل سردارن سندہانوالیہ کے وہ لاہور سے بہاگ گیا اور ڈیرہ اسماعیل خان کے نواح مین جاکر یاغوا ہوا راجہ سوچیت سنگھ اُسنے مفسدہ شروع کیا اس فساد مین اُسکے ساتھہ دیوان ساونل مل ناظم ملتان کا بیٹا بہی شامل ہوا کیونکہ اُسکے ذمہ بہی بہت سا روپیہ بقایا خراج کا تہا کشمیرا سنگھ و پشورا سنگھ جو راجہ رنجیت سنگھ کے مشہور بیٹے بہی اُسوقت ہی سلطنت کے ہوئے اور راجہ سوچیت سنگھ اور فتح خان کے اغوا سے اُنہون نے سیالکوٹ مین فساد برپا کیا بہت سے لوگ اُنہون نے اپنے پاس جمع کر لئے چار رجمنٹین جو لاہور سے پشاور کو جاتی تہین وہ بہی پشورا سنگھ کے ہمراہ ہوگئین اُن کی سرکوبی کے لئے مسلمان پلٹنون کو حکم دیا گیا کہ سیالکوٹ کو جائین مگر اُنہون نے انکار کیا اور جواب دیا کہ اگر سکہی فوج ہماری ساتھہ روانہ ہو تو ہم بہی جانے کو تیار ہین آخر راجہ گلاب سنگھ

نام پروانہ جاری ہوا کہ جمون سے سیالکوٹ آکر مفسدون کی سرکوبی کرے جب یہہ
بہادر راجہ اپنی فوج لیکر سیالکوٹ پہنچا تو مفسدون کا مجمع منتشر ہوگیا اور راجہ ہیرا سنگھ
نے پہر زیادہ پیچھا پشور سنگھ و کشمیر سنگھ کا نکیا کہ اُسمین زیادہ شورش برپا ہونیکا اندیشہ
تہا جب راجہ سوچیت سنگھ نے فوج سواری اور اکثر اراکین دربار کے ساتہہ اپنی سازش کرلی
تو اچانک ۲۶ ساہ مارچ سنہ ۱۸۴۳ع کو مع اپنی فوج کے شاہدرہ آپہنچا فوج کو تو دریای راوی
کے پار چہوڑا اور خود ایک سو سوار اور رای کیسری سنگھ وغیرہ اراکین کے ساتہہ لاہور کے
باہر مقام خانقاہ میان وڈا آ اوترا اُسکو امید تہی کہ جب مین لاہور جاؤنگا تمام فوج سواری
کی میری پاس جمع ہوجائیگی اور میری دوست اراکین سب میرے پاس جمع ہوجائینگے اور مین اُنکے
اجتماع سے راجہ ہیرا سنگھ کو دربار سے نکال دونگا یہہ تدبیر اُسکے برخلاف پڑی جب یہہ
خبر راجہ ہیرا سنگھ کو پہنچی کہ اُسکا حقیقی چچا اُسکی جان کا خواہان ہوکر لاہور آپہنچا ہے تو اُسنے
ایک ایک کمپنی فوج پیادہ سے ایک ایک پنچ اپنے روبرو بلاکر نہایت عاجزی کے ساتہہ کہکر
ہوکر عرض کی کہ خالصہ جی مجہہ سے کونسی تقصیر اور نمکحرامی سرکار کی ہوئی ہے جسکے عوض مین
خالصہ نے مجہہ سے ناراض ہوکر میری چچا کو جمون سے وزارت کے لئے بلایا ہے اور وہ ایسی
جرات و دلیری کرکے لاہور کے باہر آموجود ہوا ہے پس اب اگر آپنے اُس سے ملکر مجہکو قتل کردینا
ہو تو ابہی قتل کردو کہ مین بے آبروئی کے ساتہہ قتل نہون اور اگر تمنے اُسکو نہین بلایا اور وہ
از خود آیا ہے تو اُسکو سخت سزا دینی چاہیئے کہ آیندہ پہر کسیکو جرات نہ پڑی چونکہ پیادہ فوج اُس
سازش سے بیخبر تہی سب نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ ہم تیری حکم کے منتظر ہین جب تو حکم دیگا
فی الفور اوسکو قتل کردینگے چنانچہ اُنکے نام احکام جاری ہوگئے کہ علی الصباح اپنی فوج اور
توپخانہ لیجاکر راجہ سوچیت سنگھ کو سزا دین پہر فوج سواری کے فہر بلائے گئے اور وہی تقریر
اُن کے روبرو کی گئی اگرچہ وہ سب کے سب راجہ ہیرا سنگھ سے ناراض تہے اور راجہ سوچیت سنگھ
اُنہین کی آمیزش اور اجازت سے آیا تہا مگر اُنہون نے بنظر اسکے کہ توپخانہ سب کے سب فوج پیادہ

کے پاس تہے اور فوج پیادہ راجہ ہیرا سنگھ کی حامی ہوگئی تہی دم بخود ہوکر وہی جواب دیا
جو فوج پیادہ نے دیا تہا چنانچہ چاردیاری کے سوارون کو حکم ہوگیا کہ علی الصباح اپنی چہاونی
سے نکلکر راجہ سوچیت سنگھ کا محاصرہ کرلین اور اس خدمت کے انجام مین راجہ ہیرا سنگھ
نے منظور کیا کہ جب فوج اُسکی دشمن راجہ سوچیت سنگھ کا کام تمام کریگی فی سپاہی
پیادہ وسوار ایک ایک بنکی طلائی انعام دیگا اور افسرون کو کنٹھہ طلائی و مالای مروارید
عطا ہونگے پہر تو تمام فوج لالچ اور طمع کے دام مین پہنسکر بیقلم راجہ سوچیت سنگھ کی
جان کی خواہان ہوگئی راجہ سوچیت سنگھ آدہی رات تک مطلق العنان رہا اگر وہ چاہتا
اپنی فوج مین کہ دریاے راوی کے اوسطرف اوتری ہوئی تہی واپس چلا جاتا اور
مفت نہ مارا جاتا مگر وہ اسی انتظار مین رہا کہ جس فوج نے مجکو بلایا ہے وہ میری
مدد ضرور کریگی یہان معاملہ برعکس ہوچکا تہا پہر رات رہے فوج کا جانا شروع
ہوا اور جانے ہی فوج نے میان وڈا کی خانقاہ کا محاصرہ کرلیا اُس خانقاہ
مین نابینا درویشون کا مدرسہ تہا اور قریب ایکسو درویش کے وہان تہے
اور میان شرفدین نام خانقاہ کا سجادہ نشین اُنکا سرپرست تہا اُسنے
راجہ سوچیت سنگھ کے پاس جاکر بہت سمجہایا کہ آپ ہم فقیرون کے مکان
کو چہوڑدین تو بہتر ہے کہ یہہ چاردیواری چندان استحکام نہین رکہتی
اگر پناہ منظور ہے تو شالامار باغ مین جاکر اوترین کہ اُسکی دیوارین
نہایت سنگین و پختہ ہین چونکہ راجہ سوچیت سنگھ کی اجل نزدیک پہنچی
ہوئی تہی اُسکے کہنے پر اُسنے عمل نہ کیا اور وہان ہی اوترا رہا جب فوج
نے محاصرہ کرلیا تو راجہ ہیرا سنگھ بہی علی الصباح وہان پہنچا اور توپ چلنی
شروع ہوئی اوّدہ گہنٹہ مین چاردیواری خانقاہ کی مسمار ہوکر کفدرہ
ہوگیا درویش بیچارے جو اُسمین تہے سب کے سب مارے گئے اور جو

وہ بھاگ گئے راجہ سوجیت سنگھ کے ہمراہی بھی بہت سے کام آئے جب ہوتے
سے آدمی رہ گئے تو راجہ سوجیت سنگھ بڑی دلیری وجوانمردی سے رائے
کیسری سنگھ وغیرہ ہمراہیون کے ساتھہ ننگی تلوار ہاتھہ مین لیکر خانقاہ
سے نکلا اور فوج کیطرف باواز بلند مخاطب ہوکر کہا کہ مین تمہاری بلانے
سے لاہور آیا مگر تم نے میرے ساتھہ بیوفائی کی اور میرے قتل کے لئے
اتنا مجمع کرکر آئے اب میری یہہ التجا ہے کہ تم مین سے ایک ایک آدمی میرے
ساتھہ آکر جنگ کرو اور دیکھو کہ جوانمردی اور بہادری راجپوتون کی
کیسی ہے گولی اور گولہ سے لڑنا نامردون کا کام ہے جوانمردون کی لڑائی
تلوار کے ساتھہ ہوتی ہے یہہ تقریر سنکر خالصہ کے لشکر سے کوئی بہادر
اُسکے نزدیک نہ گیا آخر وہ اور اُسکے ہمراہی تلوارین لیکر سکھون پر
آپڑے اور چند آدمی قتل کرڈالے پھر تو سکھون نے اُنپر آگ برسانا شروع
کیا اور وہ سب کے سب مارے گئے جب یہہ کام بانمام پہنچا راجہ ہیرا سنگھہ فتح کا
نقارہ بجاتا ہوا داخل شہر ہوا مگر دل مین غمگین کمال تہا کیونکہ راجہ سوجیت سنگھ
اُسکا حقیقی چچا تہا اور اُسکے قتل ہونے سے خاندان کی خرابی و بربادی تہی راجہ
سوجیت سنگھ کی نعش لاہور مین جلائی گئی اور رانیان اُسکے علاقہ جمون مین
اُسکا پنکا پاس رکہکر اور چتا بناکر ستی ہوئین جب اس واقع کو دو ماہ کا عرصہ
گزر گیا اور فوج سکھی ایک ایک بنکی طلائی راجہ ہیرا سنگھہ سے انعام لے چکی
تو ایک نیا شغل ظاہر ہوا اور خبر پہنچی کہ سردار عطر سنگھہ سندہانوالیہ جو لاہور
سے بھاگ کر بمقام تھانیسر یعنے گورچہتر گزارہ کرتا تہا دریاے ستلج سے عبور
کرکے بہائی ہیرا سنگھہ کے ڈیرہ مین آگیا ہے اور چاہتا ہے کہ بھائی ہیرا سنگھہ
کی امداد سے خالصہ جی کے ساتھہ سازش کرکے مہاراجہ کے دربار مین

وزارت کا عہدہ حاصل کرے چنانچہ اس باب مین بہائی بیر سنگہ کی تحریرین
سکہان فوج کے نام جاری ہوگئی ہین اور بہائی بیر سنگہ نے صاف
اپنی تحریرون مین درج کردیا ہے کہ لاہور کی سلطنت گورو گوبند سنگہ
کی سلطنت ہے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ خوردسال ہے پس مناسب ہے
کہ اُسکا وزیر و مدار المہام سکہہ ہو راجہ ہیرا سنگہ سکہہ نہین ہے اُسکو
معزول کردینا چاہیے اور اُسکی جگہہ سردار عطر سنگہ کو کہ مہاراجہ کا
ہم جدی سردار لایق اس کام کے ہے مقرر کرنا چاہیے خالصہ جی کو چاہیے
کہ اُسکو مقرر کرکے گورون کی رضامندی حاصل کرین یہہ خبر سنکر راجہ
بیر سنگہ کمال اندیشہ ناک ہوا اور جانا کہ اب نہایت مشکل کام درپیش آیا
ہے کیونکہ بہائی بیر سنگہ کا ادب تمام سکہہ بدل وجان کرتے تہے اور
اُسکی خاطر سب کو منظور تہی یہہ خبر بہی راجہ ہیرا سنگہ کو پہنچ چکی تہی
کہ بہائی بیر سنگہ نے دیہاتی سکہہ بہی جمع کرلئے ہین اور بدل وجان عطر
سنگہ کا مدد و معاون ہوچکا ہے کشمیرا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا
بیٹا بہی وہان موجود ہے راجہ ہیرا سنگہ نے پہر فوج کے پنچون کو بلایا
اور ماتہہ جوڑکر اُنکے سامنے کہڑا ہوا اور کہا کہ خالصہ جی آپ نے سنا
ہوگا کہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ ارادہ وزارت دربار خالصہ کے بہائی
بیر سنگہ کے پاس آپہنچا ہے کشمیرا سنگہ بہی وہان موجود ہے اب ان کا
یہہ منشا ہے کہ مجہکو خالصہ بیگناہ قتل کرڈالے اور اُسکو وزیر بنائے اُسنے
انگریزون سے بہی اپنا انتظام اچہی طرح کرلیا ہے اور اقرار کیا ہے کہ جب مین
لاہور کی ریاست کا وزیر ہوجاؤنگا بہت سہولیت کے ساتہہ انکا دخل پنجاب
پر کرادونگا سرکاری اخبار نویس کے ذریعہ سے یہہ بات تصدیق ہوگئی ہے

کہ انگریزون نے سردار عطر سنگھ کے ساتھہ وعدہ کر لیا ہے کہ اگر بھائی بیر سنگھ
کے کہنے سے خالصہ نے تمکو وزارت دیدی تو بہتر ہے ورنہ انگریزی فوج
تمہارے ساتھہ مدد کو بھیجی جائیگی اور وہ فوج خالصہ کو مغلوب کرکے تمکو وزارت
دلوائیگی اور تمہاری حفاظت کے لئے ہمیشہ انگریزی فوج لاہور مین رہا کریگی
پس اگر خالصہ جی کو بھائی بیر سنگھ کی خاطر مجھکو قتل کرنا منظور ہو تو خالصہ
میری جان بخشی کرے اور مجھکو حکم دیوے کہ مین دربار چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاؤن
اگر خالصہ میرے رہانے کے واسطے ہٹ کرا دیوے تو مہربانی ہے ورنہ ویسی بھی
مین راضی ہون ایسی ایسی تقریرین جو راجہ ہیرا سنگھ نے اپنے مطلب کے لئے
کی مین سکھون کو جو شبہہ دلے آئین اور انگریزون کا نام سنکر وہ نہایت افروختہ
ہوئے اور کہا کہ بھائی بیر سنگھ فقیر ہے اُسکو سلطنت کے کام کی کیا خبر ہے خالصہ
جی ایسا بیوقوف نہیں ہے کہ اُسکے کہنے سے سردار عطر سنگھ کو جسکی سازش
انگریزون کے ساتھہ ثابت ہو چکی ہے اپنی سلطنت کا وزیر بنائے اور اپنے
ہاتھہ سے اپنے گلے پر چھری پھیرے خالصہ جی آپکے حکم مین ہے اگر آپ ہی رات
کو کہیے تو سردار عطر سنگھ کی سر کوبی کو روانہ ہو جائے لڑائی کے وقت ہم بھائی
بیر سنگھ کو وہان سے الگ کر لینگے اور دشمنون کے سر کاٹ کر تمہارے پاس
لاوینگے یہہ تقریر سنکر راجہ ہیرا سنگھ بہت خوش ہوا اور بہت سا روپیہ نقد
انعام دیکر خالصہ کے پنچون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ خالصہ جی اب ہمکام
مین توقف نکرین فی الفور وہان پہنچکر عطر سنگھ کا کام تمام کرین ایسا نہو کہ انگریز
اُسکی امداد کو آ پہنچین اور خالصہ کو اُنکے ساتھہ لڑنا پڑے دوسرے دن سکھون
کی آٹھہ پلٹن اور دو رجمنٹ اور تین توپخانہ دریاے ستلج کیطرف روانہ ہو گئے
جونکہ بھائی بیر سنگھ کے رہنے کا مقام قصبہ فیروزپور کے مقابل دریا سے اسطرف

لاہور سے چالیس میل کے فاصلہ پر تہا پانچرو زمین تمام فوج وہان جا پہنچی
اور بہائی بیر سنگہ کو پیغام بہیجا کہ سردار عطر سنگہ کو قید کرکے ہماری پاس
بہیجدیوے اور اگر یہہ نہ کرسکتا ہو تو اُسکو اپنے مکان سے نکال دیوے
اور اگر نکال بہی نہ سکتا ہو تو خود اپنے چیلون کے ساتہہ مکان سے الگ
ہو جائے کہ خالصہ جی کو فقط اتہہ اوٹہانا منظور نہین ہے جب یہہ پیام بہائی
بیر سنگہ کے پاس پہنچا تینون امرمین سے اُسنے کوئی بات منظور نہ کی اور
سردار عطر سنگہ کی رفاقت سے الگ ہونا منظور نہ کیا کیونکہ اُسکے دلمین
یہہ بہروسا تہا کہ جب تک مین اور سردار عطر سنگہ یکجا ہین سکہہ کبہی لڑنے
کو اتہہ نہ اوٹہائینگے دوسرے روز اُسنے کئی سو من آٹا اور بکرے خالصہ جی کی ضیافت
کے لئے بہیجے اور بہت سی بہنگ بہیجی کہ خالصہ جی گہوٹ کر پئین یہ ضیافت
بہی خالصہ نے منظور کرلی اور آٹا وغیرہ سب چہک گئے یعنی کہا گئے اس ضیافت کے
قبول کرنے مین بہائی بیر سنگہ کو کامل امید ہو گئی تہی کہ اب خالصہ جی میرے
کہنے مین آجائینگے تیسرے روز سکہون نے پہر وہی سوال تین امر کا پیش کیا جس کا
جواب کبہی پایا جو تیسرے روز جب کچہہ فیصلہ نہوا تو سکہون نے مکان کا محاصرہ
کرلیا اور توپین جوڑ دین اس عرصہ مین بہائی بیر سنگہ سردار عطر سنگہ کو یہہ
بہی کہتا رہا کہ تم دریا سے اوتر کر انگریزی علاقہ مین چلے جاؤ کہ معاملہ دگرگون
ہوگیا ہے اور سکہون پر اب بہبودی کی امید نہین رہی ہے تم اپنی جان
مفت نہ گنواؤ مگر اُسنے نہ مانا اور یہہ بات پر نازان رہا کہ سکہہ آخر گورو بیر سنگہ
کے کہنے سے باہر نہ ہونگے اور مین اپنی مراد کو پہنچ جاؤنگا جب سکہون نے مکان
کا محاصرہ کرلیا تو اسکو یقین ہوگیا کہ اب اجل سر پر آگئی ہے غرض سکہون نے
اوّل توپ داغدی اور توپخانہ کے گولون سے فی الفور چار دیواری خام مکان کی گر

پڑی اور بھائی بیر سنگھ کے چیلے مرنے لگے اُسوقت بھائی بیر سنگھ خاموش ہوکر
گردن نیچے کئے ہوئے بیٹھا تہا راضی برضا و شاکر بقضا ہوکر خدا کی یاد مین مصروف
تہا کہ یکایک ایک گولہ اُسکے بہی سر مین لگا اور وہ خدا پرست و خدا دوست فقیر
مارا گیا مال مویشی اُسکے گاے بیل بکری وغیرہ سب کو لون کے صدمے سے ہلاک
ہوئے آخر جب عطر سنگھ نے دیکہا کہ اب کوئی یار و حامی و مددگار باقی نہین رہا
تو وہ خود شمشیر بر ہنہ لیکر میدان مین آیا اُسکے باہر آتے ہی سکہون نے چارون
طرف سے اوسکو گہیر لیا اور چاہا کہ زندہ گرفتار کرکے لاہور لیجائین اور مہاراجہ
ہیر سنگھ سے انعام پائین مگر وہ پہلوان زندہ کب اُنکے پنجہ مین آتا تہا آدہی
گہنٹہ تک لڑتا رہا آخر مارا گیا یہہ فتح نمایان جب خالصہ جی نے پائی نہایت خوش
وخورم لاہور کو واپس آئے اُس آنے جانے مین سکہون نے دیہات سرکاری
پر بہت دست اندازی کی اور اپنے مالک کے ملک کو لوٹا۔ کشمیر سنگھ مہاراجہ
رنجیت سنگھ کا مشہور بیٹا بہی اسی لڑائی مین مارا گیا اگرچہ سکہان فوج کو ہرگز منظور
نہ تہا کہ بہائی بیر سنگھ کے ساتہہ بگاڑ کرین مگر اتفاق ایک ایسا معاملہ وقوع مین آیا
کہ سکہان فوج نے جوش مین آکر گولہ رانی شروع کردی وہ یہہ تہا کہ خالصہ جی نے
بار بار اپنا ایلچی بہائی بیر سنگھ کے پاس بہیجا کہ تم اس مکان سے چلے جاؤ تاکہ عطر
سنگھ کو نکالدون یا عطر سنگھ کو قید کرکے ہمارے پاس بہیجدو تیسری مرتبہ جب وکیل
گیا تو اُسنے خالصہ کیطرف سے سخت سخت لفظ بے ادبی کے بہائی بیر سنگھ اور
عطر سنگھ کی نسبت کہے جس سے سردار عطر سنگھ طیش مین آگیا وکیل نے تلوار
کہینچ لی چاہا کہ سردار عطر سنگھ پر وار کرے سردار عطر سنگھ نے اپنے بچاؤ کیواسطے
آسپر وار کیا اور وکیل مارا گیا جب یہہ خبر سکہون کو پہنچی قہر کا دریا جوش مین
آگیا اور توپین رکہکر گولہ چلانا شروع کردیا اس فوج کا کمانیر میان لابہہ سنگھ

راجپوت جمون کا رہنے والا تہا بعد فیصلہ اسنے کشمیر سنگہ کی عورت کو مع اسکے
اسباب کے اپنے قبضہ مین کر لیا مگر فوج کے سکہہ اُسکی گرفتاری سے کمال
ناراض ہوکے اور میان لابہہ سنگہ کو چشم نمائی کرکے اُسکو چہوڑ دیا جب چارون
طرف کے گانو والے لوگ بہائی بیر سنگہ کے ماری جانے سے آگاہ ہوئے تو
سینکڑون آدمی اُسکے جنازہ پر جمع ہوئے اور بڑا واویلا اور نالہ و زاری
شروع کیا اور ایسا ماتم کیا کہ جیسے کوئی کسی عزیز کا کرتا ہے یہہ حالت دیکہکر
سکہان فوج نے عمل سے کمال پچہتائی اور شرمسار ہوئے میان لابہہ سنگہ نے
جب یہہ حالت دیکہی ذرا کہ فوج اب اس ندامت کی حالت مین کوئی صدمہ مجہکو نہ پہنچاوے
اسواسطے وہ لئیق اہلکار فوج سے اول ہی کوچ کرکر لاہور کو چلا آیا اور فوج اُسکی پیچہے
آہستگی سے آئی جب وہ فوج آئی اور راجہ ہیر سنگہ شکریہ ادا کرنے کے لئے اُس فوج
مین گیا اور خوشنودی ظاہر کی تو فوج نے اسے ندامت کے کچہہ جواب نہ دیا اور
انعام جو اُنکو دیا گیا وہ واپس کر دیا جب یہہ کام بہی ہو چکا تو راجہ ہیر سنگہ نے
گویا دو بہاری دشمنون راجہ سوجیت سنگہ و سردار عطر سنگہ کے پنجہ سے
رہائی پائی اور اُنپر کامیاب ہوا اسکے باظم تمان سے معاملہ صاف ہو گیا اور
اُسنے رقم خراج کی اپنے ذمہ باقرار ادای اقساط قبول کر لی فتح خان توانہ کی
شورش کا خدشہ بہی کم ہو گیا کشمیر سنگہ سلطنت کا مدعی بہی مارا گیا مگر فوج
کیطرف سے اُسکو ہر وقت اضطراب تہا کیونکہ اُسوقت فوج اپنے آپ کو
بادشاہ و فرمانفرما سمجہتی تہی اور ایک ایک سکہہ اپنے آپ کو حاکم بالادست
تصور کرتا تہا کسیکا اُنکو غم یا فکر یا اندیشہ نہ تہا حاکمان وقت اُنکے خوف سے
لرزتے تہے اور سکہون کی غارت کا یہہ اسقدر دراز تہا کہ بروز روشن
شہر کے بازارون مین پہرتے پہرتے جسکی چیز بازار نقد وغیرہ چاہتے

بیخوف اُٹھا لیتے اور پہر ند دیتے جنبر والے کی نیت پر اگر رحم آگیا تو واپس کردی
ورنہ لیلی شیرینی والون نے بحالت ناچاری اچھی شیرینی نبانی چھوڑدی
کہ خالصہ جی فی الفور لوٹ لیجاتے تہے اور سرکار سے ہر روز تازہ انعام کے
دعویدار ہوگئے تہے سبات کے انتظام کے لئے راجہ ہیرا سنگہ نے چاہا کہ فوج
کو ملکون مین منتشر کردے کیونکہ اُنکے اجتماع مین بڑے فساد برپا ہوتے
تہے جب ایک دو بلٹن کو پشاور روکشمیر جانے کا حکم ملا تو اُسنے جواب دیا
کہ اوسجگہہ کوئی سرکشی و فساد نہین ہے ہماری ماموری کیون ہوتی ہے خالصہ
جی کو کیا مطلب ہے کہ بے ضرورت سفر کرے اور تکلیف اوٹھائے پہر ایک
ضرورت روانگی فوج کی قصور کیطرف واسطے استحکام حدود کے مناسب
متصور ہوئی تو خالصہ جی کو حکم سنا گیا اور کسیقدر فوج اوسطرف کو بلا
عذر روانہ ہوگئی کیونکہ اس طرف معاملہ حدود انگریزی کا تہا اور انگریزی
فوج نے بخلاف مرضی صاحبان انگریز کے مقام فیروزپور سے سندہ کیطرف
کو جانے سے انکار کیا تہا اور صاحبان انگریز کی نیت تہی کہ اُس سرکش
فوج کو سزا دین یہہ خبر سنکر راجہ ہیرا سنگہ نے استحکام سرحد کے لئے
فوج قصور کو روانہ کی پہر جب خبر آئی کہ وہ فوج مطیع ہوگئی اور انگریزون
نے اونکا قصور معاف کیا تو سکہی فوج بہی واپس آگئی اُن دنون مین کہ
دربار لاہور مین یہہ حال ہورہا تہا سرکار انگریزی کے ساتہہ بہی سرکار
لاہور کے دو ایک معا ایسے ہوگئے کہ راجہ ہیرا سنگہ سرکار انگریزی
سے بہی ناراض ہوگیا ایک یہہ کہ ایک گانو موڑان نام سرکار نابہہ کی
عملداری مین تہا چونکہ راجہ کا ایک عزیز دہنا سنگہ نام مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے دربار مین معزز عہدہ پر نوکر تہا اُسکی جاگیر مین وہ گانو اپنی طرف سے

راجہ تابہ نے دیا ہوا تہا اُسوقت اگرچہ وہ تمام علاقہ سرکار انگریزی کی حفاظت وحکومت
مین تہا مگر اُسکی اطلاع انگریزون کو نہ تہی بارہ تیرہ برس کے بعد راجہ تابہ کسی سبب سے
دہنا سنگہ پر ناراض ہوگیا اور اُسنے وہ گانو ضبط کرکے اُسکا مال واسباب سب لوٹ لیا
سہبات کا استغاثہ دہنا سنگہ نے سرکار لاہور مین کیا دربار لاہور سے بذریعہ وکیل صاحب
ایجنٹ کیخدمت مین یہہ پیغام پہنچا کہ ستلج اور علاقہ سرکار لاہور کا کسیقدر رسس ستلج
مین ہے اُسیطرح موضع موڈان بہی دہنا سنگہ ملازم سرکار لاہور کے پاس ہے اب راجہ
تابہ نے ضبط کرلیا ہے راجہ کو ہدایت ہو کہ چہوڑ دیوے اور جو اُسکا مال غارت کیا ہے
وہ دیدیوے چونکہ اطلاع اس امر کی پہلے سرکار انگریزی مین نہ تہی اور دہنا سنگہ
کا نام رسس ستلج کے جاگیرداروں مین نہ تہا سرکار انگریزی نے اسمین دست اندازی
نکی اور لکہا کہ یہہ معاملہ باہمی دہنا سنگہ اور راجہ تابہ کا تہا۔ سہبات سے اطمینان دربار لاہور
مین انگریزونکی شکایت تہی دوسرے یہہ کہ راجہ سوچیت سنگہ کا پندرہ لاکہہ روپیہ نقد فیروز
پور مین ایک شخص کے پاس تہا اور وہ ہواسطے اُس روپیہ کو وان لے گیا تہا کہ بوقت پہلی
مہم کابل کے نواب گورنر جنرل بہادر نے رسس ستلج کے رئیسون سے روپیہ قرض سودی
لیا تہا اور اُسنے یہی چاہا تہا کہ انگریزون سے دوستی قائم کرنے کے لئے اُنکو یہہ روپیہ
قرض دون مگر بہر موقع روپیہ دینے کا نہوا اور وہ روپیہ وان ہی رکہا رہا جب راجہ سوچیت
سنگہ لاہور مین مارا گیا تو اُسکے نوکر جو اس راز سے واقف نہے اور پندرہ روپیہ کی جو اُنکی تحویل
مین تہی وان جا پہنچے اور روپیہ لادیا سرکار انگریزی کو عین وقت پر کسی نے خبر دی
اور وہ خزانہ روک لیا گیا اور ملازم واپس آئے جب یہہ خبر راجہ ہیرا سنگہ کو پہنچی تو راجہ
نے دعوی سہبات کا پیش کیا کہ وہ خزانہ بہر نوع مال سرکار لاہور ہے ایک تو یہہ کہ راجہ
سوچیت سنگہ لاولد مرگیا ہے اور لاوارث لاولد کا مال ہمیشہ سرکار کا مال ہوتا ہے دوسرے
اُسنے سرکشی کی اور بخلاف سرکار لاہور کے مستعد بجنگ ہوکر آیا اور اپنے اعمال

ناشائستہ کی سزا کو پہنچکر مارا گیا اور سرکش نوکر کا مال بعد اُسکے مارے جانے کے
قابل ضبطی ہوتا ہے سرکار انگریزی نے اس بیان پر التفات نکیا اور راجہ سوچیت سنگھ
کی سرکشی کو سرکار کی سرکشی تصور نہ کی بلکہ اُسکو باہمی عداوت چچا بھتیجے کی قرار دی
اور حکم دیا کہ بہمنال بہرحال اُسکا مال ہے جو بعد راجہ سوچیت سنگھ کے اُسکے مال والا
کا مالک ہوا اور جو مالک ہو حسب ضابطہ سرکار انگریزی مین حاضر ہوکر دعوی اپنا
ثابت کرے سرکار لاہور نے اپنے حق مین یہہ بات پیش کی کہ کوئی شخص سرکار انگریزی
کی رعایا مین سے اس روپیہ کا دعویدار نہین ہے بہرحال یہہ روپیہ سرکار لاہور کے
حوالہ ہونا چاہیے کیونکہ اُس متوفی کے وارث وحقدار سب سرکار لاہور کے علاقہ مین ہین
سرکار لاہور کی معرفت اُنکو ملنا چاہیے جب یہہ روپیہ سرکار لاہور کے قبضہ مین آئیگا اُسکو
وہ روپیہ دینگے جسکو مستحق تصور کرینگے اور کہین دربار لاہور کو اُسکے جواب مین سرکار
انگریزی نے یہہ لکھا کہ اگر راجہ گلاب سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اس روپیہ کی وراثت سے دست
بردار ہوکر یہہ لکھین کہ اس روپیہ کی وراثت سے جسکو غرض نہین ہے بلکہ اس روپیہ کے
ملنے کا فلان شخص مستحق ہے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ اُسکو تصدیق کرے تو روپیہ دربار
لاہور مین واسطے دینے اصل وارث کے بھیجدیا جائیگا پھر اسکا جواب راجہ ہیرا سنگھ نے
کچھہ نہ دیا اور دل مین ناراض ہوگیا بعد کسیقدر مدت کے جب سرکار انگریزی پنجاب کی
مالک ہوگئی اور راجہ گلاب سنگھ کے پاس علاقہ کشمیر وکوہستان کا فروخت کردیا تو وہ
پندرہ لاکھہ روپیہ اُس روپیہ مین محسوب ہوا جو راجہ گلاب سنگھ نے سرکار انگریزی کو
بعوض علاقہ کشمیر وکوہستان کے دیا چونکہ پنڈت جیا مختار ریاست اُسوقت روپیہ کے
جمع کرنے اور لوگون کی صفائی حساب مین مصروف تھا خصوصا جن جن لوگون پر یہہ اشتباہ
ہوگیا تھا کہ یہہ راجہ سوچیت سنگھ کے ساتھہ آمیزش رکھتے تھے اُنپر سخت آشفتہ ہوا کرتا
گیا تھا اور اُسکے مزاج مین ایسا غرور اور تکبر آگیا تھا کہ ہر کسیکی نسبت بے کلمات فحش زبان پر

لے آنا تمام سردارون اور اہلکارون کے اختیار اور جاگیرین اُسنے کم کردین اور درپے
اسبات کے ہوا کہ راجہ گلاب سنگھ سے بقایا روپیہ وصول کرنا چاہیے اور جسقدر جائداد
راجہ سوچیت سنگھ کی جو لاکھون روپیہ کا مال تہا راجہ گلاب سنگھ نے اپنے قبضہ مین
کرلی ہے وہ بہی اُس سے لینی چاہیے یہہ ارادہ پنڈت جلّا کا جب راجہ گلاب سنگھ
کو معلوم ہوا زیادہ تر آپس مین بگاڑ ہوا اور فتح خان ٹوانہ نے بہڑ ڈیرجات مین فساد
برپا کیا اور چتر سنگھ اٹاری والے نے راولپنڈی کیطرف سرکشی اختیار کی اور جسقدر
مسلمانی قوم کشمیر کے دکہن اور پیچہم مین رہتی تہی وہ بہی سرکش ہوگئی اور
سرکاری علاقون مین غارت و تاراج کا بازار گرم کیا بشور سنگھ مہاراجہ رنجیت
سنگھ کا بیٹا بہی بہرمدعی سلطنت کا ہوا اور بڑا مجمع جمع کرلیا یہہ تمام سرکشی
صرف راجہ گلاب سنگھ کی ناراضی کا ثمرہ تہا جب یہہ حال وقوع مین آیا
تو راجہ ہیرا سنگھ اور پنڈت جلّا کو راجہ گلاب سنگھ سے طوعاً و کرہاً صلح
کرنی پڑی مگر صلح اس شرط پر ہوئی کہ راجہ گلاب سنگھ ایک بیٹا اپنا دربار
لاہور مین مامور رکہے یہہ بات راجہ گلاب سنگھ نے منظور کی اور سوہن
سنگھ اپنے بیٹے کو فی الفور لاہور بہیجدیا یہہ بات تو اسطرح فیصلہ ہوئی
مگر دربار لاہور مین عام ناراضی پہیلی ہوئی تہی کوئی متنفس پنڈت جلّا سے
راضی نہ تہا ہر ایک سکہہ سردار پنڈت جلّا کا جانی دشمن تہا سردار
لہنا سنگھ مجیٹہیہ کو ایک معزز و مکرم سردار لاہور کے دربار کا
تہا اُسنے بہی بہانہ جانے تیرتہون کے لاہور سے علیحدگی اختیار
کی اور ماہ مارچ ۱۸۴۴ء کو وہ تیرتہون کو چلا گیا مصر لال سنگھ جو
آوردہ و دست پروردہ راجگان جمون کا تہا اُس نے بہی اُس
خاندان سے علیحدگی اختیار کی اور رانی چندان والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ

سے رابطہ ارادت کا ایسا پیدا کیا کہ رانی اُسکے کہنے مین ہو گئی وہ بہی
ہر وقت رانی کو پنڈت جلآ کی طرف سے ایسی باتین پہنچاتا تہا کہ جس
سے وہ سخت دشمن پنڈت جلآ کی ہو گئی اور فی الحقیقت پنڈت جلآ
نہایت بدزبان آدمی تہا بعض اوقات وہ مہارانی کی نسبت بہی
ایسے ناشائستہ کلمات کہہ دیتا تہا کہ جس سے تمام اراکین دربار ناراض
ہو جاتے تہے اور سردار جواہر سنگہ مہارانی کے بہائی کو تو وہ جرسر
دربار بے عزت کر دیتا تہا جب ایسی حالت ہونے لگی تو مہارانی اور
سردار جواہر سنگہ نے پہر سکہان فوج کو بہڑکا دیا اور تمام فوج
اسبات پر مستعد ہوئی کہ راجہ ہیرا سنگہ پنڈت جلآ کو معزول کر کے
دربار سے نکال دیوے تمام اراکین دربار بہی اسبات کے مدد معاون
ہوئے مگر راجہ ہیرا سنگہ کو پنڈت جلآ کی جدائی ہرگز منظور نہ تہی اور
فوج کا پیغام پے در پے پنڈت جلآ کے نکال دینے کے لئے پہنچتا تہا
اس سے راجہ ہیرا سنگہ کو یقین ہو گیا کہ اب فوج درصورت نہ علیحدہ کرنے
پنڈت جلآ کے میری جان کی دشمن ہو گئی ہے مجہکو وہ ہرگز زندہ نچہوڑے
گی آخر وہ ۱۴- دسمبر ۱۸۴۴ء کو لاہور سے بہاگ جانے پر مستعد ہو گیا
اور سب سے پوشیدہ تمام جواہرات و اشرفی ہاتہیون کے ہودج
مین رکہکر اپنی حویلی سے سوار ہوا میان سوہن سنگہ راجہ گلاب سنگہ
کا بیٹا اور پنڈت جلآ و میان لابہہ سنگہ وغیرہ متوسلان خاندان
جمون راجہ ہیرا سنگہ کے ساتہہ سوار ہو گئے جب سواری دریاے
راوی کے قریب پہنچی سکہان فوج کو خبر ہو گئی کہ پہاڑی خاندان
لاہور سے بہاگا ہوا چلا جاتا ہے یہہ سنتے ہی سوار و پیادہ فوج

توپخانہ لیکر اُسکے تعاقب کو دوڑی اور پانچ میل کے فاصلہ پر جاکر گھیر لیا اُسوقت جب سکھان فوج نزدیک پہنچتے تھے راجہ ہیرا سنگھ ایک بدرہ روپیہ اشرفی کا بکھیر دیتا تھا اور سکھہ لوٹنے مین مشغول ہوجاتے تھے پھر وہ آگے بڑہ جاتا تھا اسیطرح پانچ میل کا رستہ اور طے کیا آخر وہ دولت کب تک وفا کرتی سکھون نے چارون طرف سے اُنکو گھیر لیا اور وہ بہادر پہلوان ہاتھیون سے اُتر کر پیادہ ہوئے اور تلوارین لیکر سکھون پر آپڑے جسطرف وہ جاتے تھے سکھ اُنکو ہٹا دیتے تھے آخر پانچ چار آدمی کا کیا وجود ہے سب سے اوّل ہنڈت جلّا نے آگے بڑہکر جان دی پھر میان سوہن سنگھ ولابھہ سنگھ مارے گئے پھر راجہ ہیرا سنگھ پر نوبت آئی اور وہ بہادر وزیر بڑی جوانمردی کے ساتھہ مارا گیا سکھون نے اُنکا سب اسباب اور سامان باقیماندہ بھی لوٹ لیا اُنکے ہمراہی بہت سے تو بھاگ گئے اور باقیماندہ پھسلن مین کام آئے بعد قتل و تاراج کے سکھون نے چارون کے سر کاٹ لئے اور فتح کا نقارہ بجاتے ہوئے داخل لاہور ہوئے میان سوہن ولابھہ سنگھ کے سر تو پھر کسی نے نہ دیکھے نہ معلوم کہان گئے مگر راجہ ہیرا سنگھ و ہنڈت جلّا کے دونو سر تو کئی مہینے تک بازار کی کوڑیون اور موریون اور نجاست گاہون مین پڑے ہوئے لوگون کو نظر آتے تھے لوگ اُن حکّام با اختیار کے سر ایسی حالتمین دیکھکر بے اختیار اشک حسرت بہاتے تھے اور سکھان بیرحم کی یہ حالت تھی کہ جب کوئی ان سرون کو دیکھتا تھا ازار بند کھولکر اُسپر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے لگ جاتا تھا غرض کہ وہ حالت اُن سرون کی ہوئی کہ خدا اپنی خلق کو امان مین رکھے آخر لاہور کی رعایا مین سے چند آدمیون نے ملکر

رات کے وقت اُن سرون کو ایک پوشیدہ جگہہ مین دفن کردیا اور جسم
ان پہلوانون کے اُسی مقام پر جہان وہ قتل ہوئے تہے کئی روز تک عین
میدان مین پڑے رہے سکہون کے ڈر کے مارے کوئی اُنکو نہ تو دفن
کرتا اور نہ جلاتا آخر طعمۂ زاغ وزغن ہوگئے۔ اس صدمہ سے رعایا کو
کمال افسوس تہا کیونکہ راجہ ہیرا سنگہ نوجوان کمال منصف مزاج
آدمی تہا رعایا کی خبر گیری و پرورش پر ہر وقت متوجہ رہتا تہا سکہون
کو بہی اُسکا قتل کرنا منظور نہوتا اگر وہ پنڈت جلا کی دوستی ترک کردیتا
مگر اُسنے جان دیدی اور راجپوتی کو داغ نہ لگایا اور پنڈت جلا کی
دوستی ترک نہ کی راجہ ہیرا سنگہ کے قتل کے بعد سردار جواہر سنگہ
وزیر و مدار المہام سلطنت کا قرار پایا اور اُسنے بڑی شان و شوکت
اور کروفر کے ساتہہ خلعت وزارت کا پہنا اور مصر لال سنگہ کو راجگی
کا خطاب دیکر انتظام مملکت مین اپنے ساتہہ شامل کیا سکہان فوج نے
اُس سے انعام قتل راجہ ہیرا سنگہ کا ایک ایک کنٹہہ طلائی فی سکہہ
۵ روپیہ کا طلب کیا اور اُسنے منظور کرکے حکم دیا کہ توشیخانہ
سرکاری مین جسقدر ظروف طلائی رکہے ہین وہ سب کے سب توڑکر
کنٹہہ ہاے طلائی بنوائے جائین اور کئی ہزار زرگر اس کام مین مشغول
ہوئے کنٹہہ جلدی تیار ہوئے ریشمین بچہے اُن مین ڈلوائے گئے اور
فی سکہہ ایک ایک کنٹہہ تقسیم ہونی شروع ہوئی دو ماہ کے عرصہ مین
یہہ بڑا کام بانجام پہنچا راجہ ہیرا سنگہ کے مرنے کے وقت شہزادہ
پشورا سنگہ پنجاب سے بہاگ کر انگریزی علاقہ مین چلا گیا تہا صاحبان
انگریز اُسکے نگران حال رہے اور نظربندی کی حالت مین رکہا جب اُسنے

وان بہی اپنے آپ کو مطلق العنان نہ پایا بہت گھبرایا اور پوشیدہ بہاگ کر
پہر پنجاب مین آیا اور دریاے سندہ کے ادہر ادہر پہرتا رہا اسوقت سب
ہالیان دربار کی نظر راجہ گلاب سنگہ کی دولتمندی پر تہی اور چاہتے
تہے کہ اُس سے بہاری رقم روپیہ کی وصول کیجاے چنانچہ سکہان فوج
کو اسبات پر آمادہ کیا گیا کہ جمون پر یورش کرکے راجہ گلاب سنگہ
سے روپیہ وصول کرین فوراً فوج پیادہ وسوار توپخانہ اشبار لیکر جمون
کو روانہ ہوئے جب فوج داخل علاقہ جمون ہوئی ایک لڑائی راجہ گلاب
سنگہ کی فوج کے ساتہہ بہت اچہی ہوئی جسمین سردار فتح سنگہ مان
سدہ کارلاہور کیطرف سے مارا گیا مگر آخر کو راجہ گلاب سنگہ نے سکہون
کو ضیافت وانعام واکرام دیکر راضی کر لیا اور عذر کیا کہ وہ لڑائی میری
اجازت سے نہین ہوئی سکہون نے جو احکام دربار لاہور کے اُسکو پہنچاے
وہ اُس نے منظور کیے ایک تو یہہ کہ راجہ سوچیت سنگہ کی کل جائداد
وسدہ کارلاہور کے حوالہ کردے گا دوسرے راجہ دہیان سنگہ وہیرا
سنگہ کی جائداد جسقدر جمون مین ہے وہ تمام وکمال حق سرکار لاہور
کا متصور ہوگا تیسرے اب جسقدر روپیہ ازروے حساب اُسکے ذمہ باقی
نکلیگا وہ ادا کرکے آیندہ سال بسال پچیس لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج
علاقہ کوہستان کے دیا کریگا چونکہ فیصلہ زر نقد کا سواے حاضری راجہ
گلاب سنگہ کے بمقام لاہور مشکل تہا بلا تامل وہ بہادر دلاور راجہ سکہون
کے ہمراہ ہولیا جب لاہور مین پہنچا تو ہالیان دربار نے اُسکو جیلی کنور نونہال
سنگہ مین نظر بند رکہا اُسکے لاہور پہنچنے پر سکہون کے خیالات بدل گئے اور چاہا
کہ راجہ گلاب سنگہ سا نامدار کارآور دولتمند سردار ہے اگر یہہ وزیر ہوجاے تو بہتر ہے

کہ اس کے مقرر ہونے سے خالصہ جی کو کچھہ خوبی نہ رہیگی یہہ خبر جب سردار
جواہر سنگھ وراجہ لال سنگھ کو ہوئی چاہا کہ جلدی سے اُسکو لاہور سے
نکال دین چنانچہ اڑسٹھہ لاکھہ روپیہ زر بقایا کا اُسکے ذمہ نکالکر تقرر
اقساط تمسک لکھا لیا اور راجہ سوچیت سنگھ وراجہ ہیرا سنگھ کے
ملک و املاک جاگیر کے واپس دینے کا تحریری وعدہ لیکر اُسکو لاہور سے
رخصت کر دیا راجہ گلاب سنگھ نے بھی اُسوقت لاہور سے نکلنہ غنیمت
سمجھا کیونکہ لاہور کی خونخوار وزارت پر مقرر ہونا تو اُسکو منظور ہی نہ تہا
ماہ اگست ۱۸۴۸ء مین وہ جموں کیطرف جان بچاکر واپس چلا گیا ماہ ستمبر
۱۸۴۸ء مین دیوان ساون مل ناظم ملتان ایک شخص بے رحم سپاہی
کے ہاتھہ سے مارا گیا اور مولراج اُسکا بیٹا مذرانہ معقول اپنے ذمہ قبول
کرکے ناظم ملتان کا اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا اُسکے چھوٹے بھائی کرم
نراین نے دربار مین حاضر ہوکر اپنے باپ کی نصف جائداد کا دعوی کیا
گر سماعت نہوا دربار لاہور سے اُس وقت ملتان کے ٹھیکہ مین بھی اضافہ
کیا گیا اور روپیہ نذرانہ گدی نشینی کا فوراً طلب ہوا مولراج نے
روپیہ کے دینے مین لیت و لعل کی اسواسطے تجویز ٹھہری کہ ملتان پر
فوج کشی ہو اور پنجاب فوج کی طلبی ہوکر اسباب مین حکم سنایا گیا قریب
تہا کہ فوج روانہ ہو مگر مولراج فوج کی ماہوری سنکر ڈر گیا اور اُسنے
روپیہ ادا کر دیا لیکن اضافہ ٹھیکہ کا اُسنے منظور نکیا پہر اٹہارہ لاکھہ روپیہ بابت
باقیات پچھلی سال مول کے اُس سے طلب کیا گیا اُسوقت پشور سنگھ نے پہر ہاتھہ
بالا دینا شروع کئے اور اپنی جاگیر مین کہ علاقہ سیالکوٹ مین تہی جہت سے
لوگ جمع کئے اور عویدار سلطنت کا ہوا قلعہ اٹک پر بہی وہ متسلط ہوگیا

سردار دوست محمد خان امیر کابل سے بھی اُسکی خط کتابت ہونے لگی اُس
کی سرکوبی کے لئے سردار چتر سنگھ اٹاری والہ جسکے بیٹے سے مہاراجہ دلیپ سنگھ
منسوب تہا مامور ہوا اُسنے جاکر قلعہ اٹک کو گھیر لیا اور فتح خان ٹوانہ جسکی دوستی
سردار جواہر سنگھ وزیر کے ساتھ ہدرجہ کمال تہی سردار چتر سنگھ کی امداد کو دیرہ
اسماعیل خان سے مامور ہوا اُسوقت خالصہ کی فوج نے بسبب اسبات کے کہ پشورا
سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بیٹا تہا یہہ تجویز کی کہ سردار جواہر سنگھ ایک
لاکھہ روپیہ کی جاگیر علاوہ جاگیر سابق کے اوسکو دیوے اور پشور سنگھ
آیندہ کبھی دعویدار سلطنت کا نہو اگرچہ سردار جواہر سنگھ کو یہہ بات ہرگز منظور
نہی مگر فوج کے کہنے سے منظور کی فوج نے ایک خط اپنا پشور سنگھ کیطرف
درباب تقرر جاگیر کے لکہا جسکو اُسنے منظور کیا اور قلعہ چہوڑ دیا جب وہ قلعہ چہوڑ
کر فتح خان ٹوانہ کے پاس آیا اُسنے بایما خفیہ سردار جواہر سنگھ کے اوسکو قتل کرڈالا
سردار جواہر سنگھ فتح خان کی اس کارگزاری سے بہت خوش ہوا اور بہت سا
علاقہ دیہاے سندہ کا اُسکے سپرد کرکے ناظم با اختیار بنا دیا اس کارروائی
سے مطلب تو سردار جواہر سنگھ کا برآیا اور بڑے دشمن کے پنجہ سے وہ
چہوٹا مگر سکہان فوج یہہ خبر سنکر کمال غضبناک ہوئے یہانتک کہ اُسکی
جان کے خواہان ہوئے علاوہ اسکے فیمابین راجہ لال سنگھ اور اُسکے
عداوت ہوگئی اور لال سنگھ درپے اسبات کے تہا کہ خود وزیر بنجائے
اُسنے بہی سکہون کو بہت بہڑکایا اور خبر دی کہ سردار جواہر سنگھ انگریزی
علاقہ مین بہاگ جانے کو تیار ہے اسواسطے سکہون نے سردار جواہر سنگھ
کو واسطے جواہیکی قتل پشور سنگھ کے بہاونی نوجمین بلایا اسباب مین رانی چندان
اُسکی ہمشیرہ نے بہت سے عذرات پیش گئے اور چاہا کہ کسیطرح غضب فوج کا فرو ہو

کہ یہہوا آخر ۱۴ ستمبر ۱۸۴۵ء کو دو بجے کے وقت سردار جواہر سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ
کو گود مین لیکر اور رانی ہمشیرہ رانی جندان کے ہمراہی مین سوار ہوکر فوجین
گیا جب پلٹن مین پہنچا سکہان فوج بیک اجل کیطرح اسپر آپڑے اور ہاتہی
پر چڑہکر مہاراجہ دلیپ سنگہ کو اسکی گود سے لیکر ایک خیمہ مین لے گئے اور اُسکو
ہاتہی کے اوپر بیٹہے ہوئے ہی قتل کر ڈالا رانی جندان نے جب بہائی کا یہہ
حال دیکہا بہت سا واویلا کیا مگر کون سنتا تہا ناچار بہائی کے نعش لیکر
وہ قلعہ مین آئی دوسرے روز جب جنازہ سردار جواہر سنگہ کا نکلا اور وہ
دو جہ اور چار کنیزین اُسکے ساتہہ ستی ہونے کو نکلین تو سکہان فوج وہان
بہی آمجود ہوئے اور ستی ہونیوالی عورتون پر کمال دست اندازیان کین
اُنکے زیور سب اُتار لئے اور اُنکے کانون کی بالیان اس زور سے کہینچین کہ اُن کے
کانون سے خون کے فوارے جاری ہوئے اسوقت دو عورتین صبر و شکر کیے ہوئے
اور کچہہ نہین کہتی تہین صرف یہی جواب دیتی تہین کہ خدا تمہارا ستیاناس کریگا
اور تمہاری ظلم سے اپنی مخلوق کو بچائے سردار جواہر سنگہ کے قتل کے بعد
عہدہ وزارت کا کسی ارکان سلطنت نے منظور نکیا اور نہ افسری فوجکی
کسیکو منظور ہوئی اُسوقت فوج اور اراکین سلطنت کی تجویز سے راجہ گلاب
سنگہ لاہور مین بلایا گیا مگر ایسے وقت مین وہ کب آتا تہا اُس وقت
مہارانی جندان خود دربار کرتی تہی اور احکام معمولی اُسکی تجویز سے جاری
ہوتے تہے اور تمام اراکین سلطنت فوج سے ایسے ترسان ولرزان تہے کہ ہر ایک
دم کو دم آخرین سمجہتے تہے کبہی فوج کی یہہ درخواست پیش ہوتی تہی کہ دیوان دینا ناتہہ
نے بڑا مال خالصہ کا کہایا ہے وہ ایک ایک انگشتری طلائی خالصہ کو دیوے کبہی بخشی
بہگت رام کبہی راجہ نہال سنگہ پر طمع کی نظر ہوتی تہی جب تمام اراکین دربار نے جانا

کہ اب جان کا بچانا سکھون کے ہاتھہ سے نہایت مشکل ہے اور سرکوبی ایسی زبردست فوجکی سوای صاحبان انگریز بہادر کے کسی سے نہین ہوسکتی مناسب ہے کہ ان کو صاحبان انگریز بہادر کے ساتھہ لڑنے کے لئے مستعد کیا جائے چنانچہ بعد تجویز وتدبیر ایک جلسہ بمقام باغ شالامار قرار پایا اور اُس جلسہ مین تمام پنجان فوج بلائے گئے اور اُنکے روبرو بیان کیا گیا کہ خالصہ جی صاحبان انگریز نے آجکل اپنے قدیمی عہد وپیمان جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھہ کئے تھے بالکل لوح خاطر سے محو ومنسی کردئے ہین چنانچہ موضع موڑان جو شامل علاقہ آنروے دریاے ستلج کے سرکار لاہور کا حق تھا راجہ ناہر نے ضبط کرلیا اور انگریز ہرگز اُسکے پرمان حال ہوئے اور راجہ سوچیت سنگھہ کا پندرہ لاکھہ روپیہ جو بمقام فیروزپور رکھا تھا وہ بھی انہون نے ندیا بہتر یہہ ہے کہ خالصہ جی اسمین کمر ہمت باندہین اور صاحبان انگریز سے جنگ کرین تاکہ انگریزون کے دلپر بہادری خالصہ جی کی نقش ہوجائے اور آیندہ کبھی خالصہ جی کے حق مین دست اندازنہون یہہ بات سنتے ہی فوج نے بڑا تعجب ظاہر کیا اور کہا کہ ہمین انگریزون کو کیا طاقت ہے کہ خالصہ جی کے ملک وسال کیطرف آنکھہ اوٹھاکر بھی دیکھے اسوقت اگر سکندر وداراو فریدون بھی ہوتو وہ بھی خالصہ جی کے ساتھہ مقابلہ نہین کرسکتا انگریز کیا چیز ہین اُس روز سے خالصہ جی نے مہم کی تیاریان کرنی شروع کین اور نہایت تیزی وتندہی کے ساتھہ ۱۱ دسمبر ۱۸۴۵ء کو سکھی فوج لدھیانہ وغیرہ مقامات کو روانہ ہوگئی شروع ماہ دسمبر مین یہہ خبر صاحبان انگریز کو پہنچگئی کہ لاہور سے سکھی فوج صاحبان انگریز کے ساتھہ لڑنے کو آتی ہے اُسوقت نواب گورنر جنرل بہادر بمقام انبالہ صاحب کمانڈر انچیف بہادر سے ملا اور تجویز کی کہ فوج اصلاع مغربی وغیرہ مقامات سے آکر بمقام فیروزپور ولدھیانہ جمع ہو چنانچہ انہین ایام مین سترہ ہزار آدمی اور انہتر ضرب توپ ان دونو مقامات پر آموجود ہوئی اور لارڈ ہارڈنگ بہادر نے

لدہیانہ کے قلعہ کا نہایت استحکام کیا اور لارڈ گف صاحب بہادر بھی چالیس ہزار
فوج اور توپخانون کے ساتھہ سکھون کے مقابلہ کے لئے مستعد و تیار ہو گیا اگرچہ انگریزی
فوج اُسوقت اسقدر کہ بیان ہو چکا ہے جمع ہو گئی مگر سکھون کی فوج اُسپر بھی انگریزی فوج
سے زیادہ تصور کی گئی تھی اور تخمینہ اُسکا ساٹھہ ہزار سے زیادہ تھا فوج سکھی کے سپہ سالار
سردار تیج سنگھ و راجہ لال سنگھ و سردار شام سنگھ اٹاری والہ قرار پائے اور تمام فوج لاہور
سے تین منزل ہٹکر رہنا ہوئی رستہ مین اس فوج نے اپنے ملک مین بڑی دست اندازیان
کین اور کسی گاؤ سے کوئی چیز بیمضائقہ نہ لی غارت و تاراج برابر منزل بمنزل سب کرتے ہوئے
چلے گئے اُسوقت رعایا ہاتھہ اوٹھا اوٹھا کر دعا مانگتی تھی کہ خدا انکو اسطرف پھر زندہ نہ لائے
غلہ و بارود و گولہ وغیرہ سامان سیکھہ زین کا سکھہ باغراط لاہور سے لے گئے یہہ تمام
فوج جب دریاے ستلج کے کنارے پر پہنچی انگریزون نے بہت سے شتہار اس مضمون سے
سکھی فوجمین پھینکے کہ سرکار انگریزی کی دوستی لاہور کی ریاست سکے ساتھہ مہاراجہ
رنجیت سنگھہ نے قائم کی اور اُس روز سے آجتک فریقین مین سے کوئی مرتکب عہد شکنی کا نہین
ہوا اور سرکار انگریزی حتی الامکان اس عہد کو نبہائے گئی اب جو خالصہ کی فوج نے بلا وجہ
کریسبب کے عداوت پر کمر باندہی ہے اور گھر سے چلکر لڑنے کو آئی ہے اسکا کیا باعث ہے
اب بھی خالصہ کو مناسب ہے کہ دریا سے نہ اوترے اور لاہور کو واپس جائے نہین تو
سخت تاخی کی سزا اُوسکو دیجائیگی اور بعد اوترنے دریاے ستلج کے پھر کوئی عذر سماعت نہوگا
یہہ شتہار بہت سے فرزندان فوج کے ملاحظہ مین گزرے مگر جب افسرون کو فوج کا قتل
کرانا ہی منظور تھا تو اُسپر عمل کیونکر ہوتا جب فوج سکھی دریا سے اُتر گئی صاحبان انگریز بڑی
سختی کے ساتھہ اُنکے مقابل ہوئے اور پانچ لڑائیان فریقین مین ہوئین پہلی لڑائی موضع
مدکی کے مقام پر ہوئی اس لڑائی مین تیس ہزار سکھی جنگی فوج نہایت آراستہ و پیراستہ
سلاح توپخانہ کے تھی اور راجہ لال سنگھہ سپہ سالار تھا تیس ہزار مین سے بائیس ہزار تو پیادہ

تہ ست مرہمہ ہزار سوار بتیس ضرب توپین نہین یہہ فوج انگریزون کے مقابل بڑی جنبی
وجالاکی کے ساتہہ ہوئی اور بڑی تیزی وتندی سے لڑی لڑائی کے وقت انکا
قدم پیچہے کو نہ ہٹا صاحبان انگریز کی طرف سخت آگ برسائی گئی اور پیادہ فوج
نے ایسی بہادری سے جنگ کی کہ اگر ایک ساعت تک اور لڑائی رہتی تو
میدان سکہون کے ہاتہہ رہتا جب راجہ لال سنگہ سپہ سالار نے دیکہا کہ
میری فوج بڑہتی جاتی ہے یقین ہے کہ فتحیاب ہوگی چاہا کہ بہاگ جائے اور
اپنی فوج کو شکست دلائے کیونکہ اصلی مطلب اُسکا اپنی فوج کے ذلیل کرنے
کا تہا یہہ سوچکر وہ آٹہہ ہزار سوار کے ساتہہ میدان سے بہاگا اور وہ سوار
باوجودیکہ سکہہ تہے کمال نامردی کے ساتہہ راجہ لال سنگہ کے متفق ہوئے
اور آٹہہ ہزار سوارین سے کسینے بندوق سرنہ کی جب فسر بہی بہاگ
گیا اور سوار بہی جلدئے تو لڑنے والے پیادہ فوج مین سے بہت سا حصہ
بہاگ آیا اور صرف گیارہ ہزار سپاہی اور توپخانہ برابر لڑتا رہا چونکہ یہہ
لڑائی تہوڑے دن رہے شروع ہوئی تہی وقت بہی ناوقت ہوگیا تہا اُسوقت
انگریزون نے پے در پے حملے سکہون پر کئے جس سے وہ عاجز وبیدل ہوگئے
اور ستر توپین میدان مین چہوڑکر بہاگے انگریزون نے اُنکا تعاقب کرکے
ایسا منتشر کیا کہ ایک کا دوسرا خبر گیر نہوا اس لڑائی مین چہہ سو ستاون
آدمی انگریزون کے زخمی ہوئے اور دو سو بارہ مارے گئے مسٹر براڈفٹ
صاحب ایجٹ انگریزی بہی اسمین کام آیا اور دوسری لڑائی بہائی پہیرو کے
مقام پر ہوئی سکہی فوج بارہ پلٹن اور دس رجمنٹ سواران اور سو ضرب توپ تہی
اس فوج کے مقابلہ پر سر ہیرگف صاحب بہادر سپہ سالار اور لارڈ ہارڈنگ صاحب
گورنر جنرل بہادر موجود تہے فریقین کیطرف سے کمال بلندی کے ساتہہ لڑائی کا شعلہ

مشتعل ہوا اور نہایت سرگرمی و مضبوطی سے دونو طرف سے گولہ بن برسنے لگے
سکھونکی ایک سو ضرب توپ جب چلتی دور دور تک اُسکی مار ہوتی تھی پھر بھی
انگریزی فوج اپنی کمال مردانگی سے آگے بڑھتی آئی سکھون نے اُنکے حملہ سخت
زور اور قوت کے ساتھہ روکے سردار تیجا سنگھ سپہ سالار اس فوج کا علیحدہ
کھڑا ہوا لڑائی دیکھہ رہا تھا اچانک اُسکو دل مین ایسی سوجھی کہ بے سبب
و بے باعث بھاگ اوٹھا جسقدر اُسکے گھر کی فوج اُسکی حفاظت مین تھی
وہ بھی بھاگنے مین اُسکے شامل ہوئی اُسکی فوج نے جب دیکھا کہ سپہ
سالار بھاگ گیا ہے اور بہت سی فوج بھی ہمراہ لیگیا ہے تو وہ فوج
بھی بیدل ہوگئی اور ستر توپین میدان مین چھوڑکر بھاگ آئی وہ سب
توپین و سامان و بیشمار زین جو میدان مین سکھہ چھوڑ گئے صاحبان
انگریزنے لے لیا اس لڑائی مین جہہ سو جوانمرد سپاہی اور افسر
کام آئے اور ایکہزار سات سو زخمی ہوئے تیسری لڑائی لدھیانہ کے متصل
ہوئی اسکی تشریح اسطرح پر ہے کہ ایک دستہ فوج سکھی کا سردار رنجودہ
سنگھ مجیٹھیہ کے ماتحت مع فوج سردار نہال سنگھ اہلووالیہ و راجہ جیت سنگھ
لاڈوہ والہ متصل لدھیانہ کے اوترا ہوا تھا اور فرودگاہ موضع بدووال
تھا جب انگریزی فوج نے تحت جنرل سمتھ صاحب کا سکھون کے سامنے
سے اتفاقاً گزر ہوگیا تو سکھون نے اُنپر گولہ رانی شروع کی جنرل صاحب
نے بھی فی الفور فوج تیار کرلی اور صفین باندھ دین اور مقابلہ شروع کیا
تھوڑی دیر لڑائی ہوتی رہی آخر بسبب اسکے کہ انگریزی فوج بہت تھوڑی
تھی میدان چھوڑکر لدھیانہ کو چلی گئی اس لڑائی مین اُنہتر آدمی انگریزون کے
ماری گئے اور اٹھہتر زخمی ہوئے اور ستر مفقود الخبر رہے شاید اُنکی لاشین سکھون کے

کہیت مین لگگئی ہون اس لڑائی کے وقت جب انگریزی فوج کے پانو اُکھڑ گئے
اور سکھہ اُنپر غالب ہوئے تو بیرن صاحب اسسٹنٹ سارجنٹ اور چند
گورے سکھون نے گرفتار کرلئے اور نشان اپنی فتح مندی کا لاہور کو بھیجا
جب لاہور مین خبرین پہنچ گئین کہ دو طرف سکھی فوج نے شکست
کھائی اور کمال نقصان اوٹھایا ہے تو رانی جندان مدار المہام سلطنت نے
شتر سوار روانہ کرکے فی الفور راجہ گلاب سنگھ کو لاہور طلب کیا اور
وزارت کا خلعت دیکر اوسکو وزیر بنایا اور امورات سلطنت اُسکی
تفویض کئے جو تہی لڑائی علیوال اور بہوندی کے مقام پر ہوئی اسکا حال
یہہ ہے کہ جب فوج جرنیل سمتھ صاحب کی شکست کھاکر لدہیانہ مین
پہنچی بڑے کمپو کو اُنہون نے مدد کے لئے طلب کیا جب فوج مدد کو آگئی
تو دوبارہ لڑائی ہوئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی تو سردار رنجودہ سنگھ
بہادر بزدل ہوکر سب سے اوّل بہاگا مگر فوج نے اُسکے بہاگ جانے کی
کچھہ پرواہ نہ کی اور بدستور لڑائی جاری رکھی آخر افسر کے بہاگ جانے
سے بیدل تو تہی جب انگریزون کیطرف سے کمال زور پڑا تو بہاگ
نکلی انگریزون کی فوج نے انکا تعاقب کیا اور دریا کے کنارے تک پیچہا
کئے ہوئے چلے آئے سکھون نے بے اختیار اپنے آپ کو دریا مین ڈال
دیا اور سینکڑون پانی مین غرق ہوگئے اُسوقت سکھون کو جائے پناہ
نہ تہی پیچھے دشمن آگ برساتا ہوا چلا آیا تہا اور آگے دریا کی موج کا پانی
لہراتا ہوا نظر آتا تہا جتنے سکھہ دریا مین کودے چہارم حصہ بہی انمین سے
زندہ دوسرے کنارہ تک سلامت نہ پہنچے اس لڑائی مین انگریزون کے
ایک سو اکیاون آدمی مقتول اور چار سو تیرہ زخمی اور پچیس گم ہوئے

اور لوٹ کا مال انگریزی فوج نے بہت لوٹا پانچوین لڑائی سہبرانو کے مقام
پر ہوئی اسمین سکھی فوج نیس ہزار جوان سکھہ پیادہ و سوار اور ارٹلہہ
توپین نہین جب لڑائی گرم ہوئی فریقین سے بڑے حملہ فریقین پر ہوئے
اور جوانمردون کے حوصلہ و تاب و طاقت کا امتحان ہونے لگا تو سردار
تیج سنگھہ جنرل سپہ سالار یکایک میدان چھوڑ کر بھاگ گیا فوج منہ دیکھتی
رہگئی کہ آیا افسر کو کیا ہوگیا پھر بھی فوج نے قدم پیچھے کو نہ ہٹایا اور برابر
میدان گرم رکھا جب دوسرا افسر شام سنگھہ اٹاری والہ بھی مارا گیا
تو پھر فوج کا حوصلہ باقی نرہا اور بے اختیار ہوکر بھاگے مگر انگریزون نے
اُنکا پیچھا نہ چھوڑا اور مارتے مارتے دریا تک لے آئی باقیماندہ دریا مین غرق
ہوگئی گھوڑے و مال و اسباب سکھون کا دریا مین بہت سا بہ گیا اور جو اُس
مقام پر پہلے سکھون کا بل باندھا ہوا تہا اُسکو وہ فوج توڑ گئی تہی جو پہلے بھاگ
کر آئی تہی اس لڑائی کے بعد سکھونکی لڑائی ختم ہوئی اور انگریزون کے روبرو کوئی لڑنیوالا
نرہا نواب گورنر جنرل بہادر فی الفور دریای ستلج آیا اور مع بیس ہزار فوج جرار کے
بمقام قصور ڈیرہ کیا ۱۵- فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگھہ مع اور سکھہ سردارون
کے نواب گورنر جنرل کی خدمتمین حاضر ہوا اور اظہار کیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ خورد سال
واجب الرحم و قابل پرورش ہے اور فوج جو خودسر تہی وہ اپنے ارادہ سے سرکار انگریزی
کے ساتھہ لڑنے کو گئی تہی اُسوقت اگر کوئی اراکین دربار مین سے اُنکو منع کرتا تو بیشک
اُسکی جان پر آفت آتی اور سکھہ کبھی اُسکو زندہ نچھوڑتے دربار لاہور سے جسقدر
تائید فوجکی ہوئی وہ بسبب خوف جان کے ہوتی رہی بعد ایسی تقریرون کے نواب
گورنر جنرل بہادر نے جواب دیا کہ سرکار انگریزی مہاراجہ دلیپ سنگھہ سے محبت و اتحاد
رکھیگی جسطرح کہ اُسکے باپ مہاراجہ رنجیت سنگھہ کے ساتھہ تہا اور بدستور اُسکو مالک سلطنت

بھیجینگے لیکن تمام علاقہ سرکار لاہور کا جو دریاے ستلج کے شرقی اور عربی کنارے
دریاے بیاس تک ہے وہ سب ضبطی مین اگر نسائل علاقہ انگریزی ہو جائیگا دونو دریا
ستلج و بیاس سرکار انگریزی کے اختیار مین رہینگے اور ڈیڑہ کروڑ روپیہ جرمانہ نقد
بابت اخراجات جنگ اور خون اس فوج اور افسرون کے جو اس لڑائی مین مارے گئے
ہین لیا جائیگا راجہ گلاب سنگھ نے یہہ حکم سنکر بہت سے عذرات کئے اور مہاراجہ
خورد سال پر رحم کا طلبگار رہا چنانچہ منجملہ ڈیڑہ کروڑ روپیہ کے پنجاہ لاکھ روپیہ معاف
ہوکر ایک کروڑ قرار پایا اور یہہ سزا نواب گورنر جنرل بہادر نے صرف اسواسطے
تجویز کی تاکہ لوگون پر ثابت ہو جائے کہ جو شخص زیادتی کرتا ہی اُسکو سرکار سے سزا ملتی
ہے اور جو صلح کرکر سرکار انگریزی کے ساتھہ ناحق بغض و عناد پیدا کرتا ہے وہ اپنے
اعمال کا پھل پاتا ہے غرض بعد مباحثہ طول طویل کے طوعاً و کرہاً شرائط مجوزہ منظور ہوئین
اور مہاراجہ دلیپ سنگھہ لاہور سے بمقام کاہنہ کا جھہ جاکر نواب گورنر جنرل بہادر سے
ملا اور شرائط مشروط کو اپنی زبان سے منظور کیا ۲۰- فروری ۱۸۴۶ء کو نواب گورنر اور
لشکر انگریزی لاہور مین داخل ہوا اور لاہور کے ہر ایک دروازہ اور قلعہ کے دروازون
اور قلعہ کے اندر انگریزی سپاہ کے پہرے قائم ہو گئے اور دوابہ بست جالندہر اور
علاقہ سمس ستلج متعلقہ سرکار لاہور سے کاردار و اہلکار بلا لئے گئے اور وہ تمام
پہاڑی اور میدانی علاقہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگیا اب ایک کروڑ روپیہ جرمانہ
کی تجویز باقی تہی جو سرکار لاہور کے ذمہ بابت خرچہ فوج وغیرہ قرار پایا مگر خزانہ مین اتنا
روپیہ موجود نتہا اُسکے واسطے یہہ تجویز قرار پائی کہ تمام علاقہ کشمیر و نبت و لداخ و جموں دریا
وغیرہ سے ماہو پوسکی حد دو تک جسقدر پہاڑ مین زیر قلم سرکار لاہور کے ہے وہ تمام و کمال
ایک کروڑ روپیہ مین فروخت کر دیا جائے اور زر ثمن مشتری سے وصول آکر داخل خزانہ انگریزی
ہو چونکہ یہہ رویداد راجہ گلاب سنگھہ نے دینا منظور کیا اسواسطے وہ تمام ملک سکھہ دیدیا گیا اور اس

کا خطاب راجہ گلاب سنگھ کو گورنر جنرل بہادر نے عطا کر کے خلعت فاخرہ بخشا اور اُس کا علاقہ
سرکار لاہور کے علاقہ سے علیحدہ قرار دیا اگرچہ اُسوقت اہالیان دربار لاہور نے نواب
گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین یہہ اظہار کیا کہ راجہ گلاب سنگھ کے ذمہ سرکار لاہور کا
اڑسٹھہ لاکھہ روپیہ از روی حساب سابقہ علاقہ مفوضہ کے واجب الادا ہے وہ روپیہ
اس سے وصول کیا جاکر زر جرمانہ مین محسوب ہو اور باقی روپیہ منجملہ ایک کروڑ روپیہ کے
سرکار لاہور بتقرر اقساط ادا کریگی مگر نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنی عملداری سے پہلے
جھگڑے بکھیڑے مین دست اندازی نہ کی اور علاقہ بسیط سرکار لاہور کا اُسکے ماتہہ فروخت
کر ڈالا اور بڑا حصہ سلطنت کا اُسکو دیکر مالک و صاحب اختیار حاکم بنا دیا خود سرہو نا راجہ گلاب سنگھ
کا سکہونکو عموماً ناگوار گزرا ۱۵- مارچ ۱۸۴۶ء کو نواب گورنر جنرل بہادر نے بمقام امرتسر جاکر
راجہ گلاب سنگھ کو مہاراجہ بناکر اُسکو جموں کیطرف رخصت کیا وہ روپیہ ایک آسان طور سے راجہ
گلاب سنگھ نے ادا کر دیا کیونکہ اُسکو اُسوقت وہ ۱۵- لاکھہ روپیہ بھی اُس روپیہ مین محسوب دیا گیا جو
بمقام فیروز پور راجہ سوچیت سنگھ کے مال مین سے امانت رکھا ہوا تہا بعد اس انتظام کے دربار
لاہور کا وزیر و مدار المہام راجہ لال سنگھ حسب صوابدید اور رانی جنداں والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ
کے قرار پایا اور خلعت فاخرہ دربار لاہور سے اُسکو ملکر انتظام مالی و ملکی اُسکے حوالہ ہوا اور فوج
انگریزی مستعد کوچ کے ہوئی مگر اُسوقت بھی ارکین دربار لاہور کو بڑا اندیشہ سکہونکی طرف سے
تہا اور جانتے تہے کہ جب فوج انگریزی لاہور سے جائیگی سکہہ پھر جمع ہوکر ہمکو قتل کر ڈالینگے اسلئے
یہہ تجویز قرار پائی کہ نو مہینے تک اور انگریزی فوج لاہور مین رہے جب سال ۱۸۴۶ء ختم ہوگا
فوج انگریزی کو رخصت دیدیجائیگی نو مہینے مین ارکین دربار اپنا انتظام بخوبی کر لینگے صاحبان
انگریز نے بصورت دینے خرچہ فوج کے یہہ تجویز منظور کی اور انارکلی مین انگریزی فوجی چھاؤنی
قرار پائی چونکہ ناظم کشمیر کا اُن دنونمین شیخ امام الدین تہا اُسکے نام دربار لاہور سے کسی حاکم
رزیڈنٹ کے پروانہ جاری ہوا کہ علاقہ کشمیر وغیرہ جو اُسکے متعلق ہے مہاراجہ گلاب سنگھ کے حوالا

کرکے خود لاہور مین حاضر ہوگر شیخ امام الدین نے اُسکے برخلاف کیا اور جو فوج مہاراجہ گلاب سنگہ کی کشمیر کے [illegible] دخل کے لئے گئی اُسکو جنگ کرکے پس پا کردیا وقوع اس حال کے ایک تازہ فساد پنجاب مین شروع ہوا اور فوج معقول لاہور سے کشمیر کو شیخ امام الدین کی سزا کے لئے روانہ ہوئی صاحب رزیڈنٹ بہی کشمیر کو گیا اخیر ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء کے شیخ امام الدین صاحب رزیڈنٹ کیخدمت مین حاضر ہوگیا اور عذر الاستغفار بیان کیا کہ مین ملازم سرکار لاہور کا تہا وسہار کے حکم کے بموجب مین نے یہہ سرکشی کی کیونکہ پروانہ راجہ لال سنگہ مدارالمہام کا میری نام پر جاری ہوچکا تہا اور اُسمین صاف درج تہا کہ علاقہ کشمیر کا تمام ہرگز ہرگز راجہ گلاب سنگہ کو نہ دینا صاحب رزیڈنٹ بہادر شیخ امام الدین کو لیکر آیا اور کشمیر پر دخل مہاراجہ گلاب سنگہ کا ہوگیا لاہور پہنچکر ایک بڑا جلسہ و اسطے تحقیقات مقدمہ کشمیر کے منعقد ہوا راجہ لال سنگہ نے تحریر پروانجات اہی شیخ امام الدین سے صاف انکار کیا مگر جب بوجہ پروانہ نویس کاتب پروانجات نے گواہی حلفاً دی کہ مین نے یہہ پروانہ حسب الحکم راجہ لال سنگہ کے لکہے ہے تو راجہ لال سنگہ لاجواب ہوگیا اور جرم مفسدہ پردازی و فساد انگیزی کا راجہ لال سنگہ کے ذمہ ثابت ہوا جسکی پاداش مین وہ وزارت و مدارالمہامی کے عہدہ سے برخاست ہوا بلکہ یہہ تجویز ٹہیری کہ آیندہ وہ پنجاب مین نہ رہے چنانچہ جلاوطن کرکر اکبرآباد بہیجا گیا اور آیندہ یہہ تجویز قرار پائی کہ وزارت کا عہدہ تخفیف مین آئے اور چند ارکین دربار کی کونسل قرار پاکر انتظام ہو اور سردار تیج سنگہ و دیوان دینا ناتہہ و سردار شیر سنگہ اٹاری والہ تینون کو راجگی کا خطاب باضافہ جاگیر عطا ہو اور چوتہا ممبر کونسل کا فقیر نورالدین قرار پائے اور ہر ایک کام انکی صوابدید و منظوری صاحب رزیڈنٹ بہادر سے انجام پائے چنانچہ دیوان دینا ناتہہ راجہ کلانور کا اور سردار تیج سنگہ راجہ سیالکوٹ کا قرار پایا جب نو مہینے آخر دسمبر ۱۸۴۶ء تک گذر چکے وہ وقت آگیا کہ انگریزی فوج لاہور سے رخصت ہوجاے اور اہلیان دربار خود ہر ایک کام انجام دین مگر اہلیان دربار کو اسطرح پر سکہونکی دہشت دلمین نہی اور نہ چاہتے تہے کہ صاحبان انگریز لاہور سے

چلے جائین اسواسطے سب نے ملکر بحضور صاحب رزیڈنٹ بہادر یہہ التجا کی کہ تا سن بلوغ مہاراجہ
دلیپ سنگھ انگریزی فوج لاہور مین رہے یہہ درخواست اہالیان دربار کی بہزار وقت منظور ہوئی
اور قرار پایا کہ مہاراجہ کے بالغ ہوتے تک انگریزی فوج لاہور مین رہے اور بائیس لاکھ روپیہ
سالانہ بابت تنخواہ فوج و انسران فوج سرکار لاہور کے خزانہ سے دیا جایا کرے اور
یہہ بھی تجویز ہوئی کہ سردار رنجودہ سنگھ و بھائی ندھان سنگھ و سردار عطر سنگھ کالیان
والہ و سردار تیجسنگھ سندھانوالیہ نائب اہالیان دربار مقرر ہون اور جس امر مین یہہ سب
لوگ تجویز قائم کرین صاحب رزیڈنٹ بہادر کی منظوری گرالین رانی جندان والدہ مہاراجہ دلیپ
سنگھ کو یہہ انتظام پسند نہ آیا کیونکہ وہ چاہتی تہی کہ بجائے وزیر کے مین تصور کیجاؤن اور
ہر ایک امر میرے حکم سے صورت انجام کی پاوے کسی غیر کو میری حکم مین دخل نہو اہالیان
دربار سب میرے ماتحت و محکوم تصور کیے جائین چونکہ اس انتظام مین صاحبان انگریز نے اسکا
دخل کسیطرح منظور نہین کیا تہا وہ نہایت ہی ناراض تہی اور پوشیدہ پوشیدہ دربے
فساد و خرابی انتظام سلطنت کے ہوئی یہہ امر جب صاحب رزیدنٹ اور اہالیان دربار
پر واضح ہوا تو تجویز ٹہری کہ رانی جندہ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ سے علیحدہ کر دیا جائے بلکہ
اسکو قلعہ لاہور سے نکالکر قلعہ شیخوپورہ مین بہیجدیا جائے جسمین یہہ قیام پذیر ہو چنانچہ فی الفور
یہہ امر طے ہو مین آیا اور رانی نہایت ناراضی و مجبوری کی حالتمین قلعہ لاہور سے نکلکر قلعہ
شیخوپورہ مین سکونت پذیر ہوئی اور حکم جاری کیا گیا کہ کوئی شخص ملازمین وغیرہ ملازم
سلطنت " اجازت صاحب رزیڈنٹ کی مہارانی کے پاس جانے نپائے ماہ مارچ سنہ ۴۷ء
مین کرنیل لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور سے تبدیل ہو گیا اور سر گری صاحب بہادر
رزیڈنٹ مقرر ہو کر آیا اسکے وقت ایک نیا فساد برپا ہوا رانی جندان نے شیخوپورہ
مین بیٹہے بیٹہے یہہ ارادہ کیا کہ انسران انگریزی کو زہر دیکر مار دیا جائے کہ کوئی انمین سے
باقی نرہے چنانچہ کانہہ سنگھ و انکا کل ملازمان رانی چند کنور نے مسکوٹ کے خانساماں سے

ساتھہ ملکر یہہ تجویز ٹہہرائی کہ وہ جب سب صاحب لوگ مسکوٹ مین کہانے کہانے کے لئی
آئین اُن کے کہانے مین زہر ڈالدیوے اور اس خدمت کے عوض بڑی رقم روپیہ
کی اپنے ذمہ پر قبول کی مگر اتفاقاً یہہ راز کہل گیا اور اس جرم مین رانی جندہ
کو تو جلاوطنی نصیب ہوئی اور دونو معتبر اسکے جان سے مارے گئے انہین ایام
مین دیوان مولراج ناظم ملتان سے روپیہ بقایا سنین ماضیہ کا طلب کیا گیا اور اُسنے
بندہ کے لئے نظامت کیخدمت سے استعفا لکہکر دربار لاہور مین بہیجدیا جو فی الفور منظور
ہوکر یہہ تجویز قرار پائی کہ سردار کانہہ سنگہ مان اور مسٹر اگنو صاحب بہادر اسسٹنٹ رزیدنٹ
و مسٹر اندرسن صاحب ملتان مین جاکر مولراج سے نظامت کا کام سمجہہ لین اور اُسکو واسطے بیباقی زر
سابقہ کے لاہور بہیجدین جب سردار کانہہ سنگہ اور دونو انگریز ملتان مین پہنچے تو پہلے مولراج
نے انکا استقبال کیا اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتہہ قلعہ مین لے گیا وہان جاکر یکقلم اُسکی
طبیعت بدل گئی اور قلعہ سے نکلنے کیوقت تینون کو اُسکے سپاہیون نے شدید زخمی کیا اور بعد
اُسکے مولراج برملا باغی ہوگیا خبر جب لاہور پہنچی لاہور سے صاحب رزیدنٹ کے حکم سے راجہ
شیر سنگہ اٹاری والہ و شیخ امام الدین و سردار شیر سنگہ سندانوالیہ و عطر سنگہ کالیان والہ ریاست
کی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہوئے سب سامان جنگ و پیکار کا ہمراہ لیا اور جو انگریزی فوج ملتان
کو بہیجی گئی اُنکا افسر کپتان اوڈرس صاحب قرار پایا وہان جاکر اس فوج نے شہر کا محاصرہ
کرلیا مولراج بہی کمال جرات و دلیری ملتان سے نکل نکلکر لڑتا رہا اور مہم طول کہینچ گئی ابہی ملتان
کا کوئی فیصلہ وقوع مین نہین آیا تہا کہ دوسرا فساد سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے
ہزارہ کیطرف برپا کردیا اُسنے تمام علاقہ ہزارہ و پشاور و نواح اٹک وغیرہ اپنے قبضہ
مین کرلیا فوج مامور پشاور و ہزارہ وغیرہ سب کی سب سرکار لاہور سے برگشتہ ہوکر
اُسکے ساتہہ ملگئی جاج لارنس صاحب وغیرہ انگریز بمع انکی میم صاحبہ کے جو پشاور کی نظامت
پر مامور تہے سب کے سب سردار چتر سنگہ کی قید مین آگئے سردار چتر سنگہ نے امیر دوست محمد خان

والی کابل کو بھی اپنی مدد پر اس اقرار سے بلایا کہ جب صاحبان انگریز پنجاب سے نکال
دیئے جائینگے پشاور وغیرہ اضلاع کا علاقہ بدستور کابل کے متعلق کردیا جائیگا لیکن
کانگڑہ اور علاقہ دوآبہ جالندھر کا بھی اسے لیدیا اور پنجاب مین یہہ خبر مشہور ہوگئی کہ اب
سکھونکی عملداری پھر ہونیوالی ہے یہہ خبر سنکر تمام سکھی فوج جو معزول ہوچکی تھی
سردار چتر سنگھ کے پاس جمع ہوگئی اور لاکھہ آدمی کے قریب اُسکے پاس جمع ہوگیا
مگر بیسروسامانی کمال تھی ہر چند اُسنے پشاور و اٹک و ہزارہ کے قلعون سے توپین
بہت بہم پہنچالین تھین مگر اُسکے پاس اسقدر تیار کہ تمام فوج کو تقسیم کرتا دریائے
چناب تک علاقہ سردار چتر سنگھ کے قبضہ مین آگیا اور کمال بے انتظامی لاہور کی سلطنت
مین واقع ہوئی چونکہ راجہ تیجہ سنگھ سردار چتر سنگھ کا بیٹا اپنی ماتحت فوج کے ساتھہ مقام ملتان
مولراج کے مقابلہ پر موجود تھا اُسنے بھی حسب التحریر باپ کے سرکار لاہور سے بغاوت اختیار کی
اور اپنی فوج لیکر مولراج مفسد باغی ملتان کے پاس چلا گیا اُسنے اُسکی کچھہ خاطر نہ کی اور نہ
اُسپر اعتماد کیا اسواسطے وہ سخت پچھتایا اور ملتان سے بھنڈراونخان کے رستہ اپنے باپ کے پاس
جا پہنچا اب گویا دو طرف کی مہم انگریزون کے واسطے قائم ہوگئی سو اسطرح صاحب رزیڈنٹ نے
اور بہت سی فوج انگریزی ہندوستان سے طلب کی اور کراچی سے فوج مولراج کی سرکوبی کے
لئے منگوائی نواب بہاولپور کی فوج بھی ملتان مین آگئی اور بڑی چستی کے ساتھہ ملتان پر
حملہ کیا جب مولراج ہر طرح سے ناامید ہوا تو از خود صاحبان انگریز کی خدمت مین حاضر ہوگیا اور
ملتان مین فتح و فتحا سرکار کا عملدرآمد آیا اور جو فوج سرکار انگریزی کی مفسدون کی سرکوبی کے
لئے دریاے چناب کی طرف مامور ہوئی اُسکے ساتھہ سکھان مفسد جا ملا لڑائی بھی
لڑائی تو بمقام رسول نگر عرف لالہ نگر عمل مین آئی اُسکا مجمل حال یہہ ہے کہ جب انگریزی
فوج کا مقابلہ ان کے ساتھہ ہوا تو سکھون نے پہلے مقابلہ سے پہلوتہی کی کہ نگر اسوقت
راجہ تیجہ سنگھ و سردار چتر سنگھ اُن کے شریک نہ تھے اُن کے آنیکا انتظار تھا جب وہ نہ آئے

اور ایدہر سے زور پڑ گیا تو ۲۲- ماہ نومبر ۱۸۴۵ء کو آپسمین لڑائی شروع ہوئی اور سکھہ
ایسی جوانمردی سے لڑے کہ کوئی دقیقہ شجاعت و بہادری سے باقی نہ رکھا اس لڑائی
مین انگریزون کا بہت نقصان ہوا اور کیورتن صاحب افسر فوج انگریزی کا کام آیا
دوسری لڑائی بمقام سعد اللہ پور وقوع مین آئی اور دونو فریق ۳- ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء
کو دن بھر آپسمین لڑتے رہے سینکڑون آدمی فریقین سے ماری گئے اور بعد جنگ کے
شیر سنگھہ و چتر سنگھہ وہان سے ہٹکر موضع مونگ سول کو چلے گئے تیسری لڑائی ۱۲-
دسمبر ۱۸۴۵ء سے ۱۴- فروری ۱۸۴۶ء تک فریقین کی فوجین ایک دوسری کے مقابل
میدان مین پڑی رہین اور ہر روز ہ مقابلے اور مجادلہ ہوتے رہے اور فریقین کا نقصان
ہوتا رہا آخر ۱۴- فروری کو شیر سنگھہ و چتر سنگھہ مونگ سول کا مقام چھوڑ کر گجرات کو چلے
گئے جونہی لڑائی بمقام گجرات نہایت سرگرمی کے ساتھہ ہوئی اور فریقین کمال جوش و
خروش سے لڑے ہزارہا آدمی دونو طرف سے مارے گئے سکھون نے پہلے سخت
حملہ انگریزی فوج پر کیے اور انگریز آہستگی سے لڑتے رہے جب سکھہ لڑتے لڑتے تھک گئے
تو انگریزون نے اوپر سے ڈالا اور وہ آگ برسائی کہ سکھون کی آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا
اور سوای بھاگنے کے اور کوئی تدبیر نہ سوجھی اور بے اختیار سامان و توپین سکھہ رین
چھوڑ کر بھاگے اور میدان خالی رہ گیا اسوقت سردار چتر سنگھہ و شیر سنگھہ و دیوان حاکمرای
وغیرہ مفسد سردار بحالت زار انگریزی افسر کے سو برو زخود آکر مستدعی معافی تقصیر کے
ہوئے اور لاہور مین بحالت نظر بندی حاضر ہوئے صاحب رزیڈنٹ نے منظوری نواب
گورنر جنرل بہادر انکی نسبت یہہ حکم صادر کیا کہ بڑے بڑے مفسد یعنی دیوان حاکمرای
و سردار چتر سنگھہ و شیر سنگھہ وغیرہ تو جلاوطن کر کے پنجاب سے نکالے جائین اور چھوٹے
رتبہ کے مفسد اپنے اپنے گانو مین رہین سوای اجازت سرکار انگریزی کے کہین نہ آئے
جائے نہ پائین اور بوجس انکا نگران حال رہے جنکا سکھی سلطنت کی پہلے انتظام مین اور

سکھون کی سرکشی اور تمرد سے صاحبان انگریز کمال تنگ آگئے تھے بجان مجبوری
نواب گورنر جنرل ہند نے اس ریاست و سلطنت کی ضبطی کا حکم نافذ فرمایا اور ۲۹
مارچ ۱۸۴۹ء کو قلعہ لاہور مین بمقام تخت گاہ بڑا دربار فرمایا جب سب اراکین آکر
جمع ہوگئے تو سید رجب علیخان ممبر منشی رزیڈنٹ بہادر نے اشتہار معزولی مہاراجہ
دلیپ سنگھ بہادر کا سنایا جسمین کل دفعات و وجوہات ضبطی سلطنت لاہور کے
درج تھے اور لکھا تھا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر آیندہ ساڑھے چار لاکھ روپیہ سالانہ
پنشن پائیگا اور خطاب مہاراجگی کا بدستور اسکے واسطے قایم و مستقل رہیگا اُسوقت
اراکین دربار لاہور کے چہرون کے رنگ زرد تھے اور غبار حسرت و افسوس کا چہرون
پر اُڑتا تھا البتہ چند اہلکار عظیم الشان جنکی تجویز و صوابدید سے یہہ معاملہ وقوع مین
آیا تھا دل مین خوش تھے اظہار اُن کے نامون کا مولف کتاب محض بے سود
تصور کرتا ہے بعد معزولی کے چند ماہ تک مہاراجہ دلیپ سنگھ لاہور مین قیام پذیر
رہا پھر لاہور سے مع کنور شہدیو سنگھ فرزند خورد سال مہاراجہ شیر سنگھ کے صاحبان
انگریز اُسکو ہندوستان کو لے گئے چند سال مہاراجہ ہندوستان مین رہا اب ولایت
ہلدن مین رونق افروز ہے دربار گوہر بار ملکہ معظمہ وکٹوریا مین اُسکی کمال توقیر
ہے اور ملکہ معظمہ قیصر ہند اُسکو بخطاب فرزند دلبند یاد فرماتی ہے افسوس ہے
کہ یہہ سلطنت پنجاب کی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بکمال محنت و عرقریزی و
جانفشانی و جانبازی زیر شمشیر قایم کی اور ایک ایک گانو اور ایک ایک
شہر پر جنگ کرکے اتنے وسیع ملک کو اپنے قبض و تصرف مین کیا جو اُسکی وفات
تک بدستور انتظام رہا اُسکے مرنے کے بعد کچھہ تو اراکین دربار کے باہمی نفاق
اور کچھہ ناقدرشناس و جاہل فوج کی نافرمانی و سرکشی سے سلطنت جاتی رہی
سچ ہے ہر ایک کمال کو زوال لاحق و لازم ہے اور ہر ایک دن کے پیچھے رات لگی ہوئی ہے

چھٹا حصّہ

عہد سرکار گردون وقار انگریزی کے حالات کے ذکر مین جو ۱۸۵۷ء مین بوقت مفسدہ پردازی فوج انگریزی کے وقوع مین آئے

واضحای شایقین باتمکین ہو کہ ضبطی سلطنت پنجاب اور جلاوطنی مہاراجہ خورد سال دلیپ سنگھ بہادر کے ۱۸۴۹ء مین بعہد حکومت جناب لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر کشور ہند وقوع مین آئی اور سرکار انگریزی نے انتظام ممالک کا اپنے قبضۂ اقتدار مین لیکر ضلع بندی کی اور قسمتین مقرر کر کر کمشنر و ڈپٹی کمشنر ہر ایک ضلع و قسمت مین مامور ہوئے چونکہ سکھون کی مفسدہ پردازی سرکار کے دلپر منقوش ہو چکی تہی اور آیندہ بہی باوجود معزولی و جلاوطنی مہاراجہ کے سرکار انگریزی کو سکھون کیطرف سے جیسا کہ چاہئے اطمینان نہ تہا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ تمام رعایای پنجاب سے ہتہیار لے لئے جائین تاکہ رعایا بے بس ہو کر ہاتہہ نہ ہلا سکے اگرچہ سوائے فساد انگیز قوم سکھ کے اور کسیکی طرف سے سرکار کو اندیشہ دامنگیر نہ تہا مگر سکھون کے طفیل تمام رعیت ہندو مسلمان کے ہتہیار چہین لئے گئے اور ضلع بضلع تعمیل اس حکم کی بہت جلد وقوع مین آئی اور رعایا نے مجبوراً سب ہتہیار سرکار کے حوالہ کر دئے اور اگر کسی احمق نادان نے ہتہیارون کو چہپایا وہ اپنے اعمال کی سزا کو پہنچا۔ سرداران و جاگیرداران و متعلقان سلطنت لاہور کے لئے جاگیرین اور پنشنین حسب مقدور و حیثیت اُن کے مقرر ہوئین

اور جسقدر پرانی فوج کے سپاہی برخاست ہوئے اُنکے لئے تو بخشن کی تجویز
ہوئی اور باقیماندہ نئے ملازمین کو بعوض مغروبی کے نقد روپیہ کمیشت انعام
دیا گیا اس فیض بخشی سرکار سے سب لوگ راضی وخوشنود ہو گئے مہاراجہ
دلیپ سنگھ کی سلطنت کا کل سامان زر نقد وخزانہ وجواہرات وپارچات
پشمینہ وابریشمینہ ومطلا وزیورات وظروف سیمین وطلائی جسکا اندازہ
انسان کی عقل وقیاس سے باہر ہے معرض ضبطی مین آکر نیلام ہونے
لگا اور ایک انگریز خاص اسکام کے انجام کے لئے مقرر ہوا پہلے
جواہرات وزیورات ایک مدت تک نیلام ہوتے رہے جس سے
ہزارون ساہوکار نہال ہو گئے اور لاکھون روپیہ کا مال ہزارون
مین اونکو مل گیا زیورات مرصع ایسے نیلام ہوئے جنکا ثانی
چشم زمانہ نے نہ دیکھا ہوگا لاکھون روپیہ کے کشمیری شامیانہ
وخیمہ وفروش وروشالہ پشمینے کے بہت ارزان نیلام ہوئے
چند ماہ یہہ کارخانہ جاری رہا جواہر بے بہائے کوہ نور جو مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے بکمال تعدی شاد شجاع سے لیا تہا توشیخانہ سے
نکلکر ولایت انگلنڈ کو بھیجا گیا کہ زینت تاج حضرت ملکہ معظمہ قیصرہند
وکشور یا شاہنشاہ ہند وانگلنڈ ہو غرض جو کچھہ تہا سب کچھہ نیلام
ہوکر نقد روپیہ بنا اور داخل خزانہ سرکار انگریز ہا در ہو گیا
اور سلطنت خاندان سکہان سکرچکیہ کی پنجاب سے ختم ہو گئی فو
لاکھون لشکر اور خزانے جمع تو ذکر کیئے لیکن اس آغاز کا انجام آخر کچھہ نہین
خواب کی حالت ہی یہہ دو چارون یا ہے خیال مال ودولت ملک ونام وننگ آخر کچھہ نہین
احاطہ پنجاب کے انتظام کے لئے محکمہ بورڈ پنجاب مین قرار پایا جسکے

تین حاکم یعنی حاکم اول و دوم و سیوم تہے چند سال تک یہہ انتظام برقرار
رہا پہر وہ انتظام ٹوٹ کر ایک حاکم اعلیٰ تمام پنجاب کا فرمانروا قرار پایا جسکو چیف
کمشنر بہادر کہتے تہے یہہ معزز عہدہ سرکار فیضمدار کے حکم سے سرجان
لارنس صاحب بہادر سابق رزیڈنٹ سلطنت لاہور کو ملا اُنہون نے بکمال
محنت و عرقریزی اس عہدہ کے امور کو بانجام پہنچایا ۱۸۵۶ء تک انتظام
انگریزی اس علاقہ مین بخوبی رہا ۱۸۵۷ء ماہ مئی مین جب شورش فوج باغی
ہندوستانی کا بمقام میرٹھہ ہوا تو بعہد لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل بہادر
اس علاقہ مین بہی فوج کے اطوار بدل گئے مگر سرجان لارنس صاحب بہادر
چیف کمشنر نے بکمال بیدار مغزی اسکا انتظام کیا اور ایک بہاری فوج سکہون
و افغانون کی ملازم رکہکر باوقات مختلف مفسدون کی سرکوبی کے لئے
دہلی کو روانہ کی پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجمل حال مفسدہ فوج کا جو پنجاب
کے اکثر اضلاع مین واقع ہوا تہا اس موقع مین تحریر کیا جائے اور آغاز اس
حال کا ضلع لدہیانہ سے شروع ہوتا ہے جسے اصلی پنجاب کے علاقہ کا آغاز ہوتا ہے

لُدہیانہ

مفسدہ دہلی کے وقت اس شہر مین سخت فساد برپا ہوا اگرچہ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر جالندہر کے مفسدہ کی خبر سنکر ہوشیار ہو گئے تہے اور شہر والون سے
ہتہیار لے لئے تہے تو شہر والون نے بہی اُن سے اتفاق کیا پادریون کے
گرجا اور اُنکے رہنے کے مکانات جلا دئے گہر بار اونکا لوٹ لیا اور مفسدون
کو ہر ایک کام مین مدد دی افسران ضلع کے گہر بتلا دئے ایسے عام بلوہ
کو صاحب ڈپٹی کمشنر روک نہ سکا جب مفسد دریا سے اُترے تو تیدی
پلٹن ہندوستانی جو فلور کے مقام پر اُتری ہوئی تہی مفسدون کے ساتہہ

مشامل ہو گئی یہہ خبر پاکر دوپٹی کمشنر لدہیانہ بڑی جرات کے ساتھہ مفسدون کے
مقابلہ کو گیا اور تمام دن اُنکے تعاقب مین رہا شب خون بھی اُنپر مارا مگر صاحب کے
مددگار سب بھاگ گئے راجہ پٹیالہ کی فوج صاحب کے حکم مین رہی صرف ایک
دستہ فوج کپتان روٹھنی صاحب پلٹن نمبر ۴ سکھون کا صاحب کے پاس
رہ گیا اُنمین سے بھی بہت سے سپاہی زخمی ہو گئے آخر دو روز تک مفسد
لدہیانہ مین رہ کر دہلی کو روانہ ہو گئے اُن کے جانے کے بعد صاحب ضلع
شہر کے مفسدون کی تحقیقات مین مصروف ہوا اور بائیس آدمی پھانسی دئے
اور کل شہر پر پچپن ہزار دو سو چورانوین روپیہ جرمانہ کرکے روپیہ وصول کر لیا

ضلع فیروزپور

مفسدہ دہلی کے وقت مفسد فوج نے اسجگہہ بڑا فساد برپا کیا پہلے ۱۴
می ۱۸۵۷ء کو ۴۵ نمبر اور ۵۷ نمبر پلٹن کا بہت سا حصہ مفسد ہو گیا
چھاونی کے مکانات اُنہون نے جلا دئے اور افسرون کے ساتھہ بیوفائی
سے پیش آئے شہر مین تہلکہ مچ گیا بدمعاشون اور حرام خورون کا بازار
گرم ہوا مفسدون نے چاہا کہ قلعہ کا میگہہ زین اپنے قبضہ مین کر لین
یا اوڑا دین یہہ خبر پاکر برگیڈیر صاحب نے فوج گورہ ہمراہ لیکر بہ کمال
دلاوری اُنپر حملہ کیا اور اُنپر غالب آکر میگہہ زین سرکاری بچایا جانچہ
سات ہزار پیپے بارود کے اور بڑے بڑے اور ذخیرہ میگہہ زین کے
اُن کے ہاتھہ سے بچ گئے اس شورش کی حالت مین اکثر بدمعاش
لوگ رعایا مین سے لوٹ و غارت گری مین مصروف تھے علاوہ فوج
مذکورۂ بالا کے پلٹن نمبر ۱۴ و ۱۰ نمبر کا رسالہ ہندوستانی بھی مفسد

ہوکر دہلی کو روانہ ہوا بعد روانگی مفسدون کے صاحب ضلع نے
بہت سے مفسد گرفتار کرکے پھانسی دیدیئے و فوج نو ملازم و جاگیردارون
کی فوج سے انتظام ضلع کا قائم رکھا ؛

ضلع جالندہر

جب ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو دہلی مین سخت مفسدہ برپا ہوا تو صاحبان
انگریز کا اعتماد ہندوستانی فوج سے اوٹھہ گیا اور مسٹر ونگیٹن صاحب
ڈپٹی کمشنر نے کل انگریزون کو جمع کرکر مشورہ کیا اور یہہ بات قرار پائی
کہ فلور کا قلعہ تیسرے نمبر کی ہندوستانی پلٹن سے بچایا جائے اور تار
برقی کا دفتر اُسی جگہہ قایم ہو اور دو توپین اُس قلعہ سے طلب کرکر جالندہر
کے توپخانہ کے شامل کرکر گورہ فوج کے حوالے ہو چنانچہ تعمیل اسبات
کی فی الفور ہوئی اور شہر کی تحصیل کی مضبوطی قلعہ کے طور پر ہوکر شیر
دل پولیس پلٹن اُسپر مامور ہوئی اور تمام خزانہ ضلع کے ماتحت ہوا
تمام انگریزون کے رہنے کے لئے علیحدہ مکان مستحکم مقرر ہوا راجہ کپور
تہلہ کی فوج اور چھہ توپین اور دو سو سوار اور ایکہزار ایک سو پیادہ
جالندہر آپہنچا خزانہ کے چھن جانے سے لشکر ہندوستانی نے کمال
شورش برپا کیا اُسپر نہرور ٹا صاحب ضلع نے یہہ انتظام کیا کہ خاص ضلع کا
خزانہ تو قلعہ پھلور مین بھیجدیا اور باقی کل روپیہ پلٹن والون کے ماتحت کردیا
مگر آیندہ جس جسکو روپیہ دینا ہوتا اُسی مین دلوادیا جاتا اور وہ روپیہ چند روز
مین باختتام پہنچگیا ایسی ایسی باتون کے وقوع سے ہندوستانی فوج اور
بھی برسر پرخاش ہوگئی اور رات کو جابجا آگ لگنی شروع ہوئی ہر روز کوئی

نہ کوئی ہنگامہ و کارروائی جلجاتی صاحبان انگریز حیران تھے کہ یہہ کیا ہوتا ہے
آخر ساتوین جون ۱۸۵۸ء کو گیارہ بجے رات کے وقت آگ روشن ہوئی
جب فسہ پوچھانے کو گیا تو ہندوستانیون نے بندوقین مار کر ہٹا دیا
اور کل فوج ہندوستانی سوائے توپخانہ کے برملا مفسد ہو گئی ایک
بجے رات کے وقت ایک فریق ہندوستانیون کا ہوشیارپور کی طرف
کوچ کر گیا اور دوسرے بڑے گروہ نے دہلی کی سمت کا رستہ لیا تعاقب
کرنیوالی فوج آٹھوین پلٹن گورہ کی اور رجہہ توپین اور رجہہ پولیس کی فوج تھی
مگر جنرل صاحب نے انکو کوچ کا حکم صبح کے سات بجے تک نہ دیا اس بے
تدبیری مین دھوپ کی گرمی سخت ہو گئی آٹھہ بجے کے قریب یہہ فوج روانہ
ہوئی اور فرگمٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے کپورتہلہ کی فوج کا ڈیڑہ سو آدمی
ہمراہ لیکر مفسدون کا تعاقب کیا اور صبح کے گیارہ بجے مقام پھگواڑہ
پہنچا مگر اسوقت مفسد فلور کے مقام پر پہنچ چکے تھے وہان پہنچکر تیسری
پلٹن ہندوستانی مامورہ فلور بھی مفسد ہوکر اُسکے شامل ہو گئی اور گنیون
کو پکڑ کر بڑے آرام سے مفسد تا شام دریا پار ہو گئے اُسطرف سے جناب
صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ بڑے استقلال کے ساتھہ مفسدون کے مقابل
ہوا اور چار گھنٹہ تک صاحب ضلع بذات خود توپ سر کرتا رہا جنرل صاحب
جو جالندہر سے بتعاقب مفسدون کے آیا تھا شام کو فلور پہنچا اور لدہیانہ
کی لڑائی دور سے دیکھتا رہا دریا سے اوتر کر صاحب ضلع لدہیانہ کی کچھہ
امداد نہ کر سکا رات کو مفسدون نے لدہیانہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا دوسرے
روز انہون نے تمام قیدی جیلخانہ کے چھوڑ دئے دسوین جون کو گورہ
فوج و جنرل صاحب دریا سے اوتری اور مفسدون کے تعاقب پر جو

لدہیانہ سے کوچ کر گئے تھے روانہ ہوئی جب متصل موضع دہن کے پہنچی
سنا کہ مفسد مالیر کوٹلہ کے مقام تک پہنچ گئے ہین چونکہ گورہ فوج چلنے
چلنے تہک گئی تہی اسواسطے جنرل صاحب واپس آگیا اور مفسد بے روک
ٹوک دہلی جا پہنچے اس مفسدہ کے بعد گورہ فوج کے دہمکاؤ سے پلٹن نمبر
۳۳ اور ۳۵ ہندوستانی کی بمقام فلور تہیار لے گئے اور دوسرا حصہ
فوج باغی کا جو ہوشیارپور کو گیا تہا راہ مین اُسنے کسی سے کچہہ تعرض نکیا
اور ایسا جتلایا کہ وہ کسی سرکار کے کام پر مامور ہین راہ مین اُنکا کوئی مزاحم نہوا
اور وہ پہاڑون مین گہس کر پہاڑی راستون سے دہلی پہنچ گئے ؛

ضلع ہوشیارپور

بوقت مفسدہ دہلی کے مسٹر ایبٹ صاحب دپٹی کمشنر اس ضلع نے مقام
تحصیل کو مضبوط کیا دو توپین اسمین رکہین تمام انگریزون کی میمین کوہ دہرم
سالہ کو بہیجی گئین آٹہہ سو آدمی نوملازم رکہے راجہ الوالیہ وراجہ رجوڑی
وراجہ منڈی وٹوانہ کی فوج اور ایک حصہ شیردل پولیس پلٹن کا انتظام
پر مامور رہوا ۱۲- جولائی ۱۸۵۷ء کو جیلخانہ کے قیدیون نے بلوہ کیا اُن مین پانچ
کس پہانسی دئے گئے اورون کی قیدین بڑہائی گئین اور سب قیدی بجواڑہ
کے قلعہ مین رکہنے گئے ؛

ضلع کانگڑہ

مفسدہ کے وقت اس ضلع مین بہ سبب اسکے کہ اس مین رہاستین بہت ہین
صاحب ضلع کو ہر ایک ریاست کی خبر رکہنی پڑی اسواسطے صاحب نے نوملازم

فوج رکھکر دریا کے گھاٹون پر مامور کی اور سنا کہ پرتاب چند بمقام بہرہ برگشتہ ہوکر کچھہ فوج نوکر رکھتا ہے اسواسطے لیک صاحب کمشنر جالندہر نے وہان پہنچکر ٹہرہ کے تہانہ دار کو جو پرتاب چند کیطرف سے تہا نکالدیا اور ایک مسلمان تہانہ دار اپنی طرف سے وہان مامور کرکے حکم دیا کہ پرتاب چند کے روزمرہ خبرین وہان سے ہمکو بہیجتا رہے ۔

کلو مین رای ٹہاکر سنگہ نے برخلاف کیان سنگہ اصلی وارث کلو کے فساد برپا کرنا چاہا اُس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر پرتاب سنگہ نام ایک مفسد کو پہانسی ملی اور سولہ آدمی ہم صلاح اُسکے قید ہوئے ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر و لیک صاحب کمشنر نے قلعہ نوربور و کانگڑہ مین بڑی حکمت عملی کے ساتہہ توپخانہ و فوج خیرخواہ بہیجکر ہندوستانی پلٹنون سے دونو قلعہ خالی کرالئے اور ۴ نمبر پلٹن ہندوستانی کے ہتہیار برعب پلٹن بونیر کے لے لئے اور اُس پلٹن نے بیعذر ہتہیار دیدئے اور آخر تک نمکحلال رہے ۔

لاہور

مفسدہ کے وقت ۱۳- مئی ۱۸۵۷ء کو پہلے پہل لاہور کے افسرون کو خبر پہنچی کہ ہندوستانی فوج کا ارادہ ہے کہ لاہور کا قلعہ جسمین بڑا خزانہ اور میگہہ زین بکثرت ہے لیلیا جاے اور بہاونی مین بر لا مفسدہ برپا کیا جائے اسواسطے اسی تاریخ یعنی ۱۳- مئی کو تین کمپنیان ۸۱ نمبر پلٹن گورہ کی قلعہ مین آئین اور ہندوستانی گارد جو قلعہ مین مامور تہی نکالی گئی تمام میمون اور انگریزون کو قلعہ کے اندر رہنے کی اجازت ہوئی اور فوج ہندوستانی کے ہتہیار لینے کے لئے نمبر ۸۱ کی گورہ پلٹن اور توپخانہ و پنجابی پولیس پلٹن میدان مین آئی توپخانہ بہرا گیا اور توپخانہ والون کو حکم ملا کہ اگر ہندوستانی بمقابلہ پیش آوین

تو اُڑا دئے جاوین اُسوقت نمین پلٹنین اور ایک رسالہ ہندوستانی
پریٹ مین ملایا گیا اور اُنکو ہتہیار دیدینے کا حکم سنایا حکم سنتے ہی پہلے
پلٹن والون نے کل ہتہیار ڈہیر کردئے پہر سوارون نے اپنی تلوارین خفگی
مین آکر پہینک دین اور بارگون کو جلدئے ۱۴- تاریخ مئی کو خبر پہنچی کہ
ہندوستانی فوجمین سے ایک پلٹن میانمیر سے بہاگ گئی ہے یہات کے سننے سے سخت
گہبراہٹ پیدا ہوگیا تمام انگریز مشورہ کیواسطے مقام جیلخانہ جمع ہوئے بعد مشورہ اکیاسی نمبر ۸۱
نمبر کے گورہ پلٹن جلد تیار کی گئی توبھی تیاری کا حال سنکر باقیماندہ ہندوستانی فوج
جو بہاگنے کو تیار تہی لین مین گہس گئی اور جو لوگ بہاگ گئے تہے اکثرون کو اُنمین سے اہیجہ
کے زمینداروں نے گرفتار کر لیا اور بذریعہ سٹرطامس صاحب اسسٹنٹ کمشنر قصور کے
دوبارہ لاہور مین پکڑے آئے اور توپ سے اُڑائے گئے چار ہزار نمکحلال پنجابی
سپاہی قلعہ کی حفاظت پر مامور ہوئے قلعہ کے دروازے سب کے سب مسدود
ہوکر ایک دروازہ آمد و رفت کے لئے کہلا رکہا ڈاک کا انتظام اور چٹہیون کے
دیکہنے کا انتظام بہت مضبوطی سے ہوا کل ہندوستانی نوکر سوای پلٹنون کے جہان
جہان جسقدر تہے ۲۹- جون ۱۸۵۷ء کو اُنکی برخاستگی عمل مین آئی اور وہ سب کے
سب دریای ستلج سے اوتارے گئے ۳۰- جولائی کو ۴۶ نمبر کی ہندوستانی
بے ہتہیار پلٹن نے میانمیر مین فساد برپا کیا اور میجر سپنسر صاحب اور ایک اور
انگریز اور دو ہندوستانیون کو مار کر بہاگ گئے اتفاقاً اس روز سخت اندہیری
چل رہی تہی اور جو فوج اُنکے تعاقب کو گئی اُنسے وہ بچ گئی مگر کپتان صاحب کمشنر امرتسر نے
اُنکو دریای راوی کے کنارے پر قتل کیا چونکہ اُسوقت لاہور کے جیلخانہ مین دو ہزار
تین سو اوناسی آدمی قید تہے اُنمین سے بہت سے قیدی بعوض جرمانہ کے رہا کئے
گئے لاہور و امرتسر وغیرہ بڑی بڑی شہر والون سے سرکار نے روپیہ سودی قرض

لیا جو بعد فرو ہونے اس فسورش کے مع سود ادا کر دیا گیا ۔

ضلع امرتسر

اس ضلع مین بوقت مفسدہ فوج کے قلعہ گوبند گڑھ مین ستر سپاہی ۵۹ نمبر ہندوستانی پلٹن کے تھے وہ نکلوائے گئے اور گورہ پلٹن نمبر ۱۴ کے سپاہی مامور ہوئے اور ہندوستانیون کے ہتھیار کے لئے گئے ۳۱- جولائی ۱۸۵۷ء کو ایک گروہ بے ہتھیار سپاہیون ہندوستانی کا جو لاہور سے بھاگے تھے راوی کے کنارے برمقام بال کھاٹ آپہنچا اور زمینداروں سے بایاب رہنے دریافت کیا زمینداروں نے وہان توانکو باتونمین لگایا اور ایک آدمی تحصیلدار اجنالہ کے پاس بھیجکر اطلاع کی تحصیلدار مع جمعیت سپاہیان موجودہ تحصیل وتھانہ کے وہان آپہنچا اور لڑائی شروع کی اور ایک سوار بھیجکر صاحب جنڈیالی کمشنر بہادر امرتسر کو اطلاع پہنچائی فی الفور کپتان صاحب کمشنر مع اسی سوار وسردار جودہ سنگھ کسٹرا اسسٹنٹ کے وہان آیا صاحب کے آنے سے اول اکیسو پچاس آدمی مفسد زمینداروں اور تحصیلدار نے ملکر قتل کر دئے تھے اور باقیماندہ ایک خربرہ کے اندر جسکے چار طرف دریا کا پانی تھا گھر گئے دوسرے روز وہ بھی توپ کے گولون سے قتل ہوئے اور ۴۵ کس انجمن سے بسبب نہ ملنے خوراک کے خود بخود مر گئے دو سو سینتیس آدمی گرفتار ہوکر توپون سے اڑائے گئے اور چالیس کس انجمن سے بگڑکر لاہور بھیجے گئے جنکو حکام لاہور نے توپ سے اڑا دیا ۔

ضلع گورداسپور

مفسدہ کے وقت کچھہ حصہ ۵۹ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کا اس ضلع مین تھا انکو صاحب جنڈیالی کمشنر نے امرتسر کو بھیجدیا اور سات لاکھہ روپیہ خزانہ کا بھی بھاطت سپاہیان پنجابی پولیس کے امرتسر کو روانہ کیا اور جسقدر پہرے وگارد ہندوستانی

سپاہیون کی بمقام ہوشیارپور کارخانہ شاہ نہر نہین وہ سب اوٹھائی گئین ہندوستانی
۴۶ نمبر کی پلٹن اور ۷ نمبر کا رسالہ جنہون نے سیالکوٹ مین مفسدہ کیا تھا یا راہی
جانے دہلی کے اس ضلع کی حدود مین داخل ہوئے انکا رستہ روکنے کے لئے چھ
توپین بابتی کپتان برچیر صاحب اور چھ سو آدمی ۵۴ نمبر کی گورہ پلٹن کے اور
بچھ نو سوار فوج و نو ملازم مسکہی رسالہ مامور ہوئے مسٹر رابرٹ صاحب کمشنر لاہور اور
ہرکین صاحب اسسٹنٹ کمشنر بھی اُسوقت ساتھ تھے اور ایسے وقت مین کہ مفسد بمقام
ترمون کہاٹ علاقہ تحصیل خانگڑھ دریاے راوی سے پایاب اُتر رہے تھے انگریزی
فوج اُنکے روبرو جاکر ٹھہری ہوگئی پہلے نو نمبر کے رسالے نے سرکاری توپخانہ پر حملہ
کیا اور اسقدر قریب آپہنچے کہ چند گولہ اندازون کو بھی قتل کرڈالا بعد ازان ۴۶
نمبر کی مفسد پلٹن بھی آگے بڑھی اور بہادرانہ حملہ کرکر چاہا کہ توپین لے لین بلکہ
قریب تھا کہ لے لیتے اتنے مین گورہ فوج اپنی سنگینین لیکر اوچھل پڑے اور
مفسدون کو پس باکر دیا بہت سے مفسد اُسوقت بھاگ گئے اور باقیماندہ مفسدون
نے دریا کے ایک جزیرہ کے اندر جاکر پناہ لی جہان کہ اُنہون نے سیالکوٹ
کی لوٹ کا مال جمع کرکر مورچے بنا رکھے تھے ۱۶- جولائی ۱۸۵۷ء کو سرکاری فوج نے
اُنپر حملہ کیا مفسدون مین سے بہت سے آدمی تو دریا مین ڈوب گئے اور بہت سے
بھاگتے ہوئے ماری گئے اور جسقدر پکڑے گئے توپ سے اوڑاے گئے اوس
نواح کے زمینداروں نے بھی بہت سے مفسد پکڑکر پیش کئے اور بہت سے
جمون کے علاقہ سے پکڑے گئے اور سبکو سزاے موت ملی ۔

ضلع سیالکوٹ

گورہ و ہندوستانی فوج بوقت مفسدہ اس مقام پر بہ تفصیل ذیل تھی راک صاحب

کے ماتحت سوار توپخانہ کپتان بورچر صاحب کا گورہ لوگ کا توپخانہ ۲۰ نمبر
کی گورہ پلٹن ۹ نمبر کا ہندوستانی رسالہ ۳۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن
۴۶ نمبر کی ہندوستانی پلٹن ایک مجموعہ توپون کا ۴۷ نمبر کی گورہ پلٹن
۶۰ نمبر کی ہندوستانی پلٹن جب کہ کشتی فوج کا مجموعہ بنایا گیا تو کل فوج سوای ہندوستانی
پلٹن نمبر ۴۶ اور دہنے اور بائین بازو ۹ نمبر کے رسالہ کے اور تمام فوج اُسکے شامل
ہوگئی اسوقت برگڈیر برنڈ صاحب نے جو اس تمام فوج کے افسر تھے روانگی سے انکار
کیا کہ ہم ایسے نازک وقت مین ہندوستانی فوج کے ساتھہ کوچ نہین کرتے بلکہ یہہ آرزو
کی کہ اس تمام فوج ہندوستانی کے ہتھیار اُتار لینے مناسب ہین مگر اُنکی التماس پر خیال
نہوا اور فوج کشتی کوچ کر گئی اُسوقت مونکٹن صاحب ڈپٹی کمشنر و میکمان اسسٹنٹ کمشنر
وجون صاحب و سید قائم علیصاحب اسسٹنٹان ضلع کے افسر تھے ۹- جولائی
۱۸۵۷ء کو ہندوستانی فوج کا مفسدہ سیالکوٹ مین ہوا ضلع کی حکومت بالکل معطل
ہوگئی سوارون نے حملہ برگڈیر صاحب پر کیا اور وہ زخمی ہوکر دوسرے روز
مرگیا ایک اکثر افسر جو اپنے بچون کو لیکر بگی پر سوار چلا جاتا تھا گولیون سے مارا گیا
اور ایک بچہ اُسکے بچون مین سے توپ کا گولہ لگ کر مرگیا کپتان لیب صاحب برگڈیر
میجر قلعہ کے سامنے گولے سے قتل ہوا پادری نبٹر صاحب اور اُسکی میم اور معصوم
بچے ایک ہندوستانی سپاہی ملازم جیلخانہ کے ہاتھہ سے قتل ہوئے باقی انگریزون
نے چھاؤنی ضلع سے بھاگ کر ایک قلعہ مین جو راجہ تیجا سنگھہ سے علاقہ رکھتا تھا
جاکر پناہ لی مفسدون نے جیلخانہ کھولکر سب قیدی چھوڑ دئے اور کل خزانہ کلکٹری
و آمدنی اشٹام لوٹ لیا دفتر ضلع کا اور کچہریون کے مکانات جلا دئے میکمہ زین کو آگ
لگا کر اُڑا دیا صبح سے دوپہر تک مفسدون نے خوب غارت کی بعد دوپہر کے کل مفسد
گورداسپورہ کیطرف روانہ ہوئے جب تمام ہوئی تو ڈاکٹر ٹیلر صاحب مع عیال و

اطفال وکپتان سانڈرصاحب قلعہ مین داخل ہوئے اور وہ تمام روز ایک وفادار سکھہ کے گھر مین چھپے رہے تھے مونگمٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اسوقت بیمار تھا تمام روز اُنکو ایک گانووالون نے اپنی جھونپڑیون مین چھپا رکھا تھا اُس روز بعض دیہاتون زمینداروں نے بھی چھاونی اور سرکاری مکانات مین آکر دست اندازی کی تھی پولیس کی فوج پیادہ اور سوارون نے اُسوقت مفسدونکا کچھہ مقابلہ کیا تھا مگر پیش نہ چلی جب مفسدہ شروع ہوا تو لفٹنٹ منٹگمری صاحب رسالہ کا افسر گھوڑے پر سوار ہوکر لاہور آیا اور اُسکی اطلاع پر لاہور سے ایک فوج بمقابلہ مفسدان گورداسپورہ کو مامور ہوئی اس انتظام کے بعد کپتان کرب صاحب ڈپٹی کمشنر اور لارنس صاحب فسر پولیس سیالکوٹ کے مقرر ہوئے اُنہون نے سیالکوٹ مین جاکر پہلے دو بڑے ہندوستانی پولیس کے افسرون کو جنہون نے بیوفائی کی تھی پھانسی دیا جیلی نہ کے اور سیرون نے بھی موت کی سزا پائی بڑے بڑے مفسد گرفتار ہوکر پھانسی سے سات ہزار روپیہ جرمانہ اُن زمینداروں پر قرار پایا جنہون نے مفسدہ کیوقت سرکاری مال لوٹا تھا غارت کا مال تمام و کمال اُنسے واپس لیا گیا و ۱۳ اکس مفسدجمون کی سرحد سے پکڑے آئے وہ توپ سے اُڑا دیے گئے تیرہ ہزار روپیہ کا کاغذ اشٹام منجملہ اشٹام غارت شدہ کے برآمد ہوکر داخل خزانہ سرکار ہوا و

ضلع گوجرانوالہ

مفسدہ کے وقت اس ضلع کا انتظام اچھا رہا چونکہ گوجرانوالہ مین افواہ تھی کہ فوج مفسد لاہور و سیالکوٹ اس ضلع پر حملہ کریگی اسلئے صاحب ضلع کرب صاحب نے ایک خانقاہ کی پختہ چاردیواری کو قلعہ گردانکر مضبوط کیا اور ذخیرہ ہر ایک طرحکا اُسمین رکھا اور دو لاکھہ روپیہ نقد جو وہان رکھا تھا لاہور کو روانہ کردیا گیا

جھلم

نمدر کے وقت ضلع جہلم مین ایک ہندوستانی توپخانہ اور دو پلٹنین نمبر ۱۴ و ۳۹
تہی چونکہ گورہ فوج یہان بالکل نہ تہی اسواسطے حکام کو ہندوستانیونکی طرف سے
سخت اندیشہ تہا اور چاہا کہ کسیطرح اس فوج کو جہلم سے نکالا جائے یہہ تجویزین ہوکر
پہلے ۳۹ نمبر کی پلٹن کو حکم ہوا کہ بغیر میکہہ زین کے ڈیرہ اسماعیلخان کو چلی جاے
چنانچہ فوراً تعمیل حکم ہوئی پہر توپخانہ لاہور کو روانہ کردیا گیا لاہور جاکر اُن سے
توپین چہین لی گئین باقی جہلم مین ۱۴ نمبر ہندوستانی پلٹن رہ گئی چیف کمشنر
صاحب کا ارادہ ہوا کہ انکو بے ہتہیار کیا جاوے مگر جسقدر افسر اوس پلٹن کے انگریز
تہے وہ اسبات پر راضی نہ تہے اور کہتے تہے کہ یہہ پلٹن نمکحلال ہے آخر وہ پلٹن اسطرح
پر کمزور کی گئی کہ دو کمپنیان اُسکی راولپنڈی کو بہیجدین اور کمپنیان یہی جابجا ملوا
کردین کل پلٹن مین سے صرف پانسو آدمی باقی رہ گئے اُنکی نسبت ہتہیار لینے کا
ارادہ ہوا اور گورہ فوج مع توپخانہ راولپنڈی سے منگوائی گئی اور ۱۴ نمبر کی یہی
پلٹن یہی اُنکے ہتہیار لینے کے لئے پریٹ مین آئے اُسوقت ہندوستانی سپاہیون نے
اپنے افسرون کے روبرو جاکر بہت سے عذرات اپنی بریت کے ظاہر کئے اور اپنے
آپ کو نمک حلال ظاہر کیا مگر مسموع نہوا ناچار اُنہون نے لڑنے پر کمر باندہ لی اور افسرون
کیطرف گولیان چلائین کمپنیان توڑکر لین مین گہس گئے سرکاری فوج نے اُنکا
تعاقب کیا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی بہت سے انگریز ماری گئے کرنیل انسصاحب
کمان افسر پلٹن گورہ نمبر ۲۴ کمال زخمی ہوا کپتان سرنگ صاحب مارا گیا
ہندوستانی جب لین مین کمال تنگ ہوئے تو وہان سے نکلکر ایک گانو مین
جو قریب تہا گہس گئے اور لڑائی ہوتی رہی آخر گورہ فوج بسبب گرمی دہوپ کے
بہت گہبرا گئی اور ٹین توپین تین سرے تہیلے کی بیکار ہوگئین ایک توپ
ہندوستانی چہین لے گئے چار بجے کے وقت گانو پر حملہ ہوا یہہ حملہ بیکار گیا

ہندوستانی فوج نے بڑی بہادری سے اس حملہ کو روکا اور اُس توپ کے گراپ سے بہت سے سپاہی سرکاری قتل کرڈالے ناچار بگل واپسی کا بجایا گیا تین توپون مین سے دو توپین واپس آئی اور ایک توپ مفسدے لئے رات بھر دونو فوجین جاگتے رہے اور لڑائی بند رہی دوسرے روز صبح کو خبر پہنچی کہ ہندوستانی گانو سے بھاگ گئے ہین اسواسطے کہ اُن کے پاس میگہہ زین نہین تہا بہت سے آدمی تو اُنمین سے کشمیر کو چلے گئے اور سرحد سے پکڑے آئے اور بہت سے مفسدون کو پولیس والون نے گرفتار کیا بہت سے دریا مین ڈوب مرے جو گرفتار ہوکر آئے وہ توپ سے اُڑادے گئے اور ایک سو چالیس لڑائی مین کام آئے الغرض کُل بانسو آدمیون مین سے کُل چالیس آدمی گرفتار ہوے موت سے بچے اُنکی خبر نہ ملی کہ کہان گئے ؎

ضلع راولپنڈی

مفسدہ کے وقت بعض زمینداران مفسد نے چاہا کہ کوہ مری پر حملہ کرکر انگریزون کو لوٹ لین مگر انگریزون کو خبر ہوگئی اور اُنکا انتظام قرار واقعی کیا راولپنڈی مین اُسوقت دو رجمنٹ بیقاعدہ سوارون اور ۵۸ نمبر کی ہندوستانی پلٹن اور کچھہ حصہ ۱۴ نمبر ہندوستانی پلٹن کا اور ایک گورکھہ پلٹن اور ایک ہندوستانی اسپی توپخانہ تہا ۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو سوای گورکھہ پلٹن کے تمام ہندوستانی فوج کے ہتہیار لیے گئے ؎

ضلع شاہ پور

مفسدہ کیوقت مسٹر رسلی ہما جسٹ پٹی کمشنر کی سرگرمی سے اس ضلع مین امن رہا کوئی سرکشی نہوئی صرف ایک ہندوستانی کلرک پرمٹ کا بعلت مفسدہ پروازی پھانسی ملا ؎

ضلع گجرات

اس ضلع مین مفسدہ کیوقت ۵۳- نمبر کی ہندوستانی پلٹن کا کچھہ حصّہ تہا اُنکو فوج گشتی کے شامل کردیا اور مقام فلور جاکر صاحب کمان افسر نے اُنسے ہتہیار لے لئے جب جہلم کا مفسدہ برپا ہوا تو ایک گروہ جہلم کے مفرور ہندوستانیونکا اس ضلع مین آیا اور رالیٹ صاحب ڈپٹی کمشنر نے دریاے جہلم کے ایک جزیرہ مین اُنکو گہیر کر مار دیا ۔

اضلاع لیہ و خان گڑہ و ڈیرہ غازیخان و اسماعیل خان مین بوقت مفسدہ دہلی کوئی ایسا شورش و ہنگامہ لایق تحریر نہین ہوا ۔

ضلع ملتان

اس ضلع مین بوقت مفسدہ بموجب حکم صاحب چیف کمشنر بہاور کے بامداد میجر جیمیسن افسر رسالہ سواران بیقاعدہ اور دیسی فوج کی مدد سے پلٹن نمبر ۶۹ و ۷۲ ہندوستانی کے ہتہیار لئے گئے ایک بڑا افسر ہندوستانی توپخانہ ۶۹ پلٹن کا بعلت مفسدہ پردازی پہانسی دیا گیا ہندوستانی توپخانہ کے سپاہیون نے بلا طلب ہتہیار دیدئے ۱۱- اگست ۱۸۵۷ء کو اسپی توپخانہ کے سپاہی بے ہتہیار ہوئے ۔

ضلع جہنگ

مین مفسدہ کے وقت کوئی ہنگامہ لایق تحریر نہین ہوا البتہ بوقت شورش زمیندارون کہرل سکنای ضلع گوگیرہ کے اس ضلع کے زمیندار بہی دورخہ ہوئے تہے مگر کسیکو جرأت فساد انگیزی کی نہوئی ۔

ضلع گوگیرہ

سفدہ کے وقت اس ضلع مین لفٹنٹ لین صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر تھا صاحب
کو خبر پہنچی کہ دار وغہ جیلخانہ کا فیدیون کے ساتھہ ملکر درپے تخریب کیے ہے چنانچہ اوسکو
فی الفور برخاست کردیا اور احمد خان کہرل کو جسکی نسبت فسدہ پرداری کا شبہہ تھا
ضلع مین بلاکر نظر بند کیا گیا ۴ اگست کو جیلخانہ مین فیدیون نے فساد برپا کیا کئی کہی
پلٹن کے سپاہی فیدیون کے مقابل ہوئے اکیاون فیدی ماری گئے احمد کہرل حوالات سے
بھاگ گیا اور دوبارہ طلب ہوکر ضمانت پر رہا ہوا ۱۶ ستمبر کو خبر پہنچی کہ زمینداران کہرل وغیرہ
برملا مفسد ہوگئے اور سرگروہ اُنکا احمد خان کہرل ہے اسواسطے برکلیصاحب اسسٹنٹ کمشنر احمد خان
کی گرفتاری کو روانہ ہوا اور دریا کے کنارے پہنچکر اوسکو دریا کے اُسطرف بایا صاحبکو اُسنے
دیکھکر بآواز بلند کہا کہ مین نے انگریزی اطاعت چھوڑکر شاہ دہلی کی حکومت مان لی ہے اُسوقت
ایک مولوی مسلمان مفسد گرفتار ہوا اور زمینداروں کے مویشی پکڑلیے گئے اور جہامرہ نام ایک
گانو جلادیا گیا تیسرے روز زمینداروں نے بڑا مجمع کرکے کچہری ضلع پر حملہ کیا عین وقت پر کرنیل ہاٹن
صاحب اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر لاہور سے تین توپین اور ۱۴ نمبر کی گورہ پلٹن اور کچھہ سپاہی سکھان
خان کرنیل کی پلٹن کے لیکر آپہنچا جب توپون کے گراپ پے درپے مفسدون پر پڑی تو وہ بھاگ
گئے اور فوج اُنکے تعاقب کو گئی فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین احمد خان کہرل اور
لفٹنٹ نربیل اپجے جسٹر مارا گیا تیسرے روز دوسرا مقابلہ مفسدون کے ساتھہ ہوا اسمین مسٹر
برکلیصاحب اسسٹنٹ کمشنر قتل ہوا مفسدان کہرل نے تحصیل ٹرپہ پر حملہ کرکے بہت نقصان
پہنچایا جب کہرلونکی سرکوبی کمال تک پہنچی تو کپتان کمندرو صاحب ایک بھاری فوج کے ساتھہ
خان پہنچا اور کرنیل ہاٹن صاحب کی ہمراہی مین جیجہ وطنی کو جاکر جمعیت لین صاحب کو کہ مفسدون کے
گھیرے مین گھری ہوئے تھے چھوڑایا غرض مدت تک یہہ شورش و فساد برپا رہا آخر مفسدون کو
شکست پر شکست ہوئی اور مفسدین سے بعض تو ماری گئے اور بعض پکڑے گئے اور بعض نے
اطاعت قبول کی اس فسدہ مین چار قومین سرکش ہوگئی تھین ایک قوم کا ٹہیا دوم کہرل تیسرے

مہیا ہوچکے تھے وتواوران چارسدن فوجونکا مجمع قریب تین ہزار آدمی کے تہا مگر ہتیار بہت کم تہے اور لڑائی لڑنے کے سانہہ نہ تھے ہو

ضلع پشاور

اس ضلع مین فسادہ کے وقت ہندوستانی فوج بہت اور گورہ کم تہے اور بسبب اسکے کہ دوسرحدی ضلع تہا اور اقوام فساد انگیز اسکے پاس بستی تہین سرکار کو اسطرف سے بہت اندیشہ تہا مگر فسران ضلع بکمال جانفشانی وعقلمندی انتظام مین مصروف رہے ہر گذیر جان نکلسن صاحب اسوقت پشاور کا ڈپٹی کمشنر تہا اور کل فوج دو ہزار آٹھہ سو گورہ اور آٹھہ ہزار ہندوستانی مسلح اٹہارہ توپین اور ایک بڑی توپ تہی اسوقت یہہ قرار پایا کہ ایک گشتی معتبر فوج قرار پاکر حکم ملا کہ یہہ فوج تمام علاقہ مین گشت کرکر لوگون کو مفسدہ سے روکے اور ۵۵ نمبر کی پلٹن کو حکم ملا کہ وہ نوشہرہ سے کوچ کرکر مردان کے قلعہ مین چلی جائے اور ۶۴ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کے تین حصہ قرار پاکر علیحدہ علیحدہ مقامات پر مامور کردیے گئے اور اسکا اجتماع توڑا گیا اور قلعہ اٹک سے ہندوستانی فوج اخراج ہوکر مفصلہ فوج پنجابی مامور ہوئی جو بیس لاکہہ روپیہ نقد جو جہاونی مین رکہا تہا مقام ہیکلہ زین گورہ کارد کے حوالہ ہوا اور کینڈی کی پلٹن کو حکم ملا کہ مقام مردان سے کوچ کرکے دلی کو چلی جائے چند روز کے بعد ایک حصہ ۵۵ نمبر کی فوج کا جو اٹک کے گہاٹ پر مامور تہا سرکش ہوکر نوشہرہ کو کوچ کرگیا راستہ مین ایک حصہ اور نمبر ۲۴ کی ہندوستانی پلٹن کا جو پشاور کو کسرٹ کا گودام لے جاتا تہا اُن کے شامل ہوا یہہ مفسد جہاونی کے دروازہ پر ۱۰ نمبر کے بیقاعدہ سوارون کے سانہہ مقابل ہوئے اور بے ہتیار ہوکر محبوس کیے گئے یہہ خبرین جب ۵۵ نمبر کی کمپنیون کو بمقام نوشہرہ پہنچین وہ بہی سرکش ہوگئے اور ہیکلہ زین سرکاری اپنے قبضہ مین کرلیا اور جاکہ دریاے کابل سے پار ہوکر ۵۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن سے ملجائین یہان جب انجیر نے پل دریا کا توڑ دیا مفسد بذریعہ کشتیون کے اتر گئے یہہ حال دیکہکر افسران

پشاور کا مصمم ارادہ ہوگیا کہ فوج ہندوستانی کو بے ہتھیار کیا جائے مگر افسران
انگریزی جو اُس فوج مین تھے اسبات سے ناراض تھے دوسرے روز ۵ نمبر کا رسالہ
اور ۴۴ و ۴۷ و ۵۱ نمبر کی پلٹنین ہتھیار لینے کی غرض سے میدان مین بلائی گئین
اور گورہ پلٹن اور فوج نو ملازم و پنجابی اُنکی دباغت کے لئے میدان مین آئی فوج
ہندوستانی نے بلا عذر ہتھیار رکھہ دئے اور اُنکے ساتھہ اُن کے انگریز افسرون نے
بھی کرنج وغیرہ رکھکر نوکری چھوڑدی صرف ۴۱ نمبر کی ہندوستانی پلٹن اس مواخذہ سے
بری رہی اور سات واٹھارہ نمبر کے بیقاعدہ سوار بھی بے ہتھیار ہوئے بعدازان نوشہرہ
سے خبر پہنچی کہ ۵۵ نمبر کی پلٹن کے سپاہی اور ۱۰ نمبر کے بیقاعدہ سوار مستعد بغاوت
ہین اسواسطے میجر والصاحب مع نین سو گورہ و دو سو پچاس بیقاعدہ سواران نو ملازم و فوج
پولیس اور آٹھہ ضرب توپ کے کرنیل نکلسن صاحب مع دو سو پنجابی پیادگان مردان
کو امور ہوئے جب یہہ لوگ وہان پہنچی تو ۵۵ نمبر کی ہندوستانی پیادگان سوای اکیسو
بیس آدمی کے قلعہ سے نکلکر بھاگ گئے انگریزون نے اُنکا تعاقب کیا اور بہزار مشکل
نکلسن صاحب مع سواران مفسدون تک پہنچا پیادہ فوج رستہ مین رہ گئی آپسمین سخت
لڑائی ہوئی جسمین ایک سو پچاس مفسد قتل ہوا اور ایک سو چالیس قید کیا گیا زخمی بھی بہت
سے ہوئے اور پانسو مفسد کوہ سوات کے علاقہ مین داخل ہوگئے اس فتح کے حاصل ہونے
سے سرکاری حسب اس علاقہ کی رعایا و فوج پر جم گیا اور سرکار نے تمام فوج ہندوستانی
سے ہتھیار لیکر بے نوکر کردیا اور کمال ہوشیاری و عقلمندی سے انتظام قایم رکھا گیا ؛

ضلع ہزارہ

اس ضلع مین بسبب اسکے کہ سکھی اور گورکھے فوج یہان مامور تھی کوئی مفسدہ فوج کا برپا نہوا
حکام ضلع نے کمال ہوشیاری کے ساتھہ انتظام بحال رکھا فوج مفسد مفرور پشاور جو
اس ضلع مین آئے وہ قتل کیے گئے ؛

ضلع کوہاٹ

اس ضلعمین بہی کوئی مفسدہ برپا نہین ہوا صاحبڈیلی کمشنر کے ماتحت پنجابی فوج تہی جسنے اُسنے انتظام قائم رکہا اور فساد انگیز قومون کو جو کوہاٹ کی سرحد پر ہین انعام واکرام دیکر خوشنود کر لیا جسسے انتظام بگڑنے نپایا ۵۸ نمبر کی پلٹن ہندوستانی جو پشاور سے کوہاٹ مین آئی یہان انکو بے ہتہیار کیا گیا مدت تک وہ بے ہتہیار فوج کوہاٹ مین رہی اور خرچ سرکار سے پاتی رہی جب مفدان سرکش کی ہر ایک ضلع مین سرکوبی ہو چکی اور انتظام ملک کا کمال عمدگی سے ہو گیا تو صاحب کمشنر کی از سر نو ہو گیا اور فوج سرکش دہلی کو شکست دیکر دہلی بہی فتح ہو گئی تو نواب گورنر جنرل بہادر نے اُنکو عہدہ لفٹنٹ گورنر بہادر اول پنجاب کا عنایت کیا اور گزٹ سرکاری مین از حد تعریف و توصیف اُسکی چہاپی گئی اور بعد وفات لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل کے بعوض اُسی کارگزاری کے عہدہ جلیلہ گورنر جنرل بہادر کا سر جان لارنس صاحب بہادر کو سرکار سے عطا ہوا اور یہہ کام صاحب ممدوح بکمال توجہ پانچ چہہ برس تک کرتا رہا جسسے تمام ہند کی رعایا خشنود و ممنون رہی سر جان لارنس صاحب بہادر اختتام میعاد عہدہ لفٹنٹ گورنری پر ۱۸۵۹ء مین انگلستان کو تشریف لے گیا اور اسکی جگہہ سر رابرٹ منٹگمری صاحب سابق جوڈیشل کمشنر پنجاب لفٹنٹ گورنر دوم پنجاب مقرر ہوا اور پانچ سال تک حکومت کی اُسکے بعد سر ٹانلڈ میکلوڈ صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب لفٹنٹ گورنر سیوم پنجاب قرار پایا اُسکے بعد سر ہنری ڈیورانڈ صاحب بہادر چند ماہ تک فرمان فرما مسند لفٹنٹ گورنری کے رہا پھر جناب معلے القاب سر ہنری ڈیونیز صاحب بہادر جو اب موجود ہین لفٹنٹ گورنر مقرر ہوا صاحب موصوف نے ایسا اچہا انتظام ممالک پنجاب کا کیا ہے کہ تمام مملکت و ملک مین بالکل امن و امان و رعایا خوش اور ہر ایک آسودہ حال ہے خداوند تعالی

ایسے حاکم انصاف دوست کو سلامت باکرامت رکھے علاوہ براین جبدن سے
عملداری سرکار ابد پائدار انگریزی بہادر کی پنجاب مین ہوئی آجتک صاحبان
مندرجہ ذیل عہدہ جلیلہ گورنری کشور ہند پر سرفراز و ممتاز رہے سکھون کے
معرکون و لڑائیون کے وقت تو جناب ارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند
تھے پھر جب ۱۸۴۹ء مین سکھون نے دوبارہ جمع ہوکر گجرات وغیرہ مقامات
مین جنگ کیا تو اسوقت لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل کشور ہندوستان
مین فرمان فرما تھے اسکے بعد لارڈ کیننگ صاحب بہادر جب گورنر جنرل ہوئے
تو مفسدہ فوج نمکحرام کا شروع ہوا اور انہون نے بکمال توجہ و جانفشانی ہند کی ولایت
مین دوبارہ انتظام قائم کیا انکے بعد لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل قرار پائے
پھر سر جان لارنس صاحب بہادر پھر لارڈ میو صاحب بہادر نے مسند گورنری پر
اجلاس فرمایا یہہ منتظم حاکم لئیق فرمانروا جزیرہ کالاپانی مین ایک قیدی شیر علی
نام کے ہاتھ سے قتل ہوا اُن کے بعد لارڈ نارتھ بُرک صاحب نے یہہ عہدہ جلیلہ
پایا اور قبل گذرنے میعاد حکومت کے استعفا گزرانکر اپنے عہدہ سے برکنار ہوگیا
اب لارڈ لیٹن صاحب بہادر کرسی گورنری پر اجلاس کر رہے ہین انکے وقت یکم
جنوری ۱۸۷۷ء کو ملکہ معظمہ فرمانفرمائے ہندوستان نے قیصر ہند کا خطاب لیا
اور بمقام دہلی تمام ہند کے راجون مہاراجون و رئیسون و جاگیردارون و فرزن
کا مجمع ہوکر مشتہار اس خطاب کا سنایا گیا ہر ایک ملک کے رئیس و جاگیردار و
عہدہ دار کو شاہانہ خطاب و تمغے عطا ہوئے اور دربار اس عزت و شان کے ساتھ
ہوا کہ ابتدائے عملداری سرکار انگریزی سے کبھی نہین ہوا تھا بلکہ بادشاہان سلف کے
وقت بھی ایسے دربار کا ہونا کسی تاریخ مین نہین لکھا خداوند تعالی ایسی سرکار
ابد پائدار کو قیامت تک ہند اور ہندوستانیون کے سر پر قائم و دائم رکھے اب بقیہ

احتتام میعاد عہدہ لفٹنٹ گورنری سر ہنری ڈیویز صاحب بہادر سر رابرٹ الجرنن صاحب بہادر فنانشل کمشنر عہدہ لفٹنٹ گورنری پنجاب پر ممتاز ہوئے ہین یہہ صاحب ملک پنجاب مین ایک مدت سے خصوصًا شہر لاہور مین حکمران رہے ہین اور ملک اور رعایا سے خوب واقف ہین یہہ صاحب نہایت سرگرمی و جانفشانی سے انتظام ملک کا کرینگے اور رعایا کو خوش و آسودہ حال و ملک کو فارغ البال رکھینگے و

ساتوان حصہ ریاست جمون کے ذکر مین

یہہ ریاست قدیم اور پورانا خاندان راجپوت راجون کا معزز و مکرم چلا آیا ہے اور شہر جمون بہی قدیم سے اس سلطنت کا دارالحکومت مشہور ہے پہلا خاندان جو صدہا سال سے ودان ڈہا اس پہاڑ کا چلا آتا تہا اگرچہ راجہ برج راج دیو سے مفقود ہو چکا تہا اور تمام علاقہ پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دخل مالکانہ کر لیا تہا مگر مہاراجہ گلاب سنگہ سرکباشی نے اپنی لیاقت و جوانمردی و ہوشیاری سے پہر اجدادی ریاست و حکومت کو تازہ کیا اور مدت العمر اسپر قابض و متصرف رہا اب انکا فرزند سعادت پیوند مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب تخت و تاج و والی مملکت ہے خدا سلامت رکہے والی حال اپنا شجرہ مہاراجہ رامچندر راوتار کے ساتہہ ملاتا ہے جسکی تشریح رامچندر اوتار سے والی حال تک نام بنام درج کتاب گلاب نامہ ہے غرض اس راجکی قدامت مین کسیکو کلام نہین اور تمام زمانہ متفق ہے کہ جمون کے راجون کا راج قدیم سے چلا آیا ہے اور چند سال کے زوال کے بعد جو اس سلطنت نے مہاراجہ گلاب سنگہ کیطرف اعادہ کیا تو حق بحقدار عائد ہوا جس زمانہ مین کہ امیر تیمور صاحبقران نے بسال ۸۰۱ھ ہجری ہندوستان پر حملہ کیا تو اس پہاڑ کا ودان ڈہا راجہ مالدیو تہا امیر تیمور نے بعد قتل و غارت ہندوستان کے جب وطن کیطرف مراجعت کی تو اس پہاڑ کیطرف بہی اُسکا گذر ہوا راجہ مالدیو باطاعت پیش آیا اور راجپوتون کے بڑے مجمع کے ساتہہ رات کو بادشاہی لشکر پر جا پڑا چونکہ

سلمانی فوج اس حملہ سے غافل تہی اور موقع رات کا تہا بہت سے قتل مین آئی
فوج بہوری اُسکے ٹر بکرم دیو بابلیانہ کے کچھہ دور فاصلہ پر اوترے اور چاہا کہ اُسکو
لوٹ لین چونکہ گانو کے گرد بیلہ اور حصون کا تہا کانو والے مستعد لڑنے پر ہو گئے
کمزاب نہ لاسکے اور بہاگ گئے پہاڑوالون نے جب یہہ حال دیکہا عیال واطفال
کو پہاڑ پر چڑہا دیا اور لڑنے مرنے پر تیار ہوگئے امیر نے ان لوگون کی لڑائی مین کچھہ
فائدہ نہ دیکہا اور فوج کو واپسی کا حکم دیا۔ یہہ واقع مالدیو راجہ کے وقت مین وقوع
مین آیا راجہ مالدیو نے چالیس سال حکومت کی اور مرگیا اُسکے پیچھے راجہ ہمیر دیو
اُسکا فرزند جانشین ہوا اور چھبیس سال فرمان فرمائی کی اس راجہ نے ممالک شاہ
بادشاہ دہلی کی اطاعت کی اور دربار دہلی مین بڑی عزت پائی بادشاہ نے
اُسکو پہاڑ کی بائیس ریاستون پر فرمی دی اور ہیم دیو خطاب بخشا تہا
اُسکے مرنے کے بعد راجہ اجی دیو المشہور عجب دیو مسند نشین ہوا اور اکتیس سال
حکومت کی اسکے بعد راجہ بیرم دیو پہر راجہ کہوکہر دیو فرمان فرما بنا اسکے وقت محمد ظہیر
الدین بابر بادشاہ درہ خیبر سے اوتر کر پنجاب مین آیا اور رؤسا پنجاب اور پہاڑ کے
راجے سب کے سب اُسکے مطیع ہوئے اور پنجاب سے بڑہکر دہلی پر حملہ آور ہوا کہوکہر دیو
کے بعد راجہ کبور دیو راجہ بنا اسکے دو بیٹے ہوئے ایک جگدیو دوسرا سیل دیو
راجہ جگدیو تو قلعہ باہو کا حاکم بنا اور چند پشت تک اوسکی اولاد باہو مین فرمانروا
رہی اور سیل دیو جموں کی گدی پر بیٹھکر پچیس سال حکومت کرتا رہا اسکے بعد سنگرام
دیو پہر راجہ ہری دیو راجہ ہوا اسنے بادشاہ اورنگ زیب کی امداد دکہن کی مہمات
مین کی اور اُسی ولایت مین جان بحق تسلیم ہوا اسکے بعد راجہ کچھے سنگہ پہر دیو
دیو حاکم ہوا دیو کے چار بیٹے ہوئے ایک رنجیت دیو دوم کہنار دیو سوم
صورت سنگہ چہارم بلونت سنگہ مگر جانشین رنجیت دیو ہوا چونکہ اُسکی مسند نشینی

ہر خلاف بہت سے امرا کے ہوئی تہی اُنکی مزاحمت سے تنگ آکر جمون کی سکونت
ترک کر کے کوہ بھاگ پر قیام اختیار کیا وہان سے کسی ملکی انتظام کے لئے نواب
زکریا خان بہادر ناظم لاہور نے اُسکو اپنے پاس بلایا اور قید کر لیا اور بارہ سال
تک قید مین رہا اُسکے بچے کنسار دیو اُسکا بھائی ریاست مین ممتاز و حاکم رہا آخر
راجہ رنجیت دیو کو ناظم لاہور سے بھر سرفرازی ہوئی اور راج جمون کا بدستور
اُسکے سپرد ہو گیا اور وہ پختہ طور پر فرمانروا ریاست کا ہوا اور ایسے انصاف
و عدل و داد کے ساتھہ حکومت کی کہ اب تک نام نامی اُسکا نوشیروان کیطرح زمانہ
مین مشہور ہے اور اسکے انصاف کی کہانیان اب تک خلقت کے زبان پر مین کہتے
ہین کہ جمون مین ایک بڑا مالدار ساہوکار مر گیا اور خاص اُس شہر مین کوئی وارث
اُسکا نہ تہا اُسکی لاولدی کی رپوٹ ہوئی اور امرا نے چاہا کہ وہ مال سرکار
مین داخل ہو جائے مگر راجہ نے کسیکی نہ مانی بڑے بڑے شہرون مین اشتہار
بھیجدیے کہ جو کوئی ساہوکار متوفی کا وارث ہو حاضر ہو آخر ملتان سے ایک
بڑھیا ساہوکار کی رشتہ دار حاضر آئی اور وہ مال تمام و کمال اُسکے حوالہ کیا گیا
غرض اُسوقت تمام خطہ پنجاب کا سکھون کا غارت گاہ بنا ہوا تہا اور شہرون
کے شہر اور گانو کے گانو اُنہون نے لوٹ لئے اور اوجاڑ دئے تہے پنجاب کے
شریف و مالدار لوگ دور و نزدیک سے اپنا وطن چھوڑ کر جمون مین سکونت پذیر
ہو گئے تہے اور شہر جمون علا و فضلا و شرفا کا مرجع اور اہل دولت کا مسکن
بنا ہوا تہا اور ایک احسان اسکا جو نسبت خاندان چغتائی کے وقوع مین آیا وہ تذکرہ
کے لایق ہے جسے شہنشاہ دہلی نے ممنون ہو کر اسکے نام نامہ خوشنودی مزاج
مشکوری کا لکھا وہ یہہ ہے کہ بعہد احمد شاہ دہلی جب احمد شاہ درانی کابل سے آکر
دہلی پر فتحیاب ہوا تو بعد غارت و تاراج کے احمد شاہ بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین

اور محمد شاہ بادشاہ کی بیٹی اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لی اور دونو کو لیکر کابل
کو چلا گیا وہان جاکر محمد شاہ کی بیٹی بیمار ہوگئی اور ملکہ زمانی زوجہ محمد شاہ اُس
لڑکی کی والدہ لڑکی کی بیماری کی خبر سنکر دہلی سے کابل کو روانہ ہوئی دولت
و مال لاکھون روپیہ کا اُسکے پاس تہا کہ اُسکی نیت کابل سے پھیر دہلی مین آنے
کی نہ تہی جب پنجاب مین داخل ہوئی تو سکھان غارت گر ال مردم خوار اسکے لوٹنے
کے فکر مین ہوئے اور سیالکوٹ کی نواح مین جاکر لوٹ لیا ایک خرمہرہ ملکہ کے
پاس نہچھوڑا راجہ رنجیت دیو کو جو یہہ خبر ہوئی سامان شہزادہ وشاہانہ سواری
بہیجکر ملکہ کو جمون مین منگوالیا اور بڑی خاطر سے پیش آیا وہان سے کابل تک
پہنچنے کا دوبارہ سامان درست کیا جب ملکہ پھر جمون سے روانہ ہوئی تو رستہ
مین نعش اس لڑکی کی جو کہ ولایتون کے پھرنے کی خفاظت سے چلی آتی تہی ملگئی چونکہ
مردہ کے ساتہہ اسکے دہیز کا اسباب و نقد و جنس ہمراہ تہا سکہون نے پھر اُسکے
مال کو لوٹا اور لوٹ کرلے گئے اور ملکہ دوبارہ نعش کو لیکر جمون مین گئی اور راجہ سے
روپیہ لیکر بجراست فوج جمون کے دہلی پہنچی اس احسان کا شکریہ شاہ دہلی نے ادا کیا
اس راجہ نے اپنے بیٹے بجراج دیو کی شادی راجہ رای سکہہ والی چمبہ کی دختر کے ساتہہ
کی اور ایک دفعہ جو راجہ چمبہ سے راجہ گہنڈ سنگہ کٹوچ نے قلعہ ٹیار کلے لیا تو راجہ
رنجیت دیو نے راجہ چمبہ کے مدد کی اور اپنے بیٹے بجراج دیو کو ایک شائستہ فوج دیکر راجہ
چمبہ کی مدد کو روانہ کیا اس مہم پہ اور بہی پہاڑی راجہ مثل راے عصمت دیو منکوٹہیہ
و شمشیر چند تہال راجہ امرت پال راجہ بسوہلی و شاہ پور داما در راجہ رنجیت دیو و راجہ رتن
دیو جسروٹیہ و راجہ جے سنگہ بندرال و راجہ پرتہی سنگہ نورپور یہ ہمراہ تہے اوسیطرف سے
راجہ گہنڈ چند مع راجہ ابراج سنگہ جسوال میدان مین آیا اور فریقین مین سخت لڑائی واقع
مین آئی آخر غنیم نے شکست کہائی اور بہاگ گیا اور کہین جای پناہ بناکر حاضر ہوگیا دوسری

مہم راجہ رنجیت دیو کی راجہ پرتہی سنگھ نورپوریہ سے ہوئی جو داماد اس راجہ کا تہا
باعث یہہ ہوا کہ ایک روز راجہ رنجیت دیو نے عین مجلس مین کہہ دیا کہ آج کے زمانہ
مین کوئی راجہ صاحب غیرت وحمیت دوابہ جالندہر کے راجون مین سے نہین ہے
یہہ بات راجہ پرتہی سنگھ نورپوریہ کے مزاج پر گران گزری اور بلحاظ قرابتی اور بزرگی
کے کچھہ نہ بولا مگر دارالریاست مین پہنچا تو اپنی زوجہ راجہ رنجیت دیو کی لڑکی کے روبرو
کچھہ کلمات بی ادبی کے زبان پر لایا اسکی زوجہ کو وہ بات ملحج گزری اور حقیقت حال باپ
کی خدمت مین لکھہ بھیجی اور درخواست کی کہ اسکے شوہر کو اس بے ادبی کی سزا دیوی چنانچہ
ایک بہاری لشکر فی الفور راجہ بجراج دیو کے ہمرکاب نورپور کو روانہ ہوا یہہ حال سنکر راجہ
پرتہی سنگھ نے بہی بڑی فوج جمع کی اور بڑے زور وشور سے میدان مین آیا آخر شکست
کہائی دونہزار آدمی اس لڑائی مین مارا گیا شکست کہاکر پرتہی سنگھ قلعہ مین محصور ہوگیا
اور کئی مہینے محاصرہ قلعہ کا رہا اور اندر باہر سے گولہ چلتا رہا جب قلعہ کی فوج بہت تنگ
ہوئی تو قلعہ سپرد کردیا اور راجہ پرتہی سنگھ نظر بند جموں مین حاضر ہوا راجہ رنجیت دیو نے
اسکا قصور معاف کرکے نصیحت کی کہ آیندہ بزرگون کی بات پر ایسا غضب نچاہیئے تیسری
مہم راجہ رنجیت دیو کی کشمیر پر ہوئی اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب احمد شاہ بادشاہ درانی
کیطرف سے حکومت کشمیر کی راجہ جیون مل کابلی کو عطا ہوئی تو اسنے کشمیر پر دخل پاکر
بغاوت اختیار کی بادشاہ نے راجہ رنجیت دیو کو روبرو بلاکر کہا کہ تم اپنی فوج لیجاکر جیون نمکحرام
کو کشمیر سے قید کرلاؤ راجہ نے فی الفور اپنے ولیعہد اور رتن دیو سپہ سالار کو کشمیر بہیجا
اور وہ دونو نہایت جوانمردی اور پہلوانی کے زور سے فتحیاب ہوکر جیون کو زندہ گرفتار کرلائے
اس راجہ نے ستاون سال ریاست کے مگر اخیر کی عمر اسکی کمال غم وغصہ مین گزری باعث
اوسکا یہہ ہوا کہ اس راجہ کے دو فرزند تہے ایک بجراج دیو دوسرا دلیل سنگھ اگرچہ ولیعہدی
وسند نشینی راجہ کے بحق بجراج دیو کا تہا مگر دلیل سنگھ چہوٹے بیٹے کے ساتہہ محبت کمال

تہی اور چاہتا تہا کہ میرے بعد وکیل سنگہ مسند نشین ہو اور یہہ مسند نشینی خلاف انصاف
کے راجہ کو محض بپا سخاطر دلیل سنگہ کی والدہ کے منظور تہی بلکہ یہہ چاہتا تہا کہ بجراج دیو
قتل ہو جائے اور دلیل سنگہ بے مشارکت غیرے راجہ بنے یہہ بات کہل گئی اور باپ
بیٹون مین سخت عداوت برپا ہوئی چونکہ راجہ محض بے انصافی پر تہا ایمان دربار بہی
بجراج دیو کیطرف مائل تہے آخر وہ بغض ظاہر ہوا اور لڑائی تک نوبت پہنچ گئی بیج راج
دیو راجہ کے بیٹے نے سردار چڑہت سنگہ سکرچکیہ کو بڑا بہاری مذدانہ دینا کر کے اپنی
مدد بہ بلایا اور اقرار کیا کہ اگر سردار مذکور رنجیت دیو پر غالب آکر جمون کا راج بجراج دیو
کو واپس دیوے تو مذدانہ باوے سردار چڑہت سنگہ کہ مدت مدید کے جمون کی غارت
کا ارادہ دل مین مصمم رکہتا تہا باتفاق سردار حقیقت سنگہ و سردار جے سنگہ کہنیہ کے
جمون کو بامداد بجراج دیو کے روانہ ہوا جب یہہ خبر رنجیت دیو کو پہنچی کہ سکہون کا لشکر اسکی
لڑائی پر مستعد ہوا ہے تو اسنے سردار جہنڈا سنگہ و گلاب سنگہ بہنگی مثل کے سردارون کو
اپنی مدد پر طلب کیا چنانچہ انہون نے بہی فی الفور جمون کیطرف کوچ کیا چونکہ یہہ دونو
لشکر آگے پیچہے جمون کو چلے جاتے تہے اتفاقاً متصل موضع واسو سہارا علاقہ ظفروال
دریا کے نالہ کے قریب دونو لشکرون کا مقابلہ ہو گیا اور باہم لڑائی شروع ہوئی چند روز
ہنگامہ کشت وخون گرم رہا ایک روز چڑہت سنگہ کی عین لڑائی مین اپنی بندوق
پہٹ گئی اور مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد اسکی مثل کا کوئی نہ رہا تو سردار جے
سنگہ و حقیقت سنگہ کہنیا نے اسکے دیرہ کا انتظام کیا چڑہت سنگہ کے مرگ سے
پشت سردار جے سنگہ و حقیقت سنگہ کی ٹوٹ گئی مگر ایک فریب کیا کہ ایک بہنگی یعنی مہری
سنگہہ کو جو سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کا نوکر تہا اپنے ساتہہ ملایا اور کئی ہزار روپیہ دینا کر کے
اسکو اس بات پر مستعد کیا کہ وہ اپنے مالک سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کو قتل کر دیوے چنانچہ
اس نمکحرام نے اپنے مالک کو موقع پاکر قتل کر ڈالا جہنڈا سنگہ کے قتل ہوتے ہی انتظام

مثل بہنگیون کا بگڑ گیا اور راجہ رنجیت دیو اپنی مراد سے نا امید ہو گیا اور سمجھا کہ اب
جب تک سردار جے سنگھ کہنیا سے سازش نہ کیجاے جان و مال و ملک کا بچنا محال
ہے اس خیال سے پہلے اسنے اپنے بیٹے بجراج دیو کو گدی کا امیدوار کر کے راضی کر لیا
پھر سردار جی سنگھ کہنیا کو ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ دیکر رخصت کیا ۱۸۳۹ء بکرمی
مین راجہ رنجیت دیو بقضاے الٰہی مر گیا اور بجراج دیو اسکا بڑا بیٹا اپنے باپ کی گدی پر
بیٹھا اور چاہا کہ دلیل سنگھ اپنے چھوٹے بھائی کا کام تمام کر کے تن تنہا بے فکر ہو کر سلطنت کرے
چنانچہ پہلے میان زور آور سنگھ مہاراجہ گلاب سنگھ کے دادا کو اسنے حکم دیا کہ جسطرح چہر ہو سکے
دلیل سنگھ کو مار ڈالو چنانچہ اسنے اس امر سے پہلو تہی کی اور نہ چاہا کہ اپنے عزیز اور آقا
بچہ پر ہاتھہ اُٹھائے پھر بجراج دیو نے میان موٹا دلنال کو اسکام کے انجام پر مستعد کیا
اور وہ درپے اسبات کے ہوا کہ جب موقع پائے اس نونہال جاہ و جلال پر خنجر چلاے
اتفاقاً انہین دنون مین دلیل سنگھ اپنے فرزند بھگوان سنگھ کو ہمراہ لیکر سری بھگوتی
دیوی کے درشن کے لئے ترکستا پہاڑ کو روانہ ہوا یہہ موقع میان موٹا کو خوب ملا اور
اسکے پیچھے پیچھے دیوی کے درشن کے بہانے فوج لیکر چلا جب متصل موضع جرن بانگہ کے
پہنچا میان دلیل سنگھ پر مرگ مفاجات کیطرح جا پڑا اگرچہ میان دلیل سنگھ و بھگوان سنگھ
نے بہی بڑی جوانمردی کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کیا اور میان موٹا کے بہت سے آدمی قتل کئے آخر
خود بہی ماری گئے اور جیت سنگھ خورد سال بیٹا دلیل سنگھ کا معرکہ سے بہاگ کر جان سلامت
لے گیا دلیل سنگھ و بھگوان سنگھ کے قتل کے بعد بجراج دیو کی خاطر جمع ہوئے اور تسلی
خاطر سے راج کرنے لگا مگر مشیت ایزدی سے چارہ نہین ہے انہین ایام مین ایک اور
فتنہ تازہ ہو گیا اور سردار ہمان سنگھ سکر چکیہ جو مدت سے اپنے دل مین جمون کے
غارت کرنیکا ارادہ مصمم رکھتا تہا اپنی مثل کے سوارون کو مسلح و مستعد کر کے بیخبر بکوچ
یلغر جمون جا پہنچا اور ظاہر کیا کہ مین راجہ رنجیت دیو کی ماتم پرسی کو آیا ہون کسینے اسبات

پر اعتبار کیا اور اکثر لوگ اپنے مال و اسباب کو لیکر اور شہر چھوڑ کر چلے گئے راجہ بجراج دیو اُسوقت بیمار تہا اہا لیان سلطنت اُسکو لیکر مع خزانہ و مال و اسباب ضروری جمون سے نکلکے اُسوقت رؤسا شہر سردار کیخدمتمین آئے اور التجا کی کہ اگر سردار اس شہر کو چھوڑ دیوے تو ہم نذرانہ معقول ادا کرینگے مہان سنگہ نے نذرانہ لینا منظور نہ کیا اور شہر والون کی تسلی کی کہ ہم شہر کو لوٹنے نہین آئے راجہ رنجیت دیو کی ماتم پرسی کو آئے ہین افسوس کہ بجراج دیو مہان سنگہ کی مدارات نکر سکا اور گھر چھوڑ کر بہاگ گیا اب ہم ایک دو روز ٹہر کر اور سفر کی ماندگی دور کر کر چلے جائینگے بظاہر تو سردار نے اسطرح سب کی تسلی کر دی مگر دوسرے روز شہر مین داخل ہو کر لوٹ مچادی تین دن تک شہر لُٹتا رہا شہر والے لوگ ایک ٹکڑے کو محتاج ہو گئے زر نقد و اسباب غلہ مین سے کچھہ کسیکے پاس باقی نرہ گیا بہت سی خلقت قتل مین آئی جب مہان سنگہ بعد قتل و غارت شہر کے واپس گیا تو بہج راج دیو راجہ کو شہر مین لائے مگر وہ اپنی بیماری سے نہایت افسوس کرتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر مین اچہا ہوتا تو کبہی شہر کو لوٹنے نہ دیتا پانچ برس اس راجہ نے راج کیا آخر سکہونکی لڑائی مین مارا گیا مختصر حال اس لڑائی کا یہہ ہے کہ پہلے قتل و غارت جمون کو جب چار برس گزر گئے اور شہر مین صورت آبادی کی نمودار ہوئی اور پہلے جو لوگ اپنا مال و اسباب لیکر شہر سے بہاگ گئے تہے پہر گہرون مین آموجود ہوئے تو سردار مہان سنگہ کو خبر پہنچی کہ اب شہر جمون پہر رونق پر آگیا ہے راجہ کا مال اور ساہوکارون کی دولت تمام شہر مین ہے اگر اسوقت لشکر لیکر وہان جائے تو بے انتہا دولت پائے یہہ خبر پاکر سردار مہان سنگہ دوسری مرتبہ شہر جمون پر چڑہ گیا اور ایسی جلدی اس سفر کو طے کیا کہ اُسکے جانے سے وہان کی رعایا کو خبر نہوئی جاتے ہی اُسنے شہر مین فوج بہیجدی اور غارت شروع کر دی راجہ اس آفت ناگہانی سے خبردار ہو کر فوج موجودہ کے ساتہہ سکہون کے مقابلہ کو نکلا اور نہایت دلیری و جوانمردی کے ساتہہ سکہان

غارت گر کو شہر سے نکالا اور دریا کے کنارے لڑائی شروع کی بہت سے سکھہ مارے
آخر سکھہ بھاگ نکلے راجہ نے اُنکا تعاقب کیا اور کئی کوس تک دشمنون کو لوٹتا اور
مارتا نکل گیا اتفاقاً راستہ مین راجہ کے سوار اِدہر اُدہر متفرق ہوگئے اور راجہ تھوڑی
سے آدمیون کے ساتھہ رہ گیا تو دشمنون نے پیچھے کیطرف عود کر راجہ بجراج دیو
پر برچھے پھینکی جسسے راجہ کے سینے مین کاری زخم آیا اُسی زخم کی حالت مین اسنے انپر
قاتلون پر ایسے ایسے حملے کئے کہ ایک ایک حملے مین کئی آدمی قتل کئے آخر گھوڑے
سے گرا اور جان شیرین خدا می جان آفرین کے سپرد کی نعش راجہ کی اُٹھا کر جمون مین لائے
اور دفع دینے کے وقت رانی جمپال راجہ کی منکوحہ راجہ کی نعش کے ساتھہ ستی ہوئی
اس راجہ کی وفات کے بعد اسکا یکسالہ خورد سال بیٹا سبھون سنگھہ راج کی پر بیٹھا
اور مختار المہام و مدار الامور سلطنت کا میان موٹا قرار پایا مگر چند ماہ کے بعد چیچک کے
مرض سے وہ بھی مر گیا اور برج راج دیو کی نسل کا سلسلہ بکلی منقطع ہو گیا ناچار علیا
و نوج و ارکین نے ملکر راجہ جیت سنگھہ دلیل سنگھہ کے بیٹے کو جانشین کیا مگر بسبب اسکے
کہ وہ سادہ لوح لیاقت سلطنت کے کام کی نہین رکھتا تھا راج نے رنبیت اور حکومت نے
ترقی اُس سے فعل نہ کی بلکہ دن بدن تنزل و ادبار کی صورتین ظاہر ہوئین اور راجہ
رنجیت دیو کے خاندان کی حکومت جمون سے بالکل جاتی رہی ؎

ذکر حکومت و ترقی اقبال خاندان مہاراجہ گلاب سنگھہ بہادر والی جموں و کشمیر

سابق تحریر ہو چکا ہے کہ راجہ دھرب دیو کے چار بیٹے تھے ایک رنجیت دیو دوسرا گھنبیر دیو تیسرے
صوبت سنگھہ چوتھا بلوانت سنگھہ صوبت سنگھہ کی نسل سے یہہ خاندان آفتاب کیطرح چمکا جسکی روشنی
سے تمام کوہستان جمون و کشمیر اور تبت و لداخ وغیرہ کوہستانی ملک روشن ہو گیا صوبت
سنگھہ جسکے چھوٹا بھائی تھا جس پر خدا تعالیٰ نے اوسکی اولاد کو وہ بڑائی دی کہ تمام

زمانہ کے بزرگ اُسکی بزرگی کے قائل ہوگئے اوسکا بیٹا زور آور سنگہ جوانمرد پہلوان
صاحب قوت وزور نہایت ہوشیار ودانا ہوا اُسکے صلب سے راجہ کشور سنگہ پیدا ہوا
اُسکے تین بیٹے ہوئے ایک مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمون وکشمیر دوم راجہ دھان سنگہ
وزیر باتدبیر وشیر دل وشنضمیر ومدار المہام سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور
سوم راجہ سوچیت سنگہ امیر کبیر صاحب عزت وتوقیر اہل منصب وجاگیر پیدا ہوئے
جنکی ترقی دولت واقبال سے خاندان کی عزت سہ چندان بڑہ گئی مہاراجہ گلاب سنگہ
بہادر پانچوین ماہ کاتک سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مطابق دوم ربیع الاول سنہ ۱۲۶۶ ہجری الاقدس
بدہ کے روز پیدا ہوا جسکی پیشانی سے پیدا ہوتے ہی آثار دولت واقبال وانوار حشمت
واجلال جلوہ گر تھے اور بفضل خداوند لایزال اسی شخص نے وہ اقبال حاصل کیا کہ دوبارا
اس خاندان کی حکومت نے عود کرکے ہر ایک خاندان کے آدمی کو معزز ومکرم بنا دیا تفصیل
اس بیان کی اور تشریح اس داستان کی یہہ ہے کہ راجہ جیت سنگہ راجہ دلیل سنگہ
کا بیٹا مسند نشین حکومت کا ہوا اوسکی نادانی وناکردہ کاری ونالياقتی سے تمام سلطنت
مین بے انتظامی ہوگئی فوج ومملکت کا سلسلہ درہم وبرہم ہوگیا ہر ایک اہلکار اپنے آپ کو
مالک وخودسر تصور کرنے لگا رانی بندرال جو راجہ جیت سنگہ کی منکوحہ تہی اسنے اپنے
خاوند کے حکم کو بالائے طاق رکہکر فرمانروائی کی باگ اپنے ہاتہہ مین لے لی مگر اس عورت
کے حکم کو کسینے نمانا اور سلطنت رہی سہی جاتی رہی اور نوبت یہانتک پہنچی کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ والی لاہور کے دربار سے سردار حکما سنگہ کے نام حکم نافذ ہوا کہ فوج
بیجاکر کوہ جمون پر قبضہ کرلے اس حکم کے جاری ہوتے ہی حکما سنگہ ایک جرار
فوج ہمراہ لیکر کوہ جمون پر چڑہ آیا اسطرف سے میان موٹا جو چہوٹا بہائی مہاراجہ
گلاب سنگہ کے دادا کا تہا یہہ خبر پاکر مستعد مقابلہ پر ہوا اور راجپوتون کا لشکر جمع
کرکر رستہ پر جا اترا اور شہر جمون سے ایک کوس کے فاصلہ پر بمقام گمٹ ودرہ مہیش

دونون لشکر کا آپسمین مقابلہ ہوا اور تین چار گھنٹہ تک فریقین مین لڑائی رہی
آخر بسبب اسکے کہ سکھی فوج بہت باسامان توپ و تفنگ اور تعداد مین بہت
تہی اور یہہ مختصر لشکر بیسامان حیران و پریشان تہا فتح و نصرت شامل حال فوج
سکھی کے ہوئی اس لڑائی مین مہاراجہ گلاب سنگہ بہی سولہ برس کی عمر مین شامل
فوج راجپوتون کے تہا اور باوجود خوردسالی کے ایسی ایسی بڑہ بڑہ کر میدان
مین تلوارین مارتا تہا کہ جدہر جاتا دشمنون کے انبوہ کو آکے دہر لیتا اسی عمر
مین مہاراجہ گلاب سنگہ کو شکار کا شوق بہی بدرجہ کمال تہا ایک روز آپ نے
اپنے جد امجد کا گہوڑا اپنے ہاتہہ سے زین کیا اور سوار ہوکر شکار کو چلا گیا واپسی
کے وقت بسبب بات کے کہ گہوڑا تمام روز جولان مین رہا لنگ کرنے لگا اس سبب سے
دادا خفا ہوا اور کہا کہ جب تم اپنی کمائی سے گہوڑا خرید کر باندہو گے تو تمکو اوسکی
قدر معلوم ہوگی اب باپ کے مال کی کہ مفت کا مال ہے کیا قدر ہے یہہ بات مہاراجہ
گلاب سنگہ کے دلپر نہایت گران گذری اور اپنی والدہ سے کچہہ زیور لیکر اور گہوڑا
خرید کر چاہا کہ کسیجگہہ نوکری کرکے سامان ریاست کا بہم پہنچائین چونکہ ان دنون مین
یہہ بات مشہور تہی کہ شاہ شجاع الملک شاہ کابل نئی فوج بہرتی کرتا ہے اسنے بہی
بہراہی فیروزپور و میان جے سنگہ رونہال ملازمین اپنے کے پشاور کے جانے کا
ارادہ مصمم کرلیا مگر جب دریاے سندہ کے کنارے پر پہنچا دونو نوکرون نے ہمراہی
سے انکار کیا اور نہ چاہا کہ ہم ہندو ہوکر مسلمان بادشاہ کی نوکری کرین ناچار مہاراجہ
گلاب سنگہ وہان سے واپس ہوکر چلا آیا اور مناسب نہ جانا کہ تنہا دم بے یار و ہمدم
سفر مین جاے چونکہ پرگنہ سوکہو متعلقہ ملک کوہی سردار نہال سنگہ اٹاری والہ
کی جاگیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حکم سے عطا ہوچکا تہا اور سردار نہال سنگہ
کیطرف سے خوشوقت راے نام ایک کارپرداز پرگنہ مذکور پر حاکم تہا بسبب

عملداری جدید کے فکیہ لوگ اوسکی اطاعت جیسے کہ چاہئے نہین کرتے تہے اُسنے
نئی فوج ملازم رکہنی شروع کی مہاراجہ گلاب سنگہ کو منظور ہوا کہ اُس فوجین نوکری
اختیار کرے چنانچہ دیوان خوشوقت رای کے اس ارادہ نوکری کیا اسنے جب
یہہ دریافت کیا کہ یہہ شخص صاحب خاندان ہے تو اسکی بڑی عزت کی اور دو سو
روپیہ ماہانہ مع اُن سپاہیون کے کہ مہاراجہ کے ہمراہ تہے مقرر کردیا اور حکم
دیا کہ بمقام موضع سامنگ قلعہ تعمیر کرائین زمیندار علاقہ کے بسبات سے برسر
پرخاش ہوئے اور نہ چاہا کہ وہان قلعہ تعمیر ہو دیوان نے اپنی فوج زمینداران
کی سرکوبی کے لئے ماسور کی زمیندار بمقابلہ پیش آئے اور ایسے لڑے کہ
دیوان کی فوج بہاگ نکلی اسوقت اس شیر میدان شجاعت نے میدان مین رستم
واسفندیار کی بہادری دکہلائی اور اپنے ہمراہیون کے ساتہہ ایسے ایسے حملے
دشمنون پر کئے کہ بہت سے اُنمین سے مار ڈالے اور باقیماندہ میدان چہوڑکر بہاگ
گئے دیوان خوشوقت رای اس کارنمایان کے ظہور سے کمال خوشوقت ہوا چونکہ
اُنہین ایام مین مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور کو یہہ ارادہ مذکور خاطر ہوا کہ ایک
رجمنٹ سوارا ن قوم راجپوت ڈوگرا ایسی بہرتی کیجائے جسمین اچہے اچہے شریف
خاندانی سوار اور نجیب سپاہی مردان پیکار ہون بسبات کے اہتمام کے لئے
میان موتا جمولال کے نام حکم جاری ہوا اور طلبی اُسکی حضور مین عمل مین آئی
یہہ خوشخبری جب جمون مین پہنچی راجہ رنجیت دیو کے وقت کے اور فوج کے
لوگ جو روٹی سے عاجز ہوئے ہوئے جا بجا پہر رہے تہے بارادہ ملازمت میان
موتا کے پاس حاضر ہوئے اور میان کشور سنگہ مع اپنے تینون بیٹون کلاں سنگہ
ودہیان سنگہ وسوجیت سنگہ جو تینون نوجوان بہادر پہلوان سپاہی تہے
جمع آئے اور موتا میان اس ہیئت مجموعی کے ساتہہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگہ

کے حاضر ہوا اور سرفرازی پائی حاضری کے وقت میان موٹا ہر ایک کے خاندانی اوصاف
زبان پر لائے اور ان مین جسقدر مغرز و واجب الاعزاز لوگ تہے انکے اعزاز کے
دلانے مین اُسنے کمال کوشش کی چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ پہلے بہی اس غریز
خاندان کے اوصاف سن چکا تہا اور میان زور اور سنگہ کی پہلوانیون کا حال کئی
بار لوگون کی زبانی اُسکے گوش زد ہو چکا تہا میان کشور سنگہ کی اُسنے کمال عزت
کی اور چاہا کہ اس عزیز خاندان کی عزت بدستور میرے دربار مین ہو میان کشور سنگہ
کو مع ان بیٹون کے اہل دربار مین نوکر رکہہ لیا گویا یہہ پہلی حاضری اس خاندان کی
سنہ ۱۸۶۷ بکرمی مین بمقام ڈسکہ کہ سیالکوٹ سے دس کوس بجانب جنوب واقع ہے
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حضور مین عمل مین آئی سائہہ سائہہ روپیہ ماہوار کے ملازم
تو تینون صاحبزادے میان کشور سنگہ کے سواران جرار و افواج دشمن شکار مین ہوئے
اور ایک ایک روپیہ یومیہ کے ملازم میان اوتم و جوالا و شام سنگہ بہدروال سے
میان موٹا سنگہ کے ہوئے سنہ ۱۸۶۹ بکرمی مین جب وزیر فتح خان وزیر مملکت کابل
مہاراجہ رنجیت سنگہ سے خواہان امداد کا ہوا اور درخواست کی کہ مہاراجہ اوسکو مدد
دیکر خطہ کشمیر عطا محمد خان باغی سے دلوا دین تو مہاراجہ نے اُسکی درخواست منظور
کی اور دیوان محکم چند کو ایک شائستہ فوج کے ساتہہ کشمیر کو روانہ کیا تو اُس فوج
مین بہی گلاب سنگہ موجود تہا اور دلائتیون افغانون کے معرکہ مین اسنے داد مردی
و پہلوانی کی دی اور مہاراجہ سے خلعت حاصل کیا پہر جب بعد دخل قلعہ اٹک کے
وزیر فتح خان نے چاہا کہ اٹک کا قلعہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبض و دخل سے چہوڑا
لے اور بیشمار فوج لاکر اُسنے قلعہ کا محاصرہ کر لیا تو اُس مہم مین بہی مہاراجہ نے
دیوان محکم چند کو مع فوج ماتحت گلاب سنگہ کے مامور کیا اس جنگ مین میان کشور سنگہ
گلاب سنگہ کا پدر بزرگوار بہی حاضر تہا کوہستانی رجمٹ نے افغانون کے بڑی بڑے

حملے روکے اور سینکڑون دشمنون کو تہ تیغ کیا میان کشور سنگہ بہی زخمی ہوا
جب سکہی فوج افغانون پر فتحیاب ہوگئی اور افغانی لشکر پشاور کو بہاگ گیا
تو سکہی فوج لاہور کو آئی دیوان محکم چند نے میان کشور سنگہ اور اسکے
فرزندون کی جوانمردی کا حال مہاراجہ کے روبرو بیان کیا جسے مہاراجہ
بہت خوش ہوا اور منصب و جاگیر دیکر خورسند کیا انہین دنون مین میان موٹا
سنگہ جموال جمون مین باغوائے رانی بہدرال کے قتل ہوا مجمل ذکر اوس جوانمرد
کے قتل کا یہہ ہے کہ جب حکومت راجہ جیت سنگہ راجہ دلیل سنگہ کے بیٹے
کی جمون مین نہایت ضعیف ہوگئی اور رانی بہدرال اوسکی زوجہ بخلاف اپنے
شوہر کے حکومت مین دست انداز ہونے لگی تو فیمابین زوجہ اور شوہر کے
فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہوئی میان موٹا نے درمیان مین آکر صلح کرادی
اور رانی کو حکمرانی سے باز رکہکر تعلقہ جگانورا اوسکی جاگیر مین دلا دیا مگر وہ
اسبات پر راضی نہوئی اور چاہا کہ کسیطرح میان موٹا کو قتل کرکے اُسکے دست
تسلط سے رہائی پائی اتنے مین خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ کہڑک سنگہ خلف الصدق
مہاراجہ رنجیت سنگہ جو کوہ دامان کوہ کی فتوحات مین مشغول تہا پرمنڈل کے
قریب آ اُترا ہے رانی بہدروال جو میان موٹا سنگہ اور راجہ اجیت سنگہ کے
دشمن تہی اسبات پر مستعد ہوئی کہ شہزادہ کو جمون مین طلب کرکے کل علاقہ
بہاڑ کا اُسکو دیدیوے چنانچہ اُسنے سب سے پوشیدہ ایک عرضی معرفت بہتا رام
سنگہ شہزادہ کے خدمتمین بہیجی اور التماس کی کہ اگر شہزادہ اسطرف روانہ افروز ہو تو
بڑا علاقہ بہاڑ کا شہزادہ کے قبضہ مین آجائیگا یہہ خبر میان موٹا سنگہ کو پہنچی اُسنے بہی
ایک عریضہ شہزادہ کیخدمتمین روانہ کیا اور لکہا کہ اگر شہزادہ جمون مین تشریف لائے راجہ
اجیت سنگہ اطاعت و فرمانبرداری مین حاضر ہے سرکار کے حکم سے اُسکو کسیطرح کا انحراف

نہو گا شہزادہ نے رانی کے عریضہ کیطرف کچھہ خیال نہ کیا اور میان موٹا سنگھہ کی
التماس قبول فرماکر پرمنڈل سے براہ چاہ توتان والہ نگر وٹہ مین اُترا اور کیفیت
حال مہاراجہ رنجیت سنگھہ کیخدمتمین تحریر کی اور اجازت قبض و دخل کی چاہی
اُسکے جواب مین مہاراجہ نے حکم بھیجا کہ بہ تجویز و صلاح و صوابدید میان موٹا
سنگھہ راجہ اجیت سنگھہ شہزادہ کی خدمت مین حاضر ہو اور اجازت دی کہ
شہزادہ اپنا قبض و دخل جمون کے علاقہ مین کرلے اور وجہ کفاف و گزارہ
راجہ اجیت سنگھہ کے لئے مقرر فرمائے چنانچہ شہزادہ نے بارہ ہزار روپیہ کی
جاگیر راجہ جیت سنگھہ کو دی اور سردار اجیت سنگھہ کلال ساکن گجرات کو ناظم و
کاردار علاقہ جمون کا مقرر کیا اور تاکید کی کہ انتظام اس علاقہ کا میان موٹا سنگھہ
کی تجویز سے کرے اور خود لاہور کو چلا گیا شہزادہ کے جانے کے بعد اجیت سنگھہ
کلال مہاراجہ رنجیت سنگھہ کیطرف سے کاردار علاقہ جمون کا قرار پایا اور مدار المہام
انتظام کا میان موٹا سنگھہ رہا یہہ بات رانی ہیدرال پر نہایت گران گذری اور
چند شریرون کو درمیان مین ڈالکر کاردار کو یہہ کہلا بھیجا کہ جب تک میان موٹا سنگھہ
درمیان ہے اس علاقہ کا انتظام تم ہرگز نکر سکوگے اور نہ تمہاری حکومت قائم
ہوگی یہہ بات سنکر دیوان اجیت سنگھہ درپے ہمات کے ہوا کہ میان موٹا سنگھہ
کا دخل انتظام ملکی سے اوٹھا دیوے آخر رانی ہیدرال نے چند آدمیون سفاک و
بے رحم و ستمگار مسمیان ترہڈو و ستردو وغیرہ کو ہمات پر مامور کیا کہ وہ موقع
پاکر میان موٹا کو قتل کرڈالین چنانچہ ایک روز میان موٹا سنگھہ گہر کیطرف چلا جاتا تھا
رستہ مین وہ ناخدا ترس بیخبر اُسپر آپڑے اور گولیان مار کر کام اُسکا تمام کیا چند
ماہ کے بعد ترہڈو و ستردو و نو قاتل میان موٹا سنگھہ کے بابا میان سنگھہ و مولکراج
بیدی کی معرفت دربار لاہور مین آکر ملازم ہوئے ایکروز میان دیوان سنگھہ دربار

سے اپنے گھر کو چلا آتا تہا کہ رستہ مین تربہد و قاتل ہوتا سنگہ کا ملگیا اور کلمات نازیبا
زبان پر لایا چونکہ مہان دہیان سنگہ کی طبیعت حلیم و بردبار تہی اوسکو کچہہ نکہا
جب یہہ ذکر گلاب سنگہ کے روبرو آیا وہ غصہ کی آگ سے لال ہوگیا اور دوسرے
روز جب دونو بہائی دہیان سنگہ و گلاب سنگہ دربار سے نکلے نو متصل دروازہ
بہائی ٹہہرا ہوا تہا وہی دونو قاتل یعنی تربہد و دستور ملگے گلاب سنگہ نے دہیان
سنگہ کو تو کہا کہ تو دستور کا کام تمام کر اور خود تربہد کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے
گنیز زادہ نمکحرام محسن کش ٹہہر جا اور جو کلام کل کے روز تو زبان پر لایا تہا پہر لا
یہہ بات کہی اور بندوق اوسپر سر کی جسسے وہ فی الفور قتل ہوا اور دہیان سنگہ
نے جو بندوق ستر و کے اوپر سر کی وہ گولی خطا گئی اور وہ بدحواس ہوکر ایک
رستہ چلنے ہاتہی کے نیچے گہس گیا دہیان سنگہ فی الفور گہوڑے سے اوترا
اور تلوار میان سے کہینچکر اُسکے پیچہے دوڑا مگر لوگ درمیان آگئے اور ستر و
جان بچہاکر بہاگ گیا جب یہہ ناگہانی واقعہ وقوع مین آگیا تمام شہر مین
شور ہوگیا کہ آج مہان گلاب سنگہ نے فلان خون فلان مقام پر کر دیا ہے
چونکہ بارہ برس سلطانی کا اسمین سخت اندیشہ تہا مہان گلاب سنگہ و دہیان
سنگہ اس حال کے انکشاف کے لئے خود مہاراجہ کے حضور مین حاضر ہوئے
جب ڈیوڑہی پر پہنچے حکم ملا کہ ہتہیارا اوتار کر روبرو آئین اُنہون نے انکار
کیا اور جواب دیا کہ ہم روبرو حضور کے حاضر ہونگے ہتہیارا اوتار کر کہہ سکتے
مگر یہان اوتار کر کہہ نہین سکتے مہاراجہ نے اندر سے اپنی مونہہ بولی مالا البطور نشان
بہیجی اور یہ تلقین دلایا کہ ہتہیارا اوتارنے کے لئے ہمارا حکم ہے تم ہتہیارا اوتار کر چلے
آؤ چنانچہ یہہ حاضر ہوئے مہاراجہ نے انکو ملامت کی اور کہا کہ ایسا کرنا تمکو مناسب
نہ تہا اونہون نے اتہہ جوڑ کر جواب دیا کہ یہہ دونو میان مونا سنگہ ہمارے جد زرگوار

کے قاتل ہین اور باوجود ایسے جرم کے کہ انسے واقع ہو چکا ہے ہمارے روبرو
کلمات بدزبان پر لائے چونکہ ہم راجپوت جانباز سپاہی متحمل ایسے ایسے کلمات
کے نہین ہو سکتے غضب و غصہ کی حالت مین ہم نے اپنے جد کے قاتل کو
مار ڈالا ہے مہاراجہ نے جواب دیا کہ اب اس شور و فساد سے تمکو کیا فائدہ ملا جواب
دیا کہ فائدہ پر نظر تجارون و سوداگرون کی ہوتی ہے ہم تو دشمن کا سر لینا اور اپنی
جان دینا جانتے ہین مہاراجہ کو یہہ مردانہ تقریر نہایت پسند آئی مگر مدبن لحاظ
کہ ترہٹہ و مقتول شہزادہ کہڑک سنگہ کا مصاحب و بابا مہیان سنگہ و مولکراج بیدیکا
دست آوردہ و دوست تہا اور وہ سب یہہ چاہتے تہے کہ اوسکے خون کا عوض لیا
جائے میان گلاب سنگہ و دہیان سنگہ کو جمعدار خوشحال سنگہ کی نگرانی مین سپرد کر دیا چند
روز کے بعد پھر سرفرازی ملی اور مہاراجہ نے دونو کو روبرو بلا کر خلعت فاخرہ بخشا
روز بروز ترقی پاتا اور اعزاز حاصل کرتا میان گلاب سنگہ و دہیان
سنگہ کا دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب مین
چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ فرمان فرمائے پنجاب کو بدل و جان یہہ امر منظور تہا کہ مردان
خاندانی اور رؤسا و خاندان فرمان روائی و حکمرانی اوسکے فیض عام سے فائدہ پاکر ایسے
مدارج علیا و مراتب والا پر پہنچین کہ تمام زمانہ اونکے اعزاز و اکرام کو دیکھکر بصدق دل
و اخلاص باطن حاضر بارگاہ فلک پایگاہ ہو اور ہر ایک ملازم و نمکخوار کو اپنے
سود و بہبود کیطرف سے تسلی ہوکر حوصلہ خدمت و جانفشانی کا بڑہے اسلئے خاندان
جموال پر مہاراجہ کی سب سے زیادہ نظر عنایت و مہربانی تہی اور چاہتا تہا کہ کسیطرح
یہہ عالی خاندان پھر اپنی موروثی دولت و آبائی حکومت پر پہنچ جائین اور قیامت تک
یہہ امر کتب تواریخ مین لکہا جائے کہ فلان خاندان کو جو بقضاے ربانی و گردش آسمانی اپنے
موروثی مراتب سے گر گیا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دستگیری و فیضرسانی سے بدستور اپنے

حال پر بحال ہوا پس اسی نظر سے میان گلاب سنگہ و دھیان سنگہ پر مہاراجہ
کی نظر عنایت و تلطف روز افزون تہی اور تھوڑی خدمت کے عوض مین بہت
سا انعام دیا جاتا تہا اور نوبت یہانتک پہنچی کہ سب سے اول مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے میان گلاب سنگہ کو بائیس سوارون کی افسری و نوکری سپرد فرماکر مواضعات
کہرونی و بہنڈیان و بیول جاگیر مین دئے اور حکم دیا کہ ان علاقون پر جاکر
اپنا قبضہ کرلے چنانچہ میان گلاب سنگہ دربار سے رخصت ہوکر پہلے بمقام
بلیتا جو بیل سے چار کوس کے فاصلے پر ہے پہنچا اور اُس مقام کا تہانہ دار
جو بمتابعت پیش آیا بدستور اپنے عہدہ پر سرفراز ہوا وہانسے قلعہ سگنی کیطرف مراجعت
کی قلعدار وہان کا بمقابلہ پیش آیا میان گلاب سنگہ نے بازوے زور آزما
دسر پنجہ کشور کشا دشمن کی گوشمالی کی اور قلعہ کا محاصرہ چارونطرف سے کرکے
بندوق رانی شروع کی اور چند روز مین وہ قلعہ فتح کرلیا اس لڑائی مین خفیف
زخم میان دھیان سنگہ کو بہی آیا مگر خیریت رہی چونکہ اُنہین ایام مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ علاقہ دوابہ بست جالندہر مین بہ تسخیر قلعہ کہرونالہ مصروف تہا
وہان سے طلبی میان گلاب سنگہ کی عمل مین آئی میان ممدوح بہ تعمیل ارشاد
فی الفور حضور مین حاضر ہوا ایسے موقع مین کہ مہاراجہ قلعہ کے محاصرہ اور مورچال
کی تجویز مین بسواری فیل مصروف تہا میان گلاب سنگہ جب گہوڑے پر سوار ہاتہی
کے پاس پہنچا اور چاہا کہ رسم نذرانہ پیشکش کرے گہوڑا سیدہا ہوگیا اور دونو
ہاتہ ہاتہی کے ماتہے پر رکہدئے فیلبان نے رسم نذرانہ پکڑکر مہاراجہ کی خدمت
مین پیش کردیا یہہ چالاکی سوار کی اور گہوڑے کی مہبا کی جب مہاراجہ نے
دیکہی بہت خوش ہوا اور کام فتح قلعہ کہرونالہ گلاب سنگہ کے سپرد کردیا میان گلاب
سنگہ نے اپنی تدبیر و تجویز سے محاصرہ قلعہ کا کرکے قلعہ پر آگ برسانا شروع کیا

قلعہ کے محاصرین جب محاصرہ سے تنگ آئے چاہا کہ قلعہ کے باہر نکلکر جنگ
کرین جب دشمن میدان مین آیا اور فوج سکھی دشمن کے مقابل ہوئی توسب سے
پہلے میدان مین میان گلاب سنگھ آیا اور ایک ہی سخت حملے سے دشمنون کی جمعیت
کو پریشان کر دیا اور کہوڑا خندق سے کود اکر قلعہ کی دیوار پر چڑہ گیا و بکمال جوانمردی
و چالاکی برچھی قلعہ کی دیوار کے اوپر جاکر گاڑدی غرض اُسی روز قلعہ فتح ہو گیا
مہاراجہ رنجیت سنگھ میان گلاب سنگھ کی جوانمردی و دشمن کشی سے بہت خوش
ہوا اور علاقہ لالہ وچوبارہ و راملگڑہ بعوض نوکری دو سو سوار کے میان گلاب
سنگھ و دھیان سنگھ کی جاگیر مین دیا اور میان کشور سنگھ و میان سوچیت سنگھ
کے نام احکام جاری ہوئے کہ رام گڈہ کے قلعہ پر جاکر قبضہ کرلین اور مصر دیوانچند
کے نام پروانہ لکھا گیا کہ راملگڈہ پر جاکر دخل راجہ کشور سنگھ کا قلعہ پر کرادیوے
چنانچہ قبض و دخل راملگڈہ پر اس خاندان نے بخوبی کرلیا اور میان زور آور
سنگھ میان گلاب سنگھ و دھیان سنگھ کا بزرگ جمون سے اوٹھکر اُس مقام پر سکونت
پذیر ہوا اور اسی جگہہ ولادت راجہ ہیرا سنگھ کی وقوع مین آئی من بعد جب مہاراجہ
رنجیت سنگھ مالک لاہور نے ملتان پر یورش کی اور محاصرہ قلعہ کا ہوکر دونو طرف سے
توپ چلنے لگی تو ایک روز مہاراجہ کا لشکر کا ایک نیزہ قلعہ کی دیوار کے نیچے مارا گیا اور
مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو کوئی اس جوانمرد کی نعش قلعہ کی دیوار کے نیچے سے اُٹھا لاوے
انعام پائے چونکہ نواب کی فوج قلعہ کی دیوار سے اگ کا مینہہ برسا رہی تھی کسیکو حوصلہ
نہوا کہ آگے بڑہے مگر اُسوقت میان گلاب سنگھ بہادر سر پر سہرا رکھے ہوئے آگے بڑہا
اور برستے گولون کا خیال کچھہ دل مین نہ لاکر بتعمیل ارشاد مہاراجہ کے لاش
اُس پہلوان مقتول کی دوش پر اوٹھائی اور خدمت مین لے آیا یہہ حال دیکھکر
اراکین دربار نے نعرہ تحسین و آفرین کا بلند کیا اور مہاراجہ نے اس خدمت نمایان سے

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

بکمال خورسند ہوکر خلعت گران بہا عطا فرمایا۔ چونکہ قلعہ و علاقہ ریاسے متعلقہ
کوہ جموں ایک مشہور علاقہ اور مستحکم قلعہ ہے اور اوسپر قبض و تصرف میان
دیوان سنگھ کا تہا اور دیوان سنگھ کے ساتھہ بسبب اسکے کہ وہ میان موٹا سنگھ
کے قتل مین ساعی ہوا تہا میان گلاب سنگھ و دہیان سنگھ کی کمال دشمنی تہی
اور چاہتے تہے کہ وہ علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ ہمکو عطا کردین تو ہم دیوان سنگھ
کا علاقہ وہان سے اوٹہادین مہاراجہ نے اس خاندان کی التجا منظور کی
اور سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین وہ علاقہ میان گلاب سنگھ کو عطا فرمایا اور ایسے
موقع پر کہ میان گلاب سنگھ جموں مین رونق افروز تہا بھگوان سنگھ نام خدمتگار
مہاراجہ کا لاہور سے پروانہ لیکر آیا میان گلاب سنگھ اس مقصود کے حاصل
ہونے پر بہت خوش ہوا اور فی الفور فوج موجود ہمراہ لیکر ریاسے جا پہنچا
اور شہر مین جاکر تالاب کے کنارے فروکش ہوا گانو کے رہنے والے متابعت
پیش آئے اور امان حاصل کی مگر باقیماندہ زمیندار جو پہاڑ کے مشکلگزار مقامون
مین رہتے تہے میان بھوپ دیو پسر دیوان سنگھ کی اغوا سے مقابلہ پر مستعد ہوگئے میان
گلاب سنگھ نے چاہا کہ انکی سرکوبی کیجائے چنانچہ ڈیڑہ پہر رات گئے کیوقت ایک دستہ
فوج کا ساتھہ لیکر زمینداران سنددان علاقہ خسال پر یورش کی وہ سب کے
سب پہاڑ پر بہاگ گئے اور گلاب سنگھ واپس ریاسی مین آگیا دوسرے روز
زمینداران موضع سلال کی سرکوبی منظور ہوئی یہہ موضع قلعہ ریاسی سے چار
کوس دریای چناب پر واقع ہے جب فوج نزدیک پہنچی دیکہا کہ بھوپ دیو نے دوسرے
کنارے پر مورچہ باندہا ہوا ہے اور مستعد بجنگ بیٹہا ہے اس لشکر کو دیکہکر اوسنے
بندوق رانی شروع کی یہہ حال دیکہا تو گلاب سنگھ نے فی الفور اپنی فوجکو لکڑیون
کے کہان باندہکر دریا سے عبور کرایا مگر ابہی فوج بالکل دریا سے نہین اتری تہی

کہ دشمن بہاگ گیا اور یہہ فوج دریا سے اوتر کر متصل موضع کوٹ نالہ تریو کرکے
کنارے اوتر پڑی رات کو اسطرف کے زمیندار جو دشمن کی رعایا تہے بندوقین
چلاتے رہے صبح ہوئے مسمی سری پت دہاندی کوٹ کا مقدم جو مفسدون کا سرگروہ
تہا بذریعہ بلا بنڈت کے حاضر آیا اور التجا کی کہ ہم مین سے جو حاضر ہو جائے
اُسکا قصور معاف کیا جائے گلاب سنگہ نے یہہ بات منظور کی مگر اوسیوقت سوار
ہوکر اور اُسکے جانے سے اول موضع کوٹ مین پہنچکر قبضہ کر لیا یہہ خبر پاکر وہ
بہاگ گیا ایک رات فوج وہان رہی دوسرے روز حکم صادر ہوا کہ فوج والے موضع
کوٹ کو لوٹ لین چنانچہ لوٹا گیا اور فوج کو لیکر گلاب سنگہ ریاسی مین آگیا اُسی روز
برہمن جمع ہوکر آئے کہ اگر سری پت کو اُسکا لوٹا ہوا مال واپس ہو جائے تو وہ حد
مین حاضر ہوتا ہے چنانچہ عرض اُسکی منظور ہوئی اور مال مویشی اُسکا کل واپس
کر دیا مگر وہ پہر بہی حاضر نہوا اور تین سو روپیہ نذرانہ کا برہمنونکی معرفت بہیجدیا گلاب
سنگہ نے بنظر استحکام دریا کے کنارے ایک قلعہ کی بنا ڈالی اور بہیم گڈہ اُسکا نام
رکہا بعد اس انتظام کے مسمی بشنا کو ریاسی کا قلعدار بنایا اور خود گلاب سنگہ نے لاہور کو راجعت
کی مگر بہوڑی مدت کے بعد خبر پہنچی کہ زمینداران قوم خسال نے پہر شورش برپا کی ہے اور
اطاعت سے منحرف ہوکر دشمن بنگئے ہین اسواسطے گلاب سنگہ پہر ریاسی مین آیا اور مفسدون
کو سخت سزا دی اُنکے گہر بار لوٹ لئے اور سرگروہ اُنکا برہمنون کی معرفت نہایت نادم و شرمسار
ہوکر حاضر آیا اور خراج معمولی کے ادا کے لئے قرارنامہ لکہدیا چونکہ اصل مین میان بہوپ دیو
اُس علاقہ مین فساد اور شورش کا سلسلہ جنبان تہا یہہ انتظام اُسکو ناگوار گزرا اُس نے
چاہا کہ کسیطرح پہر زمیندارونکو اپنا مطیع بنائے تو اُسنے ایسا کیا کہ پہلے اپنے باپ کو جو لاہور
مین بقید تہا قید سے بہگا لایا اور ایک پروانہ جعلی بنا کر ظاہر کیا کہ یہہ پروانہ مہاراجہ رنجیت
سنگہ کا ہے مہاراجہ نے ہم پر مہربان ہوکر یہہ ملک پہر ہمکو دیدیا ہے اور دیوان سنگہ کو خلعت

دیکر رخصت کیا ہے بیچارہ ناخواندہ نادان رعیت پہر اُسکے دم مین آگئی اور شورش
برپا کرکے قلعہ ریاسی کا محاصرہ کر لیا اُسوقت وزیر زور آور سنگہ کلہور یہ کہ اُنہین
دنونمین گلاب سنگہ کے حکم کے بموجب لاہور سے آیا تہا قلعہ کے انتظام مین مصروف
ہوا اگرچہ قلعہ مین پانی کی کمی نہایت تہی مگر اس لئیق افسر نے انتظام اسکا بہی کر لیا
اور لاہور کو خبر لکہی یہہ خبر جب میان کشور سنگہ گلاب سنگہ کے باپ کو پہنچی اُسنے
رام گڈہ سے چند سوار دلاور جنگ آزما زور آور سنگہ کی مدد کو بہیجے اور زینر دیوان
امیر چند گلاب سنگہ کے دیوان نے جو جمون مین قیام پذیر تہا اپنی فوم سے سہبات مین
استعداد چاہی اور بہوانی شاہ بہابڑہ ساہوکار جمون سے روپیہ قرض لیکر گولہ بارود
خریدا اور قلعہ ریاسی کی سپاہ کو بہیجا اور مسمی میان بہنا کو جو رشتہ دار میان موتا کا تہا
اپنے ساتہہ ملاکر مدد و معاون بنایا اور سارا کا برمنل میان خیالی دلاور جہیلا جاگیردار چناس
و مقدمان ارلیا اور جمعیت لشکر کی پانسو کے قریب ہو گئی تو دشمنون کے مقابل جا اُترا
اور بندوقین دشمنون پر سر کین دشمن فی الفور قلعہ کا محاصرہ چہوڑ کر بہاگ گئے
اور موضع کران کے پاس جا اوترے اور یہہ فوج داخل قلعہ ہوئی دوسرے روز میان
جواہر سنگہ اگادریہ قلعہ سے اپنے چند نوکرون کے ساتہہ نکلکر دامن کوہ کو جاتا تہا دشمنون
نے جب اُسکو دیکہا کہ تہوڑے آدمیون کے ساتہہ جاتا ہے تو حملہ آور ہوئے اور اُسکو
اپنے درمیان لے لیا اور فریقین کیطرف سے بندوقین چلنے لگین اوسی وقت سہبات
کی خبر دیوان امیر چند کو قلعہ ریاسی مین ہو گئی اور قلعہ سے مع فوج نکلکر اُوسکی امداد
کی تہوڑی سی لڑائی کے بعد بہوپا دیو پہاڑ پر بہاگ گیا اتنے مین خود گلاب سنگہ ایک
برجستہ دستہ فوج کے ساتہہ ریاسی مین جا پہنچا اور اہلکارونکی خدمات سے خوش ہوکر
خلعت بے بہا دیوان امیر چند کو اور جوڑی کڑہ طلا میان زور آور سنگہ و چراغ سنگہ
اگا[illegible] اور دلاورون کو بہی خوش کیا گلاب سنگہ کے جانے سے سب زمیندار

نہایت انکسار کے ساتھہ خدمت مین حاضر آئے جب مسمی صورتا بہگیال مفسدون کا
مقدم نذر لیکر حاضر آیا تو گلاب سنگہ نے اُسکو کہا کہ تم مفسدون کے ساتھہ شامل ہوکر ہماری
محصور فوج کو سخت تکلیف پہنچائی اور لوگون کو تمنے اغوا کیا کہ قدیمی جاگیردار ہمارا بھوپ
دیو ہے اُسکی اطاعت کرنی چاہیئے اب تمہاری نذر قابل پذیرائی نہین اُسنے گستاخانہ
جواب دیا کہ ان بیشک ہفت پشتی حاکم و جاگیردار ہمارا بھوپ دیو تہا اُسکی اطاعت
ہمارے باپ دادا کرتے آئے تہے تم تو آج زبردستی اسملک پر قابض ہوگئے ہو یہہ تقریر
سنکر گلاب سنگہ سخت غضبناک ہوا اور تلوار کہینچکر سر اُسکا گردن سے الگ کر دیا
اور اُسکے جسم کے چار ٹکڑے کرکر شیشم کے درخت کے ساتھہ لٹکوا دیئے اُس روز سے
سب زمیندار ڈر گئے اور انتظام بخوبی ہوگیا اس انتظام کے بعد بھوپ دیو اور ڈیڈو
نے متفق ہوکر علاقہ ونسال میان موٹا سنگہ کے وارثون کی جاگیر پر یورش کی اور
اُسکو لوٹنا چاہا گلاب سنگہ نے جب یہہ خبر سنی دو سو سپاہی اپنے ساتھہ لیکر اُنکی سرکوبی
کو سوار ہوا مفسد ایسی پیچ در پیچ پہاڑی مقامات پر جا چہپے کہ گھوڑا وان نہین جا
سکتا تہا اسواسطے گلاب سنگہ پاپیادہ ہولیا اور تمام رات اُنکا تعاقب کیا دوگہڑی رات
رہے علاقہ ونسال پر پہنچے مگر وان مفسدونکا نشان نپایا فی الفور اُنکے تعاقب مین
موضع ٹہنڈا پانی و مہتواڑہ کیطرف روانہ ہوا دوپہر دن کے وقت وہان جا پہنچا جونکہ
دشمن صاحب راہی برہمن کے گہر مین قیام پذیر تہے گلاب سنگہ کے آنے کی خبر سنکر بے اختیار
بہاگے میان ڈیڈو تو کوہ سی والہ اور بہوپ دیو سروٹہہ کیطرف بہاگ گیا اُسوقت گلاب
سنگہ کے پانو پر بسبب پیادہ چلنے کے آبلے پڑ گئے ہوئے تہے اور پانی اُنمین سے جاری
تہا مگر اُسپر بہی گلاب سنگہ بہوپ دیو کے تعاقب پر چلا مگر وہ جنگل مین چہپ گیا اور جاب
کس اُسکے ہمراہی پکڑے گئے رات کو گلاب سنگہ سروٹ کے مقام پر رہا اور طعام کی جگہہ
بہونے ہوئے غلہ پر قناعت کی وان سے میان ڈیڈو کے اجتماع پر حملہ کیا اور وہ

گھنٹہ تک بندوق کی لڑائی رہی آخر دشمن بھاگ گیا اور گلاب سنگھ جموں مین ونق افروز ہوا اور سیمان سکھا سنگھ اور گدی باغل کو جواہر سنگھ اگاوئیہ کی ملائش کے لئے مامور کیا یہہ شخص ایک مصاحب و مشیر میان ڈیڈو کا تہا وہ خبر لائے کہ جواہر سنگھ موضع گڈہ کے کہارستان مین قیام پذیر ہے پہر رات رہے کیوقت گلاب سنگھ اودہر کو روانہ ہوا جاتے ہی اُسکا محاصرہ کر لیا دشمنون نے کمال ہیبت و دہشت سے اپنا سامان و سلاح وہان ہی چہوڑے اور خود بہاگ گئے اُنکے ہتہیار و سامان راجہ گلاب سنگھ کی فوج کے ہاتہہ آیا اور ایک آدمی اُنمین سے پکڑا گیا وہان خبر پہنچی کہ میان سوچیت سنگھ کو جو راجگڈہ اپنی جاگیر مین فرود تہا کور کہہ سنگھ لمبا کے ساتہہ موضع کہر مولہ کی حد پر تنازع واقع ہوا ہے اور سردار کور کہہ سنگھ نالہ السبستر پر اوسکو برج بنانے نہین دیتا اور اسپر لڑائی شروع ہو گئی ہے گلاب سنگھ نے پہلے کسیقدر آدمی اپنی فوج مین سے میان سوچیت سنگھ کی حمایت کو مامور کئے پہر خود بہی اسطرف کو گیا جب متصل قلعہ ونڈوت نالہ السبستر کے کنارہ پر جا اوترا قلعہ والون نے گولیان مارنی شروع کین جب گلاب سنگھ نے یہہ حال دیکہا پہلے موضع ونڈوت پر قبضہ کیا اور لوگون کے گہرون کے نردبان اوٹہالائے اور قلعہ کی دیوار پر لگا دئے اور دیوار پر فوج چڑہ گئی قلعہ والون نے جان امان مانگی اور سب ہتہیار اور اسباب اپنا چہوڑ کر چلدئے میان کشور سنگھ و میان سوچیت سنگھ بہی اس مقام پر گلاب سنگھ سے ملے اُنکی تجویز سے وہ قلعہ بدستور قلعہ والون کے سپرد کر دیا ۱۸۴۲ء مین گلاب سنگھ کے نام ایک پروانہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بنمیضون صادر ہوا کہ خود تو اپنے علاقہ جاگیر کے انتظام مین مصروف رہے اور میان دیوان سنگھ کو حضور مین بہیجدے چنانچہ میان دیوان سنگھ باتفاق میان ہوشیار اور میان بکہیل سنگھ وغیرہ وزیرآباد کے مقام پر حاضر حضور ہوا مہاراجہ نے بڑی مہربانی کی اور خدمت ڈیوڑہی کی اُسکے سپرد فرمائی یہہ ڈیوڑہی کی خدمت پہلے جمعدار خوشحال سنگھ کے سپرد تہی مگر اُسکے غرور و تکبر و بدخلقی سے سب

دربار کے لوگ تھا کی تہے اسواسطے یہہ خدمت اُس سے لے لی گئی اور میان دہیان سنگہ کو سپرد ہوئی اور جمعدار خوشحال سنگہ کو وصول خراج و نذرانہ کے لئے ملتان کو روانہ کیا گیا اس خدمت کے سپرد ہونے سے میان دہیان سنگہ کی عزت دربار مین بہت بڑہ گئی اور دربار کے ارکین و عمائد سلطنت سے شمار ہونے لگا ۱۸۲۶ء بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر پر مہم کی اور یہہ خاندان جموال کا بہی سب کا سب اُسوقت پارکاب تہا میدان جنگ مین گلاب سنگہ و دہیان سنگہ و سوچیت سنگہ نے مردانی بہادری کے جوہر دکہلائے اور ایسی لیاقت دکہائی کہ رستم و اسفندیار کے بعد چشم زمانہ نے نہ دیکہی ہونگی

تفویض ہونا علاقہ جموں کا اول بعوض نگاہداشت فوج میان گلاب سنگہ کو اور ملنا خطاب راجگی کا میان کشور سنگہ پدر گلاب سنگہ کو اور مفتوح ہونا ملک کشتوار کا اور لیا جانا قلعہ سنگیر کا اور جنگ کرنا یوسف زیون سے اور مارا جانا میان ڈیڈو مفسد کا لڑائی مین اور گرفتار ہونا اغر خان مفسد کا اور پہر عطا ہونا ملک جموں کا میان گلاب سنگہ کو اور حاصل ہونا خطاب راجگی کا گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ کو سرکار لاہور سے مع دیگر واقعات

نقشبندان نگارستان اخبار و کاربردازان کارخانہ اظہار اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ چونکہ بفضل ربانی و تلطفات سبحانی دولت و اقبال خاندان جموال کی روز بروز ترقی مین تہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب اس خاندان کے خورد و بزرگ پر اسقدر مہربان تہا کہ اسقدر عنایت و مہربانی اور کسی امیر کے حال پر مبذول نہ تہی چنانچہ ایک روز گلاب سنگہ دربار دربار مین حاضر تہا مہاراجہ نے گلاب سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جموں کا علاقہ ہم تمکو بہبکہ پر دینا چاہتے ہین تمہاری کیا مرضی ہے

گلاب سنگہ نے عرض کی کہ اس علاقہ مین ہماری برادری کے لوگ بہت ہین اُن سے
نقد معاملہ وصول ہونا مشکل ہے البتہ بٹائی ہوسکتی ہے اگر حضور براہ خاوندی فوج
کی مخمد اشت کے عوض مین وہ علاقہ ہمارے سپرد کرے تو کمال پرورش ہوگی
چنانچہ یہہ التماس منظور ہوئی اور پروانہ جاری ہوا اور میان کشور سنگہ گلاب سنگہ
کے باپ کو راجگی کا خطاب عطا ہوکر خلعت فاخرہ ملا اور حکم ہوا کہ راجہ کشور سنگہ
جموں مین رہکر باانتظام ملک مصروف رہے اور سات سو سوارونکی نوکری سوائے
سواران سابق کے حضور مین بعوض علاقہ جموں دیا کرے اور گلاب سنگہ کو حکم ملا
کہ وہ علاقہ کشتوار کو فتح کرکے شامل علاقہ جموں کے کرے چنانچہ گلاب سنگہ اس
ارادہ پر قائم ہوکر پہاڑ مین آیا اور علاقہ بھلوالتہ مین اوتر کر دیال چند راجہ چنبے
وزیر جرسند کی معرفت اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو گلاب سنگہ نے اپنا ارادہ جو ملک
تصرف علاقہ کشتوار کے تہا ظاہر کیا چونکہ اُسکے علاقہ کی حد کشتوار کی حدود کے
ساتھہ ملحق تہی اُسنے وعدہ کیا کہ اسمین بہر نوع مددگار و معاون رہونگا اس اقرار
کے بعد گلاب سنگہ نے اپنی فوج کو جمع کیا فوج حشری بہی علاقہ سے اکٹھی کرلی اور
دریای چناب کے کنارے جا پہنچا اور فوج سبکی سب رسون کے ذریعہ سے دریا سے
اوتر گئی اور بمقام دوڈہ جاکر مقیم ہوئی اور بتقاضای ملک داری ایک حیلہ یہہ کیا
کیا کہ گلاب سنگہ نے براہ حیلہ سازی ایک پروانہ بنام وزیر لکھپت مختار و مدار المہام
راجہ کشتوار کے اس مضمون سے لکھا کہ عرضی تمہاری پہنچی کیفیت معلوم ہوئی اور
تمہارے لکھنے سے ہم اسجگہہ تک آپہنچے ہین اور یقین ہے کہ آیندہ تم بدل و
جان ہماری خیر خواہی مین سرگرم و ساعی رہو اگرچہ وہ وزیر ہرگز کوئی آمیزش اور
نوشت و خواند گلاب سنگہ کے ساتھہ نہین رکھتا تہا مگر یہ خیال یہہ تحریر اُسکے نام
بہیجی کہ جب راجہ کشتوار کو یہہ آمیزش معلوم ہوجائیگی فوراً قتل کرادیگا اور ایک شخص

بہادر دلاور سردار المہام ریاست کا جسکے ہاتھہ مین بندوبست ریاست کا ہی قتل
ہوجائیگا اور ہم بہت جلد اُسکے علاقہ پر قبضہ پا لینگے جب یہہ پروانہ ایک
جاسوس کے ہاتھہ روانہ کیا گیا تو اوسکو فہمایش کی گئی کہ تم اسطرح وہان جانا
کہ تمہارے جانیکا مطلب فاش ہوکر یہہ تحریر راجہ کشتوار کے ملاحظہ مین گزر جاے
پس اوسیطرح وقوع مین آیا کہ وہ پروانہ راجہ تیغ سنگہ فرمانفرماے کشتوار تک
جا پہنچا اور اُسنے وہ پروانہ دیکھتے ہی بلا تحقیقات اپنے بہادر و خیر خواہ وزیر
کی نسبت قتل کا حکم صادر کیا مگر وزیر کی عمر ابہی باقی تہی اور وہ ہاتھہ پر زخم
اوٹھاکر راجہ کے پاس سے بہاگ گیا وزیر کے علیحدہ ہونے سے سلسلہ انتظام فوجی
وملکی راجہ کا برہم و درہم ہوگیا اور بحالت ناچاری حکومت سے دست بردار ہوکر
لاہور کو روانہ ہوا اور میان چین سنگہ گلاب سنگہ کیطرف سے حاکم کشتوار کا مقرر
ہوا اس کام سے فارغ ہوکر گلاب سنگہ منگیرہ کی مہم مین بحکم مہاراجہ رنجیت سنگہ
گیا اور بڑی بڑی کارنمایان ظاہر کیے پہر مسمان یوسف زئی کو سزاے غداری دی چونکہ میان ڈیڈو جو ایک شخص دلاور و بہادر علاقہ جموں مین تہا اور اپنے
علاقہ سے بیدخل ہوکر اُسنے پیشہ رہزنی و قزاقی اختیار کیا ہوا تہا تمام پہاڑی رعیت
اُسکے ہاتہہ سے نالان تہی خصوصًا جموں کے قرب و جوار مین تو وہ ہمیشہ دست
تطاول و تاراج دراز کیے رہتا تہا بلکہ بعض اوقات تو شہر مین داخل ہوکر رعیت کو
لوٹ لیجاتا تہا بہیرام سنگہ و دیوان بہوانیدس پشاوری مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے حکم سے فوج لیکر وہان گیے مگر اُسکا انتظام ہوا پہاڑ کے اور رئیس بہی جنکی ملکیت
پہاڑ سے وقوع مین آچکی تہی مثل دہرم سنگہ رہی پوریہ و میان چہنو و میان چین سنگہ
بہنالی والہ وغیرہ اُسکے ساتہہ اس فتنہ پردازی مین شامل تہے بلکہ بعضی زمیندار
عزت دار معتدم و نمبردار تعلقات سے اُسکی دوستی کا دم بہرتے تہے بلکہ بعضی سورما

بدرجہ نہایت پہنچی تو لاہور سے نین سنگھ کمیدان و فتح سنگھ مان و دیوان شنکر
داس و وگل و رونڈ یخان و دیوان کرپارام چوپڑہ و سردار عطر سنگھ و موہر سنگھ
و سودو نرائن داس پسر دیوان کوہ و گھیٹا مل اروڑہ و دیوی سہائے و
لالہ وانا مل برجستہ فوج کے ساتھہ اُسکی سرکوبی کو آئے اور بعد کئی معرکون کے ڈیڈو
کے ہمراہی بہت سے اُنہون نے گرفتار کئے اور بہت سے قتل کڈالے مگر ڈیڈو بذات
خود گرفتار نہوا بلکہ روز بروز اُسکا فتنہ و فساد بڑہتا جاتا تہا گویا تمام پہاڑ کا علاقہ اُسکے
سبب سے پرفتنہ و فساد ہوگیا تہا پہاڑ کے راجپوت سکہون کی حکومت کو کچہہ خیال مین نہین
لاتے تہے اور نوبت یہانتک پہنچی تہی کہ جو سپاہی جمون سے باہر قضا حاجت کے لئے
بہی جاتا مارا جاتا ایک روز سکہہ سردارون نے اُسکو اُمیدوار معافی قصور و عطای جاگیر
بقول و قسم کرکے اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو قید کر لیا گیا تمام دن ڈیڈو قید رہا دوپہری
دن رہے ظاہر کیا کہ مجکو حاجت قضا حاجت کی ہے سپاہی پہرو والہ اُسکے ہمراہ لوٹا پانی
کا اُٹہاکر گیا جب باہر گیا وہی لوٹا سپاہی کے مغز مین ایسا مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور خود
ڈیڈو بہاگ گیا ایک دن ڈیڈو خاص بمقام منڈی یعنے دارالریاست جمون ننگ دشمن
یعنے اکالیون کی فوج پر آپڑا بہت سے سکہہ مارکر اور منڈی کو آگ لگاکر چلا گیا اور پہلوان
پرزور ایسا تہا کہ جسکو اُسکی تلوار سے زخم آیا زندہ نرہا الغرض سکہہ سردارون نے جو مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے حکم سے وہان گئے تہے ڈیڈو کی سرکوبی مین بہت کوشش کی مگر سب
بیکار گئی ازدست تمام پہاڑ مین تازہ فتنہ برپا ہوگیا اُنہین دنون مین پنڈت بیربر نے
کشمیر سے سیبون کی ڈالی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے لئے روانہ کی جب وہ کشمیری پٹھو
بیکر جمو کی نواح مین پہنچے اور راہ مین رات کو فروکش ہوکے میان ڈیڈو نے ایسی چالاکی کی
کہ پٹھوؤن مین سے میوہ سب نکال لیا اور اُسکے عوض مین گوبر بہر کے پٹھو بند کردئے لاہور
مین آکر دیکہا گیا اور کشمیریون نے ڈیڈو کی چالاکی اور ظلم کی فریاد حضور مین کی تو اُسوقت

کلاب سنگہ حضور مین حاضر تہا دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مہاراج **مثال**
ایک شیر جنگل مین سویا ہوا تہا اُسکی موچھہ ایک چوہا کتر کر لے گیا شیر جاگا تو چوہے
کی تلاش مین پہرنا شروع کیا اور چاہا کہ اگر چوہا نہہ آجاے تو اُسکو اُس گستاخی
و بی ادبی کی سزا دیوے مگر شیر کو چوہے کا دستیاب ہونا محال تہا آخر بلی خدمت
خدمت مین حاضر آئی اور عرض کی کہ ای شاہنشاہ تیری شان کے یہہ شایان
نہین کہ تو ایک چوہے ناچیز کی تلاشین سرگردان پہرے یہہ خدمت کسی گربہ
عاجز کے سپرد فرماے کہ چوہے کی گردن کاٹ کر حضور مین حاضر کرے اسیطرح
ڈیڈو کا مارنا اور رجو ہے کو سزا دینا حضور کا کام نہین جو بجاے شیر دلیر پنجاب
کی حکومت کر رہے ہین یہہ خدمت مجہہ بلی کو سپرد فرمائی جاوے مہاراجہ اس
تقریر سے بہت خوش ہوا اور اوسیوقت ایک جوڑہ شال بیش قیمت جو مہاراجہ
خود پہنے ہوا تہا گلاب سنگہ کو بخشا اور جمون کی مہم اوسکے سپرد فرمائے اور نیز سردار عطر
سنگہ کلال و جگت سنگہ اٹاری والہ وغیرہ چند سردارون کے نام احکام جاری کئے
کہ گلاب سنگہ کے ہمراہ جمون کو جائین اور نیز حسب تجویز و صوابدید گلاب سنگہ کے
وہ سردار قیدی جو بجرم امداد و اتفاق میان ویدو کے قلعہ شیخوپور وغیرہ مین قید
تہے چہوڑ کر گلاب سنگہ کے ہمراہ کردئے وہ لوگ جو پہاڑ کی قومون کے سرگروہ تہے
اس رہائی مین گلاب سنگہ کے ممنون منت و مرہون احسان ہوئے اور امداد و اعانت کے
لئے کمر باندہ لی جب یہہ لشکر جمون جا پہنچا اُنکی ہدایت سے بہت سی قومون نے اطاعت
کرلی اور صورت انتظام کی نمودار ہوئی چونکہ میان ویدو ایک مقام برقیام بذریعہ
نہین تہا اور وہ بدہ و قصبہ بقصبہ گردش کرنا اسکا کام تہا اور جس گانو کے باہر
جاکر وہ اوترتا گانو والون کو اپنی رسد کے سامان کے واسطے حکم دے یہہتا
تو گانو والے فی الفور حکم کی تعمیل کرتے اور کہانا جتنا مطلوب ہوتا تیار کرکے لے آتے

پس گلاب سنگہ نے یہی وتیرہ اختیار کیا کہ جس گانو مین جاتا کہلا بہیجتا کہ میان
ڈیڈو کا ڈیرہ باہر آیا ہے رسد پہنچاؤ جب زمیندار رسد لاتے فوراً گرفتار
کر لئے جاتے اسیطرح بہت زمیندار مقید ہوئے پہر تو اُس سچے ڈیڈو کا بہی
اعتبار اوٹھہ گیا جہان وہ جاتا لوگ جانتے کہ یہہ گلاب سنگہ ہے رسد
وغیرہ سے بالکل انکار کرتے جب یہہ فوج ڈیڈو کی تلاش مین مقام جکٹی
تک پہنچی میان ڈیڈو وہان نہ تہا میان ہزاری اُسکا باپ جو نوے برس
کی عمر کا تہا نوجوانون پہلوانون کیطرح میدان مین تلوار کہینچکر آیا اور عطر سنگہ
کے مقابل ہوا عطر سنگہ نے اُسکو آواز دی کہ ہتہیار پہینکدے کہ جان سے
بچہکو امان ملے میان ہزاری نے جواب دیا کہ مردون کو تلوار کے نیچے مرجانا بہتر
ہے اس سے کہ دشمن کی قید مین آئین اور آبرو برباد کرین چنانچہ چند حملون کے
بعد مارا گیا پہر یہہ فوج موضع چڑہائے مین پہنچی جہان خود ڈیڈو قیام پذیر تہا
وہان سے ڈیڈو تہوڑے سے مقابلہ کے بعد اپنے عیال و اطفال لیکر کوہ ترکٹا پر
بہاگ گیا۔ گلاب سنگہ وہان جا پہنچا اور پہاڑی کو محاصرہ کر لیا چنانچہ داہنی
طرف دہرم سنگہ رے پور یہ مع میان اے دیگر اور درمیان جگت سنگہ
اٹاری والہ و سردار عطر سنگہ کلال اور بائین طرف خود گلاب سنگہ تمام رات
یہہ محاصرہ رہا صبحکو وزیر زور آور گلوریہ و میان بشنا وغیرہ سواران
کوٹلی کے راستے پہاڑ پر چڑہے اور حکم دیا کہ اگر میان ڈیڈو لڑے تو اسکو
مار دو اور اگر پناہ مانگے تو گرفتار کر لینا جب میان ڈیڈو نے جانا کہ چارون
طرف سے قافیہ تنگ ہے تو مسلح ہوکر جگت سنگہ اٹاری والہ کے لشکر کی
طرف بڑہا اور ان مین سے سردار عطر سنگہ کلال نے آگے جاکر ڈیڈو کو تلوار
ماری کچہہ خفیف زخم اُسکو آیا تلوار کا وار کہاکر ڈیڈو نے بڑے غضب مین

عطر سنگھ پر تلوار ماری اور کہا کہ ارے ساق تو نے میرے باپ کو مارا ہوڑ سے پر
ہاتھہ چلایا نوجوان کی یہہ ضرب ہے وہ تلوار عطر سنگھ کو ایسی لگی کہ سر سے کمر
تک نکل گئی اور عطر سنگھ کا جسم دو ٹکڑے ہوکر گھوڑے سے زمین پر گرا یہہ
حال دیکھکر کسیکو حوصلہ نہ پڑا کہ پھر میان ڈیڈو کے سامنے جائے ایک ساعت
تک ڈیڈو منتظر رہا پھر گھوڑے سے اوترکر ایک پتھر پر بیٹھہ گیا اور نوکر سے
حقہ مانگا اُسوقت میان ڈیڈو ایک عجیب طرح کے تکبر اور غرور کی حالت مین تھا
کہ فوج اُسکے چارون طرف محیط تھی اور کوئی خوف کے مارے اُسکے نزدیک
نہین جاسکتا تھا اور وہ حقہ پیتے گلاب سنگھ کی نسبت بدالفاظ زبان پر لاتا
تھا اور کہتا تھا کہ کہان ہے گلاب سنگھ اگر مرد ہے تو روبرو آئے اور مجھہ سے
روز آزمائی کرے غرض کوئی مرد نبرد آزما اُسکے روبرو نگیا اور اسقدر فوج اُس ایک
آدمی کو زندہ گرفتار نکر سکی آخر بندوقون کی باڑ مارکر اوسکو مار ڈالا اور گولی بندوق
کی اُس پہلوان کے گلے مین لگی اور مارا گیا گلاب سنگھ نے جب یہہ حال سنا بہت
افسوس کیا کیونکہ اُسکا منشا تھا کہ ڈیڈو زندہ گرفتار ہوا اور مین اُسکو لاہور لیجاکر مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے روبرو پیش کرون میان ڈیڈو کے قتل کے بعد اُسکے دو بیٹے ایک
بسنت سنگھ اور دوسرا میان کوسا ون رہے گلاب سنگھ نے اُنکو اپنی عاطفت کے
سایہ مین پالا اور بسنت سنگھ کو اپنی فوج مین کمیدانی عہدہ بخشا یہہ خبر جب لاہور
مین پہنچی مہاراجہ رنجیت سنگھ بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ گلاب سنگھ کو بخشا۔ جبکہ
راجہ اعظم خان راجہ راجوڑیون سے مخالف مہاراجہ رنجیت سنگھ کا تھا بعد دخل کشمیر
مہاراجہ نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کرے مگر وہ بھاگ کر کوہستان بونبل وحسنہالی وغیرہ
مین چلا گیا مگر وان کے زمینداروں نے اُسکو جگہہ نہ دی اور وہ جابجا آوارہ ہوتا
پھرا آخر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو اُسکی گرفتاری کے لئے مامور کیا اور گلاب سنگھ

کوہ بکوہ و جا بجا اُسکی تلاش مین سرگرم ہوا جب اغر خان علاقہ ناڑہ مین پہنچا زبردست
خان وہان کے زمیندار نے قاسم بیگ زمیندار کی معرفت اسکو گرفتار کرا دیا مہاراجہ
رنجیت سنگھ اس خدمت کے عوض مین بہت خوش ہوا اور دہیان سنگھ کیطرف
مخاطب ہوکر کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ جمون کا راج تمہارے حوالے کرکے راجگی کا خطاب
تمکو بخشین دہیان سنگھ نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ راجکا تلک بڑے بھائی کے
واسطے سزاوار ہے حضور اگر مہربانی فرماتے ہین تو یہہ تاج بخشی میرے بڑے بھائی
گلاب سنگھ کو کرین اور میری عین سعادت ہے کہ حضور کے قدمون مین حاضر رہون
اور خاکبوسی قدم مبارک کو اپنا افتخار بلکہ تاج شاہنشاہی تصور کرون یہہ تقریر دہیان
سنگھ کی مہاراجہ کو بہت خوش آئی اور لاہور سے روانہ ہوکر بمقام اکھنور پہنچا وہان
سے پروانہ طلبی کا بنام گلاب سنگھ کے جاری کیا گلاب سنگھ اسوقت راجہ اغر خان
راجوڑی کو گرفتار کرچکا تھا فی الفور خدمت مین حاضر ہوا اور بتاریخ ۴ ماہ اساڑہ
سمت ۱۸۷۶ بکرمی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے راج تلک چکلہ جمون کا گلاب سنگھ کو بخشا
اور اپنے ہاتھہ سے قشقہ گلاب سنگھ کے ماتھے پر کھینچکر راجگی کا خطاب دیا اور لقب
اوجل دیدار نرپل بدہ مقرب بارگاہ سلطانی بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ بہادر راجہ
جمون قرار پایا اور سند سلطانی درباب عطای علاقہ جمون نسلاً بعد نسلاً اور بطناً
بعد بطنًا بنام راجہ گلاب سنگھ تحریر ہوکر مہر خاص و دستخط سے مزین ہوئی اور پنجہ
زعفرانی اُسپر ثبت ہوا اور نیز راج علاقہ بندرالتہ کا بنام سوجیت سنگھ کے قرار
پاکر راجگی کا خطاب اوسکو بھی دیا گیا بعد انجام اس کار خیر کے مہاراجہ رنجیت سنگھ
تو لاہور کو گیا اور راجہ گلاب سنگھ و راجہ سوجیت سنگھ جمون مین رونق افروز
ہوئے اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکھا سنہ ۱۸۷۶ بکرمی مین ہنگامہ
افغانان بمقام پھیری وقوع مین آیا جسکی مفصل تفصیل مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حال

مین تحریر ہو چکی ہے اُسمین بہی راجہ گلاب سنگہ کی طلبی عمل مین آئی اور راجہ کلاب
سنگہ نے بذات خاص اس جنگ مین وہ جوانمردیان اور بہادریان کین کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ اُسکی عرقریزی وجانفشانی سے کمال خورسند ہوا اور خلعت بخشا
سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین راجہ گلاب سنگہ نے ارادہ کیا کہ قلعہ سمرتہہ جو متصل علاقہ پہنڈو
بحوالی کوہستان رام نگر ہے فتح کیا جائے چنانچہ بصلاح دیوان امیر چند روسائے
علاقہ دلپسند و بیرپور بہ وزمینداران علاقہ جمع کئے اور دو سو نفر جوان جنگ
آزما ہمراہ لیا اور اسطرف کو روانہ ہوا پہلی منزل بمقام سروئین ہوئی وہان سے
مانسرا اور رمانسہ سے ہیرامین جاکر مقام کیا اور قلعہ کو محاصرہ مین لے لیا اور
فوج کے تین حصے کئے گئے اور تینون مقام پر مورچال قائم کئے چنانچہ وسط
مین قلعہ کے روبرو خود راجہ گلاب سنگہ کا مورچہ اور دہنی طرف میان لابہہ سنگہ
اور بائین طرف شہزادہ رای وسانون سنگہ سیال کی فوج کے مورچے باندہے گئے
رات کو دو ساعت رات گذرنے کیوقت راجہ گلاب سنگہ نے خاکی لباس پہنا اسلئے
کہ دشمن کی نظر اُسپر نہ پڑے اور قلعہ کی فصیل کے نزدیک جاکر دشمن کے انتظام کا
سب حال دیکہا اور واپس آکر نقب کے لگانے کا حکم دیا چنانچہ نقب لگائی گئی
اگرچہ تمام رات قلعہ سے برابر گولیان آتی رہین مگر اس فوج کے جوانمردون نے
بہی اچہی طرح سے مامن مورچے بنالئے جب صبح ہوئی تو قلعہ پر حملے کی تجویز
ہوئی بہت سے نردبان درخت کاٹ کر بنوائے گئے اور درختون کی شاخین
ڈالکر خندق قلعہ کی بہر دی گئی جب راستہ تیار ہو گیا تو قلعہ والون کو کہا گیا
کہ اگر جان عزیز ہے تو قلعہ چہوڑ دو ورنہ بعد فتح قلعہ کے کسیکا عذر نہ سنا جائیگا
سب کے سب قتل کئے جائینگے یہہ بات سنکر قلعہ والے ڈر گئے اور التجا کی کہ
اگر راجہ ہماری سامان وسباب کا مزاحم نہ ہووے تو ہم قلعہ کو چہوڑ کر چلے جاتے

ہین چنانچہ التماس اُنکی منظور ہوئی اور میان لچھمن سنگھ ولا یہہ سنگھ اس عہدے
سرفراز کے لئے قلعہ مین گیا اور قلعہ کے اکابرونکو سانہہ لے آیا راجہ نے
اُن سب کو رخصت دی اور قلعہ لے لیا اور میان بشنا کو عہدہ قلعہ داری
کا عطا فرمایا اور رجھون مین آکر اطلاع اس امر کی مہاراجہ رنجیت سنگھ کو
دی وہان سے مہی رام سنگھ عیسی پور یہ حاکم سانیہ کو یہہ قلعہ مل گیا من بعد
مہاراجہ رنجیت سنگھ نے راجہ گلاب سنگھ کو بامداد سردار بدھ سنگھ سندانوالیہ پشاور
کو روانہ کیا ایسی صورت مین کہ ایک لاکھہ فوج ناظم پشاور و سید احمد جہادی
نے اُسکو محاصرہ کیا ہوا تہا جب یہہ پہلوان وہان پہنچا ایسے ایسے مردانہ حملے
پٹھانون پر کئے کہ صفون کی صفین اولٹ دین اور فتح یاب ہوا اسیطرح پشاور
کی ہر ایک مہم مین راجہ گلاب سنگھ نے ایسی ایسی مردانہ ہمتین دکہلائین کہ
مہاراجہ رنجیت سنگھ اسکی خدمات پسندیدہ سے بدل وجان خورسند و رضامند
ہوا اور براہ مہربانی نمکسار کا تمام علاقہ اسیکے سپرد ہوا جسکی تشریح گلاب نامہ
مین بخوبی درج ہے بلکہ معدمارے جانے سردار ہری سنگھ کے پشاور مین راجہ
گلاب سنگھ نے ایسے ایسے انتظام کئے کہ مورد تحسین و آفرین ہوا اور مہربانی یہان
تک پہنچی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ مہمان راجہ گلاب سنگھ کا ہوا اسوقت خاندان
جموال نے کمال ارادت ظاہر کی اور ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ نقد ضیافت
کا مہاراجہ کی خدمت مین پیش کیا اور چند روز تک ہنگامہ عیش و عشرت
گرم رکہا وزیر اعظم و ستور معظم راجہ دہیان سنگھ بہی اُسوقت ہمرکاب تہا رخصت
کے وقت بہی تحایف بے بہا و اقمشہ بیش قیمت و فیل مع ہودج طلائی اور
بہت سے گہوڑے باد پیما مہاراجہ کے حضور مین نذر کئے اور تمام سردارون کو
جو ہمرکاب مہاراجہ کے تہے خلعت فاخرہ دئے اخر جب پندرہوین ماہ اساڑہ

سمت ۱۹۹۶ بکرمی جمعرات کے روز مہاراجہ رنجیت سنگھ لاہور مین مرگیا اُس
وقت راجہ گلاب سنگھ پشاور مین بخدمات سرکار مصروف تہا یہہ خبر سنکر کمال
اندوہگین وافسردہ خاطر ہوا اور بکمال غمگینی و پریشان دلی لاہور مین اکر
ارادہ مصمم کیا کہ گیا جی وغیرہ تیرتہون کیطرف چلین اور چندے ہندوستان
کی سیر کرکے دل بہلائین چنانچہ باتفاق وزیر زور آور و وزیر رتنو پنڈت
چندا اس راجہ گلاب سنگھ لاہور سے روانہ ہوکر پہلے کانشی جی مین پہنچا پھر گیا
جی کیطرف تشریف فرما ہوا اور بعد ادائے مراسم عبادت واپس جمون مین آیا
تو ناگاہ مہاراجہ کہڑک سنگھ کی وفات کی خبر لاہور سے پہنچی اور دوسرے روز
یہہ واقعہ جان گداز گوش زد ہوا کہ کنور نونہال سنگھ ولیعہد مہاراجہ کہڑک سنگھ
اپنے باپ کی نعش کو داغ دیکر واپس ہوا تو میان اودہم سنگھ راجہ گلاب سنگھ
کے فرزند دلبند کے ماتہہ مین ماتہہ دئے ہوئے قلعہ کے دروازہ مین پہنچا اچانک
ایک پتہر دیوار سے گرا اور دونو جوانون کے سر پر پڑا جسسے کنور نونہال سنگھ اور
اودہم سنگھ دونو رہگرائے عالم بقا ہوگئے اس خبر کے سنتے ہی تمام شہر جمون
ایک ماتم خانہ بنگیا اور فریاد واویلا کی آواز آسمان تک پہنچی اگرچہ نوجوان لایق
کار فرزند کے مرجانے کا غم بہت بڑا تہا مگر راجہ گلاب سنگھ اپنی ذاتی جوانمردی
و دلاوری سے صابر و شاکر رہا چند روز تک ماتم داری کی رسم ادا کی میان
اودہم راجہ گلاب سنگھ کا دلبند ستائیسوین ماہ اسوج سمت ۱۸۸۴ بکرمی مین پیدا ہوا
اور سمت ۱۹۰۱ مین بعالم نوجوانی دنیاے فانی سے رحلت کرگیا بلکہ اُسکی وفات سے
ایک ماہ اول اسکی رانی جسکو رانی چمپال کہتے تہے مرچکی تہی اُسکا غم باپ کیواسطے کچہہ کم
نہ تہا کہ ایک ماہ بعد یہہ صدمہ عظیم ظہور مین آیا جب کریم اس مرحوم کا ہوچکا راجہ
گلاب سنگھ لاہور مین آیا تو دیکہا کہ دربار لاہور کیصورت اور طرح کی ہورہی ہے یعنی راجہ

دہیان سنگھ وزیر اعظم کی تو یہہ مرضی تہی کہ شہزادہ شیر سنگھ بعد کہڑک سنگھ و نونہال سنگھ کی مسند نشین ہو اور اسی ارادہ پر راجہ دہیان سنگھ نے شتر سوار بہیجکر اوسکو بلایا تہا مگر سرداران سندانوالیہ وغیرہ نے بخلاف مرضی وزیر کے کام کیا یعنے شہزادہ شیر سنگھ کو مسند نشینی سے محروم رکہکر رانی چند کنور کو مختار و مدار المہام مقرر کیا اور ظاہر کیا کہ زوجہ کنور نونہال سنگھ کی حاملہ ہے موبود کے پیدا ہونے تک یہہ انتظام رہے ہواسطے راجہ دہیان سنگھ وزیر جموں کو آگیا اور شیر سنگھ اپنی جاگیر علاقہ ڈیالہ مین چلا گیا مگر راجہ گلاب سنگھ کہ بڑا دانا و مرد عقیل تہا لاہور مین ہی قیام پذیر رہا اور سرداران سندانوالیہ وغیرہ مخالفین کے ساتہہ دوستی و محبت کا رابطہ پیدا کر لیا کیچند روز کے بعد جب شیر سنگھ نے در پردہ فوج و فسران فوج کے ساتہہ سازش کر لی اور بدعوی مسند نشینی سلطنت لاہور کے لاہور آپہنچا تو تمام فوج اوسکی خدمت مین آگئی سوای راجہ گلاب سنگھ کے کہ یہہ بدستور قلعہ مین بمتابعت رانی چند کنور کے حاضر تہا رانی نے جب دیکہا کہ شیر سنگھ آگیا اور فوج اوسکے ساتہہ ملگئی تو اوسنے باتفاق سرداران سندانوالیہ راجہ گلاب سنگھ وغیرہ مستعد بجنگ ہوکر دروازہ قلعہ لاہور کے بند کرنے سامان جنگ اور فوج قلعہ مین نہی مگر راجہ گلاب سنگھ نے اپنی دو پلٹنین ڈوگرہ قلعہ مین بلالین اور ایک ضرب توپ بہی حویلی راجہ دہیان سنگھ سے طلب کی اور راجہ ہیرا سنگھ جو قلعہ کے اندر تہا اوسکو کہا کہ تو قلعہ سے نکلجا ہم تو آج مہارانی کے حکم سے کمر باندہکر اوسکے دشمنون سے لڑینگے راجہ ہیرا سنگھ نے عرض کی کہ آپ بہی میرے بزرگوار ہین مین آپکو یہان تنہا چہوڑکر کب جا سکتا ہون غرض رات رات مہاراجہ شیر سنگھ نے پچاس ہزار فوج مہاہی اور تین سو ضرب توپ کے ساتہہ محاصرہ قلعہ کا کر لیا اور ایک توپخانہ حضوری باغ مین لیجاکر مغربی دروازہ قلعہ کے روبرو نصب کر دیا جسکو جٹی ٹوپ بہی کہتے ہین مہاراجہ شیر سنگھ کا یہہ حکم تہا کہ جب تک اول قلعہ والونکی طرف سے لڑائی کے وقت ابتدا نہو تم ہرگز پہل نکرنا مگر جٹی توپ ہی کیطرف سے فوج والے لوگ جمعدار کو تنگ کرتے ہے اور کہتے تہے کہ جلد دروازہ کہولو جہاجیب صوبہ دار نے جو اسوقت ایک

کمپنی اور ایک توپ کے ساتھہ اُس دروازہ کی حفاظت پر مامور تہا باہر کی فوجکو جواب
دیا کہ جب تک راجہ گلاب سنگہ کا حکم نہین دروازہ نہین کہل سکتا اسبات سے فوج والون نے
غضبناک ہوکر دروازہ کے تختونکو گولہ مارا جسسے تختہ پاش پاش ہوگیا اور صوبہ دار گولہ کی ضرب
سے مارا گیا اُسوقت قریب تہا کہ فوج سکہی قلعہ مین داخل ہوجائے مگر دیوان جوالا سہا نے
اوسیوقت فوج لیجاکر ڈیوڑہی مستحکم کرلی چراغا کمیدان وجہنا سنگہ وجیو چارک گولہ انداز کو حکم
دیا کہ فی الفور توپ کو بتی دکہلاؤ چنانچہ اوسیوقت توپ کا چلنا شروع ہوگیا اور حملہ آور فوج
کچہ تو ماری گئی اور باقیماندہ بہاگ گئی فصیل کے اوپر سے بہی بندوق کی بارچلنی لگی باہر
تو حضوری باغ کا صحن لالہ زار موسم بہار کیطرح خانان گلعذاران سیمین تن کے خون سے
رنگین ہوگیا لاش پر لاش گرنے لگی مخالفین کو اتنی فرصت نہین ملتی تہی کہ مورچہ باندہین جو
شخص قدم آگے دہرتا بے آئی مرتا اُسوقت ایک سخت مشکل قلعہ مین واقع ہوئی کہ ایک
پلٹن سکہون کی قلعہ کے اندر اُس فوج مین سے تہی جو مہاراجہ شیر سنگہ کے ساتہہ معتبر تہی رکہتی
تہی انسے راجہ گلاب سنگہ کو کمال اندیشہ ہوا آخر اُنکے افسر روبرو بلاکر اپنی خوش تقریری سے
انکو اسبات پر راضی کرلیا کہ انکے تمام ہتہیار جمع ہوکر ایک جگہہ رکہے جائین اور کوتہانی
پہرہ اُسپر قائم ہو چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور وہ تمام پلٹن راجہ گلاب سنگہ کے خوف سے
سراوٹہانہ سکے جب مہاراجہ شیر سنگہ نے مشرق وجنوب غرب تین طرف سے محاصرہ قلعہ کا
کیا اور چارون طرف سے گولہ چلنا شروع ہوا اور نیز بادشاہی مسجد کے مینارون سے
زنبورک چلنے لگے تو راجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج تین حصے کرکے تینون طرف مامور کردی
اور قلعہ کا گولہ دو رویہ تک مار کرتا تہا شہر والون کے گہرون مین جا پڑتا تہا جسسے لوگ
گہر چہوڑ کر بہاگ گئے الغرض تین رات اور تین دن برابر لڑائی ہوتی رہی قلعہ مسمار ہوگیا اس
عرصہ مین ایک دفعہ گردانا صاحب انگریز نے جو قلعہ کے اندر کام کرتا تہا راجہ گلاب سنگہ کو
دور سے موقع دکہلایا اور کہا کہ اگر آپ حکم دین تو بادشاہی مسجد کے دریچہ مین جہان

مہاراجہ شیر سنگہ بیٹہا ہی اور اُسکے پاس کے حجرون مین بارود بہری ہوئی ہے
ایسا گولہ بم کا مارون جسسے پختہ زمین مع مسجد و مہاراجہ شیر سنگہ و فوج و لشکر جو اُس
جگہہ موجود ہے آسمان کو اڑجاے اور کسی فرد بشر کا وہان نام و نشان نرہے یہہ بات
سنکر راجہ گلاب سنگہ نے کہا کہ ہم حق نمک ادا کرنے کے لئے نوکر ہین نہ کہ خاندان
برباد کرنے کے واسطے اور سکہون کا یہہ حال تہا کہ باہر قلعہ کے جس پہاڑی ڈوگرے کو
دیکہتے فی الفور قتل کر ڈالتے کیونکہ اسوقت بسبب باہم میان اودہم سنگہ پسر راجہ گلاب سنگہ
کے کل پہاڑیون رعیت و ملازم نے دہڑی منڈوالی ہوئی تہی اور فی الفور پہچانے جاتے
تہے تین دن کے اندر جنگ و لڑائی و غارت و تاراج کے بعد راجہ دہیان سنگہ و سچیت
سنگہ حسب الطلب مہاراجہ شیر سنگہ کے کہ سردار فتح سنگہ مان و لال سنگہ اُن کے
بلانے کو بسبیل ڈاک گئے ہوے تہے جمون سے لاہور آ پہنچے اُن کے آنے سے توپ
و بندوق کا چلنا بند ہو گیا سوال و جواب صلح و صفائی کے آپسمین ہونے لگے پہلے
راجہ دہیان سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ کو یہہ کہلا بہیجا کہ تم کب تک خالصہ کی تمام فوج
اور توپخانون کے ساتہہ قلعہ مین بیٹہکر جنگ کروگے مناسب یہہ ہے کہ لڑائی سے
باز آؤ گدی کے تابعدار بنجاؤ راجہ گلاب سنگہ نے کہلا بہیجا کہ ابتدا جنگ کی بہی باہر
سے ہوئی اختتام بہی باہر سے ہونا چاہئے اگر باہر سے توپ کا چلنا بند ہو جائیگا تو ہم
بہی بند کر دینگے چنانچہ پہلے باہر کی توپ خاموش کی گئی راجہ گلاب سنگہ نے یہہ سب
حال رانی چند کنور کی خدمت مین گزارش کیا اور اجازت چاہی کہ کیا کیا جائے
رانی نے حسب مصلحت وقت سلطنت سے استعفا دیا اور راجہ گلاب سنگہ کو اجازت
دی کہ بشرط ترک سلطنت صلح کیجائے اور راجہ گلاب سنگہ نے حکم طلب کیا چنانچہ
لکہا گیا — ارجل دیدار خرمل بدہ مقرب بارگاہ خاص الخاص راجہ گلاب سنگہ مسرور
باشند - در ینوقت ارشاد عالیہ بنام شما صادر میشود کہ آنچہ جانثانی و نمک حلالی

وخیر اندیشی وفرمانبرداری از شنیدن افواج همراہی خود وعضد الدولہ راجہ ہیرا
سنگہ بہادر وسردار بادفار سردار منگل سنگہ وکسانیکہ ہمراہ شما حاضر مانده مثل
سردار سلطان محمد خان وبده سنگہ جرنیل در محاصرہ قلعہ مبارک لاہور ظہور رسیده
آفرین صد آفرین ہست شما از نمک سرکار والا سرخرو شدند اکنون آنچہ تجویز در رفع
فساد وہنگامہ باشد بجلدی مقرر نمایند کہ ما بدولت عالیہ را ہرگز ازان مذمت
وآنچہ انتظام نمودن باشد سرانجام سازند وتوقف نکنند ذمہ شما ست الطاف والا
مبذول ہست از وقت صبح تا چہار گھڑی شب گذشتہ بشما بہت مراتب حکم والا صادر
شده شما درین باب معطل نکنند تاکید ست ۶ ماہہ ۱۹۷۰ بکرمی بہ سیطرح بروانجات
موقوفی جنگ واظہار خیر خواہی بحالت صلح وصفائی مہاراجہ تیسر سنگہ کیطرف سے
گلاب سنگہ کے نام جاری ہوئے راجہ گلاب سنگہ نے اسوقت ہر ایک بات کا استحکام
کر لیا جاگیر سات لاکھہ روپیہ کی رانی چند کنور کو ولائی خود بہی علاقہ منہا ور جاگیر
مین لیا اور جسقدر سردار وفوج قلعہ مین تہی سب کی نسبت بچانے کا حکم صادر کرایا
جب ہر ایک مراتب مین اطمینان ہو چکا راجہ گلاب سنگہ نے قلعہ سے نکلکر دریای
راوی پر ڈیرہ کیا اور قلعہ مین دخل مہاراجہ تیسر سنگہ کا ہو گیا اسجگہہ راجہ دہیان
سنگہ راجہ گلاب سنگہ کو ملا اور کہا کہ اسوقت فوجمین کمال بے انتظامی ہے مہاراجہ
تیسر سنگہ کے حکم کو کچہہ خیال مین نہین لاتے اسجگہہ تمہارا اترنا مناسب نہین ہے
ایسا نہو کہ کوئی تازہ فتنہ برپا ہو چنانچہ رات رات دریا سے اوتر کر شاہدرہ مین ڈیرہ
ہو گیا دوسرے روز مہاراجہ تیسر سنگہ نے چند سردار راجہ گلاب سنگہ کے پاس بہیجے اور
خدمت مین طلب کیا جب یہہ گیا تو کہا کہ راجہ صاحب آپکی ذات سے یہہ امید نہ تہی کہ
آپ قلعہ بند ہو کر لڑینگے عرض کی کہ مشیت ایزدی مین تین امر کی اصلاح امین
تہی ایک تو یہہ کہ قیامت تک تواریخ مین درج ہوتا رہیگا کہ مہاراجہ تیسر سنگہ بہادر نے

بعد جنگ وجدل قلعہ لاہور فتح کیا دوم بصورت دیگر قلعہ مین جو خزانہ و شاہی
سامان ہی سب لٹ جاتا اب مین نے اُسکی حفاظت کی اور پورا پورا مال مالک کے حوالے
کردیا تیسری مستورات خاندان شاہی کی عزت وحرمت مین کسیطرح کا فرق نہ آیا ورنہ خدا جانے
کیا ہوجاتا مہاراجہ نے یہہ بات سنکر تبسم فرمایا اور کہا کہ بظاہر یہہ بات اگرچہ معیوب
ہوئی مگر باطن مین خوب ہوئی من بعد خلعت فاخرہ اور سند جاگیر علاقہ منادر کی اپنے
ہاتھہ سے دیکر مہاراجہ تیسر سنگھہ نے راجہ گلاب سنگھہ کو رخصت کیا اور راجہ لاہور سے
دارالریاست جموں مین داخل ہوا چونکہ بوقت محاصرۂ قلعہ لاہور کے رانی چندکنور
سے علاقہ کہڑی وگہڑیالی اپنی جاگیر مین راجہ گلاب سنگھہ نے لکھا لیا تہا اُسکے دخل
کے لئے دیوان ہر بچند مع فوج مامور ہوا اور اُسنے جموں سے روانہ ہوکر پہلے قلعہ
وسراہی اور نگ آباد فتح کیا اگرچہ مہاراجہ کہڑک سنگھہ کی فوج جو پہلے سے وہان تہی مانع
دخل ہوئی مگر دیوان ہر بچند نے بکمال دلاوری و مردانگی اُسکو اپنے تصرف مین لیا
وہان سے قلعہ سکہہ چین کیطرف مراجعت کی صورت سنگھہ قلعدار نے جنگ کرنے سے
پہلوتہی کرکے قلعہ حوالے کردیا اور اُسی مقام سے ایک سو سوار جرار قلعہ قندہاری کی
تسخیر کو مامور ہوئے چنانچہ وہ قلعہ نہایت سنگین پہاڑ کی چوٹی پر تہا اور مضبوطی
کا یہہ حال تہا کہ تین طرف سے دریا محیط اور ایک طرف سے رستہ نہایت دشوار
وتنگ تہا دیوان ہر بچند نے وہان پہنچکر پہلے قلعہ والون کے نام حکم بہیجا کہ قلعہ
خالی کردین مگر اُنہون نے نہ مانا اور لڑنے کو تیار ہوگئے نہر اور قلعدار اُس قلعہ
کا دہنیت رای تہا اُسکو مکرر سہ کرر فہایش ہوئی جب کارگر نہوئی تو بڑی جرات ودلیری
کے ساتہہ اس تنگ راہ سے گزر کر فوج نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا اور دونو طرف سے
بندوق چلنی شروع ہوئی قلعہ کی فوج اگرچہ محصور تہی مگر تسبر ہی قلعہ سے نکلکر مردانہ حملے
کرتی اور جان دینے اور لینے سے دریغ نکرتی چنانچہ باہر کی لڑائیون مین سات آدمی تو

ہر بچند کے اور بیس سپاہی مخالف کے قتل ہوئے آخر کار ایک برج پر کہ قلعہ کے
باہر تہا ہر بچند کا قبضہ ہوگیا اُسمین آگ لگا دی گئی اور مضبوط مورچے قلعہ کے
باہر باندہ لئے گئے چنانچہ مغرب کا مورچہ بہاگ سنگہ میجر درام سنگہ جمعدار کے سپرد
ہوا اور جنوب کیطرف کا مورچہ فوج سعاری کے حوالے کیا گیا اور شمال کیطرف
لالہ گنڈا مل کاردار امیر پور کا مورچہ باندہکر پہنچہ گیا اور شرق کیطرف حضور سنگہ
تہانہ دار دمر تضے خان ملکانہ قائم ہوا اسطرف ایک ضرب توپ بہی قائم کی گئی
پندرہ روز تک قلعہ کا محاصرہ رہا اور رات دن لڑائیان ہوتی رہین پندرہوین
روز سامان قلعہ گیری کا تیار ہوگیا اور مردان نبار ہوگئے چونکہ قلعہ کے شمال کی
طرف ایک چشمہ پانی کا تہا اور قلعہ والون نے اُسپر ایک برج بناکر رستہ اُسکا قلعہ
کے اندر کیطرف بہی رکہا ہوا تہا اور اُسی راستے سے اگر پانی قلعہ مین لیجاتے تہے
اُس برج اور چشمہ پر بہی دیوان ہری چند کا قبضہ ہوگیا اور پانی جانا قلعہ مین بند ہوگیا
اوسوقت قلعہ کے محصور گہبرائے اور امان کے خواستگار ہوکر استحکام شرائط صلح کے
لئے ایک معتبر قلعہ مین بلایا اور التجا کی کہ اگر ہماری جان بخشی ہوجائے اور تنخواہ
ہماری جو چڑہی ہوئی ہے ملجائے اور ہماری سامان و اسباب کے لیجانے کے لئے
مزاحمت نہو تو ہم قلعہ خالی کردیتے ہین چنانچہ بخشی تہال سنگہ ان شرائط کے استحکام
کے لئے قلعہ مین گیا اور قلعہ والون نے قلعہ کی تالی اُسکے حوالے کی اس فتح کے
حصول کے بعد دیوان ہر بچند نے بہت سا انعام سپاہیان فوج کو بخشا چونکہ یوقت
ہنگامہ و فتنہ و فساد و ہرج و مرج دربار لاہور و انقلاب حکومت فوج مامور کشمیر
نے برسر فساد ہوکر جرنیل مہان سنگہ ناظم کشمیر کو قتل کردیا تہا اسلئے مہاراجہ
شیر سنگہ نے کنور پرتاب سنگہ اپنے فرزند کو مع فوج شائستہ پلٹن گورکہیہ کے کشمیر
کو روانہ کیا اور تیسرا ایک پروانہ بنام راجہ گلاب سنگہ کے جاری کیا کہ مع فوج کشمیر

بن پہنچکر وہانکا انتظام کرے چنانچہ راجہ گلاب سنگہ مع دیوان جوالا سہای ودیوان نہال
چند بجمعیت چار پلٹن اور چھہ سو سوار کے جمون سے روانہ ہوکر مقام جبر نما نبرادہ پر آب سنگہ
کیخد متہین پہنچا اور لشکر کو دو حصہ پر تقسیم کرکے آگے کو چلا اور بسبب بارش کے چار روز
تک بمقام سوئیان قیام کیا جب یہہ لشکر سرمی نگر پر پہنچا اور دیکھا کہ مفسدون کی
دو پلٹنین جنہون نے جرنیل میان سنگہ ناظم کو مارا تہا روانسار ورہاے دودہ گنگا کے
پار اوترے ہوئے ہین پہلے انکو بہت مرتبہ ہدایت ہوئی کہ اطاعت مین آئین اور جان سے
امان پائین مگر انہون نے اطاعت منظور نہ کی اور راجہ گلاب سنگہ نے لڑائی کے واسطے
مورچال باندہ دئے دوسرے روز لڑائی کی تیاری ہوگئی داہنی طرف راجہ گلاب سنگہ مع
دو پلٹنون اور پندرہ زنبورک اور دو توپ اور بائین طرف دیوان نہال چند مع دو پلٹن
وجملہ سواری فوج اور بارہ زنبورک اور چودہ توپین اور میانہ مورچے تیسرے مین وارث
خان پانچہزار فوج بیقاعدہ اور کہلی فوج کے ساتہہ اپنے مورچون مین قائم ہوئے اور
حکم ہوا کہ جب تک پہلے بندوق راجہ گلاب سنگہ کے مورچہ سے نچلے کوئی شخص بندوق توپ
چلانے پر دلیری نکرے جب دوپہر دن چڑہ گیا تو پہلے وارث خان کے مورچے
سے زنبورک سر ہوئی اُسپر چارون طرف سے تبر باری وآتش افشانی شروع ہوگئی مخالف
بہی بڑی گستاخی کے ساتہہ روبرو آکر لڑنے لگے اور پہلوان سنگہ کمیدان نے مع اپنی
پلٹن کے نہال چند کے مورچہ سے نکلکر چاہا کہ دشمنون پر حملہ کرے اور نہر مین گہسکر دودہ
گنگا کے نصف پانی تک پہنچگیا مخالفون نے تاڑین مارنی شروع کین نہال چند نے یہہ
حال دیکہکر اور فوج اُسکی مدد کو بہیجی سب فوج نہر سے اوترکر مخالف پر جا پڑی اور اس
خوبی کے ساتہہ لڑی کہ مخالفون کا گروہ پراگندہ ہوگیا اتنے مین راجہ گلاب سنگہ اور وارث
خان اپنے مجموعہ کے ساتہہ نہر سے اوترآئے اور بڑی سختی کے ساتہہ دشمنون پر حملہ کیا
اور بیشمار مار ڈالے جانبین کی جانونکا نقصان ہوا راجہ گلاب سنگہ کی طرف سے راجہ

مصطفے خان ملکانہ وحسنا خان لہری والہ واکبر علی ومحسن علی ملکانہ وچالیس سپاہی
مارے گئے اور راجہ فضل داد خان روتاسیہ مجروح ہوا اگرچہ پہلے دشمن کی فوج
بھاگ نکلی تہی مگر ایک ساعت کے بعد پھر جمع ہوکر وارث خان کی فوج پر آپڑے اور
ایسی چستی وجوانمردی کے ساتھہ لڑائی کی کہ راجہ گلاب سنگہ کی فوج بھاگنے پر مستعد
ہوگئی مگر راجہ گلاب سنگہ نے سب سے آگے بڑہکر فوج کو اپنی طرف بلایا اور نہایت دلداری
کے ساتھہ لڑائی پر تیز کیا چنانچہ تمام فوج جمع ہوگئی اور سخت حملہ آور ہوکر چھہ سو سپاہی
دشمن کا قتل کرڈالا اور سو آدمی کو زخمی کیا مفسد سب بھاگ نکلے دیوان نہالچند نے انکا
تعاقب کیا جب وہ بھاگتے بھاگتے اپنے ڈیرہ مین پہنچے تو ایک گولہ
اُنکے میگہہ زین مین جا پڑا اور آگ لگ گئی سینکڑون مفسد باروت سے اوڑ گئے
اور سینکڑون کے ہاتھہ پاؤن جلگئے مگر اسپر بھی انہون نے صبر نہ کیا اور پھر لوٹ
کر للوار کی لڑائی شروع کردی راجہ گلاب سنگہ کی فوج نے اونکو باڑون بردہر لیا جس سے
بہت ماری گئے اور باقیماندہ بھاگ گئے راجہ گلاب سنگہ نے بہرام گلہ وپونچھہ کے راہداروں
کو حکم بھیجدیا کہ جو مفرور سپاہی اُس رستہ سے گذرے اُسکے ہتھیار لے لو اور جانے دو
اگر بدیوی تو پکڑ لو جب یہہ حال ہوا تو مفسدونکی ہچکچی ہوگئی اور راجہ گلاب سنگہ نے شہر
سری نگر کشمیر مین داخل ہوکر شیخ غلام محی الدین صوبہ دار کشمیر کا تدارک کیا اور اپنی
فوج کو شہزادہ سے بڑی بڑی انعام دلائے اور پہلوان سنگہ کمیدان وزیر
زور اور سنگہ ناظم لداخ کی امداد کے لئے مع فوج لداخ کو روانہ کیا اتنے مین مہاراجہ
شیر سنگہ کا پروانہ لاہور سے پہنچا کہ راجہ گلاب سنگہ خطہ ہزارہ مین جاکر اُس علاقہ
کا بھی قرار واقعی انتظام کرے بتعمیل ارشاد راجہ گلاب سنگہ فی الفور ہزارہ کو روانہ
ہوگیا چونکہ حبیب اللہ خان رئیس ہزارہ کا بڑے باغیون مین تہا راجہ گلاب سنگہ پہلے اُسی
کی گڑہی کیطرف متوجہ ہوا حبیب اللہ خان فی الفور خدمت مین حاضر آیا اور اطاعت قبول کی

پھر جنگاری مین جاکر وہان کے مفسدون کو سطیع کیا اسی مقام پر منبر رہے جیسے
وزیر زور اور سنگھ کے بمقام لداخ پہنچی جسے راجہ گلاب سنگھ نے کمال مہم کیا۔
کمال استقبال کے ساتھہ باندر خان وغیرہ مفسدان ہزارکا بندوبست کیا وہان
سے بموجب حکم دربار لاہور کے واسطے انتظام فوج انگریزی کے ہوکابل تو ہی
تہی پشاور کو کوچ کیا اور وہان کے کارمفوضہ کا انتظام بخوبی کرکر مفسدون۔
کی سرکوبی کے لئے جنکے معرکہ مین وزیر زور اور سنگھ قتل ہوا تہا اور مفسدان
رستہ مین خبر پہنچی کو بعد قتل وزیر کے فوج سرکاری تمامہ مین مضبوط بندوبست
سنکر راجہ گلاب سنگھ فی الفور سری نگر جا پہنچا پہلے اسسے دوسرے رستہ دیوان
ہریچند جموں سے جب لاشاور راجہ دہیان سنگھ کے سری نگر مین پہنچکر سرانجام مقابلہ
لاسہ وچین کے لئے جو لداخ کے علاقہ مین آئے تہے روانہ ہوچکا تہا راجہ گلاب سنگھ
نے وزیر تنو کو اسکی امداد پر مع ایک فوج جرسنہ کے مامور کیا اور یہی فوج سری
نگر سے اسطرف مامور ہوئی مفصل حال اس مہم کا یہہ ہے کہ جب بعد فتح علاقہ کشتوار
وزیر زور اور سنگھ اُس علاقہ کی حکومت پر مامور ہوا اُس نے علاقہ سروز وچہ کا
بہی فتح کیا مگر راجہ لداخ اُسکا مطیع نہوا اسلئے اسپر بہی یورش کی تو اُس نے بہی
قیس ہزار روپیہ سالانہ خراج اپنے ذمہ قبول کیا اتنے مین مسمی محمد شاہ مسما احمد شاہ
راجہ اسکردو کا باپ سے رنجید ہوکر وزیر کے پاس گیا اور وزیر نے اُسکا بازو
راجہ لداخ کے سپرد کیا وزیر نے قلعہ اسکردو بہی فتح کرکے راجہ احمد شاہ کو اپنا مطیع
بنایا اور حدود راجہ نیپال کے ساتھہ قائم کئے دور دور تک ملک فتح کیا اور واپس
جمون مین آگیا بعد کسیقدر مدت کے لداخ کا راجہ پہر باغی ہوگیا اور گرد نواح کے
راجون کی مدد سے مستعد بفساد ہوا اور چونکہ محمد شاہ پسر احمد شاہ راجہ اسکردو کا بازو
وزیر اُسکے سپرد کرآیا تہا اُسنے اُسکو قید کرکے باپ کے پاس جو فی الحقیقت اُسکی حمایت

دشمن تہا پہنچا دیا اور اس خرابی کے ساتہہ بہیجا کہ راستہ مین بسبب برف کے
ایک پانو اُسکا گر گیا یہہ بات سنکر وزیر پہر لداخ مین گیا اور راجہ لداخ کو
راجگی سے برطرف کرکے مسمی مورچین کو اوسکی جگہہ راجہ بنایا اور لداخ
اوچہ کنیا کو کارپہ رازی بخشی اور واپس آگیا تیسری مرتبہ پہر وزیر لداخ کو گیا
اور سنا کہ مہان سنگہ کاردار وراس وکرگل باخوا سے مسمی فتح سنگہہ جوگی کے
جو نوکر اور فرستادہ جہنیل مہیان سنگہہ مقبول ناظم کشمیر کا تہا راجہ شیر
علی والی گلگت کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور رحیم خان پشکومہ دراس سے بہاگ
کر احمد شاہ راجہ اسکردو کے پاس چلا گیا ہے یہہ خبر سنکر وزیر نے قلعہ اسکردو
پر یورش کی اگرچہ وہ مستحکم قلعہ افراسیاب کا بنوایا ہوا تہا اُسکا فتح کرنا آسان
نہ تہا مگر وزیر نے اپنی مردانہ ہمت کے بہروسے پر اُسکی فتح کا ارادہ مصمم
کر لیا اور دریاے سندہ یخ بستہ سے عبور کیا راجہ نے قلعہ بند کر لیا اور
شیر علی نے وزیر کی خدمت مین حاضر اکر معافی مانگی وزیر نے اپنی فوج کو
محاصرہ کا حکم دیا چند روز لڑائی رہی آخر احمد شاہ راجہ اسکردو نے اسے
محمد شاہ اپنے بیٹے کو جس کا دشمن ہوا تہا وزیر کی خدمت مین بہیجا اور
اطاعت ظاہر کی وزیر نے اُسکا جرم معاف کیا اور محمد شاہ کو اسکردو
کے راج گادی پر بنایا اور بہاری نذرانہ راجہ اسکردو وغیرہ راجگان اُس
خطہ سے وصول کیا اور رحیم خان پشکومہ کو سزاے موت دی وہان سے
فارغ ہوکر وزیر نے علاقہ حصورہ پر فوج کشی کی اور راجہ حصورہ بیس روز
تک قلعہ مین محصور ہوکر لڑتا رہا آخر نادم ہوا اور خراج قبول کرکے
تابعداروں کی سلک مین منسلک ہوا وہان سے لداخ کو معاودت کی
چونکہ پہپک چرنگ سما نگل مرگیا تہا اسکے پوتے کو وزیر نے اُسکی جگہہ

مقرر کرکے مامور متنخبین کو اس جرم مین کہ اُسنے لشکر کی رسد رسانی نہین کی
تہی قید کر لیا پہر وزیر نے ارادہ تسخیر علاقہ مانتلا کا کیا اور فوج لیجاکر لڑنی شروع
کی مخالف بہی خوب لڑے آخر بہاگ گئے اور وزیر نے مانتلا مین پہنچکر قلعہ
پورنگ کو فتح کیا چونکہ علاقہ پورنگ کی حدود علاقہ کیسو مالک انگریزی اور
نیز علاقہ نیپال کے ساتہہ ملتی تہی اسواسطے راجہ نیپال کا وکیل وزیر
کے پاس آیا اور نیز کنیگہم صاحب ایجنٹ انگریزی کا مراسلہ بدرخواست پہنچنے
وکیل کے پہنچا سن بعد بستی رام وکالو جمعدار جب جمون سے پہنچے تو اُنہون
نے وزیر کو فہمایش کی کہ موسم جاڑے کا ہے اور مخالف تمام علاقہ ہے ایسی
حالت مین اب لشکر کا آگے بڑہانا اور دشمن پر غلبہ پانا مشکل ہے چنانچہ وزیر
پونگ سے درشن استہان سری رامجی کے واسطے گیا وہان سے پہر پونگ
مین واپس آکر مانتلا مین پہنچا وہان سے کانگڑے وکلاس مین آیا وہان خبر
پہنچی کہ چہگجوت راجہ آپ کی ملاقات کے واسطے لاہور سے آیا ہے عنقریب یہان
پہنچیگا اسلئے وزیر نے توقف کیا پہر خبر آئی کہ اُسنے قلعہ رونگ کا محاصرہ
کرکے تہانہ دار اور سپاہیون کو قتل کر ڈالا ہے اور چیرو کوتوال بہاگ آیا
ہے یہہ بات سنکر وزیر کمال غضبناک ہوا اور مان سنگہ اور بھوپا
کوتوال اور میان سنگارا کو ایک فوج کے ساتہہ کرد نگ کو روانہ کیا اور
اپنے گہر کے لوگ جو پونگ مین تہے لداخ مین بہیجدئے اور خود بہی میدان
جنگ مین موجود ہو گیا اُسوقت سردی اور برف کا یہہ حال تہا کہ تمام
زمانہ مین عالم زمہریر چہا گیا تہا ہوا کی سردی سے سب کے بدن سن ہو گئے
اور اسی سبب سے رسد بہی لشکر مین نہ پہنچی اور فوج سردی اور بہوکہہ وغیرہ
دونو عذابون مین گرفتار ہو گئی پانی ہر ایک مقام پہ سردی سے جم کر برف

ہوگیا القصہ ایسی حالت مین جنگ شروع ہوگئی اور دشمنون نے اُس نیم مردہ
لشکر کو کہلے دل سے ذبح کرڈالا وزیر بھی اسی مقام پر مارا گیا مہتہ بستی رام
قلعہ دار پورنگ کا المورہ کے راستے وہان سے بھاگ کر جمون مین آیا اس
فتح کے بعد مخالفین لداخ کو آئے سورمتچن واحد شاہ راجہ اسکردو
بھی اُنکے ساتھہ مل گئے پہلوان سنگہ کمیدان ومنشی گوران وتما اور فتح
پلٹن ماتحت تیج سنگہ صوبہ دار جو لداخ سے وزیر کی مدد کو روانہ ہوئے
تھے یہہ خبر سنکر واپس لداخ مین آئے اور تمام سردیون کا موسم وہان
ہی رہے اگرچہ مخالف اُنپر حملے کرتے رہے مگر وہ روکتے رہے راجہ
کلا بسنگہ نے موسم بہار کے آغاز مین دیوان بریچند کو مفسدون کی سرکوبی
کے لئے لداخ بھیجا دیوان نے سری نگر مین جاکر توقف کیا اور زبردستو
کو پہلے اودہر روانہ کیا دوسرے روز اُسکی روانگی سے خود بھی لداخ
کی سمت کو توجہ کی راستہ مین سوچیتا تہانہ دار کرکل کی عرضی پہنچی کہ
دشمنون نے محاصرۂ قلعہ کرکل کرلیا ہے اور رسد اور دستہ کے لئے دو
برج مضبوط راستے مین بنالئے ہین یہہ خبر سنکر دیوان نے تین ہزار فوج
اور ایک توپ مع رام سنگہ افسر کے قلعہ کوہی کے راستے اودہر کو بھیجے اور
خود مع وزیر زنو سیدھے راستے جاکر اُن برجون تک پہنچا جو دشمنون نے
بنائے ہوئے تھے جب برج مسمار کئے تو دشمن مقابلہ پر آئے ایک طرف
رام سنگہ نے اور دوسری طرف تہانہ دار نے قلعہ سے نکلکر انپر حملہ کیا
چھ گھنٹہ تک لڑائی ہوئی دو سو آدمی دشمنون کا مارا گیا اور تین ہزار فوج
بھاگ نکلی اس فتح کے بعد دیوان نے کرکل سے چلکر موضع کنارہ پر
مقام کیا وہان راجہ محمد علی خان بلتستان کے ساتھہ مقابلہ ہوا اور دشمن مارا

گیا پھر دریاے سندھ سی بذریعہ پل عبور کرکی مخالفین کا استیصال کما ینبغی کیا
در علاقہ لداخ وغیرہ کا دوبارہ کپنے قبضہ مین لیا اور سورتسنچین داحمد شاہ
راجہ اسکردو تید مین آیا چونکہ راجہ گلاب سنگھ نے سری نگر مین پہنچکر
اور فوج دیوان کی امداد کو بھیجی تھی بعد حصول اس فتح کے واپس بلائی گئی
اور اہلکاران فوجکو بڑی بڑی انعام ملی - اگرچہ مہاراجہ شیر سنگھ فرمان فرمائے
لاہور نے بیاوری وامداد اس خاندان جموال کی راج پایا تھا مگر کسیقدر مدت
کے بعد اوسکا خیال اور ہوگیا اور چاہا کہ کسی طرح راجہ دھیان سنگھ وزیر کو قتل
کرا دیوے اور اوس خاندان کو بکلی مفقود کردی اس ارادی پر اوسنے سردران
سندھانوالیہ اجیت سنگھ وغیرہ کو جو اوسکے قوت سی ہندوستان مین بھاگ
گئے تھی لاہور مین بلاکر ہر سرافراز کیا اور اونکو ترغیب دی کہ کسیطرح راجہ
دھیان سنگھ کو قتل کردین چونکہ وہ دونو فریق کی دشمن تھی اونہون نی یہ راز راجہ
دھیان سنگھ کی آگی ظاہر کردیا اور مہاراجہ شیر سنگھ کے قتل کی گئی راجہ دھیان سنگھ
کو بھی اپنی ساتھہ ہمصلاح کرلیا آخر جس روز اونہون نی مہاراجہ شیر سنگھ
کو قتل کیا راجہ دھیان سنگھ کو بھی قلعہ مین قتل کرڈالا جسطرح کہ پہلی اس کتاب
مین سب حال زیب اندراج پاچکا ہی اوسکا عوض راجہ ہیرا سنگھ راجہ دھیان سنگھ
کی بیٹی نی لیا اور سردران سندھانوالیہ قتل ہوئی لاہور کی حکومت پر مہاراجہ
دلیپ سنگھ مقرر ہوا اور وزارت راجہ ہیرا سنگھ کی فرار پای مختاری و والہامی مہارشتہ
وزارت کی پنڈت جلا کو ملی چند روز کی بعد نیما مین راجہ سوچیت سنگھ و راجہ ہیرا سنگھ
وزیر کی عداوت پیدا ہوئی اور در اندازون نی جو پہلی سی کے درمیان سخت دشمنی
ڈال دی باعث یہ ہوا کہ علاقہ جسروٹہ کا پہلے راجہ سوچیت سنگھ کے
اجارہ مین سرکار لاہور سی تھا وہ راجہ ہیرا سنگھ کی جاگیر مین ملا مگر یہہ

سیاوڑہ کی مزار پر رہا ہیج ہوتی ہی سکھی فوج نی چاروں طرف سی آکر خانقاہ
کا محاصرہ کرلیا ساٹھہ ہزار فوج جرار اور توپخانہ آتش بار تھی جب
راجہ کو گھیر لیا تو راجہ سوجیت سنگہ نی سب کو رخصت دی کہ آپ جان
لیکر چلی جائین مگر کسینے منظور نہ کیا رائے کیسری سنگہ دیوان
پہلو کا نہہ چکیہ دیوان نہال سنگہ اگاڑیہ نی آکر اجازت جنگ
کی مانگی۔ حکم دیا کہ ہماری طرف سے کوئی جنگ کی ابتدا کرنے سے
اتنی مین گولہ چلنا شروع ہوگیا۔ اور دیوارین خانقاہ کی گرنی لگین اتنی
مین دارا داروغہ گھوڑا لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایکطرف سی رستہ کھلا ہے
اگر ارادہ جانیکا ہو تو مین ایکو اس معرکہ سے سلامت لیجا سکتا ہون راجہ سوجیت سنگہ
نے اوسکی بات بہی نہ سنی اور اپنی آدمیون کے ساتھہ خانقاہ سی باہر نکل آیا۔
پہلی گولی رائے کیسری سنگہ کو لگی اور اوسی حالت مین سکھہ ہو پر جا پڑا اور چند آدمیونکو
مار کر مارا گیا پھر دیوان بھیم سین قتل ہوا اور دیوان نہال سنگہ نی اسوقت ہوشیاری کی
اور جان بچا کر نہال گیا اور بہی چند آدمیون نی اسوقت رفاقت سی پہلوتہی
کی آخر راجہ سوجیت سنگہ تنہا رہ گیا۔ اور بہی کمال جوانمردی کی ساتھہ دشمنون
سے لڑکر اپنی عالم جاودانی ہوا راجہ گلاب سنگہ کو جب یہ خبر جموں مین پہنچی خاندان
کی بربادی اور بہائی کی مارے جانیسی نہایت افسوس کیا راجہ سوجیت سنگہ کی رانیان
جو جموں اور سانبہ اور رام نگر مین تہی جا بجا ستی ہوگئین اور خاندان مین ایک حشر
برپا ہوگیا۔ یہ واقعہ ستر ہوین ماہ چیت اشٹمی کی دان بدہ کی روز سنہ ۱۹۰۱ مین ظہور
مین آیا جب یہ کام سرانجام پا ہوگیا راجہ ہیرا سنگہ کو راجہ سوجیت سنگہ کے ملک و
مال و خزانہ کی طمع دامنگیر ہوئی چونکہ راجہ سوجیت سنگہ نے راجہ ذورآور سنگہ
خلف راجہ کو بسبب بے اولادی کے اپنا بیٹا بنایا ہوا تہا

سوجیت سنگہ نی راجہ ہیرا سنگہ کو اوسپر قبضہ ندیا جب تک راجہ دہیان سنگہ زندہ رہا
اوسنے اسبات سی درگذر کی اور درپی نزاع کی نہوا مگر راجہ دہیان سنگہ کی قتل
کی بعد یہ آگ بھڑک گئی اور املکاران وسرداران دربار لاہور جو پنڈت جلا
کی ظلم وتعدی سے ناراض تہی اسبات پر آمادہ تہی کہ راجہ سوجیت سنگہ کو لاہور
میں بلاکر وذات دین اونکی بلانی پر راجہ سوجیت سنگہ لاہور کی جانبی پر مستعد
ہوگیا ہرچند راجہ گلاب سنگہ نے ممانعت کی اور مصر ہوکر لاہور کی سفر سی باز رکہا
مگر اسنے نمانا اور بہانہ شکار مع رانی کیسری سنگہ جموں سی نکل آیا اور اپنی
فوج کو حکم بہیجا کہ پیچہی سی کوچکر کی چلی آئین زیادہ تر باعث اوسکی روانگی کا یہ
ہوا کہ جواہر مل اوسکی وکیل نے لاہور سی لکہا کہ آپ فی الفور لاہور آجائین
راجہ ین سی دیوان بہیم سین کو لاہور کیطرف تعجیل بہیجا کہ لاہور پہنچکر فوج خالصہ
کے ادا دی سی خبر دی جب تک یہ ین مقام ہوا چند سکہہ فوج سواری
کے سوار حاضر ہوئی اور ارادت ظاہر کی کہ خالصہ کی فوج لاہور ین آپکی
آنے کی منتظر ہے غرض راجہ سوجیت سنگہ بقول بعض پچاس آدمیون
اور بقول بعض ایک سو آدمی کے ساتہہ لاہور پہنچگیا اور اوہر اوہ جاکر
پاس میان وڈائی خانقاہ کے اندر مقام کیا اور منتظر ہوا کہ روسا دربار و فوج
خالصہ کب میری پاس آکر مجہکو شہر ین لیجاتی ہے اتنے
ین دیوان بہیم سین حاضر ہوا اور کہا کہ فوج خالصہ جو منڈہ
زر ہے باقرار حصول انعام راجہ ہیرا سنگہ کے ساتہہ ملانی ہی
اب آپکا واپس جانا مناسب ہی رانی کیسری سنگہ نی بہی صلاح دیا
کہ یہان سے چلدینا مناسب ہی مگر راجہ سوجیت سنگہ نی ایک نہ مانی
اور کہا کہ سب یہان سی واپس جانا مردونکا کام ہی [illegible]

اور شرعاً و عرفاً مالک اوسکے مالکا وہ تہا راجہ گلاب سنگہ نے بنایا کہ ایک خرمہرہ
اوسسے راجہ ہیرا سنگہ کو دیوے اور اس معاملہ کے فیصلہ و اطمنان کے لئے دیوان
جوالا سہاے و پنڈت چرنداس کو لاہور بہیجا مگر بسبب شرارت پنڈت جلا کے
کچہ فیصلہ نہو آیا پہر راجہ دینا ناتہہ بہائی رام سنگہ و شیخ امام الدین لاہوریہ
با اجازت راجہ ہیرا سنگہ جمبوں مین اس امر کے فیصلہ کی لئے آئے مگر کچہ فیصلہ
عمل مین نہ آیا پہر تو ماموری فوج کی جمبوں پر ہوئی اور دونو طرف سے لڑائے
کی تیاریان ہونگین فوجین جمع ہوئین آخر راجہ جولہر سنگہ خلف راجہ دہیان سنگہ
درمیان مین آیا اور فیصلہ ابتدا قرار پایا۔ کہ راجہ گلاب سنگہ نصف ترکہ
راجہ سوچیت سنگہ کا راجہ ہیرا سنگہ کو دیوے اور نصف میان رندہیر سنگہ
المشہور سوہن سنگہ خلف راجہ گلاب سنگہ کے پاس جسکو راجہ سوچیت سنگہ نے متبنے بنایا
تہا رہے اور راجہ سوچیت سنگہ کی جگہہ میان رندہیر سنگہ دربار لاہور مین حاضر رہے۔
چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور میان رندہیر سنگہ لاہور آپہنچا۔ اور آپس مین
تصفیہ ہوکر فتنہ و فساد رفع دفع ہوگیا چند ماہ کے بعد لاہور مین فتنہ تازہ
برپا ہوگیا اور ہیرا راجہ ہیرا سنگہ و بنیات جلا و میان رندہیر سنگہ سب کے سب
قتل ہوگئے اور رسالہ کو ہی مثل میان رن سنگہ و جنبدن دیودا و گوہر سنگہ و سوہنو
داد دی سنگہ دکانہہ سنگہ و وزیر اندر بیر اور وزیر مزدور اور سنگہ جو راجہ ہیرا سنگہ
کے ہمراہ اس مصیبت کے وقت مین تہے کام آئے اور یہ واقعہ اٹہوین ماہ
بلوہ اتوار کے روز سنہ ۱۹۰۱ مین وقوع مین آیا۔ راجہ گلاب سنگہ نے
صب[illegible] واقعہ کی کیفیت سنتی نہایت غم کیا اور صف ماتم کی چند روز تک
بچہائی رکہی راجہ ہیرا سنگہ کے قتل کے بعد سردار جواہر سنگہ وزیر مدار المہام
مہاراجہ دلیپ سنگہ والی لاہور کا ہوا چونکہ وہ جانی دشمن خاندان جمبوال کا تہا اوسنے

بڑی فوج ایدھر کو روانہ کی چنانچہ سردار شام سنگھ ولال سنگھ تسخیر علاقہ جسرو ٹھہ وغیرہ
جاگیر راجہ ہیرا سنگھ کے لئے مامور ہوئے اور لالہ رتن چند وکل و باوا مہیان سنگھ بطور
وکیل راجہ گلاب سنگھ کے پاس پہنچے اور حکم پہنچا کہ کل خزانہ وملک و مال راجہ ہیرا سنگھ کا اور
نصف جائداد راجہ سوچیت سنگھ کی جسکے باپ مین پہلے فیصلہ راجہ ہیرا سنگھ کی زندگی
مین ہو چکا ہے ہمارے حوالہ کردو اور جواہر سنگھ راجہ ہیرا سنگھ کے بھائی کا ہاز و یہی ہمکو
دو کہ ہم اوسسے کل مال راجہ ہیرا سنگھ کا بوراکے لینگے اور خاص جاگیر جو تمہاری ذات
کی ہے وہ تمہارے نام بدستور واگذار رہیگی بہ تقریر سنکر راجہ گلاب سنگھ نے انکو چند روز
منتظر جواب کا رکھا اور در پردہ راجہ جواہر سنگھ پسر راجہ دھیان سنگھ کے نام جو جسرو ٹھہ
مین تہا اور راجہ رنبیر سنگھ متبنی راجہ سوچیت سنگھ کے نام جو رام نگر مین تہا خطوط بھیجے
اور لکھا کہ اپنی فوج و لشکر کے ساتھہ مستعد و مضبوط رہین اسیطرح دیوان مانکچند متعینہ
جہال سو دیوان کرم چند متعینہ پونچھہ و دیوان ہر چند متعینہ کہڑی نام پر دو انجات جاری ہوے
چونکہ راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کے سبب سے زنانہ کارخانہ اور ہی مہل گیا تہا اکثر مقامات پر مخالفت و
فتنہ و فساد پیدا ہوا اور سکھہ جسرو ٹھہ پر آپہنچے فوج راجگان جموال یہی جو اسجگہہ تہی مع وزیر
پنجہا سکھون کے شامل ہو گئے اور راجہ جواہر سنگھ بہاگ کر جمون مین آگیا جسرو ٹھہ پر سردار شام
سنگھ ولال سنگھ متصرف ہو گئے اور وزیر نہال سنگھ جو سانبہ مین مامور ہوا تہا وہ بہی سکھون کے
ساتھہ ملگیا اور قبائل اسکے راتون رات جمون سے بہاگ گئے راجہ فقیر اللہ خان نے
پونچھہ پر فوج بھیجدی اور راجہ ہیرا سنگھ کی فوج نے اپنا ہی علاقہ لوٹنا شروع کر دیا اسیطرح
اکثر ملازم اس خاندان کے نمکحرام ہو کر مستعد غارت و شور و فساد کے ہو گئے آخر سکھون کی
فوج نے چار طرف سے جمون پر حملہ کیا سرداران مامورہ لاہور کی یہہ مرضی نہی کہ اول بخیلہ
و فریب مال و دولت و خزانہ راجہ گلاب سنگھ سے لے لین اور فوج کو اپنے ساتھہ ملا لین
پہر ممالک مقبوضہ ہی مار کر باہر نکالدین اس ارادہ پر راجہ امال سنگھ نے سردار فتح سنگھ ان

کو بطور وکالت جمون مین بہیجا راجہ گلاب سنگہ نے منظور کر لیا کہ تمام مال و ملک راجہ ہیرا سنگہ کا
بلا عذر فوج خالصہ کے حوالے کریگا اور یہی جو احکام سرکار لاہور کے ہین بمل و جان اُنکی
تعمیل کریگا سردار فتح سنگہ بعد انعقاد و انتظام ہر ایک امر کے واپس سکھونکی فوج مین جو جمون
سے بفاصلہ دو کوس کے اوتری ہوئی تہی گیا چونکہ اُسکی ہمراہی مین ہر بنجا و گنیت ملازمان
تمکحرانان راجہ ہیرا سنگہ بہی تہے اسواسطے بنظر احتیاط راجہ گلاب سنگہ نے وزیر زور آور کو انکے
ہمراہ کر دیا کہ بحفاظت تمام اپنی حد سے اُتار دین راستہ مین فوج محافظ ملازم راجہ گلاب سنگہ نے
جب اُن تمکحرامون کو دیکہا تلوارین کہینچکر اُنپر کود پڑے اور گولیان چلنے لگین چونکہ
وہ دونو تمکحرام سردار فتح سنگہ مان کے ساتہہ ایک ہانہی پر بیٹہے تہے سردار بہی اُنکے
ساتہہ قتل ہوا جب راجہ گلاب سنگہ کو یہہ خبر پہنچی کمال افسوس کیا اور جانا کہ اب کام
بالکل خراب ہو گیا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا کہ سردار فتح سنگہ مان کے قتل کی خبر سنکر
سکہی فوج جوشمین آگئی اور جابجا قلعجات پر یورش شروع کر دی فوج جمول نے بہی دریاے
توی پر مورچے باندہ لئے اور بہت سے مقامات پر لڑائی شروع ہو گئی سکہون نے وہان
بہی شکست کہائی اور پانچ توپین جہنوا بیٹہے آخر پنجان فوج نے باہم بہہ مشورہ
کیا کہ راجہ لال سنگہ و شام سنگہ و بخشی بہگت رام وغیرہ اپنی دشمنی کے سبب درپے
ہلاکت کے ہین کہ خاندان راجگان جمونکو برباد کر کے خود جاگیرین حاصل کرین ہمکو کیا غرض
ہے کہ اپنی جانین تلف کرین اور راجہ گلاب سنگہ پر جو حساب و کتاب کے دینے اور
راجہ ہیرا سنگہ کے مال و مال کے دینے کو تیار رہے تلوار اوٹہانین مناسب یہہ ہے کہ
راجہ گلاب سنگہ کو اپنے ساتہہ لاہور لیجانین وہان جاکر بی بی چندان اُس سے اپنا
حساب سمجہہ لیگی چنانچہ فوج نے سردار سلطان محمد خان و سردار چتر سنگہ اٹاری والہ
کو راجہ گلاب سنگہ کے پاس بمراد صلح و آشتی بہیجا اور صلح قائم ہو گئی ہر چند بخشی بہگت
رام وغیرہ نے سکہونکو کہا کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے تمکو قلعہ بابہا اور راج جمون

کے نسلط کے لئے بھیجا ہے اب سوائے تعمیل حکم کے اور کسی بات کا ظہور مین
لانا مناسب نہین مگر سکھون نے ایک نمانی اور کہا کہ یہہ ملک مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے راجہ گلاب سنگھ کو دیا ہوا ہے اُسکو ہم واپس نہین لے سکتی اُسوقت راجہ گلاب سنگھ
توکل بخدا کرکے بیسہ سنگھ کی پلٹنون مین آگیا اور دیوان ہریچند کو جمون مین چھوڑ آیا
آتے ہی پانچ روپیہ فی سپاہی سکھونکی فوج کو تقسیم کرکے اپنا حامی بنا لیا اور فوج
راجہ گلاب سنگھ کو ہمراہ لیکر لاہور کو روانہ ہو گئی اگرچہ لاہور سے متواتر پروانے آئے
کہ سرکار کا منشا راجہ گلاب سنگھ کے ملک مال پر قبضہ کرنیکا ہے اسکو ہمراہ کیون لاتے
ہو مگر سکھون نے ایک نمانی اور لاہور پہنچگئے لاہور مین پہنچکر راجہ گلاب سنگھ کنور نونہال سنگھ
کی حویلی مین نظر بند ہوا ہر چند اُسوقت تمام دربار لاہور کا راجہ گلاب سنگھ کا دشمن تہا
مگر سکھون کے خوف سے کچھہ نکر سکے بلکہ چاہا کہ کسیطرح راجہ گلاب سنگھ لاہور سے چلا جائے
ایسا نہو کہ فوج خالصہ اُسکی طرف رجوع کرکے ہم سبکو تہ تیغ کرے چنانچہ کچھہ حساب کتاب
ہوکر اور چند لکھہ روپیہ بذمہ راجہ گلاب سنگھ قرار دیکر جمون کو رخصت کر دیا کسیقدر مہینے کے
بعد جسسب قتل راجہ پشورا سنگھ کے فوج نے سردار جواہر سنگھ وزیر کو مار ڈالا اور فوجکو
اپنا یمان دربار نے انگریزونکی جنگ پر آمادہ کیا اور شکست پر شکست سکھون کو حاصل ہوئی
تو اُس نازک وقت مین رانی جندان والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے راجہ گلاب سنگھ کو جمون
سے لاہور مین بلایا اور وزارت سلطنت پنجاب کی اُسکے سپرد کی ہر چند راجہ گلاب سنگھ
ایسی خوفناک وزارت سے انکار کرتا تہا مگر طوعاً و کرہاً منظور کی اور انتظام حالات موجودہ
مین مصروف ہوا و مہاراجہ ہونا راجہ گلاب سنگھ کا بعد شکست پانے فوج
سکھی کے انگریزونکی لڑائی سے اور حاصل کرنا سلطنت جمون و کشمیر
کا صاحبان عالیشان یعنے سرکار کمپنی انگریز بہادر سے
جب دائرہ دولت نواب گورنر جنرل بہادر کا بعد فتح و فیروزی بمقام قصور آہنچا راجہ

گلاب سنگہ باتفاق دیوان دینا ناتھہ و فقیر نورالدین وغیرہ نواب گورنر جنرل بہادر کے مخدر معین بمقام
قصور حاضر ہوا اور بعد بہت سی گفتگو کے یہہ بات قرار پائی کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ نقد سرکار لاہور مین
فصل ربیع تین اقساط مین سرکار انگریزی کو ادا کردیوے پنجاہ لاکھہ روپیہ تو بالفعل دیوے اور ایک
کروڑ روپیہ دو اقساط مین ادا کرے جب تک یہ کل روپیہ ادا نہو ملک دوآبہ بست جالندہر کا بطور
رہن سرکار انگریزی کے پاس رہے جب کل روپیہ ادا ہو جاوے وہ علاقہ مسترد ہو جاوے پھر مہاراجہ
دلیپ سنگہ وہان طلب کیا گیا اور مقام کانہہ کا چھ ملاقات مہاراجہ کی نواب گورنر جنرل کے ساتھہ ہوئی
اور یہہ بات قرار پائی کہ صاحبان عالیشان چندی لاہور کی سیر کرکر واپس چلے جاوین جب دارہ دولت
صاحبان عالیشان کا لاہور پہنچا ایک خط رانی جندان کا نواب گورنر جنرل کے نام گیا کہ ہماری
طرف سے راجہ لال سنگہ مختار و مدار المہام ہے راجہ گلاب سنگہ کو ہماری کام مین کچھہ اختیار نہین
ہے اور راجہ لال سنگہ نے یہہ بات ٹھہرائی کہ ملک دوآبہ بست جالندہر اور ممالک کوہ جمون و
کشمیر و ہزارہ و تبت تمام و کمال سرکار انگلشیہ لے لے اور نذر مصاورہ کی طلبی نکرے مطلب
اسکا یہہ تہا کہ راجہ گلاب سنگہ کی کل ریاست جمون وغیرہ بہی اسمین آجاوے اور اسکے پاس کچھہ
باقی نرہے جب یہہ بات راجہ گلاب سنگہ نے سنی نواب گورنر جنرل بہادر کے مخدر معین کہلا بہیجا کہ سرکار
انگلشیہ میری فرزندونکو گزارہ دیوے اور مجھکو اجازت بخشے کہ کانشی مین جاکر خدا کی عبادت
کرون نواب گورنر جنرل بہادر نے جواب دیا کہ اگر راجہ گلاب سنگہ ایک کروڑ روپیہ نقد بہیجدیوے
تو تمام علاقہ ملک بست جالندہر و کانگڑہ و علاقہ جمون و تبت و لداخ و کشمیر و ہزارہ اسکو دیدیتے
ہین جو دوام کے لئے انکی ملکیت قرار پاچکا مگر راجہ گلاب سنگہ نے لینا دوآبہ بست جالندہر کا
منظور نکیا اور ایک کروڑ روپیہ مین سے پچیس لاکھہ روپیہ منہا ہوکر مملکت جمون و کشمیر و
تبت [illegible] کشتواڑ و ہزارہ وغیرہ علاقجات کوہستانی راجہ گلاب سنگہ کو ملگئے اور مہاراجگی
کا خطاب علاحدہ سلطنت جمونکی علیحدہ ہوگئی یہہ بات رانی جندان اور راجہ لال صاحب لاہور کو سخت ناگوار
[illegible] اور یہہ سب مقدمات سرکار انگریزی کے حضور مین گئے مگر سماعت مین نہ آئے اور مہاراجہ

گلاب سنگھ بعد تحریر عہد نامجات مہاراجہ کو وہ جموں و کشمیر مقرر ہوگیا پچاس لاکھ یک مشت
اور پچیس لاکھ چھ ماہ مین نئی تجویز ہوئے اور پندرہ لاکھ روپیہ راجہ سوچیت سنگھ کا امانت
جو فیروزپور مین تھا اُسی مین محسوب ہوگیا اور قرار پایا کہ مہاراجہ کی فوج وقت پر امداد سرکار
انگریزی کی کرے اور مہاراجہ ہمیشہ سرکار انگریزی کی حمایت مین رہا کرے اور پروانجات
سرکار لاہور کیطرف سے بنام ناظم کشمیر و ناظم ہزارہ کے صادر ہوئے اسوقت ہزارہ کا
ملکیہ برسر فساد ہوا اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر نے بھی دخل مہاراجہ گلاب سنگھ کا کشمیر پر ہونے نہ دیا
مستعد جنگ فساد کا ہوا اور برکھیت رای افسر مہاراجہ گلاب سنگھ کیطرف سے کشمیر مین مارا گیا
اسلئے فوج لاہور سے مع لانس صاحب انگریز تنبیہ شیخ امام الدین مامور ہوئی اور دخل مہاراجہ گلاب سنگھ
کا کشمیر پر دلایا گیا اور راجہ جواہر سنگھ برادر راجہ دھیان سنگھ نے جو دعوی مال و ملک اپنے باپ کا کیا وہ
بالکل موقوف رہا مہاراجہ گلاب سنگھ نے انتظام ملک کو بستور کا اپنے ذمہ پر کیا اور جو چند
مفسدان شرارت پیشہ نے مفسدہ پردازی کی اپنی سزای اعمال کو پہنچے اور جو قوم چیلاسیان
نے جنکا علاقہ کشمیر کی حدود کے اوپر ہے ایک قلعہ بنایا اور خود سر ہوکر مہاراجہ کے علاقہ مین
تاخت و تاراج کرنے لگے انکی تادیب کو دیوان ہری چند و وزیر رنور آور و کرنیل بجے سنگھ و دیوان
ٹہاکر داس وغیرہ مامور ہوئے اور مدت تک لڑائی رہی مفسد جان توڑ کر لڑے جس لڑائی مین
پندرہ سو سپاہی مہاراجہ کا مارا گیا اور کرنیل کیکڑ ازانبہ کام آیا کرنیل بجے سنگھ مجروح ہوا اور
لشکر جو قلعہ پر حملہ آور ہوا تھا سخت شکست کھاکر اپنے مورچون مین آیا آخر دلاوران فوج نے یہہ
تجویز کی کہ قلعہ کے اندر جو پانی کا تالاب ہے اور مفسد وہی پانی پیکر جیتے ہین ایک نقب مورچہ کے
مقام سے تالاب تک لگائی جائے اور بارود وہر کر سرنگ لڑائی جائے چنانچہ وہی کام ہوا
مین آیا جب سرنگ لڑائی تو تالاب کا تمام کام پانی نقب کے راستے باہر آگیا اور قلعہ مین یک
بوند پانی کی نرہی مفسد ناچار ہوکر بھاگ گئے نواحی مین بھی بہت سے مارے گئے اور سارا کابر ملک
کے جمل دیوان و رحمت اللہ خان و عبداللہ خان و اخون لال محمد وغیرہ نے اطاعت منظور

کی دوسرا فساد گلگت مین ہوا اور بہت سے مفسدون نے جمع ہوکر سورتس برما کی
اور بکری کا راجہ اُن کے ساتھہ ملگیا اور قلعہ گلگت کا محاصرہ کرکے چاہا کہ فتح
کرلین مگر سنتوکہ تھانہ دار دخل اُنکا ہونے نہین دیتا تہا آخر مفسدون نے
قول وقسم کرکے تھانہ دار کو اپنے پاس بلاکر قتل کیا و بوی دین کمیدان جو گورکھہ
پلٹن کے ساتھہ قلعہ منور مین تہا کسیقدر مدت تک مفسدون کے ساتھہ لڑتا
رہا آخر رسد قلعہ سے ختم ہوگئی اور سپاہی بہوکہ سے مرنے لگے تو ناچار وہ قلعہ
سے نکلا اور مخالفون کے ساتھہ کہ چار سو تہے لڑکر مارا گیا تمام سپاہی گورکھہ
پلٹن کے میدان مین کام آئے اسیطرح بہوپ سنگہ بہنڈوال جو ایک پلٹن رکن الدین
والی کے ساتھہ قلعہ بڑی مین تہا پہلے مخالفون کے ساتھہ لڑتا رہا آخر وہ بہی تمام ہوا
اور وہ راجہ نگری کی قول وقسم پر نازان ہوکر باہر نکلا اور مع فوج مارا گیا جب علاقہ
گلگت کا مفسدون نے خالی کرلیا تو گوہر رحمان نام اُسکا فرمان فرما ہوا بہت سے
لوگ اُسنے جو متوسل راجہ گلاب سنگہ کے تہے پکڑ کر فروخت کردئے اور سینکڑون
قتل کردئے یہہ خبر پاکر راجہ گلاب سنگہ نے ایک جرار فوج اُسطرف کو روانہ کی
اور مفسدون کو کامل سزا دیکر وہ علاقہ پہر اپنے تصرف مین لیا الغرض اس
مہاراجہ نے اخیر عمر تک سلطنت بکمال کامرانی وداد گستری کی آخر جب وعدہ

انا جارا اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون آپہنچا بیسوین ماہ ساون
سمبت ۱۹۱۴ بکرمی مین اتوار کے روز چار گہڑی دن باقی رہے تپ محرقہ کی بیماری
سے بیمار ہوکر وفات پائی جب رسوم کریاکرم کی ادا ہوچکین مہاراجہ رنبیر
سنگہ فرزند دلبند و ولیعہد مہاراجہ کا تخت سلطنت پر بیٹہا جو ابتک مع جود
ہے اس مہاراجہ نے حق وفاداری و دوستی و اتحاد کا جیسا کہ چاہیئے
صاحبان انگریز کے ساتہہ ادا کیا اور روز اجلاس سے آجتک ایسی ایسی

خدمتین نمایان کین کہ ملکہ کوئن وکٹوریہ قیصر ہند نے بار بار اسکا شکریہ ادا کیا
پہلے مفسدہ دہلی کے وقت اس مہاراجہ کی فوج جان نثار نے بڑی بڑی خدمتین
کین اور ایک دیوان فسر اعلی امین دہلی کے معرکہ مین کام آیا پھر جب ۱۸۷۶ء
مین شاہزادہ عالم و عالمیان پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد سلطنت ہند و انگلند
ہندوستان کی سیر کو تشریف لائے تو اس مہاراجہ نے بکمال ارادت مندی لاکہا
روپیہ اُسکی آسایش و مہمانداری مین صرف کئے اور لاکہا روپیہ کے قیمتی تحایف
رخصت کے وقت دئے اور ہر سال جو صاحبان انگریز کشمیر کی سیر کو جاتے
رہے اُنکی مہمانداری کا صرف بہی اپنے ذمہ پر رکہا اور عہدنامہ کی شرایط
جو مابین سرکار انگریزی اور اُسکے پدر بزرگوار کے قرار پائی تہین اُنکی
تعمیل بدل و جان کی کوئی امر خلاف دوستی و محبت وقوع مین نہ آیا اسنے
اپنی رعایا پر بڑی بڑی مہربانیان کین اور ہزارون روپیہ واجب الوصول
محصول پشمینہ وغیرہ کے معاف کردئے او سبحانہ تعالی ایسے داد بخش
کریم کستر مہاراجہ کو جب تک چاند سورج جمین روشنی اور گنگا جمنا مین پانی ہی سلامت

خاتمۃ الکتاب

خدا کا شکر و احسان ہے کہ یہہ مجموعہ نایاب یعنی تاریخ پنجاب بہ تلطفات ربانی و تفضلات سبحانی
باختتام پہنچا مولف کو اس چند سالہ محنت و عرقریزی سے نیک نتیجہ ملا اگرچہ کب ممکن تہا کہ
یہہ بندہ ناتوان اس بارگران کو اُٹہاتا اور مور کمزور اس بڑی کوہ کے تہظام و اہتمام کا دعوی
کرتا اور نہ سرکار گردون وقار انگریز کے مفوضہ امورات کے تہظام و خبرگیری سے اتنی فرصت و فراغت
شبانہ روزی سے حاصل تہی کہ اس مشکل کام کے انجام کے لئے قلم اُٹہاتا مگر دلی شوق اور باطنی
توفیق نے السعی منی والاتمام من اللہ کا مضمون یاد دلایا اور ایسی ہمت کی کہ آہستہ آہستہ منزل
مقصود تک پہنچا دیا اور جیسی کہ دل چاہتا تہا بابا نانک پہلے گورو سے دسون سکہی مذہب کے

پیشواون کا حال مفصل و مشرح تحریر ہوا بلکہ گزشتہ خاندانونکی کیفیت اور موجودہ ریاستونکا
ذکر مع تذکرہ سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ و عہد انگلشیہ عالیہ و ریاست جلیلہ جموں و کشمیر بہی تفصیل وار
زیب اندراج پاگیا اور کتاب عام فہم زبان اُردو تحریر ہوئی اور جسطرح منظور تہا یہہ مراد برآئی
اغاز سے انجام کی صورت دکہلائی اب یہہ دعا ہے اور خدا سے التجا ہے کہ شایقین
باتمکین و ناظرین نیک آئین اسکی سیر سے فائدہ پائین خاص عام حظ اُٹہائین آمین ثم

قطعہ تاریخ طبع دوم از نتائج طبع مصنف اہل کمال رامی بہادر
کنہیالال صاحب اگزکٹو انجنیر لاہور ڈویژن المتخلص بہ ہندی

چہپی پنجاب کی پہر عمدہ تاریخ	کہلا چارون طرف پہر فیض کا باب
حقیقت مین دوبارہ چہاپنے سے	دو چندان بڑہ گئی موتی کی ہی آب
دوبارہ خوشدل و خورم ہوئے ہین	میرے ہمدم تہے جتنے اور احباب
بشرق و غرب یہہ پر نور نسخہ	ہوا پہر پرتو افگن مثل مہتاب ۱۸۸۱ء
لکہا ہندی نے اسکا سال تاریخ	پہر اب شایع ہوئی تاریخ پنجاب

از شاعر نامور مفتی غلام سرور صاحب لاہوری تخلص سرور

شد شکر خدا بطبع ثانی	مطبوع جہان چنین تواریخ
کرد است دوبارہ دیدہ روشن	ہر اہل نظر ازین تواریخ ۱۸۸۱ء
در خاتمہ اش نوشت سرور	شد طبع دوبارہ این تواریخ

از منشی چراغ دین المتخلص بہ لایق ملازم مطبع وکٹوریا پریس

چہپی دوسری بار تاریخ ہندی	ہوئے دیکہکر جسکو خورسند اصحاب
بتاریخ طبع اُسکے آخر یہہ لایق	پکارا چہپی اب تواریخ پنجاب

برقی کتب کی دنیا میں خوش آمدید

آپ ہمارے کتابی سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں

مزید اس طرح کی شان دار، مفید اور نایاب کتب

کے حصول کے لیے ہمارے واٹس ایپ گروپ کو

جوائن کریں

ایڈمن پینل :

محمد ثاقب ریاض: 03447227224

سدرہ طاہر: 03340120123

حسنین سیالوی: 03056406067

Imagitor

